



یہ کتاب برقی شکل میں نشر ہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسینین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

تفسير راهنما (جلد چهارم)

مؤلف: آیت الله هاشمی رفسنجانی

آیت ۱۰۱

﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ الْكَافِرِينَ كَانُوا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا﴾.

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ اپنی نمازیں قصر کرو اگر تمہیں کفار کے حملہ کر دینے کا خوف ہے کہ کفار تمہارے لئے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

۱۔ سفر کے دوران، دشمن کی طرف سے لاحق خوف کے پیش نظر نماز قصر کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔
و اذا ضربتم في الارض ... فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلاة ان خفتم ان يفتنكم "فليس عليكم..." کا جملہ دراصل "اذا ضربتم" اور "ان خفتم" کا جواب ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ سفر اور دشمن کی طرف سے فتنہ کا خوف نماز قصر کرنے کی دو لازمی شرائط ہیں۔

۲۔ سفر کے دوران، کفار کی جانب سے لاحق خطرات کے پیش نظر قصر نماز پڑھنا کافی ہے۔
و اذا ضربتم في الارض ... من الصلاة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا "ضرب في الارض" کا معنی سفر کرنا ہے۔
۳۔ زمان و مکان کے تقاضوں سے ہم آہنگی اور لچک پیدا کرنا، اسلامی احکام کی خصوصیت ہے۔
فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلاة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا

۳۔ دشمن کی طرف سے گھات لگانے اور فتنے کا احتمال قصر نماز کے جواز کا سبب ہے۔
ان تقصروا من الصلاة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا جملہ "ان خفتم" کا معنی یہ ہے کہ نماز قصر کے جواز کیلئے دشمن کی طرف سے حملہ کا یقین ضروری نہیں بلکہ حملہ کا خوف یا احتمال بھی کافی ہے۔
۵۔ ہر صورت میں نماز کو اہمیت دینا اور اسے قائم کرنا

لازمی ہے، حتی جب دشمن کی طرف سے گھات لگانے کا خوف بھی ہو۔ فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاة ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا

۶۔ صدر اسلام کے مسلمانوں کو دوران سفر کفار کی طرف سے فتنہ و فساد اور نقصان کا خطرہ۔
و اذا ضربتم فی الارض ... ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا

۷۔ صدر اسلام کے مسلمان سفر کے دوران اور دشمن سے خوف کی صورت میں بھی نماز قصر کرنے کو گناہ خیال کرتے تھے۔ و اذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاة ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا "لما جناح" اور "فلیس علیکم جناح" اکثر ان موارد میں استعمال کیا جاتا ہے جہاں کسی کام کے انجام دینے یا ترک کرنے کو گناہ خیال کیا جاتا ہو۔

۸۔ دشمنوں کے فتنوں کے مقابلے میں مسلمانوں کا ہوشیار رہنا لازمی و ضروری ہے۔
ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا

۹۔ دشمن کے فتنوں سے چھٹکارا پانا، پوری نماز پڑھنے سے زیادہ اہم اور بیشتر مصلحت کا حامل ہے۔
فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاة ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا

۱۰۔ کفار مسلمانوں کے آشکارا اور دائمی دشمن ہیں۔ ان الکافرین کانوا لکم عدوا مبینا فعل "کانوا" کفار کے دیرینہ دشمن ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں اسے دائمی دشمنوں سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۱۔ مسلمانوں کے ساتھ دشمنی میں کفار آپس میں متحد و ہم آہنگ ہیں۔ ان الکافرین کانوا لکم عدواً مبیناً
اگرچہ ادبی قواعد کے مطابق "کان" کی خبر جمع ہونی چاہیئے تھی لیکن اس کے باوجود "عدوا" مفرد کی صورت میں لائی گئی ہے اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کفار اسلام کے ساتھ دشمنی میں متحد اور گویا فرد واحد ہیں۔

۱۲۔ کفار، مسلمانوں کو ضرب لگانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔
فلیس علیکم جناح ان تقصروا ... ان الکافرین کانوا لکم عدواً مبیناً

۱۳۔ سفر کے دوران جب دشمن کی طرف سے فتنہ کا

خوف ہو تو نماز قصر پڑھنا واجب ہے۔ و اذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ... ان یفتنکم الذین کفروا
 امام باقر علیہ السلام نے نماز مسافر کی کیفیت کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: ان الله عزوجل یقول :
 و اذا ضربتم فی الارض ... فصار التقصیر فی السفر واجباً کو جواب التمام فی الحضر ... خداوند عزوجل کا ارشاد ہے۔
 جب تم روئے زمین پر سفر کرو... تو سفر میں نماز قصر کرنا اسی طرح واجب ہے جس طرح حضر میں پوری پڑھنا واجب ہے
 ...^(۱)

۱۳۔ سفر میں قصر نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ چار رکعتی نماز کی بجائے دو رکعتیں پڑھی جائیں۔

و اذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاة امام باقر علیہ السلام دوران سفر پڑھی جانے والی نماز کی
 رکعات کی تعداد کے بارے میں فرماتے ہیں... "و الصلاة کلها فی السفر الفریضة رکعتان کل صلاة الا المغرب فانها ثلاث لیس
 فیہ تقصیر" نماز مغرب کے علاوہ دوران سفر تمام واجب نمازیں دو رکعات پر مشتمل ہیں۔ کیونکہ نماز مغرب کی تین رکعتیں
 ہیں اور وہ قصر نہیں ہوتی...^(۲)

۱۵۔ کم از کم مسافت جو کہ نماز کے قصر ہونے کا موجب بنتی ہے آٹھ فرسخ (تقریباً ۳.۵ کلومیٹر) ہے۔
 و اذا ضربتم فی الارض ... ان تقصروا من الصلاة امام صادق علیہ السلام قصر نماز کا باعث بننے والی مسافت کے بارے
 میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: فی مسيرة یوم و ذلك بریدان وهما ثمانية فراسخ...^(۳) یہ ایک دن کی مسافت
 ہے جو دو برید یعنی آٹھ فرسخ ہے۔

احکام: ۲، ۳، ۱۳، ۱۴، ۱۵ احکام کا لچک دار ہونا ۳؛ احکام کی خصوصیات ۳

اسلام: اسلام اور وقت کے تقاضے ۳

اہم و مہم: ۹

خوف: دشمن کا خوف ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳

(۱) من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۱ ص ۲۷۸ ح ۱ ب ۵۹؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۴۲ ح ۵۲۷۔

(۲) من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۲۷۹ ح ۱ ب ۵۹ اور تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۷۱ ح ۲۵۴۔

(۳) تہذیب، ج ۳ ص ۲۰۷، ح ۱، ب ۲۳؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۱۰، ح ۷۔

دشمن: دشمن سے نجات پانے کی اہمیت ۹; دشمن کی سازش ۳

روایت: ۱۳، ۱۳، ۱۵

زیر کی: زیر کی کی اہمیت ۸

شرعی مسافت: ۱۵

کفار: کفار اور مسلمان ۶; کفار کا اتحاد ۱۱; کفار کا موقع کی تلاش میں رہنا ۱۲; کفار کی دشمنی ۱۰، ۱۱، ۱۲; کفار کی سازش ۶
مسلمان: صدر اسلام کے مسلمانوں کا عقیدہ ۷; مسلمان اور دشمن ۸; مسلمانوں کے دشمن ۱۰، ۱۱، ۱۲; صدر اسلام کے
مسلمان ۶

مصلح: مصلح کی مراعات کی اہمیت ۹

نماز: سفر میں نماز پڑھنا ۱; نماز خوف ۷; نماز خوف کے احکام ۱، ۲، ۳; نماز قصر ۳، ۴، ۵، ۱۳، ۱۳، ۱۵; نماز کی اہمیت ۵،
۹; نماز کے احکام ۱۳; نماز مسافر کے احکام ۲، ۱۳، ۱۳، ۱۵

واجبات: ۱۳

آیت ۱۰۲

﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا فَلْيَكُونُوا مِن وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا فَلْيُصَلُّوا مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا .﴾

اور جب آپ مجاہدین کے درمیان ہوں اور ان کے لئے نماز قائم کریں تو ان کی ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور اپنے اسلحہ ساتھ رکھے اس کے بعد جب یہ سجدہ کر چکیں تو یہ پشت پناہ بن جائیں اور دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی ہے وہ آکر شریک نماز ہو جائے اور اپنے اسلحہ اور بچاؤ کے سامان اپنے ساتھ رکھے۔ کفار کی خواہش یہی ہے کہ تم اپنے ساز و سامان اور اسلحہ سے غافل ہو جاؤ تو یہ یکبارگی حملہ کر دیں۔ ہاں اگر بارش یا بیماری کی وجہ سے اسلحہ نہ اٹھا سکتے ہو تو کوئی حرج نہیں ہے کہ اسلحہ رکھ دو لیکن بچاؤ کا سامان ساتھ رکھو۔ اللہ نے کفر کرنے والوں کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

۱۔ نماز خوف باجماعت ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت نماز کیلئے کھڑی ہو جبکہ

دوسری جماعت ان کی حفاظت کرے۔ و اذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلاة ... و لتات طائفة اخرى لم يصلوا

۲۔ میدان نبرد میں نماز جماعت قائم کرنا لشکر کے کمانڈر کی صوابدید پر منحصر ہے۔

و اذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلاة فاقمت ... میں نماز قائم کرنے کو پیغمبر اکرم ﷺ کی طرف منسوب کرنا، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نماز جماعت برپا کرنے کا اختیار خود پیغمبر اکرم ﷺ یا لشکر کے سپہ سالار کے ہاتھ میں ہے اور ان کی صوابدید پر منحصر ہے۔

۳۔ ہر صورت میں نماز قائم کرنا واجب ہے حتی میدان جنگ اور سخت ترین حالات میں بھی۔ و اذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلاة

۴۔ نماز اور اسے جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی خاص اہمیت ہے۔ و اذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلاة ... و لياخذوا حذرهم و اسلحتهم

۵۔ نماز خوف باجماعت ادا کرنے کی شرط یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے مجاہدین کی دوسرے جانباز اور جنگجو حفاظت و نگہبانی کریں۔ فلتقم طائفة ... فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم "فليكونوا من ورائكم" کا جملہ نماز گزار گروہ کی حفاظت کو واجب قرار دینے کے علاوہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حفاظت کرنا نماز خوف کیلئے شرط کی حیثیت رکھتا ہے۔

۶۔ نماز خوف پڑھنے والوں کا پہلا گروہ پہلی رکعت کے دو سجدوں تک جماعت کے ساتھ جبکہ باقی نماز فرادی ادا کرے۔ فلتقم طائفة ... و لتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك جملہ "فاذا سجدوا" کو "فلتقم" پر متفرع قرار دینا اس پر دلالت کرتا ہے کہ پہلا گروہ دو سجدوں کے آخر تک جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے اور چونکہ نماز خوف دو سجدوں پر ہی ختم نہیں ہوتی لہذا انہیں باقی نماز فرادی پڑھنی چاہیئے۔

۷۔ نماز گزاروں کا پہلا گروہ نماز خوف ادا کرنے کے بعد حفاظت کی ذمہ داری انجام دے تاکہ دوسرا گروہ نماز جماعت میں شامل ہو سکے۔ فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم و لتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا

۸۔ نماز خوف ادا کرنے والے مجاہدین کے دونوں گروہوں کو ایک امام کی اقتداء کرنی چاہیئے۔

فلتقم طائفة منهم معك ... و لتات طائفة

اخرى لم يصلوا فليصلوا معك

۹۔ نماز خوف کی ادائیگی کے دوران اپنے ہتھیار ساتھ رکھنا اور ہوشیاری اور احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا واجب ہے۔ و لیاخذوا اسلحتهم ... و لیاخذوا حذرهم و اسلحتهم "و لیاخذوا" میں موجود ضمیر سے مراد بظاہر وہ لوگ ہیں جو نماز کیلئے کھڑے ہوں نہ کہ وہ گروہ جو حفاظت اور نگہبانی میں مشغول ہو۔

۱۰۔ نماز خوف کے دوران جب مجاہدین کا دوسرا گروہ پہلے گروہ کی جگہ لے لے تو اور زیادہ ہوشیار رہنا اور مزید احتیاط کرنا ضروری ہے و لیاخذوا حذرهم و اسلحتهم "و لیاخذوا حذرهم" میں دوسرے گروہ کو صراحت کے ساتھ ہوشیار رہنے کی تلقین کرنا اس بات کی علامت ہے کہ صفوف کی تبدیلی کے وقت بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

۱۱۔ بہت زیادہ ہوشیاری اور احتیاط کے ذریعے وہ تمام راستے بند کر دینا ضروری ہے جس سے دشمن کسی موقع سے فائدہ اٹھا سکے۔ و لیاخذوا اسلحتهم ... و لیاخذوا حذرهم و اسلحتهم

۱۲۔ نبرد کے دوران ہوشیار رہنا اور اسلحہ اور جنگی ساز و سامان کے ساتھ ضروری تیاری ایک جیسی اہمیت کے حامل ہیں۔ و لیاخذوا حذرهم و اسلحتهم "حذر" سے مراد دشمن سے بچاؤ ہے کہ جسے فوجی طور پر ہوشیار رہنے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور چونکہ دشمن کے مقابلے میں ہوشیار رہنے کے ساتھ جنگی آمادگی و تیاری کا بھی ذکر آیا ہے اور ہر دو کو کلمہ "اخذ" (پکڑنے) سے تعبیر کیا ہے لہذا یہ دونوں کی یکساں اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔ بلکہ ممکن ہے "حذر" کو پہلے ذکر کرنا اس کی زیادہ اہمیت پر دلالت کرتا ہو۔

۱۳۔ دقیق نظم و ضبط کا لحاظ رکھنا جنگ کا لازمی اصول ہے۔ حتی عبادت کے دوران بھی اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

فلتقم طائفة منهم معك و لیاخذوا اسلحتهم ... و لتات طائفة اخرى

۱۴۔ میدان جنگ میں دوران نماز ہتھیار پاس رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ کفار کی جانب سے شب خون مارنے کا اندیشہ ہوتا

ہے۔ و لیاخذوا حذرهم و اسلحتهم و الذین كفروا لو تغفلون

۱۵۔ کفار ہمیشہ مسلمانوں کی گھات میں اور ان پر حملہ

کمرنے اور شب خون مارنے کیلئے موقع کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ و الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدة جملہ "و الذین کفروا..." ایک کلی قاعدہ بیان کر رہا ہے۔ جبکہ نماز کے دوران حفظ ماتقدم کے طور پر ہتھیار ساتھ رکھنا فقط اس کا ایک مصداق ہے۔

۱۶۔ کفار کا حملہ پسپا کرنے کیلئے جنگی آمادگی ضروری ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کفار ہمیشہ مسلمانوں پر ضرب لگانے کیلئے گھات میں ہوتے ہیں۔ و الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدة

۱۷۔ مسلمانوں کا اپنے ہتھیاروں اور جنگی ساز و سامان سے غفلت برتنا دشمنوں کو شب خون مارنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ و الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدة

۱۸۔ تمام حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جنگی منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔

فلتقم طائفة ... و لیاخذوا اسلحتهم ... فیمیلون علیکم میلة واحدة یہ آیت شریفہ نماز کا طریقہ اور اس کی خاص ترتیب و نظم بیان کرنے کے علاوہ مسلمانوں کو یہ سبق بھی دیتی ہے کہ دشمنوں کا آمنا سامنا اور مقابلہ کرنے کیلئے ہمیشہ منظم اور دقیق منصوبہ بندی کر لیا کریں تاکہ ان کے حملوں سے محفوظ رہیں۔

۱۹۔ کفار مناسب موقع پر مسلمانوں پر حملہ کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ و الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدة کلمہ "میل" جب "علی" کے ساتھ متعدی ہو تو اس کا معنی حملہ کرنا ہوتا ہے

۲۰۔ دشمنوں کے حملے کے مقابلے میں جنگ و جدل اور دفاع کیلئے ہمیشہ آمادہ رہنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

و الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدة

۲۱۔ مسلمانوں کو نماز خوف کے دوران بیماری یا بارش سے نقصان پہنچنے کی صورت میں ہتھیار ساتھ رکھنے سے معاف

رکھا گیا ہے۔ و لا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضی ان تضعوا اسلحتکم

۲۲۔ نماز خوف کے دوران اگر ہتھیار ساتھ رکھنا سختی و مشقت کا باعث ہو تو پھر واجب نہیں ہے۔

و لا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر او

کنتم مرضی ان تضعوا اسلحتکم بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ بارش کو "اذی" کے مصداق کے طور پر ذکر کیا گیا ہے، نہ یہ کہ حکم بارش سے پیدا ہونے والی مشکل و اذیت کے ساتھ مخصوص ہے۔

۲۳۔ جنگی اور عبادی امور سے مربوط اسلامی قوانین میں لچک اور نرمی پائی جاتی ہے۔ و لا جناح علیکم ان کان بکم اذی من مطر او کنتم مرضی ان تضعوا اسلحتکم

۲۴۔ وہ لوگ جنہیں نماز خوف کے دوران اپنے ہتھیار زمین پر رکھنے کی اجازت دی گئی ہے انہیں پھر بھی ہوشیار اور محتاط رہنا چاہیئے۔ لا جناح علیکم ... ان تضعوا اسلحتکم و خذوا حذرکم

۲۵۔ مجاہدین کا جنگی ساز و سامان مہیا کرنے کی کوشش کرنا اور دشمن کے اچانک حملہ کے مقابلے میں ہوشیار رہنا، کفار کی ذلت آمیز شکست کا باعث ہے۔ و لیاخذوا حذرہم و ... و خذوا حذرکم ان اللہ اعد للکافرین عذاباً مہیناً ممکن ہے جملہ "ان اللہ..." اس فرمان خداوندی کی علت ہو کہ ہمیشہ ہتھیار ساتھ رکھیں اور ہوشیار رہیں۔ اس بنا پر عذاب مہین سے مراد دشمنوں کی ذلت آمیز شکست ہوگی۔

۲۶۔ خداوند متعال نے کفار کیلئے ذلیل و خوار کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ان اللہ اعد للکافرین عذاباً مہیناً ۲۷۔ کفار، مغرور اور متکبر لوگ ہیں۔ ان اللہ اعد للکافرین عذاباً مہیناً "عذاب" کی "مہین" (ذلیل و خوار کرنے والا) کے ساتھ توصیف کرنا کفار کے غرور و تکبر کی طرف اشارہ ہے۔

۲۸۔ کفر، انسان کی ذلت و رسوائی کی راہ ہموار کرتا ہے۔ ان اللہ اعد للکافرین عذاباً مہیناً

احکام: ۱، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳ احکام کا فلسفہ ۱۳؛ احکام کا لچکدار ہونا ۲۳

اسلام: اسلام کی خصوصیت ۲۳

اسلحہ: اسلحہ ساتھ رکھنا ۲۱، ۲۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا عذاب ۲۶

بیمار: بیمار کے احکام ۲۱

جنگ: جنگ میں پاسبانی کرنا ۷؛ جنگ میں زیر کی ۹، ۱۰، ۱۲، ۲۳؛ جنگ میں کمان کرنا ۲؛ جنگ میں منصوبہ بندی کرنا ۱۸؛ جنگ میں نظم و ضبط ۱۳

جنگی ساز و سامان: جنگی ساز و سامان کا نقش ۲۵
دشمن: دشمن کا خطرہ ۲۰؛ دشمن کے حملہ کا پیش خیمہ ۱۷
ذلت: ذلت کا پیش خیمہ ۲۸

زیر کی: زیر کی کی اہمیت ۱۱، ۱۲؛ زیر کی کے اثرات ۲۵
شکست: شکست کے اسباب ۲۵
عبادت: عبادت میں نظم و ضبط ۱۳
غفلت: غفلت کے اثرات ۱۷

فوجی تیاری: ۱۲، ۱۷، ۲۰؛ فوجی تیاری کی اہمیت ۱۶؛ فوجی تیاری کے اثرات ۲۵
کفار: کفار اور مسلمان ۱۹؛ کفار کا خطرہ ۱۳، ۱۵؛ کفار کا عذاب ۲۶؛ کفار کا گھمنڈ ۲۷؛ کفار کا موقع کی تلاش میں رہنا ۱۵؛ کفار کی دشمنی ۱۹؛ کفار کی سازش ۱۶، ۱۹؛ کفار کی شکست کے اسباب ۲۵
کفر: کفر کے اثرات ۲۸
مبارزت: مبارزت کی روش ۱۱
متکبرین: ۲۷

مسلمان: مسلمان اور کفار ۱۶؛ مسلمانوں کی ذمہ داری ۲۰؛ مسلمانوں کی غفلت ۱۷
مصلح: مصلح کی مراعات ۲

نماز: حالت جنگ میں نماز ۳؛ حالت جنگ میں نماز جماعت ۲؛ نماز جماعت ۶، ۷؛ نماز جماعت کی اہمیت ۳؛ نماز جماعت کی شرائط ۵؛ نماز جماعت کے احکام ۸؛ نماز خوف ۱۰، ۱۳؛ نماز خوف باجماعت ادا کرنا ۱؛ نماز خوف کے احکام ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳؛ نماز کی اہمیت ۳؛ واجبات: ۳، ۹

آیت ۱۰۳

﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَادْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۚ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا ۝ ﴾

اس کے بعد جب یہ نماز تمام ہو جائے تو کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہمیشہ خدا کو یاد کرتے رہو اور جب اطمینان حاصل ہو جائے تو باقاعدہ نماز قائم کرو کہ نماز صاحبان ایمان کے لئے ایک وقت معین کے ساتھ فریضہ ہے۔

۱۔ مجاہدین کو میدانِ نبرد میں ہمیشہ خدا کو یاد کرتے رہنا چاہئے۔ فاذا قضيت الصلوة فادكروا الله قياماً و قعوداً و علي جنوبكم

۲۔ ہر صورت اور ہر حالت میں اٹھتے، بیٹھتے، لیٹتے خدا کو یاد کرنا ضروری ہے۔ فادكروا الله قياماً و قعوداً و علي جنوبكم "قیاماً" قائم کی جمع، "قعوداً" قاعد کی اور "جنوب" جنب (پہلو) کی جمع ہے۔ "علي جنوبكم" لیٹنے سے کنایہ ہے۔

۳۔ یاد خدا، دشمنوں پر غلبہ پانے اور کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اعد للكافرين عذاباً مهيناً ... فادكروا الله قياماً و قعوداً و علي جنوبكم

۴۔ یاد خدا، نماز خوف ادا کرنے کے بعد نماز کی رہ جانے والی کمی و کاستی کا تدارک کرتی ہے۔

فليس عليكم جناح ان تقصروا ... فادكروا الله قياماً و قعوداً و علي جنوبكم نماز خوف کے بعد لازمی طور پر خدا کو یاد کرنا ممکن ہے اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ نماز خوف کی قصر والی کمی و کاستی کو ذکر خدا کے ذریعے پورا کریں۔

۵۔ دشمن کی طرف سے لاحق خوف کے برطرف ہونے کے بعد نماز کو اس کی تمام شرائط و آداب کے ساتھ

قائم کرنا واجب ہے۔ فاذا اطمأنتم فاقموا الصلاة نماز قائم کرنے کا معنی یہ ہے کہ اسے تمام شرائط و آداب کے ساتھ انجام دیا جائے چنانچہ نماز خوف میں نماز قائم کرنے کی تعبیر استعمال کرنے کی بجائے "فلیصلوا" فرمانا بھی اسی مطلب کی تائید کرتا ہے۔

۶۔ سفر کے بعد اور وطن واپسی پر تمام شرائط کے ساتھ نماز ادا کرنا واجب ہے۔ فاذا اطمأنتم فاقموا الصلاة بعض علماء کا کہنا ہے کہ "اطمأنتم" سے مراد وطن واپسی ہے۔

۷۔ نماز، اہل ایمان کیلئے ایک ثابت و واجب فریضہ ہے۔ ان الصلاة كانت على المؤمنين کتاباً موقوتاً "کتاب" کا معنی واجب و ثابت ہے۔ اور مذکورہ بالا مطلب کی تائید کے طور پر ہم امام باقر علیہ السلام کا وہ فرمان پیش کر سکتے ہیں کہ جس میں آپ علیہ السلام نے "کتاباً موقوتاً" کے بارے میں فرمایا: کہ اس کا معنی "مفروضاً" ہے^(۱)

۸۔ نماز کو خاص اور معین اوقات میں انجام دینا چاہیئے۔ ان الصلاة كانت على المؤمنين کتاباً موقوتاً "موقوتاً" مادہ "وقت" سے ہے، جس کا معنی مشخص و معین اور محدود وقت ہے۔

احکام: ۵، ۶، ۷، ۸

جنگ: حالت جنگ میں ذکر خدا ۱

خوف: دشمن کا خوف ۵

ذکر: ذکر خدا کا تسلسل ۲؛ ذکر خدا کی اہمیت ۱، ۲؛ ذکر خدا کے اثرات ۳، ۳

روایت: ۷

فتح: فتح کا پیش خیمہ ۳

مجاہدین: مجاہدین کی ذمہ داری ۱

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۷

(۱) کافی ج ۳ ص ۲۹۴ ح ۱۰؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۴۵ ح ۵۴۵۔

نماز: نماز خوف ۳؛ نماز کا وجوب ۴؛ نماز کا وقت ۸؛ نماز کی اہمیت ۷؛ نماز کی شرائط ۵، ۶؛ نماز کے

احکام ۵، ۶، ۸؛ نماز مسافر ۶

واجبات: ۵، ۶، ۷

آیت ۱۰۳

﴿وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِنْ تَكُونُوا تَأْلُمُونَ فَلِإِنَّهُمْ يَأْلُمُونَ كَمَا تَأْلُمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ وَكَانَ اللَّهُ

عَلِيمًا حَكِيمًا﴾

اور خبردار دشمنوں کا پیچھا کرنے میں سستی سے کام نہ لینا کہ اگر تمہیں کوئی بھی رنج پہنچتا ہے تو تمہاری طرح کفار کو بھی تکلیف پہنچتی ہے اور تم اللہ سے وہ امیدیں رکھتے ہو جو انہیں حاصل نہیں ہیں اور اللہ ہر ایک کی نیت کا جاننے والا اور صاحب حکمت ہے۔

۱۔ مجاہدین کو دشمن کا مقابلہ کرنے اور پیچھا کرنے میں سستی نہیں دکھانا چاہیئے۔ و لا تهنوا فی ابتغاء القوم

۲۔ جنگ احد کے بعد صدر اسلام کے مسلمانوں کو دشمن کے لشکریوں کا پیچھا کرنے کی ترغیب۔

و لا تهنوا فی ابتغاء القوم کہا گیا ہے کہ یہ آیت جنگ احد کے بعد نازل ہوئی ہے، تاکہ مسلمانوں کو ابوسفیان کے لشکریوں کا پیچھا کرنے کی رغبت دلائے۔ مجمع البیان، مذکورہ آیت کے ذیل میں۔

۳۔ مجاہدین اور کفار دونوں کو جنگ احد میں ضرر اور نقصان اٹھانا پڑا۔ ان تکنونوا تالمون فانهم يالمون

اس آیت کے شان نزول میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے مطابق دو طرفہ نقصان سے مراد وہ مسائل ہیں جو جنگ احد میں پیش آئے۔

۴۔ دشمنان دین سے مقابلہ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی سختیاں اور مشکلات دشمنوں سے نبرد میں سستی کا باعث نہیں بننی چاہئیں۔

و لا تھنوا ... ان تکونوا تالمون فأنهم يالمون كما تالمون

۵۔ جنگ میں دشمن کو پہنچنے والے نقصانات بیان کرنے سے مجاہدین میں دشمن کا مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے اور ان کے حوصلے بلند ہوتے ہیں۔ ان تکونوا تالمون فأنهم يالمون كما تالمون

۶۔ دشمن سے نبرد کے نتیجے میں جنم لینے والی سختیاں اور نقصانات برداشت کرنے کیلئے مجاہدین کو تیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ان تکونوا تالمون فأنهم يالمون كما تالمون و ترجون من الله ما لا يرجون "ترجون من الله" میں لشکر مجاہدین کی خصوصیات اور برتری نیز میدان نبرد میں دشمن کی سختیوں اور مشکلات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اہل ایمان کو جنگ کیلئے آمادہ کیا جائے اور دشمن کا سامنا کرنے کا حوصلہ پیدا کیا جائے۔

۷۔ دشمن کے کمزور اور اپنے قوی و برتر پہلوؤں کو سامنے رکھنا بلند ہمتی کا سبب بنتا ہے۔

ان تکونوا تالمون فأنهم يالمون كما تالمون و ترجون من الله ما لا يرجون آیت شریفہ مسلمانوں میں دشمنوں کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا کر رہی ہے۔

۸۔ مجاہدین کا خدا کی طرف سے اجر اور نصرت کی امید رکھنا ان کی بلند ہمتی اور دشمنوں کا سامنا کرنے میں سستی نہ کرنے کا موجب بنتا ہے۔ و لا تھنوا ... و ترجون من الله ما لا يرجون

۹۔ حوصلے کی تقویت اور بلند ہمتی کیلئے امید، انتہائی اہم کردار کی حامل ہے۔ و ترجون من الله ما لا يرجون

۱۰۔ دشمنوں کے مقابلے میں خدا کی پاداش اور نصرت کی امید، مجاہدین کی پشت پناہ ہے۔ و ترجون من الله ما لا يرجون

۱۱۔ دشمنوں کا مقابلہ کرتے وقت مجاہدین کو خدا سے امید رکھنا چاہیئے اور اس پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔

و ترجون من الله ما لا يرجون "ترجون من الله" جملہ خبریہ ہے جو ممکن ہے اس بات کی طرف راہنمائی اور نصیحت کر رہا ہو کہ مجاہدین کو ہمیشہ خدا کی مدد اور نصرت کی امید رکھنا چاہیئے۔

۱۲۔ خداوند، علیم (انتہائی دانا) اور حکیم (حکمت والا) ہے۔ و کان الله علیماً حکیماً

۱۳_ خداوند متعال ایسا علیم ہے جو حکیم ہے۔ کان اللہ علیم حکیم

۱۴_ خداوند متعال کا مسلمانوں کو دشمن کے تعاقب کا حکم حکیمانہ اور مسلمانوں کی مصلحتوں سے مکمل آگاہی کے ساتھ ہے۔ و لا تھنوا فی ابتغاء القوم ... و کان اللہ علیم حکیم

۱۵_ خداوند عالم بر سر پیکار مجاہدین کی مشکلات سے آگاہ ہے۔ ان تکنونوا تالمون ... و کان اللہ علیم حکیم

۱۶_ دشمن سے نبرد کے دوران اہل ایمان کو پیش آنے والی مشکلات اور سختیاں حکمت و مصلحت کی حامل ہیں۔ ان تکنونوا تالمون ... و کان اللہ علیم حکیم یہ بیان کرنے کے بعد کہ خداوند عالم اہل ایمان کے تمام رنج و الم اور مصیبتوں سے آگاہ ہے اس کی "حکیم" کہہ کر توصیف کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ تمام مصیبتیں اور مشکلات حکمت و مصلحت کی حامل ہیں اور یہی وجہ ہے کہ خداوند عالم انہیں برطرف نہیں کرتا نہ یہ کہ وہ اس کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

استقامت: استقامت کی اہمیت ۶

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲، ۳

اسماء و صفات: حکیم ۱۲؛ علیم ۱۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا علم ۱۳، ۱۵؛ اللہ تعالیٰ کا مدد کرنا ۸، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی جزا ۸، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی حکمت ۱۳، ۱۳؛ اللہ

تعالیٰ کے اوامر ۱۳

امید رکھنا: امید رکھنے کی اہمیت ۹، ۱۱؛ امید رکھنے کے اثرات ۸، ۹

تحریک: تحریک کے عوامل ۷، ۹

توکل: توکل کی اہمیت ۱۱

جنگ: جنگ کی مشکلات ۱۶، ۳؛ جنگ میں استقامت ۶؛ جنگ میں حوصلہ بڑھانا ۵

جہاد:

جہاد کے آداب ۱

حوصلہ بڑھانا: حوصلہ بڑھانے کا پیش خیمہ ۵، ۸؛ حوصلہ بڑھانے کے عوامل ۹، ۷، ۱۰
دشمن: دشمن کا تعاقب ۲، ۱۳؛ دشمن کا نقصان ۵؛ دشمن کے ساتھ جہاد ۳، ۸، ۱۱، ۱۶
علم: علم اور عمل ۵

غزوہ احد: غزوہ احد کا واقعہ ۲، ۳

کفار: کفار کا نقصان ۳

کو تا ہی کرنا: کو تا ہی کرنے سے اجتناب ۱، ۳؛ کو تا ہی کرنے کے موانع ۸

مجاہدین: مجاہدین اور دشمن ۱، ۶؛ مجاہدین کا توکل ۱۱؛ مجاہدین کا نقصان ۳؛ مجاہدین کی امید ۸؛ مجاہدین کی پاداش ۱۰؛ مجاہدین کی ترغیب ۶؛ مجاہدین کی حوصلہ افزائی ۶؛ مجاہدین کی ذمہ داری ۱؛ مجاہدین کی مشکلات ۱۵
مسلمان: مسلمان اور دشمن ۱۳؛ مسلمانوں کی مصلحتیں ۱۳
مشکلات: مشکلات کا فلسفہ ۱۶؛ مشکلات میں استقامت ۶؛ مشکلات کے اثرات ۳
مومنین: مومنین کی مشکلات ۱۶

آیت ۱۰۵

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنَ لِلْخَائِنِينَ خَصِيمًا﴾.

ہم نے آپ کی طرف یہ برحق کتاب نازل کی ہے کہ لوگوں کے درمیان حکم خدا کے مطابق فیصلہ کریں اور خیانت کاروں کے طرفدار نہ بنیں۔

۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ پر قرآن نازل کرنے والا خدا ہے۔ انا انزلنا الیک الكتاب بالحق

۲۔ قرآن کریم، پیغمبر اکرم ﷺ پر اپنی سیر نزولی میں ہر قسم کے باطل سے محفوظ و منزه۔ انا انزلنا الیک الكتاب بالحق "بالحق" میں "بائی" مصاحبت کے معنی میں ہے۔ اور مذکورہ بالا مطلب میں اسے جملہ "انزلنا" کا متعلق قرار دیا گیا ہے۔

۳۔ قرآن کریم تمام لحاظ سے حق پر مبنی اور اس کے معارف و تعلیمات و اقیقت و حقیقت کے مطابق ہیں۔

انا انزلنا الیک الكتاب بالحق کلمہ "حق" کا معنی و اقیقت و حقیقت سے مطابقت و موافقت ہے۔ اور مذکورہ بالا مطلب میں "بالحق" کو "الکتاب" کی صفت کے طور

پر لیا گیا ہے۔ اور گرامر کی اصطلاح کے مطابق یہ اس کیلئے حال ہے اور اس کا معنی ہے "متلبساً بالحق" یعنی وہ کتاب جو مبنی برحق ہے۔

۴۔ پیغمبر اکرم ﷺ میں اس چیز کی لیاقت پائی جاتی تھی کہ قرآن کریم ان پر نازل ہو۔ انا انزلنا الیک الكتاب بالحق

یہ اس بنا پر ہے جب "بالحق"، "الیک" کیلئے بھی صفت ہو۔

۵۔ عہد پیغمبر اکرم ﷺ میں قرآن کتابی صورت میں تھا۔

انا انزلنا اليك الكتاب "كتاب" (تحریر) کا قرآن پر اطلاق اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قرآن کریم پیغمبر اکرم ﷺ پر کتابی اور تحریری صورت میں نازل ہوتا تھا یا پھر اسی عہد میں کتابی صورت میں لکھ لیتے تھے۔ وگرنہ اس پر کتاب کا اطلاق صحیح نہ تھا۔

۶۔ لوگوں کے درمیان قضاوت کی اساس و بنیاد قرآن کریم ہے۔ انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما اراك الله "تحکم" سے مراد قضاوت ہے اور اگر حکومت مراد ہوتی تو پھر "لتحكم على الناس" کہنا چاہیئے تھا۔

۷۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے مختلف مناصب میں سے ایک قضاوت ہے۔ لتحكم بين الناس

۸۔ نزول قرآن کے اہداف و مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ انسانی معاشرہ میں برحق اور انصاف پر بنی عدالتی نظام قائم کیا جائے۔ انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس قرآن کو برحق کہنا اس بات کی علامت ہے کہ قضاوت جو قرآن کے مقاصد میں سے ایک ہے وہ بھی ہمیشہ قرین حق اور عادلانہ ہوگی۔

۹۔ قرآن کے دیگر اہداف و مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ معاشرے میں حق کی حکومت قائم کی جائے۔

انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس عادلانہ قضاوت اور عدالتی نظام کی تشکیل کا لازمہ نظام حق کی حکومت و حکمرانی ہے۔

۱۰۔ خداوند متعال نے قرآن کے علاوہ دیگر معارف اور احکام بھی پیغمبر اکرم ﷺ کو عطا فرمائے ہیں۔

انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما اراك الله واضح رہے کہ "ما اراك الله" سے معارف قرآن کے علاوہ دیگر معارف مراد ہیں کیونکہ اگر صرف قرآن کے معارف ہی مد نظر ہوتے تو پھر یوں بیان کرنا چاہیئے تھا "لتحكم بين الناس به" یعنی "بما اراك الله" کی جگہ ضمیر سے استفادہ کرنا چاہیئے تھا۔

۱۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی ذمہ داری تھی کہ آپ ﷺ قرآنی تعلیمات اور خدا کی جانب سے عطا کیے گئے طریقوں کے

مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں۔ انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم بين الناس بما اراك الله

۱۲۔ قضاوت پر مامور افراد پر فرض ہے کہ وہ علم قضاوت اور اس سے مربوط دیگر علوم پر عبور حاصل کریں۔

لتحكم بين الناس بما اراك الله

۱۳۔ منصب قضاوت پر فائز ہونے کی شرط یہ ہے کہ قرآن و سنت کا علم حاصل کیا جائے۔

انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم بين

الناس بما اراك الله "ما اراك" سے بظاہر وہ احکام مراد ہیں جن کی قرآن میں وضاحت نہیں کی گئی اور خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کو سکھائے ہیں۔ مذکورہ بالا مطلب میں انہیں سنت پیغمبر ﷺ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ کو قرآن کریم کے معارف پر مکمل عبور اور تسلط حاصل تھا۔

انا انزلنا اليك الكتب بالحق لتحكم بين الناس بما اراك الله جملہ "انا انزلنا اليك" اور جملہ "لتحكم بين الناس" میں پایا جانے والا تعلق اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ "بما اراك الله" سے مراد وہی معارف قرآن ہیں۔ نہ کہ وہ احکام جو قرآن کریم کی مختلف آیات کے ظواہر یا صراحت سے حاصل ہوتے ہیں۔ بلکہ ان مطالب کی طرف اشارہ ہے جو بطن قرآن سے حاصل ہوتے ہیں اور خود خدا کی طرف سے انکی تعلیم کے بغیر ان معارف تک پہنچنا محال ہے۔

۱۵۔ قضاوت ایک اہم اور بھاری ذمہ داری ہے۔ انا انزلنا ... لتحكم بين الناس بما اراك الله و لا تكن للخائنين خصيماً لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے کو نزول قرآن کے مقاصد میں سے قرار دینا اس کی اہمیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

۱۶۔ حج حضرات اور عدالتی نظام کو خیانت کرنے والوں کی حمایت نہیں کرنا چاہیئے۔
و لا تكن للخائنين خصيماً "خصيم" اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بعض دعووں کی طرفداری کرے اور "لتحكم بين الناس" کے قرینہ کی بنا پر "خائنین" سے مراد وہ لوگ ہیں جو قاضی کے سامنے باطل چیزوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور حق ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ان کے مقابلے میں ہیں۔

۱۷۔ خیانت کرنے والوں کی حمایت اور پشت پناہی حرام ہے۔ و لا تكن للخائنين خصيماً
البتہ یہ اس وقت ہے جب خائنین سے مراد بطور مطلق وہ لوگ ہوں جو خیانت کے مرتکب ہوئے ہوں، نہ کہ بطور خاص وہ افراد جو عدالتی مقدموں میں حاضر ہوں اور باطل چیزوں کا دعویٰ کریں۔

۱۸۔ خیانت کرنے والوں کی حمایت کرنا، حق سے انحراف کرنے کے مترادف ہے۔

انا انزلنا اليك الكتاب بالحق لتحكم ... و لا تكن للخائنين خصيماً جملہ "ولا تكن ..." "بالحق" کے ایک مصداق کا بیان ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ وہ برحق مسائل جو خدا کے پیش نظر ہیں، ان میں سے ایک خیانت کرنے والوں کی حمایت کرنے سے گریز کرنا ہے۔

۱۹۔ قرآن و سنت کے بیان کردہ معیاروں سے ہٹ کر قضاوت اور فیصلے کرنا خیانت کاروں کے اغراض و مقاصد کی تکمیل اور ان کے مفادات کی حفاظت کرنا ہے۔ انا انزلنا الیک الكتاب بالحق ... بما ارك الله و لا تکن للخائنین خصیماً

۲۰۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے جانشینوں پر خود آنحضرت ﷺ کی مانند فرض ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں۔ انا انزلنا الیک الكتاب بالحق لتحکم بین الناس بما ارك الله امام صادق علیہ السلام مذکورہ بالا آیت تلاوت کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ہی جاریۃ فی الاوصیاء یعنی یہ آیت اوصیاء میں بھی جاری ہے۔^(۱)

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور قرآن ۱۲: آنحضرت ﷺ پر وحی کا نزول ۱: آنحضرت ﷺ کا علم ۱۳: آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۴، ۱۱: آنحضرت ﷺ کی سنت ۱۰: آنحضرت ﷺ کی قضاوت ۴، ۱۱: آنحضرت ﷺ کے فضائل ۲

آنحضرت ﷺ کے جانشین: ۲۰

احکام: ۱۷

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی تعلیمات ۱۰: اللہ تعالیٰ کے افعال ۱

انحراف: انحراف کے موارد ۱۸

خیانت کار: خیانتکاروں کی حمایت ۱۶، ۱۷، ۱۸: خیانتکاروں کے مفادات کا تحفظ ۱۹

دین: دین کے مبانی ۱۰

راہبر: راہبر کی ذمہ داری ۲۰

روایت: ۲۰

سنت: سنت کا کردار ۱۳، ۱۹: سنت کی تعلیم ۱۳

عدالتی نظام: ۸ قاضی: قاضی کی تعلیم ۱۲، ۱۳: قاضی کی ذمہ داری ۱۲، ۱۶: قاضی کی شرائط ۱۳

قرآن کریم: قرآن کریم، صدر اسلام میں ۵: قرآن کریم کا

(۱) کافی، ج ۱، ص ۲۶۸، ج ۸ نور العین، ج ۱، ص ۵۴۷، ح ۵۴۷۔

سیکھنا: قرآن کریم کا کردار ۶، ۱۳، ۱۱، ۱۹، ۲۰؛ قرآن کریم کا محفوظ ہونا ۲؛ قرآن کریم کا نزول ۱، ۲، ۳؛ قرآن کریم کی تعلیمات ۳، ۱۱؛ قرآن کریم کی حقانیت ۳؛ قرآن کریم کی خصوصیت ۲؛ کتابت قرآن کریم کی تاریخ ۵؛ نزول قرآن کریم کے مقاصد ۸، ۹

قضاوت: قضاوت کی اہمیت ۱۲، ۱۵، ۲۰؛ قضاوت کے مبانی ۶، ۱۱، ۱۳، ۱۹، ۲۰؛ قضاوت میں انصاف سے کام لینا ۸؛ ناپسندیدہ قضاوت ۱۹

محرمات: ۱۴

معاشرتی نظام: ۹

آیت ۱۰۶

﴿وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾

اور اللہ سے استغفار کیجئے کہ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ بارگاہ خداوندی سے مغفرت طلب کرنے پر مامور ہیں۔ واستغفر اللہ

۲۔ قاضیوں کیلئے بارگاہ خداوندی میں اس بات کی دعا کرنا ضروری ہے کہ ان کا نفس خیانتکاروں کی طرف مائل نہ ہو۔
و لا تکن للخائنین خصیماً _ و استغفر اللہ

۳۔ قاضی کو ہمیشہ بارگاہ خداوندی سے مغفرت طلب کرتے رہنا چاہیئے۔ لتحکم بین الناس ... و استغفر اللہ

۴۔ قضاوت کے عہدے پر فائز افراد کا اس بات کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے کہ خدا ان کے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ لتحکم بین الناس ... و استغفر اللہ خداوند متعال کا قضاوت کے مبانی بیان کرنے کے بعد "استغفار" کا حکم دینا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ اسلامی عدالتی نظام میں خدا کی طرف متوجہ ہونا اور اسے اپنے اعمال پر ناظر سمجھنا قضاوت جیسی بھاری ذمہ داری کی انجام دہی میں ضروری ہے۔

۵۔ خداوند متعال، غفور (بڑا بخشنے والا) اور رحیم (انتہائی مہربان) ہے۔ ان الله كان غفورا رحیماً

۶۔ خداوند متعال ایسا بڑا بخشنے والا ہے جو مہربان ہے۔ ان اللہ کان غفورا رحیما

۷۔ استغفار، غفران اور رحمت الہی کے حصول کا پیش خیمہ ہے۔ و استغفر اللہ ان اللہ کان غفورا رحیما

۸۔ خداوند عالم کا اپنے بندوں کو بخشنا، محبت و شفقت کے ہمراہ ہے۔ و استغفر اللہ ان اللہ کان غفورا رحیما

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کا استغفار کرنا ۱؛ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۱

استغفار: استغفار کے اثرات ۷

اسماء و صفات: رحیم ۵؛ غفور ۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا ناظر ہونا ۳؛ اللہ تعالیٰ کی بخشش ۶، ۸؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پیش خیمہ ۷؛ اللہ تعالیٰ کی محبت ۸؛ اللہ

تعالیٰ کی مہربانی ۶، ۸

بخشش: بخشش کا پیش خیمہ ۷

دعا: دعا کے اثرات ۲

ذکر: ذکر کی اہمیت ۳

قاضی: قاضی کا استغفار کرنا ۳؛ قاضی کا تذکیہ نفس کرنا ۲؛ قاضی کی ذمہ داری ۲، ۳، ۳

قضاوت: قضاوت کی اہمیت ۳

آیت ۱۰۷

﴿وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ حَوَّانًا أَثِيمًا﴾.

اور خبردار جو لوگ خود اپنے نفس سے خیانت کرتے ہیں انکی طرف سے دفاع نہ کیجئے گا کہ خدا خیانت کار مجرموں کو ہرگز دوست نہیں رکھتا ہے۔

۱۔ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کو خیانت کاروں کا دفاع کرنے سے خبردار کیا ہے۔

لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم کلمہ "جدال" جب صرف "عن" کے ساتھ متعدی ہو تو اس کا معنی دفاع اور طرفداری ہوتا ہے۔

۲۔ خیانت کار کا دفاع کرنا حرام ہے۔ و لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم

۳۔ دوسروں کے ساتھ خیانت اور دغا بازی، درحقیقت اپنے آپ سے دھوکہ اور خیانت ہے۔

و لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم اس آیت شریفہ میں دوسروں کے ساتھ خیانت کرنے کو اپنے آپ سے خیانت قرار دیا گیا ہے۔

۴۔ معاشرے کے تمام افراد ایک جسم کی مانند ہیں۔ الذين يختانون انفسهم چونکہ قرآن کریم دوسروں کے ساتھ خیانت کو اپنے آپ سے خیانت سمجھتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی نظر میں معاشرے کے تمام افراد ایک جسم کی مانند ہیں۔

۵۔ دغا بازی خیانت کاروں کا اپنی خواہشات کی تکمیل کیلئے عدالتی نظام سے استفادہ کرنے کا خطرہ موجود ہے۔

لتحكم بين الناس ... و لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم

۶۔ قاضی کا دغا بازیوں اور نیرنگیوں کے مقابلے میں ہوشیار رہنا ضروری۔

لتحكم بين الناس ... و لا تجادل عن الذين

يُخْتَانُونَ انْفُسَهُمْ

۷۔ خداوند متعال، خیانت کار گناہگاروں کو دوست نہیں رکھتا۔ ان اللہ لا یحب من کان خوانا اثمياً

۸۔ خیانت اور دغا بازی گناہ ہے۔ ان اللہ لا یحب من کان خوانا اثمياً مذکورہ بالا مطلب میں "اثمياً" کو "خوانا" کیلئے صفت تو ضیحی کے طور پر لیا گیا ہے۔

۹۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے تمام اعمال کی اساس خداوند عالم کا حب و بغض ہے۔ و لا تجادل ... ان اللہ لا یحب من کان خوانا اثمياً

۱۰۔ مومنین کو اپنی راہ و روش خدا کے حب و بغض (پسند و ناپسند) کو مد نظر رکھتے ہوئے معین کرنی چاہیئے۔

و لا تجادل ... ان اللہ لا یحب من کان خوانا اثمياً کیونکہ جملہ "ان اللہ ... لا تجادل" کی علت ہے اور اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ حرکات و سکنات کا معیار خدا تعالیٰ کی دوستی و دشمنی کو ہونا چاہیئے۔

۱۱۔ کارکردگی کا اندازہ اور اعمال کی قدر و قیمت معلوم کرنے کا معیار، خدا کی حب و بغض ہونا چاہیئے۔ و لا تجادل عن الذین یخْتَانُونَ انْفُسَهُمْ ان اللہ لا یحب من کان خواناً اثمياً

۱۲۔ ایسے لوگوں کا دفاع حرام ہے جن کے اعمال خدا کو ناپسند ہیں۔ و لا تجادل ... ان اللہ لا یحب من کان خواناً اثمياً

۱۳۔ خیانتکاروں کا دفاع خود بہت بڑی خیانت اور گناہ ہے۔ و لا تجادل عن الذین یخْتَانُونَ انْفُسَهُمْ ان اللہ لا یحب من کان خواناً اثمياً "خوانا اثمياً" سے مراد ممکن ہے وہ قاضی ہوں جو خیانت کاروں کا دفاع کرتے ہیں۔

۱۴۔ قرآن کی ایک روش یہ رہی ہے کہ تعلیم و تربیت کے میدان میں انسان کے "محبوب ہونے" کے جذبے سے فائدہ اٹھایا جائے۔ ان اللہ لا یحب من کان خوانا اثمياً

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور خیانتکار آنحضرت ﷺ کا عمل ۹; آنحضرت ﷺ کو خبردار کرنا ۱

احکام: ۲، ۱۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا بغض ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۱؛ اللہ تعالیٰ کی محبت ۷، ۹، ۱۰، ۱۱

انسان: انسان کے رجحانات ۱۳

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۳

تربیت: تربیت کی روش ۱۳

حرام اشیاء: ۲، ۱۲

خدا کے مبغوضین: خدا کے مبغوضین کی حمایت کرنا ۱۲

خود: خود سے خیانت کرنا ۳

خیانت: خیانت کا گناہ ۸؛ خیانت کے اثرات ۳؛ خیانت کے موارد ۱۳

خیانت کار: خیانتکار اور قاضی ۵؛ خیانتکاروں کا ناپسندیدہ ہونا ۷؛ خیانتکاروں کی حمایت ۱۳، ۲، ۱؛ مکار خیانتکار ۵

عمل: عمل جانچنے کا معیار ۱۱؛ عمل صحیح ہونے کا معیار ۹

قاضی: قاضی کو خبردار کیا جانا ۵؛ قاضی کی زیرکی ۶؛ قاضی کی ذمہ داری ۶

گناہ: گناہ کبیرہ ۱۳

گناہگار: گناہگاروں کا مبغوض ہونا ۷

معاشرہ: معاشرہ کی حقیقت ۳

مکرو فریب: مکرو فریب کا گناہ ۸؛ مکرو فریب کے اثرات ۳

مؤمنین: مؤمنین کی راہ و روش ۱۰

آیت ۱۰۸

﴿يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَحْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضَىٰ مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا﴾

یہ لوگ انسانوں کی نظروں سے اپنے کو چھپاتے ہیں اور خدا سے نہیں چھپ سکتے ہیں جب کہ وہ اس وقت بھی ان کے ساتھ رہتا ہے جب وہ ناپسندیدہ باتوں کی سازش کرتے ہیں اور خدا ان کے تمام اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

۱۔ خیانت پیشہ گناہگار، لوگوں سے تو شرم کرتے ہیں لیکن اس کے برعکس انہیں خدا سے کوئی شرم نہیں آتی اور انہیں اس کی کوئی پروا نہیں۔ یستخفون من الناس و لا یستخفون من اللہ چونکہ خداوند متعال سے کوئی چیز "استخفائی" (چھپانا اور پنهان) کرنا ممکن ہی نہیں ہے کہ اس سے منع کیا جائے یا اس کے انجام دینے یا ترک کرنے پر مذمت کی جائے۔ لہذا ممکن ہے کہ کلمہ "استخفائی" "استحیائی" یعنی شرم و حیا سے کنایہ ہو۔

۲۔ خیانت پیشہ گناہگار اس بات پر ایمان اور یقین نہیں رکھتے کہ خداوند متعال انسانوں کے اعمال پر ناظر اور ان سے آگاہ ہے۔ یستخفون من الناس و لا یستخفون من اللہ خداوند متعال سے کوئی چیز پنهان کرنا انتہائی نامعقول بات ہے۔ لہذا ممکن ہے کہ جملہ "ولا یستخفون من اللہ" اس مطلب کی جانب اشارہ ہو کہ دراصل گناہگار، خداوند متعال کو اعمال پر ناظر و آگاہ نہیں سمجھتے کہ اپنے ناروا اعمال اس سے چھپانے کی کوشش کریں۔

۳۔ خداوند متعال سب سے زیادہ لائق اور سزاوار ناظر ہے کہ جس سے گناہ کے وقت شرم کرنا چاہیئے۔ یستخفون من الناس و لا یستخفون من اللہ و هو معهم

۳۔ جو افراد لوگوں سے تو شرم کرتے ہیں لیکن خداوند متعال سے شرم نہیں کرتے، خداوند متعال انہیں مورد سرزنش قرار دیتا ہے۔ یستخفون من الناس و لا یستخفون من اللہ و ہو معہم

۵۔ خداوند عالم تمام لوگوں کے پاس حاضر اور ان کے ہمراہ ہے۔ و ہو معہم

۶۔ عہد پیغمبر اکرم ﷺ میں بعض مسلمان چوری اور خیانت کے مرتکب ہوئے اور ایک منصوبہ بندی اور سازش کے تحت دوسروں پر اس کا الزام دھرنے لگے۔ و ہو معہم اذ یتنون ما لا یرضی من القول
مذکورہ آیت کی شان نزول کے بارے میں آیا ہے کہ طمعہ بن ابیرق نے چوری کرنے کے بعد یہ سوچا کہ مسروقہ اموال ایک یہودی کے گھر میں پھینک دے اور پھر پیغمبر اکرم ﷺ کے سامنے حاضر ہو کر قسم کھائے کہ چوری اس یہودی نے کی ہے اور وہ خود ہر قسم کی خیانت سے منزہ و مبرا ہے۔

۷۔ خداوند متعال خیانت اور دغا بازی سے ناراضی ہے حتیٰ کہ خیال اور کہنے کی حد تک ہی کیوں نہ ہو۔

اذ یتنون ما لا یرضی من القول "اذ یتنون" سے مراد خیانت و گناہ کے بارے میں سوچنا ہے، جبکہ جملہ ما لا یرضی اس بات کی تصریح کر رہا ہے کہ خداوند عالم اس طرح کی سوچ اور خیال سے ناراضی ہے اور اس کی مذمت کرتا ہے۔

۸۔ خداوند متعال انسان کے تمام اعمال پر احاطہ کیے ہوئے ہے۔ و کان اللہ بما یعملون محیطا

۹۔ خداوند متعال انسان کے عیاں و پنہاں قول و فعل سے مکمل طور پر آگاہ ہے۔ و ہو معہم اذ یتنون ما لا یرضی من القول و کان اللہ بما یعملون محیطا

۱۰۔ خداوند متعال دغا بازوں کے مخفی منصوبوں، سازشوں اور کرتوتوں سے باخبر اور ان پر مکمل احاطہ رکھتا ہے۔

و ہو معہم اذ یتنون ما لا یرضی من القول و کان اللہ بما یعملون محیطا "یتنون"، "یتوتہ" کے مادہ سے رات گزارنے کے معنی میں ہے۔ گزشتہ جملوں کو قرینہ قرار دیتے ہوئے اس سے مراد وہ سازشیں اور منصوبے ہیں جو راتوں کی تنہائی میں بنائے جائیں۔

۱۱۔ خداوند متعال نے انسان کو اس کے پوشیدہ اور ناروا اعمال و افعال پر خبردار کیا ہے۔ اذ یتنون... و کان اللہ بما

یعملون محیطا جملہ "اذ یتنون" کے قرینہ کی بنا پر "ما یعملون" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک مصداق مخفی و پنہاں اعمال ہیں۔

۱۲۔ انسان کا اس بات کی طرف متوجہ ہونا کہ خداوند عالم اس کے تمام اعمال پر مکمل احاطہ رکھتا ہے، اس چیز کا سبب بنتا ہے کہ وہ ناروا افعال سے گریز کرے۔ وکان اللہ بما یعملون محیطا اس مطلب کی یاد دہانی کمرانے کہ خداوند متعال تمام اعمال سے آگاہ اور ان پر محیط ہے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے ناروا اعمال سے اجتناب کرے۔

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۶

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا احاطہ ۸، ۱۰، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کا بغض ۷؛ اللہ تعالیٰ کا حاضر ہونا ۵؛ اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کا سرزنش کرنا ۳؛ اللہ تعالیٰ کا علم ۲؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ۹، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کا ناظر ہونا ۲، ۳
انسان: انسان کا عمل ۲، ۸، ۹، ۱۲؛ انسان کو خبردار کرنا ۱۱

تقویٰ: تقویٰ کا پیش خیمہ ۱۲

خیانت: خیانت کا مبغوض ہونا ۷

خیانت کار: خیانتکاروں کا عقیدہ ۲؛ گناہگار خیانت کار ۱

ذکر: ذکر کے اثرات ۱۲

سخن: سخن میں خیانت ۷؛ سخن میں مکر ۷

شرم کرنا: اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا ۳، ۳؛ لوگوں سے شرم کرنا ۱، ۳

عمل: ناپسندیدہ عمل ۱۱؛ ناپسندیدہ عمل کے موانع ۱۲

گناہ: گناہ کے موانع ۳

گناہگار: گناہگاروں کا عقیدہ ۲؛ گناہگاروں کی ہمت ۱

مسلمان: اسلام میں مسلمان ۶؛ مسلمان اور تہمت ۶؛ مسلمانوں میں چوری ۶؛ مسلمانوں میں خیانت ۶

مکار: مکاروں کی سازش ۱۰

مکر و فریب: مکر و فریب کا مبغوض ہونا ۷

آیت ۱۰۹

﴿هَآأَنْتُمْ هَؤْلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُجَادِلُ اللَّهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا﴾.

ہوشیار۔ اس وقت تم نے زندگی دنیا میں ان کی طرف سے جھگڑا شروع بھی کر دیا تو اب روز قیامت ان کی طرف سے اس سے کون جھگڑا کرے گا اور کون ان کا وکیل اور طرفدار بنے گا۔

۱۔ خیانت کار کا دفاع، مذموم فعل اور خدا کی طرف سے مورد سرزنش واقع ہوا ہے۔ ہانتہم ہؤلاء جدلتم منهم فی الحیاء الدنیا کلمہ "ہولائی" خیانتکاروں کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ قیامت کے دن کوئی بھی خدا کے سامنے خیانتکار کے دفاع کی قدرت نہیں رکھتا۔ ہانتہم ہؤلاء جادلتم ... فمن یجادل اللہ عنہم یوم القیامۃ

۳۔ صدر اسلام میں بعض مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کے سامنے خیانتکاروں کا دفاع کرنے کی کوشش کی۔ ہانتہم ہؤلاء جدلتم عنہم مذکورہ مطلب آیت کے شان نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے ہے کہ یہ آیت ابن ابیرق وغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

۴۔ دنیا میں خیانتکاروں کا چھوٹ جانا اس چیز کا باعث نہیں بنتا کہ وہ اضروی عذاب سے بھی دوچار نہیں ہوں گے۔ ہانتہم ہؤلاء جادلتم عنہم فی الحیاء الدنیا فمن یجادل اللہ عنہم یوم القیامۃ

۵۔ خداوند عالم قیامت میں خیانتکاروں سے انتقام لے گا۔

فمن يجادل الله عنهم يوم القيامة

۶۔ قیامت کے دن، خیانتکاروں کے بارے میں صادر ہونے والے فرمان الہی کے اجر میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔

فمن يجادل الله عنهم يوم القيامة ام من يكون عليهم وكيلاً

۷۔ قیامت کی عدالت میں خداوند عالم کے وسیع علم کے مطابق فیصلہ ہوگا اور وہاں وکیل استغاثہ کا کوئی بس نہیں چلے

گا۔ و كان الله بما يعملون محيطاً ... فمن يجادل الله عنهم يوم القيامة ام من يكون عليهم وكيلاً

"وکیل" اس شخص کو کہا جاتا ہے جو دوسروں کے کام اپنے ذمہ لیتا اور ان کے امور انجام دیتا ہے اور آیت شریفہ میں اس سے مراد کسی کے دفاع کا کام اپنے ذمہ لینا ہے، کہ جسے وکیل استغاثہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۸۔ قاضی کا فیصلہ حق و حقیقت کی تبدیلی کا باعث نہیں بنے گا۔ هانتم هؤلاء جادلتم عنهم في الحياة الدنيا فمن يجادل

الله عنهم يوم القيامة یہ جو خداوند متعال نے فرمایا ہے کہ اگر بالفرض دنیا میں ناحق دفاع کر کے ظالم کو اس کے انجام سے

بچا لو گے پھر بھی قیامت کے دن کیا کرو گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قاضی کے فیصلہ سے حق وجود میں نہیں آجاتا اور

نہ ہی حقیقت میں کوئی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا سرزنش کرنا ۱؛ اللہ تعالیٰ کا علم ۷

خیانت کار: خیانتکار قیامت میں ۲، ۵، ۶؛ خیانتکاروں کا عذاب اخروی ۳؛ خیانتکاروں کا مواخذہ ۵؛ خیانتکاروں کی حمایت

۱، ۲، ۳؛ خیانتکاروں کی سزا ۶

عمل: ناپسندیدہ عمل ۱

قاضی: قاضی کا فیصلہ ۸

قضاوت: قضاوت کے اثرات ۸؛ قضاوت میں علم ۷

قیامت: قیامت میں قضاوت ۷؛ قیامت میں وکالت ۷

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۳

آیت ۱۱۰

﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾.

اور جو بھی کسی کے ساتھ برائی کرے گا یا اپنے نفس پر ظلم کرے گا اس کے بعد استغفار کرے گا تو خدا کو غفور اور رحیم پائے گا۔

۱۔ صغیرہ و کبیرہ تمام گناہوں کی بخشش کا ذریعہ توبہ و استغفار ہے۔ و مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ یَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا بعض علماء کا نظریہ ہے کہ "سوء ا" سے مراد گناہ صغیرہ اور "یظلم نفسہ" میں ظلم سے مراد گناہ کبیرہ ہے۔

۲۔ استغفار اور توبہ کی صورت میں خداوند متعال شرک اور دوسرے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔
و مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ یَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا بعض علماء کی طرف سے کہا گیا ہے کہ "یظلم نفسہ" میں ظلم سے مراد شرک اور "سوء ا" سے مراد شرک کے علاوہ دوسرے گناہ ہیں۔
۳۔ توبہ اور استغفار اپنے اوپر یا دوسروں پر ڈھائے گئے ظلم و ستم کی بخشش کا باعث بنتا ہے۔ و مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ یَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا بعض مفسرین کا نظریہ ہے کہ "سوء ا" سے مراد دوسروں پر ظلم و ستم کرنا اور "یظلم نفسہ" سے مراد اپنے اوپر ظلم کرنا ہے۔

۴۔ توبہ و استغفار کی صورت میں خداوند عالم خیانتکاروں اور ان کے حامیوں کا گناہ معاف کر دیتا ہے۔
ہانتہم ھؤلاء ... اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ یَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا پہلے والی آیات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ "مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا" کا مورد نظر مصداق خیانتکار ہیں جبکہ ان کے حامی اور طرفدار "یظلم نفسہ" کا مصداق ہیں۔
۵۔ گناہ در حقیقت اپنے آپ پر ظلم ہے۔ و مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ

۶۔ خد تعالیٰ کی بخشش اور رحمت کی طرف توجہ کرنا، گناہگاروں کیلئے توبہ کا پیش خیمہ اور خدا کی طرف واپس آنے کا محرک

ہے۔ و من يعمل سوءاً او يظلم نفسه ثم يستغفر الله يجد الله غفورا رحیما

۷۔ توبہ و استغفار کی صورت میں خداوند متعال یقینی طور پر گناہگاروں کو بخش دینے کی نوید سناتا ہے۔

و من يعمل سوءاً او يظلم نفسه ثم يستغفر الله يجد الله غفورا رحیما

۸۔ توبہ و استغفار کے ذریعے گناہگار، خداوند عالم کی بخشش اور رحمت کو درک اور محسوس کرتا ہے۔

و من يعمل سوءاً ... ثم يستغفر الله يجد الله غفورا رحیما کلمہ "يجد" کا مصدر وجدان ہے جس کا معنی پالینا اور

محسوس کرنا ہے یعنی اپنے وجود میں خدا کی رحمت و مغفرت کو درک کرتا ہے۔

۹۔ انسانوں کی ہدایت و راہنمائی اور تربیت کیلئے قرآن کریم کی روش یہ ہے کہ خوف اور امید کو ایک دوسرے کے ہمراہ

پیش کرتا ہے۔ فمن يجادل عنهم يوم القيامة ... و من يعمل سوءاً ... يجد الله غفوراً

۱۰۔ توبہ اور استغفار، گناہوں کی بخشش کے علاوہ رحمت الہی کے حصول کا باعث بنتا ہے۔ ثم يستغفر الله يجد الله

غفوراً رحیماً

۱۱۔ انسان کے گناہوں کا بخشنا جانا، اس پر رحمت الہی کے نزول کی راہ ہموار کرتا ہے۔ يجد الله غفوراً رحیماً

۱۲۔ خداوند متعال ایسا بخشنے والا ہے جو مہربان ہے۔ يجد الله غفوراً رحیماً یہ اس بنا پر ہے کہ "رحیم" "غفور" کی صفت

ہو۔

۱۳۔ خداوند متعال غفور و رحیم ہے۔ يجد الله غفوراً رحیماً

استغفار: استغفار کے اثرات ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۰؛ ظلم سے استغفار کرنا ۳

اسماء و صفات: رحیم ۱۳؛ غفور ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی بخشش ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت ۶، ۸؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پیش خیمہ ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی

رحمت کے اسباب ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ۱۲

بخش: بخش کا پیش خیمہ ۱؛ بخش کی بشارت ۴؛ بخش کے اثرات ۱۱؛ بخش کے اسباب ۳

تبلیغ: تبلیغ کی روش ۹

تحریک: تحریک کے عوامل ۶

تریت: تریت کی روش ۹؛ تریت میں امیدواری ۹؛ تریت میں خوف ۹

توبہ: توبہ کا پیش خیمہ ۶؛ توبہ کے اثرات ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۱۰؛ ظلم سے توبہ ۳

خود: خود پر ظلم کرنا ۵

خوف: خوف اور امید ۹

خیانتکار: خیانتکاروں کی بخشش ۳

ذکر: ذکر کے اثرات ۶

شرک: شرک کی بخشش ۲

گناہ: گناہ صغیرہ کی بخشش ۱؛ گناہ کا ظلم ۵؛ گناہ کبیرہ کی بخشش ۱؛ گناہ کی بخشش ۲، ۳، ۱۰، ۱۱؛ گناہ کے اثرات ۵

گناہگار: گناہگاروں کی بخشش ۸

آیت ۱۱۱

﴿وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا .﴾

اور جو قصدِ گناہ کرتا ہے وہ اپنے ہی خلاف کرتا ہے اور خدا سب کا جاننے والا ہے اور صاحبِ حکمت بھی ہے۔

۱۔ گناہ کے نقصان وہ اثرات خود انسان کے ہی دامن گیر ہوتے ہیں۔ و من یکسب اثماً فانما یکسبه علی نفسه
۲۔ انسان کا اس بات کی طرف توجہ کرنا کہ گناہ کے مضر اثرات خود اسی کے دامن گیر ہوتے ہیں، اس کیلئے توبہ و استغفار کی طرف مائل ہونے کا ذریعہ بنتا ہے۔ ثم یتستغفر اللہ یجد اللہ ... و من یکسب اثماً فانما یکسبه علی نفسه بخشش و مغفرت کی راہ بیان کرنے کے بعد خداوند متعال نے اس حقیقت کو آشکار کیا ہے کہ گناہ اور خیانت کے اثرات خود گناہگار کے دامن گیر ہوں گے تاکہ وہ خیانت اور گناہ کے ارتکاب سے باز رہے اور ارتکاب کی صورت میں توبہ و استغفار کی طرف رخ کرے۔

۳۔ دوسروں سے خیانت کے مضر اثرات خود خیانت کار کے دامن گیر ہوں گے۔ ان اللہ لا یحب من کان خواناً ... و من یکسب اثماً فانما یکسبه علی نفسه گذشتہ آیات کی روشنی میں "اثماً" کا مورد نظر مصداق وہی خیانت ہے۔

۴۔ خداوند عالم ہے جو گناہ کے نقصان وہ اثرات کو خود گناہگاروں کی طرف لوٹاتا ہے۔
فانما یکسبه علی نفسه و کان اللہ علیمًا حکیمًا جملہ "کان اللہ علیمًا حکیمًا" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر اس کے برے اثرات لا دنا خدا کے ہاتھ میں ہے۔

۵۔ خداوند متعال، انسان کے گناہ کے برے اثرات کو اپنے علم کی بنیاد پر اور بغیر کسی خطا کے خود اسی کی طرف لوٹا دیتا ہے۔ و من یکسب اثماً فانما یکسبه علی نفسه و کان اللہ علیمًا حکیمًا

خداوند متعال کی "علیماً" کے ساتھ توصیف کرنا یہ مطلب بیان کر رہا ہے کہ گناہ کے برے اثرات لوٹانے میں کسی قسم کی خطا یا لغزش سرزد نہیں ہوگی۔

۶۔ گناہ کے مضر اثرات خود گناہگاروں کی طرف لوٹنا ایک حکیمانہ کام ہے۔ فانما یکسبه علی نفسه و کان اللہ علیما حکیم

۷۔ حکیمانہ فعل، علم کے ساتھ مشروط ہے۔ و کان اللہ علیما حکیم

۸۔ خداوند عالم ایسا دانا ہے جو حکیم ہے۔ و کان اللہ علیما حکیم یہ اس بنا پر ہے کہ "حکیم"، "علیم" کیلئے صفت ہو۔

۹۔ خداوند متعال: علیم (انتہائی دانا) اور حکیم (تدبیر والا) ہے۔ و کان اللہ علیما حکیم

استغفار: استغفار کا پیش خیمہ ۲

اسماء و صفات: حکیم ۹؛ علیم ۹

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا علم ۵، ۸؛ اللہ تعالیٰ کی حکمت ۸؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۳، ۵

توبہ: توبہ کا پیش خیمہ ۲

خیانت: خیانت کا نقصان ۳؛ خیانت کے اثرات ۳

ذکر: ذکر کے اثرات ۲

علم: علم کی اہمیت ۷

عمل: پسندیدہ عمل کی شرائط ۷؛ حکیمانہ عمل ۶، ۷

گناہ: گناہ کا نقصان ۱، ۲، ۳، ۵، ۶؛ گناہ کے اثرات ۱، ۳، ۵، ۶

گناہگار: گناہگاروں ﷺ کا نقصان ۳

نقصان: نقصان کے عوامل ۱

﴿وَمَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا﴾.

اور جو شخص بھی کوئی غلطی یا گناہ کر کے دوسرے بے گناہ کے سر ڈال دیتا ہے وہ بہت بڑے بہتان اور کھلے گناہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

۱۔ اپنے گناہ دوسروں کے سر تھوپنا انتہائی بُرا جھوٹ اور آشکار گناہ ہے۔ و مَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً ... ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَاِثْمًا مُّبِينًا کلمہ "بہتانا" اور "اثما" کو نکرہ لانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں بہت بڑے گناہ ہیں۔ کلمہ بہتان کا معنی دوسروں پر اس طرح کا جھوٹ باندھنا ہے، جس کے سننے سے انسان حیران رہ جائے۔
۲۔ بے قصور افراد کو مورد الزام ٹھہرانا مہبوت کر دینے والا جھوٹ اور آشکار گناہ ہے۔

و مَنْ يَكْسِبْ ... ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَاِثْمًا مُّبِينًا مذکورہ بالا مطلب کی امام صادق علیہ السلام کے اس فرمان سے تائید ہوتی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ... فَمَا اِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَذَلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ "فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَاِثْمًا مُّبِينًا... جب تم کسی شخص کے بارے میں ایسی بات کہو جو اس میں نہیں پائی جاتی تو یہ خداوند متعال کے اس فرمان کا مصداق ہے کہ اس نے بہت بڑا افتراء اور آشکارا گناہ اپنے اوپر لا دیا ہے۔^(۱)

۳۔ معاشرے کے مختلف افراد کا تحفظ انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ و مَنْ يَكْسِبْ خَطِيئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَاِثْمًا مُّبِينًا تہمت کو انتہائی بڑا گناہ شمار کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خداوند عالم تاکید کے ساتھ لوگوں کی شخصیت ہمیشہ محفوظ دیکھنا چاہتا ہے۔

۲۔ بے قصور لوگوں پر تہمت لگانا ایک واضح و آشکار گناہ ہے۔

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۷۵ ح ۲۷۰؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۴۹ ح ۵۵۶۔

و من یکسب خطیۃ او اثما ثم یرم بہ بریناً فقد احتمل بہتاناً و اثماً مبیناً

آبرو: آبرو کے تحفظ کی اہمیت ۳

تہمت: تہمت کے اثرات ۱؛ تہمت لگانے پر سرزنش ۲؛ تہمت لگانے کا گناہ ۱، ۲، ۳

جھوٹ: جھوٹ کے موارد ۱

روایت: ۲

شخصیت: شخصیت کے تحفظ کی اہمیت ۳

گناہ: گناہ کے موارد ۲، ۳

آیت ۱۱۳

﴿وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَنْ يُضِلُّوكَ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ مِنْ شَيْءٍ

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا﴾

اگر آپ پر فضل خدا اور رحمت پروردگار کا سایہ نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے آپ کو بہکانے کا ارادہ کر لیا تھا اور یہ اپنے علاوہ کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے اور آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے اور اس نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور آپ کو ان تمام باتوں کا علم دے دیا ہے جن کا علم نہ تھا اور آپ پر خدا کا بہت بڑا فضل ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ گناہ سے معصوم اور خطا و لغزش سے پاک و منزہ۔

و لو لا فضل الله عليك و رحمته لهمت طائفة منهم ان يضلوك

۲_ خداوند متعال کا فضل اور خاص رحمت پیغمبر اکرم ﷺ کیلئے خطا و لغزش سے محفوظ رہنے کا باعث ہے۔

و لو لا فضل الله عليك و رحمته لهمت طائفة منهم ان يضلوك

۳_ خیانتکاروں کے ایک گروہ نے پیغمبر اکرم ﷺ کو قضاوت میں اشتباہ سے دوچار کرنے کی کوشش کی۔

ہانتہم هؤلاء جدلتم عنهم في الحياة الدنيا ... لهمت طائفة منهم ان يضلوك اگرچہ جملہ شرطیہ "لو لا... لهمت" کا ظاہری معنی سرے سے کوشش کی نفی کر رہا ہے، لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی کوشش کارگر ثابت نہیں ہوئی۔ یعنی پیغمبر اکرم ﷺ کو لغزش سے دوچار کرنے کیلئے ان کی کوشش کسی بھی طرح مؤثر ثابت نہیں ہوئی گویا انہوں نے اس سلسلے میں کوئی کوشش ہی نہیں کی۔ ماقبل آیات سے اس معنی کی تائید ہوتی ہے۔

۴_ محکمہ انصاف کو منحرف کرنے کیلئے خیانتکاروں کا سازشوں کے جال اور تانے بانے بنا، بہت بڑا خطرہ ہے۔

لتحكم بين الناس بما اراك الله ... لهمت طائفة منهم ان يضلوك دراصل آیت شریفہ قاضیوں کو سازشی گروہوں اور دغا بازوں کے مقابلے میں ہمیشہ ہوشیار و محتاط رہنے کی تلقین کر رہی ہے، کہ مبادا وہ انہیں انحراف سے دوچار اور خلاف حق غلط فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیں چنانچہ طعمہ بن ابی اسیرق کے واقعے میں پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ یہی کچھ کرنے کا خیال رکھتے تھے۔

۵_ بعض مشرکین نے پیغمبر اکرم ﷺ کو اس بات پر راضی کرنے کی بے سود کوشش کی کہ بتوں کی پوجا پاٹ کو ایک سال تک جائز قرار دیا جائے۔ و لو لا فضل الله ... لهمت طائفة منهم ان يضلوك بعض مفسرین نے مذکورہ آیت کے شان نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ "طائفہ" سے مراد مشرکین کا وہ گروہ ہے جنہوں نے پیغمبر اکرم ﷺ سے بت پرستی کو ایک سال تک جائز قرار دینے کا تقاضا کیا تھا۔

۶_ پیغمبر اکرم ﷺ کے فیصلہ پر خیانتکاروں کی سازشوں اور دغا بازیوں کی تاثیر میں خداوند متعال کا فضل و کرم اور

رحمت بڑی رکاوٹ تھے۔ لتحكم بين الناس ... و لو لا فضل الله عليك و رحمته لهمت طائفة منهم

۷۔ الہی قائدین خیانتکاروں کی گمراہ کنندہ سازشوں اور دغا بازیوں کی زد میں ہوتے ہیں۔
و لا تجادل عن الذين يختانون انفسهم ... و لو لا فضل الله عليك و رحمته

۸۔ جو لوگ پیغمبر اکرم ﷺ کو گمراہی سے دوچار کرنے اور اشتباہ میں ڈالنے کے درپے تھے، انہوں نے صرف اپنے آپ کو گمراہی اور اشتباہ کی وادی میں جا گرایا۔ لھمت طائفة منهم ان يضلوك و ما يضلون الا انفسهم و ما يضررونك من شيء

۹۔ سازشی عناصر کی سازش کے مقابلے میں پیغمبر اکرم ﷺ کی جان کے تحفظ کا ضامن خود خداوند متعال ہے۔
لھمت طائفة منهم ان يضلوك و ما يضلون الا انفسهم و ما يضررونك من شيء "ان يضلوك" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خیانتکاروں نے پیغمبر اکرم ﷺ کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جبکہ جملہ "و ما يضررونك" ہو سکتا ہے ان کوششوں کی طرف اشارہ ہو جو انہوں نے پیغمبر اکرم ﷺ کی نابودی کیلئے کیں۔

۱۰۔ رسول ﷺ خدا پر نازل ہونے والا قرآن، حکمت اور براہ راست ہونے والے الہامات؛ خداوند متعال کا بہت بڑا فضل و کرم اور رحمت تھی۔ و لو لا فضل الله عليك و رحمته ... و كان فضل الله عظيمًا
کتاب و حکمت اور پیغمبر اکرم ﷺ کے جن علوم کا تذکرہ جملہ "و انزل الله عليك ..." میں ہوا ہے وہ بظاہر جملہ "لو لا فضل الله ..." میں بیان ہونے والی خاص رحمت اور فضل کا مصداق ہے۔

۱۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ کا وحی، حکمت اور علم لدنی سے بہرہ مند ہونا؛ آپ ﷺ کیلئے خطا سے محفوظ رہنے کا پیش خیمہ اور گناہ سے معصوم رہنے کا سبب ہے۔ و لو لا فضل الله ... انزل الله عليك الكتاب والحكمة و علمك ما لم تكن تعلم جملہ "و انزل الله" اپنے ماقبل والے جملہ کی علت بیان کر رہا ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ چونکہ ہم نے آپ ﷺ پر قرآن و حکمت نازل کی ہے لہذا ان کی طرف سے آپ ﷺ کو منحرف کرنے کی کوششیں بیکار ثابت ہوں گی۔

۱۲۔ بعض دینی تعلیمات تک فقط الہامات الہی کے راستے سے ہی رسائی ممکن ہے۔ و علمك ما لم تكن تعلم جملہ "علمك ..." کا معنی یہ ہے کہ: خداوند متعال نے آپ کو ایسے معارف سکھائے ہیں جن تک آپ تجربہ، سائنس و غیرہ جیسے عام ذرائع کے ذریعے کبھی بھی نہیں پہنچ سکتے۔

۱۳_ خداوند متعال کی طرف سے نازل ہونے والے فضل و کرم اور نعمت کے مختلف درجات ہیں۔

و کان فضل الله عليك عظیما

۱۴_ اعمال کی حقیقت اور گناہ کی اصلیت سے آگاہی، انسان کو خطا اور گناہ کے ارتکاب سے محفوظ رکھتی ہے۔

و لو لا فضل الله عليك و رحمته لهمت طائفة ... و علمك ما لم تكن تعلم

۱۵_ پیغمبر اکرم ﷺ خدا کے بہت بڑے فضل و کرم سے بہرہ مند تھے۔ و کان فضل الله عليك عظیما

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور خطا ۸، ۳؛ آنحضرت ﷺ پر الہام ۱۰؛ آنحضرت ﷺ پر وحی کا نزول ۱۱

؛ آنحضرت ﷺ کا علم لدنی ۱۱؛ آنحضرت ﷺ کی حفاظت ۹؛ آنحضرت ﷺ کی حکمت ۱۱؛ آنحضرت ﷺ کی

عصمت ۱، ۲، ۱۱؛ آنحضرت ﷺ کی قضاوت ۶، ۳؛ آنحضرت ﷺ کے فضائل ۲، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۵

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۵، ۶، ۸

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا الہام ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کا فضل ۲، ۶، ۱۰، اللہ تعالیٰ کی رحمت ۲، ۶، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے

مراتب ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۹؛ اللہ تعالیٰ کے فضل کے مراتب ۱۳

انحراف: انحراف کے اسباب ۳

حکمت: حکمت کا نزول ۱۰

خطا: خطا سے معصوم ہونا ۱، ۲

خیانت کار: خیانتکار اور پیغمبر اکرم ﷺ ۳، ۶، ۸؛ خیانتکاروں کی ڈرامہ بازی ۳؛ خیانتکاروں کی سازش ۳، ۶، ۷؛

خیانتکاروں کا گمراہ کرنا ۷

دین: دینی تعلیمات ۱۲

علم: علم کے اثرات ۱۳

عمل: عمل کی حقیقت ۱۳

قاضی: قاضی کو خبردار کرنا ۳

قرآن کریم: قرآن کریم کا نزول ۱۰
 گمراہ لوگ: گمراہ لوگوں کی گمراہی ۸
 گمراہی: گمراہی کے عوائل ۳; گمراہی کے موانع ۱۲
 گناہ: گناہ سے معصوم ہونا ۱; گناہ کی حقیقت ۱۳; گناہ کے موانع ۱۳
 مذہبی راہنما: مذہبی راہنماؤں کو خبردار کرنا ۴
 مشرکین: مشرکین اور بت پرستی ۵; مشرکین اور پیغمبر اکرم ﷺ ۵

آیت ۱۱۳

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نُّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا .﴾

ان لوگوں کی اکثر رازکی باتوں میں کوئی خیر نہیں ہے مگر وہ شخص جو کسی صدقہ، کار خیر یا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دے اور جو بھی یہ سارے کام رضائے الہی کی طلب میں انجام دے گا ہم اسے اجر عظیم عطا کریں گے۔
 ۱۔ صدر اسلام میں کمزور ایمان کے مالک مسلمانوں کی اکثر سرگوشیاں اور رازوں کی باتیں ہر قسم کے خیر، بھلائی اور فائدہ سے خالی تھیں۔ لا خیر فی کثیر من نجوہم "نجواہم" میں ضمیر "ہم" سے مراد وہ مسلمان ہیں جن کے بارے میں گذشتہ آیات میں گفتگو ہوئی ہے۔
 ۲۔ ان سرگوشیوں اور خفیہ مذاکرات کی انتہائی قدر و

قیمت ہے جن کا مقصد دوسروں کو صدقہ ادا کرنے کا شوق دلانا اور انہیں نیک کاموں کی انجام دہی اور لوگوں کے درمیان میل ملاپ ایجاد کرنے کی دعوت دینا ہو۔ لا خیر فی کثیر من نجوہم الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس

۳۔ معاشرے کی خدمت بہت بڑی قدر و منزلت کی حامل ہے۔ من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس

۴۔ انسان کا نیک سلوک اور اعمال ہمیشہ خدا اور اس کی خوشنودی کی خاطر انجام پانے چاہئیں۔

و من یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیماً

۵۔ خدا تعالیٰ کی عظیم پاداش سے بہرہ مند ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ نیک اعمال رضائے خدا کے حصول کی نیت

سے انجام دیئے جائیں۔ و من یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیماً

۶۔ اعمال کی قدر و قیمت کا معیار یہ ہے کہ تمام اعمال رضائے خدا کی خاطر انجام دیئے جائیں۔

و من یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ

۷۔ لوگوں کو نیک اعمال کی دعوت کیلئے سرگوشیاں اور خفیہ مذاکرات کرنا خدا کی عظیم پاداش کا باعث ہے۔

من نجوہم ... و من یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیماً

۸۔ محتاج لوگوں کی مدد کی دعوت دینے والے اللہ تعالیٰ کی عظیم پاداش سے بہرہ مند ہوں گے۔

الا من امر بصدقۃ ... فسوف نؤتیہ اجرا عظیماً

۹۔ لوگوں کو مل جل کر پر امن طور پر زندگی گزارنے کی دعوت دینے پر خدا کی عظیم پاداش نصیب ہوگی۔

الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس ... نؤتیہ اجرا عظیماً

۱۰۔ لوگوں کی نیتوں اور اعمال کی مناسبت سے خداوند عالم کی پاداش کے مختلف مراتب و درجات ہیں۔

و من یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیماً

۱۱۔ خداوند عالم نے بے فائدہ مخفی گفتگو سے منع فرمایا ہے۔ لا خیر فی کثیر من نجوہم

امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: ... ان اللہ نھی عن القیل والقال ... ان اللہ عزوجل یقول

فی کتابہ لا خیر فی کثیر من نجواہم... خداوند عالم نے مخفی باتوں سے منع فرمایا ہے... خداوند متعال کا قرآن کریم میں ارشاد ہے: لا خیر فی کثیر من نجواہم... کہ ان کی راز کی اکثر باتوں میں کوئی خیر و بھلائی نہیں...^(۱)

۱۲۔ قرض حسنہ کے متعلق نصیحت کے بارے میں خفیہ گفتگو کرنا انتہائی پسندیدہ اور اچھا کام ہے۔

لا خیر فی کثیر من نجویہم الا من امر بصدقة او معروف امام صادق علیہ السلام مذکورہ بالا آیت میں آنے والے کلمہ معروف کے بارے میں فرماتے ہیں: "یعنی بالمعروف القرض" معروف سے مراد قرض ہے۔^(۲)

۱۳۔ لوگوں کے درمیان میل ملاپ اور خوشگوار ماحول ایجاد کرنا ایک پسندیدہ کام ہے، حتیٰ اگر جھوٹی باتوں کے ذریعے ہی کیا جائے۔ لا خیر فی کثیر من نجویہم الا... اصلاح بین الناس امام صادق علیہ السلام "اصلاح بین الناس" کے بارے میں فرماتے ہیں: تسمع من الرجل کلاماً یبلغہ فتخبث نفسہ فتلقاه فتقول سمعت من فلان قال فیک من الخیر کذا و کذا خلاف ما سمعت منہ^(۳) آپ کسی شخص کے بارے میں کس سے کوئی بری بات سنتے ہیں پھر اس شخص سے ملتے ہیں (جس کے بارے میں بات کی گئی ہے) تو کہتے ہیں میں نے فلاں شخص سے آپ کے بارے میں ایسی اچھی باتیں سنی ہیں (جبکہ یہ بات حقیقت کے خلاف ہے جو کہ اس نے سنی تھی)

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱

اصلاح: اصلاح ذات البین ۱۳؛ اصلاح کی دعوت ۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی پاداش ۵، ۱۰، ۹، ۸؛ اللہ تعالیٰ کی رضا ۳، ۵، ۶؛ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ممنوع امور ۱۱

پاداش: پاداش کے اسباب ۷، ۸؛ پاداش کے مراتب ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۰

(۱) کافی ج ۵ ص ۳۰۰ ح ۲؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۴۹ ح ۵۵۹۔

(۲) کافی ج ۴ ص ۳۴ ح ۳؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۴۹ ح ۵۵۸۔

(۳) کافی ج ۲ ص ۳۴۱ ح ۱۶؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۵۰ ح ۵۶۲۔

جھوٹ: جائز جھوٹ ۱۳

خیر: خیر کی دعوت ۱۲; خیر کی طرف دعوت دینے کی پاداش ۸، ۹

روایت: ۱۱، ۱۲، ۱۳

سرگوشی: سرگوشیوں سے منع کرنا ۱۱; قدر و قیمت کی حامل سرگوشیاں ۲، ۱۲; نیکی کے متعلق سرگوشی ۲، ۴

صدقہ: صدقہ ادا کرنے کی تشویق ۲

ضرورت مند افراد: ضرورت مند افراد کی مدد کرنا ۸

عمل: پسندیدہ عمل ۱۲، ۱۳; قدر و قیمت والا عمل ۶; نیک عمل کی دعوت ۲، ۴; نیک عمل کی قدر و قیمت ۳; نیک عمل کے

اثرات ۵

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۳، ۶

قرض حسنہ: قرض حسنہ کی دعوت ۱۲

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۱; مسلمانوں کے خفیہ مذاکرات ۱

معاشرہ: اصلاح معاشرہ کی اہمیت ۱۳; معاشرہ کی خدمت کی قدر و قیمت ۳

میل جول: پسندیدہ میل جول ۹

آیت ۱۱۵

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾

اور جو شخص بھی ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول سے اختلاف کرے گا اور مومنین کے راستہ کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے گا اسے ہم ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھر گیا ہے اور جہنم میں جھونک دیں گے جو بدترین ٹھکانا ہے۔

۱۔ رسول خدا سے دشمنی اور مخالفت، جہنم کے عذاب سے دوچار ہونے کا موجب ہے۔

و من يشاقق الرسول ... نوله ما تولى و نصله جهنم و ساءت مصيراً "یشاقق"، شقق کے مادہ سے ہے اور اس کا معنی مخالفت اور دشمنی کرنا ہے (مجمع البیان)

۲۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی مخالفت اور تفرقہ اندازی حرام اور بہت بڑا گناہ ہے۔ و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى و نصله جهنم

۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی مکمل پیروی کرنا ایمان کی علامت ہے۔ و من يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى و يتبع غير سبيل المؤمنين یہ اس بنا پر ہے کہ جملہ "یتبع..." جملہ "و من يشاقق..." کے مضمون کیلئے تفسیر ہو۔ اور اس سے واضح ہوتا ہے کہ اہل ایمان کی راہ و روش کبھی بھی یہ نہیں رہی کہ رسول خدا ﷺ کی مخالفت کریں۔ بنا بریں مومن وہ ہے جو ہمیشہ رسول ﷺ خدا کی پیروی کرے۔

۴۔ ہدایت اور حق کی شناخت ذمہ داری کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ من بعد ما تبين له الهدى

۵۔ رسول خدا ﷺ کے مخالفین کا جہنم کے عذاب سے دوچار

ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ وہ رسول خدا ﷺ کی حقانیت سے آگاہ ہوں۔ و من يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ... نصله جهنم

۶۔ خداوند متعال بغیر بیان کیلئے کسی کو عذاب نہیں دیگا۔ و من يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ... نصله جهنم

۷۔ عذاب جہنم سے چھٹکارا پانے کی شرط یہ ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کے عدالتی احکام کو قبول کیا جائے اور مومنین کے ساتھ یک جہتی برقرار رکھی جائے۔ و من يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى و يتبع غير سبيل المومنين گذشته آیات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عدالتی احکام کی مخالفت اور موافقت مذکورہ بالا آیت شریفہ کے مورد نظر مصادیق میں سے ہے۔

۸۔ اہل ایمان، راہ رسول ﷺ خدا کے راہی ہیں۔ و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المؤمنين
۹۔ راہ دین طے کرنے کیلئے مومنین کی راہ و روش کے علاوہ کوئی دوسری روش اختیار کرنا رسول ﷺ خدا کے ساتھ مخالفت ہے۔ و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المؤمنين یہ اس احتمال کی بنا پر ہے جب جملہ "و يتبع ..." جملہ "یشاقق الرسول" کے مضمون کیلئے مصداق کا بیان ہو۔

۱۰۔ رسول خدا ﷺ اور الہی قائدین کی مخالفت، ایک با ایمان معاشرے کی وحدت توڑنے کا نکتہ آغاز ہے۔
و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المؤمنين ہو سکتا ہے کہ جملہ "و يتبع ..." جملہ "من يشاقق ..." کیلئے نتیجہ کے طور پر بیان ہوا ہو۔ یعنی جو شخص رسول خدا ﷺ کی مخالفت کا مرتکب ہو نتیجتاً وہ اہل ایمان کے علاوہ کسی اور راہ پر گامزن ہے اور مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پھیلانے کا باعث بنا ہے۔

۱۱۔ خداوند متعال: پیغمبر اکرم ﷺ کے مخالفین اور با ایمان معاشرے میں تفرقہ پھیلانے والوں کو اپنی ولایت سے نکال باہر کرتا ہے اور انہیں اپنے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المومنين نوله ما تولي

۱۲۔ گمراہ لوگوں کی حکومت اور فرمانروائی کی دلدل میں دھسنار رسول خدا ﷺ کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔

و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى

۱۳۔ مؤمنین کی عملی سیرت اس صورت میں حجت ہے جب سنت رسول ﷺ کے مخالف نہ ہو۔

و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المؤمنين جملہ "یتبع غیر سبیل المؤمنین" یہ بیان کر رہا ہے کہ مؤمنین کی سیرت حجت ہے اور جملہ "من يشاقق الرسول" سیرت کی حجت کو اس چیز سے مقید کر رہا ہے کہ یہ سنت رسول ﷺ یا کسی دوسری شرعی دلیل کے ساتھ مخالف نہ ہو۔

۱۴۔ مؤمنین کا اجماع جب دوسرے شرعی دلائل کے ساتھ مخالف ہو تو اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

و من يشاقق الرسول ... و يتبع غير سبيل المؤمنين

۱۵۔ با ایمان معاشرے کی صفوں میں انتشار پھیلانا، عذاب جہنم کا باعث ہے۔ و من ... يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى و نصله جہنم

۱۶۔ جہنم انتہائی برا انجام اور منحوس ٹھکانہ ہے۔ و نصله جہنم و سائت مصیرا

۱۷۔ جہنم، مرتد افراد کا ٹھکانہ ہے۔ و من يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ... نصله جہنم

آیت شریفہ کے شان نزول کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ آیت بعض مسلمانوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، یہ کہا جا سکتا ہے کہ جملہ "من بعد ما تبين له الهدى" ارتداد کی طرف اشارہ کر رہا ہو۔

۱۸۔ جو شخص دنیا میں کسی کو اپنا رہبر چنے گا، قیامت میں بھی وہی اس کا رہبر ہوگا۔

و يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى جب دو افراد نے تمسخر کے طور پر ایک گرگٹ کو امیر المؤمنین کہہ کر پکارتو حضرت علی ؑ نے ان کے بارے میں فرمایا: دعثما فھو اما مھما یوم القیامۃ اما تسمع الی اللہ یقول: "نوله ما تولى" انہیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔ قیامت کے دن یہی گرگٹ ان کا امام ہوگا۔ کیا تم نے خداوند عالم کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ "نوله ما تولى" جو جدھر پھر گیا ہم بھی اسے ادھر ہی پھیر دیں گے۔^(۱)

آنحضرت ﷺ :

(۱) تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۲۷۵، ح ۲۷۳، نور الثقلین، ج ۱، ص ۵۵۱، ح ۵۶۸۔

آنحضرت ﷺ سے دشمنی کی سزا ۱؛ آنحضرت ﷺ کی اطاعت ۳؛ آنحضرت ﷺ کی حقانیت ۵؛ آنحضرت ﷺ کی قضاوت قبول کرنا ۷؛ آنحضرت ﷺ کی مخالفت ۹، ۱۰؛ آنحضرت ﷺ کی مخالفت کی حرمت ۲؛ آنحضرت ﷺ کی مخالفت کے اثرات ۱۲

آنحضرت ﷺ کے پیروکار ۸

اجماع: اجماع کے حجت ہونے کی شرائط ۱۳

احکام: ۲ احکام کی قدر و قیمت ۱۳

اختلاف: اختلاف پھیلانے کا گناہ ۲؛ اختلاف پھیلانے کی حرمت ۲؛ اختلاف کی سزا ۱۱، ۱۵؛ اختلاف کے عوامل ۱۰

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا عذاب ۶؛ اللہ تعالیٰ کی ولایت سے محروم ہونا ۱۱

ایمان: ایمان کی علامات ۳

جہنم: جہنم کا شوم اور برا ہونا ۱۶؛ جہنم کا عذاب ۱، ۱۵

حق: حق شناسی کے اثرات ۳

راہبر: راہبر کی مخالفت ۱۰؛ راہبر کے ساتھ محشور ہونا ۱۸

روایت: ۱۸

سنت: سنت کی اطاعت ۱۳؛ سنت کی قدر و قیمت ۱۳

طاغوت: طاغوت کی ولایت ۱۲

عذاب: بغیر بیان کے عذاب کرنا ۶؛ عذاب سے چھٹکارا پانے کی شرائط ۷؛ عذاب کے موجبات ۱، ۵، ۱۵

علم: علم اور ذمہ داری ۳

فقہی قواعد: ۶

قیامت:

قیامت کا حساب و کتاب ۱۸

گمراہی: گمراہی کے اسباب ۱۲

گناہ: کبیرہ گناہ ۲

محرمات: ۲

مخالفین: پیغمبر اکرم ﷺ کے مخالفین کی سزا، ۱۱

مرتد: مرتد جہنم میں ۱۴; مرتد کا انجام ۱۴

مؤمنین: سیرت مؤمنین کا حجت ہونا ۱۳; مؤمنین سے دوستی ۷; مؤمنین کے فضائل ۸، ۹

ہدایت: ہدایت کے اثرات ۳

آیت ۱۱۶

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾.

خدا اس بات کو معاف نہیں کر سکتا کہ اس کا شریک قرار دیا جائے اور اس کے علاوہ جس کو چاہے بخش سکتا ہے اور جو خدا کا شریک قرار دے گا وہ گمراہی میں بہت دور تک چلا گیا ہے۔

۱۔ شرک ناقابل معافی گناہ اور انحراف ہے۔ ان الله لا يغفر ان يشرك به

۲۔ شرک سے کم تر ہر گناہ قابل بخشش و مغفرت ہے۔ و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء كلمه "دون" کتر کے معنی میں

استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ شرک کی حد تک گناہ قابل معافی نہیں ہے۔

ان الله لا يغفر ان يشرك به و يغفر ما دون ذلك چونکہ کلمہ "دون" کا معنی کمتر ہے۔ بنا بریں اگر گناہ شرک کی حد تک پہنچ جائے تو بخشش کے قابل نہیں ہے۔

۳۔ گناہوں کی بخشش خداوند متعال کی مشیت کے ساتھ مشروط ہے۔ و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء

۵۔ خداوند عالم کے بارے میں شرک کا ارتکاب سب سے بڑے گناہوں میں سے ہے۔ ان الله لا يغفر ان يشرك به و يغفر ما دون ذلك

۶۔ رسول خدا ﷺ کے ساتھ دشمنی اور مخالفت کرنا اور با ایمان معاشرہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا شرک کے زمرے میں آتا ہے۔ و من يشاقق الرسول ... ان الله لا يغفر ان يشرك به اگر جملہ "ان الله لا يغفر..." جملہ "نصلہ جہنم" کی علت کا بیان ہو تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوگا کہ رسول خدا ﷺ کے ساتھ دشمنی اور مخالفت کرنا اور با ایمان معاشرہ کی وحدت میں رخنہ ڈالنا ایک قسم کا خدا کے ساتھ شرک ہے۔

۷۔ گناہگار کو اپنے گناہ سے خوفزدہ اور خدا کی مغفرت سے امیدوار رہنا چاہیئے۔ ان الله ... و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء

خداوند متعال نے اس بات کی طرف اشارہ کر کے کہ گناہوں کی بخشش یقینی و حتمی نہیں ہوگی بلکہ یہ صرف اس کی مشیت پر موقوف ہے، یہ چاہا ہے کہ ایک طرف سے انسانوں کو رحمت و مغفرت سے امیدوار کرے اور دوسری طرف سے انہیں ان کے گناہوں سے ڈرائے۔

۸۔ جو مشرکین اور گناہگار بخشے نہیں جائیں گے وہ دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

نصلہ جہنم ... ان الله لا يغفر ان يشرك به اگر جملہ "ان الله لا يغفر..." جملہ "نصلہ جہنم" کی علت ہو تو واضح ہو جاتا ہے کہ جہنم سے چھٹکارا پانا جہنم واصل ہونا گناہوں کی بخشش یا عدم بخشش پر موقوف ہے۔

۹۔ وہ گناہگار جنہوں نے اپنے آپ کو شرک سے آلودہ نہیں کیا انہیں مغفرت الہی کی امید رکھنی چاہیئے۔ و يغفر ما دون ذلك لمن يشاء

۱۰۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا مرتکب ہونے والا اگر ابھی و ضلالت کی انتہائی گہرائیوں اور پست ترین درجہ میں ہوتا

ہے۔ و من يشرك بالله فقد ضل ضللاً بعيداً

۱۱۔ ضلالت و گمراہی کے کئی درجے ہیں۔ و یغفر ما دون ذلك لمن یشاء و من یشرك بالله فقد ضلّ ضللاً بعيداً

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ سے دشمنی کرنا ۶

اختلاف: اختلاف ڈالنے کا گناہ ۶

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی مشیت ۳; اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی امید رکھنا ۷، ۹

انحراف: انحراف کے موارد ۱

بخشش: بخشش کے اسباب ۳

جہنم: جہنم کا عذاب ۸

خوف: گناہ سے خوف ۷

شرک: شرک کا گناہ ۱، ۲، ۳، ۵; شرک کی سزا ۱۱; شرک کے موارد ۶

گمراہی: گمراہی کے درجات ۱۰، ۱۱

گناہ: گناہ کبیرہ ۵; گناہ کی بخشش ۳، ۲

گناہگار: گناہگاروں کی بخشش ۹; گناہگاروں کی سزا ۸

مشرکین: مشرکین کی سزا ۸; مشرکین کی گمراہی ۱۰

آیت ۱۱۷

﴿إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنْهَاءً وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا﴾.

یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر بس عورتوں کی پرستش کرتے ہیں اور سرکش شیطان کو آواز دیتے ہیں۔

۱۔ خداوند متعال کے علاوہ ہر معبود ضعیف اور مغلوب حواض ہے۔ ان یدعون من دونه الا اناثاً

"اناث" انثی کی جمع ہے جس کا معنی ایک ضعیف اور تاثیر پذیر موجود ہے۔

۲۔ مشرکین ایسے بتوں اور مجسموں کی پوجا پاٹ کیا کرتے تھے جن کے نام عورتوں جیسے تھے۔ ان یدعون من دونه الا

اناثاً

۳۔ صرف خداوند متعال ہے، جو قاهر و غالب ہے، تاثیر پذیر نہیں اور عبادت کے لائق ہے۔ ان یدعون من دونه الا

اناثاً

۴۔ خداوند عالم کے علاوہ کوئی بھی موجود خدائی اور عبادت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ ان یدعون من دونه الا اناثاً

۵۔ موجودات کا تاثیر پذیر ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان میں خدائی اور عبادت کی صلاحیت نہیں پائی جاتی۔

ان یدعون من دونه الا اناثاً

۶۔ شیطان ایک سرکش اور ہر قسم کے خیر و فضیلت سے عاری موجود ہے۔ و ان یدعون الا شیطاناً مریداً

"مرید" کا مصدر مرود ہے جس کا معنی سرکشی اور طاعت سے خارج ہونا ہے (مجمع البیان)۔ مفردات راغب نے مرید کا

معنی خیر سے عاری ہونا کیا ہے۔

۷۔ خداوند عالم کے علاوہ کسی بھی معبود کی عبادت کرنا دراصل شیطان کی پرستش ہے۔

ان یدعون ... و ان یدعون الا شیطاناً مریداً

۸۔ شیطان کی اطاعت، بت پرستی کی بنیاد ہے۔ ان یدعون من دونہ الا انا و ان یدعون الا شیطاناً مریداً

چونکہ "ان یدعون من..." اور "ان یدعون الا شیطاناً..." دونوں جملے حصر کے حامل ہیں اور ہر ایک کا مفہوم دوسرے کے منطوق کی نفی کرتا ہے۔ لہذا تنافی و تضاد دور کرنے کیلئے کہا جاسکتا ہے کہ دوسرا جملہ پہلے جملہ کے مضمون کی علت بیان کر رہا ہے، یعنی بت پرستی کی علت شیطان کی اطاعت ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اس نظریہ کی بنا پر دوسرے جملے میں "یدعون" کا معنی پرستش نہیں بلکہ اطاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص امور ۲

بت پرستی: بت پرستی کا سرچشمہ ۸

شرک: شرک عبادی ۷

شیطان: شیطان کی اطاعت ۷، ۸؛ شیطان کی بغاوت ۶؛ شیطان کی سرزنش ۶؛ شیطان کی صفات ۶

عبادت: خدا کی عبادت ۳، ۴

مشرکین: مشرکین کی بت پرستی ۲

معبود: باطل معبودوں کی ناتوانی ۱؛ پسندیدہ معبود ۳، ۴، ۵؛ معبود کی شرائط ۵

موجودات: موجودات کی صفات ۵

آیت ۱۱۸

﴿لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا﴾

جس پر خدا کی لعنت ہے اور اس نے خدا سے بھی کہہ دیا کہ میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ ضرور لے لوں گا

۱۔ شیطان پر خدا کی لعنت ہے اور وہ اللہ کی رحمت سے دور ہے۔ لعنہ اللہ

۲۔ شیطان کا لوگوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کا پکا

اور مصمم ارادہ۔ و قال لا تخذن من عبادك نصيباً مفروضاً فعل "لا تخذن" میں لام قسم اور نون تاکید اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ شیطان لوگوں کو گمراہ کرنے کا پکا ارادہ رکھتا ہے۔

۳۔ شیطان نے تاکید کی ہے کہ لوگوں کو اپنی بندگی اختیار کرنے پر اکسائے گا۔ قال لا تخذن من عبادك نصيباً مفروضاً اگر "عبادك" عبودیت تشریحی کی جانب ناظر ہو تو پھر "لا تخذن..." میں شیطان کی مراد یہ ہوگی کہ بعض بندے جو تیری اطاعت کرتے ہیں انہیں اپنی اطاعت پر اکساؤں گا۔

۴۔ شیطان کی رحمت الہی سے دوری اس چیز کی بنیاد بنتی ہے کہ وہ خدا کے بندوں کو گمراہ کرنے کا ارادہ کرے۔ لعنه الله و قال لا تخذن من عبادك نصيباً مفروضاً

۵۔ شیطان بعض لوگوں کو اپنے ذریعہ گمراہ کرنے سے مایوس ہے۔ و قال لا تخذن من عبادك نصيباً مفروضاً بلا شک و شبہ شیطان تمام لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ لہذا اس کا یہ کہنا کہ میں بعض بندوں کو اپنی اطاعت میں لے آؤں گا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ تمام لوگوں کو گمراہ کرنے سے مایوس اور ناامید ہے۔

۶۔ شیطان اس بات کا اعتراف و اقرار کرتا ہے کہ تمام لوگوں کا پروردگار اور مالک خداوند متعال ہے۔ و قال ... من عبادك

۷۔ خداوند متعال نے لوگوں کو شیطان کے بہلاوے میں آنے اور اس کے ذریعے منحرف ہونے کے خطرہ سے خبردار کیا ہے۔ و قال لا تخذن عن عبادك نصيباً مفروضاً

۸۔ شرک اور بت پرستی؛ خد تعالیٰ کی عبودیت و بندگی سے انحراف اور شیطان کا تسلط قبول کرنے کے دائرے میں آتے ہیں۔ ان يدعون من دونه الا انا... قال لا تخذن من عبادك نصيباً مفروضاً

۹۔ شیطان بندگان خدا میں سے ہر ایک میں اپنے سہم و حصہ کی تلاش میں ہوتا ہے۔ و قال لا تخذن من عبادك نصيباً مفروضاً جملہ "لا تخذن" کا دو طرح سے معنی کیا جاسکتا ہے۔ ایک یہ کہ بعض بندوں کو اپنی اطاعت میں لے آؤں گا اور دوسرا یہ کہ ہر بندے میں اپنا حصہ پیدا کروں گا تاکہ وہ مکمل طور پر خدا کا مطیع نہ ہو۔ مذکورہ بالا مطلب اسی دوسرے معنی کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۷; اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۶; اللہ تعالیٰ کی رحمت ۱، ۳; اللہ تعالیٰ کی لعنت ۱; اللہ تعالیٰ کی مالکیت ۶

بت پرستی: بت پرستی کا گناہ ۸

شرک: شرک کا گناہ ۸

شیطان: شیطان پر لعنت ۱; شیطان کا ایمان ۶; شیطان کا گمراہ کرنا ۲، ۳، ۴، ۵، ۷; شیطان کا مایوس ہونا ۵; شیطان کا محروم ہونا ۳; شیطان کی اطاعت ۸; شیطان کے مقاصد و اہداف ۹; شیطان کی ولایت قبول کرنا ۸

عبادت: شیطان کی عبادت ۳

گمراہی: گمراہی کے اسباب ۲، ۷

آیت ۱۱۹

﴿وَلَا ضَلَالَنَّهُمْ وَلَا مَرِئَنَهُمْ وَلَا مَرِئَتُهُمْ فَلْيُبَيِّنَنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَا مَرِئَتَهُمْ فَلْيَعْيِرَنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا﴾.

اور انھیں گمراہ کروں گا۔ امیدیں دلاؤں گا اور ایسے احکام دوں گا کہ وہ جانوروں کے کان کاٹ دالیں گے پھر حکم دوں گا تو اللہ کی مقررہ خلقت کو تبدیل کر دیں گے اور جو خدا کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا ولی اور سرپرست بنائے گا وہ کھلے ہوئے خسارہ میں رہے گا۔

۱۔ شیطان نے لوگوں کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی اور پکا ارادہ کیا ہے۔ و لا ضلنہم فعل "لا ضلنہم" میں لام قسم اور

نون تاکید

شیطان کے قطعی اور پکے ارادہ پر دلالت کرتے ہیں۔

۲۔ شیطان نے لوگوں کو بیہودہ آرزوں میں سرگرداں رکھنے کی قسم کھائی اور مضبوط ارادہ کیا ہے۔ و لامنینہم "امنین" کا مصدر "تمنیۃ" ہے جس کا معنی موہوم و خیالی قسم کی آرزوئیں ذہن میں ڈالنا ہے۔

۳۔ بے معنی اور بیجا قسم کی آرزوئیں اور تمایلات، انسان پر شیطان کے غلبہ و تسلط کی علامت۔ و لامنینہم
۴۔ انسان کی فطرت یہ ہے کہ وہ خدا کی تلاش کمرے اور راہ حق پر گامزن ہو۔ لا تخذن من عبادك نصیباً مفروضاً۔ و لا ضلنہم جملہ "لا ضلنہم" سے جو گمراہ کرنے کا استفادہ ہوتا ہے اس سے پہلے یقیناً ہدایت ہونی چاہیئے تاکہ گمراہ کرنا صادق آئے اور گمراہی سے پہلے کی ہدایت تمام انسانوں کی نسبت ہدایت فطری ہے۔

۵۔ بیہودہ اور شیطانی آرزوئیں ناپسندیدہ ہیں۔ و لامنینہم

۶۔ شیطان کا بعض لوگوں کو چننے کا مقصد یہ ہے کہ انہیں گمراہ کمرے، آرزوں کا اسیر بنائے اور اپنے تحت فرمان لے آئے۔ و قال لا تخذن من عبادك نصیباً مفروضاً۔ و لا ضلنہم و لا مرہم

۷۔ شیطان لوگوں کو اس بات پر اکساتا کہ جانوروں سے استفادہ حرام کرنے کیلئے ان کے کان کاٹ دیں اور چیرا لگا دیں۔ و لا مرہم فلیتکن اذان الانعام "بتک" کا مصدر "بتیک" ہے جس کا معنی چیرا لگانا اور کاٹنا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں مشرکین کے درمیان یہ رسم رائج تھی کہ وہ کسی جانور کا گوشت یا اس سے مال برداری کا کام لینے کو حرام قرار دینے کیلئے علامت کے طور پر اس کا کان کاٹ دیتے یا انہیں چیرا لگا دیتے تھے۔

۸۔ شیطان انسان کو دعوت دیتا ہے کہ وہ خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام قرار دے۔ و لا مرہم فلیتکن اذان الانعام

۹۔ معاشرے میں خرافاتی افکار و نظریات کو رواج دینے والا شیطان ہے۔ و لا مرہم فلیتکن اذان الانعام

۱۰۔ شیطان اس کے درپے ہے کہ انسانوں کو خدا کی مخلوقات میں تبدیلی پیدا کرنے پر اکسائے (جیسے

عورت کو مرد میں تبدیل کرنا اور...) و لامرہم فلیغیرن خلق اللہ

۱۱۔ انسان کا اپنی فطرت سے منحرف ہونے کا سبب شیطان ہے۔ و لامرہم فلیغیرن خلق اللہ

۱۲۔ شیطانی محرکات کے باعث موجودات کا اپنی فطرت اور اولین خلقت میں تبدیلی ایجاد کرنا حرام ہے۔

و لامرہم فلیغیرن خلق اللہ خلق سے مراد بظاہر مخلوق اور خلق شدہ ہے۔

۱۳۔ گمراہ اور آرزوؤں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے افراد شیطان کے فرمانبردار اور مطیع ہیں۔ و لا ضلنہم و لامنینہم

و لامرہم فلیبتکن ... فلیغیرن آیت میں ذکر ہونے والی ترتیب کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ چیز روشن ہو جاتی ہے کہ انسان گمراہی اور کھوکھلی آرزوؤں اور خواہشات کا دلدادہ ہونے کے بعد شیطان کا بہترین مطیع بن جاتا ہے۔

۱۴۔ خواہشات اور آرزوئیں، شیطان کی خواہشات کی تکمیل کا پیش خیمہ ہیں۔ و لامنینہم و لامرہم فلیبتکن ...

فلیغیرن خلق اللہ جملہ "ولامنین" (میں انہیں ضرور خیال بافی پر اکساؤں گا) کو جملہ "لامرہم" پر مقدم کرنا اس بات کی علامت ہے کہ شیطان پہلے انسان کو کھوکھلی آرزوؤں پر اکساتا اور پھر اپنے اوامر ان کے دل میں ڈالتا ہے۔

۱۵۔ خدا کی ولایت کو چھوڑ کر شیطان کی ولایت قبول کرنا واضح اور آشکار گھاٹا ہے۔ و من یتخذ الشیطان ولیا من

دون اللہ فقد خسر خسراناً مبیناً

۱۶۔ شیطان کے احکام پر عمل کرنا دراصل اس کی ولایت و سرپرستی قبول کرنے کے زمرے میں آتا ہے۔

و لا مرہم فلیغیرن خلق اللہ و من یتخذ الشیطان ولیاً

۱۷۔ شیطان کا رحمت الہی سے دور ہونا، خود کی طرف سے گمراہ کرنے، خرافات اور توہم پرستی کی ترویج اور فساد

پھیلانے کا سبب ہے۔ لعنہ اللہ و قال ... لا ضلنہم و لا منینہم و لامرہم فلیبتکن ء اذان الانعام

۱۸۔ نامناسب اعمال اور ناپسندیدہ طرز عمل اختیار کرنے کی دعوت دینا شیطانی فعل ہے۔

و لامرہم فلیبتکن ... و لامرہم فلیغیرن خلق اللہ

۱۹۔ شیطان کی ولایت و سرپرستی قبول کرنے والے افراد کھلم کھلا گھائے کا شکار ہیں۔ و من يتخذ الشيطان ولياً من دون الله فقد خسر خسراناً مبيناً

۲۰۔ صرف خداوند متعال، انسانوں پر ولایت کا حق رکھتا ہے۔ و من يتخذ الشيطان ولياً من دون الله فقد خسر خسراناً مبيناً

۲۱۔ لوگوں کو گمراہ کرنے اور انہیں اپنی سرپرستی میں لانے کیلئے شیطان کی راہ و روش یہ ہے کہ پہلے افکار میں انحراف اور باطل آرزوئیں ایجاد کرتا ہے اور پھر اپنے تحت فرمان لے آتا ہے۔ و لا ضلنهم و لا مبینهم ... و لا مرهم فلیغیرن خلق الله و من يتخذ الشيطان ولياً

۲۲۔ دوسروں کے افکار اور فرامین قبول کرنا ان کی ولایت قبول کرنا ہے۔ و لا ضلنهم و لا مبینهم و لا مرهم ... و من يتخذ الشيطان ولياً

۲۳۔ انسان دورا ہے پر کھڑا ہے کہ ولایت خدا کو قبول کرے یا شیطان کی ولایت۔ و من يتخذ الشيطان ولياً من دون الله

۲۴۔ شیطان لوگوں کو دین خدا میں تحریف کرنے پر اکساتا ہے۔ لا مرهم فلیغیرن خلق الله امام باقر علیہ السلام نے مذکورہ آیت میں استعمال ہونے والے کلمہ "خلق الله" کے بارے میں فرمایا: "دین الله" اس سے مراد دین خدا ہے۔^(۱)

آرزو: آرزو کے اثرات ۱۳؛ باطل آرزو ۲۱؛ شیطانی آرزو ۵؛ ناپسندیدہ آرزو ۲، ۳، ۶، ۱۳؛ ناپسندیدہ آرزو پر سرزنش ۵

احکام: ۱۲

اکسانا: اکسانے کے اسباب ۲۳، ۷

الله تعالیٰ: الله تعالیٰ سے مختص امور ۲۰؛ الله تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہونا ۱۷؛ الله تعالیٰ کی ولایت ۱۵، ۲۰؛ الله تعالیٰ کی ولایت کو قبول کرنا ۲۳

انحراف: انحراف کے عوامل ۱۳؛ فکری انحراف ۲۱

انسان: انسان کی فطرت ۳؛ انسان کی لغزش ۲۳

(۱) تفسیر عیاشی، ج ۱ ص ۲۷۶ ح ۲۷۶؛ تفسیر برہان ج ۱ ص ۴۱۶ ح ۴۔

جنس: جنس کی تبدیلی ۱۰

جھکاؤ: ناپسندیدہ جھکاؤ ۳

چوپائے: چوپایوں کی تحریم ۴

حلال: حلال کو حرام قرار دینا ۸

خرافات: خرافات کا سرچشمہ ۹، ۱۷

خواہشات: شیطانی خواہشات ۱۳

دین: دین میں بدعت ۸؛ دین میں تحریف ۲۳

روایت: ۲۳

شیطان: شیطان کا تسلط و غلبہ ۳، ۶؛ شیطان کا فساد پھیلانا ۱۷؛ شیطان کا کردار ۷، ۸، ۱۰، ۲۳؛ شیطان کا گمراہ کرنا ۱، ۲، ۷، ۹، ۱۱، ۲۱؛ شیطان کا محروم ہونا ۱۷؛ شیطان کی اطاعت ۱۳، ۱۶؛ شیطان کی قسم ۱، ۲؛ شیطان کی ولایت ۲۱؛ شیطان کی ولایت کو قبول کرنا ۱۵، ۱۶، ۱۹، ۲۳؛ شیطان کے اہداف و مقاصد ۶، ۲۱؛ شیطان کے گمراہ کرنے کے عوامل و اسباب ۱۷

شیطان کے پیروکار: ۶

عقیدہ: باطل عقیدہ ۷؛ باطل عقیدے کی بنیاد ۹

عمل: شیطانی عمل ۱۸؛ ناپسندیدہ عمل ۱۲؛ ناپسندیدہ عمل کی دعوت ۱۸

فطرت: حق طلبی کی فطرت ۳؛ خدا جوئی کی فطرت ۳؛ فطرت سے انحراف کے اسباب ۱۱

گمراہ افراد: ۱۳

گمراہی: گمراہی کا پیش خیمہ ۲؛ گمراہی کے عوامل ۱، ۶، ۱۱، ۲۳؛ محرمات: ۱۲

موجودات: موجودات کی تغیر ۱۰، ۱۲

نقصان: نقصان کے عوامل ۱۹؛ نقصان کے موارد ۱۵، ۱۹

ولایت: اغیار کی ولایت قبول کرنا ۲۲؛ ناپسندیدہ ولایت ۲۰

آیت ۱۲۰

﴿يَعِدُّهُمْ وَيُمْنِيهِمْ وَمَا يَعِدُّهُمْ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا﴾

شیطان ان سے وعدہ کرتا ہے اور انہیں امیدیں دلاتا ہے اور وہ جو بھی وعدہ کرتا ہے وہ دھوکہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔
۱۔ لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے شیطان یہ روش اختیار کرتا ہے کہ ان سے جھوٹے وعدے کرتا ہے اور موہوم آرزوئیں پیدا کرتا ہے۔ ولا ضلنہم ... یعدہم و یمنیہم و ما یعدہم الشیطان الا غرورا

۲۔ شیطان کے وعدے فقط جھوٹ اور دھوکہ ہیں۔ یعدہم و یمنیہم و ما یعدہم الشیطان الا غرورا

۳۔ شیطان کے جھوٹے وعدے انسان میں بے سود آرزوئیں ایجاد کرنے کا پیش خیمہ بنتے ہیں۔ یعدہم و یمنیہم و ما یعدہم الشیطان الا غروراً

۴۔ خداوند متعال نے لوگوں کو شیطان کی گمراہی سے خبردار کیا ہے۔ یعدہم و یمنیہم و ما یعدہم الشیطان الا غروراً
۵۔ شیطانی وعدوں اور آرزوؤں پر خوش فہمی کا شکار رہنا کھلم کھلا گھاٹا ہے۔ فقد خسر خسراً مبیناً۔ یعدہم و یمنیہم و ما یعدہم الشیطان الا غروراً جملہ "یعدہم و یمنیہم" جملہ "فقد خسر خسراً مبیناً" کی دلیل ہے۔

آرزو: ناپسندیدہ آرزو ۱، ۵؛ ناپسندیدہ آرزو کا پیش خیمہ ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۳

تحریک: تحریک کے عوامل ۳

شیطان:

شیطان کا گمراہ کرنا ۲، ۳؛ شیطان کا مکر و فریب ۲؛ شیطان کا وعدہ ۱، ۲، ۳، ۵؛ گمراہ کرنے کا شیطانی طریقہ کار ۱

گمراہی: گمراہی کے عوامل

نقصان: نقصان کے عوامل ۵

آیت ۱۲۱

﴿أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا﴾.

یہی وہ لوگ ہیں جن کا انجام جہنم ہے اور وہ اس سے چھٹکارا نہیں پاسکتے ہیں۔

۱۔ دوزخ گمراہوں اور شیطان سے فریب خوردہ عناصر کا ٹھکانہ ہے اور یہی ان کا انجام ہے۔ اولئک ماوہم جہنم و لا یجدون عنہا محیصاً

۲۔ شیطان کی ولایت قبول کرنے والوں کا انجام دوزخ ہے۔ و من یتخذ الشیطان ولیا ... اولئک ماویہم جہنم و لا یجدون عنہا محیصاً

۳۔ جہنم میں داخل ہونا واضح و آشکار گھاٹا ہے۔ فقد خسر خسراً مبیناً ... اولئک ماویہم جہنم ممکن ہے جملہ "اولئک ... اس نقصان کو بیان کر رہا ہو جس کی جملہ "فقد خسر..." میں تصریح کی گئی ہے۔
۴۔ شیطانی آرزوئیں، خدا کی طرف سے حلال کی گئی

چیزوں کو صرام قرار دینا اور موجودات کی طبعی اور فطری خلقت میں تبدیلی ایجاد کرنا؛ جہنم میں داخل ہونے کے اسباب میں سے ہیں۔ لامنینہم و لامرنہم فلیبتکن آذان الانعام ... اولئک ماویہم جہنم

۵۔ جہنم میں داخل ہونے کے بعد وہاں سے نجات پانے یا فرار کی کوئی راہ باقی نہیں رہ جاتی۔
اولئک ماویہم جہنم و لا یجدون عنہا محیصاً ممکن ہے جملہ "لا یجدون..." جہنم میں داخل ہونے کے بعد اہل جہنم کی توصیف و بیان ہو۔ کلمہ "محیص" اسم مکان ہے اور اس کا معنی جائے فرار ہے۔
۶۔ گمراہوں اور شیطان سے فریب خوردہ عناصر کا جہنم میں داخل ہونا یقینی ہے۔

و ما يعدهم الشيطان الا غرورا اولئك ماويهم جهنم و لا يجدون عنها محيصا

اس بنا پر جب جملہ "لما يجدون..." اس حقیقت کے بیان اور تاکید کیلئے ہو جس کا جملہ "ماويهم جهنم" میں ذکر آیا ہے اور اس کا معنی ہوگا کہ جو لوگ مذکورہ صفات کے حامل ہیں، ان کیلئے جہنم میں داخل ہونے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔

آرزو: ناپسندیدہ آرزو ۳

جہنم: جہنم کی عاقبت ۲؛ جہنم کے اسباب ۳، ۶؛ جہنم میں داخل ہونا ۳، ۵، ۶؛ جہنم میں ہمیشگی ۵ جہنمی افراد: ۶، ۲

حلال: حلال کو حرام قرار دینا ۳

شقاوت: شقاوت کے عوامل ۳

شیطان: شیطان کا ورغلانا ۱؛ شیطان کی ولایت قبول کرنا ۲

شیطان کے پیروکار: ۱

گمراہ افراد: گمراہ افراد جہنم میں ۱، ۶؛ گمراہوں کا انجام ۱

موجودات: موجودات کی تغیر ۳

نقصان: نقصان کے موارد ۳

آیت ۱۲۲

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا﴾.

اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ہم عنقریب انہیں ان جنتوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ خدا کا برحق وعدہ ہے اور خدا سے زیادہ راست گو کون ہو سکتا ہے۔

۱۔ نیک اعمال انجام دینے والے مؤمنین کی پاداش جنت ہے۔ والذین آمنوا و عملوا الصالحات سندخلهم جنات

۲۔ انسان کو جنت کی جانب راہنمائی کرنے کیلئے ایمان اور عمل ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

والذین آمنوا و عملوا الصالحات سندخلهم جنات

۳۔ نیک اعمال انجام دینے والے مؤمنین کو خود خدا جنت میں لے جائے گا۔

والذین آمنوا و عملوا الصالحات سندخلهم جنات

۴۔ نیک اعمال انجام دینے والے مؤمنین؛ شیطان کی ولایت سے خارج ہیں۔ و من يتخذ الشيطان ولياً ... والذین

آمنوا و عملوا الصالحات کیونکہ ولایت شیطان قبول کرنے والوں کو اہل جہنم میں سے شمار کیا گیا ہے اور اس کے مقابلے میں نیک و صالح مؤمنین کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمنین ہرگز شیطان کی ولایت قبول نہیں کرتے۔

۵۔ نیک اعمال کے مالک مؤمنین ہمیشہ اور جاوداں جنت میں رہیں گے۔ والذین آمنوا ... سندخلهم جنات تجری

من تحتها الانهار خالدين فيها ابدًا

۶۔ جنت میں انواع و اقسام کے باغ اور ہمیشہ جاری و ساری رہنے والی نہریں موجود ہیں۔ جنات تجری من تحتھا الانهار
خالدین فیہا

۷۔ جنت نیک و شائستہ اعمال کے مالک مؤمنین کیلئے خدا کی طرف سے ایسا یقینی اور حتمی وعدہ ہے جسکی کبھی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ سندخلہم جنات ... وعد اللہ حقاً "وعد اللہ" اور "حقاً" فعل محذوف کیلئے مفعول مطلق ہیں۔ یعنی اصل جملہ یوں ہے کہ "وعد اللہ وعدا حقہ حقاً" اور وعدے کا حق ہونا اس صورت میں ہے، جب اس کی خلاف ورزی نہ ہو اور اپنے مقدر وقت پر انجام پائے۔

۸۔ انسانوں کا اپنے اعمال کے انجام کی طرف توجہ کرنا؛ انہیں برائیوں سے روکنے اور نیکیوں کی ترغیب دلانے کا باعث بنتا ہے۔ و من یتخذ الشیطان ولیا من دون اللہ فقد خسر ... والذین آمنوا

۹۔ خداوند متعال کے وعدے حق اور اس کی باتیں سچی ہیں اور ان کی کبھی بھی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ وعد اللہ حقاً و من اصدق من اللہ قیلاً

۱۰۔ گفتار کی سچائی اور درستگی کے لحاظ سے کوئی بھی خدا کے ہم پلہ نہیں ہو سکتا۔ و من اصدق من اللہ قیلاً
اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی صداقت ۹، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۳؛ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کا یقینی ہونا ۷، ۹؛ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کی حقانیت ۹

ایمان: ایمان اور عمل ۲

بہشت: اہل بہشت ۳، ۵؛ بہشت کی نعمتیں ۶؛ بہشت کی نہریں ۶؛ بہشت کے باغات ۶؛ بہشت میں داخل ہونے کے اسباب ۲؛ بہشت میں ہمیشہ کیلئے رہنا ۵
ذکر: ذکر کے اثرات ۸

شیطان: ولایت شیطان ۳

عمل: عمل کا انجام ۸؛ عمل کے اثرات ۸؛ نیک عمل کی اہمیت ۳، ۳؛ نیک عمل کی پاداش ۱، ۵
گناہ: گناہ کے موانع ۸

مؤمنین: مؤمنین اور شیطان ۳; مؤمنین بہشت میں ۱، ۳، ۵، ۷; مؤمنین کی پاداش ۱; مؤمنین کے فضائل ۳
نیک: نیکی کی تشویق ۸

آیت ۱۲۳

﴿لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلَ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا﴾.

کوئی کام نہ تمہاری امیدوں سے بنے گا نہ اہل کتاب کی امیدوں سے۔ جو بھی برا کام کرے گا اسے اس کی سزا بہر حال ملے گی اور خدا کے علاوہ اسے کوئی سرپرست اور مددگار بھی نہیں مل سکتا ہے۔

۱۔ اہل کتاب کے بعض گروہ اور کچھ مسلمان اس باطل خیال کا شکار تھے کہ الہی ادیان سے صرف منسوب ہونے کی وجہ سے وہ جہنم سے چھٹکارا پا کر جنت میں چلے جائیں گے۔ لیس بامانیکم و لا امانی اهل الكتاب
گذشتہ آیات کی روشنی میں "لیس" کے اسم سے مراد جہنم سے چھٹکارا پانا اور جنت میں داخل ہونا ہے۔ یعنی "لیس الجنة والمحیص عن النار..."

۲۔ خدا کی طرف سے ملنے والی جزا و سزا میں انسانوں (خواہ وہ مسلمان ہوں یا اہل کتاب) کی بیہودہ آرزوں کا کوئی عمل دخل نہیں ہوگا۔ لیس بامانیکم و لا امانی اهل الكتاب من يعمل سوءا یجز به
"امانی"، "انیہ" کی جمع ہے اور اس کا معنی آرزو اور موہوم قسم کے خیالات ہیں۔
۳۔ خدا کے دین اور آئین سے صرف منسوب ہونے کی بنا پر سزا سے بچنے کا خیال ایک شیطانی وسوسہ ہے۔
یعدہم و یمنیہم ... لیس بامانیکم و لا امانی اهل الكتاب من يعمل سوءا

گذشتہ آیات کی روشنی میں "لا مینہم ... یعدہم و یمنیہم" سے یہ نتیجہ لیا جاسکتا ہے کہ برے اعمال کی سزا سے بچنے اور چھٹکارا پانے کا وہم و گمان انہی موہوم قسم کی خیال پردازیوں میں سے ایک ہے جو شیطان لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے ان کے ذہن میں ڈالتا ہے۔

۳۔ لوگوں کی اخروی منزل اور ٹھکانے کا دار و مدار ان کے دعووں اور بے بنیاد آرزوؤں پر نہیں بلکہ ان کے اعمال پر ہے۔ لیس بامانیکم و لا امانی اهل الكتاب من يعمل سوء ایجز بہ

۵۔ خداوند عالم کی طرف سے جزا و سزا کا معیار لوگوں کا عمل ہے نہ کہ ایک خاص مکتب یا دین کی طرف ان کی نسبت۔ لیس بامانیکم و لا امانی اهل الكتاب من يعمل سوئا یجز بہ

۶۔ خدا تعالیٰ کی جزا و سزا کا نظام ہر قسم کی تفریق اور نا انصافی سے پاک ہے۔ من يعمل سوء ایجز بہ

۷۔ صدر اسلام کے بعض مسلمان اور اہل کتاب دیانت اور قوانین الہی کی روح سے نا آشنا تھے۔ لیس بامانیکم و لا امانی اهل الكتاب من يعمل سوء ایجز بہ

۸۔ مومنین کی مانند کفار بھی فروع دین پر مکلف ہیں اور ان کے مقابلے میں ذمہ دار ہیں اور ان پر انہیں سزا ملے گی۔ من يعمل سوء ایجز بہ "من يعمل..." کے مورد نظر مصادیق میں سے اہل کتاب بھی ہیں۔ لہذا اگر وہ گناہ کے مرتکب ہوں تو انہیں بھی مسلمانوں کی طرح سزا ملے گی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب بھی اسلام کے فرعی احکام کے بارے میں مکلف ہیں۔

۹۔ بد کرداروں کو ان کے برے عمل کی سزا ملے گی۔ من يعمل سوء ایجز بہ

۱۰۔ بعض مسلمان اور بعض اہل کتاب یہ بیہودہ آرزو رکھتے ہیں کہ انہیں ان کے برے اعمال کی سزا سے معاف کر دیا جائے۔ لیس بامانیکم ... من يعمل سوء ایجز بہ

۱۱۔ جزا و سزا کے قوانین کے نفاذ کے دوران میں ہر قسم کی تفریق سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

من يعمل سوء ایجز بہ "من يعمل..." کا جملہ ایک عام اور کلی مطلب پر مشتمل ہے اور اس میں دنیاوی سزائیں بھی

شامل ہیں۔

۱۲۔ برے اور گناہگار لوگ خدا کی سزا سے بچنے کیلئے ہر قسم کے حامی اور مددگار سے محروم ہوں گے۔
و لا یجد له من دون الله ولیاً و لا نصیراً "ولی" اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی کی سرپرستی کرے اور اس کے دفاع اور حمایت کی ذمہ داری لے۔ "لا یجد" کیفاعلی ضمیر اور "له" کی ضمیر "من یعمل" کی طرف لوٹ رہی ہے۔
۱۳۔ انسانوں کا خداوند عالم کے عذاب اور سزا سے بچنا صرف خدا کے ہاتھ میں اور اس کے ارادے پر منحصر ہے۔
و لا یجد له من دون الله ولیاً و لا نصیراً

۱۴۔ گناہگاروں پر سزائے الہی کے اجراء کی راہ میں رکاوٹ کھڑی کرنا حرام ہے۔ و لا یجد له من دون الله ولیاً و لا نصیراً اگر "یجزیہ" دنیوی سزاؤں کو بھی شامل ہو تو جملہ "لا یجد..." چاہے نافیہ اور جملہ "یجزیہ" پر عطف ہو اور خواہ ناہیہ اور مستقل و جدا ہو، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ کسی کو بھی گناہگاروں کو سزا دینے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیئے۔
۱۵۔ دنیوی (مالی و جانی) مصائب و مشکلات انسان کے گناہوں کا کفارہ اور اس کے برے اعمال کو ختم اور محو کر

دینے والے اسباب میں سے ہیں۔ لیس بامانیکم و لا امانی اهل الكتاب من یعمل سوء ایجز به

رسول خدا ﷺ مذکورہ بالا آیت میں موجود جملہ "من یعمل سوء ایجز به" کے بارے میں فرماتے ہیں: اما بتتلون فی اموالکم و انفسکم و ذرائعکم؟ قالوا: بلی قال: ہذا مما... یحوبہ السینات (۱) یعنی کیا تمہیں تمہارے مال، جان اور اولاد کے ذریعے آزمائش میں نہیں ڈالا گیا؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ان چیزوں میں سے ہے... جن کے ذریعے برائیاں محو اور ختم ہو جاتی ہیں۔

آرزو: آرزو کی قدر و قیمت ۳؛ ناپسندیدہ آرزو کے اثرات ۲

احکام: ۱۳

القائات: شیطانی القائات ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی سزائیں ۲، ۶؛ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاداش ۲،

۵، ۶

انسان: انسان کا اخروی مقام ۳

اہل کتاب: اہل کتاب کا عقیدہ ۱; اہل کتاب کی آرزو ۱۰; اہل کتاب کی دینداری ۷

بہشت: بہشت میں داخل ہونا ۱

پاداش: پاداش کا معیار ۵

تفریق: تفریق سے اجتناب کرنا ۱۱

جزا و سزا کا نظام: ۲، ۵، ۶، ۱۱

جہنم: جہنم سے نجات ۱۱

سزا: سزا سے نجات ۳; سزا کا معاف ہونا ۱۰; سزا کا معیار ۵; سزا میں انصاف ۶، ۱۱; سزا میں تفریق ۱۱

عذاب: عذاب سے چھٹکارا ۱۲، ۱۳

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱، ۳

عمل: عمل کی قدر و قیمت ۳; عمل کے اثرات ۵; ناپسندیدہ عمل کا جبط ہونا ۱۵; ناپسندیدہ عمل کی سزا ۹

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۳

کفار: کفار کا شرعی فریضہ ۸; کفار کی ذمہ داری ۸

گناہ: گناہ کا کفارہ ۱۵

گناہگار: گناہگاروں کا محروم ہونا ۱۲; گناہگاروں کی سزا ۹، ۱۳

محرمات: ۱۳

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۷; مسلمانوں کا عقیدہ ۱; مسلمانوں کی آرزو ۱۰

مشکلات: مشکلات کا فلسفہ ۱۵; مشکلات کی اقسام ۱۵

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۸

آیت ۱۲۲

﴿وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا﴾.

اور جو بھی نیک کام کرے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ صاحب ایمان بھی ہو۔ ان سب کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

۱۔ ایمان اور نیک عمل جنت میں جانے کی ضمانت دیتے ہیں۔ و من يعمل من الصالحات ... و هو مؤمن فأولئك يدخلون الجنة

۲۔ مؤمنین کی جنت تک رسائی تمام نیک کاموں پر نہیں بلکہ بعض صالح اعمال کی انجام دہی سے مشروط ہے۔
و من يعمل من الصالحات ... و هو مؤمن یہ اس بنا پر ہے جب "من" تبعیض کیلئے ہو۔

۳۔ عورتیں اور مرد؛ ایمان اور اپنے نیک عمل کی پاداش سے بہرہ مند ہونے کے لحاظ سے مساوی ہیں۔
و من يعمل من الصالحات من ذكر او انثى و هو مؤمن فأولئك يدخلون الجنة

۳۔ انسانوں کی قدر و قیمت کا معیار ان کا مرد یا عورت ہونا نہیں بلکہ ایمان اور نیک عمل ہے۔
و من يعمل من الصالحات من ذكر او انثى و هو مؤمن

۵۔ لوگوں کا پاداش خداوند سے بہرہ مند ہونا اور جنت میں جانا؛ ایمان اور نیک عمل پر موقوف ہے نہ ان کے عورت یا مرد ہونے یا کسی خاص مذہب یا فرقہ سے منسوب ہونے پر۔ و من يعمل من الصالحات من ذكر او انثى و هو مؤمن فأولئك يدخلون الجنة

۶۔ انسان کیلئے نیک اعمال کے ثمرات حاصل کرنے اور جنت میں داخل ہونے کی شرط ایمان ہے۔ و من يعمل من الصالحات ... و هو مؤمن فأولئك يدخلون الجنة

۷۔ کفار جنت میں جانے سے محروم ہونگے اگرچہ وہ

نیک اعمال کے مالک ہی ہوں۔ و من يعمل من الصالحات ... و هو مؤمن فاولئك يدخلون الجنة

"و هو مؤمن" کی قید سے پتہ چلتا ہے کہ ایمان نیک اعمال کے مفید ہونے کی شرط ہے۔ بنا بریں ایمان کے بغیر اور کفر کی حالت میں نیک اعمال کے بدلے جنت نہیں ملے گی۔

۸۔ خداوند متعال کے جزا و سزا کے نظام میں رقی برابر ظلم اور نا انصافی نہیں ہے۔ من يعمل سوء ایجز به ... فاولئك يدخلون الجنة و لا یظلمون نقیرا "نقیر" کھجور کی گٹھلی میں موجود گڑھے اور اندر دھنسی ہوئی جگہ کو کہا جاتا ہے اور یہ معمولی، چھوٹی اور حقیر چیز کیلئے کنایہ ہے۔

۹۔ دوسروں کی اجرت اور مزدوری میں معمولی سی بھی کسی کرنا ظلم ہے۔ و من يعمل من الصالحات ... یدخلون الجنة و لا یظلمون نقیرا خداوند متعال نے پاداش میں کمی کو اگرچہ وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو ظلم قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ اور ظلم ۸؛ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاداش ۵، ۸

ایمان: ایمان اور عمل ۱؛ ایمان کی اہمیت ۵؛ ایمان کی پاداش ۳؛ ایمان کی قدر و قیمت ۳؛ ایمان کے اثرات ۱، ۶

بہشت: بہشت سے محروم ہونا ۷؛ بہشت کے موجبات ۱، ۲، ۵، ۶

پاداش: پاداش کے اسباب ۵، ۶؛ پاداش میں انصاف ۳، ۸

جزا و سزا کا نظام: ۸

جنس: جنس کی قدر و قیمت ۳، ۵

دین: دین کی طرف منسوب ہونا ۵

سزا: سزا میں انصاف ۸

ظلم: ظلم کے موارد ۹

عمل: نیک عمل کی اہمیت ۵؛ نیک عمل کی پاداش ۲، ۳؛

نیک عمل کی قدر و قیمت ۳، ۶؛ نیک عمل کے اثرات ۱

عورت: عورت کا نیک عمل ۳؛ عورت و مرد کا مساوی ہونا ۳، ۳

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۳

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا:

قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا معیار ۳

کام: کام کی اجرت ۹

کفار: کفار کا محروم ہونا ۷؛ کفار کا نیک عمل ۷

مومنین: مومنین کا نیک عمل ۲

آیت ۱۲۵

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَاتَّبَعَ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا﴾.

اور اس سے اچھا دیندار کون ہو سکتا ہے جو اپنا رخ خدا کی طرف رکھے اور نیک کمر دار بھی ہو اور ملت ابراہیم کا اتباع کرے جو باطل سے کترانے والے تھے اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا خلیل اور دوست بنایا ہے۔

۱۔ نیک اور اچھے اعمال انجام دینے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام وجود سمیت خداوند عالم کے سامنے سر تسلیم خم کرنا بہترین طرز زندگی ہے۔ و من احسن دینا من اسلم وجهه لله و هو محسن

"وجہ" سے مراد انسان کی ذات اور نفس ہے کہ جسے تمام وجود سے تعبیر کیا گیا ہے: مذکورہ بالا مطلب میں "محسن" کا معنی نیک کام انجام دینے والا کیا گیا ہے۔

۲۔ دین ابراہیم ﷺ کی پیروی سب سے افضل طرز زندگی ہے۔

و من احسن دینا من اسلم وجهه لله و هو محسن واتبع ملة ابراهيم حنیفا

۳۔ خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اور بھلائی و نیکی کے جذبے سے سرشار ہونا، ادیان الہی کی روح ہے۔

و من احسن دینا من اسلم وجهه لله و هو محسن چونکہ سب سے افضل دین کا تعارف کمرانے کیلئے صرف دو خصوصیات ذکر کی گئی ہیں لہذا اس سے ادیان الہی میں ان کی بنیادی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

۴۔ تمام ادیان الہی کی اساس و بنیاد دین ابراہیم ﷺ ہے۔ و من احسن دینا من اسلم وجهه لله و هو محسن و اتباع ملة ابراهيم حنیفاً

۵۔ حضرت ابراہیم ﷺ ایک معتدل انسان، ہر قسم کے انحراف سے دور اور باطل کی طرف رجحان سے پاک تھے۔
و اتباع ملة ابراهيم حنیفاً مذکورہ بالا مطلب میں "حنیفاً" کو "ابراہیم" کی توصیف قرار دیا گیا ہے۔

۶۔ دین ابراہیم ﷺ ہر قسم کے انحراف اور باطل کی طرف رجحان سے پاک و منزہ۔ و اتباع ملة ابراهيم حنیفاً "حنیفاً"، "ملۃ" (دین) کیلئے صفت اور اس کا معنی مستقیم اور ہر قسم کے انحراف سے پاک و منزہ ہونا ہے۔

۷۔ حضرت ابراہیم ﷺ خداوند متعال کی جانب سے دوست کے طور پر چنے گئے تھے۔ و اتخذ الله ابراهيم خلیلاً

۸۔ حضرت ابراہیم ﷺ خداوند عالم کے نزدیک انتہائی بلند و عظیم مقام کے مالک ہیں۔ و اتخذ الله ابراهيم خلیلاً

۹۔ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے اپنی دوستی کیلئے چنا ہے وہ لوگوں کیلئے پیروی کا بہترین نمونہ و آئیڈیل ہیں۔

و اتباع ملة ابراهيم حنیفاً و اتخذ الله ابراهيم خلیلاً "اتخذ الله..."، جملہ "اتباع ملة ابراہیم" کیلئے علت کی حیثیت رکھتا ہے۔

۱۰۔ حضرت ابراہیم ﷺ کے خدا کی دوستی کیلئے چنے جانے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے انحراف اور باطل کی طرف

رجحان سے اجتناب کیا۔ ملة ابراهيم حنیفاً و اتخذ الله ابراهيم خلیلاً اس بنا پر کہ جب صفت "حنیفاً" و "اتخذ الله" کیلئے مقدمہ سازی ہو: یعنی چونکہ حضرت ابراہیم ﷺ کج روی اور انحراف سے پاک و منزہ تھے لہذا خداوند متعال نے انہیں اپنی دوستی کیلئے چنا۔

۱۱۔ دین ابراہیم ﷺ (دین حنیف) کی پیروی: محبت خداوندی سے بہرہ مند ہونے کا موجب بنتی ہے۔

واتبع ملة ابراهيم حنيفا واتخذ الله ابراهيم خلیلاً جب انحراف سے پاک و منزہ دین: حضرت ابراہیم ﷺ کیلئے خدا کی دوستی کے مقام تک رسائی حاصل کرنے کا باعث بنا ہو تو اس صورت میں اس دین کی پیروی دوسروں کیلئے بھی مؤثر ثابت ہو سکتی ہے اور انہیں حضرت ابراہیم ﷺ کی مانند خدا تعالیٰ کی دوستی کے مقام تک ترقی دلا سکتی ہے۔

۱۲۔ بہترین دین اس کا ہے جو خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرے اور اس اساس پر خدا کی عبادت کرے کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ و من احسن دینا من اسلم وجهه لله و هو محسن رسول خدا ﷺ نے "احسان" (نیکی) کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: ان تعبدوا الله تعالیٰ کانک تراه، فان لم تکن تراه فانه یراک یعنی تم اس طرح خداوند متعال کی عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔^(۱)

۱۳۔ حضرت ابراہیم ﷺ کا کثرت سے سجدے کرنا، انہیں خداوند متعال کی جانب سے خلیل کے طور پر چنے جانے کا موجب بنا۔ و اتخذ الله ابراهيم خلیلاً حضرت امام صادق ﷺ خدا کی جانب سے حضرت ابراہیم ﷺ کو خلیل کے طور پر چنے جانے کے بارے میں فرماتے ہیں: لکثرة سجوده علی الارض^(۲) یعنی اس کی علت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم ﷺ کثرت سے زمین پر سجدے کیا کرتے تھے۔

۱۴۔ خداوند متعال کی جانب سے حضرت ابراہیم ﷺ کو خلیل کے طور پر چنے جانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ضرورت مند لوگوں کی درخواست رد نہیں کرتے اور اپنی حاجت غیر اس کی بارگاہ میں لے کر نہیں جاتے تھے۔

و اتخذ الله ابراهيم خلیلاً حضرت امام صادق ﷺ خداوند متعال کی جانب سے حضرت ابراہیم ﷺ کو خلیل کے طور پر چنے جانے کے بارے میں فرماتے ہیں: لانه لم یرد احدا و لم یسأل احدا قط غیر الله عزوجل^(۳) یعنی اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم ﷺ کبھی کسی کی درخواست رد نہ کرتے اور نہ ہی کبھی غیر اس سے سوال کرتے تھے۔

(۱) مجمع البیان ج ۳ ص ۱۷۸؛ نور الثقلین ج ۱، ص ۵۵۳ ح ۵۷۹۔

(۲) علل الشرائع، ص ۳۴ ح ۱ ب ۳۲؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۵۴ ح ۵۸۴۔

(۳) عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۷۶، ح ۴ ب ۳۲؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۵۴ ح ۵۸۳۔

۱۵۔ لوگوں کو کھانا کھلانا اور نماز شب ادا کرنا، خدا کی جانب سے حضرت ابراہیم ؑ کو خلیل کے طور پر چنے جانے کا موجب بنا۔ و اتخذ الله ابراهيم خليلا رسول گرامی اسلام ﷺ فرماتے ہیں: ما اتخذ الله ابراهيم خليلا الا لا طعامه الطعام و صلوته بالليل و الناس نيام ^(۱) یعنی خداوند متعال کی جانب سے حضرت ابراہیم ؑ کو خلیل کے طور پر چنے جانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو کھانا کھلاتے اور راتوں کو نماز شب ادا کرتے جبکہ لوگ اس وقت سوئے ہوئے ہوتے

ابراہیم ؑ : ابراہیم ؑ کا چنا جانا ۱۰، ۱۳، ۱۵؛ ابراہیم ؑ کا خلیف ہونا ۵، ۶، ۱۰؛ ابراہیم ؑ کا خلیل ہونا ۷، ۱۰، ۱۳، ۱۵؛ ابراہیم ؑ کا سجدہ ۱۳؛ ابراہیم ؑ کی عصمت ۵؛ ابراہیم ؑ کی میانہ روی ۵؛ ابراہیم ؑ کے درجات ۸، ۱۳، ۱۵؛ ابراہیم ؑ کے فضائل ۵، ۱۰؛ دین ابراہیم ؑ کی اہمیت ۲؛ دین ابراہیم ؑ کی پیروی ۲، ۱۱؛ دین ابراہیم ؑ کی خصوصیت ۶

ادیان: ادیان کی بنیاد ۳؛ ادیان کی حقیقت ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی محبت کے موجبات ۱۱

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ: ۷، ۹، ۱۰، ۱۱

برگزیدہ افراد: ۱۵، ۱۳، ۱۳ برگزیدہ افراد کے فضائل ۹

برگزیدہ ہونا: برگزیدہ ہونے کے عوامل ۱۳، ۱۳، ۱۵

تربیت: تربیت کیلئے نمونہ عمل ۹

چناؤ: چناؤ کا معیار ۱۰ دین: بہترین دین ۱، ۲، ۱۲؛ دین خلیف ۶، ۱۱

دیندار افراد: ۱۲

روایت: ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۱۵

سر تسلیم خم کرنا: خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی اہمیت ۳، ۱۲؛ خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی فضیلت ۱
خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی قدر و قیمت ۳

ضرورت مند: ضرورت مندوں کی ضروریات کو پورا کرنا ۱۳

عبادت: خدا کی عبادت ۱۲

عمل: نیک عمل کی اہمیت ۱

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۹

کھانا کھلانا: کھانا کھلانے کے اثرات ۱۵

مقربین: ۸

نماز: نماز شب کے اثرات ۱۵

نیکی: نیکی کی قدر و قیمت ۳

نیکی کرنا: نیکی کرنے کی قدر و قیمت ۳

آیت ۱۲۶

﴿وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا﴾

اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان کی کل کائنات ہے اور اللہ ہر شے پر احاطہ رکھنے والا ہے۔

۱۔ آسمانوں، زمین اور ان میں موجود ہر چیز (تمام کائنات) کا مالک صرف خداوند متعال ہے۔

و اللہ ما فی السموات و ما فی الارض "ما فی السموات و ما فی الارض" تمام کائنات کیلئے کنایہ ہے۔

۲۔ جہان خلقت میں متعدد آسمان موجود ہیں۔ واللہ ما فی السموات

۳۔ خداوند متعال جہان ہستی پر احاطہ رکھتا ہے۔ و کان اللہ بکل شیء محیطاً

۴۔ خداوند متعال کا کائنات پر احاطہ اور مالکیت اس بات کی ضامن ہے کہ لوگوں کو ان کے اعمال کی دقیق اور

منصفانہ جزا و سزا دی جائے گی۔ من يعمل سوءا یجز به ... و اللہ ما فی السموات و ما فی الارض ... محیطاً

بعض لوگوں کا نظریہ ہے کہ "وہ ما فی السموات" کا جملہ "من یعمل سوء ایجز بہ" اور "فاولتک..." کیلئے علت کی حیثیت رکھتا ہے یعنی چونکہ خداوند متعال تمام ہستی کائنات کا مالک ہے لہذا وہ بغیر کسی کمی بیشی کے جزا و سزا دینے پر قادر ہے۔
 ۵۔ خداوند متعال، لوگوں حتیٰ برگزیدہ افراد میں سے کسی کو اپنا دوست بنانے سے بے نیاز ہے۔ و اتخذ اللہ ابراہیم خلیلاً۔ و للہ ما فی السموات و ما فی الارض۔

۶۔ خدا کے برگزیدہ انسان اپنی تمام تر عظمت و شرافت کے باوجود اس کے بندے اور مملوک ہیں۔
 و اتخذ اللہ ابراہیم خلیلاً۔ و للہ ما فی السموات و ما فی الارض۔ ہو سکتا ہے کہ "للہ ما فی السموات..." کا جملہ اس ممکنہ سوال کا جواب ہو جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوستی کیلئے چنے جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی تم خیال کرتے ہو کہ خداوند متعال نے اپنی ضرورت پوری کرنے کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دوستی کیلئے چنا ہے جبکہ وہ ابراہیم علیہ السلام سمیت تمام ہستی کائنات کا مالک ہے۔

آسمان: آسمان کا مالک ۱؛ آسمانوں کا متعدد ہونا ۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا احاطہ ۳، ۴؛ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی ۵؛ اللہ تعالیٰ کی مالکیت ۱، ۳، ۶؛ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوستی ۵
 برگزیدہ لوگ: برگزیدہ لوگوں کی عبودیت ۶؛ برگزیدہ لوگوں کے مقامات ۶

زمین: زمین کا مالک ۱

سزا و جزا کا نظام: ۳

عالم خلقت: عالم خلقت میں موجودات ۱

عمل: عمل کی پاداش ۳؛ عمل کی سزا ۳

آیت ۱۲۷

﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُنْكَحُ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَأَنْ تَقُومُوا لِلْيَتَامَى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِهِ عَلِيمًا ۝﴾

پیغمبر یہ لوگ آپ سے یتیم لڑکیوں کے بارے میں حکم خدا دریافت کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ ان کے بارے میں خدا اجازت دیتا ہے اور جو کتاب میں تمہارے سامنے حکم بیان کیا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے جن کو تم ان کا حق میراث نہیں دیتے ہو اور چاہتے ہو کہ ان سے نکاح کر کے سارا مال روک لو اور ان کمزور بچوں کے بارے میں ہے کہ یتیموں کے بارے میں انصاف کے ساتھ قیام کرو اور جو بھی تم کار خیر کرو گے خدا اس کا بخوبی جاننے والا ہے

۱۔ لوگ بار بار پیغمبر اکرم ﷺ سے، عورتوں سے مربوط مسائل کے بارے میں سوال اور استفتاء کرتے تھے۔

و يستفتونك في النساء "يستفتونك" فعل مضارع ہے جو سوال کے استمرار پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔ صدر اسلام کے مسلمان، عورت کے حقوق کے متعلق بحث و گفتگو کیا کرتے تھے۔

و يستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن فعل مضارع جو بار بار سوال کرنے اور جمع کا صیغہ جو سوال کرنے

والوں کے متعدد ہونے پر دلالت

کرتا ہے، سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ مسلمانوں کے ہاں عورتوں کے حقوق کا مسئلہ موضوع بحث رہتا تھا۔

۳۔ عورتوں کے بارے میں بعض احکام کا وضع کیا جانا اس بات کا موجب بنا کہ صدر اسلام کے مسلمان عورتوں کے

بارے میں سوال کریں۔ و يستفتونك في النساء ... و ما يتلى عليكم في الكتاب في يتامى النساء

۳۔ حکم کی تشریح، خداوند متعال کی جانب سے ہے، جبکہ اسے پہنچانے اور بیان کرنے کی ذمہ داری پیغمبر اکرم ﷺ کے کاندھوں پر ہے۔ قل الله يفتيكم فيهن واضح رہے کہ استفتاء پیغمبر اکرم ﷺ سے کیا گیا ہے لیکن اس کا جواب خداوند متعال نے دیا ہے۔ اس نکتہ کو مد نظر رکھنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ احکام وضع کرنا صرف خداوند متعال کی جانب سے ہے جبکہ پیغمبر اکرم ﷺ صرف انہیں بیان کرتے ہیں یہ بھی ذہن نشین رہے کہ اس آیت کے مورد (عورتوں کے متعلق سوال) کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں ہے۔

۵۔ خداوند متعال نے لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ عورتوں کے حقوق کے بارے میں ان کے استفتاء کا جواب دے گا۔ قل الله يفتيكم فيهن

۶۔ خداوند متعال نے یتیم عورتوں کے احکام کے متعلق قرآن کریم میں بعض آیات کے بیان اور تلاوت کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ قل الله يفتيكم فيهن و ما يتلى عليكم في الكتاب في يتامى النساء مذکورہ بالا مطلب میں "ما يتلى"، "فيهن" میں موجود ضمیر پر عطف ہوا ہے اور "یتامی" کا "النسائی" کی جانب اضافہ صفت کا موصوف کی طرف اضافہ ہے یعنی وہ عورتیں جو یتیم ہیں۔

۷۔ قرآن کریم نزول کے بعد پیغمبر اکرم ﷺ کے زمانے میں اوراق پر لکھا گیا اور کتابی شکل میں تدوین کیا جا چکا تھا۔ و ما يتلى عليكم في الكتاب

۸۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کو اہمیت حاصل ہے اور خداوند متعال نے بھی انہیں اہمیت دی ہے۔ و يستفتونك في النساء قل الله يفتيكم فيهن ... ما كتب لهن خداوند متعال کی جانب سے عورتوں کے احکام کی وضاحت و تصریح کرنا، ان کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

۹۔ عورت کو اسلام میں خاص حقوق حاصل ہیں۔

۱۰۔ عہد بعثت میں یتیم عورتوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جاتا تھا۔ فی یتامی النساء التی لا تؤتوھن ما کتب لھن

۱۱۔ عہد رسالت میں یتیم لڑکیوں کے حقوق پامال کرنے کی نیت سے ان سے شادی رچانے کا رجحان پایا جاتا تھا۔

فی یتامی النساء التی لا تؤتوھن ما کتب لھن و ترغبون ان تنکحوھن اس بنا پر کہ جب "ترغبون" کے بعد صرف "فی" مقرر ہو۔ اس صورت میں "رغبت" کا معنی تمایل و رجحان ہوگا۔

۱۲۔ یتیم لڑکیوں کے حقوق پامال کرنے کی نیت سے ان سے شادی رچانے کی مذمت کی گئی ہے۔

فی یتامی النساء التی لا تؤتوھن ما کتب لھن و ترغبون ان تنکحوھن آیت کا لب و لہجہ اس طرح کے عمل کی مذمت پر دلالت کرتا ہے۔

۱۳۔ یتیم لڑکیوں کے ساتھ شادی سے اجتناب کرنا زمانہ جاہلیت کے اخلاق اور رسم و رواج میں سے تھا۔

اس بنا پر جب "ترغبون" کے بعد کلمہ "عن" مقرر ہو۔ اس صورت میں "رغبت" کا معنی اجتناب کرنا ہوگا۔

۱۴۔ خداوند متعال نے یتیم لڑکیوں کے حق ازدواج کو فراموش کرنے پر مذمت کی ہے۔

لا تؤتوھن ما کتب لھن و ترغبون ان تنکحوھن اس بنا پر جب "رغبت" کا معنی اجتناب ہو تو "و ترغبون..." کا جملہ حقیقت میں جملہ "لا تؤتوھن ما کتب لھن" کے مصداق کا بیان ہوگا۔

۱۵۔ یتیم لڑکیوں اور ان کے حقوق کی حمایت کرنا ضروری ہے۔ فی یتامی النساء ... و ان تقوموا للیتامی بالقسط

اس نکتہ کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ "و ان تقوموا..."، "فیھن" پر عطف ہے: یعنی "اللہ یفتیکم ان تقوموا..."، لہذا یتیموں

کے بارے میں قسط اور عدل و انصاف قائم کرنا خدا کا حکم اور فتویٰ ہے، اور ان یتیموں میں یتیم عورتیں بھی شامل ہیں۔

۱۶۔ اسلام نے عورتوں کی شادی اور یتیم لڑکیوں کی زندگی آسودہ بنانے کو بہت اہمیت دی ہے۔

التي لا تؤتوھن ما کتب لھن و ترغبون ان تنکحوھن

"ماکتب لہن" حق ازدواج کو بھی شامل ہے۔ لیکن اس کے باوجود مستقل اور جدا طور پر بھی نکاح کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس سے اس کی خصوصی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

۱۷۔ قرآن کریم میں ناتوان اور مستضعف بچوں کے بارے میں خاص احکام بیان ہوئے ہیں۔
یفتیکم فیہن و ما یتلی علیکم فی الكتاب ... والمستضعفین من الولدان

۱۸۔ اسلام مستضعفین کا حامی ہے۔ والمستضعفین من الولدان

۱۹۔ یتیموں کے بارے میں قسط اور عدل و انصاف کا خیال رکھنا لازمی ہے۔ و ان تقوموا للیتامی بالقسط

۲۰۔ یتیموں کے حقوق کا دفاع اور انہیں مکمل طور پر ادا کرنا سب کا فریضہ ہے۔ و ان تقوموا للیتامی بالقسط

۲۱۔ خداوند متعال: عورتوں، یتیموں اور مستضعفین کے حقوق کی ادائیگی چاہتا ہے۔

۲۲۔ خداوند متعال لوگوں کے نیک اعمال سے مکمل طور پر آگاہ ہے۔ و ما تفعلوا من خیر فان اللہ کان بہ علیم

۲۳۔ خیر و بھلائی اور نیکیوں کے واضح مصادیق میں سے ایک یہ ہے کہ عورتوں، یتیموں اور مستضعفین کے حقوق کا

خیال رکھا جائے اور عدل و انصاف کا قیام کیا جائے۔ و ما تفعلوا من خیر فان اللہ کان بہ علیم ممکن ہے کہ "من خیر" ان شرعی فرائض کی طرف اشارہ ہو جن کا ذکر آیت شریفہ میں آیا ہے۔

۲۴۔ علم خداوند متعال کے بارے میں انسان کا اعتقاد: عورتوں، یتیموں اور مستضعفوں کے حقوق کی مراعات کرنے

کی راہ ہموار کرتا ہے۔ والمستضعفین من الولدان ... و ما تفعلوا من خیر فان اللہ کان بہ علیم

۲۵۔ یہ اعتقاد کہ خداوند عالم نیک اعمال سے آگاہ ہے: انسان کو انہیں انجام دینے کی ترغیب و تشویق دلاتا ہے۔

"و ما تفعلوا..." کا جملہ بیان کرنے کا مقصد نیک اعمال کی جانب ترغیب دلانا ہے۔

۲۶۔ خداوند متعال نے نیک اعمال انجام دینے والوں کو

اجرو پاداش سے بہرہ مند ہونے کی بشارت دی ہے۔ و ما تفعلوا من خیر فان الله کان به علیماً یہ بیان کرنا کہ خداوند متعال نیک اعمال سے آگاہ ہے، اس بات کیلئے کنایہ ہے کہ ان کے بدلے انہیں پاداش عطا کی جائے گی۔

۲۷۔ خداوند متعال کو تمام واقعات اور انسان کے اعمال کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ان کا علم، علم ازلی ہے۔ و ما تفعلوا من خیر فان الله کان به علیماً انسانوں کے اعمال کو فعل مضارع (تفعلوا) اور ان کے بارے میں خداوند متعال کی آگاہی کو فعل ماضی (کان بہ...) کے ذریعے بیان کرنا، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خداوند عالم کو انسانوں کے اعمال انجام دینے سے پہلے ان کا علم ہے۔

۲۸۔ خدا تعالیٰ نے عورتوں، یتیموں اور مستضعفین کے ساتھ قسط اور عدل و انصاف کی مراعات کے علاوہ ان سے نیک سلوک کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔ و ما تفعلوا من خیر فان الله کان به علیماً

۲۹۔ عہد جاہلیت میں یتیم عورتیں اپنے حق میراث سے محروم تھیں۔ لا تؤتوھن ما کتب لھن امام باقر علیہ السلام نے مذکورہ آیت میں موجود "ما کتب لھن" کے بارے میں فرمایا: (ای من المیراث) یعنی انہیں اپنے حق میراث سے محروم رکھا جاتا تھا۔^(۱)

۳۰۔ لوگ پیغمبر اکرم ﷺ سے عورتوں کی وراثت کی مقدار کے بارے میں سوال اور استفتاء کرتے تھے۔ و یستفتونک فی النساء حضرت امام باقر علیہ السلام نے مذکورہ آیت میں موجود "و یستفتونک فی النساء" کے بارے میں فرمایا: فان نبی اللہ ﷺ سئل عن النساء ما لھن من المیراث؟... یعنی رسول خدا ﷺ سے عورتوں کے بارے میں پوچھا جاتا کہ میراث میں سے ان کا حصہ کتنا بنتا ہے؟...^(۲)

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ سے سوال ۱، ۳۰؛ آنحضرت ﷺ کا نقش ۱، ۳؛ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۳

احکام: احکام کی تشریح ۳، ۳

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۳

(۱) مجمع البیان ج ۱ ص ۱۸۱؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۵۷، ح ۵۹۵۔

(۲) تفسیر قمی، ج ۱ ص ۱۵۴؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۵۶، ح ۵۹۴۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا علم ۲۲، ۲۳، ۲۵؛ اللہ تعالیٰ کا علم ازلی ۲۴؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ۲۴؛ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ۵، ۶؛ اللہ تعالیٰ کی بشارت ۲۶؛ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۳؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر ۲۱

انسان: انسان کا نیک عمل ۲۲

ایمان: ایمان کے اثرات ۲۳، ۲۵

بچہ: بچوں کے احکام ۱۴؛ بچوں کے حقوق ۱۴

روایت: ۲۹، ۳۰

زمانہ جاہلیت: زمانہ جاہلیت کے رسم و رواج ۱۳، ۲۹

سوال: سوال کا پیش خیمہ ۳؛ سوال و جواب ۵

عدل و انصاف: عدل و انصاف کا قیام ۲۳

عورت: صدر اسلام میں عورت ۱، ۲، ۳، ۱۰؛ عورت کی شادی ۱۶؛ عورت کے احکام ۶؛ عورت کے حقوق ۲، ۵، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۲۱، ۲۳، ۲۳؛ عورت کے حقوق میں عدل و انصاف ۲۸؛ عورت کے ساتھ نیکی ۲۸؛ عورتوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا ۱۰

قانون: قانون کے نفاذ کا پیش خیمہ ۲۳

قرآن کریم: صدر اسلام میں قرآن کریم ۴؛ قرآن کریم کا کردار ۶؛ قرآن کریم کی تاریخ ۴؛ قرآن کریم کی جمع آوری ۴؛ قرآن کریم کی کتابت ۴

مستضعفین: مستضعفین کی حمایت ۱۸؛ مستضعفین کے حقوق ۱۴، ۲۱، ۲۳، ۲۳؛ مستضعفین کے حقوق کے بارے میں عدل و انصاف ۲۸؛ مستضعفین کے ساتھ نیکی ۲۸

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۳

معاشرہ: معاشرے کی ذمہ داری ۲۰

میراث: زمانہ جاہلیت میں عورت کی میراث ۲۹؛ عورت کی میراث ۳۰؛ میراث کے بارے میں سوال ۳۰

نیک عمل: نیک عمل کا پیش خیمہ ۲۳، ۲۵؛ نیک عمل کی تشویق ۲۵

نیک لوگ: نیک لوگوں کو بشارت ۲۶؛ نیک لوگوں کی پاداش ۲۶

نیکی نیکی کی تشویق ۲۸؛ نیکی کے موارد ۲۳

یتیم: صدر اسلام میں یتیم ۱۱؛ یتیم سے نیکی کرنا ۲۸؛ یتیم کے حقوق ۱۵، ۲۱، ۲۳، ۲۳؛ یتیم کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا ۱۰،

۱۱، ۱۲؛ یتیم کے حقوق کی اہمیت ۲۰؛ یتیم کے حقوق کے بارے میں عدل و انصاف ۱۹، ۲۸؛ یتیم کے ساتھ شادی ۱۱،

۱۲، ۱۳، ۱۳؛ یتیم لڑکیاں ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۳؛ یتیم لڑکیوں کی زندگی ۱۶؛ یتیم لڑکیوں کے حقوق ۱۲، ۱۳، ۱۵

آیت ۱۲۸

﴿وَإِنْ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾.

اور اگر کوئی عورت شوہر سے حقوق ادا نہ کرنے یا اسکی کنارہ کشی سے طلاق کا خطرہ محسوس کرے تو دونوں کے لئے کوئی صرح نہیں ہے کہ کسی طرح آپس میں صلح کر لیں کہ صلح میں بہتری ہے اور بخل تو ہر نفس کے ساتھ حاضر رہتا ہے اور اگر تم اچھا برتاؤ کرو گے اور زیادتی سے بچو گے تو خدا تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

۱۔ شوہر کے سازگار نہ ہونے کی صورت میں یہ عورتوں کا فریضہ ہے کہ گھرانے کو تباہ ہونے سے بچانے کیلئے اقدامات

کریں۔ و ان امراة خافت من بعلها ... فلا جناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحا

کلمہ "خافت" اس چیز کے رونما ہونے کو نہیں،

بلکہ اس کے رونما ہونے کے خوف کو بیان کر رہا ہے۔

۲۔ شوہر کی طرف سے زیادتی اور بیوی کے حقوق ادا نہ کرنا ایک ناروا اور ناپسندیدہ فعل ہے۔

و ان امراة خافت من بعلها نشوزا او اعراضا فلا جناح عليهما ان يصلحا

۳۔ میاں بیوی کیلئے گھرانے کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ و ان امراة خافت ... فلا جناح عليهما ان

يصلحا بينهما صلحا والصلح خير

۴۔ صدر اسلام کے مسلمانوں میں اس بارے میں شک و تردید پائی جاتی تھی کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق کے بارے میں سمجھوتہ کر سکتے ہیں۔ و ان امراة خافت ... فلا جناح عليهما ان يصلحا کلمہ "لا جناح" اس بات کی حکایت ہے کہ صدر اسلام کے مسلمان یہ گمان کرتے تھے کہ میاں بیوی کے معین شدہ حقوق کے بارے میں سمجھوتہ کرنا اور چشم پوشی کرنا ناممکن ہے۔

۵۔ شوہر کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے اور اس کی زیادتی سے بچنے کیلئے بیوی کا اپنے بعض حقوق سے دستبردار ہونا جائز ہے۔ و ان امراة خافت من بعلها نشوزا ... ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير "و احضرت الانفس الشح" کا جملہ اس بات کی حکایت کرتا ہے کہ آیت میں بیان شدہ مصالحت و سمجھوتہ اپنے ذاتی حقوق سے دستبردار ہونے پر موقوف ہے۔

۶۔ گھر میں آرام و سکون اور آسودگی برقرار رکھنا زیادہ اہمیت کا حامل اور میاں بیوی کے ذاتی حقوق پر مقدم ہے۔

و ان امراة خافت ... ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير

۷۔ ذاتی حقوق کے بارے میں مصالحت و سمجھوتہ اور ان سے دستبردار ہونا یا چشم پوشی کرنا ممکن ہے۔

خافت من بعلها نشوزا او اعراضا فلا جناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير

۸۔ میاں بیوی کا گھریلو مسائل خود حل کرنا بہتر اور اچھا اقدام ہے۔

فلا جناح عليهما ان يصلحا بينهما صلحا والصلح خير مذکورہ آیت میں مصالحت و سمجھوتے کی ذمہ داری گھر سے

ہٹ کر کسی اور فرد کو نہیں بلکہ خود گھرانے کو سونپی گئی ہے "بینہما" کا کلمہ اسی مطلب کو بیان کر رہا ہے۔

۹۔ میاں بیوی کے اختلافات کو گھر کی چار دیواری سے باہر پھیلانے سے گریز کرنا ضروری ہے۔

فلا جناح علیہما ان یصلحا بینہما صلحاً چونکہ فعل "یصلح" کی خود میاں بیوی کی طرف نسبت دی گئی ہے۔ اسی طرح "بینہما" کا کلمہ استعمال کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میاں بیوی کو گھریلو مسائل کسی اور کے سامنے بیان کرنے کی بجائے خود حل کرنا چاہیئیں۔

۱۰۔ اپنے حقوق کے حصول پر زور دینے اور بضد رہنے سے بہتر ہے کہ میاں بیوی کا رشتہ باقی رکھنے اور اسے استحکام بخشنے کیلئے ذاتی حقوق کو نظر انداز کیا جائے۔ والصلح خیر واحضرت الانفس الشح

۱۱۔ انسانوں کی جان و روح میں بخل اور لالچ بھی موجود ہے۔ واحضرت الانفس الشح

۱۲۔ ہم آہنگی نہ ہونے کے اہم اسباب اور صلح و آشتی کی راہ میں حائل بڑی رکاوٹوں میں سے ایک بخل اور لالچ ہے۔ والصلح خیر واحضرت الانفس الشح "شح" کا معنی ایسا بخل ہے جس میں حرص و لالچ بھی ہو اور ایسی صلح کے بعد جس کا لازمہ حقوق سے درگزر کرنا ہے، بخل کا ذکر کرنے کا مقصد ظاہر ایہی بیان کرنا ہے کہ اگر تم نے صلح قبول نہ کی تو جان لو کہ اس کی راہ میں بخل حائل ہے۔

۱۳۔ خداوند متعال نے شوہروں کو تقویٰ کی مراعات کرنے اور اپنی بیویوں سے نیک سلوک روا رکھنے کی تاکید کی ہے۔ و ان تحسنوا و تتقوا مذکورہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ "ان تحسنوا..." سے صرف شوہر حضرات کو مخاطب کیا گیا ہو کیونکہ اس آیت میں یہ فرض کیا گیا ہے کہ مرد حضرات ظلم و زیادتی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

۱۴۔ اسلام کے حقوقی قانون اور اخلاقی نظام میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ فلا جناح علیہما ان یصلحا ... و ان تحسنوا و تتقوا صلح کی تشریح ایک حقوقی قانون کا مسئلہ ہے جبکہ نیکی اور تقویٰ ایک اخلاقی مسئلہ ہے۔

۱۵۔ نیکی و تقویٰ کے مصادیق میں سے ایک یہ ہے کہ گھریلو مسائل و اختلافات کی صورت میں صلح و صفائی کی راہ اختیار کی جائے۔ والصلح خیر ... و ان تحسنوا و تتقوا صلح و صفائی کی قدر و قیمت اور اہمیت بیان کرنے کے بعد تقویٰ اور نیکی کی تاکید کرنا اس بات کی

طرف اشارہ ہے کہ میاں بیوی کے مسائل میں صلح و صفائی سے کام لینا نیکی و تقویٰ کے مصادیق میں سے ایک ہے۔

۱۶۔ گھرانے کو بکھرنے سے محفوظ رکھنے اور رشتہ زوجیت کو مضبوط بنانے میں درگزر کا تعمیری کردار۔

ان يصلحا بينهما صلحا و الصلح خير واحضرت الانفس الشح وان تحسنوا و تتقوا

۱۷۔ خداوند متعال انسانوں کے تمام اعمال سے آگاہ ہے۔ فان الله كان بما تعملون خبيراً

۱۸۔ گھریلو ماحول میں نیکی اور تقویٰ کا خیال رکھنے والے اجر الہی سے بہرہ مند ہوں گے۔ و ان تحسنوا و تتقوا فان الله

كان بما تعملون خبيراً "فان الله..." کا جملہ نیکی اور تقویٰ کی تشویق دلا کر رہا ہے اور چونکہ خداوند متعال کو نیکی و تقویٰ کا

علم ہے اور یہ علم اس کی انجام دہی میں کوئی تاثیر نہیں رکھتا لہذا اسے خدا کی طرف سے پاداش کیلئے کنایہ ہونا چاہیئے۔

۱۹۔ حقوق زوجیت کے مسئلہ پر میاں بیوی کا آپس میں مصالحت کرنا اس وقت قابل تحسین اور قدر و قیمت کا حامل

ہے جب وہ نیکی و تقویٰ کی بنیاد پر انجام پائے۔ والصلح خير ... و ان تحسنوا و تتقوا فان الله كان بما تعملون خبيراً

۲۰۔ شوہر کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرنا اور طلاق سے بچنے کی نیت سے عورت کا اپنے بعض حقوق سے درگزر کرنا جائز

ہے۔ و ان امرأة خافت من بعلها نشوزاً او اعراضاً حضرت امام صادق عليه السلام مذکورہ بالا آیت کے معنی کے بارے میں

پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: هذا تكون عنده المرأة لا تعجبه فيريد طلاقها فتقول له: امسكني و لا

تطلقني و ادع لك ما على ظهرك و اعطيك من مالي و احلللك من يومي و ليلتي فقد طاب ذلك له كله ^(۱) یعنی مرد کو

عورت اچھی نہ لگے اور وہ اسے طلاق دینے کا ارادہ کرے تو عورت طلاق سے بچنے کیلئے یہ کہ ہے کہ مجھے طلاق نہ دے،

میں اپنے ان حقوق سے چشم پوشی کرتی ہوں جو تجھ پر واجب ہے اور اپنے مال سے تجھے عطا کرتی ہوں اور شب و روز

کے حقوق حلال کرتی ہوں اور یہ سب چیزیں مرد کو پسند آجائیں اور طلاق دینے سے باز آجائے۔

(۱) کافی ج ۶ ص ۱۴۵ ح ۳؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۵۸ ح ۶۰۰۔

آشتی: آشتی کی اہمیت ۱۵; آشتی کے موانع ۱۲

اختلاف: اختلاف سے اجتناب ۹

اخلاقی نظام: ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا اجر ۱۸; اللہ تعالیٰ کا علم ۱۴; اللہ تعالیٰ کی تاکید ۱۳

انسان: انسان کا بخل ۱۱; انسان کا عمل ۱۴; انسان کی طبیعت ۱۱; انسان کی طمع ۱۱; انسان کی گھٹیا صفات ۱۱

بخل: بخل کے اثرات ۱۲

بیوی: بیوی کا گھر کو چلانا ۱; بیوی کا نقش ۸; بیوی کی ذمہ داری ۱; بیوی کے حقوق ۵، ۶، ۲۰

تقویٰ: تقویٰ کی اہمیت ۱۹; تقویٰ کی دعوت ۱۳; تقویٰ کے موارد ۱۵

حقوق: حقوق سے درگزر کرنا ۲۰، ۱۰; حقوق میں مصالحت ۳، ۵، ۴، ۱۹; حقوقی نظام: ۱۳

روایت: ۲۰

زیادتی: زیادتی ترک کرنے کا پیش خیمہ ۲۰

شریک حیات: شریک حیات سے نیک سلوک کرنا ۱۳; شریک حیات کے حقوق ۲، ۳، ۵، ۱۹

شوہر: شوہر کا نقش ۸; شوہر کی ذمہ داری ۳; شوہر کی زیادتی ۱، ۵; شوہر کی طرف سے ہونے والی زیادتی کی مذمت ۲; شوہر کے

حقوق ۶

طلاق: طلاق کے موانع ۲۰

طمع: طمع کے اثرات ۱۲

عفو و درگزر: عفو و درگزر کے اثرات ۱۶

عمل: ناپسندیدہ عمل ۲

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۱۹

گھرانہ:

گھرانہ محفوظ رکھنے کی اہمیت ۱، ۳، ۶، ۹، ۱۶؛ گھرانہ میں آسودگی ۶؛ گھرانہ میں سکون ۶؛ گھرانہ میں نیکی ۱۸؛ گھر کو چلانا ۱؛ گھر میں تقویٰ ۱۸؛ گھریلو اختلافات ۱، ۹؛ گھریلو اختلافات حل کرنا ۳، ۸، ۱۵؛ گھریلو روابط کی اہمیت ۵، ۱۰، ۱۹، ۲۰

متقین: متقین کی پاداش ۱۸

محسنین: محسنین کی پاداش ۱۸

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۳

نیکی: نیکی کی اہمیت ۱۹؛ نیکی کی دعوت ۱۳؛ نیکی کے موارد ۱۵

آیت ۱۲۹

﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمِيلِ فَتَدْرُوهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا﴾

اور کتنا ہی کیوں نہ چاہو عورتوں کے درمیان مکمل انصاف نہیں کر سکتے ہو لیکن اب بالکل ایک طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو معلق چھوڑ دو اور اگر اصلاح کر لو اور تقویٰ اختیار کرو تو اسے بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔
۱۔ مرد حضرات چند بیویوں کے درمیان مکمل طور پر انصاف کے ساتھ کام لینے سے عاجز ہیں۔
وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ

۲۔ چند بیویوں کے ساتھ، دلی محبت میں انصاف سے کام لینا مردوں کی قدرت و اختیار سے باہر ہے۔
وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ جملہ "ولو حرصتم" (اگرچہ انصاف سے کام لینے کی طرف پورا رجحان رکھتے ہو) سے معلوم

ہوتا ہے کہ "و لن تستطیعوا ان تعدلوا" کے جملے میں انصاف سے مراد وہ انصاف ہے جو انسان کی قدرت و اختیار سے باہر ہے۔ لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہاں انصاف، محبت و مودت و غیرہ کے بارے میں ہے اور مذکورہ مطلب کی خود امام صادق علیہ السلام کا یہ فرمان بھی تائید کرتا ہے کہ جس میں انہوں نے مذکورہ آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: یعنی فی المودة ...^(۱) اس سے مراد مودت میں انصاف ہے...

۳۔ شوہر کی اپنی بیویوں کے درمیان مکمل طور پر انصاف سے کام لینے کی ہر کوشش بے سود ثابت ہوتی ہے۔
و لن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء و لو حرصتم

۴۔ اگرچہ بیویوں کے درمیان مکمل انصاف سے کام لینا ناممکن ہے لیکن اسے بہانہ بناتے ہوئے شوہر کو بعض بیویوں کی طرف مکمل رجحان اور بعض سے روگردانی یا منہ نہیں موڑنا چاہیئے۔ و لن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ... فلا تمیلوا کل المیل

۵۔ شوہر کیلئے بیوی کو بلا تکلیف اور معلق چھوڑ دینا، (نہ اسے ساتھ رکھنا اور نہ اسے طلاق دینا) ممنوع اور حرام فعل ہے۔ فلا تمیلوا کل المیل فتذروها کالمعلقة

۶۔ شرعی فرائض کی شرائط میں سے ایک قدرت ہے۔ و لن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء و لو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل مکمل انصاف سے کام لینے میں مطلوبیت کا عنصر موجود ہے لیکن عدم استطاعت کی وجہ سے اسے واجب قرار نہیں دیا گیا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شرعی فرائض قدرت و استطاعت کے ساتھ مشروط ہیں۔

۷۔ ایک سے زیادہ بیویاں رکھنا جائز ہے۔ و لن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء و لو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل
۸۔ جہاں تک ممکن ہو بیویوں کے درمیان انصاف سے کام لینا ضروری ہے۔ و لن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء و لو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل

۹۔ گھریلو ماحول میں صلح و صفائی سے کام لینا اور تقویٰ کا خیال رکھنا، خصوصاً متعدد بیویوں کی صورت میں، اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کا باعث بنتا ہے۔

فلا تميلوا كل الميل ... و ان تصلحوا و تتقوا فان الله كان غفوراً رحيماً

۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے درمیان صلح و آشتی برقرار کرنے کی تاکید کی اور ترغیب دلائی ہے۔

و لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء ... و ان تصلحوا و تتقوا

۱۱۔ خداوند متعال کی جانب سے شوہروں کو گھریلو ماحول میں تقویٰ کی مراعات کرنے کی ترغیب۔ و ان تصلحوا و

تتقوا

۱۲۔ گھرانے میں موافقت برقرار کرنا تقویٰ کا مصداق ہے۔ ان تصلحوا و تتقوا فان الله كان غفوراً رحيماً اس بنا پر

جب "و تتقوا"، "تصلحوا" پر عطف تفسیری ہو۔

۱۳۔ خداوند متعال غفور (بہت زیادہ بخشنے والا) اور رحیم (بہت زیادہ مہربان) ہے۔ فان الله كان غفوراً رحيماً

۱۴۔ رحمت خداوندی، اس کی مغفرت کا سرچشمہ ہے۔ فان الله كان غفوراً رحيماً

۱۵۔ مسلمانوں کی اصلاح اور تقویٰ کا خیال رکھنا مغفرت و رحمت خداوندی سے بہرہ مند ہونے کا پیش خیمہ ہے۔

ان تصلحوا و تتقوا فان الله كان غفوراً رحيماً

۱۶۔ بیویوں کے درمیان تقریباً انصاف سے کام نہ لینا گناہ ہے اور اس کی مغفرت دوبارہ انصاف سے کام لینے اور

تقویٰ کی مراعات کرنے پر منحصر ہے۔ و لن تستطيعوا ان تعدلوا بين النساء ... و ان تصلحوا و تتقوا

۱۷۔ گزشتہ خطاؤں کی تلافی اور گناہوں کے ارتکاب سے اجتناب، مغفرت اور رحمت الہی کے حصول کا باعث بنتا

ہے۔ ان تصلحوا و تتقوا فان الله كان غفوراً رحيماً ممکن ہے جملہ "ان تصلحوا" گزشتہ غلطیوں کی تلافی اور اصلاح کی

طرف اشارہ ہو جبکہ جملہ "تتقوا" یہ بیان کر رہا ہو کہ تقویٰ کا خیال رکھا جائے اور آئندہ ان گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

۱۸۔ عورت کو اس طرح معلق چھوڑ دینا حرام ہے کہ نہ وہ شوہر دار ہونے کی خصوصیات سے بہرہ مند ہو اور نہ بے

شوہر ہونے کی۔ فلا تميلوا كل الميل فتذروها كالمعلقة

حضرت امام باقر علیہ السلام اور حضرت امام صادق علیہ السلام سے مذکورہ بالا آیت میں "کالمعلقہ" کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: التی ہی لا ذات زوج و لا ایم۔ اس سے مراد وہ عورت ہے جو نہ شوہر دار شمار ہو اور نہ بغیر شوہر کے ^(۱)

آشتی: آشتی کی اہمیت ۱۰

احکام: ۵، ۷، ۱۸

اسماء و صفات: رحیم ۱۳؛ غفور ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اسباب ۹، ۱۵، ۱۷؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے اسباب ۹، ۱۵

انصاف: انصاف کی اہمیت ۱۶

بخشش: بخشش کا پیش خمیہ ۱۵؛ بخشش کا سرچشمہ ۱۳؛ بخشش کی شرائط ۱۶؛ بخشش کے موجبات ۱۷

بیوی: ایک سے زیادہ بیویاں ۷؛ بیوی سے محبت ۲؛ بیوی

کے حقوق ۱، ۳، ۵، ۸، ۱۸؛ بیویوں کے درمیان انصاف سے کام لینا ۱، ۲، ۳، ۳، ۸، ۱۶

تقویٰ: تقویٰ کی اہمیت ۱۵، ۱۶؛ تقویٰ کی تشویق ۱۱؛ تقویٰ کے موارد ۱۲

روایت: ۱۸

شادی: شادی کے احکام ۷

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ کی شرائط ۶؛ شرعی فریضہ میں قدرت ۶

شوہر: شوہر کی ذمہ داری ۳؛ شوہر کی زیادتی ۵

گناہ: گناہ سے اجتناب ۱۷؛ گناہ کے موارد ۱۶

گھرانہ:

(۱) تفسیر تیان، ج ۳، ص ۳۴۹، نور الثقلین، ج ۱، ص ۵۵۹، ح ۶۰۳۔

گھرانہ میں آشتی ۱۲: گھرانہ میں افہام و تفہیم سے کام لینا ۹، ۱۰، ۱۶: گھرانہ میں تقویٰ کا خیال رکھنا ۹، ۱۱

محرمات: ۵، ۱۸

مرد: مرد کا کمزور پہلو ۱، ۲

معاشرہ: معاشرہ کی اصلاح ۱۵

آیت ۱۳۰

﴿وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا حَكِيمًا﴾.

اور اگر دونوں الگ ہی ہونا چاہیں تو خدا دونوں کو اپنے خزانے کی وسعت سے غنی اور بے نیاز بنادے گا کہ اللہ صاحب وسعت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔

۱۔ ان گھریلو اختلافات کو ختم کرنے کا آخری راستہ طلاق ہے، جن میں صلح و صفائی ناممکن اور حل ہونے کا کوئی راستہ دکھائی نہ دیتا ہو۔ و ان يتفرقا يغن الله گذشته آیات میں بیان کیے گئے راہ حل کے ثمر بخش ثابت نہ ہونے کی صورت میں اختلافات ختم کرنے کے آخری راستے کے طور پر طلاق کی اجازت دی گئی ہے۔

۲۔ میاں یا بیوی کی طرف سے گھر میں صلح و صفائی سے کام نہ لے سکنے اور تقویٰ کی مراعات سے عاجز ہونے کی صورت میں گھر کے شیرازہ کو بکھرنے سے بچانا لازمی نہیں ہے۔ و ان امرأة خافت من بعلها نشوزا او اعراضاً ... و ان يتفرقا يغن الله بعض خاص موارد میں طلاق کی تجویز بلکہ اس کی ترغیب اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان خاص حالات میں گھریلو زندگی کو بچانا لازمی نہیں ہے۔

۳۔ مجبوری کے ساتھ طلاق واقع ہونے کی صورت میں خداوند متعال نے میاں بیوی کی ضروریات برطرف کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ و ان يتفرقا يغن الله كلا من سعته

۳۔ خداوند متعال طلاق کے بعد مرد اور عورت کیلئے دوبارہ گھر بنانے کی راہ ہموار اور اسباب فراہم کرتا ہے۔
 و ان یتفرقا یغن الله كلا من سعته "یعنی اللہ" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک دوبارہ شادی کے اسباب فراہم کرنا ہے، کیونکہ میاں بیوی میں جدائی کے بعد ایک اہم مشکل دوبارہ شادی کرنا ہے، جس کی انہیں اشد ضرورت ہوتی ہے۔
 ۵۔ اگر اس بات کی طرف توجہ کی جائے کہ خداوند متعال نے ضروریات برطرف کرنے کا وعدہ کیا ہے تو مجبوراً واقع ہونے والی طلاق سے پیدا ہونے والی پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔ و ان یتفرقا یغن الله كلا من سعته

۶۔ بعض حقوق سے دستبردار ہونے کے باوجود اگر میاں بیوی میں ہم آہنگی پیدا نہ ہو تو خداوند متعال نے انہیں ایک دوسرے سے جدا ہونے اور طلاق دینے کی تشویق اور ترغیب دلائی ہے۔ و ان تصلحوا و تتقوا ... و ان یتفرقا یغن الله كلا من سعته "یعنی اللہ" سے ظاہر ہوتا ہے کہ میاں بیوی میں جدائی کی صورت میں خدا نے ان کی ضروریات پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے اور یہ طلاق کی تشویق پر دلالت کرتا ہے۔

۷۔ خداوند متعال انسان کی ضروریات پورا کرتا ہے۔ یغن الله كلا من سعته

۸۔ خداوند متعال، فضل و رحم کے بحر بیکراں کا مالک ہے۔ یغن الله كلا من سعته و كان الله واسعاً

مذکورہ مطلب میں "واسعاً" کا متعلق رحمت و فضل کو لیا گیا ہے یعنی "واسعاً رحمتہ و فضلہ"۔

۹۔ فضل الہی اور رحمت خداوندی پر اعتقاد، ناقابل اصلاح زندگی سے چھٹکارا پانے کی خاطر طلاق دینے کی راہ ہموار

کرتا ہے۔ و ان یتفرقا یغن الله كلا من سعته

۱۰۔ خداوند متعال واسع (وسعت و جود کا مالک) اور حکیم (ہر کام کو بہتر سمجھنے والا) ہے۔ و كان الله واسعاً حکیماً

۱۱۔ خداوند متعال کی جانب سے ایسی زندگی کیلئے جس میں صلح و صفائی اور امن و آشتی ناممکن ہو طلاق کو مشروع قرار

دینا ایک حکیمانہ حکم ہے۔ و ان یتفرقا ... و كان الله واسعاً حکیماً

۱۲۔ ناقابل برداشت اختلافات کی موجودگی میں طلاق سے منع کرنا ایک غیر منطقی فعل ہے۔

و ان يتفرقا يغن الله كلا من سعته و كان الله واسعاً حكيماً ممکن ہے جملہ "و كان الله واسعاً" طلاق کی تشریح کی دلیل بیان کر رہا ہو یعنی تشریح طلاق کا سرچشمہ خدا کی حکمت ہے، لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ مخصوص حالات میں طلاق سے روکنا واقعیت اور حقیقت کی سمجھ سے دوری کا نتیجہ ہے۔

۱۳۔ خداوند متعال کا وسیع فضل و کرم اور اس کی حکمت اس بات کی متقاضی ہے کہ وہ طلاق کے بعد میاں بیوی کی ضروریات پورا کرے۔ و ان يتفرقا يغن الله كلا من سعته و كان الله واسعاً حكيماً

۱۴۔ وسائل سے صحیح استفادہ کرنے کیلئے حکمت اور بہتر سمجھ بوجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔

و كان الله واسعاً حكيماً خداوند متعال کی "واسع" کے بعد حکیم کہہ کر تو صیغ کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چونکہ وہ ایک تو انا حکیم ہے لہذا انسانوں کے امور کی تدبیر کر سکتا ہے۔ بنا بریں حکمت کے بغیر قدرت اور وسائل کا ر ساز نہیں ہو سکتے۔

احکام: احکام کی تشریح ۱۱

اختلاف: اختلاف کے حل کے عوامل ۱۲

اسماء و صفات: حکیم ۱۰؛ واسع ۱۰

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۴؛ اللہ تعالیٰ کا فضل ۸، ۹، ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ۳، ۵؛ اللہ تعالیٰ کی حکمت ۱۱، ۱۳؛ اللہ

تعالیٰ کی رحمت ۸، ۹؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۳

انتظامی صلاحیت: انتظامی صلاحیت میں حکمت ۱۳

انسان: انسان کی ضروریات پورا کرنا ۷

حکمت: حکمت کی اہمیت ۱۳

ذکر: ذکر کے اثرات ۵

شادی: شادی کا پیش خیمہ ۳

طلاق: پسندیدہ طلاق ۲، ۶؛ طلاق سے ممانعت ۱۲؛ طلاق کا پیش خیمہ ۹؛ طلاق کی تشریح ۱۱؛ طلاق کی تشویق ۶؛ طلاق کے اثرات ۱، ۵، ۹

عورت: عورت کی ضروریات ۳؛ عورت کی ضروریات پورا کرنا ۱۳؛ مطلقہ عورت ۳

غم و اندوہ: غم و اندوہ برطرف کرنے کے عوامل ۵

گھرانہ: گھرانہ کو محفوظ رکھنا ۲؛ گھرانہ میں اختلافات کا حل ۱؛ گھرانہ میں افہام و تفہیم سے کام لینا ۲؛ گھرانہ میں تقویٰ کی

مراعات ۲

مرد: مرد کی ضرورت ۳؛ مرد کی ضروریات کو پورا کرنا ۱۳

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۹

وسائل: وسائل سے استفادہ کرنے کی شرائط ۱۳

آیت ۱۳۱

﴿وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِیْنَ اٰتٰوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِیَّاكُمْ اَنْ اَتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ تَكْفُرُوْا

فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِیًّا حَمِیْدًا﴾.

اور اس کے لئے زمین و آسمان کی کل کائنات ہے اور ہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو اور اب تم کو یہ وصیت کی ہے کہ اس سے ڈرو اور اگر کفر اختیار کرو گے تو خدا کا کوئی نقصان نہیں ہے اس کے لئے زمین و آسمان کی کل کائنات ہے اور وہ بے نیاز بھی ہے اور قابل حمد و ستائش بھی ہے۔

۱۔ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا مالک خداوند متعال ہے۔ و اللہ ما فی السموات و ما فی الارض

۲۔ جہان خلقت میں متعدد آسمان موجود ہیں۔ و للہ ما فی السموات و ما فی الارض

۳۔ تمام کائنات پر خدا کی مالکیت اس بات کی ضامن ہے کہ وہ اپنے کیے ہوئے وعدوں کو پورا کرے۔

یغن اللہ کلا ... و للہ ما فی السموات و ما فی الارض "و للہ ما فی السموات ... "کا جملہ، "یغن اللہ کلا من سعۃ" کیلئے تعلیل ہے۔

۴۔ کائنات پر اللہ تعالیٰ کی مالکیت اس بات کی دلیل ہے کہ وہ انسان کی تمام ضروریات پورا کرنے پر قادر ہے۔

یغن اللہ کلا من سعۃ ... و للہ ما فی السموات و ما فی الارض

۵۔ اگر مرد اور عورتیں خدا کی مطلق مالکیت کو مد نظر رکھیں تو طلاق کی صورت میں جنم لینے والی مشکلات اور گھائے گے

بارے میں ان کی پریشانی دور ہو جائے۔ و ان یتفرقا یغن اللہ کلا من سعۃ ... و للہ ما فی السموات و ما فی الارض

۶۔ اسلام سے پہلے گزرنے والی امتوں کو بھی آسمانی کتاب عطا کی گئی تھی۔ و لقد وصینا الذین اوتوا الكتاب من

قبلکم

۷۔ خداوند متعال نے مسلمانوں اور ان سے پہلے کی امتوں کو تقویٰ کی مراعات کرنے کی تاکید کی ہے۔ و لقد وصینا

الذین اوتوا الكتاب من قبلکم و ایاکم ان اتقوا اللہ

۸۔ تمام الہی ادیان نے تقویٰ کی پابندی کا حکم دیا ہے۔ و لقد وصینا الذین اوتوا الكتاب من قبلکم و ایاکم ان اتقوا

اللہ

۹۔ شرعی فرائض کی انجام دہی کو آسان بنانے کیلئے قرآن کریم نے جو روشیں اختیار کی ہیں، ان میں سے ایک یہ

وضاحت ہے کہ مسلمانوں سمیت گذشتہ تمام امتوں پر یہ شرعی فرائض لاگو ہیں۔ و لقد وصینا الذین اوتوا الكتاب من

قبلکم و ایاکم ان اتقوا اللہ بظاہر دکھائی دیتا ہے کہ تقویٰ کی پابندی کو آسان بنانے کیلئے خداوند متعال نے مسلمانوں کو اس

حقیقت کی طرف متوجہ کیا ہے کہ تقویٰ کی مراعات کا لازمی ہونا ایک عمومی شرعی فریضہ ہے اور گذشتہ امتوں پر بھی یہ ذمہ

داری عائد ہوتی تھی اور وہ بھی اس پر عمل پیرا ہونے کے پابند تھے۔

۱۰۔ تقویٰ انتہائی بڑی اور قابل قدر فضیلت ہے اور

خداوند متعال نے اس کی تاکید کی ہے۔ و لقد وصينا الذين اوتوا الكتاب من قبلکم و اياکم ان اتقوا الله

چونکہ تقویٰ کا خیال رکھنا تمام ادیان الہی میں سب انسانوں پر واجب قرار دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے انتہائی اہم اور قدر و قیمت کی حامل شرعی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔

۱۱۔ تقویٰ کی پابندی نہ کرنا ایک قسم کا کفر ہے۔ ان اتقوا الله و ان تکفروا خداوند متعال نے عدم تقویٰ کو کفر کہا ہے کیونکہ "ان تکفروا" (مبادا تم کفر کے مرتکب ہو)، سے مراد "ان لا تتقوا" ہے (یعنی مبادا تم تقویٰ کو ترک کردو)۔

۱۲۔ تقویٰ کا نہ ہونا انسان کو کفر کی طرف مائل کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ ان اتقوا الله و ان تکفروا تقویٰ کی پابندی کا حکم دینے کے بعد "و ان تکفروا..." کا جملہ استعمال کرنا اس بات کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے کہ تقویٰ کا نہ ہونا انسان کو کفر کی طرف مائل کرتا ہے۔

۱۳۔ تقویٰ کی پابندی نہ کرنے اور لوگوں کے کافر ہو جانے سے خداوند متعال کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچتا۔
و ان تکفروا فان الله ما في السموات و ما في الارض و كان الله غنيا حميداً

۱۴۔ خداوند متعال کا، تمام کائنات کا تنہا مالک ہونا اور اس کا غنی ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اسے کفار کے کفر سے کسی قسم کا نقصان اور ضرر نہیں پہنچتا۔ و ان تکفروا فان الله ... و كان الله غنيا حميداً

۱۵۔ کفر اور عدم تقویٰ کا نقصان خداوند متعال کو نہیں، بلکہ خود انسان کو پہنچتا ہے۔ و ان تکفروا فان الله ما في السموات و ما في الارض

۱۶۔ خداوند ہمیشہ غنی (بے نیاز) اور حمید (حمد کے لائق) ہے۔ و كان الله غنياً حميداً

۱۷۔ بے نیاز خداوند عالم، حمد کے لائق ہے۔ و كان الله غنياً حميداً

۱۸۔ خداوند متعال لوگوں کے تقویٰ اور ایمان کا محتاج نہیں ہے۔

ان اتقوا الله و ان تکفروا فان الله ... و كان الله غنياً حميداً

۱۹_ خداوند متعال ہر صورت میں حمید اور حمد کے لائق ہے، خواہ لوگ ایمان لائیں یا کفر اختیار کریں۔

ان ۱ تقوا اللہ و ان تکفروا ... و کان اللہ غنیاً حمیداً

آسمان: آسمان کا مالک ۱; آسمانوں کا متعدد ہونا ۲

ادیان: ادیان کی آپس میں ہم آہنگی ۹; ادیان کی تعلیمات ۸

اسماء و صفات: حمید ۱۹۶، ۱; غنی ۱۶

اقدار: ۱۰

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا وعدہ ۳; اللہ تعالیٰ کو نقصان پہنچنا ۱۳، ۱۴، ۱۵; اللہ تعالیٰ کی بے نیازی ۱۳، ۱۴، ۱۸; اللہ تعالیٰ کی تاکید

۱۰; اللہ تعالیٰ کی قدرت ۳; اللہ تعالیٰ کی مالکیت ۱، ۳، ۴، ۵، ۱۳; اللہ تعالیٰ کے اوامر ۴

انسان: انسان کی ضرورت پوری کرنا ۳

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۹

تقویٰ: تقویٰ کی اہمیت ۷، ۸; تقویٰ کی قدر و قیمت ۱۰

حمد: اللہ تعالیٰ کی حمد ۱۹، ۱۴

ذکر: ذکر کے اثرات ۵

زمین: زمین کا مالک ۱

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ کا آسان ہونا ۹; شرعی فریضہ کا پیش خیمہ ۹

طلاق: طلاق کے اثرات ۵

عالم آفرینش: عالم آفرینش کا مالک ۳

عدم تقویٰ:

عدم تقویٰ کا نقصان ۱۵؛ عدم تقویٰ کے اثرات ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵

عہد: ایفائے عہد ۳

غم و اندوہ: غم و اندوہ برطرف کرنے کے عوامل ۵

کفار: کفار کا کفر ۱۳

کفر: کفر کا پیش خیمہ ۱۲؛ کفر کا نقصان ۱۵؛ کفر کے اثرات ۱۳، ۱۹، ۱۵؛ کفر کے موارد ۱۱

گذشتہ امتیں: گذشتہ امتوں کی آسمانی کتب ۶

مشکل: مشکل آسان بنانے کے عوامل ۵

موجودات: موجودات کا مالک ۱

آیت ۱۳۲

﴿وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا﴾

اور اللہ کے لئے زمین و آسمان کی کل ملکیت ہے اور وہ سب کی نگرانی اور کفالت کے لئے کافی ہے۔

۱۔ آسمانوں اور زمین (کائنات) کے تمام موجودات کا یگانہ مالک خداوند متعال ہے۔ و للہ ما فی السموات و ما فی

الارض

۲۔ جہان آفرینش میں متعدد آسمان موجود ہیں۔ و للہ ما فی السموات و ما فی الارض

۳۔ اس چیز کی طرف توجہ اور اعتقاد کہ تمام ہستی کائنات کا واحد مالک خداوند متعال ہے، اہمیت کا حامل اور خود اس

کی طرف سے مورد تاکید ہے۔ و للہ ما فی السموات و ما فی الارض

پے درپے تین آیات میں "و للہ ما فی السموات ..." کے تکرار سے مذکورہ بالا

مطلب اخذ ہوتا ہے۔

۳۔ نظام کائنات اور انسانوں کے امور چلانے کیلئے خداوند متعال کی کارسازی کافی ہے۔ و کفی باللہ وکیلاً

۵۔ نظام کائنات کا مالک خداوند متعال ہے اور وہی اس کی تدبیر کرنے والا ہے۔ و للہ ما فی السموات و ما فی الارض و کفی باللہ وکیلاً

۶۔ انسان کا مالک خداوند متعال ہے اور ان کے امور کی تدبیر کرنے والا وہی ہے۔ و للہ ما فی السموات و ما فی الارض و کفی باللہ وکیلاً "ما فی الارض" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک مصداق انسان ہیں کیونکہ قرآن کریم نے انہی سے خطاب کیا ہے۔

آسمان: آسمانوں کا متعدد ہونا ۲؛ آسمانوں کے موجودات کا مالک ۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۱؛ اللہ تعالیٰ کی تدبیر ۳، ۵، ۶؛ اللہ تعالیٰ کی مالکیت ۱، ۳، ۵، ۶؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر ۳

انسان: انسان کا مالک ۶

ایمان: ایمان کی اہمیت ۳

زمین: زمین کے موجودات کا مالک ۱

عالم آفرینش: عالم آفرینش کا مالک ۱، ۵؛ عالم آفرینش کی تدبیر ۳، ۵، ۶

آیت ۱۳۳

﴿إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِينَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ قَدِيرًا﴾.

وہ چاہے تو تم سب کو اٹھالے جائے اور دوسرے لوگوں کو لے آئے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

۱۔ خداوند متعال تمام انسانوں کو ہلاک کرنے اور نئے انسان خلق کرنے پر قادر ہے۔ ان یشا یذہبکم ایہا الناس و یات باخرین و کان اللہ علی ذلک قدیرا

۲۔ خداوند متعال کفار اور گناہگاروں کو نابود کرنے اور متقی مومنین کو ان کا تبادل قرار دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ ان اتقوا اللہ ... و ان یشا یذہبکم ایہا الناس و یات باخرین

۳۔ خداوند متعال کا کفار کو مہلت دینا اس کی ناتوانی اور عجز کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی مشیت کا جلوہ ہے۔ ان یشا یذہبکم ... و کان اللہ علی ذلک قدیراً

۴۔ خدا کی مشیت و ارادہ کی تاثیر اور نفوذ حتمی ہے۔ ان یشا یذہبکم ... و کان اللہ علی ذلک قدیرا

۵۔ عدم تقویٰ اور کفر، ملتوں کی ہلاکت اور صفحہ ہستی سے مٹ جانے کا سبب بنتا ہے۔ و ان تکفروا ... ان یشا یذہبکم ایہا الناس

۶۔ خداوند متعال نے کفر اختیار کرنے والے بے تقویٰ لوگوں کو ہلاک اور نابود کرنے کی دھمکی دی ہے۔ ان اتقوا اللہ و ان تکفروا ... و ان یشا یذہبکم ایہا الناس

۷۔ خدا کی مطلق مالکیت، مشیت خدا کے نفوذ اور جہان خلقت میں ہر قسم کے دخل و تصرف پر قادر ہونے کی دلیل ہے۔ و للہ ما فی السموات و ما فی الارض ... ان یشا یذہبکم "وہ..." کا جملہ "ان یشا..." کیلئے تعلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ اور آفرینش ۷; اللہ تعالیٰ اور ضعف ۳; اللہ تعالیٰ کا متنبہ کرنا ۶; اللہ تعالیٰ کی قدرت ۲۱، ۷; اللہ تعالیٰ کی مالکیت ۷; اللہ تعالیٰ کی مشیت ۳، ۷; اللہ تعالیٰ کی مشیت کا حتمی ہونا ۳; اللہ تعالیٰ کی مہلت ۳
 امت: امتوں کے مٹ جانے کا پیش خیمہ ۵; امتوں کی ہلاکت ۱
 انسان: انسان کی خلقت ۱; انسان کی ہلاکت ۱
 بے تقویٰ افراد: بے تقویٰ افراد کو دھمکی ۶
 تقویٰ کا نہ ہونا: تقویٰ کے نہ ہونے کے اثرات ۵
 کفار: کفار کو دھمکی ۶; کفار کو مہلت ۳; کفار کی ہلاکت ۲، ۶
 کفر: کفر کے اثرات ۵
 گناہگار: گناہگاروں کی ہلاکت ۲
 ملت: ملتوں کے صفحہ ہستی سے مٹنے کا پیش خیمہ ۵
 ہلاکت: ہلاکت کا پیش خیمہ ۵

آیت ۱۳۳

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾.

جو انسان دنیا کا ثواب اور بدلہ چاہتا ہے (اسے معلوم ہونا چاہئے) کہ خدا کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا انعام ہے اور وہ ہر ایک کا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

۱۔ ایمان اور تقویٰ ترک کر کے دنیاوی سعادت و خوشبختی کا حصول، کفر اختیار کرنے والے بے تقویٰ لوگوں کا زعم

باطل ہے۔ من کان یرید ... فعند الله ثواب الدنيا و الآخرة خداوند متعال نے تقویٰ اختیار کرنے اور کفر ترک کرنے کی تاکید (وصینا... ان اتقوا الله) کے بعد کفر کے ارتکاب اور عدم تقویٰ سے پہنچنے والے بعض نقصانات بیان کیے ہیں۔ اس آیت کے ذریعے کفر اور عدم تقویٰ کی طرف مائل ہونے کے علل و اسباب میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا ہے یعنی انہیں گمان تھا کہ کفر و عدم تقویٰ دنیاوی سعادت کے حصول کا موجب بنتا ہے۔

۲۔ دنیا و آخرت کی سعادت صرف خدا کے پاس اور اسی کے اختیار میں ہے۔ من کان یرید ثواب الدنيا فعند الله ثواب الدنيا و الآخرة

۳۔ دنیوی اور اخروی سعادت ایمان و تقویٰ کی مرہون منت ہے۔ وصینا ... من کان یرید ثواب الدنيا فعند الله ثواب الدنيا و الآخرة

۴۔ انسان کو سعادت اور خوشبختی تک پہنچانے کیلئے اس کی فائدہ حاصل کرنے اور پاداش طلب کرنے کی حس سے استفادہ تربیت کرنے کیلئے قرآن کریم کی ایک روش ہے۔ من کان یرید ثواب الدنيا فعند الله ثواب الدنيا والآخرة

۵۔ اسلام ایک جامع دین ہے اور دنیا و آخرت میں انسان کی سعادت و خوشبختی کا خواہاں ہے۔ من کان یرید ثواب الدنيا فعند الله ثواب الدنيا و الآخرة

۶۔ ایمان و تقویٰ کے بغیر دنیا حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے وقعت سی چیز ہے۔ من کان یرید ثواب الدنيا فعند الله ثواب الدنيا والآخرة

۷۔ اسلام و قرآن کے نکتہ نظر سے دنیا و آخرت کو جمع کرنا اور دونوں جہانوں میں سعادت حاصل کرنا ممکن ہے۔ فعند الله ثواب الدنيا و الآخرة

۸۔ خداوند متعال سمیع (بہت سننے والا) اور بصیر (بہت زیادہ بینا) ہے۔ و کان الله سمیعاً بصیراً

۹۔ خداوند متعال دنیا پرستوں کے اعمال و گفتار پر دقیق نظارت رکھتا ہے۔ من کان یرید ثواب الدنيا ... و کان الله سمیعاً بصیراً

۱۰۔ خداوند متعال نے دنیا پرستی پر دنیا پرستوں کو دھمکی دی ہے۔

من كان يريد ثواب الدنيا ... و كان الله سميعاً بصيراً اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا کہ خداوند متعال دنیا پرستوں کے اعمال پر ناظر اور ان کی گفتار سنتا ہے، دراصل انہیں عذاب خداوندی سے ڈرانا ہے۔

۱۱۔ خداوند متعال کا پاداش دینے کا نظام اس کے علم اور آگاہی کی اساس پر استوار ہے۔
فعند الله ثواب الدنيا والآخرة ... و كان الله سميعاً بصيراً

اسلام: اسلامی تعلیمات ۵، ۷

اسماء و صفات: بصیر ۸؛ سمیع ۸

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا علم ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ ۶؛ اللہ تعالیٰ کی پاداش ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی دھمکی ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی نگرانی ۹
انسان: انسان کی اخروی سعادت ۵؛ انسان کی دنیوی سعادت ۵؛ انسان کی منفعت طلبی ۳؛ انسانی غرائز ۳
ایمان: ایمان کی قدر و منزلت ۶؛ ایمان کے اثرات ۳

تربیت: تربیت کی روش ۳

تقویٰ: تقویٰ کی قدر و قیمت ۶؛ تقویٰ کے اثرات ۳

جزا و سزا کا نظام: ۱۱

دنیا: دنیا کی قدر و قیمت ۶؛ دنیا و آخرت ۷

دنیا پرست: دنیا پرستوں کا عمل ۹؛ دنیا پرستوں کو دھمکی ۱۰

دنیا پرستی: دنیا پرستی کی سرزنش ۱۰

سعادت: اخروی سعادت ۲، ۴; اخروی سعادت کا پیش خیمہ ۳; دنیوی سعادت ۱، ۲، ۴; دنیوی سعادت کا پیش خیمہ ۳; سعادت کا پیش خیمہ ۳; سعادت کا سرچشمہ ۲

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱

کفار: کفار اور ایمان ۱; کفار اور تقویٰ ۱; کفار کا عقیدہ ۱۱

آیت ۱۳۵

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أُولَىٰ بِهِمَا فَلََّا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلُوتُوا أَوْ تَعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾.

اے ایمان والو عدل و انصاف کے ساتھ قیام کرو اور اس کے لئے گواہ بنو چاہے اپنی ذات یا اپنے والدین اور اقربا ہی کے خلاف کیوں نہ ہو۔ جس کے لئے گواہی دینا ہے وہ غنی ہو یا فقیر اسے دونوں کے لئے تم سے اولیٰ ہے لہذا خبردار خواہشات کا اتباع نہ کرنا تا کہ انصاف کر سکو اور اگر توڑ مروڑ سے کام لیا یا بالکل کنارہ کشی کر لی تو یاد رکھو کہ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

۱۔ تمام مؤمنین سماجی تعلقات میں عدل و انصاف قائم کرنے اور اس پر کاربند رہنے کے پابند ہیں۔

یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط قسط کے قیام کا معنی عدل و انصاف پر عمل اور اس پر پابند رہنا ہے۔

۲۔ انصاف پسندی مؤمنین کیلئے دائمی طرز عمل ہونا

چاہیئے یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط "قوام" صیغہ مبالغہ ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ کمال کی حد تک ہمیشہ عدل و قسط قائم کرنے والا۔

۳۔ اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں عدل و انصاف کا قیام چاہتا ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط قسط کا متعلق محذوف رکھنا اس کی عمومیت و شمولیت پر دلیل ہے یعنی تمام شعبوں میں انصاف سے کام لینا چاہیئے۔

۴۔ خدا کی خاطر اور برحق گواہی دینا، عدالت اجتماعی اور معاشرتی انصاف برقرار کرنا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء اللہ بظاہر "شہداء" برحق گواہی دینے کو قسط قائم کرنے کے راستوں میں سے ایک راستہ کے طور پر تعارف کرایا گیا ہے۔

۵۔ ایمان کا تقاضا، عدل و انصاف کا قیام اور برحق گواہی دینا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء اللہ

۶۔ برحق گواہی دینا اسی وقت ممکن ہے جب انصاف پسندی کا ملکہ و صفت راسخ پائی جاتی ہو۔

یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء اللہ مذکورہ مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ آیت کا اصلی مقصد برحق گواہی دینا ہو۔ اس صورت میں قسط و عدالت کا قیام برحق گواہی تک پہنچنے کیلئے مقدمہ کی حیثیت اختیار کر جائے گا۔ یعنی برحق گواہی اسی وقت میسر ہو سکتی ہے جب قسط و عدالت کا قیام انسان میں ملکہ اور صفت راسخ کی صورت میں ایجاد ہو چکا ہو۔

۷۔ صرف حق کی اساس پر اور خداوند عالم اور اس کی قربت کی خاطر گواہی دینا چاہیئے۔ یا ایہا الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شہداء اللہ "اللہ" میں لام غایت کیلئے ہے اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دنیوی اغراض و مقاصد کی خاطر نہیں بلکہ خدا کی خاطر گواہی دینا چاہیئے۔

۸۔ برحق اور صحیح گواہی دینا لازمی ہے اگرچہ اپنے یا والدین اور رشتہ داروں کے نقصان میں ہی ہو۔

کونوا قوامین بالقسط شہداء اللہ و لو علی

انفسکم او الوالدین و الاقربین "شہدای" "کونوا" کیلئے خبر دوم ہے، لہذا برحق گواہی دینا لازم الماجراء شرعی فریضہ ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں "و لو علی انفسکم" کو قرینہ بناتے ہوئے شہادت کا متعلق کلمہ "بالحق" کو قرار دیا گیا ہے۔ ۹۔ انسان کا اپنے خلاف اقرار کرنا، صحیح اور قانونی لحاظ سے معتبر اور قابل قبول ہے۔ شہداء اللہ ... و لو علی انفسکم

۱۰۔ انسان کا اپنے ماں باپ اور دوسرے رشتہ داروں کے خلاف گواہی دینا قانونی لحاظ سے معتبر اور صحیح ہے۔ شہداء اللہ و لو علی انفسکم او الوالدین و الاقربین

۱۱۔ افراد کے غنی اور فقیر ہونے کو مد نظر رکھے بغیر برحق گواہی دینا لازمی ہے۔ کونوا قوامین بالقسط شہداء اللہ ... ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولیٰ بہما

۱۲۔ فقراء یا اغنیاء کی حقیقی منفعت و مصلحت، ناحق اور غلط گواہی کے ذریعے حاصل نہیں ہو سکتی۔ ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولیٰ بہما

۱۳۔ ذاتی منافع اور والدین، رشتہ داروں، فقراء اور ثروتمندوں کے مصلح و مفادات کی حفاظت؛ حق اور رضائے خداوندی کے تابع ہونی چاہیئے۔ کونوا ... شہداء اللہ و لو علی انفسکم او الوالدین و الاقربین ان یکن

۱۴۔ فقیروں پر رحم اور ثروتمندوں سے بیزاری یا فقیروں سے بے اعتنائی اور ثروتمندوں سے توقع جیسے امور کو مومنین کیلئے برحق گواہی دینے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیئے۔ کونوا قوامین بالقسط شہداء اللہ ... ان یکن غنیا او فقیراً فاللہ اولیٰ بہم فقیر اور امیر کے بارے میں گواہی دینے کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں یا استکبار کے خلاف پائے جانے والے جذبات و رجحانات کی بنا پر ثروتمند کے خلاف گواہی دی جاتی ہے، یا اس سے طمع و لالچ یا خوف کی وجہ سے اس کے حق میں گواہی دی جاتی ہے، اسی طرح بے اعتنائی کی بنا پر فقیر کے خلاف گواہی دی جاتی ہے، یا پھر مستضعفین سے الفت اور رحم کی وجہ سے فقیر کے حق میں گواہی دی جاتی ہے۔ خداوند متعال نے شہادت کی ادائیگی میں ان موارد کو دخالت دینے سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۔ الہی قوانین فقیروں اور ثروتمندوں، سب کے حقوق کی حمایت اور ان کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔ ان یکن غنیا او فقیرا فاللہ اولیٰ بہما اہل ایمان کیلئے قسط کے قیام اور برحق گواہی دینے کو لازمی قرار دینے کے بعد یہ

جملہ "فاللہ اولیٰ بہما"

کہ (خداوند ان کے حالات کا خیال رکھنے کے لحاظ سے زیادہ اولیٰ ہے) بیان کرنے کا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ صرف الہی قوانین کی پابندی سے ہی انسانوں، خواہ ثروتمند ہوں خواہ فقیر، کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔

۱۶۔ خداوند متعال نے خواہشات نفس کی پیروی سے منع فرمایا ہے۔ فلا تتبعوا الهوى ان تعدلوا

۱۷۔ عدل و انصاف کا نفاذ صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب ہوا و ہوس اور خواہشات نفسانی کی پیروی سے اجتناب کیا جائے۔ فلا تتبعوا الهوى ان تعدلوا اس بنا پر جب "ان تعدلوا" عدل کے مادہ سے انصاف کے معنی میں ہو اور یہ "لا تتبعوا" کیلئے "مفعول لہ" ہو یعنی خدا نے خواہشات نفس کی پیروی سے منع فرمایا ہے تاکہ عدل و انصاف کا نفاذ کرو۔

۱۸۔ نفسانی خواہشات کی پیروی عدل و انصاف کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ فلا تتبعوا الهوى ان تعدلوا عدل و انصاف کے قیام کا حکم دینے کے بعد خداوند متعال نے ہوا و ہوس اور خواہشات نفسانی کی پیروی سے منع فرمایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوا و ہوس اور خواہشات نفسانی، انصاف پسندی اور عدل کے نفاذ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ خداوند متعال نے صراحت کے ساتھ اس بارے میں خبردار کیا ہے۔

۱۹۔ خواہشات نفسانیہ کی پیروی حق سے منحرف ہونے اور بھٹک جانے کا باعث بنتی ہے۔

فلا تتبعوا الهوى ان تعدلوا اس بنا پر جب "ان تعدلوا" کا مصدر عدول اور اس کا معنی انحراف ہو اور یہ "فلا تتبعوا" کیلئے مفعول لہ ہو البتہ اس صورت میں "تعدلوا" سے پہلے لائے نافیہ محذوف ہونی چاہیئے یعنی "ان لا تعدلوا" خداوند متعال نے تمہیں ہوا و ہوس کی پیروی سے منع کیا ہے تاکہ منحرف نہ ہو جاؤ۔

۲۰۔ اپنے اور والدین و رشتہ داروں کے ذاتی مفادات کو برحق شہادت دینے پر ترجیح دینا، ہوا پرستی اور نا انصافی ہے۔

کونوا قوامین بالقسط شهداء لله و لو على انفسكم ... فلا تتبعوا الهوى

۲۱۔ گواہی دیتے وقت افراد کے فقیر اور غنی ہونے کو ملحوظ رکھنا خواہشات نفس کی پیروی ہے۔

شهداء لله ... ان یکن غنیا او فقیرا فالله اولیٰ بهما فلا تتبعوا الهوى

۲۲_ خود پسندی، رشتہ داری کا لحاظ اور افراد کے فقیر و غنی ہونے کو ملحوظ رکھنا، بہت ساری نا انصافیوں اور ناحق گواہیوں کی بنیاد اور معاشرتی انصاف کیلئے خطرناک ہے۔ کونوا ... شهداء لله و لو علی انفسکم او الوالدین والاقربین

۲۳_ معاشرتی انصاف کے نفاذ کی ذمہ داری سے جان چھڑانے کی وجہ ہوا و ہوس اور خواہشات نفسانیہ ہیں۔ کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ... فلا تتبعوا الهوی ان تعدلوا

۲۴_ خداوند عالم انسانوں کے اعمال و رفتار سے متعلق تمام پہلوؤں سے اور دقیق آگاہی رکھتا ہے۔ فان الله کان بما تعملون خبیرا

۲۵_ خداوند متعال لوگوں کی جھوٹی اور ناحق گواہیوں اور ان کی طرف سے کتمان شہادت سے آگاہ ہے۔ ان تلوا او تعرضوا فان الله کان بما تعملون خبیرا "تلوا" "لوی لسانہ" سے لیا گیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اس نے اپنی زبان میں انحراف پیدا کر لیا اور "شهداء اللہ" کے قرینہ کی بنا پر اس کا متعلق شہادت ہے اور زبان کا انحراف جھوٹ بولنے کیلئے کنایہ ہے۔

۲۶_ خداوند متعال نے جھوٹی گواہی دینے اور برحق گواہی ترک کرنے والوں کو خبردار کیا ہے۔ و ان تلوا او تعرضوا فان الله کان بما تعملون خبیرا جھوٹی گواہیوں اور برحق شہادت کے ترک کرنے کے بارے میں خداوند متعال کی آگاہی کا بیان، دراصل تہدید اور عذاب الہی کیلئے کنایہ ہے۔ ۲۷_ گواہی دینے سے اجتناب جھوٹی گواہی کی مانند گناہ اور عذاب الہی کا موجب بنتا ہے۔

و ان تلوا او تعرضوا فان الله کان بما تعملون خبیرا یہ بیان کرنا کہ خداوند متعال انسان کے ناروا عمل سے آگاہ ہے، دراصل عذاب الہی کیلئے کنایہ ہے۔

۲۸_ خداوند متعال نے ان لوگوں کو متنبہ کیا ہے جو انصاف کے نفاذ سے گریز کریں یا اس میں کوتاہی کے مرتکب ہوں۔ کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ... فان الله کان بما تعملون خبیرا مذکورہ بالا مطلب اس بنیاد پر ہے کہ "تلوا" اور "تعرضوا" کا متعلق قسط کا قیام ہے۔ یعنی اگر تم قسط کے قیام سے منحرف ہوئے یا اس کے اجراء سے انکار کیا تو جان لو کہ خداوند عالم اس سے آگاہ

ہے اور...

۲۹۔ اس بات کی طرف توجہ کہ خداوند متعال انسانوں کے اعمال سے آگاہ ہے، انصاف کے قیام اور جھوٹی گواہیوں اور کتمان شہادت سے اجتناب کا پیش خیمہ ہے۔ کونوا قوامین بالقسط شهداء لله ... فان الله كان بما تعملون خبیرا

احکام: ۹، ۱۰ احکام کی خصوصیت ۱۵

اقرار: اقرار کے اثرات ۹؛ اقرار کے احکام ۹

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا عذاب ۲۷؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ۲۳، ۲۵، ۲۹؛ اللہ تعالیٰ کی دھمکی ۲۶، ۲۸؛ اللہ تعالیٰ کی رضا ۱۳؛ اللہ

تعالیٰ کے نواہی ۱۶

انحراف: انحراف کے عوامل ۱۹

انسان: انسان کا عمل ۲۳

انصاف: انصاف قائم کرنا ۱۷، ۲۳؛ انصاف قائم کرنے سے اجتناب کرنا ۲۸؛ انصاف کا دائرہ کار ۳؛ انصاف کی اہمیت

۱، ۲۸؛ انصاف کی راہ میں حائل رکاوٹیں ۱۸؛ انصاف کی راہ ہموار کرنا ۳، ۲۹؛ انصاف کے علل و اسباب ۵؛ معاشرتی

انصاف ۳؛ معاشرتی انصاف کی راہ میں حائل رکاوٹیں ۲۲، ۲۳؛ نا انصافی کے موارد ۲۰

انصاف پسندی: انصاف پسندی کی اہمیت ۲؛ انصاف پسندی کے اثرات ۶

ایمان: ایمان کے اثرات ۵

تقویٰ: تقویٰ کا پیش خیمہ ۲۹

ثروت مند: ثروت مندوں سے برائت ۱۳؛ ثروت مندوں سے طمع رکھنا ۱۳؛ ثروت مندوں کے حقوق ۱۵؛ ثروت مندوں کے مصلح ۱۲،

۱۳

خواہشات کی پیروی: خواہشات کی پیروی سے نہی ۱۶، ۱۷؛ خواہشات کی پیروی کے اثرات ۱۸، ۱۹، ۲۳؛ خواہشات

کی پیروی کے موارد ۲۰، ۲۱

خود: خود کے خلاف اقرار کرنا ۹

خود پسندی: خود پسندی کے اثرات ۲۲

ذکر: ذکر کے اثرات ۲۹

رشتہ دار: رشتہ داروں کو نقصان پہنچانا ۸; رشتہ داروں کے خلاف گواہی دینا ۱۰; رشتہ داروں کے مصالح ۱۳، ۲۰

زندگی: زندگی میں انصاف ۳

سماجی تعلقات: ۱

ظلم: ظلم کا سرچشمہ ۲۲

عدالتی نظام: ۹

فقراء: فقراء پر رحم ۱۳; فقراء کی حمایت ۱۵; فقراء کے حقوق ۱۵; فقراء کے مصالح ۱۲، ۱۳

فقہی قواعد: ۹

قرآن کریم: قرآن کریم کی تشبیہات ۲۷

گواہی: برحق گواہی ۷; برحق گواہی کی اہمیت ۸، ۱۱، ۱۳، ۲۰; برحق گواہی کے اثرات ۳; برحق گواہی کے موجبات ۵
۶; جھوٹی گواہی کی سزا ۲۷; گواہی چھپانا ۲۵; گواہی چھپانے کے گناہ ۲۷; گواہی چھپانے کے موانع ۲۹; گواہی کتمان
کرنے کے اثرات ۲۶; گواہی کی شرائط ۷; گواہی کے اثرات ۱۰; گواہی کے احکام ۱۰; گواہی میں اخلاص ۷; گواہی میں
تقرب خداوندی ۷; ناحق گواہی ۱۲; ۲۵; ناحق گواہی کا پیش خیمہ

مصلحت: ذاتی مصلحت ۱۳، ۲۰

معاشرتی نظام: ۱، ۳

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۱، ۲

نسلی امتیاز: نسلی امتیاز کے اثرات ۲۲

والدین: والدین کو نقصان پہنچانا ۸; والدین کے خلاف گواہی دینا ۱۰; والدین کے مصالح ۱۳، ۲۰

آیت ۱۳۶

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنزَلَ مِن قَبْلُ وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝﴾

ایمان والوالہ، رسول اور وہ کتاب جو رسول پر نازل ہوئی ہے اور وہ کتاب جو اس سے پہلے نازل ہو چکی ہے سب پر ایمان لے آؤ اور یاد رکھو کہ جو خدا، ملائکہ، کتب سماویہ، رسول اور روز قیامت کا انکار کرے گا وہ یقیناً گمراہی میں بہت دور نکل گیا ہے۔

۱۔ خداوند متعال، پیغمبر اکرم ﷺ، قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب پر ایمان لانا ضروری ہے۔

یا ایہا الذین امنوا امنوا باللہ و رسولہ ... و الکتاب الذی انزل من قبل

۲۔ ایمان کے کئی درجات اور تکامل پذیر مراتب ہیں اور مومنین پر ان عالی درجات کے حصول کی ذمہ داری ہے۔

یا ایہا الذین امنوا امنوا مومنین کو ایمان کی دعوت دینا، یا ایہا الذین امنوا امنوا اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے

کہ ایمان کے متعدد مراتب و درجات ہیں۔ اور مومنین ایمان کے جس مرتبہ پر بھی فائز ہوں اس سے اعلیٰ مرتبہ تک پہنچنے کی کوشش ان کی ذمہ داری ہے۔

۳۔ خداوند متعال نے مسلمانوں کو ظاہری ایمان پر اکتفا نہ کرنے اور سچا ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔

یا ایہا الذین امنوا امنوا اس احتمال کی بنا پر جب "یا ایہا الذین آمنوا" میں ایمان سے مراد ظاہری ایمان ہو لہذا

"آمنوا" کا مقصد انہیں یہ دعوت دینا ہوگا کہ وہ

حقیقی ایمان و یقین تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

۳۔ خداوند متعال نے مومنین کو ایمان کی راہ میں ثابت قدم اور پائیدار رہنے کی دعوت دی ہے۔

یا ایہا الذین امنوا امنوا باللہ مذکورہ بالا مطلب، مومنین کو ایمان لانے کیلئے دی جانے والی دعوت کی ایک اور توجیہ

ہے یعنی اے اہل ایمان اپنے ایمان پر ہمیشہ ثابت قدم رہو۔

۵۔ قرآن کریم عہد پیغمبر ﷺ میں مختلف سطوح پر لکھا جا چکا اور کتابی صورت میں تدوین ہو چکا تھا۔

یا ایہا الذین امنوا امنوا باللہ و رسولہ و الكتاب الذی نزل علی رسولہ

۶۔ قرآن کریم کا نزول تدریجی جبکہ دیگر آسمانی کتب کا نزول ایک دفعہ ہوا تھا۔

والكتاب الذی نزل علی رسولہ والكتاب الذی انزل من قبل بعض مفسرین مثلاً زمخشری کا کہنا ہے کہ "نزل" سے مراد

نزول تدریجی جبکہ "انزل" نزول دفعی یعنی ایک ہی دفعہ تمام کتاب کے نازل ہونے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

۷۔ فرشتوں، انبیائے الہی ﷺ اور روز قیامت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ من یکفر باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ

والیوم الآخر

۸۔ خداوند متعال، ملائکہ، آسمانی کتب، انبیائے الہی ﷺ اور روز قیامت کے منکر کفار گمراہی کی انتہائی گہرائیوں میں

ہیں۔ و من یکفر باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و الیوم الآخر فقد ضل ضللاً بعيداً

۹۔ خداوند متعال، انبیائی، روز قیامت، فرشتوں اور آسمانی کتب پر اعتقاد رکھنا ہدایت کے ارکان اور ایمان کے

ہونے کی شرط ہے۔ یا ایہا الذین امنوا امنوا باللہ و رسولہ ... فقد ضل ضللاً بعيداً

۱۰۔ خداوند متعال، انبیائی، ملائکہ، آسمانی کتب اور روز قیامت میں سے کسی بھی حقیقت کا انکار، کفر اور ان تمام

حقائق کے انکار کی مانند ہے۔ و من یکفر باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم الآخر فقد ضل ضللاً بعيداً

صدر آیت میں ان معارف میں سے ہر ایک پر ایمان لانا لازمی قرار دیا گیا ہے اور اس چیز کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا

ہے کہ ضلالت بعید ان تمام معارف کے انکار کا نتیجہ نہیں بلکہ ان میں سے کسی بھی حقیقت کے انکار کا نتیجہ ضلالت بعید

ہے۔

۱۱۔ شدت اور ضعف کے اعتبار سے گمراہی اور ضلالت کے کئی مراتب اور درجات ہیں۔

و من یکفر بالله... فقد ضلّ ضللاً بعيداً

آسمانی کتب: آسمانی کتب کا نزول ۶؛ آسمانی کتب کو جھٹلانا ۱۰

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کو جھٹلانا ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی دعوت ۳، ۳

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کو جھٹلانا ۱۰

ایمان: آسمانی کتب پر ایمان ۱، ۹؛ آنحضرت ﷺ پر ایمان ۱؛ انبیاء ﷺ پر ایمان ۱، ۹؛ ایمان کا متعلق ۱۰، ۷،

۹؛ ایمان کی اہمیت ۳؛ ایمان کی شرائط ۹؛ ایمان کے مراتب ۲؛ ایمان میں استقامت ۳؛ خدا تعالیٰ پر ایمان ۱، ۹؛ قرآن کریم

پر ایمان ۱؛ قیامت پر ایمان ۱، ۹؛ ملائکہ پر ایمان ۱، ۹

قرآن: صدر اسلام میں قرآن کریم ۵؛ قرآن کریم کا

تدریجی نزول ۶؛ قرآن کریم کی تاریخ ۵؛ قرآن کریم کی جمع آوری ۵؛ قرآن کریم کی کتابت ۵

قیامت: قیامت کو جھٹلانا ۱۰

کفار: کفار کی گمراہی ۸

کفر: آسمانی کتب کے بارے میں کفر ۸؛ اللہ تعالیٰ کے بارے میں کفر ۸؛ انبیاء ﷺ کے بارے میں کفر ۸؛ قیامت کے

بارے میں کفر ۸؛ کفر کے اثرات ۸؛ کفر کے موارد ۱۰؛ ملائکہ کے بارے میں کفر ۸

گمراہی: گمراہی کے مراتب ۱۱

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۲، ۳

ہدایت: ہدایت کے ارکان ۹

آیت ۱۳۷

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أَزْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرْ لَهُمْ وَلَا لِيُهْدِيَهُمْ سَبِيلًا﴾

جو لوگ ایمان لائے اور پھر کفر اختیار کر لیا پھر ایمان لے آئے اور پھر کافر ہو گئے اور پھر کفر میں شدید و مزید ہو گئے تو خدا ہرگز انہیں معاف نہیں کر سکتا اور نہ سیدھے راستے کی ہدایت دے سکتا ہے۔

۱۔ جو لوگ متعدد بار مرتد ہوں اور اپنے کفر میں اضافہ کریں انہیں بخشنا اور ہدایت کرنا خدا کی سنتوں میں سے نہیں ہے۔ ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ... لم یکن الله لیغفر لهم

۲۔ بار بار ایمان اور کفر کا اظہار کر کے اپنے موقف میں تبدیلی لانا اہل کتاب کی طرف سے مسلمانوں کے عقائد کمزور کرنے کی سازش تھی۔ ان الذین امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ... و لا لیهدیهم سبیلاً

اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ بعض اہل کتاب مسلمانوں کے سامنے ایمان لانے کا اظہار کرتے اور پھر ان میں شبہ ایجاد کرنے کیلئے دوبارہ کافر ہو جاتے اور اس کی وجہ یہ بتاتے کہ اسلام صحیح اور برحق دین نہیں ہے۔ یوں وہ مسلمانوں کے اذہان میں شک و تردید کا بیج بونے کی کوشش کرتے۔

۳۔ ان یہودیوں نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر کے کافر ہو گئے تھے، حضرت محمد ﷺ کا انکار کر کے اپنے کفر میں اضافہ کیا۔ لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیهدیهم سبیلاً شان نزول میں آیا ہے کہ آیت شریفہ کے مد نظر یہودی ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے اور پھر بچھڑے کی پوجا کر کے دائرہ کفر میں چلے گئے اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے واپس لوٹے تو دوبارہ مومن ہو گئے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر کے کفر کے مرتکب ہوئے، اور پھر حضرت رسول خدا ﷺ کا انکار کر کے انہوں نے اپنے کفر میں اضافہ کیا۔

۳۔ کفر کے کئی مراتب و درجات ہیں۔ ثم ازدادوا كفراً

۵۔ بار بار مرتد ہونا اور کفر پر بضد رہنا ابدی شقاوت اور ہدایت الہی سے محرومیت کا باعث بنتا ہے۔

ان الذین امنوا ثم کفروا ... لم یکن اللہ لیغفر لهم و لا لیہدیہم سبیلاً

۶۔ بخشش و مغفرت کا نظام اور ہدایت الہی مختلف سنن و قوانین کے تحت ہے۔

ان الذین ... لم یکن اللہ لیغفر لهم و لا لیہدیہم سبیلاً

۷۔ بار بار مرتد ہونے کا نتیجہ حیرت و سرگردانی ہے۔ ان الذین امنوا ثم کفروا ... لم یکن اللہ لیغفر لهم و لا لیہدیہم

سبیلاً

۸۔ خداوند متعال کی جانب سے گناہوں کی بخشش اور مغفرت انسان کیلئے ہدایت پانے کی راہ ہموار کرتی ہے۔

لم یکن اللہ لیغفر لهم و لا لیہدیہم سبیلاً جملہ "لم یکن اللہ لیغفر" کو "لا لیہدیہم" پر مقدم کرنا مذکورہ بالا مطلب کی طرف

اشارہ ہو سکتا ہے۔

۹۔ انسانوں کی ہدایت اور مغفرت، ارادہ الہی پر موقوف ہے۔ لم یکن اللہ لیغفر لهم و لا لیہدیہم سبیلاً

۱۰۔ شراب خوری، زنا اور زکوٰۃ کی عدم ادائیگی جیسے افعال کو گناہ سمجھتے ہوئے انجام دینا کفر ہے۔

ان الذین آمنوا ثم کفروا ابو بصیر معصوم ؑ سے روایت کرتے ہیں کہ "ان الذی امنوا ثم کفروا ثم امنوا ثم کفروا ثم

ازدادوا کفراً" کی تلاوت کے بعد امام ؑ نے فرمایا: من زعم ان الخمر حرام ثم شربها و من زعم ان الزنا حرام ثم زنی و

من زعم ان الزکاة حق ولم یؤدها یعنی اس سے مراد وہ شخص ہے جو شراب خوری اور زنا کو حرام سمجھتا ہو لیکن اس کے

باوجود ان کا مرتکب ہو، اسی طرح جو زکوٰۃ کی ادائیگی کا معتقد ہو لیکن ادا نہ کرے۔^(۱)

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کو جھٹلانا ۳

ارتداد: ارتداد کے اثرات ۵، ۷

اللہ تعالیٰ:

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۸۱ ح ۲۸۸: نور الثقلین ج ۱ ص ۵۶۳ ح ۶۲۳۔

اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۹؛ اللہ تعالیٰ کی سنتیں ۱؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۸، ۹؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا نظام ۶؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محرومیت ۵؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کا نظام ۶

اہل کتاب: اہل کتاب اور مسلمان ۲؛ اہل کتاب کا کفر ۲؛ اہل کتاب کی سازش ۲
بخشش: بخشش کا سرچشمہ ۹؛ بخشش کے اثرات ۸
تخیر و سرگردانی: تخیر و سرگردانی کے عوامل ۷

جزا کا نظام: ۶

روایت: ۱۰

زکوٰۃ: زکوٰۃ کی ادائیگی سے اجتناب ۱۰

زنا: زنا کا گناہ ۱۰

شراب: شراب پینے کا گناہ ۱۰

شقاوت: شقاوت کا پیش خیمہ ۵

عقیدہ: عقیدہ کمزور کرنے کا طریقہ ۲

علم: علم کے اثرات ۱۰

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ کو جھٹلانا ۳

کفر: کفر پر بضد رہنا ۵؛ کفر کے اثرات ۵؛ کفر کے مراتب ۳؛ کفر کے موارد ۱۰

گناہ: گناہ کی بخشش ۸

مرتد: مرتد کی بخشش ۱؛ مرتد کی ہدایت ۱

نفسیاتی جنگ: ۲

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ۸؛ ہدایت کا سرچشمہ ۹

یہود: یہود کا ارتداد ۳؛ یہود کا کفر ۳

آیت ۱۳۸

﴿بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾.

آپ ان منافقین کو دردناک عذاب کی بشارت دے دیں۔

۱۔ خداوند عالم کا دردناک عذاب منافقوں کے انتظار میں ہے۔ بشر المنافقین بان لهم عذاباً الیماً

۲۔ ایمان کی راہ میں ڈگمگانے والے انسان منافق ہیں۔ ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ... بشر المنافقین

بظاہر منافقین سے مراد وہی لوگ ہیں جن کی وضاحت گذشتہ آیت میں بیان ہوئی۔

۳۔ خداوند متعال کی جانب سے منافقین کا تمسخر اور استہزا۔ بشر المنافقین بان لهم عذاباً الیماً

عذاب کی خبر دیتے ہوئے بشارت کا کلمہ استعمال کرنے کا مقصد ان کا تمسخر اڑانا ہے۔

۴۔ انسان کا مغفرت اور ہدایت الہی سے محروم رہنا، اس کیلئے دردناک عذاب میں مبتلا ہونے کا موجب بنتا ہے۔

لم یکن الله لیغفر لهم و لا لیہدیہم ... بشر المنافقین بان لهم عذاباً الیماً بظاہر منافقین سے مراد وہی لوگ ہیں جن کی

گذشتہ آیت میں توصیف بیان کی گئی ہے من جملہ توصیف میں سے یہ ہے کہ وہ ہدایت و مغفرت سے محروم ہوتے ہیں۔

۵۔ ارتداد اور کفر کی زیادتی دردناک عذاب میں مبتلا ہونے کا باعث بنتی ہے۔ آمنوا ثم کفروا ... ثم ازدادوا ... بشر

المنافقین بان لهم عذاباً الیماً

ارتداد: ارتداد کے اثرات ۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا عذاب ۱؛ اللہ تعالیٰ کی جانب سے تمسخر اڑانا ۳؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے محرومیت ۴؛ اللہ تعالیٰ کی

ہدایت سے محرومیت ۳

عذاب: عذاب کے مراتب ۱، ۳، ۵؛ عذاب کے موجبات ۳، ۵

عقیدہ: عقیدہ میں تزلزل ۲

کفر: کفر کے اثرات ۵; کفر میں اضافہ ۵

منافقین: ۲ منافقین کا استہزاء ۳; منافقین کا عذاب ۱

آیت ۱۳۹

﴿الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِيتُوا لَهُمْ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا﴾.

جو لوگ مومنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا ولی اور سرپرست بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پاس عزت تلاش کر رہے ہیں جب کہ ساری عزت صرف اللہ کے لئے ہے۔

۱۔ کفار کی سرپرستی اور دوستی قبول کرنے کی صورت میں ایمان کے دعویدار، منافقین کے زمرے میں شمار ہونگے۔
بشر المنافقين بان لهم عذاباً الیماً۔ الذین یتخذون الکافرین اولیاء "اولیائی"، "ولی" کی جمع ہے اور اس کا معنی دوست یا سرپرست ہو سکتا ہے واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں "الذین" کو منافقین کیلئے صفت کے طور پر اخذ کیا گیا ہے۔

۲۔ اہل ایمان سے قطع تعلق اور ان کی ولایت و سرپرستی قبول نہ کرنے کی صورت میں ایمان کے دعویدار، منافقوں کے زمرے میں آتے ہیں۔ بشر المنافقين ... الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین

۳۔ کفار کی دوستی اور سرپرستی قبول کرنا دردناک عذاب کا موجب بنتا ہے۔ بشر المنافقين بان لهم عذاباً الیماً۔ الذین یتخذون الکافرین اولیاء

۴۔ کفار کی ولایت و سرپرستی قبول کرنا ناجائز ہے۔ الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المؤمنین مذکورہ بالا مطلب میں ولی کو سرپرست کے معنی

میں لیا گیا ہے۔

۵۔ کفار کے ساتھ دوستی کی پینگ بڑھانا حرام ہے۔ الذین يتخذون الكافرين اولياء من دون المؤمنين

مذکورہ بالا مطلب میں ولی کو دوستی اور مودت کے معنی میں لیا گیا ہے۔

۶۔ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ الذین يتخذون الكافرين اولياء من

دون المؤمنين

۷۔ منافقین، کفار کی ولایت قبول کر کے اور ان سے دوستی کی پینگ بڑھا کر عزت اور شان و شوکت حاصل کرنا چاہتے

تھے۔ الذین يتخذون الكافرين اولياء ... ايتغون عندهم العزة

۸۔ تمام عزتیں صرف خداوند عالم کیلئے ہیں۔ فان العزة لله جميعاً

۹۔ کفار کی ولایت قبول کرنا کبھی بھی عزت و سر بلندی کا موجب نہیں بن سکتا۔ ايتغون عندهم العزة فان العزة لله

جميعاً

۱۰۔ خداوند متعال نے اپنی عزت کے پر تو میں لوگوں کو عزت اور ناقابل شکست قدرت تک رسائی حاصل کرنے کی

دعوت دی ہے۔ ايتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً

۱۱۔ خدا کی عزت اور قدرت مطلقہ پر اعتقاد کفار کی موہوم عزت و قدرت کی طرف مائل ہونے کی راہ میں رکاوٹ بنتا

ہے۔ ايتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً

۱۲۔ سیاسی منافقت، عقیدتی منافقت کی علامت ہے، اور اسی سے پھوٹی ہے یعنی سیاسی منافقت کا سرچشمہ

عقیدتی نفاق ہے۔ ايتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً

۱۳۔ غیروں سے سیاسی وابستگی اور بین الاقوامی سطح پر عدم استقلال کا سبب، منافقت ہے۔ ايتغون عندهم العزة

۱۴۔ مومنین، عزت الہی سے بہرہ مند ہیں۔ ايتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً

اگر مومنین عزت الہی سے بہرہ مند نہ ہوں تو پھر ان سے دوستی ممنوع ہونی چاہیئے کیونکہ کفار سے دوستی نہ کرنے کا

معیاریہ بیان کیا گیا ہے کہ ان کے درمیان عزت کا فقدان ہے۔

۱۵۔ عزت کا حصول صرف اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی ولایت قبول کرنے میں منحصر ہے۔

ایبتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعاً یہ حقیقت بیان کرنے کے بعد کہ منافقین عزت کی خاطر کفار سے دوستی کرتے ہیں، خداوند عالم فرماتا ہے کہ تمام عزت خدا کیلئے ہے یعنی اگر عزت چاہتے ہو تو ولایت خدا قبول کرو اور اسی سے محبت و مودت کے پیمان باندھو۔

احکام: ۳، ۵

استقلال: استقلال کے موانع ۱۳

اغیار: اغیار سے وابستگی کے عوامل ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۸؛ اللہ تعالیٰ کی دعوت ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی عزت ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت

۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی محبت کے اثرات ۱۵؛ اللہ تعالیٰ کی ولایت کے اثرات ۱۵

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۱

بین الاقوامی تعلقات: ۱۳

رجحان: ناپسندیدہ رجحان کے موانع ۱۱

سیاسی نظام: ۳ عذاب:

عذاب کے مراتب ۳؛ عذاب کے موجبات ۳

عزت: عزت کی اہمیت ۱۰؛ عزت کے عوامل ۱۵؛ عزت کے موانع ۹

عقیدہ: عقیدہ میں منافقت ۱۲

قدرت: قدرت کی اہمیت ۱۰

کفار: کفار سے دوستی ۱، ۴؛ کفار سے دوستی کی حرمت ۵؛ کفار سے دوستی کے اثرات ۳؛ کفار کی قدرت ۱۱؛ کفار کی ولایت

۳، ۴؛ کفار کی ولایت کی مذمت ۹؛ کفار کی ولایت کے اثرات ۱، ۳

محرمات: ۳، ۵ معاشرتی نظام: ۶، ۳

منافقت: سیاسی منافقت ۱۲؛ منافقت کے اثرات ۱۳ منافقین: ۱، ۲

منافقین اور عزت ۷؛ منافقین اور کفار ۷؛ منافقین کے اہداف ۷
 مؤمنین: مؤمنین سے دوستی ۶، ۶؛ مؤمنین کی ذمہ داری ۶؛ مؤمنین کی عزت ۱۳؛ مؤمنین کی ولایت ۲ مؤمنین کی ولایت
 رو کرنا ۲؛ مؤمنین کے فضائل ۱۳

آیت ۱۳۰

﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذَا مِثْلُهُمْ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا﴾.

اور اس نے کتاب میں یہ بات نازل کر دی ہے کہ جب آیات الہی کے بارے میں یہ سنو کہ ان کا انکار اور راستہزاہو رہا ہے تو خبردار ان کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا جب تک وہ دوسری باتوں میں مصروف نہ ہو جائیں ورنہ تم انہیں کے مثل ہو جاؤ گے خدا کفار اور منافقین سب کو جہنم میں ایک ساتھ اکٹھا کرنے والا ہے۔

۱۔ ایسی محافل میں شرکت کرنا حرام ہے جن میں آیات الہی کا تمسخر اڑایا جائے اور انکار کیا جائے۔
 و قد نزل علیکم فی الكتاب ... فلا تقعدوا معہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ

۲۔ ایسی محفلوں میں بیٹھنا حرام ہے جن میں آیات الہی کا مذاق اڑایا اور انکار کیا جائے۔ یہ حکم پہلے بھی قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ و قد نزل علیکم فی الكتاب ان اذا سمعتم ... و یستہزا بها فلا تقعدوا معہم

۳۔ صدر اسلام کے بعض مسلمان کفار سے دوستی اور ان کی ولایت قبول کرتے تھے حالانکہ خدا نے اس سے منع کیا تھا یہاں تک کہ ان کے ساتھ بیٹھنے سے بھی منع کیا تھا۔ الذین یتخذون الکافرین اولیاء ... یکفر بها و یستہزء بها فلا تقعدوا معہم

۲۔ محافل گناہ میں شرکت حرام اور انہیں ترک کرنا واجب ہے۔ اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بها و يستهزاء بها فلا تقعدوا معهم

۵۔ قرآن کریم عہد پیغمبر اکرم ﷺ میں کتابی صورت میں تھا۔ و قد نزل علیکم فی الكتاب

۶۔ آیات الہی کا مذاق اڑانے والے، کافر ہیں۔ اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بها و يستهزاء بها
بظاہر "یستہزاء بها" کا جملہ "یکفر بها" کیلئے توضیح و تفسیر ہے اور "غیرہ" میں مفرد ضمیر کا ان دو جملوں کی طرف لوٹنا اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ استہزا اور کفر ایک ہی چیز ہیں۔

۷۔ آیات الہی کا احترام اور تقدس تمام سماجی تعلقات اور روابط پر فوقیت رکھتا ہے۔ ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بها و يستهزاء بها فلا تقعدوا معهم

۸۔ مقدسات اور آیات الہی کی توہین کے مقابلے میں مومن کی خاموشی اور چشم پوشی اسے کفار اور منافقین کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے۔ فلا تقعدوا معهم ... انکم اذا مثلهم ان اللہ جامع المنافقین والکافرین فی جہنم
۹۔ یہود اور مشرکین آیات الہی کا تمسخر اڑاتے جبکہ منافقین ان کی محفلوں میں شرکت کرتے تھے۔

اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بها و يستهزاء بها فلا تقعدوا معهم ابن عباس اس آیت کے شان نزول میں فرماتے ہیں کہ منافقین یہودیوں کی جانب سے منعقد کی جانے والی ان محافل میں شرکت کرتے تھے جن میں قرآن کا تمسخر اڑایا جاتا تھا اور سدی کا کہنا ہے: جب مشرکین مسلمانوں کے ساتھ کسی محفل میں یکجا بیٹھتے تو قرآن کریم کا تمسخر اڑاتے اور رسول خدا ﷺ کو دشنام دیتے تھے۔^(۱)

۱۰۔ اگر کفار آیات الہی کا تمسخر نہ اڑائیں اور ان کا انکار نہ کریں تو اس صورت میں ان کے ساتھ میل جول رکھنا اور اٹھنا بیٹھنا جائز ہے۔ فلا تقعدوا معهم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ

جملہ "حتی یخوضوا ..." کا مفہوم یہ بیان کر رہا ہے کہ کفار کے ساتھ مذکورہ شرط کے ساتھ میل جول رکھنا جائز ہے۔

۱۱۔ آیات الہی کا تمسخر اڑانے اور ان کا انکار کرنے والوں کے ساتھ منفی مقابلہ کرنا لازمی ہے۔

(۱) مجمع البیان مذکورہ آیت کے ذیل میں: الدر المنثور ج ۲، ص ۲۳۵۔

ان اذا سمعتم آیات الله يكفر بها و يستهزء بها فلا تقعدوا معهم حتي

۱۲۔ ایسی محفلوں میں جہاں آیات الہی کا انکار کیا جاتا اور تمسخر اڑایا جاتا ہو شرکت کرنے والے انہی تمسخر اڑانے

والے کفار کی مانند ہیں۔ یکفر بها ... فلا تقعدوا معهم حتي يخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلہم

۱۳۔ محافل گناہ میں شرکت کرنے کا گناہ بھی انہیں منعقد کرنے کے گناہ کی مانند ہے۔

فلا تقعدوا معهم حتي يخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلہم

۱۴۔ خداوند عالم تمام منافقین اور کفار کو جہنم میں اکٹھا کریگا۔ ان الله جامع المنافقين والكافرين فی جہنم جميعاً

۱۵۔ جہنم تمام منافقین اور کفار کا ٹھکانہ اور اکٹھا ہونے کی جگہ ہے۔ ان الله جامع المنافقين والكافرين فی جہنم جميعاً

۱۶۔ کفار و منافقین، گناہ و کفر کی محافل میں شریک ہونے والوں اور آیات الہی کا تمسخر اڑانی جانے والی محافل میں

شرکت کرنے والوں کا انجام ایک جیسا ہوگا۔ انکم اذا مثلہم ان الله جامع المنافقين ... جميعاً

۱۷۔ آیات الہی کے انکار اور تمسخر اڑانے کیلئے منعقد کی جانے والی محافل میں شرکت کرنے والا مسلمان منافق ہے۔

فلا تقعدوا معهم حتي يخوضوا فی حدیث غیرہ انکم اذا مثلہم ... جميعاً تمسخر اڑانے والوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کو

حرام قرار دینے کے بعد جملہ "ان الله..." ذکر کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ منافقین سے مراد وہ مسلمان ہیں جو ایسی

محافل میں شرکت کرتے ہیں۔

۱۸۔ حرام باتوں کی طرف دھیان دینا اور غضب خداوند متعال کا موجب بننے والی چیزوں کا سننا حرام ہے۔

و قد نزل علیکم فی الكتاب ان اذا سمعتم آیات الله يكفر بها امام صادق ؑ فرماتے ہیں: ... و فرض علی السمع

ان یتنزه عن الاستماع الی ما حرم الله ... والاصغاء الی ما اسخط الله عزوجل فقال فی ذلك: و قد نزل علیکم فی

الكتاب ان اذا سمعتم آیات الله يكفر بها و يستهزء بها فلا تقعدوا

معہم^(۱) یعنی قوت سماعت کیلئے واجب ہے کہ ایسی چیزیں سننے سے اجتناب کرے جنہیں خدا نے حرام قرار دیا ہے اور ایسی چیزوں کی طرف کان لگانے سے بچے جو خدا کے غضب کا باعث ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں خداوند متعال کا ارشاد ہے ان اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بها و یستہزء بها فلا تقعدوا معہم ...

۱۹۔ حق کا انکار اور تکذیب کرنے والوں اور حق پرستوں کی بدخوئی کرنے والوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے اجتناب لازمی ہے۔ اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بها و یستہزء بها حضرت امام رضا علیہ السلام مذکورہ آیت شریفہ کے بارے میں فرماتے ہیں: اذا سمعت الرجل یحسد الحق و یکذب به و یقع فی اہلہ فقم من عنده و لا تقاعده^(۲) یعنی جب تم کسی شخص کو حق کا انکار اور اسکی تکذیب کرتے ہوئے سنو تو پھر وہاں مت بیٹھو بلکہ فوراً اس محفل سے اٹھ جاؤ۔

آیات خدا: آیات خدا کا تقدس ۷؛ آیات خدا کا تمسخر اڑانا ۱، ۲، ۶، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۱۷؛ آیات خدا کو جھٹلانا ۱ احکام: ۱، ۲، ۳، ۱۰، ۸

اغیار: اغیار سے رابطہ ۱۰

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کے افعال ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کے غضب کا موجب بننے والی چیزیں ۱۸؛ اللہ تعالیٰ کے نواہی ۳ اہم اور مہم: ۷

تمسخر اڑانے والے: تمسخر اڑانے والوں کا کفر ۶؛ تمسخر اڑانے والوں کے ساتھ مبارزت ۱۱ حق: حق کو جھٹلانا ۱۹

روایت: ۱۸، ۱۹

قرآن کریم: صدر اسلام میں قرآن کریم ۵؛ قرآن کریم کی تاریخ ۵؛ قرآن کریم کی جمع آوری ۵ کفار: ۶ کفار جہنم میں ۱۳، ۱۵؛ کفار سے دوستی ۳؛ کفار سے مبارزت ۱۱؛ کفار سے مشابہت ۸؛ کفار سے میل

(۱) کافی ج ۲ ص ۳۵ ح ۱؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۶۴، ح ۶۲۵۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۸۱ ح ۲۹۰؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۶۴ ح ۶۲۷۔

جول ۱۰: کفار کا انجام ۱۶: کفار کی سزا ۱۳: کفار کی ولایت ۳ کفار کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ۳، ۱۰، ۱۲

کفر: آیات الہی کے بارے میں کفر ۲

گفتگو: حرام گفتگو سننا ۱۸

گناہ: گناہ کا ارتکاب ۱۳: محفل گناہ ۱، ۳، ۱۲: محفل گناہ میں شرکت ۱۳، ۱۶، ۱۷:

مبارزت: مبارزت کی اقسام ۱۱: منفی مبارزت ۱۱

محرمات ۱، ۲، ۳، ۱۸

محفل: حرام محفل ۱

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۳: مسلمان اور کفار ۳

مشرکین: مشرکین کی جانب سے تمسخر اڑانا ۹

معاشرتی تعلقات: ۷

مقدسات: مقدسات کی توہین ۸

منافقین: ۱۷ منافقین اور مشرکین ۹: منافقین اور یہود ۹: منافقین جہنم میں ۱۳، ۱۵: منافقین سے مشابہت ۸: منافقین

کا انجام ۱۶: منافقین کی سزا ۱۳

منکرین حق: منکرین حق کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ۱۹

ہم نشینی: حرام ہم نشینی ۱، ۲، ۳: ناپسندیدہ ہم نشینی ۱۹

یہود: یہود کی جانب سے تمسخر اڑانا ۹

آیت ۱۳۱

﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ بِكُمُ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللَّهِ قَالُوا أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ وَإِنْ كَانَ لِلْكَافِرِينَ نَصِيبٌ قَالُوا أَلَمْ نَسْتَحِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعُكُم مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَن يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا﴾.

یہ منافقین تمہارے حالات کا انتظار کرتے رہتے ہیں کہ تمہیں خدا کی طرف سے فتح نصیب ہو تو کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے اور اگر کفار کو کوئی حصہ مل جائے گا تو ان سے کہیں گے کہ کیا ہم تم پر غالب نہیں آگئے تھے او تمہیں مومنین سے بچا نہیں لیا تھا تو اب خدا ہی قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اور خدا کفار کے لئے صاحبان ایمان کے خلاف کوئی راہ نہیں دے سکتا۔

۱۔ مسلمانوں کی فتح کے وقت منافقین اپنے آپ کو ان کا مددگار اور کفار کے غلبہ کی صورت میں ان کا طرفدار ظاہر کرتے اور اپنے آپ کو ان کی کامیابی کی وجہ قرار دیتے تھے۔ الذین یتربصون بکم ... قالوا الم نستحوذ علیکم "الذین یتربصون"، "الذین یتخذون" کیلئے بدل ہے اور منافقین کی خصوصیات کی وضاحت کر رہا ہے۔

۲۔ موقع کی تلاش میں رہنا، طمع و لالچ رکھنا اہل نفاق کی منجملہ خصوصیات میں سے ہے۔ الذین یتربصون بکم فان کان لکم فتح من الله ... و نمنعکم من المؤمنین

۳۔ منافقین، دنیا تک رسائی اور ذاتی مفادات حاصل کرنے کیلئے دوستی بڑھاتے اور معاشرتی تعلقات استوار کرتے ہیں۔ الذین یتربصون بکم ... الم نستحوذ علیکم

۳۔ منافقین صرف ذاتی مفادات کے حصول اور مال غنیمت میں حصہ دار بننے کیلئے جنگ میں شرکت کرتے ہیں۔
الذین یتربصون بکم فان کان لکم فتح من اللہ ... و نمنعکم من المؤمنین بظاہر جملہ "الم نکن معکم" سے مراد جہاد میں شرکت اور جنگ میں مسلمانوں کی ہمراہی ہے۔

۵۔ مسلمانوں کیلئے منافقین کی مکاریوں اور چال بازیوں کے مقابلے میں ہوشیار رہنا لازمی ہے۔
الذین یتربصون بکم فان کان لکم فتح من اللہ ... و نمنعکم من المؤمنین منافقین کی حقیقت فاش کرنے اور ان کی خصوصیات سے پردہ اٹھانے کا مقصد مؤمنین کو ان کے حیلوں اور مکاریوں سے آگاہ کرنا ہے۔
۶۔ جنگ میں مسلمانوں کی کامیابی خداوند عالم کی جانب سے ہے اور یہ ان کیلئے الہی عطیہ ہے۔
فان کان لکم فتح من اللہ بظاہر "من اسہ" کی قید تو ضیحی ہے یعنی جب بھی مسلمان فتحیاب ہوں تو یہ فتح خداوند متعال کی جانب سے ہے۔

۷۔ مؤمنین کا جنگ میں غلبہ، حقیقی فتح اور کامیابی ہے جبکہ کفار کی کامیابیاں محدود اور جلد گزر جانے والا فائدہ ہے۔
فان کان لکم فتح من اللہ ... و ان کان للکافرین نصیب خداوند متعال نے مؤمنین کے غلبہ کو فتح اور کامیابی قرار دیا ہے جبکہ کفار کے غلبہ کیلئے کلمہ "نصیب" استعمال کیا ہے تاکہ اس مطلب کی طرف اشارہ کرے کہ کفار کا غلبہ فتح اور کامیابی نہیں بلکہ محدود اور جلد گزر جانے والا فائدہ ہے۔

۸۔ منافقین، اسلام اور مؤمنین سے غداری کرنے والے جبکہ کفار کیلئے بہترین خدمت گزار ہیں۔
قالوا الم نستحوذ علیکم و نمنعکم من المؤمنین "استحواذ" کا معنی غلبہ اور تسلط ہے اور سیاق آیت کو مد نظر رکھتے ہوئے جملہ "و ان کان للکافرین ... الم نستحوذ" سے مراد یہ ہے کہ کفار کی کامیابی کے بعد منافقین ان سے کہتے کہ جنگ کے دوران ہمیں تم پر تسلط حاصل تھا لیکن ہم نے تمہیں قتل نہیں کیا۔ اس اساس پر جملہ "نمنعکم من المؤمنین" کا معنی یہ ہوگا کہ ہم اہل ایمان اور تمہارے درمیان حائل ہو گئے تھے اور تمہیں ان کے ہاتھ نہیں لگنے دیا اور یوں تمہیں کامیابی حاصل ہوئی۔

۹۔ منافقین ہمیشہ اسلام کے پھیلاؤ اور دین کی جانب لوگوں کے مائل ہونے کی راہ میں حائل رہے

ہیں۔ قالوا الم نستحوذ علیکم و نمنعکم من المؤمنین جملہ "نمنعکم من المؤمنین" کا معنی یہ ہو سکتا ہے کہ منافقین کفار کی کامیابی کے بعد دعویٰ کرتے تھے کہ وہ اہل کفر کو اسلام اور ایمان کی طرف مائل ہونے سے روکتے تھے۔ قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ اس بنا کے مطابق "الم نستحوذ" میں غلبہ سے مراد تفضل اور احسان کا غلبہ ہے یعنی ہم نے تم پر احسان کیا ہے۔

۱۰۔ منافقین، مؤمنین کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ قالوا الم نستحوذ علیکم و نمنعکم من المؤمنین "نمنعکم من المؤمنین" کا معنی یہ ہے کہ ہم نے مؤمنین کے مقابلے میں تمہاری جان و مال کی حفاظت کی ہے اور انہیں تم پر غلبہ نہیں پانے دیا۔

۱۱۔ خداوند عالم قیامت کے دن مؤمنین اور منافقین کے درمیان فیصلہ کرے گا۔ الذین یتربصون بکم... فاللہ یحکم بینکم یوم القیامۃ

۱۲۔ خداوند متعال نے مؤمنین پر کفار کے معمولی سے غلبہ کی بھی تشریح نہیں کی اور اس پر قطعاً راضی نہیں ہے۔ و لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً چونکہ کلمہ "سبیل" نکرہ ہے اور نفی کے بعد استعمال ہوا ہے لہذا عموم پر دلالت کرتا ہے یعنی خداوند متعال نے کفار کیلئے معمولی سے غلبہ کی راہ بھی قرار نہیں دی۔

۱۳۔ کفار کی ولایت و حکومت قبول کرنا حرام ہے۔ و لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً اس بنا پر کہ جب جملہ "لن یجعل اللہ..." جملہ خبریہ نہ ہو بلکہ انشائیہ ہو یعنی مؤمنین کفار کا غلبہ قبول نہ کریں۔ ۱۴۔ ایسا ہر قسم کا (سیاسی، فوجی، اقتصادی اور ثقافتی) معاہدہ ناجائز اور باطل ہے جو کفار کے غلبے کا باعث بنے۔ و لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً

۱۵۔ بالآخر مؤمنین ہی کفار پر کامیابی حاصل کریں گے۔ و لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً اس بنا پر کہ جب جملہ "لن یجعل اللہ..." جملہ انشائیہ نہیں بلکہ خبریہ ہو اور چونکہ یہ جملہ کفار کا غلبہ

فرض کرنے کے بعد ذکر ہوا ہے (و ان كان للكافرين نصيب) لہذا اس کا مطلب یہ ہے کہ آخری اور ہمیشہ کی کامیابی مسلمانوں کو نصیب ہوگی اگرچہ ممکن ہے کہ کسی مختصر دور میں کفار کو غلبہ حاصل ہو۔

۱۶۔ ایمان کے لوازم کی مراعات کرنے کی صورت میں مؤمنین کبھی بھی کفار کے زیر تسلط نہیں آسکتے۔

و لن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً آية مجیدہ میں خطاب (بینکم) سے غائب (المؤمنین) کی طرف التفات ، ممکن ہے اس مطلب کی طرف اشارہ ہو کہ اگر مسلمان ایمان کے لوازم کی مراعات کریں اور حقیقی مؤمن بنیں تو کفار کبھی بھی ان پر تسلط حاصل نہیں کر سکتے۔

۱۷۔ قیامت کے دن کفار کو مسلمانوں پر کسی قسم کا غلبہ یا ان کے خلاف کوئی حجت حاصل نہیں ہوگی۔

فالله يحكم بينكم يوم القيامة و لن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً بعض مفسرین نے "فاسد" حکم بینکم یوم القیامۃ" کو قرینہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مؤمنین پر کفار کے کسی بھی قسم کے غلبے کی نفی روز قیامت کے ساتھ مربوط ہے۔

۱۸۔ خداوند متعال نے کفار کو انبیاء ﷺ اور مؤمنین پر کسی بھی قسم کا فکری اور منطقی غلبہ عطا نہیں کیا۔

و لن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلاً حضرت امام رضا ﷺ مذکورہ آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں : لن يجعل الله لكافر على مومن حجة ... لن يجعل الله لهم على انبيائه ﷺ سبيلاً من طريق الحجة یعنی خدا نے کسی بھی کافر کو مومن پر حجت عطا نہیں کی۔ خدا نے کفار کو اپنے انبیاء ﷺ پر حجت کے ذریعہ کسی بھی قسم کا تسلط عطا نہیں کیا۔^(۱)

احکام: ۱۲، ۱۳، ۱۴

اسلام: اسلام کے پھیلاؤ میں موانع ۹؛ اسلام کے ساتھ خیانت ۸

اسد تعالیٰ: اسد تعالیٰ کی قضاوت ۱۱؛ اسد تعالیٰ کے عطیے ۶

(۱) عیون اخبار الرضا ﷺ ج ۲ ص ۲۰۲ ح ۵ ب ۴۶؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۶۴ ح ۶۳۰۔

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۶

بین الاقوامی تعلقات: ۱۲

جنگ: جنگ میں کامیابی ۶، ۷: غنیمت جنگی ۳

خائن: ۸

دین: دین کی طرف مائل ہونے کے موانع ۹

روایت: ۱۸

زیرکی: زیرکی کی اہمیت ۵

سیاسی نظام: ۱۲، ۱۳، ۱۴

قیامت: قیامت میں قضاوت ۱۱

کامیابی: کامیابی کا سرچشمہ ۶

کفار: حکومت کفار کی حرمت ۱۳؛ قیامت میں کفار ۱۴؛ کفار اور مؤمنین ۱۸؛ کفار کا غلبہ ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۸؛ کفار کی شکست ۱۵؛ کفار کی کامیابی ۷؛ کفار کے ساتھ معاہدہ ۱۳؛ ولایت کفار کی حرمت ۱۳

کفار کے پیروکار: ۱

محرمات: ۱۳، ۱۴

مسلمان: مسلمان اور منافقین ۵

معاشرتی تعلقات: ۳

معاہدے: اقتصادی معاہدے ۱۳؛ ثقافتی معاہدے ۱۳؛ سیاسی معاہدے ۱۳؛ فوجی معاہدے ۱۳

منافقین: جنگ میں منافقین کے اہداف ۳؛ قیامت میں منافقین ۱۱؛ منافقین اور کفار ۱، ۸؛ منافقین اور مسلمان ۱؛ منافقین کا برتاؤ ۱؛ منافقین کا طرز عمل ۱، ۳، ۳؛ منافقین کا مکرم ۵؛ منافقین کا موقع کی تلاش میں رہنا ۲؛ منافقین کا نقش ۹، ۱۰؛ منافقین کی خیانت ۸؛ منافقین کی دوستی ۳؛ منافقین کی سازش ۵؛ منافقین کی صفات ۲؛ منافقین کی طمع ۲؛

منافقین کی منفعت طلبی ۳، ۳

موقع کی تلاش میں رہنے والے لوگ: ۲

مؤمنین: قیامت میں مؤمنین ۱۱؛ مومنین اور کفار ۱۵، ۱۶؛ مؤمنین کی کامیابی ۶، ۷، ۱۵؛ مؤمنین کی کامیابی کے موانع ۱۰؛ مؤمنین کے ساتھ خیانت ۸

آیت ۱۳۲

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالًا يُرَآؤُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا﴾

فَلْيَلَا

منافقین خدا کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں اور خدا ان کو دھوکہ میں رکھنے والا ہے اور یہ نماز کے لئے اٹھتے بھی ہیں تو سستی کے ساتھ۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے عمل کرتے ہیں اور اسے کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔

۱۔ منافقین ہمیشہ خدا کو دھوکہ اور فریب دینے کے درپے رہتے ہیں۔ ان المنافقین یخادعون الله

"یخادعون" فعل مضارع ہے جو منافقین کے حیلہ بازیوں پر باقی اور بضد رہنے پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔ منافقین، حیلہ بازوں اور دھوکہ بازوں کا گروہ ہے۔ ان المنافقین یخادعون الله

۳۔ مکار منافقین خود مکر خدا کے دام میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ و هو خادعهم

۳۔ منافقین کو دھوکہ اور مکر کی مہلت دینا اور کھلا چھوڑنا، اسے تعالیٰ کا ان کے ساتھ ایک حیلہ و مکر ہے۔

ان المنافقین یخادعون الله و هو خادعهم "و هو خادعهم" جملہ حالیہ ہے یعنی وہی منافقین کا مکر و فریب ہی اسے تعالیٰ کا

ان کے خلاف مکر ہے بایں معنی کے خداوند متعال نے انہیں مہلت دی اور اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ گناہوں کی

دلدل میں غرق ہو جائیں۔

۵۔ مومنین کے ساتھ مکر کرنا، خداوند عالم کے ساتھ مکر

کرنا ہے۔ ان المنافقین یخادعون اللہ و هو خادعہم گزشتہ آیت کے پیش نظر کہ جس میں مؤمنین کے خلاف منافقین کا مکر بیان کیا گیا ہے گویا اسی حیلہ کو ایک خاص توجہ کے ساتھ خدا کے ساتھ حیلہ قرار دیا گیا ہے۔

۶۔ منافقین کے مکر و حیلے کے مقابلے میں خداوند متعال مؤمنین کا پشت پناہ اور حامی ہے۔

ان المنافقین یخادعون اللہ و هو خادعہم اس بنا پر جب خداوند متعال کے ساتھ مکر سے مراد مؤمنین کے ساتھ مکر کرنا ہو۔

۷۔ خداوند عالم خود، غدار منافقین کو ان کے مکر و فریب کی سزا دیتا ہے۔ ان المنافقین یخادعون اللہ و هو خادعہم

اس احتمال کی بنا پر کہ خداوند متعال کا مکر وہی سزا اور عذاب خداوند متعال ہو۔

۸۔ دشمنوں کے مکر و حیلے کے مقابلے میں مکر و فریب (مقابلہ بالمثل) سے کام لینا جائز ہے۔ ان المنافقین یخادعون اللہ و هو خادعہم

۹۔ نماز اور اس کے مقدمات کی انجام دہی میں سستی دکھانا اور پر نشاط اور ہشاش بشاش نہ ہونا منافقین کی صفات میں سے ہے۔ و اذا قاموا الى الصلاة قاموا کسالی "کسالی" "کسلان" کی جمع ہے اور کسلان اس کو کہا جاتا ہے جو سستی، اکراہ، بغیر نشاط اور بے رغبتی کے ساتھ کوئی کام انجام دے۔ جملہ "قاموا الى الصلوٰۃ" یعنی نماز کیلئے قیام، یہ مقدمات نماز کو بھی شامل ہے۔

۱۰۔ میل و رغبت اور نشاط کے ساتھ نماز قائم کرنا اور اس کی ادائیگی کے دوران کسالت اور سستی سے اجتناب

ضروری ہے۔ و اذا قاموا الى الصلاة قاموا کسالی

۱۱۔ نماز اور عبادت میں ریاکاری، منافقین کی صفات میں سے اور منافقت کی علامت ہے۔

و اذا قاموا الى الصلاة قاموا کسالی یراء ون الناس

۱۲۔ عبادت میں اخلاص لازمی اور ریاکاری سے اجتناب ضروری ہے۔ و اذا قاموا الى الصلاة قاموا کسالی یراء ون

الناس

۱۳۔ نماز اور عبادت میں ریاکاری اللہ تعالیٰ کے ساتھ دھوکہ ہے۔ ان المنافقین یخادعون اللہ ... قاموا کسالی یراء ون

الناس و لا یذکرون اللہ

اس بنا پر جب "اذا قاموا الى الصلاة..." "يخادعون الله" کیلئے بیان ہو۔

۱۳۔ خدا سے غافل ہونا اور اسے کم یاد کرنا منافقین کی صفات میں سے ہے۔ و لا يذكرون الله الا قليلاً

۱۵۔ خدا کا کثرت سے ذکر اور اس کی یاد لازمی ہے۔ و لا يذكرون الله الا قليلاً

۱۶۔ خدا کی یاد اور اس کی طرف توجہ کا بہترین وسیلہ نماز ہے۔ اذا قاموا الى الصلاة ... و لا يذكرون الله

۱۷۔ مکار منافقین کو سزا دینا خداوند متعال کا ان کے خلاف ایک جیلہ ہے۔ ان المنافقين يخادعون الله و هو خادعهم

امام رضا علیہ السلام نے آیت شریفہ میں مذکور مکر خدا کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: ان الله تعالى

... لا يخادع و لكنه تعالى يجازيهم ... جزاء ... الخديعة ... یعنی خداوند متعال مکر نہیں کرتا لیکن انہیں ان کے مکر کی

سزا دیتا ہے۔^(۱)

۱۸۔ دوسروں کے سامنے خدا کو یاد کرنا اور خلوت میں اسے ترک کرنا بہت کم یاد کے زمرے میں آتا ہے نیز یہ بے

وقت اور نفاق کی علامت ہے۔ و لا يذكرون الله الا قليلاً امير المؤمنين حضرت علیؑ فرماتے ہیں: ... ان المنافقين

كانوا يذكرون الله علانية و لا يذكرونه في السر، فقال الله عزوجل "يراء ون الناس و لا يذكرون الله الا قليلاً" ^(۲)

یعنی منافقین اعلانیہ طور پر تو خدا کا ذکر کرتے ہیں لیکن تنہائی اور خلوت میں بالکل ذکر خدا نہیں کرتے۔ چنانچہ خداوند

متعال نے فرمایا کہ "لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہیں اور خدا کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔

۱۹۔ ریاکاری کی وجہ سے احکام خداوندی پر عمل کرنا، اللہ تعالیٰ سے دھوکہ اور نفاق کی علامت ہے۔

ان المنافقين يخادعون الله و هو خادعهم رسول گرامی اسلام ﷺ نے خداوند عالم کو دھوکہ دینے کی کیفیت کے

بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: يعمل بما امر الله ثم يريد به غيره ^(۳) یعنی جو دوسروں کو دکھاوے کیلئے

احکام خداوندی پر عمل کرے...

۱۔ توحید صدوق، ص ۱۶۳ ج ۱ ب ۲۱؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۶۵ ح ۶۳۲۔

۲۔ کافی، ج ۲ ص ۵۰۱ ح ۲؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۶۶ ح ۶۳۷۔

۳۔ عقاب الاعمال ص ۳۰۳ ح ۱، عقاب الریائی: تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۸۳ ح ۲۹۵۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا حیلہ ۳، ۴، ۱۷; اللہ تعالیٰ کی حمایت ۶; اللہ تعالیٰ کی سزائیں ۷; اللہ تعالیٰ کی مہلت ۳; اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکر ۱، ۵، ۱۳، ۱۹

دشمن: دشمنوں کا مکر ۸

ذکر: آشکارا ذکر ۱۸; بے وقعت ذکر ۱۸; خدا کا ذکر ۱۳، ۱۵، ۱۸; خدا کے ذکر کے موجبات ۱۶

روایت: ۱۷، ۱۸، ۱۹

ریاکاری: ریاکاری سے اجتناب ۱۲; ریاکاری کے اثرات ۱۹

سزا: مکر کے ذریعہ سزا ۱۷

عبادت: عبادت کے آداب ۱۲; عبادت میں اخلاص ۱۲; عبادت میں ریاکاری ۱۱، ۱۳

غفلت: خدا سے غفلت ۱۳

مقابلہ بالمثل: ۸

مکر: جائز مکر ۸

منافقت: منافقت کی نشانیاں ۱۱، ۱۸، ۱۹

منافقین: منافقین سے سلوک کی روش ۱; منافقین کا مکر ۱، ۲، ۳، ۳، ۶، ۷، ۱۷; منافقین کو مہلت ۳ منافقین کی سزا ۷،

۱۷; منافقین کی صفات ۹، ۱۱، ۱۳; منافقین کے ساتھ مکر ۳، ۷

مؤمنین: مؤمنین کی حمایت ۶; مؤمنین کے ساتھ مکر ۵

نماز: نماز کے آداب ۱۰; نماز کے اثرات ۱۶; نماز میں ریاکاری ۱۱، ۱۳; نماز میں سستی ۹، ۱۰; نماز میں نشاط ۹، ۱۰

آیت ۱۳۳

﴿مُذَبِّبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَى هَؤُلَاءِ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا﴾.

یہ کفر و اسلام کے درمیان حیران و سرگردان ہیں نہ ان کی طرف ہیں اور نہ ان کی طرف اور جس کو خدا گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لئے آپ کو کوئی راستہ نہ ملے گا۔

۱۔ منافقین، کفر اور ایمان کے درمیان متحیر و سرگرداں رہتے ہیں۔ مذہبین بین ذلك لا الی ہولاء و لا الی ہولاء "ذلك" ایمان و کفر کی طرف اشارہ ہے۔ "مذبذب" ایسی معلق شے کو کہا جاتا ہے جو ہمیشہ ادھر ادھر حرکت کرتی رہے اور کبھی بھی ایک جگہ نہ ٹھہرے۔

۲۔ منافقین نہ تو مؤمنین کی صف میں شمار ہوتے ہیں اور نہ کفار کے زمرے میں آتے ہیں۔ لا الی ہولاء و لا الی ہولاء

۳۔ نفاق، مختلف موقف اختیار کرنے میں انسان کو سرگرداں کر دیتا ہے اور اس سے زندگی کی صحیح راہ و روش اپنانے کی قدرت سلب کر لیتا ہے۔ مذہبین بین ذلك لا الی ہولاء و لا الی ہولاء و من یضلل اللہ فلن تجد له سبیلاً

۳۔ جسے خداوند عالم گمراہی میں چھوڑ دے اسے کوئی بھی یہاں تک کہ پیغمبر ﷺ بھی راہ ہدایت نہیں دکھا سکتے۔

و من یضلل اللہ فلن تجد له سبیلاً قرینہ "اضلال" کی بنا پر بظاہر "سبیل" سے مراد راہ ہدایت ہے۔

۵۔ تمام قدرتیں اور عوامل اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مشیت کے تحت ہیں۔ و من یضلل اللہ فلن تجد له سبیلاً

۶۔ کفر اور ایمان کے درمیان متحیر و سرگرداں رہنا گمراہی ہے۔ مذہبین ... و من یضلل اللہ فلن تجد له سبیلاً

۷۔ منافقین کا متحیر و سرگرداں رہنا، ان کے برے کردار

(مکرو فریب و...) کی سزا ہے۔ مذبذبین بین ذلک... فلن تجد له سبیلاً چونکہ خدا کا کسی کو گمراہی میں چھوڑنا اس کی سزا کے طور پر ہے اور سزا کسی ناروا عمل کی وجہ سے دی جاتی ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منافقین کی گمراہی، من جملہ ان کا سرگرداں رہنا، خدا کی جانب سے ان کیلئے سزا ہے اور یہ سزا انہیں ان کے ناروا اعمال (مکرو فریب، نماز میں سستی و...) کی بدولت دی گئی ہے۔

۸۔ یہ خداوند متعال کا قانون اور سنت ہے کہ منافقین گمراہی کا شکار اور حقیقی ہدایت و ایمان سے محروم رہیں۔
مذبذبین بین ذلک... و من یضلل اللہ فلن تجد له سبیلاً

۹۔ ہر انسان کی ضلالت اور گمراہی خود اس کے اپنے عمل کا نتیجہ ہے نیز یہ خداوند عالم کے قانون اور سنت کی اساس پر استوار ہے۔ مذبذبین بین ذلک... و من یضلل اللہ فلن تجد له سبیلاً

۱۰۔ کفار کی دوستی اور سرپرستی قبول کرنا، جنگ میں غداري، خدا کو دھوکہ، عبادت میں سستی و بے رغبتی، ریاکاری اور خدا کو کم یاد کرنا؛ گمراہی اور ہمیشہ کیلئے ہدایت الہی سے محروم ہو جانے کا سبب بنتے ہیں۔
و من یضلل اللہ فلن تجد له سبیلاً "من یضلل" کے مورد نظر مصادیق میں وہ لوگ بھی شامل ہیں کہ جن کی خصلتیں گذشتہ آیات (۱۳۸ سے ۱۴۳ تک) میں بیان کی گئی ہیں۔

۱۱۔ منافقین کو راہ ہدایت طے کرنے سے محروم رکھنا خداوند عالم کا حیلہ اور ان کیلئے سزا ہے۔
و من یضلل اللہ فلن تجد له سبیلاً ممکن ہے کہ جملہ "و من یضلل اللہ" منافقین کے ساتھ خداوند عالم کے لکھ رکھا بیان ہو۔

۱۲۔ عبادت میں پر نشاط ہونا، اخلاص، خدا کا کثرت سے ذکر اور ایمان میں ثابت قدم رہنا ہدایت الہی کا ایک جلوہ ہے۔ و اذا قاموا الى الصلاة... و من یضلل اللہ فلن تجد له سبیلاً

۱۳۔ دینداری (ایمان) کا دکھاوا اور کفر و دین کی تکذیب کو پنہاں رکھنا منافقین کی صفات میں سے ہے۔
مذبذبین بین ذلک امام رضا علیہ السلام مذکورہ آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں: ... یظهرون الایمان و یسرون الکفر و التکذیب لعنہم اللہ ^(۱) یعنی وہ

(۱) تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۲۸۲، ح ۲۹۴، نور الثقلین، ج ۱، ص ۵۶۵، ح ۶۳۱۔

ویسے تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن کفر اور دین کی تکذیب کو پنہاں رکھتے ہیں خدا ان پر لعنت کرے۔

اخلاص: اخلاص کے عوامل ۱۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۵; اللہ تعالیٰ کا گمراہی میں چھوڑنا ۳; اللہ تعالیٰ کا مکر ۱۱; اللہ تعالیٰ کی سزائیں ۱۱; اللہ تعالیٰ کی سنہیں ۹; اللہ تعالیٰ کی مشیت ۵، ۸; اللہ تعالیٰ کی ہدایت ۱۰، ۱۲; اللہ تعالیٰ کے ساتھ مکر کے اثرات ۱۰

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کی ذمہ داری کا دائرہ ۳

ایمان: ایمان سے محروم ہونا ۸; ایمان میں استقامت ۱۲; ایمان میں متحیر رہنا ۱، ۶

تحیر و سرگردانی: تحیر و سرگردانی کے اسباب ۳

جنگ: جنگ میں غداری کے اثرات ۱۰

دین: دین کو جھٹلانا ۱۳

دینداری: دینداری کا دکھاوا ۱۳

ذکر: ذکر خدا کے موجبات ۱۰

روایت: ۱۳

ریاکاری: ریاکاری کے اثرات ۱۰

طبیعی عوامل: ۵

عبادت: عبادت میں سستی کے اثرات ۱۰; عبادت میں نشاط ۱۲

عمل: عمل کے اثرات ۹

کفار: کفار سے دوستی کے اثرات ۱۰; ولایت کفار کے اثرات ۱۰

کفر: کفر کو چھپانا ۱۳; کفر میں سرگردان رہنا ۱، ۶

گمراہ لوگ: گمراہ لوگوں کی ہدایت ۳

گمراہی: گمراہی کے عوامل ۹، ۱۰؛ گمراہی کے موارد ۶

مصمم ارادہ: مصمم ارادے کی راہ میں حائل رکاوٹیں ۳

منافقین: منافقین کا تحیر ۱، ۴؛ منافقین کا مکرم ۴؛ منافقین کی حیثیت ۲؛ منافقین کی صفات ۱، ۱۳؛ منافقین کی

گمراہی ۸؛ منافقین کی محرومیت ۸، ۱۱؛ منافقین کے عمل کی سزا ۴

موقف اختیار کرنا: موقف اختیار کرنے میں تحیر ۳

نفاق: نفاق کے اثرات ۳

ہدایت: ہدایت سے محرومیت ۸، ۱۱؛ ہدایت سے محرومیت کے عوامل ۱۰؛ ہدایت کے اثرات ۱۲

آیت ۱۳۳

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا﴾

ایمان والو خبردار مومنین کو چھوڑ کر کفار کو اپنا ولی اور سرپرست نہ بنانا کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کے لئے اپنے خلاف

صریحی دلیل و حجت قرار دے لو۔

۱۔ کفار کے ساتھ دوستانہ روابط برقرار کرنا، ان سے محبت کی پینگیں بڑھانا اور ان کی سرپرستی قبول کرنا حرام ہے۔

یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین

۲۔ کفار؛ مومنین کی سرپرستی اور ان پر حق ولایت کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء

۳۔ خداوند متعال پر ایمان: کفار کی دوستی اور سرپرستی قبول کرنے سے ہم آہنگ نہیں ہے۔
یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین

۳۔ مؤمنین دوسرے مؤمنین کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے ذمہ دار ہیں۔
یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین

۵۔ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ ایمان کی بنیادوں پر استوار حکومت تشکیل دیں۔

یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین اگر "ولی" کا معنی سرپرست ہو تو جملہ "لا تتخذوا..." اس پر دلالت کرتا ہے کہ کفار کی ولایت قبول کرنا حرام ہے جبکہ "من دون المؤمنین" کا معنی یہ ہوگا کہ لازمی ہے کہ ایمان کی اساس پر حکومت تشکیل دی جائے اور اسے قبول کیا جائے۔

۶۔ منافقین، کفار کے زمرے میں آتے ہیں۔ ان المنافقین ... یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الکافرین
اس سے پہلے اور بعد میں آنے والی آیات جو منافقین کے بارے میں ہیں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ
"الکافرین" سے مراد وہی منافقین ہی ہیں۔

۷۔ منافقین کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنا اور ان کی ولایت و حکومت قبول کرنا حرام ہے۔
ان المنافقین ... لا تتخذوا الکافرین اولیاء

۸۔ مومنین کفار کی ولایت قبول کر کے اپنے خلاف خدا کیلئے واضح حجت مہیا کر دیتے ہیں۔
یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا ... اتریدون ان تجعلوا للہ علیکم سلطاناً مبیناً

۹۔ کفار کی ولایت قبول کرنے اور ان سے دوستی برقرار کرنے والوں کو خدا نے ڈرایا اور خبردار کیا ہے۔
لا تتخذوا الکافرین اولیاء ... اتریدون ان تجعلوا للہ علیکم سلطاناً مبیناً

۱۰۔ کفار کی دوستی اور سرپرستی قبول کرنا خداوند عالم کے مقابلے میں محاذ آرائی کے مترادف ہے۔
لا تتخذوا الکافرین اولیاء ... اتریدون ان تجعلوا للہ علیکم سلطاناً مبیناً

۱۱۔ کفار سے دوستی اور ان کا تسلط قبول کرنے کا برا انجام عذاب خداوندی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

لا تتخذوا الكافرين اولياء ... ان تجعلوا لله عليكم سلطاناً مبيناً خدا کی واضح حجت اس بات کو بیان کرتی ہے کہ اس طرح کے افراد کو عذاب و عقاب سے دوچار کرنے کا مقتضی موجود ہے۔

۱۲۔ خداوند عالم کسی کو حجت اور برہان کے بغیر عذاب سے دوچار نہیں کریگا۔
اتريدون ان تجعلوا لله عليكم سلطاناً مبيناً

اتمام حجت: ۱۲

احکام: ۱، ۷

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے دشمنی ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۹؛ اللہ تعالیٰ کی حجتیں ۸؛ اللہ تعالیٰ کی سزائیں ۱۱، ۱۲
ایمان: اللہ تعالیٰ پر ایمان ۳؛ ایمان کے اثرات ۳

جزا و سزا کا نظام: ۱۲

حکومت: اسلامی حکومت ۵

سیاسی نظام: ۱، ۲، ۳، ۵، ۹

عذاب: بغیر بیان کے عذاب ۱۲

کفار: ۶ کفار سے دوستی ۳، ۹، ۱۰؛ کفار سے دوستی کی حرمت ۱؛ کفار کا تسلط قبول کرنا ۱۱؛ کفار کی ولایت ۲، ۳، ۸، ۹ کفار کی ولایت قبول کرنا ۱۰؛ کفار کے ساتھ دوستی کی سزا ۱۱؛ ولایت کفار کی حرمت ۱

محرمات: ۱، ۷

معاشرتی نظام: ۱، ۳، ۵، ۹

منافقین: ۶ حکومت منافقین کی حرمت ۷؛ منافقین سے دوستی کی حرمت ۷؛ منافقین کا کفر ۶؛ منافقین کی ولایت کی

حرمت ۷

مؤمنین: مؤمنین اور کفار ۸؛ مؤمنین پر ولایت ۲؛ مؤمنین سے دوستی ۳؛ مؤمنین کی ذمہ داری ۳، ۵

آیت ۱۳۵

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَهُمْ نَصِيرًا﴾.

بیشک منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے اور آپ ان کے لئے کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

۱۔ آتش جہنم کا سب سے نچلا اور پست ترین طبقہ منافقین کا ٹھکانہ ہوگا۔ ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار

۲۔ کفار کی ولایت قبول کرنے کی صورت میں مؤمنین کا شمار بھی منافقین کی صفوں میں ہوگا۔

لا تتخذوا الكافرين اولياء ... ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار بظاہر "ان المنافقين..." کا جملہ "لا تتخذوا..."

کیلئے علت بیان کر رہا ہے۔ بنا بریں "المنافقین" سے مراد وہی لوگ ہونگے جو کفار کی ولایت قبول کریں۔

۳۔ جہنم کے متعدد طبقات ہیں اور اس کا عذاب شدت و ضعف کے لحاظ سے مختلف مراتب کا حامل ہے۔

ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار

۳۔ اخروی عذاب سے نجات کیلئے منافقین کے پاس کوئی مددگار یا شفیع نہیں ہوگا۔

ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار و لن تجد لهم نصيرا

۵۔ قیامت کے دن شفاعت کرنے والوں کی شفاعت اور مدد سے بہرہ مند ہونے کا امکان موجود ہے۔

و لن تجد لهم نصيرا "لهم" کو "نصیرا" پر مقدم کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ صرف منافقین کیلئے کوئی مددگار یا شفیع نہیں

ہوگا۔ جبکہ دوسروں کیلئے جہنم سے نجات کیلئے شفیع اور مددگار کی شفاعت اور مدد کا امکان موجود ہے۔

آخرت: آخرت میں مدد کرنا ۵

جہنم: جہنم کا عذاب ۳؛ جہنم کے درجات ۱، ۳

عذاب: عذاب کے مراتب ۳

قیامت: قیامت میں شفاعت ۳، ۵

کفار: کفار کی ولایت قبول کرنا ۲

منافقین: منافقین جہنم میں ۱؛ منافقین کا اخروی عذاب ۳؛ منافقین کا بغیر پناہ کے ہونا ۳

نفاق: نفاق کے عوامل ۲

آیت ۱۳۶

﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِي اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

علاوہ ان لوگوں کے جو توبہ کر لیں اور اپنی اصلاح کر لیں اور خدا سے وابستہ ہو جائیں اور دین کو خالص اللہ کے لئے اختیار کریں تو یہ صاحبان ایمان کے ساتھ ہوں گے اور عنقریب اللہ ان صاحبان ایمان کو اجر عظیم عطا کرے گا۔

۱۔ توبہ، گزشتہ اعمال کی اصلاح، اللہ تعالیٰ سے تمسک اور خالصانہ اطاعت کی صورت میں منافقین کو جہنم کی آگ میں

نہیں پھینکا جائے گا۔ ان المنافقین ... الا الذين تابوا و اصلحوا و اعتصموا بالله و اخلصوا دينهم

۲۔ توبہ، گزشتہ اعمال کی اصلاح، اللہ تعالیٰ سے تمسک اور اس کی خالصانہ اطاعت کی صورت میں منافقین حقیقی

مومنین کے زمرے میں آجاتے ہیں۔

الا الذين تابوا ... فاولئك مع المومنين

۳۔ توبہ کا دروازہ اور واپسی کا راستہ سب لوگوں حتی منافقین کیلئے بھی کھلا ہے۔

الا الذین تابوا و اصلحوا و اعتصموا باللہ

۴۔ منافقین کی توبہ قبول کیے جانے اور اس کے ثمر آور ثابت ہونے کی شرط یہ ہے کہ گزشتہ اعمال کی اصلاح، ان کی تلافی، فرامین الہی کی پیروی اور ریاکاری سے اجتناب کیا جائے۔ الا الذین تابوا و اصلحوا و اعتصموا باللہ و اخلصوا دینہم للہ اگر "اصلحوا"، "اعتصموا" اور "اخلصوا" کے جملے منافقین کی توبہ کے قبول کیے جانے کی شرائط بیان کر رہے ہوں تو پھر ان کی بیان کردہ صفات کو سامنے رکھتے ہوئے "اعتصموا" سے مراد احکام و فرامین خداوندی کی پیروی اور "اخلصوا" سے مراد اس ریاکاری سے اجتناب کرنا ہے جسے منافقین کی خصوصیات میں سے شمار کیا گیا ہے۔

۵۔ گزشتہ اعمال کی اصلاح؛ توبہ اور ناروا اعمال پر پچھتاوے کے ساتھ مشروط ہے۔ جبکہ خداوند عالم کی خالصانہ اطاعت اس کے ساتھ متمسک ہونے کی مرہون منت ہے۔ الا الذین تابوا و اصلحوا و اعتصموا باللہ و اخلصوا دینہم بظاہر "اصلحوا"، "اعتصموا" اور "اخلصوا" کے جملے ایک دوسرے پر موقوف ہیں۔ یعنی منافقت ترک کیے بغیر اصلاح ممکن نہیں ہے اور اصلاح کے بغیر اللہ تعالیٰ سے متمسک ہونا ناممکن ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے متمسک کے بغیر ریاکاری سے چھٹکارا پانا محال ہے۔

۶۔ با ایمان معاشرہ حقیقی توبہ کرنے والوں کو قبول کرنے کا پابند ہے۔ الا الذین تابوا و اصلحوا و ... فاولئک مع المؤمنین

جملہ "فاولئک مع المؤمنین" سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرے کو کھلے دل سے تائب منافقین کو قبول کرنا چاہیئے۔ انہیں اسلامی معاشرے کے عضو کے طور پر قبول کیا جائے۔

۷۔ توبہ، گناہ کے متناسب ہونی چاہیئے۔ الا الذین تابوا و اصلحوا ... و اخلصوا

گزشتہ آیات میں بیان ہونے والی منافقین کی خصوصیات اور توبہ کے قبول کیئے جانے والی شرائط کے ساتھ ان کے متناسب کو مد نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر گناہ کیلئے ایک خاص توبہ ہے۔

۸۔ منافقت سے دوری، گزشتہ اعمال کی تلافی، خداوند عالم سے متمسک اور ریاکاری سے اجتناب حقیقی ایمان کے تحقق کی شرائط ہیں۔

الا الذين تابوا و اصلحوا و اعتصموا بالله ... فاولئك مع المؤمنين

۹۔ خداوند متعال نے مؤمنین کو بہت بڑے اجر سے بہرہ مند کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ و سوف يؤت الله المؤمنين اجراً عظيماً

۱۰۔ تائب منافقین خداوند عالم کی عظیم پاداش سے بہرہ مند ہوں گے۔ فاولئك مع المؤمنين و سوف يؤت الله المؤمنين اجراً عظيماً

۱۱۔ اجر الہی کے مختلف مراتب ہیں۔ سوف يؤت الله المؤمنين اجراً عظيماً

۱۲۔ لوگوں کو ایمان کی طرف راغب کرنے اور کفر و نفاق سے دور کرنے کیلئے قرآن کریم نے جن روشوں سے استفادہ کیا ہے ان میں سے ایک اجر عظیم کا وعدہ کرنا اور دوزخ سے ڈرانا ہے۔ ان المنافقين في الدرك ... و سوف يؤت الله المؤمنين اجراً عظيماً

اصلاح: اصلاح کا پیش خیمہ ۵؛ اصلاح کے اثرات ۱، ۳

اطاعت: خالص اطاعت ۱، ۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا وعدہ ۹؛ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ۲، ۳، ۵؛ اللہ تعالیٰ کی پاداش ۱۰، ۱۱

ایمان: ایمان کی ترغیب ۱۲؛ ایمان کی شرائط ۸

پاداش: پاداش کے مراتب ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲؛ پاداش کا وعدہ ۱۲

پشیمانی: پشیمانی کے موارد ۵

تمسک: اللہ تعالیٰ سے تمسک ۱، ۲، ۵، ۸

توبہ: توبہ کا قبول کیا جانا ۳، ۶؛ توبہ کی شرائط ۷؛ توبہ کی قبولیت کی شرائط ۳؛ توبہ کے اثرات ۱، ۲، ۵؛ گناہ سے توبہ ۷

توبہ کرنے والے: توبہ کرنے والوں کی پاداش ۱۰

جہنم: جہنم سے چھٹکارا ۱۱

ریا کاری: ریا کاری سے اجتناب ۸، ۳

عمل: ناپسندیدہ عمل ۵

کفر: کفر سے اجتناب ۱۲

گناہ: گناہ کی اصلاح ۸

معاشرہ: دینی معاشرے کی ذمہ داری ۶

منافقت: منافقت سے اجتناب ۸، ۱۲

منافقین: منافقین کی توبہ ۱، ۲، ۳، ۳، ۱۰

مؤمنین: مؤمنین کی پاداش ۹؛ مؤمنین کی صفات ۲

ہدایت: ہدایت کی روش ۱۲

آیت ۱۳۷

﴿مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا﴾.

خدا تم پر عذاب کمرے کیا کمرے گا اگر تم اس کے شکر گزار اور صاحب ایمان بن جاؤ اور وہ تو ہر ایک کے شکر یہ کا قبول کرنے والا اور ہر ایک کی نیت کا جاننے والا ہے۔

۱۔ خداوند عالم کسی ضرورت کی بنا پر بندوں کو عذاب سے دوچار نہیں کرتا۔ ما یفعل اللہ بعذابکم

۲۔ خدا پر ایمان اور اس کی نعمات پر شکر کرنا انسان کیلئے دوزخ کے عذاب سے چھٹکارے کا سبب بنتا ہے۔

ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم

آیت ۱۳۵ "فی الدرك الاسفل من النار" کے قرینہ کی بنا پر عذاب سے مراد جہنم کی آگ ہے۔

۳۔ منافقین خدا کی ناشکری اور اپنے کفر کی بدولت عذاب جہنم کے مستحق ہیں۔

ان المنافقین فی الدرك الاسفل ... ما يفعل الله بعذابکم ان شکرتم و آمنتہم اگر یہ آیت شریفہ منافقین سے مخاطب ہو تو یہ ان کی ناشکری اور بے ایمانی پر دلالت کر رہی ہے اور اسے دوزخ میں گرفتار ہونے کے اسباب میں سے قرار دیتی ہے۔

۴۔ خدا کے بارے میں کفر اور اس کی نعمات کی ناشکری انسان کیلئے عذاب خداوندی سے دوچار ہونے کا موجب بنتی ہے۔ ما يفعل الله بعذابکم ان شکرتم و آمنتہم

۵۔ عذاب الہی انسان کے عقیدے اور عمل کا نتیجہ ہے۔ ما يفعل الله بعذابکم ان شکرتم و آمنتہم
جملہ "ما يفعل" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خداوند عالم اپنے بندوں کو عذاب نہیں دینا چاہتا اور جملہ "ان شکرتم..." اس بات پر دلیل ہے کہ انسان کی ناسپاسی اور ایمان نہ لانا اس کیلئے عذاب کا سبب بنتا ہے۔

۶۔ شکر و سپاس کا جذبہ خدا پر ایمان لانے کا پیش خیمہ ہے۔ ان شکرتم و آمنتہم
"شکرتم" کو "انتم" پر مقدم کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ شکر نعمت کا لازمہ منعم (خداوند عالم) کی معرفت ہے اور منعم کی معرفت کا نتیجہ اس پر ایمان لانا ہے۔

۷۔ انسان کیلئے بارگاہ خداوندی میں شکر و سپاس کا بہترین مصداق اس پر ایمان لانا ہے۔
ان شکرتم و آمنتہم ممکن ہے "شکرتم" کے بعد "انتم" کا جملہ شکر کی وضاحت اور اس کا واضح اور اہم ترین مصداق بیان کرتا ہو۔

۸۔ خداوند عالم شاکر (سپاس گزار) اور علیم (بہت جاننے والا) ہے۔ و کان الله شاکراً علیماً

۹۔ خداوند عالم کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے والے مؤمنین اس کی پاداش اور اجر سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔
ان شکرتم و آمنتہم و کان الله شاکراً علیماً اللہ تعالیٰ کا شکر دراصل اس کا اپنے بندوں کیلئے اجر و ثواب ہے اور یہ اجر بندوں کی شکر گزاری اور ایمان کے بدلے میں ملتا ہے۔

۱۰۔ اجر الہی انسان کے اعمال کے ساتھ متناسب ہوتا ہے۔

ان شکرتم و آمنتہم و کان اللہ شاکراً علیماً خدا کی توصیف "شاکر" کہہ کر کی گئی ہے جس کا معنی یہ کہ خداوند عالم اپنے بندوں کی شکر گزاری کے بدلے میں پاداش عطا کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی پاداش اور اس کا اجر انسان کے نیک کردار و گفتار کے ساتھ متناسب رکھتا ہے۔

۱۱۔ خداوند متعال حقیقی توبہ کرنے والوں، مومن شکر گزاروں اور ان کے ایمان و شکر کے مراتب سے مکمل طور پر آگاہ ہے۔ ان شکرتم و آمنتہم و کان اللہ شاکراً علیماً جملہ "ان شکرتم و آمنتہم" اور "الذین تابوا" کے بعد خدا کی "علیم" سے توصیف کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کا متعلق وہی ایمان، شکر، بندوں کی توبہ اور اس کی مقدار و خصوصیات ہیں۔

۱۲۔ خدا کا وسیع علم اور آگاہی اس بات کی ضامن ہے کہ وہ اپنے مومن اور شاکر بندوں کو اجر و پاداش عطا کرے۔
ان شکرتم و آمنتہم و کان اللہ شاکراً علیماً

اسماء و صفات: شاکر ۸؛ علیم ۸

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا بے نیاز ہونا ۱؛ اللہ تعالیٰ کا عذاب ۱، ۵؛ اللہ تعالیٰ کا علم ۱۱، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی پاداش ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی پاداش کے موجبات ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے موجبات ۳

ایمان: ایمان کا پیش خیمہ ۶؛ ایمان کا متعلق ۲، ۶، ۷؛ ایمان کی حقیقت ۷؛ ایمان کے اثرات ۲؛ ایمان کے مراتب ۱۱؛ خدا پر ایمان ۲، ۶، ۷

توبہ کرنے والے: سچے توبہ کرنے والے ۱۱

جزا و سزا کا نظام: ۱، ۱۰

شاکرین: شاکرین کی پاداش ۱۲

شکر: اللہ تعالیٰ کا شکر ۷، ۹؛ شکر کے اثرات ۲، ۶

عذاب: اہل عذاب ۳؛ عذاب سے چھٹکارے کے اسباب ۲

عقیدہ: عقیدے کے اثرات ۵

عمل: عمل کی پاداش ۱۰؛ عمل کے اثرات ۵
 کفر: اللہ تعالیٰ کے بارے میں کفر ۳، ۳؛ کفر کی سزا ۳؛ کفر کے اثرات ۳
 کفران: کفران نعمت کے اثرات ۳؛ کفران کی سزا ۳
 منافقین: منافقین کا کفر ۳؛ منافقین کا کفران ۳
 مؤمنین: شاکر مؤمنین ۱۱؛ مؤمنین کا شکر ۹؛ مؤمنین کی پاداش ۹، ۱۲

آیت ۱۳۸

﴿لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظَلَمَ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا﴾

اللہ مظلوم کے علاوہ کسی کی طرف سے بھی علی الاعلان برا کہنے کو پسند نہیں کرتا اور اللہ ہر بات کا سننے والا اور تمام حالات کا جاننے والا ہے۔

۱۔ خداوند عالم ایسی باتیں پسند نہیں کرتا اور ان پر راضی نہیں ہے کہ جن سے دوسروں کی برائیاں اور نقائص ظاہر اور فاش ہوتے ہوں۔ لا يحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم مذکورہ بالا مطلب میں "من القول" کو "الجهر" کیلئے بیان لیا گیا ہے اور استثناء یعنی "الا من ظلم" کو مد نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد دوسروں کی برائیاں بر ملا بیان کرنا ہے۔

۲۔ خداوند عالم اس چیز کو پسند نہیں کرتا اور اس پر راضی نہیں ہے کہ لوگ دوسروں کے بارے میں بدگوئی اور بدزبانی کریں۔ لا يحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم

مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر مبنی ہے کہ "من القول" "السوء" کیلئے قید ہو اور استثناء یعنی "الا من ظلم" کو مد نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ "سوء من القول" سے مراد ایسی

ناروا باتیں ہیں جو دوسروں کے بارے میں کہی جائیں۔

۳۔ دوسروں کی ہتک حرمت اور ان کے عیوب و نقائص آشکار کرنا حرام اور خداوند عالم کی ناراضگی کا باعث بنتا ہے۔

لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم خدا کی ناراضگی "لا یحب اللہ" نہی الہی اور وضع حرمت سے کنایہ ہے۔ واضح رہے کہ سخن اور کلام اس مقام پر کسی خصوصیت کا حامل نہیں ہے بلکہ اس سے مراد دوسروں کے عیوب ظاہر کرنا ہے۔ البتہ یہ عمل اکثر اوقات سخن و کلام کی صورت میں انجام پاتا ہے۔

۴۔ لوگوں کو دشنام دینا اور برا بھلا کہنا حرام ہے۔ لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول

بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ "بالسوء من القول" سے مراد صرف دشنام طرازی اور برا بھلا کہنا ہے۔

۵۔ مظلوم کیلئے ظالم کو دشنام دینا اور اس کے عیوب ظاہر کرنا جائز ہے۔ لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم

۶۔ مظلوم کیلئے ظالم کی ہتک حرمت اور لوگوں پر اس کی ظالمانہ خصلتیں آشکار کرنا جائز ہے۔

لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم حکم اور موضوع کے درمیان تناسب اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ یہ کہا جائے کہ ظالم کے عیوب ظاہر کرنے سے مراد ایسی بات کرنا ہے جس کے ذریعے مظلوم اپنے اوپر ہونے والے ظلم بیان کر سکے۔ بنا بریں مظلوم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ظالم کی وہ برائیاں بھی ظاہر کرے جن کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۷۔ اسلام کا نظام حقوق و اخلاق مظلوموں اور ستم دیدہ لوگوں کا دفاع کرتا ہے۔

لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم اس آیت شریفہ میں دوسروں کی بدگوئی کی حرمت سے مظلوموں کو مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے، اجازت دی گئی ہے کہ وہ اپنی صدائے مظلومیت کے ذریعے ظالموں کا ظلم آشکار کر سکیں۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام کا نظام حقوق ستم رسیدہ لوگوں کا دفاع کرتا ہے۔

۸۔ تشہیر اور آشکار و واضح طور پر بدگوئی کرنا ظلم اور ظالم کے خلاف مقابلے کیلئے جائز قرار دی گئی روشوں میں سے ایک

ہے۔ لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم

۹۔ خداوند سمیع (بہت زیادہ سننے والا) اور علیم (بہت زیادہ جاننے والا) ہے۔ و کان اللہ سمیعاً علیماً

۱۰۔ خداوند عالم ان تمام باتوں کو سنتا ہے جو لوگوں کی برائیوں اور عیوب و نقائص کو آشکار کریں اور ان کی ہتک

حرمت کا باعث بنیں۔ لا یحب اللہ الجہر بالسوء ... و کان اللہ سمیعاً علیماً

۱۱۔ خداوند متعال کا مطلق علم، حقوق اور اخلاق کے بارے میں اسلام کے قوانین وضع کیے جانے کا ضامن ہے۔

لا یحب اللہ الجہر بالسوء ... و کان اللہ سمیعاً علیماً

۱۲۔ خداوند متعال نے لوگوں کے عیوب بیان کرنے والوں اور ان کی ہتک حرمت کرنے والوں کو ڈرایا اور خبردار

کیا ہے۔ لا یحب اللہ الجہر بالسوء ... و کان اللہ سمیعاً علیماً اور علیم کہہ کر تو صیغہ کرنا عام طور پر سزا اور عذاب کی دھمکی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۳۔ اسلام کے اخلاقی نظام اور حقوق کے نظام میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا

من ظلم و کان اللہ سمیعاً علیماً

۱۴۔ خداوند متعال ستمگروں اور ستم دیدہ لوگوں سے آگاہ ہے۔ نیز اس چیز سے بھی آگاہ ہے کہ مظلوم لوگ انصاف

چاہتے ہیں۔ لا یحب اللہ ... الا من ظلم و کان اللہ سمیعاً علیماً ممکن ہے علم کا متعلق اس آیت شریفہ میں بیان ہونے

والے مطالب ہوں مثلاً ظالم، مظلوم، ہونے والے ظلم کی مقدار و...

۱۵۔ اگر انسان خداوند عالم کے علم و آگاہی کو سامنے رکھے تو وہ ظالموں کی بدگوئی کے سلسلے میں الہی خصوصیات سے

سوء استفادہ نہیں کریگا۔ ممکن ہے جملہ "کان اللہ..." مظلوموں کو خبردار کر رہا ہو کہ مبادا حکم الہی سے سوء استفادہ کرتے

ہوئے ظالم کی بدگوئی اور غیبت میں حد سے تجاوز کر جائیں یا ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کو خبردار کر رہا ہو جو مظلوم نہیں ہیں

لیکن اس بہانے سے کہ وہ مظلوم ہیں کسی بے گناہ کے خلاف باتیں کرنا شروع کر دیں۔

۱۶۔ بلائے ہوئے مہمان کی صحیح میزبانی نہ کرنا ظلم ہے

اور مہمان کیلئے اس کا تذکرہ دوسروں کے سامنے جائز ہے۔ لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم
 امام صادق علیہ السلام اس آیت شریفہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: من اضاف قوماً فاساء ضیافتہم فہو ممن
 ظلم فلا جناح علیہم فیما قالوا فیہ ^(۱) یعنی اگر کوئی شخص بعض لوگوں کو مدعو کرے اور پھر اچھی طرح ان کی میزبانی نہ
 کرے تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ظلم کرتے ہیں لہذا اگر مہمان اس کے بارے میں باتیں کریں تو اس میں کوئی حرج
 نہیں۔

آبرو: ہتک آبرو کی حرمت ۳؛ ہتک آبرو کی مذمت ۱۰

احکام: ۳، ۳، ۵، ۶

اخلاقی نظام: ۴، ۱۱، ۱۳

اسماء و صفات: سمیع ۹؛ علیم ۹

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۲ اللہ تعالیٰ کا سننا ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کا علم ۱۱، ۱۳، ۱۵؛ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ۱، ۲؛ اللہ تعالیٰ کی
 ناراضگی کے اسباب ۳

بدگوئی: بدگوئی کی مذمت ۱، ۲، ۱۰

حقوق کا نظام: ۴، ۱۱، ۱۳

دشنام: جائز دشنام ۵؛ دشنام کی حرمت ۳؛ دشنام کی مذمت ۲؛ دشنام کے احکام ۳

دینی تعلیمات کا نظام: ۱۳

ذکر: ذکر کے اثرات ۱۵

روایت: ۱۶

ظالمین: ۱۳ ظالمین سے مقابلے کی روش ۸؛ ظالمین کو عیاں کرنا ۵، ۶؛ ظالمین کی بدگوئی ۶، ۸، ۱۵

ظلم: ظلم کے موارد ۱۶

عیب: عیب فاش کرنا ۱۰؛ عیب فاش کرنے کی حرمت ۳

عیب فاش کرنا:

(۱) تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۲۸۳، ح ۲۹۶، تفسیر برہان، ج ۱، ص ۴۲۵، ح ۱۔

جائز طور پر عیب فاش کرنا ۵، ۶؛ عیب فاش کرنے کی مذمت ۱

عیب فاش کرنے والے لوگ:

عیب فاش کرنے والوں کو خبردار کرنا ۱۲؛ عیب فاش کرنے والوں کو دھمکی ۱۲

غیبت: جائز غیبت ۸، ۱۶

فحشاء: فحشاء پھیلانے کی مذمت ۱

محرمات: ۳، ۳

مظلوم: مظلوم کا مدد طلب کرنا ۱۳؛ مظلوم کی حمایت ۷؛ مظلوم کے حقوق ۵، ۶

مقدسات: مقدسات سے غلط استفادہ ۱۵

مہمان: مہمان کی میزبانی ۱۶

آیت ۱۳۹

﴿إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا﴾.

تم کسی خیر کا اظہار کرو یا اسے مخفی رکھو یا کسی برائی سے درگزر کرو تو اللہ گناہوں کا معاف کرنے والا اور صاحب اختیار ہے۔

۱۔ نیک اعمال انجام دینا خواہ خلوت میں ہو یا جلوت میں، خدا کو پسند اور وہ اس پر راضی ہے۔ ان تبدوا خیراً او تخفوه ... فان الله كان عفواً قديراً

۲۔ انجام دیئے گئے نیک اعمال کا اظہار اور انہیں عیاں کرنا جائز ہے۔ ان تبدوا خیراً او تخفوه ... فان الله كان عفواً قديراً

ممکن ہے مذکورہ بالا مطلب میں ابداء اور اخفاء کا متعلق وہ نیک عمل ہو جو پہلے انجام پا چکا ہے لہذا ابداء خیر کا معنی نیکی کا اظہار کرنا ہوگا۔

۳۔ خداوند متعال نے مؤمنین کو نیک اعمال انجام دینے کی ترغیب دلائی ہے۔

ان تبدوا ... فان الله كان عفوا قديرا

۳_ خداوند عالم نے مؤمنین کو اپنے ساتھ برا سلوک کرنے والوں سے درگزر کرنے کی ترغیب دلائی ہے۔

ان تبدوا ... او تعفوا عن سوء فان الله كان عفوا قديرا

۵_ انسان کیلئے دوسروں کی برائیاں عیاں و فاش کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اسے ان کی خوبیوں کو ظاہر کرنے یا مخفی رکھنے

کا اختیار حاصل ہے۔ لا يجب الله الجهر بالسوء ... ان تبدوا خيراً او تخفوه

دوسروں کے عیوب و نقائص کو فاش کرنے کی حرمت کے بارے میں آنے والی گذشتہ آیت شریفہ کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ آیت شریفہ بھی دوسروں کے نیک اعمال ظاہر کرنے یا مخفی رکھنے کے بارے میں ہے۔ البتہ اس صورت میں "فلا جناح علیکم" کی طرح کا جملہ جواب شرط کے طور پر محذوف ہوگا۔

۶_ خداوند متعال بہت زیادہ بخشنے والا اور توانا ہے۔ فان الله كان عفواً قديراً

۷_ خداوند متعال عفو سے کام لیتا ہے، درحالیکہ وہ انتقام لینے اور سزا دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ فان الله كان عفواً

قديرا

۸_ خلوت و جلوت میں لوگوں سے نیکی اور ان کی برائیوں سے چشم پوشی اور درگزر کرنا عفو و بخشش الہی کا موجب بنتا

ہے۔ ان تبدوا خيراً او تخفوه او تعفوا عن سوء فان الله كان عفواً قديراً" او تعفوا عن سوء" کا معنی دوسروں کی غلطیوں سے درگزر کرنا ہے اور اسے قینہ بناتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ کلمہ "خیر" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک لوگوں کے ساتھ احسان اور نیکی کرنا ہے۔

۹_ انتقام کی قدرت کے باوجود کسی کو معاف کر دینا اخلاق الہی سے متصف ہونے کی دلیل ہے۔

او تعفوا عن سوء فان الله كان عفواً قديراً مذکورہ بالا مطلب اس بات پر مبنی ہے کہ جملہ "فان الله..." جواب شرط کا

جانشین ہو اور کلام کو یوں فرض کریں کہ "ان تعفوا عن سوء فقد تخلقتم باخلاق الله ان الله كان عفواً قديراً" یعنی اگر دوسروں کی خطاؤں سے چشم پوشی کرو تو خدا کی صفات میں سے ایک صفت سے متصف ہوئے ہو اور وہ یہ ہے کہ انتقام کی قدرت کے باوجود معاف کر دیا جائے۔

۱۰_ خداوند متعال نے مظلوموں کیلئے انتقام کا حق محفوظ

قرار دیتے ہوئے انہیں عفو و درگزر کی تشویق کی ہے۔ لا یحب اللہ الجہر بالسوء ... او تعفوا عن سوء فان اللہ کان عفواً قدیراً ممکن ہے جملہ "ان تبدوا... او تعفوا" "الا من ظلم" کی تکمیل اور توضیح ہو یعنی در عین حال کہ مظلوم کیلئے ظالم کی حقیقت و ماہیت آشکار کرنا جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس کی آبرو محفوظ رکھی جائے۔

۱۱۔ اسلام کا اخلاقی نظام اس کے حقوق کے نظام کی تکمیل کرتا ہے۔ ان تبدوا خیراً او تحفوه او تعفوا عن سوء فان اللہ کان عفواً قدیراً گزشتہ آیت نظام حقوق کی وضاحت کر رہی ہے کہ ظالم کے خلاف کاروائی مظلوم کا حق ہے جبکہ یہ آیت شریفہ عفو و درگزر کو خدا کا پسندیدہ اخلاق کہہ کر اسے انتقام سے بہتر قرار دیتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا اخلاقی نظام اس کے حقوق کے نظام کی تکمیل کرتا ہے۔

۱۲۔ اللہ تعالیٰ کی پاداش انسان کے عمل کے متناسب ہوتی ہے۔ او تعفو عن سوء فان اللہ کان عفواً قدیراً خداوند متعال نے اپنے عفو و درگزر کو ان لوگوں کی پاداش قرار دیا ہے جو خود عفو و درگزر سے کام لیتے ہیں۔ آزادی: آزادی کی حدود ۵

احکام: ۵

اخلاق: پسندیدہ اخلاق ۹ اخلاقی نظام: ۱۱

اسماء و صفات: عفو ۶؛ قدیر ۶

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر ۷؛ اللہ تعالیٰ کی پاداش ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی رضایت ۱؛ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تشویق ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۶، ۷؛ اللہ تعالیٰ کے عفو و درگزر کے موجبات ۸

انتقام: انتقام سے چشم پوشی کرنا ۷، ۹، ۱۰

برا سلوک: برے سلوک کو فاش کرنا ۵

برائی: برائی سے درگزر کرنا ۳، ۸

تظاہر: جائز تظاہر ۲

جزا و سزا کا نظام: ۱۲

حقوقی نظام: ۱۱ دینی تعلیمات کا نظام: ۱۱

سزا: سزا معاف کرنا ۷

عفو و درگزر: عفو و درگزر کی تشویق ۳، ۱۰؛ عفو و درگزر کے اثرات ۸؛ قابلِ قدر عفو و درگزر ۹

عمل: عمل کی پاداش ۱۲

فاش کرنا: جائز طور پر عیوب فاش کرنا ۵

مظلوم: مظلوم کی تشویق ۱۰

مؤمنین: مؤمنین کی تشویق ۳، ۳

نیکی: نیکی کا اظہار ۲؛ نیکی کی اہمیت ۱، ۳؛ نیکی کی تشویق ۳؛ نیکی کے اثرات ۸

آیت ۱۵۰

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ

يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾.

بیشک جو لوگ اللہ اور رسول کا انکار کرتے ہیں اور خدا اور رسول کے درمیان تفرقہ پیدا کرنا چاہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لائیں گے اور بعض کا انکار کریں گے اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے درمیان سے کوئی نیا راستہ نکال لیں۔

۱۔ بعض انبیاء کا انکار درحقیقت خداوند متعال اور تمام انبیاء ﷺ کا انکار ہے۔

ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ ... و یقولون نؤمن ببعض و نکفر ببعض

دونوں جگہوں پر کلمہ "بعض" کا مضاف الیہ "رسل" ہے، یعنی بعض انبیاء ﷺ پر ایمان جبکہ بعض دیگر کا انکار کرتے ہیں : نیز جملہ "یقولون..." در حقیقت "یکفرون بالہ و رسلہ" کی تفسیر ہے۔

۲۔ بعض احکام دین کو قبول جبکہ بعض دیگر کا انکار کرنا دراصل خدا، رسول ﷺ اور تمام دین کے انکار اور کفر کے مترادف ہے۔ ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ و یریدون ان یفرقوا ... اولئک ہم الکافرین

کلمہ رسول کو سامنے رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ یہ آیت شریفہ احکام اور رسالت دین پر اعتقاد میں تبعیض و تفریق کو بھی شامل ہے: یعنی جس طرح بعض انبیاء ﷺ کا انکار تمام انبیاء ﷺ کے انکار کے مترادف ہے۔ اسی طرح بعض تعلیمات انبیاء ﷺ کا انکار بھی تمام دین کے انکار کی مانند ہے۔

۳۔ ایمان کے ثابت ہونے کی شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ، تمام انبیاء ﷺ اور ان کی رسالت پر عقیدہ رکھا جائے۔ ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ و یریدون ان یفرقوا ... اولئک ہم الکافرین

۴۔ خداوند عالم پر ایمان اور انبیائے خداوند عالم کی رسالت پر ایمان میں تلازم موجود ہے۔ و یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسولہ ... و یریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلاً

۵۔ اہل کتاب، پیغمبر اسلام ﷺ کی رسالت کا انکار کفر کے در حقیقت خداوند عالم اور اپنے پیغمبر ﷺ سمیت تمام انبیاء ﷺ کا انکار اور کفر کرتے ہیں۔ ان الذین یکفرون ... و یقولون نؤمن ببعض و نکفر ببعض ... اولئک ہم الکافرین

مفسرین کا کہنا ہے اور بعد والی آیات بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہیں کہ "الذین یکفرون..." سے مراد اہل کتاب ہیں۔ آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کی نبوت کو جھٹلانا ۵

اہل کتاب: اہل کتاب کا کفر ۵ ایمان: انبیاء ﷺ پر ایمان ۳; ایمان کا متعلق ۳، ۳; ایمان کی شرائط ۳; خداوند متعال پر ایمان ۳، ۳; نبوت پر ایمان ۳، ۳

دین: دین کی بعض جزئیات کو جھٹلانا ۲; دین کی بعض جزئیات کو قبول کرنا ۲

کفر: آنحضرت ﷺ کے بارے میں کفر ۵; اللہ تعالیٰ کے بارے میں کفر ۱، ۲، ۵; انبیاء ﷺ کے بارے میں کفر ۱، ۲، ۵; کفر کے موارد ۱، ۵، ۲

آیت ۱۵۱

﴿أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا﴾.

تو در حقیقت یہی لوگ کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے بڑا رسوا کن عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

۱۔ انبیاء ﷺ میں سے کسی ایک کا انکار کر کے خدا پر ایمان لانا، جھوٹا ایمان اور یقینی کفر ہے۔
و یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسلہ ... اولئک ہم الکافرون حقاً

۲۔ بعض انبیاء ﷺ کا انکار اور بعض پر ایمان لانا قطعی اور عمیق کفر ہے۔

یقولون نؤمن ببعض و نکفر ببعض ... اولئک ہم الکافرون حقاً اس آیت میں کلمہ "حقاً" باطل کے مقابلے میں نہیں

بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ کفر عمیق، گہرا اور یقینی طور پر ثابت ہوگا۔

۳۔ رسوا کر دینے والا الہی عذاب، خداوند متعال اور اس کے انبیاء ﷺ کا انکار کرنے والوں کے انتظار میں ہے۔
و اعتدنا للکافرین عذاباً مہیناً

۴۔ جہنم اور عذاب خداوندی ابھی سے کفار کیلئے آمادہ اور فراہم کیا گیا ہے۔

و اعتدنا للکافرین عذاباً مہیناً اگر "عذاباً مہیناً" سے مراد دوزخ کا عذاب ہو تو پھر فعل ماضی "اعتدنا" کا معنی یہ ہوگا کہ
ابھی سے دوزخ موجود ہے۔

۵۔ انبیاء ﷺ خدا کا انکار حتیٰ ان میں سے بعض کا انکار بھی ذلیل و رسوا کر دینے والے عذاب میں مبتلا ہونے کا باعث

بتا ہے۔ یقولون نؤمن ببعض و نکفر ببعض ... اعتدنا للکافرین عذاباً مہیناً

۶۔ پیغمبر اسلام ﷺ یا کسی بھی پیغمبر خدا کے انکار کی صورت میں اہل کتاب ذلیل و رسوا کر دینے والے عذاب میں

بتلا کیے جائیں گے۔ اولئک ہم الکافرون حقاً و اعتدنا للکافرین عذاباً مہیناً مفسرین کے بقول "لکافرین" کے مورد نظر

مصدق یہود و نصاریٰ ہیں۔

۷۔ عذاب خداوندی گوناگوں اقسام اور مختلف اثرات و نتائج کا حامل ہے۔ و اعتدنا للكافرين عذاباً مهيناً عذاب خداوندی کو ذلیل و رسوا کر دینے والا قرار دینا اس بات کی علامت ہے کہ یا عذاب الہی کی متعدد اقسام ہیں یا اس کی ایک ہی قسم ہے لیکن اس کے اثرات مختلف ہیں۔

۸۔ بعض انبیائے خدا ﷺ کے انکار اور بعض پر ایمان لانے کی بنیاد غرور اور خود محوری ہے۔

و اعتدنا للكافرين عذاباً مهيناً چونکہ عذاب الہی انسان کے گناہ کے متناسب ہوتا ہے "جزائی وفاقاً"، بنا بریں منکرین رسالت کا ذلیل و رسوا کر دینے والے عذاب میں مبتلا ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ غرور و تکبر اور خود خواہی جیسی ذہنیت کے مالک ہیں اور یہ چیز ان کے کفر اختیار کرنے کا باعث بنی ہے۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کو جھٹلانا ۶

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا عذاب ۳; اللہ تعالیٰ کے عذاب کے اثرات ۷

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کو جھٹلانا ۱، ۲، ۵، ۶، ۸

اہل کتاب: اہل کتاب کو دھمکی ۶

ایمان: انبیاء ﷺ پر ایمان ۲، ۸; ایمان کا متعلق ۱، ۲، ۸; خداوند متعال پر ایمان ۱

تکبر: تکبر کے اثرات ۸

جہنم: جہنم کا ابھی سے ہونا ۳

سزا: سزا کے مراتب ۳

عذاب: عذاب کی اقسام ۷; عذاب کے اسباب ۵، ۶; عذاب کے مراتب ۵

غرور: غرور کے اثرات ۸

کفار: کفار کی سزا ۳، ۳

کفر: انبیاء ﷺ کے بارے میں کفر ۳; خداوند عالم کے بارے میں کفر ۳; کفر کے موارد ۱، ۲

آیت ۱۵۲

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أَجْرُهُمْ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾.

اور جو لوگ اللہ اور رسول پر ایمان لے آئے اور رسولوں کے درمیان تفرقہ نہیں پیدا کیا خدا عنقریب انہیں ان کا اجر عطا کرے گا اور وہ بہت زیادہ بخشنے والا اور مہربانی کرنے والا ہے۔

۱۔ انبیاء ﷺ اور ادیان الہی ایک بہم پیوستہ مجموعہ ہے۔ والذین امنوا باللہ و رسلہ و لم یفرقوا بین احد منهم

۲۔ خداوند متعال نے تمام انبیاء ﷺ پر ایمان لانے اور مذہبی اختلافات کے اسباب دور کرنے کی دعوت دی اور

اس پر تاکید کی ہے۔ والذین آمنوا باللہ و رسلہ و لم یفرقوا بین احد منهم

۳۔ خداوند عالم پر ایمان اور تمام انبیاء ﷺ پر اعتقاد کے درمیان تلازم پایا جاتا ہے۔ والذین آمنوا باللہ و رسلہ و لم

یفرقوا بین احد منهم

۴۔ جو لوگ تمام انبیاء ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں وہ بلند و بالا مقام، عزت اور مرتبے سے بہرہ مند ہوں گے۔

والذین آمنوا باللہ و رسلہ و لم یفرقوا بین احد منهم اولئک کلمہ "اولئک" کے ذریعے مومنین کی طرف اشارہ ان کے

بلند و بالا مقام کی دلیل ہے۔

۵۔ خداوند متعال اور تمام انبیاء ﷺ پر ایمان لانے والوں کو بہت زیادہ الہی اجر و پاداش کا وعدہ۔ والذین امنوا باللہ

و رسلہ ... اولئک سوف یؤتیہم اجورہم

۶۔ خداوند عالم غفور (بہت زیادہ بخشنے والا) اور رحیم (بہت زیادہ مہربان) ہے۔

و كان الله غفوراً رحيماً

۷۔ خداوند عالم اور تمام انبياء ﷺ پر عقيدہ، الہی مغفرت و رحمت کے حصول کا موجب بنتا ہے۔
والذين امنوا بالله و رسله ... و كان الله غفوراً رحيماً

۸۔ خداوند عالم کا اپنے بندوں کو پاداش دینا اس کی مغفرت و رحمت کا ایک جلوہ ہے۔ اولئك سوف يؤتيهم اجرهم و
كان الله غفوراً رحيماً

۹۔ خداوند عالم کا اپنے بندوں کو بخشش دینا اس کی رحمت کی تجلی ہے۔ والذين امنوا بالله و رسله ... و كان الله غفوراً
رحيماً ممکن ہے "رحيماً" کی صفت مغفرت الہی کے سرچشمہ کی طرف اشارہ ہو۔

اختلاف: دینی اختلاف کا حل ۲

ادیان: ادیان میں ہم آہنگی ۱

اسماء و صفات: رحيم ۶; غفور ۶

الله تعالى: الله تعالى کا وعدہ ۵; الله تعالى کی رحمت کے موجبات ۷; الله تعالى کی رحمت ۸، ۹; الله تعالى کی مغفرت ۸، ۹; الله
تعالى کی پاداش ۵، ۸; الله تعالى کی دعوت ۲;

انبياء ﷺ: انبياء ﷺ میں ہم آہنگی ۱

ایمان: انبياء ﷺ پر ایمان ۲، ۳، ۴، ۵، ۷; ایمان کا متعلق ۲، ۳، ۴، ۵، ۷; ایمان کے اثرات ۲، ۳، ۷; خداوند عالم پر

ایمان ۳، ۵، ۷

بخشش: بخشش کے اسباب ۷

مؤمنین: مؤمنین کی بخشش ۹; مؤمنین کی پاداش ۵; مؤمنین کی عزت ۳; مؤمنین کے مقامات ۳

آیت ۱۵۳

﴿يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰ أَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالُوا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذَلِكَ وَآتَيْنَا مُوسَىٰ سُلْطَانًا مُّبِينًا﴾

پیغمبر یہ اہل کتاب آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر آسمان سے کوئی کتاب نازل کر دیجئے تو انہوں نے موسیٰ سے اس سے زیادہ سنگین سوال کیا تھا جب ان سے یہ کہا کہ ہمیں اللہ کو علی الاعلان دکھلا دیجئے تو ان کے ظلم کی بنا پر انہیں ایک بجلی نے اپنی گرفت میں لے لیا پھر انہوں نے ہماری نشانیوں کے آجانے کے باوجود گوسالہ بنا لیا تو ہم نے اس سے بھی درگزر کیا اور موسیٰ کو کھلی ہوئی دلیل عطا کر دی۔

۱۔ اہل کتاب پیغمبر اکرم ﷺ سے فضول اور بے جا آرزو رکھتے تھے کہ آسمان سے ان پر کوئی کتاب یا لکھی ہوئی چیز نازل ہو۔ یسئلك اهل الكتاب ان تنزل عليهم كتاباً من السماء

۲۔ یہود، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خدا کو آشکار طور پر دیکھنے کا بے جا مطالبہ کرتے تھے۔ فقد سالوا موسى اكبر من ذلك فقالوا ارنا الله جهرة

۳۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اہل کتاب کے بے جا مطالبات کی جڑ اور اصل وجہ عناد، ہٹ دھرمی اور بہانہ تراشی تھی۔ فقد سالوا موسى اكبر من ذلك ... فاخذتهم الصاعقة بظلمهم

اہل کتاب کے مطالبات کے متعلق آیت شریفہ کا مذمت آمیز لب و لہجہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حق کے متلاشی ہونے کی بنا پر نہیں بلکہ بہانہ تراشی، عناد و دشمنی کی وجہ سے اس طرح کے مطالبات پیش کرتے تھے۔

۲۔ انبیاء ﷺ کی دعوت کے مقابلے میں اہل کتاب کا شیوہ یہ تھا کہ بے جا قسم کے معجزات دکھانے کا مطالبہ کرتے تھے۔ یسئلك اهل الكتاب ... فقد سالوا موسي اكبر من ذلك

۵۔ یہودیوں کی طرف سے خدا کو دیکھنے کا مطالبہ ایک ظالمانہ مطالبہ تھا اور اسی وجہ سے ان پر بجلی گری اور وہ عذاب میں مبتلا ہوئے۔ فقالوا ارنا الله جهرة فاخذتهم الصاعقة بظلمهم

۶۔ بنی اسرائیل خدا کو واضح طور پر دیکھنے کا مطالبہ کرنے کی وجہ سے آسمانی بجلی کے ذریعے ہلاک ہوئے۔ فاخذتهم الصاعقة بظلمهم

۷۔ بعض گناہ دنیوی عذاب کا باعث بنتے ہیں۔ فقالوا ارنا الله جهرة فاخذتهم الصاعقة

۸۔ اہل کتاب خصوصاً یہود، ظاہر بین اور مادی سوچ رکھنے والے لوگ تھے۔ یسئلك اهل الكتاب ان تنزل عليهم كتاباً من السماء ... فقالوا ارنا الله

۹۔ یہودیوں کا آنحضرت ﷺ سے اپنے اوپر آسمانی کتاب کے فزول کے مطالبے سے زیادہ بے جا مطالبہ وہ تھا جو انہوں نے حضرت موسیٰ ﷺ سے خدا کو دیکھنے کے بارے میں کیا۔ یسئلك اهل الكتاب ... فقد سالوا موسي اكبر من ذلك

۱۰۔ ظلم، دنیا میں عذاب خداوندی سے دوچار ہونے کا باعث بنتا ہے۔ فاخذتهم الصاعقة بظلمهم

۱۱۔ خداوند عالم کے بارے میں مادی سوچ اور انبیاء ﷺ کے سامنے بہانہ تراشی ظلم کے واضح مصادیق میں سے

ہے اور عذاب الہی میں مبتلا ہونے کا باعث بنتا ہے۔ یسئلك اهل الكتاب ... فاخذتهم الصاعقة بظلمهم

۱۲۔ خداوند متعال کو ظاہری حواس کے ذریعے دیکھنا ناممکن اور بے جا توقع ہے۔ فقالوا ارنا الله جهرة فاخذتهم

الصاعقة بظلمهم

۱۳۔ گذشتہ لوگوں کے انجام سے نصیحت لینا اور عبرت حاصل کرنا لازمی ہے۔ یسئلك اهل الكتاب ... فاخذتم الصاعقة بظلمهم

۱۴۔ طبعی عوامل خداوند عالم کے تحت قدرت اور اسی کے فرمان کے تابع ہیں۔ فاخذتم الصاعقة بظلمهم

۱۵۔ توحید اور خدا پرستی کے لزوم پر موجود روشن اور واضح دلائل کے مشاہدہ کے باوجود یہودیوں نے کفر اختیار کیا اور بچھڑے کی پرستش شروع کر دی۔ ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاء تم البينات

۱۶۔ جانتے بوجھتے ہوئے گناہ کا ارتکاب اور انحراف کا شکار ہونا بہت زیادہ رذالت اور پلیدی کی علامت ہے۔

ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاء تم البينات "من بعد..." کی قید اس بات کی علامت ہے کہ اہل کتاب کے اعمال کی مذمت کی وجہ یہ ہے کہ وہ سب کچھ جاننے کے باوجود اور اتمام حجت کے بعد مرتد ہوئے اور کفر اختیار کر لیا۔

۱۷۔ بنی اسرائیل پر آسمانی بجلی کا گرنا ان کیلئے خدا کی واضح نشانیوں میں سے تھا۔ فاخذتم الصاعقة بظلمهم ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاء تم البينات

۱۸۔ عہد موسیٰ ﷺ کے یہودی بچھڑے کی پوجا کر کے مرتد ہو گئے لیکن خداوند عالم نے انہیں معاف کر دیا۔

ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاء تم البينات فففوننا عن ذلك

۱۹۔ حضرت موسیٰ ﷺ کو خداوند عالم کی جانب سے واضح دلائل اور روشن براہین عطا کیے گئے تھے۔ و اتینا موسیٰ سلطاناً مبیناً

۲۰۔ حضرت موسیٰ ایفائے رسالت اور لوگوں پر اتمام حجت کی بہت زیادہ قدرت اور بے پناہ صلاحیت کے مالک

تھے۔ و اتینا موسیٰ سلطاناً مبیناً

۲۱۔ خداوند متعال نے اہل کتاب کی بہانہ تراشیوں اور اوٹ پٹانگ باتوں کے مقابلے میں پیغمبر اسلام ﷺ کو دلا سے

دیا اور ان کی حمایت کی ہے۔ یسئلك اهل الكتاب ان تنزل علیهم ... و اتینا موسیٰ سلطاناً مبیناً

پیغمبر اسلام ﷺ کے سامنے، بہانے تراشنے والے یہودیوں کو عذاب میں مبتلا کرنے کے ذکر کا مقصد آنحضرت ﷺ

کو دلا سے دینا اور آپ ﷺ کی حمایت کا وعدہ کرنا ہے۔

آسمانی بجلی: آسمانی بجلی کا عذاب ۵؛ آسمانی بجلی کے ذریعے ہلاکت ۶

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کو دلا سے ۲۱؛ آنحضرت ﷺ اور اہل کتاب ۲۱

آیات خدا: ۱۴

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی رؤیت ۲۱، ۵، ۶، ۹، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کا عذاب ۱۱، اللہ تعالیٰ کا معاف کرنا ۱۸؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۱۳

انحراف: انحراف کی مذمت ۱۶

اہل کتاب: اہل کتاب اور آنحضرت ﷺ ۱، ۳؛ اہل کتاب اور انبیاء ﷺ ۳؛ اہل کتاب اور حضرت موسیٰ ۲؛ اہل کتاب کا سلوک ۳؛ اہل کتاب کی بہانہ تراشی ۳، ۲۱؛ اہل کتاب کی دشمنی ۳؛ اہل کتاب کی ظاہر بینی ۸؛ اہل کتاب کی ہسٹ دھرمی ۳؛ اہل کتاب کے مطالبات ۱، ۳، ۳

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی ہلاکت ۶

بہانہ تراشی: بہانہ تراشی کے اثرات ۱۱

بے جا توقعات: ۱، ۲، ۱۲، ۹

تاریخ: تاریخ سے عبرت لینا ۱۳

توحید: توحید کے دلائل ۱۵

حضرت موسیٰ ﷺ: حضرت موسیٰ ﷺ اور اتمام حجت ۲۰؛ حضرت موسیٰ ﷺ کا احتجاج ۱۹؛ حضرت موسیٰ ﷺ کا

قصہ ۲۰؛ حضرت موسیٰ ﷺ کی قدرت ۲۰

حواس: حواس کا دائرہ ۱۲

سزا: آسمانی بجلی کے ذریعے سزا ۱۴؛ دنیوی سزا کے موجبات ۱۰

طبیعی عوامل: ۱۳

ظاہر بینی: ظاہر بینی کے اثرات ۱۱

ظلم: ظلم کے اثرات ۱۰؛ ظلم کے موارد ۵، ۱۱

عبادت:

خداوند عالم کی عبادت ۱۵

عذاب: دنیوی عذاب کے موجبات ۷؛ عذاب کے موجبات ۱۱

گذشتہ لوگ: گذشتہ لوگوں سے عبرت ۱۳

گناہ: جانتے بوجھتے ہوئے گناہ ۱۶؛ گناہ کی مذمت ۱۶؛

گناہ کے اثرات ۷

معجزہ: معجزہ کا مطالبہ ۳

یہود: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے یہود ۱۸؛ یہود اور آنحضرت ﷺ ۹؛ یہود اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ۲، ۹؛ یہود کا

ارتداد ۱۸؛ یہود کا بچھڑے کی پوجا کرنا ۱۵، ۱۸؛ یہود کا کفر ۱۵؛ یہود کو معاف کرنا ۱۸؛ یہود کی سزا ۱۷؛ یہود کی ظاہر بینی ۸؛

یہود کے مطالبات ۲، ۵، ۹

آیت ۱۵۳

﴿وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّورَ بِمِيثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمْ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ وَأَخَذْنَا مِنْهُمْ مِيثَاقًا

غَلِيظًا﴾.

اور ہم نے ان کے عہد کی خلاف ورزی کی بنا پر ان کے سروں پر کوہ طور کو بلند کر دیا اور ان سے کہا کہ دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اور ان سے کہا کہ خبردار ہفتہ کے دن کے معاملہ میں زیادتی نہ کرنا اور ان سے بڑا سخت عہد لے لیا۔

۱۔ خداوند متعال نے دھمکانے کی غرض سے یہود کے سروں پر کوہ طور بلند کر کے ان سے عہد و پیمان لیا۔

و رفعا فوقهم الطور بميثاقهم "طور" ایک خاص پہاڑ کا نام ہے۔ البتہ بعض کے نزدیک ہر پہاڑ کو طور کہا جاتا ہے

(مفردات)، "بميثاقهم" میں باء سببیت کیلئے

ہے اور بدیہی ہے کہ خود میثاق اس چیز کی دلیل اور سبب نہیں بن سکتا کہ خدا نے ان کے سروں پر کوہ طور بلند کیا لہذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ کوہ طور بلند کرنے کی علت ان سے میثاق کا لیا جانا تھا۔

۲۔ یہودی انتہائی سرکش لوگ تھے جو ڈرائے دھمکائے بغیر حق کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے تھے۔
و رفعنا فوقہم الطور بميثاقہم

۳۔ یہودی کی جانب سے میثاق توڑا جانا اس چیز کا سبب بنا کہ خداوند عالم ان پر غضبناک ہو اور کوہ طور کو ان کے سروں پر بلند کرے۔ و رفعنا فوقہم الطور بميثاقہم مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ جب عہد و پیمان کا توڑنا اور دوبارہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھنا کوہ طور کے بلند کیے جانے کی علت ہو لہذا "و رفعنا..." کا معنی یہ ہوگا کہ چونکہ انہوں نے پیمان الہی کو توڑا اور دوبارہ عہد شکنی کا ارادہ رکھتے تھے لہذا ہم نے انہیں ڈرائے دھمکانے کی غرض سے کوہ طور کو ان کے سروں پر بلند اور مسلط کر دیا۔

۴۔ کوہ طور کو یہودیوں کے سروں پر مسلط اور بلند کرنا حضرت موسیٰ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھا۔
و آتینا موسیٰ سلطاناً مبیناً و رفعنا فوقہم الطور کوہ طور کا بلند کیا جانا جملہ "و آتینا موسیٰ سلطاناً مبیناً" کے مصداق کا بیان ہو سکتا ہے۔

۵۔ خدا سے عہد باندھنا اور اس پر پابند رہنا بارگاہ خداوندی میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔
و رفعنا فوقہم الطور بميثاقہم بنی اسرائیل کی جانب سے دوبارہ عہد شکنی کا ارادہ رکھنے یا ان سے عہد و پیمان لینے کی غرض سے انہیں ڈرانا دھمکانا اس میثاق اور خدا سے کیے گئے وعدوں کو نبھانے کی خاص اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

۶۔ عہد حضرت موسیٰ ﷺ کے یہودی خضوع و خشوع کے ساتھ بیت المقدس میں داخل ہونے پر مامور تھے۔
و قلنا لهم ادخلوا الباب سجداً بعض مفسرین کے بقول "الباب" سے مراد شہر بیت المقدس کا دروازہ ہے اور "سجداً" ساجد کی جمع ہے جبکہ سجدہ سے مراد اس کا لغوی معنی "خضوع" ہو سکتا ہے۔

۷۔ خداوند متعال نے عہد حضرت موسیٰ ﷺ کے یہودیوں کو بیت المقدس میں داخل ہوتے وقت بارگاہ خداوندی میں سجدے کا حکم دیا تھا۔

و قلنا لهم ادخلوا الباب سجدا

۸۔ خداوند عالم کے نزدیک بیت المقدس کا احترام اور عظمت بہت زیادہ ہے۔ و قلنا لهم ادخلوا الباب سجداً بیت المقدس میں داخل ہوتے وقت خضوع اور سجدے کا حکم، خداوند عالم کے ہاں اس کی حرمت و عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

۹۔ خداوند متعال نے ہفتے کے دن کو یہودیوں کیلئے رسمی چھٹی کے طور پر اعلان کیا۔

و قلنا لهم لا تعدوا فی السبت چونکہ صرف ہفتے کے دن ہی تجاوز سے منع کیا گیا ہے اور "سبت" کا لغوی معنی چھٹی اور کام سے ہاتھ اٹھا لینا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہفتے کے دن تجاوز سے مراد یہ ہے کہ چھٹی کی مراعات نہ کرنا: بنا بریں جملہ "لا تعدوا فی السبت" سے پتہ چلتا ہے کہ ہفتے کے دن چھٹی کرنا بنی اسرائیل کیلئے خدا کی جانب سے باقاعدہ حکم تھا۔

۱۰۔ یہودیوں کیلئے ہفتے کے دن ماہی گیری حرام تھی اور خداوند عالم کی جانب سے اس حکم کی مخالفت سے منع کیا گیا تھا۔ و قلنا لهم لا تعدوا فی السبت "لا تعدوا" کا "فی السبت" کے ساتھ مقید ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ہفتے کا دن یہودیوں کیلئے خاص حکم کا حامل تھا۔ دوسری آیات کو سامنے رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ اس خاص حکم سے مراد ماہی گیری کی حرمت کا حکم ہے۔

۱۱۔ خداوند متعال نے یہودیوں سے اپنے فرامین کے اجرائی، احکام کے نفاذ اور اپنی حدود کی مراعات کرنے کا ٹھوس عہد و پیمان لیا تھا۔ و قلنا لهم ... و اخذنا منهم میثاقاً غلیظاً

۱۲۔ خداوند متعال نے یہودیوں سے جو پیمان لئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ وہ خضوع و خشوع کے ساتھ بیت المقدس میں داخل ہونگے اور ہفتے کی چھٹی کے قانون کی پاسداری کریں گے۔ و قلنا لهم ادخلوا ... و اخذنا منهم میثاقاً غلیظاً

۱۳۔ یہودیوں وعدہ خلافی اور پیمان شکنی کے جرثومے پائے جاتے تھے۔ و اخذنا منهم میثاقاً غلیظاً

احکام: ۱۰

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا عہد و پیمان ۵; اللہ تعالیٰ کا غضب ۳; اللہ تعالیٰ کا یہودیوں کے ساتھ عہد و پیمان ۱، ۱۱، ۱۲; اللہ تعالیٰ کی دھمکی ۱; اللہ تعالیٰ کے اوامر ۱، ۱۱; اللہ تعالیٰ کے نواہی ۱۰

بیت المقدس: بیت المقدس کی عظمت و حرمت ۸; بیت المقدس میں داخل ہونا ۱، ۱۲; بیت المقدس میں داخل ہونے کے آداب ۶

تہدید: تہدید کے اثرات ۲

حضرت موسیٰ ﷺ: حضرت موسیٰ ﷺ کا معجزہ ۳

سجدہ: خدا کو سجدہ کرنا ۴

شکار: حرام شکار ۱۰; مچھلی کا شکار ۱۰

عہد: ایفائے عہد ۵; عہد شکنی کا پیش خیمہ ۱۳; عہد شکنی کے اثرات ۳

مقدس مقامات: ۸

ہفتے کا دن: ہفتے کے دن کی چھٹی ۹، ۱۲

یہود: عہد حضرت موسیٰ ﷺ کے یہود ۶، ۷; یہود اور کوہ طور ۱، ۳، ۳; یہود بیت المقدس میں ۶; یہود کو دھمکی ۱، ۲; یہود کی

تاریخ ۷; یہود کی عہد شکنی ۳، ۱۳; یہود کی نافرمانی ۲; یہود کے محرمات ۱۰; یہود کے ہاں ہفتہ ۹، ۱۰، ۱۲

آیت ۱۵۵

﴿فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا﴾.

پس ان کے عہد کو توڑ دینے، آیات خدا کے انکار کرنے اور انبیاء کو ناحق قتل کر دینے اور یہ کہنے کی بنا پر کہ ہمارے دلوں پر فطرتاً غلاف چڑھے ہوئے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ خدا نے ان کے کفر کی بنا پر ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے اور اب چند ایک کے علاوہ کوئی ایمان نہ لائے گا۔

۱۔ یہود عہد شکنی کرنے والے لوگ اور انبیاء ﷺ کے قاتل تھے۔ فبما نقضهم ميثاقهم و كفرهم بآيات الله و قتلهم الانبياء بغير حق

۲۔ خداوند عالم کے ساتھ باندھے گئے عہد و پیمان پر پابند رہنا لازمی ہے۔ فبما نقضهم ميثاقهم

۳۔ یہودی آیات الہی (انبیاء کے معجزوں اور...) کا انکار کرتے تھے۔ و كفرهم بآيات الله

۴۔ یہودیوں کے پاس انبیاء ﷺ کے قتل کی کوئی بھی توجیہ موجود نہیں تھی۔ و قتلهم الانبياء بغير حق

اگرچہ انبیاء ﷺ کا قتل ہمیشہ ناحق ہے لیکن اس کے باوجود خدا نے "بغیر حق" کی قید تو ضیحی ذکر کی ہے تاکہ اس مطلب کی طرف اشارہ کرے کہ انبیاء ﷺ کے قاتل خود بھی اس کے ناجائز اور ناروا ہونے سے آگاہ تھے۔

۵۔ انبیاء ﷺ راہ خدا میں قتل ہونے اور جام شہادت نوش کرنے تک اپنی رسالت کے ابلاغ اور ذمہ داری کی انجام دہی کی راہ میں ثابت قدم رہتے تھے۔

و قتلہم الانبیاء بغیر حق

۶۔ یہودی یہ کہہ کر انبیاء ﷺ کی تعلیمات کا تمسخر اڑایا کرتے تھے کہ ہم آپ ﷺ کی باتیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔

و قولہم قلوبنا غلف "غلف" جمع اغلف ہے اور یہ ایسی چیز کو کہا جاتا ہے جو پردے اور حجاب میں لپٹی ہوئی ہو: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کا اس جملہ "قلوبنا غلف" ہمارے دل پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں سے مقصد اور غرض انبیاء ﷺ کا مذاق اڑانا تھا۔

۷۔ یہودی فراوان اور وسیع علم کا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو انبیاء ﷺ کی تعلیمات سے بے نیاز سمجھتے تھے۔

و قولہم قلوبنا غلف مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ جب "غلف" غلاف کی جمع ہو اور اس کا معنی ظرف ہو۔ نابریں یہودیوں کا اس جملہ "قلوبنا غلف" سے مقصد یہ تھا کہ ان کے دل علم سے معمور ہیں اور انہیں تعلیمات انبیاء ﷺ کی کوئی ضرورت نہیں۔

۸۔ تعلیمات انبیاء ﷺ کو غیر علمی قرار دینا دراصل انہیں قبول نہ کرنے کیلئے یہودیوں کا بے بنیاد بہانہ تھا۔

و قولہم قلوبنا غلف یہ جو یہودی کہا کرتے تھے کہ ہمارے دل علم سے بھرے ہوئے ہیں۔ اس سے ان کا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تعلیمات انبیاء ﷺ کا کوئی علمی بنا ہوتا تو ہمارے دل انہیں درک کرتے اور اپنے اندر سمو لیتے اور یوں وہ یہ نتیجہ لیتے تھے کہ چونکہ تعلیمات انبیاء ﷺ ان کے دلوں میں گھر نہیں کر سکتیں لہذا ان کی کوئی علمی حیثیت نہیں ہے۔

۹۔ یہود: عہد شکنی، آیات الہی کے انکار اور انبیاء ﷺ کو قتل کرنے کی وجہ سے خداوند عالم کی پھٹکار اور غضب کا نشانہ بنے۔ فبما نقضہم میثاقہم ... و قتلہم الانبیاء مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ مشابہ آیات کے قرینے کی بنا پر "بما نقضہم..."، "لناہم" جیسے فعل محذوف کا متعلق ہو۔

۱۰۔ دعوت انبیاء ﷺ کے مقابلے میں یہود کا علمی غرور و گھمنڈ ان کیلئے لعنت خدا میں بتلا ہونے کا باعث بنا۔

و قولہم قلوبنا غلف "قولہم" کا کلمہ "نقضہم" پر عطف ہے لہذا یہ بھی "لناہم" جیسے محذوف فعل سے متعلق ہے۔ یعنی بقولہم ... لناہم۔

۱۱۔ یہودیوں کا کفر خداوند عالم کی جانب سے ان کے دلوں پر مہر لگا دینے کا باعث بنا۔

و قولہم قلوبنا غلف بل طبع اللہ علیہا بکفرہم

۱۲۔ یہودیوں کے دل ایسے پردوں میں لپٹے ہوئے تھے جن سے انبیاء ﷺ کی تعلیمات ان میں سرایت نہیں کر سکتی تھیں۔
بل طبع اللہ علیہا بکفرہم

۱۳۔ یہودیوں کے ادعا کے برعکس ان کے دل علم سے خالی اور پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیمات کے سمجھنے سے عاجز و ناتواں تھے۔ قولہم قلوبنا غلف بل طبع اللہ علیہا مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے جب جملہ "قلوبنا غلف" سے یہودیوں کی مراد یہ ہو کہ ہمارے دل وسیع علوم سے بھرے ہوئے ہیں۔

۱۴۔ دلوں کا تعلیمات انبیاء ﷺ کے درک کرنے پر قادر ہونا یا اس سے عاجز ہونا خداوند عالم کے اختیار میں ہے۔
بل طبع اللہ علیہا بکفرہم

۱۵۔ قلب (دل) شناخت کے وسائل میں سے ایک ہے۔ و قولہم قلوبنا غلف بل طبع اللہ علیہا بکفرہم
۱۶۔ کفار ہٹ دھرمی اور کفر کے نتیجے میں دینی معارف کے سمجھنے سے عاجز ہونے کو خدا کے سامنے عذر کے طور پر پیش نہیں کر سکتے۔ بل طبع اللہ علیہا بکفرہم اگر جملہ "قلوبنا غلف" سے مراد یہ ہو کہ یہودی واقعا پیغمبر اسلام ﷺ یا دوسرے انبیاء ﷺ کی تعلیمات سمجھنے سے عاجز تھے اور اس اساس پر اپنے آپ کو معذور خیال کرتے تھے تو پھر جملہ "بل طبع اللہ" کا معنی یہ ہوگا کہ پیغمبر اکرم ﷺ کی باتیں درک کرنے سے عاجز ہونا خداوند عالم کی بارگاہ میں عذر کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا کیونکہ خود ان کا کفر اس طرح کی حالت ایجاد کرنے کا سبب بنا کہ وہ تعلیمات پیغمبر اکرم ﷺ کو سمجھنے سے عاجز ہو گئے۔

۱۷۔ یہودی جبر کے قائل اور ایمان پر قادر نہ ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔ و قولہم قلوبنا غلف بل طبع اللہ علیہا بکفرہم

اس احتمال کی بنا پر کہ جب "قلوبنا غلف" سے یہودیوں کی مراد یہ ہو کہ وہ اپنی حالت کفر کو غیر اختیاری علل و اسباب کی طرف منسوب کرتے تھے۔

۱۸۔ ہٹ دھرمی اور یقین نہ کرنے سے انسان کا دل بند ہو جاتا ہے اس پر تالے لگ جاتے ہیں اور وہ الہی معارف کی شناخت اور ہدایت و راہنمائی کا اثر قبول کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔

قلوبنا غلف بل طبع الله عليها بكفرهم

۱۹۔ یہودیوں کے کفر کی وجہ سے خداوند عالم نے یہ تقدیر کر دیا کہ ان کے دل تعلیمات انبیاء ﷺ کے نفوذ سے محروم

رہیں۔ بل طبع الله عليها بكفرهم

۲۰۔ یہودیوں کے مہر لگے ہوئے اور ہٹ دھرمی کے پردوں میں لپٹے ہوئے دل ان کیلئے اسلام کی طرف مائل ہونے

کی راہ میں رکاوٹ تھے۔ بل طبع الله عليها بكفرهم فلا يؤمنون الا قليلاً

۲۱۔ بہت سارے یہود کبھی بھی پیغمبر اسلام ﷺ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ فلا يؤمنون الا قليلاً

۲۲۔ عہد پیغمبر ﷺ کے یہودیوں میں چند گنے چنے حق پرست انسان بھی موجود تھے۔ فلا يؤمنون الا قليلاً

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانا ۳، ۹

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے عہد ۲؛ اللہ تعالیٰ کی تقدیرات ۱۹؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی لعنت ۹، ۱۰

اللہ تعالیٰ کے مبغوضین: ۹

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کا قتل ۵؛ انبیاء ﷺ کو جھٹلانا ۸؛ انبیاء ﷺ کی تعلیمات ۸؛ انبیاء ﷺ کی تعیمات کا سمجھنا ۱۳؛

انبیاء ﷺ کی ثابت قدمی ۵؛ انبیاء ﷺ کی دعوت ۱۰؛ انبیاء ﷺ کی رسالت ۵؛ انبیاء ﷺ کی شہادت ۵؛ انبیاء ﷺ کے قتل کے اثرات ۹

ایمان: ایمان کے موانع ۱۷

دین: دین شناسی کے موانع ۸؛ دینی تعلیمات سے جاہل ہونا ۱۶؛ دینی تعلیمات کا مذاق اڑانا ۶

شناخت: شناخت کے ذرائع ۱۵؛ شناخت کے موانع ۱۸

عذر: ناقابل قبول عذر ۱۶

عوام: عوام اور تعلیمات انبیاء ﷺ ۱۳

عہد: ایفائے عہد ۲؛ عہد شکنی کے اثرات ۹

قلب: قلب پر مہر لگنے کے عوامل ۱۸؛ قلب کا کردار ۱۵

کفار: کفار کا کفر ۱۶؛ کفار کی ہٹ دھرمی ۱۶

کفر: آنحضرت ﷺ کے بارے میں کفر ۲۱؛ کفر کے اثرات ۱۱، ۱۹

لعنت: لعنت کے اسباب ۹

لعنت جن کے شامل حال ہے: ۹، ۱۰

معجزہ: معجزے کو جھٹلانا ۳

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۱۷

ہٹ دھرمی: ہٹ دھرمی کے اثرات ۱۸

ہدایت: ہدایت کے موانع ۱۸، ۲۰

یہودی: حق پرست یہودی ۲۲؛ صدر اسلام کے یہودی ۲۲؛ یہودی اور آنحضرت ﷺ ۱۳، ۲۱؛ یہودی اور آیات خدا ۳؛

یہودی اور اسلام ۲۰؛ یہودی اور انبیاء علیہ السلام ۶، ۷، ۸، ۱۰، ۱۲؛ یہودی اور قتل انبیاء علیہ السلام ۱، ۳، ۹؛ یہودیوں پر لعنت ۹؛

یہودیوں کا دعویٰ ۷، ۱۷؛ یہودیوں کا علم ۷؛ یہودیوں کا علمی غرور ۱۰؛ یہودیوں کا قلب ۱۳؛ یہودیوں کا کفر ۳، ۱۱، ۱۹؛

یہودیوں کا گھمنڈ ۱۰؛ یہودیوں کا نظریہ جبر کی طرف رجحان ۱۷؛ یہودیوں کی اقلیت ۲۲؛ یہودیوں کی اکثریت ۲۱؛ یہودیوں کی

بہانہ تراشی ۸؛ یہودیوں کی جہالت ۱۳؛ یہودیوں کی عہد شکنی ۱، ۹؛ یہودیوں کی ہٹ دھرمی ۱۹؛ یہودیوں کے دلوں پر مہر لگنا

۱۱، ۱۲، ۱۹، ۲۰

آیت ۱۵۶

﴿وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا﴾

اور ان کے کفر اور مریم پر عظیم بہتان لگانے کی بنا پر۔

۱۔ یہود، کفر کے دلدادہ تھے۔ و بکفرهم

۲۔ یہودیوں کا حضرت مریم ؑ پر بہتان باندھنا، ان کے کفر کا ایک نمونہ ہے۔ و بکفرہم و قولہم علی مریم بھتاناً عظیماً

اس احتمال کی بنا پر جب "قولہم" "بکفرہم" میں موجود کفر کی تفسیر و توضیح ہو۔

۳۔ یہودی حضرت عیسیٰ ؑ کی رسالت کے منکر تھے۔ و بکفرہم "کفر" کا بطور مکرر ذکر کرنا، جسے آیات کے اس حصے میں یہودیوں کی طرف نسبت دیا گیا ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ارتکاب کفر کے موارد بھی متعدد ہیں۔ مذکورہ بالا مطلب میں بعد والے حصوں کو سامنے رکھتے ہوئے اور ان کے قرینہ کی بنا پر کفر سے مراد حضرت عیسیٰ کی رسالت کا انکار ہے۔

۴۔ یہودیوں نے حضرت مریم ؑ پر بدکرداری کا بہت برا الزام لگایا۔ و قولہم علی مریم بھتاناً عظیماً "بہتان" کا معنی افتراء اور الزام ہے اور اس آیت میں اس سے مراد فحاشی اور بے عفتی ہے۔

۵۔ حضرت مریم ؑ انتہائی مقدس اور پاک دامن خاتون تھیں۔ و بکفرہم و قولہم علی مریم بھتاناً عظیماً

۶۔ خدا کے برگزیدہ لوگوں پر تہمت لگانا بہت بڑا گناہ ہے۔ و بکفرہم و قولہم علی مریم بھتاناً عظیماً

۷۔ حضرت عیسیٰ ؑ کی رسالت کا انکار کر کے یہودی کفر کے مرتکب ہوئے اور یہ چیز ان کیلئے لعنت خدا میں گرفتار ہونے کا سبب بنی۔ و بکفرہم و قولہم علی مریم بھتاناً عظیماً مذکورہ بالا مطلب اس احتمال کی بنا پر ہے کہ جب "بکفرہم" گذشتہ آیت میں موجود "بکفرہم" پر عطف ہو۔ اس بنا کے مطابق "بکفرہم" محذوف فعل "لناہم" سے متعلق ہوگا۔

۸۔ خدا کی لعنت و پھٹکار کا شکار ہونے کے علل و اسباب میں سے ایک یہودیوں کا حضرت مریم پر ناروا تہمت لگانا تھا۔ و قولہم علی مریم بھتاناً عظیماً

۹۔ پاک دامن افراد کی طرف فحاشی اور بے عفت ہونے کی نسبت دینا (قذف) حرام اور رحمت خداوندی سے دوری کا باعث بنتا ہے۔ و بکفرہم و قولہم علی مریم بھتاناً عظیماً

۱۰۔ حضرت مریم ؑ پر یوسف نامی بڑھتی سے ناجائز تعلقات اور اس سے حاملہ ہونے کا الزام حضرت

مریم ؑ کی پاک و مقدس شخصیت پر یہودیوں کا بہت بڑا بہتان تھا۔ و بکفرهم و قولهم علی مریم بہتاناً عظیماً
 امام صادق ؑ فرماتے ہیں: ...الم ینسبوا مریم بنت عمران الی انھا حملت۔ بعیسی من رجل نجار اسمہ یوسف...
 (۱) یعنی... کیا انہوں نے مریم بنت عمران پر یہ الزام نہیں لگایا کہ وہ یوسف نامی ایک بڑھئی سے ناجائز تعلقات کے نتیجے میں
 حاملہ ہوئیں اور حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔

احکام: ۹

افتراء: افتراء کی حرمت ۹

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی لعنت ۷، ۸

برگزیدہ لوگ: برگزیدہ لوگوں پر تہمت لگانا ۶; برگزیدہ لوگوں کے فضائل ۶

پاکدامن: پاکدامن پر تہمت لگانا ۹

حضرت عیسیٰ ؑ: حضرت عیسیٰ ؑ کو جھٹلانا ۳، ۷; حضرت عیسیٰ ؑ کی ولایت ۱۰

حضرت مریم ؑ: حضرت مریم ؑ پر تہمت ۲، ۳، ۸، ۱۰; حضرت مریم ؑ کا قصہ ۱۰; حضرت مریم ؑ کی پاکدامنی

۵; حضرت مریم ؑ کے فضائل ۵

خواتین: عفیف اور پاکدامن خواتین ۵

روایت: ۱۰

فحاشی: فحاشی کی تہمت ۹

قذف: قذف کی حرمت ۹

کفار: ۱

کفر: کفر کے اثرات ۷

گناہ: گناہ کبیرہ ۶

جز ہو تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ ان کا حضرت عیسیٰ کی رسالت کا اعتراف کرنا

ایک حقیقی اور واقعی اعتراف تھا لیکن اس کے باوجود وہ انہیں قتل کرنے کا دعویٰ کرتے تھے اور یہ ان کی شدید خباثت پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ یہود حضرت عیسیٰ ﷺ کی نبوت کا تمسخر اڑاتے تھے۔ و قولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ مذکورہ بالا مطلب اس پر مبنی ہے کہ جب "رسول اللہ" یہودیوں کا کلام ہو۔ اس اساس پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ ﷺ کا مذاق اڑانے کی خاطر ان کی رسالت کا اقرار کرتے تھے۔

۴۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرنے کے باوجود انہیں قتل کرنے کا دعویٰ کرنا یہودیوں کیلئے خداوند عالم کی لعنت اور غضب کا شکار ہونے کا موجب بنا۔ و قولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ اس احتمال کی بنا پر جب "قولہم" آیت نمبر ۱۵۵ میں مذکور "نقضہم" پر عطف ہو۔

۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ حضرت مریم ﷺ کے بیٹے اور خدا کی جانب سے بھیجے ہوئے ایک رسول ہیں۔ و قولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ

۶۔ یہودیوں کے اپنے خیال کے برعکس نہ تو انہوں نے حضرت عیسیٰ ﷺ کو قتل کیا اور نہ ہی صلیب پر چڑھایا۔ و قولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم ... و ما قتلوه و ما صلبوه

۷۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کے شبہ میں کسی اور کو سولی دے کر قتل کر دیا۔ و ما قتلوه و ما صلبوه و لکن شبہ لہم جملہ "ولکن شبہ لہم" میں استدراک سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ ﷺ سمجھتے ہوئے کسی اور شخص کو سولی دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔

۸۔ یہودیوں نے خود حضرت عیسیٰ ﷺ کے قتل اور صلیب پر چڑھائے جانے کے بارے میں اختلاف کیا۔ ان الذین اختلفوا فیہ

۹۔ جہالت، اختلاف کا سبب ہے۔ و ان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لہم بہ من علم

۱۰۔ یہودیوں کا حضرت عیسیٰ ﷺ کو قتل کرنے کا دعویٰ علم و یقین پر نہیں بلکہ ظن و گمان کی اساس پر استوار تھا۔ ان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لہم بہ من علم الا اتباع الظن

۱۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کا سولی اور صلیب پر چڑھائے جانے کا دعویٰ صرف گمان کی اساس و بنیاد پر استوار ہے۔
و قولہم انا قتلنا المسیح ... و ما قتلوه و ما صلبوه و لكن شبه لهم

۱۲۔ ظن اور گمان کی اساس پر استوار دعووں اور باتوں سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ ما لهم به من علم الا اتباع الظن جملہ "ان الذين... الا اتباع الظن" ان لوگوں کیلئے مذمت آمیز لفظ و لہجہ ہے جن کے اعتقادات ظن و گمان کی اساس پر استوار ہوتے ہیں۔

۱۳۔ تاریخی واقعات میں ظن و گمان کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ ما لهم به من علم الا اتباع الظن

۱۴۔ یہودی، حضرت عیسیٰ ﷺ کی پیدائش اور موت کے بارے میں غلط قسم کا گمان اور نادرست ادعا رکھتے تھے۔
قولہم علی مریم بھتانا عظیماً۔ و قولہم انا قتلنا المسیح ... ما لهم به من علم

۱۵۔ یہودیوں نے قطعی طور پر حضرت عیسیٰ ﷺ کو قتل نہیں کیا۔ و ما قتلوه یقیناً

۱۶۔ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ ﷺ کی شکل و شبہات اختیار کرنے والے جوان کو موت کے گھاٹ اتارا اور

صلیب پر چڑھا دیا۔ و قولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ و ما قتلوه

امام باقر ﷺ فرماتے ہیں: ... و اخذوا الشاب الذی القی علیہ شبح عیسیٰ فقتل و صلب ...^(۱) یعنی انہوں نے

اس جوان کو پکڑ لیا جو حضرت عیسیٰ ﷺ کی شکل و شبہات اختیار کیے ہوئے تھا اور اسے موت کے گھاٹ اتارا اور
صلیب پر لٹکا دیا...

اختلاف: اختلاف کے عوامل ۹

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی لعنت کے اسباب ۳; اللہ تعالیٰ کے غضب کے اسباب ۳

اللہ تعالیٰ کے مغضوبین: ۳

تاریخ: صحیح تاریخ کا معیار ۱۳

جہالت: جہالت کے اثرات ۹

(۱) تفسیر قمی، ج ۱، ص ۱۰۳، نور الثقلین، ج ۱، ص ۵۶۹، ح ۵۳۔

حضرت عیسیٰ ﷺ : حضرت عیسیٰ ﷺ کا تمسخر ۳؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کا قتل ۱۱؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی پیدائش ۱۳؛
 حضرت عیسیٰ ﷺ کی صلیب ۱۱؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی موت ۱۳؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی نبوت ۵؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی
 والدہ ۵ حضرت مریم ﷺ : حضرت مریم ﷺ کا بیٹا ۵

روایت: ۱۶

ظن: ظن و گمان سے اجتناب ۱۲؛ ظن و گمان کا بے وقعت ہونا ۱۳

کفار: ۲

گفتگو: بے علم گفتگو ۱۲

لعنت جن کے شامل حال ہے: ۳

یہودی: یہودی اور حضرت عیسیٰ ﷺ ۲، ۳، ۶، ۱۳؛ یہودی اور حضرت عیسیٰ ﷺ کا قتل ۱، ۳، ۴، ۸، ۱۰، ۱۵، ۱۶؛
 یہودیوں پر لعنت ۳؛ یہودیوں کا اختلاف ۸؛ یہودیوں کا عقیدہ ۳؛ یہودیوں کا کفر ۲؛ یہودیوں کا مذاق ۳؛ یہودیوں کی نافرمانی ۲؛
 یہودیوں کے دعوے ۱، ۳، ۶، ۱۰، ۱۳

آیت ۱۵۸

﴿بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾

بلکہ خدا نے اپنی طرف اٹھالیا ہے اور خدا صاحب غلبہ اور صاحب حکمت بھی ہے۔

۱۔ یہودیوں کی طرف سے قتل کی سازش کے بعد حضرت عیسیٰ ﷺ لوگوں کے درمیان نہیں آتے تھے۔
 و ما قتلوه یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ اگر حضرت عیسیٰ قتل کی سازش کے بعد لوگوں کے درمیان ظاہر ہوتے تو سب کو
 اپنے اشتباہ کا علم ہو جاتا اور صلیب پر چڑھائے جانے کا دعویٰ کرنے والوں پر اپنے دعویٰ کی حقیقت واضح ہو جاتی۔ جملہ
 "رفعہ اللہ الیہ" در حقیقت اس سوال کا جواب ہے کہ اگر وہ قتل نہیں ہوئے تو پھر لوگوں کے درمیان بعد از واقعہ قتل ظاہر
 کیوں نہیں ہوئے۔

۲۔ خداوند متعال نے حضرت عیسیٰ کو جسم و جان سمیت اپنی طرف اوپر اٹھالیا۔ بل رفعہ اللہ الیہ

چونکہ جملہ "بل رفعہ اللہ الیہ" یہودیوں کے

اس زعم باطل کو رد کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ مارے جا چکے ہیں لہذا "رفعه اللہ الیہ" سے مراد انہیں جسم و جان سمیت اٹھا لینا ہے۔ کیونکہ روحانی پرواز اور قتل ہونے میں کوئی منافات نہیں پائی جاتی۔

۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ، خداوند عالم کی طرف معراج کے ذریعے اپنے خلاف ہونے والی قتل کی سازش سے بچ نکلے۔
و ما قتلوه و ما صلبوه ... بل رفعہ اللہ الیہ

۴۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کو خدا کے ہاں خاص مقام و منزلت حاصل تھی۔ بل رفعہ اللہ الیہ

۵۔ خداوند عزیز (نا قابل شکست طاقتور) اور حکیم (دانا) ہے۔ و کان اللہ عزیزاً حکیماً

۶۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی معراج، خداوند متعال کا حکیمانہ کام اور اس کی عزت کا پرتو ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ و کان اللہ عزیزاً حکیماً جملہ "بل رفعہ اللہ الیہ" کے بعد خدا کی عزت اور حکمت کا ذکر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ کو اوپر کی طرف لے جانے کا سرچشمہ خدا کی حکمت اور عزت ہے۔

۷۔ خدا کی عزت، قہر اور غلبہ و تسلط اس کی حکمت کے ساتھ آمیختہ ہے۔ کان اللہ عزیزاً حکیماً

۸۔ ماہ رمضان المبارک کی اکیسویں رات حضرت عیسیٰ ﷺ کے خداوند متعال کی طرف عروج کا وقت ہے۔

بل رفعہ اللہ الیہ حضرت امام باقر ﷺ فرماتے ہیں: ... و لیلة احدى وعشرين (من شہر رمضان) ... و فیہا رفع عیسیٰ بن مریم ... یعنی ماہ رمضان کی اکیسویں رات کو حضرت عیسیٰ بن مریم ﷺ اوپر کی طرف لے جائے گئے۔

اسماء و صفات: حکیم ۵ عزیز ۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی حکمت ۶، ۷؛ اللہ تعالیٰ کی عزت ۶، ۷؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۲

حضرت عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ کا تقرب ۳؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی جسمانی معراج ۲؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی

داستان ۱، ۲،

۳: حضرت عیسیٰ کی معراج ۳، ۶، ۸: حضرت عیسیٰ ؑ کی نجات ۳: حضرت عیسیٰ ؑ کے فضائل ۲: حضرت عیسیٰ ؑ کے قتل کی سازش ۱، ۳

رمضان: اکیس رمضان ۸

روایت: ۸

مقربین: ۲: یہود: یہود اور حضرت عیسیٰ ؑ ۱

آیت ۱۵۹

﴿وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾.

اور کوئی اہل کتاب میں ایسا نہیں ہے جو اپنی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن عیسیٰ اس کے گواہ ہوں گے۔

۱۔ حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات سے پہلے تمام اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔

و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته كلمه "ان" نافیہ ہے اور کلمہ "احد" جو کہ جملہ میں بتداء ہے حذف ہوا ہے: یعنی (ان احد من اهل الكتاب ...) اور "موتہ" کی ضمیر کو "عیسیٰ" کی طرف بھی لوٹایا جاسکتا ہے اور "احد" کی طرف بھی۔ مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ اس احتمال کی بنا پر "اہل کتاب" سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت عیسیٰ ؑ کے ظہور کے زمانے میں موجود ہوں گے۔

۲۔ حضرت عیسیٰ ؑ ایک مرتبہ پھر اپنی امت کے درمیان ظاہر ہونے کے بعد موت سے ہمکنار ہوں گے۔

الا ليؤمنن به قبل موته

۳۔ تمام اہل کتاب مرنے سے پہلے حضرت عیسیٰ ؑ کی رسالت کی تصدیق کریں گے۔ و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته اس احتمال کی بنا پر کہ جب "موتہ" کی ضمیر "من اہل" سے پہلے محذوف کلمہ "احد" کی طرف لوٹ رہی ہو۔ مذکورہ بالا مطلب کی درج ذیل فرمان رسول ﷺ خدا سے بھی تائید ہوتی ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے مذکورہ آیت شریفہ کے بارے میں

فرمایا: ... انه لا يموت رجل يفترى على عيسى حتى يؤمن به قبل موته و يقول فيه الحق حيث لا ينفعه ذلك شيئاً...^(۱)
یعنی حضرت عیسیٰ ﷺ پر افتراء باندھنے والا کوئی شخص ان پر ایمان لائے بغیر اور ان کے بارے میں حق بات کہے بغیر نہیں مرے گا اور یہ بات اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی...

۲۔ موت کا لمحہ تمام انسانوں کیلئے معنوی حقائق آشکار ہونے کا لمحہ ہوتا ہے۔ و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته

۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ اب بھی زندہ اور جسمانی حیات کے مالک ہیں۔ و ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته
اس چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ "لیؤمنن" فعل مضارع اور آئندہ کے بارے میں خبر دے رہا ہے اور پوری تاریخ میں کہیں نہیں ملتا کہ تمام اہل کتاب حضرت عیسیٰ ﷺ پر ایمان لائے ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ ابھی بھی زندہ ہیں۔

۶۔ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ ﷺ اہل کتاب کے خلاف گواہی دیں گے۔ و يوم القيامة يكون عليهم شهيداً

۷۔ انبیاء ﷺ قیامت میں عدالت الہی کے شاہد ہوں گے۔ و يوم القيامة يكون عليهم شهيداً

۸۔ حضرت عیسیٰ ﷺ دنیا میں اہل کتاب کے اعمال پر شاہد ہیں۔ و يوم القيامة يكون عليهم شهيداً

اگر حضرت عیسیٰ ﷺ دنیا میں اعمال پر شاہد نہ ہوں تو قیامت میں گواہی نہیں دے سکیں گے۔

انبیاء ﷺ : انبیاء ﷺ قیامت میں ۷؛ انبیاء ﷺ کی گواہی ۷

اہل کتاب: اہل کتاب اور حضرت عیسیٰ ﷺ ۱، ۳؛ اہل کتاب کا عمل ۸

ایمان: ایمان کا متعلق ۱؛ حضرت عیسیٰ ﷺ پر ایمان ۱، ۳

حضرت عیسیٰ ﷺ : حضرت عیسیٰ ﷺ اور اہل کتاب ۸، ۶؛ حضرت عیسیٰ ﷺ قیامت میں ۶؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کا

ظہور ۲؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کا قصہ ۲، ۵؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی جسمانی حیات ۵؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی گواہی ۶، ۸؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی موت ۱، ۲

(۱) تفسیر فرات کوفی، ص ۱۱۶، ح ۱۱۹، مذکورہ آیت کے ذیل میں۔ بحار الانوار، ج ۶، ص ۱۹۴، ح ۴۴۔

قیامت: قیامت میں گواہی ۶
 گواہ: عمل کے گواہ ۸؛ قیامت کے گواہ ۷
 معنوی حقائق: معنوی حقائق کا ظہور ۳
 موت: موت کے اثرات ۳

آیت ۱۶۰

﴿فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا﴾.

پس ان یہودیوں کے ظلم کی بنا پر ہم نے جن پاکیزہ چیزوں کو حلال کر رکھا تھا ان پر حرام کر دیا اور ان کے بہت سے لوگوں کو راہ خدا سے روکنے کی بنا پر۔

۱۔ یہودیوں کا ظلم ان کیلئے بعض پاکیزہ اور حلال نعمتوں کے حرام ہونے کا باعث بنا۔ فبظلم من الذین ہادوا حرمنّا علیہم طیبات احلت لہم

۲۔ گناہ کا ارتکاب اور فرامین خداوندی کی خلاف ورزی دنیوی سزا اور عذاب کا باعث بن سکتی ہے۔ فبظلم من الذین ہادوا حرمنّا علیہم طیبات احلت لہم

۳۔ یہودیوں کا ظلم ان کیلئے بعض پاکیزہ نعمتوں سے محروم ہونے کا باعث بنا۔ فبظلم من الذین ہادوا حرمنّا علیہم طیبات احلت لہم

اس احتمال کی بنا پر کہ جب تحریم سے مراد تحریم تکوینی ہو لہذا "حرمنّا..." کا معنی یہ ہوگا کہ خداوند متعال نے یہودیوں کو بعض طیبات اور پاک و پاکیزہ نعمتوں تک دسترسی سے محروم رکھا۔
 ۳۔ ظلم، انسان کیلئے خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے محروم ہونے کا پیش خیمہ ہے۔
 فبظلم من الذین ہادوا حرمنّا علیہم طیبات احلت لہم

مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق علیہ السلام کا یہ فرمان بھی تائید کرتا ہے: من زرع حنطة فی ارض فلم یذک زرعه او خرج زرعه کثیر الشعیر فبظلم عمله ... او بظلم لمزارعیه و اکثره لان الله عزوجل یقول فبظلم من الذین هادوا حرمننا علیهم طیبات...^(۱) اگر کوئی شخص زمین میں بیج بونے اور اس کی فصل صحیح نہ اگے اور پاک و پاکیزہ نہ ہو تو یہ اس کے ظلم کی وجہ سے ہے... یا اس نے کسانوں پر ظلم کیا ہے یا بے موقع زمین میں کاشت کی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فبظلم من الذین هادوا حرمننا علیهم طیبات..."

۵۔ احکام کا وضع کرنا اور ان میں تبدیلی لانا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ فبظلم من الذین هادوا حرمننا علیهم طیبات احلت لهم

۶۔ انسانوں کو راہ خدا پر گامزن ہونے سے روکنے کیلئے یہودیوں کی ہمیشہ سے مسلسل کوشش۔ و بصدھم عن سبیل اللہ کثیراً مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ جب "کثیراً" محذوف مفعول مطلق "صدّاً" کیلئے صفت ہو۔ اس بنا کے مطابق "الناس" جیسا محذوف کلمہ مفعول ہوگا یعنی پوری عبارت یوں ہوگی "و بصدھم الناس عن سبیل اللہ صدّاً کثیراً"

۷۔ یہودی انتہائی منحرف اور راہ خدا سے روگرداں لوگ تھے۔ و بصدھم عن سبیل اللہ کثیراً کلمہ "صد" روکنے کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے اور روگردانی کے معنی میں بھی۔ مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بنا پر ذکر کیا گیا ہے، جیسا کہ اس سے پہلے والا مطلب پہلے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا تھا۔

۸۔ یہودی بہت سارے لوگوں کے منحرف ہونے کا باعث اور ان کیلئے راہ خدا پر گامزن ہونے میں رکاوٹ بنے۔ و بصدھم عن سبیل اللہ کثیراً اس احتمال کی بنا پر جب "کثیراً" "صدھم" کیلئے مفعول بہ ہو۔ یعنی عبارت یوں ہو "بصدھم کثیراً من الناس عن سبیل اللہ" واضح رہے کہ اس صورت میں کلمہ "صد" متعدی اور روکنے کے معنی میں ہوگا۔ ۹۔ یہودیوں کا راہ خدا سے گہرا انحراف اور لوگوں کو اس پر گامزن ہونے سے روکنا ان کیلئے پاکیزہ اور حلال نعمتوں کے حرام ہونے کا باعث بنا۔ حرمننا علیهم طیبات احلت لهم و بصدھم عن سبیل اللہ کثیراً

بظاہر کلمہ "بصدھم" "بظلم" پر عطف ہے یعنی عبارت اس طرح ہے کہ "بظلم من

الذین ہادوا و بصدھم حرمنہ علیہم" واضح رہے کہ "بصدھم" میں باء کا تکرار اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کا راہ خدا پر گامزن ہونے سے روکنا مستقل اور جدا طور پر تحریم میں مؤثر ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ یہودی انحراف کرنے والے ظالم اور دوسروں کو بہت زیادہ ورغلانے والے لوگ تھے۔

فبظلم من الذین ہادوا حرمنہ ... و بصدھم عن سبیل اللہ کثیراً

۱۱۔ ظلم اور راہ خدا پر گامزن ہونے سے روکنا، خداوند عالم کی عقوبت اور عذاب کا سبب بنتا ہے۔

فبظلم من الذین ہادوا حرمنہ علیہم طیبات ... و بصدھم عن سبیل اللہ کثیراً

۱۲۔ انسان کا خدا کی نعمتوں اور قدرتی مواہب سے محروم ہونا اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔

فبظلم من الذین ... حرمنہ علیہم طیبات احلت لہم و بصدھم عن سبیل اللہ

مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ "تحریم" سے مراد تحریم تکوینی ہو۔

۱۳۔ بنی اسرائیل کے ظلم کی وجہ سے خداوند متعال نے اونٹ، گائے اور بھیڑ کے گوشت جیسی طیب اشیاء ان پر

حرام کر دیں۔ فبظلم من الذین ہادوا حرمنہ علیہم طیبات احلت لہم امام صادق علیہ السلام مذکورہ آیت شریفہ میں مذکور

"طیبات" کے بارے میں فرماتے ہیں: ... یعنی لحوم الابل والبقر والغنم...^(۱) یعنی اس سے مراد اونٹ، گائے، اور بھیڑ بکری کا گوشت ہے۔

احکام: احکام کی تشریح ۵؛ احکام میں تبدیلی ۵

اسہ تعالیٰ: اسہ تعالیٰ کی نافرمانی ۲؛ اسہ تعالیٰ کی نعمتیں ۱۲

انحراف: انحراف کے عوامل ۸

اونٹ: اونٹ کا گوشت ۱۳

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل پر حرام شدہ چیزیں ۱۳؛ بنی اسرائیل کا ظلم ۱۳

بھیڑ: بھیڑ کا گوشت ۱۳

(۱) کافی ج ۵ ص ۳۰۶ ح ۹؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۷۲ ح ۶۶۵۔

راہ خدا: ۷ راہ خدا سے روکنا ۶، ۸، ۹؛ راہ خدا سے روکنے کے اثرات ۱۱

روایت: ۱۳

سزا: دنیوی سزا کے اسباب ۲

طیب اشیاء: طیب اشیاء کی تحریم ۱، ۹، ۱۳

ظالمین: ۱، ۳، ۱۰

ظلم: ظلم کے اثرات ۱، ۳، ۳، ۱۱

عذاب: دنیوی عذاب کے موجبات ۲؛ عذاب کے موجبات ۱۱

عمل: عمل کے اثرات ۱۲

گائے: گائے کا گوشت ۱۳

گناہ: گناہ کے اثرات ۲

منحرف لوگ: ۷، ۹، ۱۰

نافرمانی: نافرمانی کے اثرات ۲

نعمت: نعمت سے محروم ہونے کے عوامل ۳، ۳، ۱۲

ورغلانے والے لوگ: ۱۰

ہدایت: ہدایت کے موانع ۶، ۸

یہودی: یہودیوں کا انحراف ۷، ۹، ۱۰؛ یہودیوں کا دوسروں کو گمراہ کرنا ۸؛ یہودیوں کا دوسروں کو ورغلانا ۱۰؛ یہودیوں کا

ظلم ۱، ۳، ۱۰؛ یہودیوں کی سازش ۶

﴿وَأَخْذِهِمُ الرِّبَا وَقَدْ هُمُوهَا عَنْهُ وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾.

اور سود لینے کی بنا پر جس سے انہیں روکا گیا تھا اور ناجائز طریقہ سے لوگوں کا مال کھانے کی بنا پر۔ اور ہم نے کافروں کے لئے بڑا دردناک عذاب مہیا کیا ہے۔

۱۔ یہودیوں پر سود خوری کا حرام ہونا۔ و اخذہم الربا و قد ہوا عنہ

۲۔ یہود کا سود کی حرمت سے آگاہ ہونے کے باوجود سود کھانا۔ و اخذہم الربا و قد ہوا عنہ

۳۔ سود خوری حرام ہے۔ و اخذہم الربا و قد ہوا عنہ

۴۔ یہودی ناجائز اور باطل طریقوں سے دوسروں کے اموال پر قبضہ جمالیاتے تھے۔ و اکلہم اموال الناس بالباطل "بالباطل" میں باء سببیت کیلئے ہے اور ہو سکتا ہے کہ "اموال الناس" سے مراد معاشرے سے متعلق قدرتی ثروت و اموال مثل معادن و جنگل و غیرہ ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد لوگوں کے ذاتی اموال ہوں۔ مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ (اکل سے مراد مخصوص کھانا نہیں ہے بلکہ ہر قسم کا تصرف منظور نظر ہے۔

۵۔ یہودی باطل اور ناجائز طریقوں سے عمومی اور معاشرے سے مربوط اموال پر قبضہ جمالیاتے تھے۔ و اکلہم اموال الناس بالباطل اس احتمال کی بنا پر جب "اموال الناس" سے مراد عمومی اموال ہوں جو معاشرے کے ہر فرد سے متعلق ہوتے ہیں۔

۶۔ باطل اور ناجائز ذرائع سے مال حاصل کرنا حرام ہے۔ و اکلہم اموال الناس بالباطل

۷۔ یہودی معاشرے میں غلط قسم کا اقتصادی نظام حکم فرما تھا۔ و اخذہم الربا و قد نھوا عنہ و اکلہم اموال الناس بالباطل

۸۔ دین یہود میں ذاتی ملکیت کو معتبر سمجھا جاتا تھا۔ و اکلہم اموال الناس بالباطل

مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے جب "اموال الناس" سے مراد لوگوں کی ذاتی ثروت ہو۔

۹۔ یہودیوں کی سود خوری اور لوگوں کے اموال پر ناجائز قبضہ جمانا، ان پر بعض پاکیزہ و حلال اشیاء کے حرام ہونے کا

سبب بنا۔ حرمننا علیہم ... و اخذہم الربا و قد نھوا عنہ و اکلہم اموال الناس

۱۰۔ یہودیوں کی سود خوری اور حرام خوری ان کیلئے بعض طیب اشیاء سے محروم ہونے کا باعث بنی۔

فبظلم من الذین ہادوا حرمننا علیہم طیبات ... و اکلہم اموال الناس بالباطل

اس احتمال کی بنا پر جب تحریم سے مراد تحریم تکوینی ہو۔

۱۱۔ خداوند متعال نے کافر یہودیوں کیلئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ و اعتدنا للکافرین منہم عذاباً الیماً

۱۲۔ طیبات کو تمام یہودیوں (کافر و مومن) پر حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ قیامت کا عذاب صرف کافر یہودیوں کیلئے ہے۔

حرمننا علیہم الطیبات ... و اعتدنا للکافرین منہم عذاباً الیماً جملہ "اعتدنا للکافرین منہم" اور جملہ "حرمننا علیہم

الطیبات" کو سامنے رکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ پہلے میں کلمہ "منہم" آیا ہے جبکہ دوسرے میں یہ کلمہ موجود نہیں ہے اور یہ

اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طیبات تمام یہودیوں (خواہ کافر خواہ مومن) پر حرام ہوئی ہیں جبکہ قیامت کا عذاب صرف

کافر یہودیوں کیلئے تیار کیا گیا ہے۔

۱۳۔ بعض یہودی حدود ایمان کے محافظ اور احکام الہی کے پابند تھے۔ و اعتدنا للکافرین منہم عذاباً الیماً

"منہم" میں کلمہ "من" تبعیض کیلئے ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض یہودی کافر نہیں ہوئے تھے۔ یہ نکتہ قابل ذکر

ہے کہ ہو سکتا ہے کہ یہاں پر کفر سے مراد کفر عملی یعنی احکام الہی کا پابند نہ ہونا ہو۔

۱۴۔ بعض یہودیوں کا گناہ سے آلودہ ہونا ان سب پر

طببات الہی کے حرام ہونے کا موجب بنا۔ فبظلم من الذین ہادوا حرمنہ علیہم ... و اعتدنا للکافرین منہم عذاباً الیمّاً

۱۵۔ ایک معاشرے کے بعض افراد کی طرف سے گناہ کا ارتکاب اور احکام الہی کی خلاف ورزی اس معاشرے کے تمام افراد کو دنیوی عذابوں میں مبتلا کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔ فبظلم من الذین ہادوا حرمنہ ... و اعتدنا للکافرین منہم عذاباً الیمّاً

۱۶۔ نوع اشخاص میں معیار کا پایا جانا تمام افراد کیلئے قانون وضع کرنے کا مصحح ہے۔ فبظلم من الذین ہادوا حرمنہ علیہم ... و اعتدنا للکافرین منہم عذاباً الیمّاً یہودیہ پر طببات کی تحریم کا معیار، ظلم و ستم کا ارتکاب اور دیگر وہ عناوین ہیں جن کا ذکر اس آیت شریفہ اور بعد والی آیت میں آیا ہے۔ یہ معیار یہودیوں کی اکثریت میں موجود تھا اور بعد والی آیات کی شہادت کے مطابق تمام لوگوں میں یہ معیار نہیں پایا جاتا تھا لیکن اس کے باوجود خدا نے تمام کے تمام یہودیوں پر طببات کو حرام کر دیا۔

۱۷۔ کفر: قیامت کے دردناک عذاب میں مبتلا ہونے کا موجب بنتا ہے۔ و اعتدنا للکافرین منہم عذاباً الیمّاً

۱۸۔ ظلم، راہ خدا میں گامزن ہونے سے روکنا، سود خوری اور ناجائز طور پر لوگوں کا مال کھانا انسان کیلئے کفر کی طرف مائل ہونے کا سبب بنتا ہے۔ فبظلم من الذین ہادوا حرمنہ ... و اعتدنا للکافرین منہم عذاباً الیمّاً

"للکافرین منہم" سے مراد وہی یہودی ہیں جو اس آیت اور اس سے پہلے والی آیت شریفہ میں بیان ہونے والے گناہوں کے مرتکب ہوئے، بنا بریں مذکورہ صفات کفر ہیں یا کفر کا موجب بنتی ہیں اور مذکورہ بالا مطلب اس دوسرے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۱۹۔ اضروی عذاب کی مختلف اقسام اور متعدد درجات ہیں۔ و اعتدنا للکافرین منہم عذاباً الیمّاً

۲۰۔ حال حاضر میں بھی جہنم آمادہ ہے۔ و اعتدنا للکافرین منہم عذاباً الیمّاً

"اعتدنا" فعل ماضی ہے اور دوزخ کے ابھی سے موجود ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "عذاباً الیمّاً" سے مراد قیامت کا عذاب ہو۔

۲۱۔ ظلم کا ارتکاب، راہ خدا میں گامزن ہونے سے روکنا اور لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھانا دنیوی عقوبت اور اضروی عذاب کا سبب بنتا ہے۔

فبظلم من الذين هادوا حرمنا... واعتدنا للكافرين منهم عذاباً أليماً

احکام: ۳، ۶ احکام کا معیار ۱۶؛ احکام وضع کرنے کا معیار ۱۳

اقتصادی نظام: ناپسندیدہ اقتصادی نظام ۷

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا عذاب ۱۱

جہنم: جہنم کا بالفعل ہونا ۲۰

حرام خوری: حرام خوری کا دنیوی عذاب ۲۱؛ حرام خوری کی سزا ۲۱؛ حرام خوری کے اثرات ۱۰، ۱۸

حلال: تحریم حلال ۱۲، ۱۳؛ تحریم حلال کا پیش خیمہ ۹

راہ خدا: راہ خدا سے روکنے کا ظلم ۱۸؛ راہ خدا سے روکنے کی سزا ۲۱

سود: سود کی حرمت ۱، ۲، ۳؛ سود کے احکام ۳

سود خوری: سود خوری کے اثرات ۹، ۱۰، ۱۸

طیب اشیاء: طیب اشیاء سے محرومیت ۱۰، ۱۲، ۱۳

ظلم: ظلم کا اخروی عذاب ۲۱؛ ظلم کا دنیوی عذاب ۲۱؛ ظلم کے اثرات ۱۸

عذاب: اخروی عذاب کے درجات ۱۹؛ عذاب کے اسباب ۲۱؛ عذاب کے درجات ۱۱، ۱۷؛ عمومی عذاب کا پیش

خیمہ ۱۵

عمومی اموال:

عمومی اموال کا غضب ۵

غضب: غضب کی حرمت ۶؛ غضب کے اثرات ۹؛ غضب کے احکام ۶

قانون سازی: قانون سازی کا معیار ۱۶

کفار: کفار کا اخروی عذاب ۱۲

کفر: کفر کا پیش خیمہ ۱۸؛ کفر کی سزا ۱۷؛ کفر کے

اثرات ۱۷

کمانی: حرام کمانی ۶

گناہ: گناہ کی سزا ۱۵؛ گناہ کے اثرات ۱۳؛ گناہ کے سماجی اثرات ۱۵

مال: مال کا غصب ۳

ملکیت: ذاتی ملکیت ۸

محرمات: ۳، ۶

یہودی: دین یہود کی تعلیمات ۸؛ کافر یہودی ۱۲؛ کافر یہودیوں پر عذاب ۱۱؛ مومن یہودی ۱۳، ۱۲؛ یہودیوں کا اقتصادی نظام ۷؛ یہودیوں کا گناہ ۱۳؛ یہودیوں کی حرام خوری ۱۰؛ یہودیوں کی سود خوری ۱، ۲، ۹، ۱۰؛ یہودیوں کے رذائل ۳، ۵؛ یہودیوں میں غصب ۳، ۵؛ یہودیوں کے محرمات ۱، ۲

آیت ۱۶۲

﴿لَكِنَّ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَالْمُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أُولَٰئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ أَجْرًا عَظِيمًا﴾.

لیکن ان میں سے جو لوگ علم میں رسوخ رکھنے والے اور ایمان لانے والے ہیں وہ ان سب پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر نازل ہوا ہے یا تم سے پہلے نازل ہو چکا ہے اور بالخصوص نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ہیں ہم عنقریب ان سب کو اجر عظیم عطا کریں گے۔
۱۔ یہودیوں کے درمیان گہری نظر رکھنے والے اور حقیقی مومنین موجود تھے۔

لكن الراسخون فى العلم منهم والمؤمنون يؤمنون بما انزل اليك بظاهر "المؤمنون" سے مراد با ایمان یہودی ہیں عبارت یوں ہے کہ "المؤمنون منہم" اور پہلے والے حصے کے قرینہ کی بنا پر کلمہ "منہم" کو حذف کر دیا گیا ہے۔

۲۔ گہری فکر رکھنے والے یہودی علماء اور ان کے حقیقی مؤمنین قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب پر ایمان لے آتے ہیں

لكن الراسخون فى العلم منهم و المؤمنون يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك

۳۔ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ اس سے پہلے نازل ہونے والی آسمانی کتب پر ایمان لانا لازمی ہے۔

لكن الراسخون ... والمؤمنون يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك

۴۔ گذشتہ ادیان پر حقیقی ایمان، قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب پر ایمان لانے میں مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔

والمؤمنون يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك

۵۔ قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتب پر ایمان لانے میں علم مثبت اور تعمیری کردار ادا کرتا ہے۔

لكن الراسخون فى العلم ... يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك

۶۔ قرآن کریم سچے اور گہری نظر کے حامل حقیقی علماء کیلئے خاص جاذبیت رکھتا ہے۔

لكن الراسخون ... يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك

۷۔ گہری فکر کے حامل یہودی علماء پیغمبر اسلام ﷺ سے بے جا مطالبات نہیں کرتے تھے اور یہودیوں کی

گھٹیا صفات اور ناروا اعمال (عہد شکنی، آیات الہی کا انکار و...) سے خبردار اور آگاہ تھے۔ یسئلك اهل الكتاب ... لكن

الراسخون فى العلم منهم و المؤمنون يؤمنون خداوند متعال نے آیت نمبر ۱۵۳ سے لے کر موجودہ آیت تک اہل کتاب

بالخصوص یہودیوں کی بہانہ تراشیوں اور گھٹیا اوصاف کو بیان کیا ہے اور مورد بحث آیت میں کلمہ "لکن" کے ذریعے حقیقی

مؤمنین اور گہری فکر کے حامل علماء کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔

۸۔ یہودیوں کے بے جا مطالبات، ناروا اعمال اور اخلاقی رذائل کی بنیاد ان کی جہالت اور دینی تعلیمات پر عدم یقین

ہے۔ یسئلك اهل الكتاب ... لكن الراسخون فى العلم منهم والمؤمنون

صلح و نیک یہودیوں کو گہری فکر کے حامل علماء اور حقیقی مؤمنین کہہ کر تو صیغہ کرنا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے

کہ اکثر یہودیوں کے ناروا اعمال اور اخلاقی رذائل کی طرف مائل ہونے کا سبب

ان کی جہالت اور انبیاء ﷺ کی تعلیمات پر عدم یقین ہے۔

۹۔ اکثر یہودیوں کی جہالت، سطحی قسم کی سوچ اور عدم یقین کی ذہنیت؛ قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان نہ لانے کا موجب بنی۔ لکن الراسخون فی العلم منهم ... یؤمنون بما انزل الیک و ما انزل من قبلك

مذکورہ بالا مطلب میں کلمہ "لکن" کو جملہ "فلا یؤمنون الا قليلاً" سے استدراک کے طور پر اخذ کیا گیا ہے یعنی اکثر یہودی ایمان نہیں لائیں گے لیکن ان کے گہری فکر کے حامل علماء اور حقیقت پر یقین رکھنے والے لوگ قرآن کریم پر ایمان ضرور لائیں گے۔ بنا بریں جملہ "لکن..." سے پتہ چلتا ہے کہ جہالت اور عدم یقین کی ذہنیت اکثر یہودیوں کیلئے قرآن کریم پر ایمان لانے کی راہ میں رکاوٹ بنی۔

۱۰۔ نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے یہودی قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان لے آتے ہیں۔ و لکن الراسخون ... والمقیمین الصلاة والمؤتون الزکوۃ اگر "المقیمین" اور "المؤتون"، "الراسخون" پر عطف ہوں تو جملہ "یؤمنون" ان کلمات کیلئے بھی خبر ہوگا۔ واضح رہے کہ "المقیمین" "ادح" یا "اخص" جیسے افعال کے ذریعے منصوب ہوا ہے۔ دراصل یوں تھا "والمقیمون الصلوٰۃ اخصم و ادحم" اور ادبی قواعد کی بنا پر "المقیمون" اور فعل "اخص" و "ادح" حذف کر دیا گیا ہے اور "ادحم" میں موجود ضمیر منصوب کو اسم ظاہر کی صورت میں ذکر کیا گیا ہے۔

۱۱۔ خداوند عالم اور قیامت پر ایمان رکھنے والے یہودی، قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان لے آتے ہیں۔ و لکن الراسخون فی العلم منهم ... و المؤمنون بالله والیوم الآخر اس بنا پر کہ جب "المؤمنون بالله..." "الراسخون" پر عطف ہو۔

۱۲۔ خداوند متعال، قیامت اور قرآن کریم پر ایمان لانے والے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم پاداش سے نوازے جائیں گے۔ اولئک سنؤتیہم اجرا عظیماً

۱۳۔ نماز اور زکوٰۃ کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے اور نماز قائم کرنے والوں پر خداوند متعال کی خاص عنایت بھی ہوگی۔ والمقیمین الصلاة والمؤتون الزکوۃ

"المقیمین" کو فعل محذوف "ادح اور اخص" کی وجہ سے منصوب ذکر کرنا نماز کی اہمیت پر تاکید اور اس بات کی دلیل ہے کہ خداوند

عالم نماز قائم کرنے والوں پر خاص عنایت کرے گا، اسی طرح دوسری عبادات و واجبات میں سے زکاۃ کا ذکر کرنا اس کی خاص اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

۱۳۔ ایمان اس وقت خدا کے عظیم اجر سے بہرہ مند ہونے میں مفید و کارساز ہے جب اس کے ساتھ عمل بھی ہو۔
والمقیمین الصلوۃ ... والمؤمنون باللہ و الیوم الآخر اولئک سنؤتیہم اجرًا عظیمًا

۱۵۔ علماء کا خداوند عالم کے عظیم اجر و پاداش سے بہرہ مند ہونا ایمان لانے اور نیک اعمال انجام دینے میں منحصر ہے۔
لکن الراسخون ... والمؤمنون باللہ والیوم الآخر اولئک سنؤتیہم اجرًا عظیمًا

۱۶۔ خداوند متعال اور قیامت پر ایمان کا لازمہ پیغمبر اکرم ﷺ، قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان لانا ہے۔
یؤمنون بما انزل الیک و ما انزل من قبلك ... و المؤمنون باللہ والیوم الآخر

کلمہ "المؤمنون باللہ" "الراسخون" پر عطف ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ "یؤمنون بما انزل ..." "المؤمنون باللہ" کیلئے خبر ہے۔ واضح رہے قرآن کریم پر ایمان کا لازمہ پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان لانا ہے۔ لہذا مذکورہ بالا مطلب میں پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

۱۷۔ قرآن کریم نے حصول علم کا محرک ایجاد کرنے اور ایمان و نیک عمل کی طرف مائل کرنے کیلئے مختلف روشوں کے ساتھ ساتھ انسان میں موجود پاداش خواہی و اجر طلبی کی صفت سے استفادہ کیا ہے۔
لکن الراسخون ... اولئک سنؤتیہم اجرًا عظیمًا

۱۸۔ خداوند متعال کی پاداش و اجر کے مختلف درجات اور مراتب ہیں۔ اولئک سنؤتیہم اجرًا عظیمًا

آیات الہی: آیات الہی کو جھٹلانا ۷

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا لطف ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی پاداش ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۸

ایمان: آسمانی کتب پر ایمان ۲، ۳، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۶؛ آنحضرت ﷺ پر ایمان ۱۶؛ ادیان پر ایمان ۳؛ اللہ تعالیٰ پر

ایمان ۱۱، ۱۲، ۱۶؛ ایمان کا پیش خیمہ ۱۰، ۱۱، ۱۴؛ ایمان کا متعلق ۳، ۳، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶؛ ایمان کی پاداش ۱۵؛ ایمان

کے اثرات ۳، ۱۶؛ ایمان و عمل

۱۳: قرآن کریم پر ایمان ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۶: قیامت پر ایمان ۱۱، ۱۲، ۱۶ بے جا توقعات: ۸

پاداش: پاداش کے اسباب ۱۵: پاداش کے مراتب ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۸

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۷

تربیت: تربیت کی روش ۱۷

جہالت: جہالت کے اثرات ۸، ۹

دین: دینی تعلیمات سے جاہل ہونا ۸

زکوٰۃ: زکوٰۃ کی ادائیگی ۱۲: زکوٰۃ کی اہمیت ۱۳

سطحی فکر: سطحی فکر کے اثرات ۹

علم: حصول علم کا پیش خیمہ ۱۷: علم اور ایمان ۵: علم کا کردار ۵

علماء: علماء اور قرآن ۶: علماء کا اجر ۱۵

عمل: ناپسندیدہ عمل ۸: نیک عمل کا پیش خیمہ ۱۷: نیک عمل کی پاداش ۱۵

قرآن کریم: قرآن کریم کی جاذبیت ۶

کفر: آسمانی کتب کے بارے میں کفر ۹: قرآن کے بارے میں کفر ۹: کفر کے اسباب ۹

مؤمنین: مؤمنین کی پاداش ۱۲: مؤمنین کے فضائل ۱۲: نماز گزار مؤمنین ۱۲

نماز: نماز کی اہمیت ۱۳

نماز گزار: نماز گزاروں کی فضیلتیں ۱۳

یہودی: علمائے یہود ۱، ۲: علمائے یہود اور آنحضرت ﷺ ۷: علمائے یہود کا مطالبہ ۷: مومن یہود ۱، ۲، ۱۰، ۱۱: نماز

گزار یہودی ۱۰: یہودی اور زکوٰۃ ۱۰: یہودیوں کا کفر ۹: یہودیوں کی اکثریت ۹: یہودیوں کی جہالت ۸، ۹: یہودیوں کی رذالت

۸: یہودیوں کی عہد شکنی ۷

آیت ۱۶۳

﴿ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا دَاوُدَ زُبُورًا ۚ ﴾

ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی نازل کی ہے جس طرح نوح اور ان کے بعد کے انبیاء کی طرف وحی کی تھی اور ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، اسباط، عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف وحی کی ہے اور داؤد کو زبور عطا کی ہے۔

۱۔ خداوند متعال نے آنحضرت ﷺ پر وحی نازل کی اور انہیں نبوت و پیغمبری کیلئے مبعوث کیا۔ انا اوحینا الیک

۲۔ خداوند متعال نے حضرت نوح ﷺ کو پیغمبری کیلئے چنا اور ان پر وحی نازل کی۔ کما اوحینا الی نوح

۳۔ خداوند متعال نے حضرت نوح ﷺ کے بعد بہت سارے انبیاء ﷺ مبعوث فرمائے اور ان پر وحی نازل کی۔ کما اوحینا الی نوح والنبین من بعدہ

۴۔ حضرت نوح ﷺ کے بعد حضرت ابراہیم ﷺ، حضرت اسماعیل ﷺ، حضرت اسحاق ﷺ، حضرت یعقوب

ﷺ، حضرت عیسیٰ ﷺ، حضرت ایوب ﷺ، حضرت یونس ﷺ، حضرت ہارون ﷺ اور حضرت سلیمان ﷺ جیسے

انبیاء تشریف لائے اور ان پر وحی نازل ہوئی۔ و اوحینا الی ابراہیم ... و سلیمان

۵۔ خداوند متعال نے حضرت یعقوب ﷺ کی اولاد میں سے بعض کو نبوت کیلئے چنا اور ان پر وحی نازل کی۔

و اوحینا الی ... و الاسباط "اسباط" جمع "سبط" ہے اور اس کا لغوی معنی پوتا اور نواسہ ہے اور اس آیت شریفہ میں

اس سے

مراد حضرت یعقوب کے پوتے و نواسے ہیں۔ البتہ بعض مفسرین کے مطابق اسباط سے مراد اسحاق ﷺ کے بیٹے ہیں۔ واضح رہے کہ "یعقوب" کے بعد کلمہ "الاسباط" لانے سے پہلے نکتہ کی تائید ہوتی ہے۔

۶۔ وحی اور انبیاء ﷺ کا مبعوث کیا جانا تاریخ میں مداوم اور مسلسل رہا ہے۔ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبین من بعدہ ... و آتینا داود زبوراً

۷۔ وحی، پیغمبری کے دعوے میں حقانیت انبیاء ﷺ کی ضامن ہے۔ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبین من بعدہ

۸۔ دیگر انبیائے خدا ﷺ پر ایمان لانے کا لازمہ یہ ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان لایا جائے۔ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح و النبین خداوند متعال یہ نکتہ بیان کر کے کہ وحی کے لحاظ سے پیغمبر اسلام ﷺ اور دوسرے انبیاء میں کوئی فرق نہیں، انبیاء ﷺ پر ایمان کے دعویداروں کو یہ یاد دہانی کر دینا چاہتا ہے کہ اگر ان کی نبوت پر ایمان رکھتے ہو تو پھر پیغمبر اسلام ﷺ پر بھی ایمان لانا پڑے گا اور آنحضرت ﷺ کا انکار کرو گے تو درحقیقت تمام انبیاء ﷺ کا انکار کر رہے ہو۔

۹۔ پیغمبر اکرم ﷺ پر وحی کے فزول کا انکار دراصل دیگر انبیاء ﷺ پر وحی کے فزول کا انکار ہے۔ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبین من بعدہ و اوحینا

۱۰۔ پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل ہونے والی وحی الہی ان تمام خصوصیات کی حامل ہے جو گذشتہ انبیاء ﷺ پر نازل ہونے والی وحی میں پائی جاتی تھیں۔ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح و النبین من بعدہ

چونکہ وحی کو گذشتہ تمام انبیاء ﷺ پر نازل ہونے والی وحی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی وحی میں گذشتہ تمام انبیاء ﷺ کی وحی والی خصوصیات پائی جاتی تھیں۔

۱۱۔ حضرت نوح ﷺ وہ پہلے پیغمبر ہیں جنہیں کتاب اور شریعت سے نوازا گیا۔ انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبین من بعدہ چونکہ حضرت نوح ﷺ سے پہلے بھی پیغمبر موجود تھے لہذا ان سے پہلے کسی پیغمبر ﷺ کا نام لئے بغیر ان کا ذکر کرنے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ پہلے پیغمبر تھے جنہیں شریعت عطا کی گئی۔

۱۲۔ حضرت نوح ﷺ وہ پہلے نبی ہیں جن پر خدا نے وحی نازل فرمائی۔

كما اوحينا الى نوح والنبيين من بعده چونکہ مورد بحث آیت نے نہ تفصیلی اور نہ اجمالی کسی بھی لحاظ سے حضرت نوح ﷺ سے پہلے کسی پیغمبر پر وحی کے نزول کے بارے میں کچھ نہیں کہا لہذا کہا جاسکتا ہے کہ حضرت نوح ﷺ سے پہلے کوئی ایسا نبی موجود نہیں تھا جس پر وحی نازل ہوئی ہو۔ بنا بریں حضرت نوح ﷺ وہ پہلے نبی ہیں جن پر وحی نازل ہوئی۔

۱۳۔ خداوند عالم کی بارگاہ میں حضرت عیسیٰ ﷺ کو خاص عظمت و احترام حاصل ہے۔ و اوحینا الی ... عیسیٰ و ایوب و یونس و ہارون و سلیمان حضرت عیسیٰ ﷺ کے بعد ذکر شدہ انبیاء زمانے ﷺ کے لحاظ سے ان پر مقدم ہیں اور ان سے پہلے گزرے ہیں لیکن خداوند متعال نے انہیں سب سے پہلے ذکر کیا ہے تاکہ ان کی خاص عظمت کی طرف اشارہ کرے۔

۱۴۔ حضرت نوح ﷺ کے بعد آنے والے انبیاء ﷺ میں سے ایک حضرت داؤد ﷺ ہیں۔ جنہیں خداوند عالم کی جانب سے زبور نامی کتاب عطا کی گئی۔ و آتینا داود زبوراً

۱۵۔ زبور گراں بہا اور خاص اہمیت کی حامل کتاب ہے۔ و آتینا داود زبوراً

۱۶۔ پیغمبر اسلام ﷺ پر نازل ہونے والی وحی الہی میں وہ تمام خصوصیات موجود تھیں جو دوسرے انبیاء ﷺ پر نازل ہونے والی وحی میں جدا طور پر پائی جاتی تھیں۔ انا اوحینا الیک كما اوحینا الی نوح حضرت امام باقر ﷺ اور امام صادق ﷺ مذکورہ آیت کے مضمون کی طرف اشارہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں (فجمع لہ کل وحی) ^(۱) یعنی اس میں تمام وحی کی خصوصیات اکٹھی کی گئی تھیں۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ پر وحی کا نزول ۱، ۹، ۱۰، ۱۶؛ آنحضرت ﷺ کا برگزیدہ ہونا؛ آنحضرت ﷺ کی نبوت ۱

ابراہیم ﷺ: حضرت ابراہیم ﷺ کی نبوت ۳

ادیان: ادیان کی تاریخ ۳، ۱۱، ۱۳

اسحاق ﷺ: حضرت اسحاق ﷺ کی نبوت ۳

اسماعیل: حضرت اسماعیل ﷺ کی نبوت ۳

انبیاء ﷺ : انبیاء ﷺ پر وحی کا نزول ۳، ۴، ۵، ۹، ۱۰، ۱۶؛ انبیاء ﷺ کی بعثت ۳؛ انبیاء ﷺ کی بعثت کا تداوم ۶؛
 انبیاء ﷺ کی حقانیت ۴؛ انبیاء ﷺ کی ہم آہنگی ۱۰؛ انبیاء ﷺ کے قصے ۳
 ایمان: آنحضرت ﷺ پر ایمان ۸؛ انبیاء ﷺ پر ایمان ۸؛ ایمان کا متعلق ۸
 ایوب ﷺ : حضرت ایوب ﷺ کی نبوت ۳ برگزیدہ لوگ: ۱، ۲، ۵
 عیسیٰ ﷺ : حضرت عیسیٰ ﷺ کا احترام ۱۳؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی عظمت ۳؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی نبوت ۳؛ حضرت عیسیٰ
 کے فضائل ۱۳

داؤد ﷺ : حضرت داؤد ﷺ کی کتاب ۱۳؛ حضرت داؤد ﷺ کی نبوت ۱۲

دین: پہلا دین ۱۱

روایت: ۱۶

زبور: زبور کا آسمانی کتاب ہونا ۱۳؛ زبور کی اہمیت ۱۵؛ زبور کی قدر و قیمت ۱۵

سلیمان ﷺ : حضرت سلیمان ﷺ کی نبوت ۳

مقربین: ۱۳

نوح ﷺ : حضرت نوح ﷺ پر وحی کا نزول ۲، ۱۲؛ حضرت نوح ﷺ کا چنا جانا ۲؛ حضرت نوح ﷺ کا دین ۱۱؛

حضرت نوح ﷺ کی کتاب ۱۱؛ حضرت نوح ﷺ کی نبوت ۲، ۳

وحی: وحی کا تداوم ۶؛ وحی کا کردار ۴؛ وحی کو جھٹلانا ۹؛ وحی کی تاریخ ۱۲

وحی کے مخاطبین: ۳

ہارون ﷺ : حضرت ہارون ﷺ کی نبوت ۳

یعقوب ﷺ : حضرت یعقوب ﷺ کی نبوت ۳

یعقوب ﷺ کی اولاد: حضرت یعقوب ﷺ کی اولاد کا چنا جانا ۵؛ حضرت یعقوب ﷺ کی اولاد کی نبوت ۵

یونس ﷺ : حضرت یونس ﷺ کی نبوت ۳

آیت ۱۶۳

﴿وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا﴾

کچھ رسول ہیں جن کے قصے ہم آپ سے بیان کر چکے ہیں اور کچھ رسول ہیں جن کا تذکرہ ہم نے نہیں کیا ہے اور اللہ نے موسیٰ سے باقاعدہ گفتگو کی ہے۔

۱۔ آنحضرت ﷺ دیگر انبیاء علیہ السلام اور خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کی مانند رسول اور خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں۔
و رسلاً قد قصصنا هم عليك من قبل و رسلاً لم نقصصهم عليك "رسلاً" فعل محذوف "ارسلنا" کیلئے مفعول ہے یعنی و ارسالنا رسلاً اور یہ جملہ "اوحینا الی..." پر عطف ہے۔ بنا برائیں یہ بھی تشبیہ میں اس کے ساتھ شریک ہے۔ البتہ اس فرق کے ساتھ کہ مشبہ (انا اوحینا الیک) کے معنی کا لازمہ رسالت ہے اور اسی کا ارادہ کیا گیا ہے۔ یعنی اے پیغمبر آپ ہمارے رسول ہیں جیسا کہ گذشتہ انبیاء علیہ السلام بھی ہمارے رسول تھے۔

۲۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی رسالت کا انکار دوسرے تمام انبیاء علیہ السلام کی رسالت کا انکار ہے۔ اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح... و رسلاً قد قصصناهم عليك مذکورہ بالا مطلب میں گذشتہ مطلب کے بارے میں دی گئی توضیح سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۳۔ خداوند متعال نے صرف اپنے چند انبیاء علیہ السلام کے حالات کو پیغمبر اکرم ﷺ کے سامنے بیان کیا ہے۔
رسلاً قد قصصنا هم عليك من قبل و رسلاً لم نقصصهم عليك

۴۔ خداوند متعال نے قرآن کریم میں بعض انبیاء کے حالات بیان نہیں کئے۔ و رسلاً لم نقصصهم عليك

۵۔ خداوند متعال نے کسی واسطے کے بغیر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے گفتگو کی۔ و کلم الله موسیٰ تکلیماً

گذشتہ جملات میں خداوند عالم نے اپنے اسم "اسہ" کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ صرف (اوحینا)

جیسے افعال استعمال کیے ہیں۔ جبکہ اس جملہ "کلم اللہ موسیٰ" میں اسم جلالہ "اللہ" استعمال کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند متعال نے بذات خود حضرت موسیٰ ﷺ سے بات کی اور ان کے درمیان کوئی واسطہ نہیں تھا۔

۶۔ خداوند متعال کا حضرت موسیٰ ﷺ سے کلام کرنا وحی کی ایک قسم ہے۔ اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح ... و کلم اللہ موسیٰ تکلیماً اگر "کلم اللہ" "اوحینا الی نوح" پر عطف ہو تو جملہ یوں ہوگا "اوحینا الیک کما کلم اللہ موسیٰ تکلیماً" یعنی پیغمبر پر نازل ہونے والی وحی الہی کی مثال اس کلام کی سی ہے جو خدا نے حضرت موسیٰ ﷺ سے کیا۔ بنا بریں خدا کا کلام کرنا بھی ایک قسم کی وحی ہے۔

۷۔ بارگاہ خداوندی میں حضرت موسیٰ ﷺ کو خاص عظمت حاصل ہے۔ و کلم اللہ موسیٰ تکلیماً حضرت موسیٰ ﷺ کا دوسرے انبیاء ﷺ سے جدا طور پر نام لینا اور انہیں "کلیم اللہ" کہنا ان کے بلند و بالا مقام پر دلالت کرتا ہے۔

۸۔ حضرت موسیٰ ﷺ پر حقیقی ایمان آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے کا باعث بنتا ہے۔ اوحینا الیک کما ... کلم اللہ موسیٰ تکلیماً مذکورہ مطلب اس بنی پر استوار ہے کہ جب جملہ "کلم اللہ ... گزشتہ آیت میں جملہ "اوحینا الی نوح" پر عطف ہو۔ یعنی اے رسول جس طرح ہم نے آپ پر وحی نازل کی اور موسیٰ سے کلام کیا اور چونکہ یہ ان لوگوں سے خطاب کیا جا رہا ہے جو حضرت موسیٰ ﷺ کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں لہذا انہیں اس مشابہت کو مد نظر رکھتے ہوئے رسول اکرم ﷺ کی نبوت کا بھی اقرار کرنا چاہیئے۔

۹۔ حضرت آدم ﷺ اور حضرت نوح ﷺ کے درمیان والی مدت میں گزرنے والے بعض انبیاء ﷺ کا نام قرآن کریم میں ذکر نہ کرنے کی وجہ ان کی رسالت کا مخفی ہونا ہے۔ و رسلا لم نقصصہم علیک

حضرت امام باقر ﷺ فرماتے ہیں: کان ما بین آدم و بین نوح من الانبیاء مستخفین و مستعلنین و لذلك خفی ذکرہم فی القرآن فلم یسموا کما سمی من استعلن من الانبیاء و هو قول اللہ۔ "رسلا لم نقصصہم علیک" یعنی لم اسم المستخفین کما سمیت المستعلنین من الانبیاء^(۱) یعنی حضرت آدم ﷺ اور حضرت نوح ﷺ کے درمیان والے زمانے میں بعض انبیاء ﷺ ایسے

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۸۵ ح ۳۰۶؛ تفسیر برہان ج ۱ ص ۴۲۷ ح ۴۔

بھی ہیں جنہیں پنہاں رکھا گیا اور اسی وجہ سے قرآن کریم میں بھی ان کا ذکر نہیں آیا۔ چنانچہ جس طرح بعض انبیاء ﷺ کا علی الاعلان نام لیا گیا ہے اسی طرح بعض کا نام نہیں لیا گیا اور خداوند عالم نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے: "اے رسول: ہم نے آپ ﷺ کو بعض انبیاء ﷺ کے حالات نہیں سنائے" یعنی جس طرح بعض ظاہر شدہ انبیاء ﷺ کا نام لیا ہے اسی طرح بعض پنہاں انبیاء ﷺ کا نام نہیں لیا۔

۱۰۔ خداوند متعال نے حضرت موسیٰ سے تین دن اور رات میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کلمات کی تعداد میں کلام کیا۔
و کلم اللہ موسیٰ تکلیماً رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: ان اللہ ناجی موسیٰ بن عمران بمائة الف كلمة و اربعة و عشرين الف كلمة في ثلاثة ايام و لياليهن ...^(۱) یعنی خداوند متعال نے حضرت موسیٰ ﷺ بن عمران کے ساتھ تین شب و روز میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کلمات کی تعداد میں گفتگو کی۔

۱۱۔ خداوند متعال نے حضرت موسیٰ ﷺ سے طور سینا میں درخت سے ایسی آواز پیدا کر کے گفتگو کی جسے ہر طرف سے ان کے تمام ہمراہی سن سکتے تھے۔ و کلم اللہ موسیٰ تکلیماً امام رضا ﷺ، حضرت موسیٰ ﷺ سے خداوند عالم کی گفتگو کے بارے میں فرماتے ہیں: ... فخرج بهم الى طور سيناء ... فكلّمه الله تعالى ذكره و سمعوا كلامه ... لان الله عزوجل احداثه في الشجرة ثم جعله منبعثاً منها حتى سمعوه من جميع الوجوه ...^(۲) یعنی وہ اپنے تمام ساتھیوں کے ہمراہ طور سینا کی طرف روانہ ہوئے... پھر خداوند متعال نے ان سے کلام کیا جسے ان کے تمام ساتھیوں نے سنا... کیونکہ خدائے عزوجل نے درخت میں آواز ایجاد کی اور اسے چاروں طرف پھیلا دیا جس کی وجہ سے وہ تمام ساتھیوں کو سنائی دی۔

۱۲۔ خداوند متعال نے زبان اور دہن سے استفادہ کیے بغیر کلام ایجاد کر کے حضرت موسیٰ ﷺ سے گفتگو کی۔
و کلم اللہ موسیٰ تکلیماً حضرت امام رضا ﷺ، حضرت موسیٰ ﷺ سے خدا کے کلام کے بارے میں فرماتے ہیں: ... كلام الخالق للمخلوق ليس ككلام المخلوق لمخلوق و لا يلفظ بشق فم و لسان و لكن يقول له "كن" فكان بمشيئته ما خاطب به موسي من الامر والنهي من غير تردد في نفس^(۳) یعنی خالق کی مخلوق

(۱) خصال صدوق ص ۶۴۱ ج ۲۰ باب ما بعد الالف: نور الثقلين ج ۱ ص ۵۷۴ ح ۶۷۵۔

(۲) توحید صدوق ص ۱۲۱ ح ۲۴ ب ۸: نور الثقلين ج ۱ ص ۵۷۴ ح ۶۷۶۔

(۳) احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۱۸۵: نور الثقلين ج ۱ ص ۵۷۵، ح ۶۸۱۔

کے ساتھ کلام کی کیفیت ایسی نہیں ہے جیسے مخلوق کے کلام کی مخلوق کے ساتھ اور نہ ہی خالق کا کلام مخلوق کے کلام کی مانند منہ کے کھلنے اور زبان کے مخصوص انداز میں ہلنے کی وجہ سے الفاظ کی صورت میں ایجاد ہوتا ہے بلکہ وہ اسے ہو جانے کا حکم دیتا ہے تو وہ اس کی مشینت سے ہو جاتا ہے...

۱۳۔ خداوند متعال کا کلام حادث ہے۔ و کلم اللہ موسیٰ تکلیماً حضرت امام صادق علیہ السلام کلام خدا کے حادث یا قدیم ہونے کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ان الکلام صفة محدثة لیس باذلیة کان اللہ عزوجل و لا متکلم ^(۱) یعنی کلام ایک ازلی نہیں بلکہ محدث صفت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ۱؛ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو جھٹلانا ۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام ۵، ۶، ۱۰، ۱۱، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کے کلام کا حادث ہونا ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کے کلام کی کیفیت ۱۲

انبیاء علیہم السلام: انبیاء علیہم السلام کی مخفی رسالت ۹؛ انبیاء علیہم السلام کی نبوت ۱؛ انبیاء علیہم السلام کی نبوت کو جھٹلانا ۲؛ انبیاء علیہم السلام کے درمیان ہم آہنگی ۸؛ انبیاء علیہم السلام کے قصے ۳، ۳، ۹

ایک لاکھ چوبیس ہزار کا عدد: ۱۰

ایمان: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ۸؛ ایمان کا متعلق ۸؛ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان ۸

درخت: درخت کا کلام کرنا ۱۱

روایت: ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳

قرآن کریم: قرآن کریم کے قصے ۳

کوہ سینا: ۱۱

مقربین: ۴ موسیٰ علیہ السلام: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ۱۰، ۱۱؛ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقام و مرتبہ ۵، ۷، ۱۰؛ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عظمت ۷

وحی: وحی کی اقسام ۶

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾

یہ سارے رسول بشارت دینے والے اور ڈرانے والے اس لئے بھیجے گئے تاکہ رسولوں کے آنے کے بعد انسانوں کی حجت خدا پر قائم نہ ہونے پائے اور خدا سب پر غالب اور صاحب حکمت ہے۔

۱۔ انبیاء ﷺ رسالت کی تبلیغ اور انسانوں کی تربیت کیلئے بشارت اور انذار جیسی روشوں سے استفادہ کرتے تھے۔
رسلا مبشرین و منذرین

۲۔ انسانوں کی ہدایت اور تربیت کیلئے تشویق کو تہدید پر مقدم کرنا ضروری ہے۔ رسلا مبشرین و منذرین

۳۔ انسانوں کی ہدایت اور تربیت کیلئے بشارت کی روش انذار سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ رسلا مبشرین و منذرین

بشارت کو انذار پر مقدم کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بشارت کا نقش انسانوں کی ہدایت میں زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔

۴۔ انبیاء ﷺ روش ہدایت کے انتخاب میں انسان میں موجود منفعت طلبی اور خطرات سے بچنے کی خصلت کو مد نظر رکھتے تھے۔ رسلا مبشرین و منذرین

۵۔ انبیاء ﷺ کی بعثت کا مقصد لوگوں پر خداوند متعال کی حجت تمام کرنا ہے۔ رسلا مبشرین و منذرین لئلا یكون للناس على الله حجة بعد الرسل

۶۔ انبیاء ﷺ لوگوں پر خداوند متعال کی حجت تمام کرنے کا وسیلہ ہیں۔ رسلا ... لئلا یكون للناس على الله حجة بعد الرسل

۷۔ انسان کو ہدایت اور ہدف تک پہنچنے کیلئے ہمیشہ انبیاء ﷺ کی ضرورت ہوتی ہے۔

رسلاً ... لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل

۸۔ خداوند عالم کسی کو اتمام حجت کے بغیر عذاب نہیں دیتا۔ رسلاً ... لئلا يكون للناس على الله حجة بعد الرسل

۹۔ خداوند متعال ہمیشہ عزیز (ناقابل شکست فاتح) اور حکیم (دانا) ہے۔ و كان الله عزيزاً حكيماً

۱۰۔ انبیاء ﷺ کا بھیجا جانا، خداوند عالم کی عزت و حکمت کا تقاضا ہے۔ رسلاً مبشرين و منذرين ... و كان الله عزيزاً حكيماً

۱۱۔ خداوند عالم، دلیل و استدلال میں قاهر اور غالب ہے۔ لئلا يكون للناس على الله حجة ... و كان الله عزيزاً
اللہ تعالیٰ کی عزت اور ناقابل شکست ہونے کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک مصداق وہی ہے جو جملہ "لئلا يكون
... میں بیان ہوا ہے۔

۱۲۔ خداوند عالم کے دلیل و استدلال پر غلبہ اور تسلط کا منبع اس کی بے کراں حکمت ہے۔ لئلا يكون للناس على الله
حجة ... و كان الله عزيزاً حكيماً

۱۳۔ خداوند عالم کے سامنے لوگوں کے پاس کسی حجت کا نہ ہونا اس کی عزت کا ایک مصداق ہے۔ لئلا يكون للناس
على الله حجة بعد الرسل و كان الله عزيزاً حكيماً عزیز اور اتمام حجت میں پائے جانے والے ارتباط کو سامنے رکھنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ اگر خداوند عالم اتمام حجت نہ کرتا تو لوگ اس کے سامنے دلیل پیش کرتے اور یہ اس کی عزت کے
ساتھ سازگار نہیں ہے۔

اتمام حجت: ۵، ۶، ۸، ۱۳

اسماء و صفات: حکیم ۹؛ عزیز ۹

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا استدلال ۱۱، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی حکمت ۱۰، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی عزت ۱۰، ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۱۱،
۱۲

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کا انذار ۱؛ انبیاء ﷺ کا کردار ۶، ۷؛ انبیاء ﷺ کا ہدایت کرنا ۳؛ انبیاء ﷺ کی بشارت ۱؛ انبیاء
ﷺ کی بعثت کا

فلسفہ ۵؛ انبیاء ﷺ کی تبلیغ ۱؛ انبیاء ﷺ کی نبوت ۱۰

انذار: انذار کی اہمیت ۲

انسان: انسان کی معنوی ضروریات ۷؛ انسان کی منفعت طلبی ۳

تبلیغ: تبلیغ کی روش ۱

تربیت: تربیت کی روش ۱، ۲، ۳؛ تربیت میں انذار ۱، ۲، ۳؛ تربیت میں بشارت ۳؛ تربیت میں تشویق ۲

تشویق: تشویق کی اہمیت ۲

سزا: بیانیہ سزا دینا ۸

فقہی قواعد: ۸

نبوت: نبوت کی اہمیت ۷

ہدایت: ہدایت کا طریقہ ۳؛ ہدایت میں انذار ۲؛ ہدایت میں تشویق ۲

آیت ۱۶۶

﴿لَكِنَّ اللَّهَ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا﴾

(یہ مانیں یا نہ مانیں) لیکن خدا نے جو کچھ آپ پر نازل کیا ہے وہ خود اس کی گواہی دیتا ہے کہ اس نے اسے اپنے علم سے نازل کیا ہے اور ملائکہ بھی گواہی دیتے ہیں اور خدا خود بھی شہادت کے لئے کافی ہے۔

۱۔ خداوند متعال اور اس کے فرشتے قرآن کی حقانیت اور رسالت پیغمبر اکرم ﷺ پر گواہ ہیں۔

لكن الله يشهد بما انزل اليك ... و الملائكة يشهدون

مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "و الملائكة يشهدون" کو "اللہ يشهد" پر عطف کیا گیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ "یشہدون" کا متعلق بھی "بما انزل اليك" ہوگا۔

۲۔ قرآن کریم کو پیغمبر اکرم ﷺ پر خداوند عالم نے نازل کیا ہے۔ يشهد بما انزل اليك انزلہ

۳۔ خداوند متعال نے اہل کتاب کے انکار سے آنحضرت ﷺ کے دل میں پیدا ہونے والی رنجیدگی اور افسردگی دور کرنے کیلئے آپ ﷺ کو تسلی دی ہے۔ فلا يؤمنون الا قليلا ... لكن الله يشهد بما انزل اليك اکثر اہل کتاب کی جانب سے آنحضرت ﷺ کی رسالت کے انکار کا ذکر کرنے کے بعد خداوند متعال کا استدراک کے ساتھ حقانیت قرآن پر گواہی دینے کا مقصد آنحضرت ﷺ کو تسلی دینا ہے۔

۴۔ قرآن کریم: خداوند عالم کے علم و دانش کا جلوہ ہے۔ انزلہ بعلمہ مذکورہ بالا مطلب میں "بعلمہ" کو ضمیر مفعولی کیلئے حال قرار دیا گیا ہے اور اس میں موجود "بائی" معیت کے معنی میں ہے: یعنی پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کریم کے ہمراہ علم الہی بھی تھا۔

۵۔ قرآن کریم میں علم الہی کی تجلی، قرآن و پیغمبر اکرم ﷺ کی حقانیت پر خداوند متعال کی گواہی ہے۔
لكن الله يشهد بما انزل اليك انزلہ بعلمہ جملہ "انزلہ بعلمہ" "یشہد" کیلئے تفسیر ہو سکتا ہے۔ یعنی خود نزول قرآن جو علم الہی کا ایک مظہر ہے قرآن کریم کی اور اس کے نتیجے میں پیغمبر اکرم ﷺ کی حقانیت پر خداوند متعال کی گواہی ہے۔
۶۔ قرآن کا نزول خداوند متعال کی نظارت میں ہے اور شیاطین کی دخالت سے محفوظ ہے۔

لكن الله يشهد بما انزل اليك انزلہ بعلمہ بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ چونکہ یہاں پر علم خدا، حفاظت و نگہبانی سے کنایہ ہے، لہذا جملہ "انزلہ بعلمہ" کا معنی یہ بنتا ہے کہ خداوند متعال نے قرآن کریم اس طرح سے نازل کیا کہ خود اس کی حفاظت اور نگہبانی فرمائی ہے تاکہ شیاطین دخالت اور کمی بیشی نہ کر سکیں۔

۷۔ حقانیت قرآن کریم پر خداوند متعال کی گواہی کا منبع اس کا علم و آگاہی ہے۔ لكن الله يشهد بما انزل اليك انزلہ بعلمہ

۸۔ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کی اہلیت سے آگاہ

ہونے کی وجہ سے قرآن کریم آپ ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔ لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ مذکورہ بالا مطلب میں "بعلمہ" کو "انزلہ" کے فاعل کیلئے حال قرار دیا گیا ہے اور علم کا متعلق پیغمبر اکرم ﷺ کی اہلیت ہے۔ جس کی وجہ سے قرآن کریم ان پر نازل ہوا یعنی "انزلہ علماً بانک اهل لذلك" خدا نے آپ ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ آپ ﷺ اس کی اہلیت رکھتے ہیں۔

۹۔ ضروری ہے کہ علم و آگاہی کی اساس پر گواہی دی جائے۔ و لکن اللہ یشہد ... انزلہ بعلمہ

۱۰۔ رسالت آنحضرت ﷺ کی حقانیت پر یقین کرنے کیلئے قرآن کریم بحیثیت دلیل کافی ہے۔

لکن اللہ یشہد بما انزل الیک انزلہ بعلمہ ممکن ہے "بما انزل الیک" میں موجود "بائی" سببیت کیلئے ہو۔ اس صورت میں گذشتہ آیات کے قرینہ کی بنا پر شہادت و گواہی کا متعلق آنحضرت ﷺ کی رسالت ہوگی۔ اس بنا کے مطابق جملہ "یشہد بما انزل ..." کا معنی یہ ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کی رسالت پر خدا کی گواہی کا سبب آنحضرت ﷺ پر قرآن کا نزول ہے یعنی جو بھی قرآن کریم کو ملاحظہ کرے وہ آنحضرت ﷺ کی رسالت کی حقانیت پر گواہی دیگا۔

۱۱۔ خدا کے فرشتے پیغمبر اکرم ﷺ پر نزول قرآن کے شاہد اور ناظر تھے۔ والملائکۃ یشہدون

جملہ "والملائکۃ یشہدون" میں "واو" حالیہ ہے اور "یشہدون" کا معنی "وہ نظارت کرتے ہیں" کیا گیا ہے۔

۱۲۔ مختلف امور کے اثبات و نفی پر خداوند عالم کی شہادت کافی و مکمل ہے۔ و کفی باللہ شہیداً

۱۳۔ حقانیت قرآن کریم کے اثبات کیلئے خداوند عالم کی گواہی کافی ہے۔ لکن اللہ یشہد بما انزل ... و کفی باللہ

شہیداً

۱۴۔ قرآن کریم لوگوں پر خداوند عالم کی طرف سے اتمام حجت ہے۔ لئلا یکون للناس علی اللہ حجة بعد الرسل ...

لکن اللہ یشہد بما انزل الیک

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کا غم و اندوہ ۳; آنحضرت ﷺ کو تسلی ۳; آنحضرت ﷺ کی حقانیت ۵; آنحضرت

ﷺ کی نبوت کی حقانیت ۱، ۱۰; آنحضرت ﷺ کے فضائل ۸

اتمام حجت: ۱۴

اسہ تعالیٰ: اسہ تعالیٰ کا علم ۷، ۸؛ اسہ تعالیٰ کی گواہی ۱، ۵، ۷، ۱۲، ۱۳؛ اسہ تعالیٰ کے افعال ۲؛ اسہ تعالیٰ کے علم کی تجلی ۳، ۵

اہل کتاب: اہل کتاب اور آنحضرت ﷺ ۳

قرآن کریم: قرآن کریم کا کردار ۱۰، ۱۲؛ قرآن کریم کا محفوظ

ہونا ۶؛ قرآن کریم کا نزول ۲، ۶، ۸، ۱۱؛ قرآن کریم کی حقانیت ۱، ۵، ۷، ۱۳؛ قرآن کریم کی فضیلت ۳

گواہی: گواہی کی شرائط ۹؛ گواہی میں علم ۹

ملائکہ: ملائکہ کی گواہی ۱۱، ۱

آیت ۱۶۷

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلَالًا بَعِيدًا﴾.

بیشک جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور راہ خدا سے منع کر دیا وہ گمراہی میں بہت دور تک چلے گئے ہیں۔

۱۔ راہ خدا سے روکنے والے کفار، ایسے بھٹکے ہوئے لوگ ہیں جو سخت گمراہ ہیں۔ ان الذين كفروا و صدوا عن سبيل

اللہ قد ضلوا ضلالاً بعيداً کلمہ "الذين" کے تکرار کے بغیر "صدوا..." کو "کفروا" پر عطف کرنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ کفر

اختیار کرنا اور راہ خدا سے روکنا دونوں صفات مجموعی طور پر ضلالت بعید ہے۔

۲۔ اہل کتاب: قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی رسالت کے انکار اور لوگوں کو اسلام کی طرف آنے سے روکنے کی

وجہ سے ایسے منحرف لوگ ہیں جو سخت بھٹکے ہوئے ہیں۔ ان الذين كفروا و صدوا عن سبيل اللہ قد ضلوا ضلالاً

بعیداً گزشتہ (۱۵۳ سے بعد والی) آیات کے قرینہ کی بنا پر "الذين كفروا..." کے مورد نظر

مصادیق میں سے اہل کتاب کا وہ گروہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی رسالت کا انکار اور قرآن کریم کو وحی کے طور پر قبول نہیں کرتا تھا اور گزشتہ آیات کی روشنی میں "سبیل اللہ" سے مراد دین اسلام ہے۔

۳۔ آنحضرت ﷺ کی رسالت اور قرآن کریم کے بارے میں کفر اور دوسروں کو راہ خدا پر گامزن ہونے سے روکنا بہت بڑی گمراہی ہے۔ ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ قد ضلوا ضلالاً بعيداً

گزشتہ آیات کے قرینہ کی بنا پر "کفروا" کا متعلق قرآن کریم و پیغمبر اکرم ﷺ ہیں۔

۴۔ لوگوں کو راہ خدا کی طرف آنے سے روکنا کفر کی علامت ہے۔ ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "و صدوا" کو جملہ "کفروا" کیلئے مفسر و مبین کے طور پر اخذ کیا گیا ہے یعنی راہ خدا سے روکنا کفر ہے۔

۵۔ انسان کے طرز عمل کا سرچشمہ اس کی آراء و افکار اور اعتقادات ہیں۔ ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ

مذکورہ مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ جب "صدوا" کا "کفروا" پر عطف از باب عطف سبب بر مسبب ہو۔

۶۔ آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان راہ خدا ہے۔ ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ

اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے کہ "کفروا" کا متعلق قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ ہیں یہ کہا جا سکتا ہے کہ "سبیل اللہ" سے مراد پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانا ہے۔

۷۔ گمراہی کے متعدد مراتب ہیں۔ قد ضلوا ضلالاً بعيداً

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کو جھٹلانا ۲؛ آنحضرت ﷺ کی نبوت کو جھٹلانا ۳

اہل کتاب: اہل کتاب کی گمراہی ۲

ایمان: آنحضرت ﷺ پر ایمان ۶؛ ایمان کا متعلق ۶؛ ایمان کے اثرات ۵؛ قرآن کریم پر ایمان ۶

راہ خدا: ۶

راہ خدا سے روکنا ۱، ۲، ۳، ۴

طرز عمل:

طرز عمل کی بنیادیں ۵
 علم: علم کے اثرات ۵
 کفار: کفار کی گمراہی ۱
 کفر: قرآن کریم کے بارے میں کفر ۲، ۳؛ کفر کی
 علامت ۳؛ کفر کے اثرات ۲
 گمراہ لوگ: ۱
 گمراہی: گمراہی کے مراتب ۱، ۲، ۳، ۴؛ گمراہی کے موارد ۳
 منحرف لوگ: ۱، ۲
 نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۵

آیت ۱۶۸

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرْ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۖ﴾

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کرنے کے بعد ظلم کیا ہے خدا انہیں ہرگز معاف نہیں کر سکتا اور نہ انہیں کسی راستہ کی ہدایت کر سکتا ہے۔

۱۔ ظالم کفار: خداوند متعال کی مغفرت و ہدایت سے محروم ہیں۔ ان الذين كفروا و ظلموا لم يكن الله ليغفر لهم و لا ليهديهم طريقاً جملہ "و ظلموا" میں "الذين" کا تکرار نہ ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ "کفر اور ظلم" دونوں صفات مجموعاً خداوند عالم کی مغفرت اور ہدایت سے محروم ہونے کا باعث بنتی ہیں۔

۲۔ رسالت پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار اور دوسروں کو راہ خداوند عالم سے روکنا خداوند عالم کی مغفرت اور ہدایت سے محروم ہونے کا سبب بنتا ہے۔ ان الذين كفروا و ظلموا لم يكن الله ليغفر لهم و لا ليهديهم طريقاً گذشتہ آیات کی روشنی میں "کفر" سے مراد پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن کریم کا انکار اور ظلم سے مراد دوسروں کو راہ خدا سے روکنا ہے۔

۳۔ ظالم کفار اور راہ خدا سے روکنے والوں کو ایمان لانے اور توبہ کرنے کی توفیق نہیں ہوگی۔

ان الذین کفروا و ظلموا لم یکن اللہ لیغفر لهم بدیہی ہے کہ کفار، کفر کے جس مرتبہ پر بھی ہوں اگر ایمان لے آئیں تو وہ مغفرت و ہدایت الہی کے حقدار و مستحق ہوتے ہیں: بنا بریں جملہ "لم یکن..." سے مراد یہ ہے کہ انہیں ایمان لانے کی توفیق نصیب نہیں ہوگی جس کے نتیجے میں وہ بخشے نہیں جائیں گے۔

۴۔ لوگوں کو راہ خدا پر گامزن ہونے سے روکنا ظلم ہے۔ ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل اللہ ... ان الذین کفروا و ظلموا گزشتہ آیت شریفہ کے قرینہ کی بنا پر ظلم سے مراد دوسروں کو راہ خدا سے روکنا ہے۔

۵۔ سعادت و خوشبختی کی تمام راہیں ظالم کفار پر بند ہیں۔ ان الذین کفروا و ظلموا ... و لا لیہدیہم طریقاً

۶۔ بعض اہل کتاب کا کفر اور ظلم ان کیلئے خدا کی مغفرت و ہدایت سے محروم ہونے کا باعث بنا۔

ان الذین کفروا و ظلموا لم یکن اللہ لیغفر لهم و لا لیہدیہم طریقاً گزشتہ آیات کی روشنی میں "الذین کفروا و ظلموا" کا مورد نظر مصداق بعض اہل کتاب ہیں۔

۷۔ بعض اہل کتاب کافر اور ستمگر لوگ ہیں۔ ان الذین کفروا و ظلموا لم یکن اللہ لیغفر لهم و لا لیہدیہم طریقاً

۸۔ ستمگر کفار کا مغفرت و ہدایت سے محروم ہونا، خداوند عالم کی سنتوں میں سے ہے۔ ان الذین کفروا و ظلموا لم یکن اللہ لیغفر لهم و لا لیہدیہم طریقاً

۹۔ انسان کی مغفرت اور ہدایت خدا کے ہاتھ میں ہے۔ لم یکن اللہ لیغفر لهم و لا لیہدیہم طریقاً

۱۰۔ انسان کے گناہوں کی بخشش اس کیلئے ہدایت الہی سے بہرہ مند ہونے کا پیش خیمہ ہے۔ لم یکن اللہ لیغفر لهم و لا لیہدیہم طریقاً

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کی نبوت کو جھٹلانا ۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۹؛ اللہ تعالیٰ کی بخشش ۹؛ اللہ تعالیٰ کی سنتیں ۸؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت سے

محروم ہونا ۲؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ۹، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محروم ہونا ۲

انسان: انسان کی مغفرت ۹؛ انسان کی ہدایت ۹

اہل کتاب: اہل کتاب کا ظلم ۶، ۸؛ اہل کتاب کے گروہ ۷؛ کافر اہل کتاب ۶، ۷

ایمان: ایمان سے محرومیت ۳

توبہ: توبہ سے محرومیت ۳

راہ خدا: راہ خدا سے روکنا ۲، ۳؛ راہ خدا سے روکنے کا ظلم ۳

سعادت: سعادت سے محروم ہونا ۵

ظلم: ظلم کے اثرات ۶؛ ظلم کے موارد ۳

کفار: ظالم کفار کا محروم ہونا ۳، ۸؛ کفار کا ظلم ۱، ۵؛ کفار کی شقاوت ۵؛ کفار کی محرومیت ۱

کفر: قرآن کریم کے بارے میں کفر ۲؛ کفر کے اثرات ۶

گناہ: گناہ کی بخشش کے اثرات ۱۰

مغفرت: مغفرت سے محروم ہونا ۱، ۶، ۸

ہدایت: ہدایت سے محروم ہونا ۱، ۶، ۸؛ ہدایت کا پیش خیمہ ۱۰

آیت ۱۶۹

﴿إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا﴾

سوائے جہنم کے راستے کے جہاں ان کو ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے اور یہ خدا کے لئے بہت آسان ہے۔

۱۔ خداوند متعال، قیامت کے دن ظالم کفار کو صرف راہ جہنم کی طرف ہدایت کرے گا۔

و لا لیہدیہم طریقاً۔ الا طریق جہنم

مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "ولا لیہدیہم..." میں مذکور ہدایت کا زمانہ اور وقت قیامت کو قرار دیا گیا ہے یعنی خداوند عالم اس دن کفار کو صرف جہنم کی طرف راہنمائی کرے گا۔

۲۔ کفر، باطل ادیان کی طرف رجحان اور ناروا اعمال دوزخ کی جانب جانے والا راستہ ہے۔

و لا لیہدیہم طریقاً۔ الا طریق جہنم مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ جملہ "ولا لیہدیہم..." میں مذکور ہدایت کا زمانہ اور وقت دنیا کی زندگی ہو اس بنی کے مطابق کفار کو راہ جہنم کی طرف ہدایت کرنے سے مراد ان کیلئے کفر کے ارتکاب اور ناروا اعمال کا پیش خیمہ فراہم کرنا ہے کہ جس کا انجام دوزخ ہوگا۔

۳۔ خداوند متعال نے ظالم کفار کا تمسخر اڑایا ہے۔ و لا لیہدیہم طریقاً۔ الا طریق جہنم

ممکن ہے کہ کفار کو جہنم کی طرف لے جانے کیلئے ہدایت کا کلمہ ان کا تمسخر اڑانے کیلئے استعمال کیا گیا ہو۔

۴۔ بعض اہل کتاب اپنے کفر اور ظلم کی وجہ سے ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ ان الذین کفروا و ظلموا ... و لا لیہدیہم

طریقاً۔ الا طریق جہنم خالدین فیہا گذشتہ آیات کی روشنی میں مذکورہ آیت کا مورد نظر مصداق کافر اہل کتاب ہیں۔

۵۔ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ کی رسالت کا انکار اور لوگوں کو دائرہ اسلام میں آنے سے روکنا ہمیشہ جہنم میں رہنے

کا سبب بنے گا۔ ان الذین کفروا و ظلموا ... خالدین فیہا ابداً

۶۔ ہمیشہ جہنم میں رہنا ظالم کفار کی سزا ہے۔ ان الذین کفروا و ظلموا ... خالدین فیہا ابداً

۷۔ جہنم ابدی اور ہمیشگی ہے۔ الا طریق جہنم خالدین فیہا ابداً

۸۔ خداوند متعال کیلئے دوزخ اور دوزخیوں کو جاویدان اور ابدی بنانا بہت آسان کام ہے۔ الا طریق جہنم خالدین

فیہا ابداً۔ و کان ذلک علی اللہ یسیراً

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کو جھٹلانا ۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی جانب سے تمسخر اڑانا ۳؛ اللہ تعالیٰ

کے افعال ۱، ۸

اہل کتاب: اہل کتاب کا ظلم ۳; اہل کتاب کا کفر ۳

جہنم: جہنم کا ہمیشگی و ابدی ہونا ۸، ۷; جہنم کے موجبات ۲، ۳، ۵; جہنم میں ہمیشہ کیلئے رہنا ۳، ۵، ۶

جہنمی: جہنمیوں کا ہمیشہ جہنم میں رہنا ۸

رجحان: ناپسندیدہ رجحان ۲

ظالمین: ۶

ظلم: ظلم کے اثرات ۳

عمل: ناپسندیدہ عمل ۲;

کفار: ظالم کفار ۳، ۶; کفار جہنم میں ۶، ۱; کفار قیامت میں ۱; کفار کا مذاق اڑانا ۳; کفار کی سزا ۶

کفر: قرآن کریم کے بارے میں کفر ۵; کفر کے اثرات ۲، ۵، ۳

آیت ۱۷۰

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾.

اے انسانو تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے حق لے کر رسول آگیا ہے لہذا اس پر ایمان لے آؤ اسی میں تمہاری بھلائی ہے اور اگر تم نے کفر اختیار کیا تو یاد رکھو کہ زمین و آسمان کی کل کائنات خدا کے لئے ہے اور وہی علم والا بھی ہے اور حکمت والا بھی ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم، رسالت اور سراسر حق پر مبنی معارف کے ساتھ خداوند عالم کی جانب سے بھیجے گئے۔

قد جاءكم الرسول بالحق مذكورہ بالا مطلب میں "بالحق" میں موجود "بائی" کو معیت کے معنی میں لیا گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد تعلیمات اور معارف الہی ہوں کہ یہ وہی پیغمبر اکرم ﷺ کی رسالت ہے۔

۲۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے اہل کتاب آنحضرت ﷺ کی رسالت کے منتظر تھے۔

یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول "قد جاءکم" میں "قد" توقع کے معنی میں اور "الرسول" میں ال عہد ذہنی کیلئے ہے جو یہ مطلب ادا کر رہا ہے کہ مخاطبین آپ ﷺ کی بعثت کے منتظر تھے۔

۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی رسالت عالمگیر اور سب لوگوں کیلئے ہے۔ یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول

۴۔ قرآن کریم خداوند متعال کی جانب سے بھیجی گئی اور سراسر حق پر مبنی کتاب ہے۔

قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم مذكورہ بالا مطلب میں کلمہ "الحق" سے مراد قرآن کریم اور "من ربکم" کو اس کیلئے حال قرار دیا گیا ہے۔

۵۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی بعثت اور قرآن کریم کا نزول ربوبیت الہی کا جلوہ ہے۔ قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم

۶۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت اور آسمانی کتب کے نزول کا مقصد تمام انسانوں کی ہدایت اور تربیت ہے۔

یا ایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم

۷۔ پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان بشریت کیلئے خیر و سعادت کا باعث ہے۔

یا ایہا الناس قد جائکم الرسول بالحق ... فامنوا خیراً لکم مذكورہ مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ جب "خیراً" محذوف فعل "لیکن" کیلئے خبر ہو۔ یعنی پورا کلام یوں ہے "فامنوا ان تؤمنوا لیکن خیراً لکم"۔

۸۔ انسان ایک ایسی مخلوق ہے جو خیر کی طالب اور کمال کی متلاشی ہے۔ یا ایہا الناس ... فامنوا خیراً لکم

جملہ "خیراً لکم" انسان میں خیر طلبی اور سعادت کی جستجو کی صفت کو طبعی اور فطری امر بتلا رہا ہے اور اسے صرف

حقیقی خیر و سعادت کے مصداق یعنی قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان کی طرف ہدایت و راہنمائی کر رہا ہے۔

۹۔ ایمان اور کفر کے نفع و نقصان کی بازگشت خدا نہیں بلکہ خود انسان کی طرف ہے۔

فامنوا خيراً لكم و ان تكفروا فان لله ما في السموات والارض "خيراً لكم" اور جملہ "فان" سے..." کے قرینہ کی بنا پر "ان تکفروا" کا جواب شرط یہ ہو سکتا کہ "لیکن شراً لكم ولا يضر الله شيئاً"۔

۱۰۔ صرف خداوند متعال اس کائنات کا مالک اور فرمانروا ہے۔ فان لله ما في السموات والارض

"ما في السموات..." جہاں ہستی کیلئے کنایہ ہے۔

۱۱۔ انسان سعادت و شقاوت کی راہ انتخاب کرنے میں آزاد ہے۔ فامنوا خيراً لكم و ان تكفروا فان لله ما في

السموات والارض

۱۲۔ خداوند متعال نے آنحضرت ﷺ کی رسالت کا انکار کرنے والے کفار کو خبردار کیا ہے۔

و ان تكفروا فان لله ما في السموات والارض جملہ "فان" سے..." جو ہستی پر خداوند متعال کی سلطنت کو بیان کر رہا ہے ہو سکتا ہے کہ رسالت پیغمبر اکرم ﷺ کا انکار کرنے والوں کو خبردار کرنے کیلئے ذکر کیا گیا ہو۔

۱۳۔ آسمان متعدد ہیں۔ فان لله ما في السموات والارض

۱۴۔ خداوند ہمیشہ علیم (دانا) اور حکیم (حکمت کے تحت فعل انجام دینے والا ہے۔ و كان الله عليماً حكيماً

۱۵۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی بعثت اور قرآن کریم کے نزول کا سرچشمہ خداوند متعال کا علم اور حکمت ہے۔

يا ايها الناس قد جائكم الرسول بالحق من ربكم ... و كان الله عليماً حكيماً

۱۶۔ ایمان و کفر کے انتخاب میں انسانوں کے خود مختار ہونے کا سرچشمہ خداوند عالم کا علم و حکمت ہے۔

فامنوا خيراً لكم و ان تكفروا ... و كان الله عليماً حكيماً آیت شریفہ کے ذیل میں خداوند عالم کے علم و حکمت کی یاد

دہانی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آیت میں مذکور تمام معارف، منجملہ انسان کا اختیار عالمانہ اور حکیمانہ ہے۔

۱۷۔ کمال اور علم کی بلند و بالا قدر و منزلت حکمت کے ساتھ آمیختہ ہونے میں مضمر ہے۔

و كان الله عليماً حكيماً

۱۸۔ مالکیت کی قدر و قیمت اور اس کا اثر بخش ہونا علم و

حکمت پر موقوف ہے۔ فان لله ما في السموات والارض و كان الله عليماً حكيماً
خداوند عالم کی مطلقہ مالکیت کا ذکر کرنے کے بعد اس کے علم و حکمت کی یاد دہانی مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ
ہو سکتا ہے۔

۱۹۔ خداوند متعال لوگوں کے ایمان اور کفر سے آگاہ ہے۔ فامنوا خيراً لكم و ان تكفروا ... و كان الله عليماً
حکیماً

۲۰۔ رسول خدا ﷺ ان لوگوں کی ولایت کا اعلان کرتے ہیں جن کی ولایت کا خداوند متعال نے حکم دیا ہے۔
قد جاءكم الرسول بالحق من ربكم حضرت امام محمد باقر ؑ آیت شریفہ میں مذکور "بالحق" کی وضاحت کرتے ہوئے
فرماتے ہیں: بولایہ من امر اللہ تعالیٰ بولایہ (۱) اس سے مراد اس کی ولایت ہے جس کی ولایت کا خدا نے حکم دیا ہے۔

آسمان: آسمانوں کا متعدد ہونا ۱۳

آسمانی کتب: آسمانی کتب کا کردار ۶

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کا نقش ۲۰؛ آنحضرت ﷺ کی بعثت ۲، ۱۵، ۵؛ آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کی
حقانیت ۱؛ آنحضرت ﷺ کی رسالت کا جہانی ہونا ۳؛ آنحضرت ﷺ کی نبوت ۱
اسماء و صفات: حکیم ۱۳؛ علیم ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۱۰، ۱۶؛ اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کا علم ۱۵، ۱۶، ۱۹؛ اللہ تعالیٰ کی بے
نیازی ۹؛ اللہ تعالیٰ کی حکمت ۱۵، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۵؛ اللہ تعالیٰ کی مالکیت ۱۰

انبیاء ؑ: بعثت انبیاء ؑ کا فلسفہ ۶

انسان: انسان کا اختیار ۱۱، ۱۶؛ انسان کا ایمان ۱۹؛ انسان کا کفر ۱۹؛ انسان کی تربیت ۶؛ انسان کی خیر طلبی ۸؛ انسان
کی کمال طلبی ۸؛ انسان کی ہدایت ۶

اہل کتاب: اہل کتاب اور آنحضرت ﷺ ۲

(۱) مجمع البیان ج ۳ ص ۲۲۱، آیت کے ذیل میں تفسیر برہان ج ۱ ص ۴۲۸ ح ۴۔

ایمان: آنحضرت ﷺ پر ایمان ۷; ایمان کا اختیار ۱۶; ایمان کا متعلق ۷; ایمان کے اثرات ۷، ۹; قرآن کریم پر ایمان ۷
حکمت: حکمت کا کردار ۱۸; حکمت کی قدر و منزلت ۱۷

دین: دین کا فلسفہ ۶

روایت: ۲۰

سعادت: سعادت کا انتخاب ۱۱; سعادت کے عوامل ۷

شقاوت: شقاوت کا انتخاب ۱۱

عالم آفرینش: عالم آفرینش کا مالک ۱۰

علم: علم اور حکمت ۱۷; علم کا کردار ۱۸; علم کی قدر و منزلت ۱۷

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۱۸

قرآن کریم: قرآن کریم کا نزول ۱۵، ۵; قرآن کریم کی حقانیت ۳

کفار: کفار کو خبردار کرنا ۱۲

کفر: آنحضرت ﷺ کے بارے میں کفر ۱۲; کفر کا اختیار ۱۶; کفر کا نقصان ۹

مالکیت: مالکیت کی قدر و قیمت ۱۸

ولایت: ولایت کی اہمیت ۲۰

آیت ۱۷۱

﴿ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَّكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ﴾

اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو اور خدا کے بارے میں حق کے علاوہ کچھ نہ کہو۔ مسیح عیسیٰ بن مریم صرف اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے مریم کی طرف القا کیا گیا ہے اور وہ اس کی طرف سے ایک روح ہیں لہذا خدا اور مرسلین پر ایمان لے آؤ اور خبردار تین کا نام بھی نہ لو۔ اس سے باز آ جاؤ کہ اسی میں بھلائی ہے۔ اسے فقط خدائے واحد ہے اور وہ اس بات سے منزہ ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو، زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے سب اسی کا ہے اور وہ کفالت و وکالت کے لئے کافی ہے۔

۱۔ خداوند متعال نے اہل کتاب کو اپنے دین میں غلو کرنے سے منع کیا ہے۔ یا اہل الكتاب لا تغلوا فی دینکم "غلو" تجاوز کے معنی میں ہے اور دین میں غلو کا معنی ان حدود اور معارف و تعلیمات سے باہر نکل جانا ہے جو آسمانی کتب میں بیان ہوئے ہیں یا

انبیاء خدا ﷺ نے ان کی تعلیم دی ہے۔

۲۔ قرآن کریم نے اہل کتاب کو خداوند متعال کے بارے میں باطل گفتگو کرنے سے منع کیا ہے۔

یا اهل الكتاب ... لا تقولوا على الله الا الحق

۳۔ یہود و نصاریٰ دین میں غلو اور یہودہ باتوں کے مرتکب ہوتے تھے۔ یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم

سیاق آیت کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف غلو سے روکنے کیلئے حفظ ماتقدم کے طور پر منع نہیں کیا گیا بلکہ غلو اور تجاوز واقع ہو چکا تھا۔

۴۔ دین میں غلو کرنا حرام اور مذہبی جذبات کو کنٹرول کرنا لازمی ہے۔ یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم

۵۔ ادیان الہی کے پیروکار ہر وقت دین میں غلو اور یہودہ گوئی کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں۔
یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم

۶۔ خداوند عالم کے بارے میں ہر قسم کی ناحق بات سے اجتناب لازمی ہے۔ و لا تقولوا على الله الا الحق

۷۔ عقائد اور گفتاریں حق کو محور قرار دینا لازمی ہے۔ و لا تقولوا على الله الا الحق

۸۔ حضرت عیسیٰ ﷺ، حضرت مریم ﷺ کے بیٹے اور خداوند عالم کے رسول ہیں۔ انما المسيح عیسیٰ ابن مریم رسول الله

۹۔ عیسائی حضرت عیسیٰ ﷺ کے بارے میں غلو پر بنی عقیدہ رکھتے ہیں۔ یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم ... انما المسيح عیسیٰ ابن مریم

۱۰۔ مسیح حضرت عیسیٰ ﷺ کا لقب اور عیسیٰ ان کا نام ہے۔ انما المسيح عیسیٰ ابن مریم

عام طور پر اسم کی "ابن" کے ذریعے توصیف کی جاتی ہے۔ بنا بریں "عیسیٰ" ان کا نام اور نتیجہ "مسیح" ان کا لقب ہوگا۔

۱۱۔ خداوند عالم کی بارگاہ میں حضرت مریم ﷺ بہت زیادہ عظمت کی مالک ہیں۔ انما المسيح عیسیٰ ابن مریم رسول الله
و کلمته القها الی مریم

۱۲۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی خلقت ایک خارق العادت خلقت اور بغیر باپ کے ہوئی ہے۔

انما المسيح عیسیٰ ابن مریم رسول الله و کلمته القها الی مریم

حضرت عیسیٰ ؑ کو ان کی والدہ حضرت مریم ؑ کی طرف نسبت دینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

۱۳۔ خداوند عالم کا ارادہ کائنات کے تکوینی قوانین پر حاکم ہے۔ انما المسيح عیسیٰ ابن مریم رسول الله و کلمته القها الی مریم و روح منه

۱۴۔ حضرت عیسیٰ ؑ خدایا اس کے بیٹے نہیں بلکہ مخلوق و مملوک خدا ہیں۔

انما المسيح عیسیٰ ابن مریم رسول الله و کلمته بعض کا عقیدہ ہے کہ "کلمۃ اللہ" سے مراد وہی کلمہ "کن" ہے کہ جس کے ذریعے خداوند عالم مخلوقات کو خلق کرتا ہے اور اسی کلمہ کے ذریعے اس نے حضرت عیسیٰ ؑ کو پیدا کیا ہے۔

۱۵۔ حضرت عیسیٰ ؑ انسانوں کی ہدایت اور ان کی بیداری کا کام سرانجام دینے والے ہیں۔

انما المسيح ... رسول الله و کلمته القها الی مریم و روح منه کہا جاتا ہے کہ خداوند عالم نے حضرت عیسیٰ ؑ کو اس لئے اپنا کلمہ قرار دیا ہے کیونکہ ان کا کلام لوگوں کی ہدایت کا سبب بنتا ہے اور انہیں روح قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ وہ انسانوں کی معنوی اور مادی حیات کا باعث ہیں۔

۱۶۔ حضرت عیسیٰ ؑ خداوند عالم کی جانب سے بھیجی گئی روح ہیں۔ انما المسيح عیسیٰ ابن مریم رسول الله ... و روح منه

۱۷۔ حضرت عیسیٰ ؑ نفخۃ الہی ہیں جسے حضرت مریم ؑ میں پھونکا گیا۔

انما المسيح عیسیٰ ابن مریم رسول الله و کلمته القها الی مریم و روح منه کلمہ "روح" "کلمۃ" پر عطف ہے اور عطف کے مطابق، "روح منه" کی جملہ "القها الی مریم" سے توصیف کی جا سکتی ہے: یعنی "... و روح منه القها الی مریم"۔ اس صورت میں جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ہے، "روح" کا معنی نفخہ ہوگا۔

۱۸۔ حضرت مریم ؑ کا دامن یہودیوں کی طرف سے لگائی گئی ناروا تہمتوں سے پاک تھا۔

انما المسيح عیسیٰ ابن مریم رسول الله و کلمته القها الی مریم و روح منه جملات "انما المسيح ... روح منه" حضرت عیسیٰ ؑ کے بارے میں غلو آمیز عقیدہ کو رد کرنے کے علاوہ ان تہمتوں کے ناروا ہونے کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے جو یہودیوں کی جانب

سے حضرت مریم ؑ پر لگائی گئیں۔

۱۹۔ حضرت عیسیٰ ؑ خداوند متعال کی بارگاہ میں عظمت اور قدر و منزلت کے مالک ہیں۔

انما المسيح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ و کلمتہ القہا الی مریم چونکہ خداوند متعال نے حضرت عیسیٰ ؑ کو مسیح (مبارک) کا لقب دیا اور انہیں اپنا کلمہ اور روح قرار دیا ہے لہذا اس سے ان کی خدا کے ہاں عظمت اور قدر و منزلت کا پتہ چلتا ہے۔

۲۰۔ حضرت عیسیٰ ؑ کی غیر معمولی شخصیت عیسائیوں کی طرف سے ان کے بارے میں غلو اور یہودہ گوئی کا سبب بنی۔ یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم ... انما المسيح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ

۲۱۔ اہل کتاب کو خداوند عالم اور انبیاء ؑ پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے اور تین خداؤں کی پرستش (تثلیث) جیسے عقیدے سے روکا گیا ہے۔ یا اهل الكتاب ... فامنوا باللہ و رسلہ و لا تقولوا ثلاثة

۲۲۔ تمام انبیاء ؑ پر ایمان لانا لازمی ہے۔ فامنوا باللہ و رسلہ

۲۳۔ تثلیث کے معتقد عیسائیوں نے دین میں غلو کیا ہے۔ یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم ... و لا تقولوا ثلاثة

۲۴۔ تثلیث کا عقیدہ خداوند عالم کے بارے میں ناحق عقیدہ ہے۔

و لا تقولوا علی اللہ الا الحق ... و لا تقولوا ثلاثة جملہ "ولا تقولوا ثلاثة" خداوند عالم کے بارے میں ناحق عقیدہ کا مورد نظر مصداق ہو سکتا ہے۔

۲۵۔ انبیاء ؑ پر ایمان، عقیدہ تثلیث کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ یا اهل الكتاب ... فامنوا باللہ و رسلہ و لا تقولوا ثلاثة جملہ "ولا تقولوا ثلاثة" جملہ "امنوا باللہ و رسلہ" کیلئے وضاحت و بیان ہے۔

۲۶۔ عیسائیوں کی خیر و سعادت، تثلیث اور تین کی پوجا سے اجتناب پر موقوف ہے۔

یا اهل الكتاب ... و لا تقولوا ثلاثة انتھوا خیراً لکم مذکورہ بالا مطلب میں کلمہ "خیراً" کو فعل محذوف "لیکن" کی خبر کے طور پر اخذ کیا گیا ہے اور پورا جملہ یوں بنتا ہے کہ: "انتھوا ان تنتھوا یکن خیراً لکم"۔

۲۷۔ شرک سے اجتناب انسان کی خیر و سعادت کا سرچشمہ ہے۔ و لا تقولوا ثلاثة انتهوا خيراً لكم

۲۸۔ یگانہ پرستی کا فائدہ خود انسان کو پہنچتا ہے۔ و لا تقولوا ثلاثة انتهوا خيراً لكم

کلمہ "لکم" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ توحید کی طرف رجحان کا فائدہ خداوند عالم یا اس کے انبیاء ﷺ کو نہیں بلکہ خود انسان کو پہنچتا ہے۔

۲۹۔ صرف اللہ تعالیٰ خدائے واحد اور انسانوں کا حقیقی معبود ہے۔ انما الله اله واحد

۳۰۔ تثلیث کا عقیدہ، خداوند عالم اور اس کی یگانگت (توحید) کے عقیدے کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔

فامنوا بالله و رسله و لا تقولوا ثلاثة ... انما الله اله واحد

۳۱۔ خداوند عالم کی یگانگی پر یقین اور اس کا اقرار خدا کے بارے میں برحق عقیدہ اور صحیح نظریہ ہے۔

لا تقولوا على الله الا الحق ... انما الله اله واحد

۳۲۔ تثلیث کا عقیدہ شرک ہے۔ و لا تقولوا ثلاثة ... انما الله اله واحد

۳۳۔ عیسائی حضرت عیسیٰ ﷺ کو خداوند متعال کا بیٹا سمجھتے ہیں۔ یا اهل الكتاب ... انما المسيح عیسی ابن مریم

رسول الله و كلمته القها الى مریم و روح منه فامنوا بالله و رسله و لا تقولوا ثلاثة انتهوا خيراً لكم

۳۴۔ خداوند متعال کے صاحب اولاد ہونے کا عقیدہ سراسر باطل و ناحق اور اس کی ہتک حرمت ہے۔

لا تقولوا على الله الا الحق ... سبحانه ان يكون له ولد

۳۵۔ آسمان متعدد ہیں۔ له ما في السماوات

۳۶۔ ہستی کائنات پر خدا کی مطلق مالکیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کا کوئی بیٹا نہیں۔

سبحانه ان يكون له ولد له ما في السماوات و ما في الارض جمله "له ما في السماوات ..." جمله "سبحانه ان يكون له ولد"

کیلئے دلیل و برہان ہے یعنی حضرت عیسیٰ ﷺ سمیت ہر وہ چیز جو غیر اللہ کے زمرے میں آتی ہے خدا کی مملوک و عبد

ہے اور جو تمام ہستی کائنات کا مالک ہو اسے اولاد کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۷۔ صرف خداوند متعال تمام ہستی کائنات کا مالک و فرمانروا ہے۔ لہ ما فی السموات و ما فی الارض

۳۸۔ خداوند متعال کی ذات اس جہاں کی وکالت، سرپرستی اور تدبیر کیلئے کافی ہے۔ و کفی باللہ وکیلاً وکیل اس کو کہا جاتا ہے جو کوئی کام اپنے ذمہ لے لے اور اس کی تدبیر کرے اور چونکہ جہاں ہستی کی بات ہو رہی تھی لہذا وکیل سے مراد جہاں ہستی کا سرپرست اور تدبیر کرنے والا ہے۔

۳۹۔ ہستی کائنات کی تدبیر کیلئے خداوند متعال کا کافی ہونا اس کی وحدانیت اور شریک و فرزند سے پاک و منزہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد ... کفی باللہ وکیلاً جملہ "کفی..." گزشتہ مطالب پر ایک اور دلیل ہے۔

۴۰۔ خداوند متعال کی مطلق قدرت و مالکیت کی طرف توجہ انسان کیلئے اس بات پر یقین کرنے کا پیش خیمہ ہے کہ ہستی کی تدبیر کیلئے خداوند عالم کی ذات کافی ہے۔ لہ ما فی السموات و ما فی الارض و کفی باللہ وکیلاً جملہ "لہ ما فی السموات..." اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ خداوند متعال عالم ہستی کی وکالت اور تدبیر کیلئے کافی ہے: یعنی چونکہ مطلق مالک اور فرمانروا ہے لہذا ہستی کی وکالت اور تدبیر کیلئے کافی ہے۔

آسمان: آسمانوں کا متعدد ہونا ۳۵

آفرینش: عالم آفرینش کا حاکم ۱۳؛ عالم آفرینش کا قانون کے تحت ہونا ۱۳؛ عالم آفرینش کا مالک ۳۶، ۳۷؛ عالم آفرینش کی

تدبیر ۳۸، ۳۹، ۴۰

احکام: ۲ ادیان کے پیروکار: ۵

اسماء و صفات: صفات جلال ۳۶، ۳۹

اقرار: توحید کا اقرار ۳۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ اور اولاد ۳۳، ۳۶، ۳۹; اللہ تعالیٰ پر افتراء ۲، ۶; اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۳۷; اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۱۳;
 اللہ تعالیٰ کا نفع; اللہ تعالیٰ کی تدبیر ۳۸; اللہ تعالیٰ کی توہین ۳۳; اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۳۹; اللہ تعالیٰ کی روح ۱۶; اللہ تعالیٰ کی قدرت
 ۳۰; اللہ تعالیٰ کی مالکیت ۳۶، ۳۷، ۳۰; اللہ تعالیٰ کی ولایت ۳۸; اللہ تعالیٰ کے نواہی ۱;

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کا نقش ۱۵

اہل کتاب: اہل کتاب کا غلو ۱; اہل کتاب کی ذمہ داری ۲۱

ایمان: اللہ تعالیٰ پر ایمان ۲۱، ۳۰; انبیاء ﷺ پر ایمان ۲۱، ۲۲، ۲۵; ایمان اور شرک ۳۰; ایمان کا پیش خیمہ
 ۳۰; ایمان کا متعلق ۲۱، ۲۲، ۲۵، ۳۰; توحید پر ایمان ۳۱

تثلیث: تثلیث پر اعتقاد ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۳۰، ۳۲; تثلیث سے اجتناب ۲۱، ۲۶

توحید: توحید عبادی ۲۹; توحید عبادی کے اثرات ۲۸; توحید کے اثرات ۳۰; توحید کے دلائل ۳۹

حق: حق کی اہمیت ۷

دین: دین میں غلو ۱، ۳، ۵، ۲۳; دین میں غلو کی حرمت ۲

دینی تعصب: دینی تعصب کو کنٹرول کرنا ۳

ذکر: ذکر کے اثرات ۳۰

سعادت: سعادت کا پیش خیمہ ۲۷; سعادت کے عوامل ۲۶

شرک: شرک سے اجتناب ۲۷; شرک کے موارد ۳۲

عقیدہ: باطل عقیدہ ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۳۲، ۳۳; پسندیدہ عقیدہ ۳۱; عقیدہ کے صحیح ہونے کا معیار ۷

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ کا لقب ۱۰; حضرت عیسیٰ ﷺ کا مقام ۲۰; حضرت عیسیٰ ﷺ کا نام ۱۰; حضرت عیسیٰ

ﷺ کا ہدایت کرنا ۱۵; حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت ۱۳; حضرت عیسیٰ ﷺ کی خصوصیت ۱۲; حضرت عیسیٰ ﷺ کی

خلقت ۱۳، ۱۷; حضرت عیسیٰ ﷺ کی شخصیت ۲۰; حضرت عیسیٰ ﷺ کی عظمت ۱۹; حضرت عیسیٰ ﷺ کی نبوت ۸;

حضرت عیسیٰ ؑ کے فضائل ۱۹، ۱۷، ۱۶؛ حضرت عیسیٰ ؑ مسیح ۱۰

عیسائی: عیسائی اور حضرت عیسیٰ ؑ ۹؛ عیسائیوں کا شرک ۳۳ عیسائیوں کا عقیدہ ۹، ۲۳، ۳۳؛ عیسائیوں کا غلو ۳، ۹، ۲۰، ۲۳؛ عیسائیوں کی سعادت ۲۶

غلو: غلو کا پیش خیمہ ۲۰؛ غلو کا خطرہ ۵

قرآن کریم: قرآن کریم کی دعوت ۲

گفتگو: باطل گفتگو سے اجتناب ۲؛ گفتگو کا معیار ۷؛

ناپسندیدہ گفتگو سے اجتناب ۶

محرمات: ۳

مریم ؑ: حضرت مریم ؑ پر تہمت ۱۸؛ حضرت مریم ؑ کا بیٹا ۸؛ حضرت مریم ؑ کی پاکدامنی ۱۸؛ حضرت مریم

ؑ کی عظمت ۱۱؛ حضرت مریم ؑ کے فضائل ۱۱

معبود: حقیقی معبود ۲۹

مقربین: ۱۱، ۱۹

یہودی: یہودی اور حضرت مریم ؑ ۱۸؛ یہودیوں کا افترا ۱۸؛ یہودیوں کا غلو ۳

آیت ۱۷۲

﴿لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ

إِلَيْهِ جَمِيعًا﴾.

نہ مسیح کو اس بات سے انکار ہے کہ وہ بندہ خدا ہیں اور نہ ملائکہ مقربین کو اس کی بندگی سے کوئی انکار ہے اور جو بھی اس کی بندگی سے انکار و استکبار کرے گا تو اللہ سب کو اپنی بارگاہ میں محصور کرے گا۔

۱۔ حضرت عیسیٰ ؑ زندگی کے تمام مراحل میں خداوند عالم کی بندگی کے معترف تھے۔

لَنْ يَسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ "استنکاف" کا معنی امتناع ہے۔

۲۔ عیسائی خداوند عالم کی بندگی کو نقص شمار کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ ﷺ کے بارے میں غلو کرتے تھے۔

یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم ... لن یستنکف المسیح ان یشکون عبداً لله

جملہ "لن یستنکف" اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ ﷺ کیلئے خدا کی بندگی کا انکار کرتے تھے۔ گویا ان کے خیال میں حضرت عیسیٰ ﷺ کی شان، بندگی سے بڑھ کر تھی۔

۳۔ چونکہ حضرت عیسیٰ ﷺ ہرگز خداوند متعال کی بندگی کا انکار نہیں کرتے تھے لہذا نہ تو وہ خدا ہیں اور نہ ہی اس کے بیٹے۔ لن یستنکف المسیح ان یشکون عبداً لله جملہ "لن یستنکف" اس بات کی علت اور ایک نئی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ خدا ہیں نہ اس کے بیٹے۔ یعنی وہ اپنے آپ کو خدا کا بندہ سمجھتے ہیں لہذا یہ کیونکر ممکن ہے کہ خدا یا اس کا بیٹا یا تثلیث کا ایک رکن ہوں۔

۴۔ خدا کے فرشتوں حتیٰ مقربین میں سے بھی کوئی خداوند عالم کی بندگی کا انکار نہیں کرتا۔ لن یستنکف المسیح ان یشکون عبداً لله و لا الملائكة المقربون مذکورہ بالا مطلب میں کلمہ "مقربون" کو صفت احترازی کے طور پر اخذ کیا گیا ہے اور چونکہ مقرب فرشتے عبادت خدا سے انکار نہیں کرتے تو دوسرے فرشتے بدرجہ اولیٰ اسی طرح ہیں۔

۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی عظیم شخصیت اور فرشتوں کا بلند مقام و مرتبہ ان کیلئے خداوند متعال کی بندگی اختیار کرنے میں مانع نہیں ہے۔ لن یستنکف المسیح ان یشکون عبداً لله و لا الملائكة المقربون

۶۔ خداوند عالم کی عبادت اور بندگی بلند و بالا مقام ہے اور خدا نے اس کی ترغیب دلائی ہے۔

لن یستنکف المسیح ان یشکون عبداً لله و لا الملائكة المقربون اس حقیقت کی وضاحت کہ حضرت عیسیٰ ﷺ جیسے عظیم الشان پیغمبر اور بلند مرتبہ ملائکہ ہمیشہ خدا کی بندگی اختیار کرتے اور اس سے امتناع نہیں کرتے، کا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ انسانوں کو خدا کی بندگی اختیار کرنے کی ترغیب دلائی جائے اور اس بلند و بالا مقام کی طرف اشارہ کیا جائے۔

۷۔ فرشتے خداوند متعال کے ہاں مختلف درجات اور مراتب کے مالک ہیں۔ و لا الملائكة المقربون

اس بنا پر جب صفت "المقربون" صفت احترازی ہو۔

۸۔ ملائکہ اور انسان؛ خداوند متعال کی عبودیت اور

بندگی میں شریک ہیں۔ لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً لله و لا الملائكة المقربون

۹۔ قیامت کے دن تمام انسان؛ مستکبرین اور عبادت گزار سب ہی خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً لله ... و یتکبر فسیحشرهم الیہ جمیعاً بعد والی آیت میں کلمہ "اما" "فسیحشرهم" کیلئے تفصیل و توضیح ہے۔ بنا بریں ضمیر "ہم" عبادت گزار اور عبادت سے روگردانی کرنے والے ہر دو گروہوں کو شامل ہے۔

۱۰۔ مستکبرین اور خدا کی بندگی سے روگردانی کرنے والوں کے اعمال کا حساب کتاب اور سزا دینے کی خاطر انہیں بارگاہ خداوندی میں پیش کیے جانے کی دھمکی دی گئی ہے۔ و من یستنکف عن عبادتہ و یتکبر فسیحشرهم الیہ جمیعاً جملہ "فسیحشرهم" مستکبرین کے حساب کتاب اور سزا کیلئے کنایہ ہے۔

۱۱۔ قیامت اور بارگاہ الہی میں محسوس ہونے کے بارے میں حضرت عیسیٰ ﷺ اور خدا کے مقرب فرشتوں کا علم اور ایمان ان کیلئے خدا کی بندگی سے روگردانی کی راہ میں مانع ہے۔ لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً لله و لا الملائكة ... فسیحشرهم الیہ جمیعاً جملہ "و من ..." جملہ حالیہ اور گزشتہ جملہ کیلئے علت ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ ﷺ اور فرشتوں کیلئے عبادت خدا سے روگردانی محال ہے کیونکہ انسان اور ملائکہ کا خدا کے سامنے حساب کتاب حتمی و یقینی ہے اور حضرت عیسیٰ ﷺ اور ملائکہ اس سے بخوبی آگاہ ہیں۔

۱۲۔ تکبر اور احساس برتری کی وجہ سے خداوند عالم کی بندگی سے منہ موڑنا اس کے عذاب کا موجب بنتا ہے۔

و من یستنکف عن عبادتہ و یتکبر فسیحشرهم الیہ جمیعاً مذکورہ بالا مطلب میں "و یتکبر" میں مذکور "واو" کو واو جمع کے طور پر اخذ کیا گیا ہے۔

۱۳۔ قیامت اور بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونے کا علم اور اس پر ایمان استکبار اور عبادت خدا سے روگردانی کی راہ

میں مانع ہے۔ لن یستنکف المسیح ... و من یستنکف عن عبادتہ و یتکبر فسیحشرهم الیہ جمیعاً

استکبار: استکبار کے مواع ۱۱، ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ اور فرزند ۳; اللہ تعالیٰ کی سزائیں ۱۲

انسان: انسان کا محشور ہونا ۹; انسان کی عبودیت ۸

ایمان: ایمان کا متعلق ۱۱، ۱۳; ایمان کے اثرات ۱۳; حشر پر ایمان ۱۱، ۱۳; قیامت پر ایمان ۱۱، ۱۳

تکبر: تکبر کی سزا ۱۲

عبادت: عبادت کی تشویق ۶; عبادت کی قدر و منزلت ۶

عبادت گزار: عبادت گزار قیامت میں ۹

عبودیت: عبودیت سے اجتناب ۱۲; عبودیت کا پیش خیمہ ۱۱، ۱۳; عبودیت کی قدر و قیمت ۶; عبودیت کے موانع ۵

عصیان: عصیان کی سزا ۱۲

علم: علم کے اثرات ۱۳

عمل: عمل کا حساب کتاب ۱۰

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ کا اعتراف ۱; حضرت عیسیٰ ﷺ کا ایمان ۱۱; حضرت عیسیٰ ﷺ کا عقیدہ ۱; حضرت

عیسیٰ ﷺ کا علم ۱۱; حضرت عیسیٰ کا مقام ۵; حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کی نفی ۳; حضرت عیسیٰ ﷺ کی شخصیت ۵;

حضرت عیسیٰ ﷺ کی عبودیت ۱، ۳، ۵

عیسائی: عیسائی اور حضرت عیسیٰ ﷺ ۲; عیسائیوں کا عقیدہ ۲; عیسائیوں کا غلو ۲

مستکبرین: مستکبرین قیامت میں ۹; مستکبرین کا حشر ۱۰; مستکبرین کو دھمکی ۱۰; مستکبرین کی سزا ۱۰

مقربین: مقربین کی عبودیت ۳

ملائکہ: مقرب ملائکہ ۱۱; ملائکہ کا ایمان ۱۱; ملائکہ کا علم ۱۱; ملائکہ کا مقام ۵; ملائکہ کی عبودیت ۳، ۵، ۸; ملائکہ کے درجات ۷

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ اسْتَنكَفُوا وَاسْتَكْبَرُوا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً أَلِيماً وَلَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللَّهِ وَلِيّاً وَلَا نَصِيراً.

پھر جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک اعمال کئے انہیں مکمل اجر دے گا اور اپنے فضل و کرم سے اضافہ بھی کر دے گا اور جن لوگوں نے انکار اور تکبر سے کام لیا ہے ان پر دردناک عذاب کرے گا اور انہیں خدا کے علاوہ نہ کوئی سرپرست ملے گا اور نہ مددگار۔

۱۔ نیک عمل انجام دینے والے مؤمنین قیامت کے دن مکمل اجر اور فضل خداوندی سے بہرہ مند ہوں گے۔

فاما الذين امنوا و عملوا الصالحات فيوفيههم اجرهم و يزيدهم من فضله

۲۔ خداوند عالم بذات خود نیک عمل انجام دینے والے مؤمنین کو پاداش عطا کرتا ہے۔ فیوفیہم اجرہم

۳۔ ایمان اور نیک عمل اخروی پاداش کے مستحق ہونے کا موجب بنتے ہیں۔ فاما الذين امنوا و عملوا الصالحات

فیوفیہم اجرہم و یزیدہم من فضله کلمہ اجر (اجرت اور پاداش) اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مؤمنین پاداش کا استحقاق رکھتے ہیں۔

۴۔ ایمان کے ساتھ نیک عمل کی انجام دہی پاداش اور فضل الہی سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتی ہے۔

فاما الذين امنوا و عملوا الصالحات فيوفيههم اجرهم و يزيدهم من فضله

۵۔ صلح و نیک مؤمنین کو ان کے استحقاق سے زیادہ اخروی پاداش عطا کی جائیگی۔

فاما الذين امنوا و عملوا الصالحات ... و يزيدهم من فضله

۶۔ فضل خداوندی اہل ایمان کی پاداش میں اضافے کا سرچشمہ۔ فاما الذين امنوا ... و يزيدهم من فضله
"من فضله" میں "من" نشویہ ہے۔

۷۔ وحدانیت خدا اور قیامت پر ایمان اور نیک اعمال خداوند عالم کی عبودیت اور بندگی کی علامت ہے۔
و يستکبر فسیحشرهم الیه جمیعاً۔ فاما الذين امنوا و عملوا الصالحات وہ لوگ جو خداوند عالم کی عبادت سے منہ
نہیں موڑتے، خدا نے انہیں نیک عمل انجام دینے والے مؤمنین کہا ہے اور گزشتہ آیات کی روشنی میں ایمان کا متعلق
قیامت (فسیحشرهم) اور وحدانیت خدا (انما اله واحد) ہے۔

۸۔ گھمنڈ اور احساس برتری کی وجہ سے خداوند متعال کی عبادت سے منہ موڑنا قیامت کے دن دردناک عذاب کا باعث
بنے گا۔ و اما الذين استنکفوا و استکبروا فیعذبهم عذاباً الیماً

۹۔ خداوند متعال کی بندگی سے منہ موڑنے والے مستکبرین کیلئے قیامت کے دن عذاب خدا سے بچنے کیلئے کوئی پناہ گاہ نہ
ہوگی۔ اما الذين استنکفوا و استکبروا فیعذبهم عذاباً الیماً و لا یجدون لهم من دون الله ولیاً و لا نصیراً

۱۰۔ عذاب الہی کی گوناگوں اقسام ہیں۔ فیعذبهم عذاباً الیماً

۱۱۔ خداوند عالم قیامت کے دن ولی (سرپرست) اور نصیر (مدد کرنے والا) ہے۔ و لا یجدون لهم من دون الله ولیاً و
لا نصیراً

۱۲۔ صرف خداوند متعال قیامت کے دن مستکبرین کی مدد کر سکتا ہے۔

و لا یجدون لهم من دون الله ولیاً و لا نصیراً آیت شریفہ کے گزشتہ حصے "فیعذبهم عذاباً الیماً" کی روشنی میں اس مطلب
کہ مستکبرین صرف خداوند متعال کو اپنا یار و مددگار پائیں گے، سے مراد یہ نہیں ہے کہ خداوند عالم ان کی مدد کرے گا بلکہ
مراد یہ ہے کہ صرف اسی کی ذات ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔

۱۳۔ خداوند عالم ہرگز قیامت کے دن عبادت سے منہ موڑنے والے مستکبرین کی مدد نہیں کرے گا۔

و لا یجدون لهم من دون الله ولیاً و نصیراً

۱۳۔ عبادت خدا سے منہ موڑنے والے مستکبرین شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے محروم ہوں گے۔

و لا یجدون لهم من دون الله ولیاً و لا نصیراً

۱۵۔ قیامت کے دن لوگوں کی مدد کیلئے شفاعت کرنے والے افراد موجود ہوں گے۔

و لا یجدون لهم من دون الله ولیاً و لا نصیراً"لهم"کو"نصیراً"پر مقدم کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قیامت کے دن ایسے افراد موجود ہوں گے جو دوسروں کی مدد کریں گے لیکن مستکبرین ان کی مدد سے محروم رہیں گے۔

۱۶۔ مستکبرین کی سزا ان کے استحقاق سے زیادہ نہیں ہوگی۔ فاما الذین آمنوا ... و اما الذین استنکفوا واستکبروا فیعذبهم عذاباً الیماً خداوند متعال نے مؤمنین کی پاداش کے بارے میں جملہ "و یزیدهم من فضله" استعمال کیا ہے یعنی وہ اپنے فضل سے ان کے اجر میں اضافہ کرے گا لیکن مستکبرین کی سزا کے بارے میں ایسے نہیں کہا اور انہیں اتنی ہی سزا (عذاب الیم) دینے کا اعلان کیا ہے جتنا وہ حق رکھتے ہیں اور ان کے حق سے زیادہ سزا دینے کی بات نہیں کی۔

۱۷۔ قرآن کریم نے انسانوں کو عبادت اور بندگی خدا کی طرف ہدایت کرنے کیلئے تہدید و تشویق کی روش سے استفادہ کیا ہے۔ فاما الذین آمنوا ... و اما الذین استنکفوا و استکبروا فیعذبهم

۱۸۔ انسان کی اخروی عاقبت، اس کے ان نظریات و عقائد اور اعمال پر موقوف ہے جو وہ دنیا میں اختیار کرتا ہے۔

فاما الذین آمنوا ... و اما الذین استنکفوا و استکبروا فیعذبهم

۱۹۔ نیک عمل انجام دینے والے مؤمنین بہشت کی نعمت سے بہرہ مند ہوں گے اور انہیں ان لوگوں کی شفاعت کا حق حاصل ہوگا جنہوں نے دنیا میں ان کے ساتھ نیکی کی ہو۔ فیوفیہم اجرهم و یزیدهم من فضله رسول خدا ﷺ آیت شریفہ میں مذکور "اجرهم" کے بارے میں فرماتے ہیں۔ "یدخلهم الجنة" یعنی انہیں جنت میں داخل کیا جائیگا اور "یزیدهم من فضله" کے بارے میں فرماتے ہیں: الشفاعة فیمن وجبت لهم النار ممن صنع الیهم المعروف فی الدنيا^(۱) یعنی اس سے مراد ان لوگوں کی شفاعت ہے جن پر دوزخ واجب ہو چکی ہو اور دنیا میں انہوں نے صالح مؤمنین کے ساتھ نیکی کی ہو۔

استکبار: استکبار کی سزا ۸۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا فضل ۱، ۳، ۶؛ اللہ تعالیٰ کی پاداش ۲، ۳؛ اللہ تعالیٰ کی سزائیں ۹، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی نصرت ۱۱، ۱۲، ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی ولایت ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۲

انذار: انذار کا کردار ۱۷

انسان: انسان کا انجام ۱۸

ایمان: ایمان اور نیک عمل ۳؛ ایمان کی اخروی پاداش ۳؛ توحید پر ایمان ۷؛ قیامت پر ایمان ۷

بشارت: بشارت کا کردار ۱۷

بہشت: بہشت کی نعمتیں ۱۹

پاداش: پاداش کا منبع ۶؛ پاداش کے اسباب ۳، ۴؛ پاداش کے مراتب ۱

جزا و سزا کا نظام: ۱۶

روایت: ۱۹

سزا: سزا کی اقسام ۱۰

شفاعت: شفاعت سے محرومیت ۱۳

شفیع: قیامت میں شفیع ۱۵

عبادت: عبادت ترک کرنے کے اثرات ۱۳؛ عبادت سے منہ موڑنا ۸، ۹

عبودیت: عبودیت ترک کرنا ۱۳؛ عبودیت کی تشویق ۱۷؛ عبودیت کی علامات ۷

عذاب: عذاب کے اسباب ۸؛ عذاب کے مراتب ۸

عصیان: عصیان کی اخروی سزا ۸۱

عمل:

عمل کے اثرات ۱۸؛ نیک عمل ۷؛ نیک عمل کی پاداش ۳

قیامت: قیامت کے دن ولایت ۱۱؛ قیامت میں ادا د۱۲؛ قیامتیں شفاعت ۱۵، ۱۹؛ قیامت میں نصرت ۱۱، ۱۳

مستکبرین: عاصی مستکبرین ۹، ۱۳، ۱۳؛ مستکبرین قیامت میں ۱۲، ۱۳؛ مستکبرین کا بغیر پناہ کے ہونا ۹، ۱۳؛

مستکبرین کی سزا ۹، ۱۶؛ مستکبرین کی محرومیت ۱۳

موقف: موقف اختیار کرنے کے اثرات ۱۸

مؤمنین: صالح مؤمنین ۵؛ مؤمنین کا نیک عمل ۱، ۲، ۱۹؛ مؤمنین کی اضروی پاداش ۵؛ مؤمنین کی پاداش ۱، ۲، ۶؛

مؤمنین کی شفاعت ۱۹

ہدایت: ہدایت کی تشویق ۱۷؛ ہدایت کی روش ۱۷

آیت ۱۷۳

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا﴾

اے انسانو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے برہان آچکا ہے اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور بھی نازل کر دیا ہے۔

۱۔ آنحضرت ﷺ خداوند عالم کی طرف سے تمام انسانوں کیلئے بھیجے گئے ہیں۔ یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم

۲۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی بعثت لوگوں کیلئے خداوند عالم کی ربوبیت کا جلوہ ہے۔ یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم

۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ خود اپنی رسالت کی حقانیت پر روشن حجت اور برہان ہیں۔ قد جاءکم برہان من ربکم

"برہان" کا واضح اور مورد نظر مصداق پیغمبر اکرم ﷺ ہیں۔ آیت ۱۷۰ اور اس سے پہلے والی آیات کی

روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ جس چیز پر برہان قائم کیا گیا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی رسالت کی حقانیت ہے۔ مذکورہ بالا مطلب کی تائید "برہان" کے بارے میں امام صادق علیہ السلام کا یہ فرمان بھی کرتا ہے کہ البرہان محمد...^(۱) یعنی برہان سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں...

۳۔ انسانوں کی تربیت اور ارتقاء میں دلیل و برہان کا مؤثر کردار ہے۔ یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم "برہان" کو "رب" کی طرف منسوب کرنا اس بات کی علامت ہے کہ برہان کا آنا بندوں پر خدا کی ربوبیت کا مظہر ہے۔
۵۔ خداوند عالم تمام انسانوں کا پروردگار اور ان کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے۔ یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم

۶۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی بعثت کا مقصد اور ہدف تمام انسانوں کی تربیت ہے۔ یا ایہا الناس قد جاءکم برہان من ربکم

۷۔ قرآن کریم ایک روشن کتاب ہے جو راہ ہدایت کو منور کرتی ہے۔ و انزلنا الیکم نوراً مبیناً

۸۔ قرآن کریم کے مخاطب تمام انسان ہیں۔ یا ایہا الناس ... و انزلنا الیکم نوراً مبیناً

۹۔ تمام لوگ قرآنی مفاہیم کے ادراک پر قادر ہیں۔ یا ایہا الناس ... و انزلنا الیکم نوراً مبیناً

۱۰۔ قرآن کریم کو لوگوں کی جانب خداوند متعال نے نازل کیا ہے۔ انزلنا الیکم نوراً مبیناً

۱۱۔ قرآن کریم ایک روشن چراغ اور خداوند متعال کی توحید و یگانگت پر واضح برہان ہے۔

قد جاءکم برہان من ربکم و انزلنا الیکم نوراً مبیناً مذکورہ بالا مطلب میں "برہان" سے مراد قرآن کریم لیا گیا ہے اور گذشتہ آیات کے قرینہ کی بنا پر یہ برہان خدا کی توحید و یگانگت پر قائم کیا گیا ہے بعد والی آیت شریفہ "فاما الذین امنوا بالہ" بھی اسی مطلب پر دلالت کرتی ہے۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کی بعثت ۱، ۲؛ آنحضرت ﷺ کی بعثت کا فلسفہ ۶؛ آنحضرت ﷺ کی نبوت کی

حقانیت ۳؛

اسلام:

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱، ۲۸۵، ۳۰۸؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۷۹ ح ۷۰۰۔

اسلام کا عالمگیر ہونا ۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۲، ۵؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۱۰؛

امور: امور کی تدبیر ۵

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کے اہداف ۶

برہان: برہان کا کردار ۳

تربیت: تربیت کے عوامل ۳، ۶

توحید: توحید کے دلائل ۱

رشد: رشد کے عوامل ۳

روایت: ۶

قرآن کریم: قرآن کریم کا عالمگیر ہونا ۸؛ قرآن کریم کا فہم ۹؛ قرآن کریم کا کردار ۱۱؛ قرآن کریم کا منور ہونا ۷، ۱۱؛ قرآن

کریم کا نزول ۱۰؛ قرآن کریم کا ہدایت کرنا ۷، ۱۱

نبوت: نبوت کے دلائل ۳

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۷

آیت ۱۷۵

﴿فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾.

پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس سے وابستہ ہوئے انہیں وہ اپنی رحمت اور اپنے فضل میں داخل کر لے گا اور

رسیدھے راستہ کی ہدایت کر دے گا۔

۱۔ خداوند متعال اپنے ساتھ متمسک ہونے والے مؤمنین کو اپنی خاص رحمت، فضل اور ہدایت سے

بہرہ مند کرے گا۔ فاما الذين امنوا بالله و اعتصموا به ... و

یہدیہم الیہ صراطاً مستقیماً خداوند عالم کی ہدایت، فضل اور رحمت تمام بندوں کے شامل حال ہوتی ہے لہذا انہیں پاداش اور اجر کے طور پر بیان کرنا اس بات کی علامت ہے کہ اس سے مراد خاص رحمت اور خاص فضل و ہدایت ہوگی۔ واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں "بہ" کی ضمیر "اللہ" کی طرف لوٹائی گئی ہے۔

۲۔ خداوند متعال پر ایمان اور قرآن کریم و پیغمبر اکرم ﷺ سے تمسک کرنا خداوند عالم کے فضل و رحمت سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتا ہے۔ فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ فسیدخلہم فی رحمۃ منہ و فضل اس احتمال کی بنا پر کہ جب "بہ" کی ضمیر گزشتہ آیت شریفہ میں موجود "برہان" (پیغمبر اکرم ﷺ) اور "نور" (قرآن کریم) کی طرف لوٹ رہی ہو۔

۳۔ خداوند متعال سے متمسک ہونے والے مؤمنین کی پاداش یہ ہے کہ وہ مقام قرب الہی پر فائز، بہشت اور اس کی نعمتوں اور فضل خداوندی سے مکمل طور پر بہرہ مند ہوں گے۔ فاما الذین امنوا ... فسیدخلہم فی رحمۃ منہ و فضل و یہدیہم الیہ

۴۔ بہشت؛ رحمت خداوندی کا مظہر ہے۔ فسیدخلہم فی رحمۃ منہ اس بنا پر جب مذکورہ پاداشوں سے مراد اضروی پاداشیں ہوں۔ اس بنا کے مطابق کلمہ "دخول" اور "فی" کے قرینہ کی بنا پر "رحمت" سے مراد جنت ہوگی۔

۵۔ خداوند متعال پر ایمان اس وقت ثمر بخش اور مفید ثابت ہوگا جب قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ سے تمسک کیا جائے۔ فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ فسیدخلہم فی رحمۃ منہ و فضل

۶۔ خداوند متعال اپنے ساتھ متمسک ہونے والے مؤمنین کو راہ مستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔ فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ ... و یہدیہم الیہ صراطاً مستقیماً

۷۔ صراط مستقیم ایسی راہ و روش ہے کہ جو انسان کو خداوند متعال تک لے جاتی ہے اور اس کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ و یہدیہم الیہ صراطاً مستقیماً مذکورہ بالا مطلب میں "صراطاً مستقیماً" کو "الیہ" کیلئے عطف بیان کے طور پر لیا گیا ہے یعنی وہ راستے جو "اللہ تعالیٰ" تک منتہی ہوں صراط مستقیم ہیں۔

۸۔ جنت میں داخل ہونا، فضل خداوندی سے بہرہ مند ہونا اور مقام قرب الہی تک پہنچنا؛ خدا پر ایمان لانے والوں اور پیغمبر اکرم ﷺ و قرآن کریم کی پیروی کرنے والوں کی پاداش ہے۔ فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا ... یدہیم الیہ صراطاً مستقیماً

۹۔ ہدایت اور خدا تک رسائی؛ جنت اور اس کی نعمتوں سے کئی درجہ افضل پاداش ہے۔ فاما الذین امنوا باللہ ... و یدہیم الیہ صراطاً مستقیماً خداوند متعال پاداش کا تذکرہ کرتے وقت اکثر و بیشتر پہلے ادنیٰ اور پھر اعلیٰ کا ذکر کرتا ہے لہذا خدا تک پہنچنا اور اس کا قرب حاصل کرنا "یہدیم الیہ" مومنین کیلئے بہترین پاداش ہو سکتی ہے۔

۱۰۔ راہ راست کی ہدایت اور خدا تک پہنچنا، خداوند متعال پر ایمان اور اس سے متمسک ہونے پر موقوف ہے۔ فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ ... یدہیم الیہ صراطاً مستقیماً

۱۱۔ راہ راست کی ہدایت اور خداوند عالم تک رسائی؛ اس پر ایمان اور قرآن و پیغمبر اکرم ﷺ سے متمسک ہونے پر موقوف ہے۔ فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ ... یدہیم الیہ صراطاً مستقیماً

۱۲۔ ایمان کے ثمر بخش ہونے کی شرط یہ ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں میں خداوند عالم سے تمسک کیا جائے۔ فاما الذین امنوا باللہ ... و یدہیم الیہ صراطاً مستقیماً متعلق اعتصام کو حذف کرنا بظاہر اس کے اطلاق کو بیان کر رہا ہے یعنی ہر زمانے اور ہر چیز میں خداوند متعال سے تمسک کیا جائے۔

۱۳۔ خداوند متعال، قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ کا انکار کرنے والے کفار؛ خدا کی خاص رحمت اور خاص فضل و ہدایت سے محروم ہیں۔ فاما الذین امنوا باللہ و اعتصموا بہ ... صراطاً مستقیماً "اما" تفصیلیہ کا معادل حذف کر دیا گیا ہے اور موجودہ جملہ "فاما الذین آمنوا..." اس کو بیان کر رہا ہے۔

۱۴۔ مومنین آخرت میں معنوی رشد و تکامل سے بہرہ مند ہوں گے۔ و یدہیم الیہ صراطاً مستقیماً جملہ "فسید خلہم ..." کی "سین" کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جملہ اخروی رحمت اور فضل پر دلالت کرتا ہے۔ پس ہدایت جسے رحمت و فضل کے بعد ذکر کیا گیا ہے، سے مراد ہدایت اخروی ہے اور خداوند متعال کی طرف ہدایت وہی معنوی کمال ہے۔

آنحضرت ﷺ کے پیروکار: آنحضرت ﷺ کے پیروکاروں کی پاداش ۸

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا اجر ۱; اللہ تعالیٰ کا فضل ۱، ۲، ۳، ۸، ۱۳; اللہ تعالیٰ کی خاص ہدایت ۱; اللہ تعالیٰ کی رحمت ۲، ۳، ۱۳; اللہ تعالیٰ کی ہدایت ۶، ۱۳

ایمان: ایمان کا متعلق ۲، ۱۰۵، ۱۱; ایمان کی شرائط ۵; ایمان کے اثرات ۱۰، ۱۲; خداوند متعال پر ایمان ۲، ۵، ۱۰، ۱۱

بہشت: بہشت کی قدر و منزلت ۳; بہشت کی نعمتیں ۳، ۹; بہشت کے موجبات ۳; بہشت میں داخل ہونا ۸

تقرب: تقرب کی روش ۴; مقام تقرب ۳، ۸; مقام تقرب کی قدر و منزلت ۹

تمسک: آنحضرت ﷺ سے تمسک ۲، ۵، ۱۱; خداوند متعال سے تمسک ۶، ۱۰، ۱۲; خداوند متعال سے تمسک کی پاداش ۳; قرآن کریم سے تمسک ۲، ۵، ۱۱

رحمت: رحمت سے محروم ہونا ۱۳; رحمت کے اسباب ۲

رحمت خداوندی سے بہرہ مند لوگ: ۱

رشد و تکامل: رشد و تکامل کے عوامل ۱۲

صراط مستقیم: ۶، ۷، ۱۰، ۱۱

قرآن کریم کے پیروکار: قرآن کریم کے پیروکاروں کی پاداش ۸

قیامت: قیامت میں تکامل ۱۳

کفار: کفار کی محرومیت ۱۳

کفر: آنحضرت ﷺ کے بارے میں کفر ۱۳; خداوند عالم کے بارے میں کفر ۱۳; قرآن کریم کے بارے میں کفر ۱۳

مؤمنین: مؤمنین کا اخروی تکامل ۱۳; مؤمنین کا بہشت میں داخل ہونا ۸; مؤمنین کا تکامل ۱۳; مؤمنین کی پاداش ۲، ۳، ۸

۸: مؤمنین کی فضیلتیں ۱، ۱۳; مؤمنین کی ہدایت ۱، ۶

نعمت: نعمت کے موجبات ۳

ہدایت: ہدایت سے محرومیت ۱۳; ہدایت کا پیش خیمہ ۴; ہدایت کی قدر و قیمت ۹; ہدایت کے عوامل ۱۰، ۱۱

آیت ۱۷۶

﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتُ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِن لَّمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝﴾

پیغمبر یہ لوگ آپ سے فتویٰ دریافت کرتے ہیں تو آپ کہہ دیجئے کہ کلالہ (بھائی بہن) کے بارے میں خدا خود یہ حکم بیان کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو اور صرف بہن وارث ہو تو اسے ترکہ کا نصف ملے گا اور اسی طرح اگر بہن مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو تو بھائی اس کا وارث ہوگا۔ پھر اگر وارث دو بہنیں ہیں تو انھیں ترکہ کا دو تہائی ملے گا اور اگر بھائی بہن دونوں ہیں تو مرد کے لئے عورت کا دہر احصہ ہو گا خدایہ سب واضح کر رہا ہے تاکہ تم بہکنے نہ پاؤ اور خدا ہر شے کا خوب جاننے والا ہے۔

۱۔ لوگ بار بار آنحضرت ﷺ سے کلالہ کی وراثت کے بارے میں سوال اور استفتاء کرتے تھے۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ "کلالہ" یا اس میت کو کہا جاتا ہے کہ مرتے وقت جس کی اولاد اور باپ نہ ہو یا ان ورثاء کو کہا جاتا ہے جو میت کے ماں، باپ یا اولاد نہ ہوں۔

فعل مضارع اور جمع کا صیغہ "يستفتونك" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ بار بار سوال کرتے اور سوال کرنے والوں کی تعداد بھی زیادہ تھی۔

۲۔ احکام کو خداوند متعال نے وضع کیا اور آنحضرت ﷺ ان کی تبلیغ کرنے والے ہیں۔

قل الله يفتيكم في الكلاله لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے استفتاء کیا اور خداوند متعال نے ان کے جواب میں فرمایا: خداوند عالم عنقریب تمہارے استفتاء کا جواب دے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ احکام کو خداوند متعال وضع کرتا ہے نہ کہ پیغمبر اکرم ﷺ اور کلمہ "قل" اس پر دلالت کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ان احکام کی تبلیغ ہے۔

۳۔ میت کے بہن اور بھائی اس کے ورثاء میں شامل ہیں۔ قل الله يفتيكم في الكلاله ... و ان كانوا اخوة رجالاً و نساء تمام مفسرین کے بقول اس آیت شریفہ میں بہن اور بھائیوں سے مراد وہ بہن بھائی ہیں جو ماں اور باپ دونوں کی طرف سے یا صرف باپ کی جانب سے ہوں۔ صرف ماں کی طرف سے بہن بھائیوں کا حصہ اسی سورہ کی آیت ۱۲ میں بیان کیا جا چکا ہے۔

۴۔ میت کے بہن بھائی اس وقت اس سے میراث پائیں گے جب اس میت کا باپ یا اولاد (بیٹا یا بیٹی) موجود نہ ہوں۔ قل الله يفتيكم في الكلاله ان امرؤا هلك ليس له ولد و له اخت ... و هو جملہ "ليس له ولد" بہن کے بھائی سے ارث لینے کی مقدار (نصف) کی شرط نہیں بلکہ خود میراث پانے کی شرط بیان کر رہا ہے کیونکہ پہلی صورت میں میت کے بیٹے کی موجودگی میں بھی بہن کا حصہ بیان کرنا چاہیئے تھا۔ آیت شریفہ کے موضوع یعنی کلالہ کو سامنے رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے، باپ کا نہ ہونا بھی شرط ہے کیونکہ لغت میں کلالہ اسے کہا جاتا ہے جس کا باپ ہو نہ اولاد۔

۵۔ اگر میت مرد ہو اور اس کی وارث صرف ایک بہن ہو تو اس کا حصہ آدھا ترکہ ہوگا۔ ان امرؤا هلك ليس له ولد و له اخت فلها نصف ما ترك

۶۔ اگر میت عورت ہو اور اس کی وارث صرف ایک بہن ہو تو اس کا حصہ آدھا ترکہ ہوگا۔

ان امرؤا هلك ليس له ولد و له اخت فلها نصف ما ترك اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے کہ آیت شریفہ میں کلالہ کو ملنے والی میراث کی وضاحت کی جا رہی ہے اور یہ عنوان قطعاً بہن سے بہن اور بھائی سے

بھائی کے میراث پانے اور اسی طرح کے دیگر موارد کو بھی شامل ہوگا، معلوم ہوتا ہے کہ اگر بہن سے بہن اور بھائی سے بہن کے ارث پانے میں فرق یا تفاوت ہوتا تو خداوند عالم اسے بیان کرتا اس مطلب کی اس سے بھی تائید ہوتی ہے کہ وہ مسائل جن کی تصریح کی گئی ہے ان میں سے کسی بھی مورد میں میت کے مرد یا عورت ہونے کی صورت میں ارث کی مقدار میں فرق نہیں پایا جاتا۔

۷۔ اگر میت عورت اور اس کا وارث صرف ایک بھائی ہو تو اسے تمام ترکہ ارث کے طور پر ملے گا۔
و ہو یرثھا ان لم یکن لھا ولد جملہ "ھویرثھا" کا ظہور یہ ہے کہ بھائی اپنی بہن کے تمام مال و اسباب کا وارث ہے اور اگر ترکہ کا صرف کچھ حصہ وراثت کے طور پر اسے ملتا تو خداوند متعال اس کا حصہ معین و مشخص کر دیتا۔
۸۔ اگر میت کے ورثاء دو یا اس سے زیادہ بھائی ہوں تو انہیں چاہیئے کہ ترکہ کو مساوی طور پر تقسیم کریں۔
و ہو یرثھا ان لم یکن لھا ولد

۹۔ اگر میت مرد ہو اور اس کا وارث ایک یا اس سے زیادہ بھائی ہوں تو تمام ترکہ ارث کے طور پر انہیں ملے گا۔
و ہو یرثھا ان لم یکن لھا ولد مذکورہ بالا مطلب اس تو ضیح سے اخذ ہوتا ہے جو مطلب نمبر ۶ کے بارے میں دی گئی ہے۔

۱۰۔ اگر میت عورت ہو اور اس کے وارث دو یا اس سے زیادہ بھائی ہوں تو تمام ترکہ انہیں وراثت کے طور پر ملے گا۔ و ہو یرثھا ان لم یکن لھا ولد مطلب نمبر ۶ کے بارے میں دی گئی تو ضیح سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

۱۱۔ میت خواہ عورت ہو یا مرد اگر اس کے ورثاء میں صرف دو بہنیں ہوں تو کل ترکہ کا دو تہائی انہیں ملے گا۔
فان كانتا اثنتین فلهما الثلثان مما ترك بہن سے بھائی اور بھائی سے بہن کے ارث پانے کی وضاحت کے بعد "فان كانتا..." کا جملہ ذکر کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ دو بہنوں کے مسئلہ ارث کا موضوع ان کے بھائی یا بہن کی موت ہے یعنی بھائی یا بہن کے مرنے کی صورت میں ان کی بہنوں کو وراثت ملے گی لہذا "مما ترك" کی ضمیر "احدھما" کی طرف لوٹ رہی ہے جو جملہ "ان امرؤاھلك" اور "ھویرثھا" سے استفادہ ہوتا ہے۔

۱۲۔ اگر میت کے ورثاء میں صرف دو بہنیں ہوں تو انہیں چاہیئے کہ اپنا حصہ (دو تہائی) آپس میں برابر تقسیم

کریں۔ فان كانتا اثنتین فلھما الثلثان مما ترك اگر دو بہنوں کی وراثت کی مقدار میں فرق ہوتا تو خداوند عالم اسے بیان فرماتا۔
۱۳۔ میت خواہ عورت ہو خواہ مرد اگر اس کے ورثاء میں صرف اس کے بہن بھائی ہوں، تو تمام ترکہ انہیں میراث کے طور پر ملے گا۔ و ان كانوا اخوة رجالا و نساء فللذكر مثل حظ الانثیین بہن بھائیوں کے مجموعہ کیلئے ارث کی مقدار معین نہ کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ انہیں تمام ترکہ ملے گا۔

۱۴۔ اگر میت کے ورثاء اس کے بہن بھائی ہوں تو میراث میں سے بھائی کو بہن سے دوگنا حصہ ملے گا۔
و ان كانوا اخوة رجالا و نساء فللذكر مثل حظ الانثیین "اخوة" سے مراد ایک بہن اور ایک بھائی یا ایک بہن اور چند بھائی یا چند بھائی اور چند بہنیں یا ایک بھائی اور چند بہنیں ہو سکتا ہے۔

۱۵۔ اسلام کے حقوقی نظام میں عورت کیلئے مالکیت اور میراث کا حق ثابت ہے۔ فلھا نصف ما ترك و هو يرثھا ...
فلھما الثلثان مما ترك

۱۶۔ میراث مالکیت کے اسباب میں سے ایک ہے۔ فلھا نصف ما ترك ... فلھما الثلثان مما ترك

۱۷۔ خداوند متعال لوگوں کو گمراہی سے بچانے کی خاطر اپنے احکام کو بیان کرتا ہے۔ یبین اللہ لکم ان تضلوا
جملہ "ان تضلوا" میں حرف "لا" چھپا ہوا ہے: یعنی "لان لا تضلوا"۔

۱۸۔ قرآن کریم نے حقوقی اور معاشی مسائل کو اہمیت دی ہے۔ قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ ... یبین اللہ لکم ان
تضلوا

۱۹۔ دین کے حقوقی اور اقتصادی مسائل (میراث و...) کو دیکھا ان دیکھا کرنا گمراہی و ضلالت کا موجب بنتا ہے۔
یستفتونک قل اللہ یفتیکم ... یبین اللہ لکم ان تضلوا

۲۰۔ خداوند متعال علیم ہے۔ و اللہ بکل شیء علیم

۲۱۔ خداوند متعال کا ہر چیز پر احاطہ ہے اور وہ اس کا علم رکھتا ہے۔ واللہ بکل شیء علیم

۲۲_ خداوند متعال کی جانب سے احکام وراثت بیان کرنے کا سرچشمہ، تمام پہلوؤں سے اس کا علم ہے۔
قل الله يفتيكم في الكلاله ... والله بكل شيء عليم

۲۳_ کلالہ اس وقت وراثت میں حصہ دار بن سکتے ہیں جب میت کے ماں باپ اور اولاد نہ ہو۔
قل الله يفتيكم في الكلاله حضرت امام صادق عليه السلام کلالہ کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:
مالم یکن له والد ولا ولد^(۱) یعنی کلالہ اسے کہتے ہیں جس کا نہ باپ ہو اور نہ اولاد ہو۔
۲۳_ اگر میت کے ماں باپ اور اولاد نہ ہو بلکہ صرف ایک بہن ہو تو اگر یہ بہن ماں باپ دونوں یا صرف باپ کی طرف سے ہو تو وراثت کا آدھا حصہ اسے ملے گا۔ ان امرؤا هلك ليس له ولد و له اخت فلها نصف ما ترك
حضرت امام صادق عليه السلام اس آیت شریفہ میں مذکور "اخت" کے بارے میں فرماتے ہیں: انما عني امه الاخت من الماب والام او اخت لاب فلها النصف مما ترك وهو يرثها ان لم یکن لها ولد و...^(۲) اس سے خدا کی مراد ماں اور باپ یا صرف باپ کی طرف سے بہن ہے اور اسے تمام ترکہ کا نصف حصہ ملے گا۔ البتہ وہ بھی اس سے وراثت پائے گا جب اس بہن کی کوئی اولاد نہ ہو۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ سے سوال ۱: آنحضرت ﷺ کا نقش ۱، ۲
احکام: ۳، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۲۳، ۲۳ احکام کی تشریح ۲: احکام کے بیان کا فلسفہ ۱۷
اسماء و صفات: ۲۰
اقتصادی نظام: ۱۸، ۱۹
اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا احاطہ ۲۱؛ اللہ تعالیٰ کا علم ۲۱، ۲۲
انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کی ذمہ داری کا دائرہ ۲
حقوقی نظام: ۱۵، ۱۸، ۱۹
روایت: ۲۳، ۲۳

(۱) تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۲۸۶، ح ۳۱۰، تفسیر برہان، ج ۱، ص ۴۲۹، ح ۳۔

(۲) کافی، ج ۷، ص ۱۰۱، ح ۳، تفسیر برہان، ج ۱، ص ۴۲۹، ح ۵۔

عورت: عورت کی مالکیت ۱۵؛ عورت کے حقوق ۱۵؛

قرآن کریم: قرآن کریم کی تعلیمات ۱۸، ۱۹

گمراہی: گمراہی کے عوامل ۱۹؛ گمراہی کے موانع ۱۴

مالکیت: مالکیت کے اسباب ۱۶

میت: میت کا بھائی ۳، ۳؛ میت کی بہن ۳، ۳

میراث: احکام ارث کا بیان ۲۲؛ بھائی کی میراث ۳؛ بھائی کے ارث کی مقدار ۴، ۸، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۳؛ بہن کی میراث

۳؛ بہن کے ارث کی مقدار ۵، ۶، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۲۳؛ عورت کی میراث ۱۵؛ کلالہ کی میراث ۱، ۳، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۰،

۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۲۳؛ میراث کا نقش ۱۶؛ میراث کے احکام ۳، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۲۳، ۲۳؛

میراث کے طبقات ۳، ۳

ورثاء: ۳

سوره مائده

آیت ۱ تا ۱۲۰

آیت ۱

﴿ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ﴾
﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ﴾.

ایمان والو اپنے عہد و پیمان اور معاملات کی پابندی کرو۔ تمہارے لئے تمام چوپائے حلال کر دیئے گئے ہیں علاوہ ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جا رہے ہیں۔ مگر حالت احرام میں شکار کو حلال مت سمجھ لینا بیشک اللہ جو چاہتا حکم دیتا ہے۔

۱۔ تمام انفرادی، اجتماعی، بین الاقوامی اور الہی معاہدوں کو پورا کرنا واجب ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود
۲۔ انسان اپنے عہد و پیمان کا ذمہ دار ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود
۳۔ تمام عقود کی اصل اور ان کا بنیادی قاعدہ یہ ہے کہ عقد کے مضمون پر عمل کرنا اور پابند رہنا لازمی اور واجب ہے۔
یا ایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود صیغہ امر "اوفوا" عقد کے مفاد و مضمون کی پابندی کو واجب قرار دیتا ہے جسے لزوم عقد سے تعبیر کیا جاتا ہے اور چونکہ "عقود" پر الف و لام داخل ہوا ہے لہذا اس سے عموم کا استفادہ ہوتا ہے۔

۴۔ عہد و پیمان اور انہیں پورا کرنے کی قدر و قیمت اور اہمیت۔ یا ایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود
خداوند عالم کا براہ راست مؤمنین کو خطاب کرنا اور پھر عہد و پیمان اور قراردادوں پر پورا اترنے کا حکم دینا ان کی اہمیت اور قدر و قیمت پر دلالت کرتا ہے۔

۵۔ بعض جانوروں کا گوشت کھانا اور ان سے دوسرے فوائد حاصل کرنا جائز اور حلال ہے۔

احلت لکم بهیمة الانعام الا ما یتلی علیکم "بھیمة" ہر چار ٹانگوں والے صحرائی یا دریائی جانور کو کہا جاتا ہے (مجمع البیان) جبکہ "انعام" گائے، اونٹ اور بھیڑ کو کہا جاتا ہے (مفردات راغب) اور "بھیمة" کی "انعام" کی طرف اضافت بیانہ ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ چونکہ حلیت کا حکم "بھیمة" کے گوشت کھانے کے بارے میں نہیں بلکہ خود "بھیمة" کے بارے میں آیا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے گوشت کے علاوہ ان سے دیگر فوائد حاصل کرنا بھی مورد نظر ہے۔

۶۔ بعض جانوروں کا گوشت کھانا اور ان سے دوسرے فوائد حاصل کرنا حرام ہے۔

احلت لکم بهیمة الانعام الا ما یتلی علیکم

۷۔ حلال گوشت جانوروں کے بعض اعضاء کا کھانا حرام ہے۔ احلت لکم بهیمة الانعام الا ما یتلی علیکم

اس بنا پر جب "الا ما یتلی" کا استثناء افراد حیوانات سے نہیں بلکہ ان کے اجزاء و اعضاء کی نسبت سے ہو۔

۸۔ حالت احرام میں شکار کرنا حرام ہے۔ غیر محلی الصيد و انتم حرم کلمہ "صيد" مصدر اور اس کا معنی شکار کرنا ہے۔ جب کہ کلمہ "حُرْم" (حرام کی جمع ہے) ہو سکتا ہے احرام سے اخذ کیا گیا ہو۔ اس صورت میں اس کا معنی وہ لوگ ہونگے جو حج یا عمرہ کیلئے احرام باندھتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ "حصر صم ص" سے لیا گیا ہو۔ اس صورت میں اس کا معنی وہ لوگ ہونگے جو حرم کی حدود میں داخل ہوں۔ مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے۔

۹۔ اس حیوان کا گوشت کھانا اور اس سے دوسرے فوائد حاصل کرنا حرام ہے جسے احرام کی حالت میں شکار کیا گیا

ہو۔ غیر محلی الصيد اس بنا پر جب "صيد" بمعنی اسم مفعول ہو یعنی شکار شدہ حیوان۔

۱۰۔ حرم مکہ میں شکار حرام ہے۔ غیر محلی الصيد و انتم حرم مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ جب

"حُرْم" سے مراد "داخلون فی الحرم" ہو یعنی حرم میں داخل ہونے والے واضح رہے کہ اس احتمال کی بنا پر "حرم" سے مراد حرم مکہ ہے۔

۱۱۔ اس حیوان کا گوشت کھانا اور اس سے دوسرے فوائد حاصل کرنا حرام ہے جسے حرم مکہ میں شکار کیا گیا ہو۔

غیر محلی الصيد و انتہ حرم

۱۲۔ چوپایوں سے استفادہ کی حلیت اس بات سے مشروط ہے کہ حالت احرام میں ان کے شکار سے اجتناب اور انہیں حرام شمار کیا جائے۔ احلت ... غیر محلی الصيد اس بنا پر جب "غیر محلی" "لکم" کی ضمیر کیلئے حال ہو اور چونکہ حال اپنے عامل کو مقید کر دیتا ہے۔ بنا بریں حلال گوشت جانوروں کی حلیت اس سے مشروط ہے کہ حالت احرام میں ان کے شکار سے اجتناب اور انہیں حرام شمار کیا جائے۔

۱۳۔ اسلام نے معاشرے کے اجتماعی اور اقتصادی مسائل کی طرف توجہ دی ہے۔

یا ایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود احلت لکم بھیمۃ الانعام قراردادوں اور معاہدوں کو پورا کرنا اجتماعی امور میں سے ہے جبکہ حیوانات سے استفادہ کرنا اقتصادی امور کے زمرے میں آتا ہے۔

۱۴۔ بعض جانوروں (اونٹ، گائے اور بھیڑ) کے گوشت کھانے کی حلیت اور بعض دوسروں کی حرمت، اسی طرح حالت احرام میں ان کے شکار کی حرمت خداوند عالم کی طرف سے مومنین کے ساتھ باندھے گئے عہد و پیمان کے زمرے میں آتے ہیں۔ اوفوا بالعقود احلت لکم بھیمۃ الانعام الا ما یتلی علیکم غیر محلی الصيد

۱۵۔ اسلام نے غذا کے مسئلہ کو اہمیت دی ہے۔ احلت لکم بھیمۃ الانعام الا ما یتلی علیکم کھانے کی چیزوں (اونٹ، گائے، بھیڑ، اور... کے گوشت) کے احکام سے مربوط آیات کا نزول اور ان کی حدود و شرائط کی وضاحت اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام نے انسان کی غذا کے مسئلہ کو کس قدر اہمیت دی ہے۔

۱۶۔ خداوند متعال جس حکم کا ارادہ کرے اسے صادر کرتا ہے۔ ان اللہ یمککم ما یرید اس بنا پر کہ "ما" سے مراد شرعی احکام (وجوب، حرمت، حلیت و...) ہوں۔

۱۷۔ خداوند متعال مطلق حاکمیت رکھتا ہے۔ ان اللہ یمککم ما یرید چونکہ "یمککم" متعدی استعمال ہوا ہے، لہذا اس میں "یفعل" کا معنی مضمر ہے۔ بنا بریں "ما" سے مراد حکم شرعی سے زیادہ وسیع تر معنی ہوگا

یعنی خداوند عالم جو چاہے انجام دیتا ہے۔ منجملہ اشیاء کی حلیت اور حرمت کا حکم ہے۔

۱۸۔ شرعی احکام کا سرچشمہ ارادہ الہی ہے۔ اوفوا بالعقود احلت ... ان الله يحکم ما يريد

۱۹۔ احکام الہی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا لازمی ہے۔ ان الله يحکم ما يريد مذکورہ احکام کی وضاحت کے بعد حاکمیت الہی کی یاد دہانی کا مقصد یہ ہے کہ مؤمنین اس حاکمیت الہی کو مد نظر رکھتے ہوئے مذکورہ احکام کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔

۲۰۔ شرعی طریقے سے ذبح کیے گئے حیوان کے پیٹ میں موجود جنین حلال ہے بشرطیکہ اس پر بال اور اون موجود ہوں۔ احلت لکم بهيمة الانعام حضرت امام باقر علیہ السلام یا امام صادق علیہ السلام اس آیت شریفہ کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: الجنین فی بطن امه اذا اشعر و اوبر فذکاته ذکاة امه...^(۱) یعنی اگر کسی مادہ حیوان کے پیٹ میں موجود جنین پر بال اُگ آئے ہوں اور اون موجود ہو تو اس کا تذکیہ کرنا یہی ہے کہ اس مادہ حیوان کو ذبح کر دیا جائے۔

اجتماعی نظام: اجتماعی نظام کی اہمیت ۱۳

احرام: احرام کی حالت میں شکار کرنا ۱۳؛ احرام کے محرمات ۸، ۹، ۱۲، ۱۳

احکام: ۱، ۳، ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۲۰ احکام پر عمل کرنا ۱۹

اقتصادی نظام: اقتصادی نظام کی اہمیت ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۱۶، ۱۸؛ اللہ تعالیٰ کا حکم ۱۶، اللہ تعالیٰ کا عہد ۱؛ اللہ تعالیٰ کا مؤمنین کے ساتھ عہد ۱۳؛ اللہ

تعالیٰ کی حاکمیت ۱۷

انسان: انسان کی ذمہ داری ۲

اونٹ: اونٹ کے گوشت کی حلیت ۱۳

بھیڑ: بھیڑ کے گوشت کی حلیت ۱۳

(۱) کافی ج ۶ ص ۲۳۴ ح ۱؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۸۳ ح ۱۰۔

تغذیہ: تغذیہ کی اہمیت ۵

جنین: جنین کی شرائط ۲۰

چوپائے: چوپایوں سے استفادہ ۵، ۶، ۱۲؛ چوپایوں کے گوشت کی حرمت ۶، ۱۳؛ چوپایوں کے گوشت کی حلیت ۵، ۱۳

حکم شرعی: حکم شرعی کا سرچشمہ ۱۸

ذبح: ذبح کے احکام ۲۰

روایت: ۲۰

سر تسلیم خم کرنا: خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۱۹

شکار: حرام شکار ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳؛ شکار کے احکام ۸، ۹

عقد: عقد کی وفا ۱، ۳؛ عقد کے احکام ۱، ۳

عہد: ایفائے عہد ۱؛ ایفائے عہد کی اہمیت ۳؛ ایفائے عہد کی قدر و قیمت ۳؛ عہد کی اہمیت ۲؛ عہد کے احکام ۱

فقہی قواعد: ۲۰

کھانے کی اشیاء: کھانے کی اشیائے احکام ۵، ۶، ۷، ۹، ۱۳؛ کھانے کی حرام اشیاء ۶، ۷، ۹

گائے: گائے کے گوشت کی حلیت ۱۳

گوشت: حرام گوشت ۷، ۹، ۱۱

محرمات: ۷، ۱۱

معاهدے: اجتماعی معاہدے ۱؛ بین الاقوامی معاہدے ۱

مکہ: حرم مکہ کے احکام ۱۰، ۱۱؛ حرم مکہ میں شکار کرنا ۱۰، ۱۱

واجبات: ۱

آیت ۲

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِينَ الْبَيْتِ الْحَرَامَ يَنْتَعُونَ فَضُلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن تَعْتَدُوا وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝﴾

ایمان والو خبردار خدا کی نشانیوں کی حرمت کو ضایع نہ کرنا اور نہ محترم مہینے۔ قربانی کے جانور اور جن جانوروں کے گلے میں پٹے باندھ دیئے گئے ہیں اور جو لوگ خانہ خدا کا ارادہ کرنے والے ہیں اور فرض پروردگار اور رضائے الہی کے طلبگار ہیں ان کی حرمت کی خلاف ورزی کرنا اور جب احرام ختم ہو جائے تو شکار کرو اور خبردار کسی قوم کی عداوت فقط اس بات پر کہ اس نے تمہیں مسجد الحرام سے روک دیا ہے تمہیں ظلم پر آمادہ نہ کر دے۔ نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور تعدی پر آپس میں تعاون نہ کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا کہ اس کا عذاب بہت سخت ہے۔

۱۔ مؤمنین کی ذمہ داریوں میں سے ایک یہ ہے کہ شعائر الہی کا احترام ملحوظ خاطر رکھیں۔

یا ایہا الذین امنوا لا تحلوا شعائر اللہ "لا تحلوا" کا مصدر "احلال" ہے جس کا

معنی مباح قرار دینا ہے اور شعائر الہی کو مباح قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی حرمت اور احترام کا لحاظ نہ رکھا جائے۔

۲۔ شعائر الہی کی ہتک حرمت حرام اور گناہ ہے۔ یا ایہا الذین امنوا لا تحلوا شعائر اللہ

۳۔ مناسک حج کا شعائر الہی میں شمار ہوتا ہے۔ لا تحلوا شعائر اللہ "شعائر" "شعیرہ" کی جمع ہے جس کا معنی علامت ہے اور احتمالاً اس سے مراد حج کے علائم اور مناسک ہیں۔

۴۔ خد تعالیٰ کی طرف سے بیان ہونے والے حرام اور حلال (مثلاً چوپایوں کی حلیت اور حالت احرام میں ان کے شکار کی حرمت) شعائر الہی میں سے ہیں۔ احلت لکم بھیمۃ الانعام ... لا تحلوا شعائر اللہ گذشتہ آیت کی روشنی میں خدا کے حلال و حرام بھی شعائر الہی کے مصادیق میں سے ایک ہیں۔

۵۔ حرام مہینوں، ہدی (حج کی بغیر علامت کے قربانی) اور قلائد (حج کی باعلامت قربانی) کی ہتک حرمت حرام اور گناہ ہے۔ لا تحلوا ... و لا الشهر الحرام و لا الهدی و لا القلائد "قلائد"، "قلاۃ" کی جمع ہے اور اس کا معنی گردن بند ہے اور اس سے مراد حج میں قربانی کی نیت سے علامت کے طور پر بھیڑ، اونٹ اور گائے کے گلے میں کوئی چیز آویزاں کرنا ہے۔ اگرچہ لفظ "الشہر الحرام" مفرد ہے لیکن اس سے مراد جنس ہے بنا بریں تمام حرام مہینوں کو شامل کئے ہوئے ہے۔

۶۔ حج کی قربانی کی خاص علامتوں کی ہتک حرمت اور توہین حرام و گناہ ہے۔ و لا تحلوا ... و لا القلائد

اس بنا پر جب قلائد سے مراد علامت کے حامل حیوان نہیں بلکہ خود علامت ہو۔

۷۔ خانہ خدا کے راہیوں کی ہتک حرمت و توہین اور ان کا آرام و سکون چھین لینا حرام اور گناہ ہے۔

و لا تحلوا ... و لا آمین البیت الحرام "آمین" جمع "آم" ہے جس کا معنی قصد کرنے والا ہے اور یہاں پر بیت الحرام کا قصد کرنیوالوں سے مراد حج کے راہی ہیں۔

۸۔ مراسم حج میں قربانی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ و لا الهدی و لا القلائد

دوسرے مناسک حج کی نسبت قربانی کا تفصیل (بانشان اور بے نشان) کے ساتھ ذکر کرنا اس کی

خاص اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

۹۔ کعبہ ایک مقدس اور خاص احترام کے قابل گھر اور مقام ہے۔ لا تحلوا ... و لا آمین البیت الحرام

۱۰۔ حرام مہینوں، حج کی بے نشان اور بان شان قربانیوں، نیز خود قربانی کی علامتوں کا شمار شعائر الہی میں ہوتا ہے۔

لا تحلوا شعائر اللہ و لا الشهر الحرام و لا الهدی و لا القلائد اس بنا پر جب مذکورہ امور از باب ذکر خاص بعد از عام (شعائر اللہ) ہوں۔

۱۱۔ خانہ خدا کے راہی شعائر الہی کے زمرے میں آتے ہیں۔ لا تحلوا شعائر اللہ ... و لا آمین البیت الحرام

اس بنا پر جب مذکورہ امور از باب ذکر خاص بعد از عام (شعائر اللہ) ہوں اور خانہ خدا کے راہی من جملہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔

۱۲۔ خانہ خدا کے راہیوں کی علامات شعائر الہی کے زمرے میں ہیں۔ لا تحلوا شعائر اللہ ... و لا القلائد

۱۳۔ مسجد الحرام، حج اور اس کے مناسک کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یا ایہا الذین امنوا لا تحلوا ... و لا آمین البیت الحرام

۱۴۔ حج اور عمرہ کی تشریع کا مقصد یہ ہے کہ حجاج، خدا کی پاداش تک رسائی اور اس کی رضایت حاصل کر سکیں۔

و لا آمین البیت الحرام یتغون فضلاً من ربهم و رضواناً "فضلاً" سے مراد ثواب اور پاداش بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد مالی آمدنی ہو۔ مذکورہ بالا مطلب میں پہلے احتمال کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ واضح رہے کہ "آمین البیت الحرام خانہ خدا کے راہی" حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کو شامل ہے۔

۱۵۔ خانہ خدا کی طرف سفر کے دوران مال کمانا اور تجارت کرنا حاجیوں اور عمرہ کرنے والوں کیلئے جائز اور مشروع فعل ہے۔ آمین البیت الحرام یتغون فضلاً من ربهم اگر "فضلاً" سے مراد رزق و روزی اور مادی آمدنی ہو تو "ابتغاء فضل" کا معنی تجارت، لین دین اور اس طرح کے دیگر کاروبار کے ذریعے آمدنی حاصل کرنا ہوگا۔

۱۶۔ رزق اور مادی فوائد لوگوں پر خدا کے فضل کا نمونہ ہیں۔ بیتغون فضلاً من ربهم

۱۷۔ لوگوں کی روزی اور مادی آمدنی، ان پر خدا کی ربوبیت کا جلوہ ہے۔ بیتغون فضلاً من ربهم

۱۸۔ حج رضائے خداوند عالم حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ بیتغون فضلاً من ربهم و رضواناً

حج کے راہیوں کو رضائے خداوند حاصل کرنے والے کہہ کر توصیف کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حج اور اس کی جانب حرکت کرنا رضائے خداوند متعال کے حصول کے عوامل میں سے ایک ہے۔

۱۹۔ اسلام نے لوگوں کے مادی اور معنوی امور کو اہمیت دی ہے۔ بیتغون فضلاً من ربهم رضواناً

۲۰۔ روزی اور تجارت میں منافع خداوند عالم کے ہاتھ میں ہے۔ بیتغون فضلاً من ربهم

"من ربهم" میں "من" نشویہ ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ روزی اور رزق خدا کی جانب سے عطا ہوتا ہے۔

۲۱۔ تجارت اور معاش کیلئے کوشش کرنا خدا کو بہت پسند ہے اور اس نے اس کی ترغیب دلائی ہے۔

بیتغون فضلاً من ربهم چونکہ تجارت اور معاشی کوشش کو حصول رضائے الہی کے ساتھ لایا گیا ہے لہذا اس سے مذکورہ

بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

۲۲۔ بندوں پر خداوند عالم کے فضل و کرم کا سرچشمہ اس کی ربوبیت ہے۔ بیتغون فضلاً من ربهم

۲۳۔ حج کے دنوں میں حاجیوں کیلئے اقتصادی آسائشیں اور امنیت مہیا کرنا لازمی ہے۔

لا تحلوا شعائر الله ... و لا آمین البیت الحرام بیتغون فضلاً من ربهم "بیتغون فضلاً من ربهم" کے قرینہ کی بنا پر

حاجیوں کا احترام محفوظ رکھنے کے مصادیق میں سے ایک یہ ہے کہ ان کیلئے اقتصادی آسائشوں اور امنیت کو فراہم کیا

جائے۔

۲۴۔ حالت احرام میں شکار کرنا حرام اور احرام کھولنے کے بعد جائز ہے۔ و اذا حللتم فاصطادوا

۲۵۔ صدر اسلام میں مشرکین مسلمانوں کے ساتھ سخت دشمنی اور عداوت رکھتے تھے۔ و لا یجرمنکم شنثان قوم

بنابریں کہ "ان صدوکم" جو اس قوم کی دشمنی کا بیان ہے، کے قرینے سے "شخصنصان" یعنی بغض و عداوت مفعول کی طرف نہیں بلکہ فاعل "قوم" کی طرف مضاف ہو۔

۲۶۔ انسانوں کے حقوق یہاں تک کہ کینہ تو زد شمنوں کے حقوق کا احترام بھی لازمی ہے۔ و لا یجر منکم شئان قوم ان صدوکم

۲۷۔ خداوند متعال نے صدر اسلام کے مسلمانوں کو مشرکین پر تجاوز و ظلم سے اجتناب کرنے کی دعوت دی ہے۔
و لا یجر منکم شئان قوم ... ان تعتدوا

۲۸۔ ہر صورت میں حتی دشمنوں پر بھی تجاوز و تعدی حرام ہے۔ و لا یجر منکم شئان قوم ان صدوکم ... ان تعتدوا

۲۹۔ صدر اسلام کے مشرکین مسلمانوں کو مسجد الحرام میں داخل ہونے سے روکتے تھے۔ ان صدوکم عن المسجد الحرام

۳۰۔ مشرکین کی جانب سے مسلمانوں کو مسجد الحرام میں داخلے سے روکنے کے سبب، مومنین کے دلوں میں ان کی نسبت خشم و کینہ پیدا ہو گیا۔ و لا یجر منکم شئان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام

۳۱۔ غضب اور کینہ، دوسروں پر تجاوز اور ظلم و ستم کا پیش خیمہ۔ و لا یجر منکم شئان قوم ... ان تعتدوا
اس بنا پر جب "قوم"، "شئان" کا مفعول ہو اور اس کا فاعل (کم) حذف کر دیا گیا ہو یعنی کسی گروہ سے تمہارا بغض و کینہ ان پر تمہاری طرف سے تجاوز و تعدی کا باعث نہیں بننا چاہیئے۔

۳۲۔ انتقام میں بھی عدل و انصاف کی مراعات لازمی ہے۔ و لا یجر منکم ... ان تعتدوا

۳۳۔ دینی جذبات کو ظلم و تعدی کا بہانہ نہیں بننے دینا چاہیئے۔ و لا یجر منکم شئان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا اس بنا پر جب "ان صدوکم" "لام" کی تقدیر کے ساتھ مسلمانوں کے دلوں میں مشرکین کیلئے پائے جانے والے کینہ کی علت بیان کر رہا ہو یعنی مسجد الحرام میں داخلے سے روکنا جو ایک دینی مسئلہ ہے اور دشمنی کا باعث بنا ہے، لیکن اسے بہانہ بناتے ہوئے تعدی و تجاوز نہیں کرنا چاہیئے۔

۳۳۔ عمرہ کی انجام دہی اور خانہ خدا کی زیارت عہد رسالت کے مشرکین کے ہاں ایک رائج عمل تھا۔

و لا آمین البیت الحرام ... و لا یجر منکم شثنان قوم ان صدوکم آیت شریفہ کے شان فزول میں آیا ہے کہ مشرکین عمرہ اور خانہ خدا کی زیارت کیلئے مکہ کی جانب رواں دواں تھے اور مسلمان ان پر حملے کا ارادہ رکھتے تھے تو اس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی (مجمع البیان) جملہ "و لا یجر منکم" اس مطلب کی تائید کرتا ہے۔

۳۵۔ اسلام نے لوگوں کو اپنے درمیان اجتماعی صلح اور امن و سکون برقرار کرنے کی دعوت دی ہے۔
یا ایہا الذین امنوا ... ان تعتدوا

۳۶۔ نیک کاموں میں ہاتھ بٹانا اور تقویٰ و پرہیزگاری کی جانب سیر و سلوک میں تعاون کرنا لازمی ہے۔
و تعاونوا علی البر و التقویٰ

۳۷۔ نیکی اور تقویٰ کی اساس پر مراسم حج میں تعاون کرنا اور ہاتھ بٹانا لازمی ہے۔

لا یجر منکم ... عن المسجد الحرام ان تعتدوا و تعاونوا علی البر و التقویٰ آیت شریفہ کے گزشتہ حصوں کی روشنی میں مناسک حج اور اس سے مربوط مسائل کا "بر" اور "تقویٰ" کے مصادیق میں شمار ہوتا ہے۔

۳۸۔ معاشرے میں الہی و اجتماعی قوانین کا نفاذ تعاون اور باہمی امداد کا مرہون منت ہے۔

اوفوا بالعقود ... تعاونوا علی البر و التقویٰ اجتماعی، الہی قوانین "اوفوا بالعقود... لا تحلوا..." کی وضاحت کے بعد خداوند متعال کا نیک کاموں میں تعاون کا حکم دینا ان قوانین کے نفاذ کی طرف راہنمائی ہے۔

۳۹۔ گناہ اور تجاوز میں تعاون کرنا اور ہاتھ بٹانا حرام ہے۔ و لا تعاونوا علی الاثم و العدوان

۴۰۔ حج سے روکنا گناہ اور ظلم ہے۔ و لا آمین البیت الحرام ... و لا تعاونوا علی الاثم و العدوان

۴۱۔ تقویٰ الہی کی مراعات لازمی ہے۔ واتقوا اللہ

۴۲۔ تقویٰ: نیک کاموں میں ہاتھ بٹانے، ایک دوسرے کو تقویٰ اختیار کرنے کی دعوت دینے اور گناہ و تجاوز میں تعاون سے اجتناب کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ واتقوا اللہ نیک کاموں میں تعاون کا حکم اور گناہ میں ہاتھ بٹانے سے منع کرنے کے بعد جملہ "اتقوا اللہ"

بیان کرنا، امر و نہی کے نفاذ و تحقق کے ایک طریقے کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔

۳۳۔ کسی بھی صورت میں ظلم و تجاوز حتی دشمنوں پر بھی، گناہ و تجاوز میں تعاون کرنا اور نیک کاموں میں باہمی امداد نہ کرنا عدم تقویٰ کی علامت ہے۔ لا یجر منکم ... و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ

۳۳۔ ہر صورت میں یہاں تک کہ دشمنوں کے ساتھ بھی تقویٰ کی مراعات ضروری ہے۔ لا یجر منکم شنئان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا ... و اتقوا اللہ

۳۵۔ اللہ تعالیٰ کا عذاب اور سزا بہت سخت ہے۔ ان اللہ شدید العقاب

۳۶۔ خداوند متعال شدید عذاب دینے والا ہے۔ ان اللہ شدید العقاب

۳۷۔ گناہ و تجاوز میں تعاون بہت بڑا گناہ اور سخت سزا اور عذاب کا موجب بنتا ہے۔ و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان ... ان اللہ شدید العقاب سخت عذاب کی دھمکی گناہ کے بہت بڑا ہونے کی علامت ہے۔

۳۸۔ اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب کو مد نظر رکھنا تقویٰ اختیار کرنے اور گناہ میں تعاون سے اجتناب کی راہ ہموار کرتا ہے۔ و لا تعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب

احرام: احرام کے محرمات ۲، ۳، ۲۳

احکام: ۲، ۳، ۵، ۶، ۱۵، ۲۳، ۲۸ احکام کے نفاذ کا پیش خیمہ ۳۸

اسلام: اسلام اور ماویات ۱۹؛ اسلام اور معنویات ۱۹؛ صدر اسلام کی تاریخ ۲۵، ۲۷، ۲۹، ۳۰، ۳۳

اسماء و صفات: شدید العقاب ۳۶

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا فضل ۱۳، ۱۶، ۲۰؛ اللہ تعالیٰ کی حدود ۳۸؛ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۱۷، ۲۲؛ اللہ تعالیٰ کی رضایت ۱۳؛

اللہ تعالیٰ کی رضایت کے اسباب ۱۸؛ اللہ تعالیٰ کی سزائیں ۳۵، ۳۸؛ اللہ تعالیٰ کے فضل کا سرچشمہ ۲۲؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر ۲۷

انیت: اقتصادی انیت ۲۳; معاشرتی انیت کی اہمیت ۳۵

انتقام: انتقام میں انصاف سے کام لینا ۳۲

انسان: انسان کی روزی ۱۷، ۱۶; انسان کی مادی ضروریات ۱۹; انسان کی معنوی ضروریات ۱۹

بغض: بغض کے اثرات ۳۱

تجارت: تجارت کی تشویق ۲۱; تجارت کے منافع ۲۰

تجاوز: تجاوز سے اجتناب ۲۷; تجاوز کا پیش خیمہ ۳۱، ۳۳; تجاوز کی حرمت ۲۸; تجاوز کے موارد ۳۰; تجاوز میں تعاون کرنا

۳۹، ۳۲، ۳۳، ۳۷

تعاون: تعاون کا پیش خیمہ ۳۲; تعاون کے اثرات ۳۸; تعاون نہ کرنا ۳۳; حرام تعاون ۳۹

تقوی: تقوی کا پیش خیمہ ۳۸; تقوی کی اہمیت ۳۱، ۳۳; تقوی کی دعوت دینا ۳۲; تقوی کے اثرات ۳۲; تقوی میں تعاون

۳۶، ۳۷

جذبات: جذبات پر قابو پانا ۳۳

جزا و سزا کا نظام: ۳۲

چوپائے: چوپایوں کی حلیت ۳

حج: حج سے روکنا ۳۰; حج کا فلسفہ ۱۳; حج کی اہمیت ۳، ۱۳; حج کی قربانی ۱۰; حج کی قربانی کی توہین کرنا ۵، ۶; حج کے اثرات

۱۸; حج کے احکام ۳، ۱۵; حج کے دوران تجارت ۱۵، ۲۳; حج کے مادی فوائد ۱۳; حج کے معنوی فوائد ۱۳; حج میں انیت

۲۳; حج میں تعاون ۳۷; حج میں قربانی کی اہمیت ۸

حجاج: حجاج کی انیت ۷; حجاج کی علامات ۱۲; حجاج کی فضیلتیں ۱۱; حجاج کی ہتک حرمت ۷

حرام مہینے: ۱۰

حرام مہینوں کی توہین ۵

حقوق: حقوق کی مراعات کرنے کی اہمیت ۲۶

دشمن: دشمنوں پر تجاوز ۲۸، ۳۳؛ دشمنوں کے حقوق ۲۶، ۲۸، ۳۳؛ مسلمانوں کے دشمن ۲۵

دشمنی: دشمنی کے اثرات ۳۱؛ دشمنی کے اسباب ۳۰

دینی تعصب: ۳۳

روزی: روزی کا منبع ۲۰

سزا: سزا کے اسباب ۳۷؛ سزا کے مراتب ۳۵، ۳۷

شعائر: شعائر کا احترام ۱؛ شعائر کی ہتک حرمت کا حرام ہونا ۲؛ شعائر کے موارد ۳، ۱۰، ۱۱، ۱۲

شکار: جائز شکار ۲۳؛ حرام شکار ۳، ۲۳؛ شکار کے احکام ۲۳

صلح: صلح کی اہمیت ۳۵

ظلم: ظلم کا پیش خیمہ ۳۱

عدل و انصاف: عدل و انصاف کی اہمیت ۳۲

عدم تقوی: عدم تقوی کی علامات ۳۳

علم: علم کے اثرات ۳۸

عمرہ: عمرہ کے دوران تجارت ۱۵؛ عمرہ مفردہ ۳۳

عمل: پسندیدہ عمل ۲۱

قوانین: اجتماعی قوانین ۳۸

کام: کام کی تشویق ۲۱

کعبہ: کعبہ کا احترام ۹؛ کعبہ کا تقدس ۹؛ کعبہ کی زیارت ۳۳

گناہ: گناہ کبیرہ ۳۷؛ گناہ کے موارد ۲، ۵، ۶، ۳۰؛ گناہ میں تعاون کرنا ۳۹، ۳۲، ۳۳، ۳۷؛ گناہ میں تعاون کے موانع ۳۸

لوگ: لوگوں کے حقوق ۲۶

مال: مال کمانا ۱۵، ۱۷

مباحات: ۳

محرمات: ۲، ۵، ۶، ۲۸، ۳۹

مسجد الحرام: مسجد الحرام کی اہمیت ۱۳؛ مسجد الحرام میں داخل ہونے سے ممانعت کرنا ۲۹، ۳۰

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۲۷؛ مسلمان اور مشرکین ۲۷

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین ۲۵؛ صدر اسلام کے مشرکین کی رسوم ۳۳؛ مشرکین اور مسلمان ۲۵، ۲۹، ۳۰؛ مشرکین

سے دشمنی ۳۰؛ مشرکین کی عبادات ۳۳

معاش: معاشی ضروریات پوری کرنے کی اہمیت ۲۱

مقدس مقامات: ۹، ۱۳

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۱

نیکی: نیکی میں تعاون ۳۶، ۳۷، ۳۲

آیت ۳

﴿ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَمِيسُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرِ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾

تمہارے اوپر حرام کر دیا گیا ہے مردار۔ خون۔ سور کا گوشت اور جو جانور غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے اور مسخوقہ اور موقوزہ، اور متردیہ اور نطیحہ اور جس کو درندہ کھا جائے مگر یہ کہ تم خود ذبح کر لو اور جو نصاب پر ذبح کیا جائے اور جس کی تیروں کے ذریعہ قرعہ اندازی کرو کہ یہ سب فسق ہے اور کفار تمہارے دین سے مایوس ہو گئے ہیں لہذا تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسندیدہ بنا دیا ہے لہذا جو شخص بھوک میں مجبور ہو جائے اور گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۔ مردار، خون اور سور کے گوشت سے استفادہ حرام ہے۔

حرمت علیکم المیتة والدم و لحم الخنزیر

۲۔ اس حیوان سے استفادہ حرام ہے جو غیر اس کا نام لے کر ذبح کیا جائے۔ حرمت ... و ما اهل لغير الله به

۳۔ ایسے حیوان سے استفادہ حرام ہے جو دم گھٹنے، چوٹ لگنے، بلندی سے گرنے اور سینک لگنے کی وجہ سے مرا ہو۔

حرمت ... والمنخنقة والموقوذة والمتردية والنطيحة مذکورہ عناوین سے مراد یہ ہے کہ ان کے نتیجے میں جانور مر جائے نہ یہ کہ کوئی حیوان مثلاً صرف بلندی سے گرنے کی وجہ سے حرام ہو جائے اور جملہ استثنائیہ "الا ما ذکیتم" اس کی دلیل ہے۔

۴۔ ایسے حیوان سے استفادہ حرام ہے جو کسی درندے کا شکار ہو اور اس کی چیر پھاڑ کی وجہ سے مر جائے۔

حرمت ... و ما اكل السبع

۵۔ حیوان کا ذبح کیا جانا اس کے حلال ہونے کا باعث بنتا ہے، اگرچہ وہ دم گھٹنے، چوٹ لگنے، بلندی سے گرنے، سینک

لگنے اور درندوں کی چیر پھاڑ کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو۔ حرمت ... الا ما ذکیتم

۶۔ ایسے حیوان سے استفادہ حرام ہے جسے بتوں کے قدموں میں ذبح کیا جائے اگرچہ اس پر غیر اس کا نام نہ لیا گیا ہو۔

حرمت ... و ما ذبح على النصب چونکہ "ما ذبح" "ما اهل..." کے مقابلے میں ایک مستقل عنوان ہے اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ بتوں کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے کسی حیوان کو ذبح کرنا حرام ہے اگرچہ اس پر غیر اس کا نام نہ لیا گیا ہو۔

۷۔ قمار کیلئے استعمال ہونے والے تیروں کے ذریعے کسی حیوان کے گوشت میں سے اپنا حصہ معین کرنا حرام ہے۔

حرمت ... و ان تصتقسّموا بالا زلام "ازلام" ان خاص قسم کے تیروں کو کہا جاتا ہے جو قمار اور جوئے کیلئے

استعمال ہوتے تھے اور "ازلام" کے ذریعے چوپایوں کا گوشت تقسیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان مخصوص تیروں کے ذریعے اپنا حصہ معین کیا جائے۔

۸۔ اس گوشت سے استفادہ حرام ہے جو جوئے اور قمار کیلئے استعمال کیے جانے والے تیروں کے ذریعے تقسیم کیا گیا

ہو۔ حرمت ... و ان تستقسموا بالا زلام چونکہ آیہ شریفہ ان حیوانات کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جن سے استفادہ

حرام ہے لہذا

بظاہر دکھائی دیتا ہے کہ یہ آیت جہاں جوئے کیلئے استعمال ہونے والے تیروں کے ذریعے تقسیم بندی کی حرمت پر دلالت کرتی ہے، وہیں اس طرح سے تقسیم شدہ گوشت سے استفادہ کو بھی حرام قرار دیتی ہے۔

۹۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ مردار، خون اور سور کا گوشت کھاتے تھے۔ نیز ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیتے، بتوں کیلئے قربانی کرتے اور جوئے کے ذریعے حیوانات کا گوشت تقسیم کیا کرتے تھے۔ حرمت علیکم ... و ما ذبح علی النصب و ان تستقسموا بالازلام

۱۰۔ اسلام نے شرک، بت پرستی اور جاہلانہ ثقافت کا مقابلہ کیا ہے۔ حرمت علیکم ... و ما ذبح علی النصب و ان تستقسموا بالازلام

۱۱۔ مردار، خون، سور کے گوشت اور ایسے جانور سے استفادہ جو دم گھٹنے، چوٹ لگنے، بلندی سے گرنے، سینک لگنے، چیر پھاڑ سے اور ذبح کیے بغیر ہلاک ہو جائے، فسق اور طاعت خداوندی سے خروج کے زمرے میں آتا ہے۔
حرمت علیکم ... ذلکم فسق اس بنا پر کہ جب "ذلکم" صرف آخری عنوان کیلئے نہیں بلکہ تمام عناوین کی طرف اشارہ ہو۔

۱۲۔ جوئے اور قمار کے ذریعے گوشت کی تقسیم اور اس سے استفادہ اور ایسے حیوان کا گوشت کھانا فسق ہے جسے غیر اللہ کا نام لے کر یا بتوں کی بارگاہ میں ذبح کیا جائے۔ حرمت علیکم ... و ما ذبح علی النصب و ان تستقسموا بالازلام
ذلکم فسق

۱۳۔ جو اور قمار بازی حرام اور اس کا ارتکاب فسق کا باعث بنتا ہے۔ حرمت ... و ان تستقسموا بالازلام
فسق

۱۴۔ ایسے اموال میں تصرف حرام ہے جو قمار بازی کے ذریعے حاصل کئے جائیں۔ و ان تستقسموا بالازلام بظاہر اس تحریم میں نہ تو جوئے میں استعمال ہونے والے تیروں کو کوئی خصوصیت حاصل ہے اور نہ حیوان اور اس کا گوشت کسی خصوصیت کا حامل ہے۔ بنا بریں کسی بھی قسم کے جوئے اور قمار بازی سے حاصل ہونے والا مال حرام ہے۔
۱۵۔ اسلام نے غذا کے نظام اور اسے سالم و محفوظ رکھنے کی طرف توجہ دی ہے۔

حرمت علیکم المیتة ... و ما اکل السبع الا ما ذکیتم کھانے کی حلال و حرام اشیاء کو وضاحت اور

تفصیل کے ساتھ بیان کرنا اس بات کی علامت ہے کہ اسلام نے غذا کے نظام پر توجہ دی ہے۔

۱۶۔ کفار پیغمبر اکرم ﷺ کی زندگی کے آخری سالوں میں اسلام کو شکست دینے سے ناامید اور مایوس ہو چکے تھے۔
اليوم يئس الذين كفروا من دينكم چونکہ شان نزول کی روشنی میں وہ تمام واقعات جن کی طرف آیہ مجیدہ ناظر ہو سکتی ہے، سب آنحضرت ﷺ کی عمر مبارک کے آخری سالوں میں رونما ہوئے ہیں۔

۱۷۔ اس آیہ شریفہ "اليوم يئس الذين كفروا" کے نزول سے پہلے تک کفار اور دشمنان اسلام، دین اسلام کو شکست دینے کے بارے میں پر امید تھے۔ اليوم يئس الذين كفروا من دينكم

۱۸۔ خدا سے ڈرنا لازمی ہے جبکہ دشمنان دین سے کسی قسم کا خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ فلا تخشوهم و اخشون

۱۹۔ قدرت خدا کے مقابلے میں ہر قسم کی قدرت کی نفی کی گئی ہے۔ فلا تخشوهم و اخشون

۲۰۔ بیرونی دشمنوں سے نمٹنے کے بعد اندرونی انحرافات کے شدت اختیار کرنے سے دین کو نقصان پہنچنے کا خطرہ۔
اليوم يئس الذين كفروا من دينكم فلا تخشوهم و اخشون چونکہ آیہ شریفہ کا یہ حصہ دین کے کامل ہونے اور اسے بیرونی دشمن کے خطرہ سے محفوظ رکھنے کے بارے میں بحث کر رہا ہے لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ دین کو بیرونی دشمنوں کی جانب سے نقصان پہنچانے کے خطرے سے محفوظ کرنے کے بعد خدا سے ڈرنے (و اخشون) کا حکم دینے کا مقصد یہ ہے کہ مبادا مسلمان اپنے ہاتھوں سے دین کو نقصان پہنچاتے ہوئے اس کی بنیادوں کو خطرے سے دوچار کر دیں۔

۲۱۔ روز غدیر (حضرت علیؑ کو امامت پر منصوب کیے جانے کا دن) دین کے کامل ہونے اور مسلمانوں پر خدا کی نعمت کے اتمام کا دن ہے۔ اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتي آیہ شریفہ کے شان نزول اور متعدد روایات کی روشنی میں "اليوم اكملت..." سے مراد روز غدیر خم ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ کو امامت کیلئے منصوب فرمایا۔

۲۲۔ حضرت علیؑ کو غدیر کے دن امامت اور رہبری کیلئے معین کرنا دین کے کامل اور نعمت کے اتمام کا

موجب بنا۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی

۲۳۔ ولایت اور امامت اسلام کو تکمیل کرنے والی ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم

۲۴۔ ولایت اور امامت لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو مکمل و تمام کرنے والی ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی امامت و رہبری کے ذریعے دین کو کامل کرنے کے بعد اتمام نعمت کا ذکر کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ تعیین امامت اتمام نعمت کی موجب ہے۔

۲۵۔ دین اسلام لوگوں کیلئے خدا کی عظیم نعمت ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی

نعمت کا اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت دینا اس کے عظیم ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اس سے مراد دین اسلام ہے۔ خدا نے "نعمتی" کہہ کر اسے اپنی طرف نسبت دی ہے تاکہ لوگوں پر اس کی بلند و بالا عظمت واضح و روشن ہو جائے۔

۲۶۔ جس دن حضرت علیؑ کو امامت و رہبری کیلئے منصوب کیا گیا وہ دشمنان دین کیلئے اسلام کو شکست دینے کے

بارے میں یاس و ناامیدی کا دن تھا۔ الیوم یئس الذین کفروا ... الیوم اکملت لکم دینکم

آیہ شریفہ کا سیاق و سباق اور لب و لہجہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آیت کے ان دو حصوں یعنی "الیوم یئس" اور "الیوم اکملت" میں مکمل ارتباط موجود ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دشمنوں کے ناامید ہونے کی اصل وجہ اور بنیادی سبب دین کے اکمال و اتمام میں مضمر ہے۔ آیہ شریفہ کے شان نزول کی روشنی میں یہ اکمال و اتمام حضرت علیؑ کو منصوب کرنے کی وجہ سے پورا ہوا۔

۲۷۔ اسلام میں امامت اور ولایت کو خاص اور بلند و بالا مقام حاصل ہے۔ الیوم یئس ... الیوم اکملت لکم دینکم

۲۸۔ روز غدیر خم کو خاص عظمت و اہمیت حاصل ہے۔ الیوم یئس ... الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم

نعمتی

۲۹۔ اسلام ولایت کے ہمراہ ایک کامل و مکمل دین ہے، جس پر خدا بھی راضی ہے۔ الیوم ... و رضیت لکم الاسلام

دیناً

۳۰۔ حضرت علیؑ کو مؤمنین پر ولایت و امامت کیلئے خداوند متعال نے معین کیا ہے۔

اليوم اكملت ... و اتممت عليكم نعمتي و رضيت

۳۱۔ دين اسلام اور اس کے احكام و قوانين تدريجي طور پر نازل اور بيان ہوئے ہیں۔

اليوم اكملت لكم دينكم كلمه "اكمل" اس بات پر گواہ ہے کہ دين کا ايک حصہ پہلے آچکا تھا اور اس کے بعد پايہ تکميل تک پہنچا۔

۳۲۔ دين اسلام ايک کامل و مکمل اور خدا کی پسندیدہ شريعت ہے۔ اليوم اكملت لكم دينكم و رضيت لكم الاسلام ديناً

۳۳۔ صرف دين کامل ہی خدا کا پسندیدہ دين ہے۔ اليوم اكملت لكم دينكم و رضيت لكم الاسلام ديناً

کیونکہ خداوند متعال نے اکمال دين کی وضاحت کے بعد اسے اپنا پسندیدہ دين قرار ديا ہے۔

۳۴۔ اسلام حضرت خاتم الانبياء ﷺ کے دين کا رسمی اور باضابطہ نام ہے۔ و رضيت لكم الاسلام ديناً

۳۵۔ اضطرار و مجبوری کی حالت میں مردار، خون، سور کے گوشت اور ایسے حيوان سے استفادہ جائز ہے جس پر ذبح

کرتے وقت غير الله کا نام ليا گیا ہو۔ حرمت عليكم ... فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم

۳۶۔ اضطرار اور مجبوری کی صورت میں ایسے جانور سے استفادہ جائز ہے جو دم گھٹنے، چوٹ لگنے، بلندی سے گرنے اور

دوسرے حيوان کا سينگ لگنے سے ہلاک ہو جائے، یا کوئی درندہ اسے چیر پھاڑ دے۔ حرمت عليكم ... فمن اضطر في

مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم

۳۷۔ اضطرار اور مجبوری کی حالت میں ایسے حيوان سے استفادہ جائز ہے جسے بتوں کی چوکھٹ پر قربان کیا گیا ہو اور

ایسے گوشت سے استفادہ بھی جائز ہے جو جوئے میں استعمال ہونے والے تیروں کے ذریعے تقسیم کیا گیا ہو۔

و ما ذبح على النصب و ان تستقسموا بالازلام ... فان الله غفور رحيم

۳۸۔ اضطرار اور مجبوری کی صورت میں حرام اشیاء سے استفادہ جائز ہے۔ فمن اضطر ... فان الله غفور رحيم

۳۹۔ مردار، خون اور سور کے گوشت سے (حالت اضطرار میں) صرف بقدر ضرورت استفادہ کرنا

جائز ہے۔ حرمت ... فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم

۲۰۔ اضطرار کی صورت میں (حرام شدہ اشیاء) سے صرف بقدر ضرورت استفادہ کرنا جائز ہے۔

فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم اس بنا پر کہ جب "اثم" سے مراد مذکورہ محرمات سے استفادہ ہو اس صورت میں اس کا مصداق اضطرار و مجبوری کی حالت میں ان حلال شدہ محرمات سے ضرورت سے زیادہ مقدار میں استفادہ ہوگا۔

۲۱۔ اضطرار اور مجبوری کی حالت میں محرمات سے اس وقت استفادہ کرنا جائز ہے جب انسان اپنے اختیار سے خود کو مضطر اور مجبور نہ کرے۔ فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم فعل مجہول "اضطر" اس بات کی علامت ہے کہ اس اضطرار کی حالت میں محرمات سے استفادہ جائز ہے جو کسی پر بغیر اختیار کے عارض ہو جائے نہ یہ کہ انسان اپنے آپ کو مضطرب یا مجبور بنا دے۔

۲۲۔ وہ اضطرار جو گناہ کے راستے سے وجود میں آئے محرمات کے ارتکاب کا جواز فراہم نہیں کرتا۔

فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لاثم کلمہ "اثم" نکرہ ہے اور اس سے مراد مطلق گناہ ہے اور "غیر متجانف لاثم" "من اضطر" کیلئے حال ہے اور اضطرار کو مقید کر رہا ہے یعنی حکم جواز صرف اس مضطر کے ساتھ مخصوص ہے جو گناہ کی طرف رجحان نہ رکھے۔

۲۳۔ گناہ کی طرف عدم رجحان، اضطرار کی حالت میں محرمات سے استفادہ کے جواز کی شرط ہے۔

فمن اضطر ... غير متجانف لاثم

۲۴۔ حالت اضطرار میں دی جانے والی سہولتوں سے سوء استفادہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم

۲۵۔ قانون سازی میں حالت اضطرار کو ملحوظ رکھنا اور اس کی مراعات کرنا لازمی ہے۔

فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم خداوند عالم کی طرف سے حالت اضطرار کی مراعات اور اس کی اساس پر خاص احکام وضع کرنا قانون ساز افراد کیلئے درس ہو سکتا ہے۔

۲۶۔ اسلام ایک آسان دین اور اس کے احکام زندگی کے گونا گوں پہلوؤں سے منطبق ہونے کی

صلاحیت رکھتے ہیں۔ فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم

۲۷۔ خداوند "غفور" بہت زیادہ بخشنے والا اور "رحیم" بہت زیادہ مہربان ہے۔ فان الله غفور رحيم

۲۸۔ خداوند متعال کی طرف سے بندوں کے گناہوں کی بخشش، لطف و مہربانی کے ہمراہ ہے۔

فان الله غفور رحيم مذکورہ بالا مطلب میں "رحیم" کو "غفور" کی صفت قرار دیا گیا ہے۔

۲۹۔ خداوند عالم کی طرف سے بندوں پر عائد شرعی فرائض اور احکام کی آسانی کا سرچشمہ اس کی مغفرت اور رحمت

واسع ہے۔ فمن اضطر في مخمصة غير متجانف لاثم فان الله غفور رحيم

۵۰۔ حالت اضطرار میں محرمات کا حلال ہونا، بندوں پر رحمت خداوندی کا ایک جلوہ ہے۔ فمن اضطر ... فان الله

غفور رحيم

۵۱۔ حالت اضطرار میں محرمات کے ارتکاب کو گناہ شمار نہ کرنا مغفرت خداوندی کی ایک جھلک ہے۔

فمن اضطر ... فان الله غفور رحيم

۵۲۔ ذبح سے پہلے حیوان میں زندگی کی علامت (آنکھ کا جھپکنا، پاؤں اور دم کا ہلانا) پر ذبح شرعی کے واقع ہونے کی شرط

ہے۔ الا ما ذکیتہم حضرت امام باقر ؑ مذکورہ آیہ شریفہ "الا ما ذکیتہم" کے بارے میں فرماتے ہیں: ... فان ادركت شيئاً

منها و عين تطرف او قائمة تركض اور ذنب يمصع فقد ادركت ذكاته فكله ... (۱) ... اگر اس کی آنکھیں جھپک رہی

ہوں یا ٹانگیں یا دم ہلا رہا ہو اور اسی حالت میں تم اسے ذبح کر لو تو اس کا گوشت کھا سکتے ہو...

۵۳۔ رسول خدا ﷺ کی جانب سے حضرت علی ؑ کی جانشینی اور ولایت کا اعلان دین کے کامل ہونے، نعمت کے

اتمام اور پروردگار کی رضایت کا باعث بنا۔ اليوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی

آنحضرت ﷺ سے روایت منقول ہے کہ مذکورہ آیت کے فزول کے وقت آپ ﷺ نے فرمایا: ان کمال الدین و

تمام النعمة و رضی الرب بارسالی الیکم بالولاية بعدی لعلی ابن ابی طالب ؑ یعنی میرے بعد علی بن ابیطالب

(۱) تہذیب شیخ طوسی، ج ۹ ص ۵۸ ح ۲۴۱ ب ۱؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۸۷ ح ۲۰۔

(۲) امالی صدوق ص ۲۹۱ ح ۱۰؛ مجلس ۵۶، بحار الانوار ج ۳۷ ص ۱۱۱ ح ۳۔

کی ولایت کا اعلان دین کے کامل ہونے، نعمت کے اتمام اور رضائے خداوندی کا سبب بنا ہے۔

۵۳۔ علیؑ کی ولایت خدا کی جانب سے نازل ہونے والا آخری فریضہ تھا۔ الیوم اکملت لکم دینکم امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں: امر الله عزوجل رسوله بولاية عليؑ ... و كانت الولاية آخر الفرائض فا نزل الله عزوجل، "اليوم اكملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی" يقول الله عزوجل: ... قد اكملت لکم الفرائض^(۱) یعنی خداوند متعال نے اپنے رسول ﷺ کو ولایت علیؑ کا حکم دیا اور یہ آخری فریضہ تھا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی" خداوند عالم فرماتا ہے: ... آج میں نے تمہارے فرائض مکمل کر دیئے۔

۵۵۔ خداوند متعال کی جانب سے پیغمبر اکرم ﷺ کے جانشین معین کرنے کی وجہ سے دین کامل اور لوگوں پر خدا کی نعمت تمام ہو گئی۔ الیوم اکملت لکم دینکم حضرت امام حسن عسکریؑ سے منقول ہے: ... فلما من الله علیکم باقامة الاولیاء بعد نبیکم ﷺ قال الله عزوجل: الیوم اکملت لکم دینکم ...^(۲) یعنی تمہارے نبی ﷺ کے بعد اولیاء کو معین کر کے اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے اور فرمایا ہے: آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل و مکمل کر دیا۔

۵۶۔ مضطر اور مجبور کیلئے مردار، خون، سورا اور ایسے جانور کے گوشت سے استفادہ جائز ہے جس پر ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو بشرطیکہ یہ فعل عمدا اور گناہ کی نیت سے انجام نہ پائے۔ فمن اضطر فی مخصصة غیر متجانف لاثم امام باقرؑ "غیر متجانف" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غیر معتمد لاثم^(۳) یعنی وہ عمداً گناہ کی نیت نہ رکھتا ہو۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کا جانشین ۵۳، ۵۵؛ آنحضرت ﷺ کا دین ۳۳

احکام: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۳، ۱۳، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۳، ۵۲

(۱) کافی ج ۱/ ص ۲۸۹ ح ۴؛ نور الثقلین ج ۱/ ص ۵۸۷ ح ۲۵۔

(۲) علل الشرائع ص ۲۴۹ ح ۶؛ نور الثقلین ج ۱/ ص ۵۹۰ ح ۳۵۔

(۳) تفسیر قمی، ج ۱، ص ۱۶۲، تفسیر برهان، ج ۱، ص ۴۴۷، ح ۱۔

احکام میں لچک ۳۶؛ ثانوی احکام ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۵۱

اسلام: اسلام اور مادیات ۱۵؛ اسلام کا آسان ہونا ۳۶؛

اسلام کا کامل ہونا ۲۳؛ اسلام کا کمال ۳۲؛ اسلام کی تدریجاً تشریع ۳۱؛ اسلام کی نعمت ۲۵؛ دین اسلام ۳۳؛ صدر اسلام کی

تاریخ ۱۶، ۲۶

اسماء و صفات: رحیم ۳۷؛ غفور ۳۷

اضطرار: اضطرار برطرف ہونے کے موارد ۳۶؛ اضطرار کی حدود ۳۹، ۴۰؛ اضطرار کی شرائط ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۵۶؛

اضطرار کے اثرات ۳۵، ۳۶، ۳۸؛ اضطرار کے احکام ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۵۱، ۵۰، ۴۳، ۴۴

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا لطف ۳۸؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت ۳۹، ۵۰؛ اللہ تعالیٰ کی رضایت ۲۹، ۳۲، ۳۳؛ اللہ تعالیٰ کی رضایت کے

اسباب ۵۳؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۱۹؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۵۱؛ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ۳۷، ۳۸؛ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۲۳، ۲۵، ۵۵؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۳۰

امامت: امامت کی اہمیت ۲۳، ۲۴، ۲۵؛ امامت کی نعمت ۲۱، ۲۲

انحراف: انحراف کے اثرات ۲۰

بت: بت کیلئے قربانی کرنا ۶، ۹، ۱۲، ۳۷

بت پرستی: بت پرستی کے خلاف مبارزت ۱۰

تصرفات: حرام تصرفات ۱۳

جاہلیت: جاہلیت کی رسوم ۹؛ جاہلیت کی رسوم سے مبارزت ۱۰

حضرت علیؑ: حضرت علیؑ کا انتصاب ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۳۰، ۵۳؛ حضرت علیؑ کی امامت ۲۱، ۲۲، ۲۶، ۵۳

حضرت علیؑ کی امامت کا سرچشمہ ۳۰؛ حضرت علیؑ کی ولایت ۵۳، ۵۴؛ حضرت علیؑ کے فضائل ۵۳، ۵۴

حیوانات: حرام حیوانات ۳؛ حیوانات کو ذبح کرنے کی

شرائط ۵۲: حیوانات کو شرعی طور پر ذبح کرنا ۵

خوف: پسندیدہ خوف ۱۸; خدا سے خوف کی اہمیت ۱۸; دشمنوں سے خوف ۱۸; ناپسندیدہ خوف ۱۸

خون: خون سے استفادہ ۱، ۱۱، ۳۵، ۳۹، ۵۶; خون کی حرمت ۱

دشمن: دشمنان اسلام ۱۴; دشمنان دین کی ناامیدی ۲۶; دشمن اور اسلام ۲۶

دین: اکمال دین کے اسباب ۵۳، ۵۵; پسندیدہ دین ۳۳; دین کا اکمال ۲۱، دین کیلئے مضر امور ۲۰، ۲۲; کامل دین ۲۹، ۳۲،

۳۳ دینی تعلیمات کا نظام: ۳۶

ذبح: ذبح کے احکام ۵، ۶، ۵۲; ذبح کے وقت بسملہ ۲، ۵۶; زمانہ جاہلیت میں ذبح ۹

ذبیحہ: حرام ذبیحہ ۲، ۶

روایت: ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶

روز غدیر: ۲۱، ۲۲، ۲۶ روز غدیر کی اہمیت ۲۸

سور: سور کے گوشت سے استفادہ کرنا ۱، ۱۱، ۳۵، ۳۹، ۵۶; سور کے گوشت کی حرمت ۱

شجاعت: شجاعت کی اہمیت ۱۸

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ سے سوء استفادہ کرنا ۳۳; شرعی فریضہ کی آسانی کا منبع ۳۹; شرعی فریضہ کے برطرف ہونے کے

موارد ۳۵، ۳۸، ۳۹، ۴۰

شرک: شرک کے خلاف مبارزت ۱۰

شکار: حرام شکار ۳; حرام شکار سے استفادہ ۳۶

غذا: زمانہ جاہلیت میں غذا ۹; غذا کا حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق ہونا ۱۵

فسق: فسق کے عوامل ۱۳; فسق کے موارد ۱۱، ۱۲

قانون سازی:

قانون سازی اور اضطرار ۳۵؛ قانون سازی کی شرائط ۳۵

قمار بازی: اِزلام کے ساتھ قمار بازی ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۳۷؛ قمار بازی ۱۳، ۱۳؛ قمار بازی کی حرمت ۱۳؛ قمار بازی کے موارد ۷، ۸، ۹، ۱۲

کفار: کفار اور اسلام ۱۶، ۱۷؛ کفار کی امید ۱۷؛ کھانے پینے کی اشیاء: کھانے پینے کی اشیاء کے احکام ۳، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۲، ۳۵

گناہ: گناہ کی مغفرت ۳۸؛ گناہ کے اثرات ۳۲، ۳۳، ۵۶
گوشت: حرام گوشت ۸

محرمات: ۳، ۶، ۷، ۸، ۱۳، ۱۳؛ محرمات سے استفادہ کرنا ۱، ۲، ۳، ۳، ۱۱، ۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۱، ۴۳، ۵۰؛ محرمات کا ارتکاب ۳۲؛ محرمات کو حلال قرار دیا جانا ۵۰؛ محرمات کے ارتکاب کا گناہ ۵۱؛ مردار: مردار سے استفادہ ۱، ۱۱، ۱۲، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۹، ۵۶؛ مردار کی اقسام ۳، ۳، ۱۱، ۳۶؛ مردار کی حرمت ۱، ۳، ۳

مسلمان: مسلمانوں پر نعمتیں ۲۱

مضطر: مضطر کے احکام ۵۶

موجودات: موجودات کا ضعف ۱۹

مؤمنین: مؤمنین پر امامت ۳۰

نعمت: اتمام نعمت ۲۱، ۲۲، ۲۳؛ اتمام نعمت کے اسباب ۵۳، ۵۵

واجبات: سب سے آخری واجب ۵۳

ولایت: ولایت کی اہمیت ۲۳، ۲۳، ۲۴، ۲۹

آیت ۲

﴿يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُم مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُوهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝﴾

پیغمبر یہ تم سے سوال کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے تو کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال ہیں اور جو کچھ تم نے شکاری کتوں کو سکھا رکھا ہے اور خدائی تعلیم میں سے کچھ ان کے حوالہ کر دیا ہے تو جو کچھ وہ پکڑ کے لائیں اسے کھا لو اور اس پر نام خدا ضرور لو اور اللہ سے ڈرو کہ وہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے۔

۱۔ لوگ بار بار آنحضرت ﷺ سے کھانے کی اُن اشیاء کے بارے میں پوچھتے تھے جو ان پر حلال کی گئی ہیں۔
يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ آیہ شریفہ کے بعد والے حصے مثلاً "فكلوا" اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ سوال کھانے کی حلال اشیاء کے بارے میں تھا۔

۲۔ صدر اسلام کے مسلمان شرعی فرائض اور انہیں سیکھنے کے بارے میں احساس ذمہ داری کرتے تھے۔
يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ

۳۔ طیبات (پاکیزہ اور مزاج کے ساتھ سازگار اشیاء) کا کھانا حلال ہے۔ قُلْ أُحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ
۴۔ کھانے کی اشیاء کے حلال ہونے کا معیار ان کا پاکیزہ اور مزاج کے ساتھ سازگار ہونا ہے۔ اِحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ
۵۔ خبائث؛ (پلید و ناپاک چیزوں) کا کھانا حرام ہے۔ اِحِلَّ لَكُمْ الطَّيِّبَاتُ

۶۔ شرعی قوانین تکوینی امور کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ احل لکم الطیبات مذکورہ بالا مطلب کی دلیل یہ ہے کہ حکم شرعی "حلیت" طیب و پاکیزگی جو ایک تکوینی امر ہے، یہ مترتب ہے۔

۷۔ پیغمبر اکرم ﷺ احکام خداوندی پہنچانے کیلئے واسطہ ہیں۔ یسئلونک ماذا احل لہم قل

۸۔ خداوند متعال نے احکام اسلام تدریجی صورت میں بیان کیے اور لوگوں تک پہنچائے ہیں۔ یسئلونک ماذا احل لہم قل

۹۔ لوگوں کا آنحضرت ﷺ سے پوچھنا اور سوال کرنا احکام خداوندی کے فزول اور بیان کیے جانے کے اسباب فراہم کرتا تھا۔ یسئلونک ماذا احل لہم

۱۰۔ حیوانات میں سے کتا ایسا حیوان ہے جسے سکھایا اور اپنا فرمانبردار بنایا جاسکتا ہے۔ و ما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونھن

۱۱۔ کتے کو شکار کی تربیت دینا جائز ہے۔ و ما علمتم من الجوارح مکلبین

۱۲۔ سکھائے ہوئے اور فرمانبردار کتے کے ذریعے شکار کرنا جائز ہے۔ و ما علمتم من الجوارح مکلبین ... فکلوا مما امسکن علیکم کہا گیا ہے کہ "مکلبین" کا مصدر تکلیب ہے اور اس کا معنی کتے کو شکار کی تربیت دینا ہے اور اس سے "جوارح" کو صرف شکاری کتوں کے ساتھ مقید کیا جاسکتا ہے۔ مذکورہ مطلب کی امیر المؤمنین علیہ السلام کے اس فرمان سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے اس آیت شریفہ کے بارے میں فرمایا: ہی الکلاب (۱) یعنی اس سے مراد کتے ہیں۔

۱۳۔ ایسے جانور کا کھانا جائز و حلال ہے جو سکھائے ہوئے شکاری کتے کے ذریعے شکار کرتے ہوئے ہلاک ہو جائے۔ فکلوا مما امسکن علیکم شکاری کتوں کی جو صفات اور ان کے شکار کی حلیت کی جو شرائط بیان کی گئی ہیں وہ اس بات کی علامت ہیں کہ ان کے شکار کو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مذکورہ مطلب کی حضرت امام صادق علیہ السلام کے اس فرمان سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے شکاری کتے کے ذریعے شکار کی حلیت اور اس کی موت کے بارے میں کتے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: لا باس قال اللہ

عزوجل "فكلوا مما امسكن عليكم..."^(۱) یعنی اس کے کھانے میں کوئی صرح نہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: "وہ چیز کھا سکتے ہو جو شکاری کتے کے ذریعے شکار کرنے سے ہلاک ہو جائے۔"

۱۳۔ جنگلی جانوروں میں حلال گوشت حیوان بھی پائے جاتے ہیں۔ و ما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونہن مما علمکم اللہ فكلوا مما امسكن چونکہ کتے اور دوسرے درندوں کو جنگلی جانوروں کے شکار کیلئے استعمال کیا جاتا ہے لہذا اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

۱۵۔ ایسے شکار کا کھانا حلال ہے جو سکھائے ہوئے درندہ (کتے، شیر، اور شکاری بازو وغیرہ) کے ذریعے شکار کیا گیا ہو۔ و ما علمتم من الجوارح مکلبین ... فكلوا کلمہ "جوارح" "جارحہ" کی جمع ہے اور یہ ہر درندہ حیوان کو کہا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ اگر "مکلبین" ایسا حال ہو جو تشبیہ کا فائدہ دے رہا ہو تو پھر "جوارح" کو صرف شکاری کتوں کے ساتھ مقید نہیں کیا جاسکتا، علاوہ ازیں کلی کو ایک خاص مصداق سے مقید کرنا بھی فصاحت سے دور ہے۔

۱۶۔ وحشی حیوانات کو تربیت دی جاسکتی ہے اور اپنا فرمانبرداری بنایا جاسکتا ہے۔ و ما علمتم من الجوارح مکلبین ۱۷۔ وحشی شکاری جانوروں کے ذریعے شکار اس صورت میں حلال ہے جب وہ سکھائے گئے شکاری کتے کی طرح عمل کریں۔ و ما علمتم من الجوارح مکلبین ... فكلوا مما امسكن "مکلبین" "مکلب" کی جمع ہے اور اس کا معنی کتوں کو تربیت دینے والا ہے اور یہ "علمتم" کے فاعل کیلئے حال اور تشبیہ کا فائدہ دے رہا ہے۔ لہذا آیہ شریفہ کا معنی یہ ہوگا کہ ان وحشی جانوروں کا کیا ہوا شکار حلال ہے جنہیں تم نے شکاری کتوں کی مانند تربیت دی ہے۔

۱۸۔ سکھائے گئے شکاری کتے کا کیا ہوا شکار طیبات کے زمرے میں آتا ہے۔ احل لکم الطیبات و ما علمتم من الجوارح "ما علمتم" کا عطف، عطف خاص بر عام ہے۔

۱۹۔ شکار کیلئے مخصوص کتوں اور دوسرے وحشی حیوانات کو ذبح کے بعض طریقے سکھانا ضروری ہے۔

(۱) کافی ج ۶ ص ۲۰۴ ح ۸: نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۲ ح ۴۳۔

تعلّمونھن ممّا علمکم اللہ موضوع کی مناسبت سے "علمکم اللہ" سے مراد حیوان کے ذبح کیے جانے کے احکام ہیں اور "ممّا علمکم" میں "من" تبعیض کیلئے ہے یعنی ذبح کے بعض طریقے شکاری وحشی جانوروں کو سکھاؤ۔

۲۰۔ انسان کی جانب سے سدھایا جانادر اصل خدا کی جانب سے ہے۔ تعلّمونھن ممّا علمکم اللہ

۲۱۔ شکاری اور وحشی حیوانات کے ذریعے کئے گئے شکار کا کچھ حصہ خود ان کیلئے الگ کرنا ضروری ہے۔

فکلو ممّا امسکن علیکم "ممّا امسکن" میں "من" تبعیض کیلئے ہے یعنی اس شکار کا کچھ حصہ تمہارے لئے حلال ہے۔ بنابریں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ موضوع کی مناسبت سے اس کا کچھ حصہ اس شکار کرنے والے حیوان کیلئے الگ کر دینا چاہیئے۔

۲۲۔ شکاری درندوں کا شکار حلال ہے اگرچہ وہ شکار کے دوران اس میں سے کچھ کھالیں۔

فکلو ممّا امسکن علیکم اس احتمال کی بنا پر کہ جب "ممّا امسکن علیکم" سے مراد وہ مقدار نہ ہو جو صیاد کے پہنچنے سے پہلے حیوان خود نکل لے بلکہ وہ مقدار ہو جو حیوان اس صیاد کیلئے باقی چھوڑ دے۔

۲۳۔ شکاری کتے اور سدھائے ہوئے دوسرے درندوں کے ذریعے کیا گیا شکار اس صورت میں حلال ہے جب وہ صیاد کے کہنے پر شکار کی طرف جھپٹے نہ کہ از خود اور بغیر فرمان کے۔ فکلو ممّا امسکن علیکم

کلمہ "علیکم" استفادہ کے جواز کو اس سے مشروط کر رہا ہے کہ شکاری حیوان اپنے لئے نہیں بلکہ صیاد کیلئے شکار کرے۔ یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب شکاری حیوان از خود اور بغیر فرمان کے نہیں بلکہ صیاد کے کہنے پر شکار کی طرف لپکے۔

۲۴۔ سدھائے ہوئے شکاری کتے کو شکار کی طرف بھیجتے وقت تسمیہ (اللہ کا نام لینا) واجب ہے۔

فکلو ممّا امسکن علیکم و اذکروا اسم اللہ علیہ مذکورہ مطلب اس بنا پر استوار ہے جب "علیہ" کی ضمیر "ما علمتم من الجوارح" کی طرف لوٹ رہی ہو، اس صورت میں آیہ شریفہ کا معنی یہ ہوگا کہ: سدھائے ہوئے شکاری حیوان پر اللہ کا نام لو اور اس سے مراد یہ ہے کہ جب اسے شکار کی

طرف روانہ کرو تو اللہ کا نام لو۔

۲۵۔ شکاری کتے کو شکار پر روانہ کرتے وقت اللہ کا نام نہ لینے سے اس کا کیا ہوا شکار حرام ہو جائیگا۔
و اذکروا اسم اللہ علیہ یہ اس بنا پر کہ جب تسمیہ (اللہ کا نام لینے) کا حکم حلیت کی شرط بیان کر رہا ہو نہ کہ حکم تکلیفی۔
مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول یہ روایت بھی تائید کرتی ہے کہ: ... اذا صاد و قد سمی فلیاکل
و ان صاد و لم یسم فلا یاکل و هذا "مما علمتم من الجوارح مکلبین" ^(۱) یعنی جب وہ شکار کمرے اور اس پر اللہ کا نام
لیا گیا ہو تو اسے کھا سکتے ہو لیکن اگر اس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو تو پھر اسے نہیں کھانا چاہیئے...

۲۶۔ شکار اور کھانے کی اشیاء میں تقویٰ کی پابندی لازمی ہے۔ احل لکم الطیبات ... فکلوا مما امسکن علیکم و
اذکروا اسم اللہ علیہ و اتقوا اللہ

۲۷۔ غذائی اور دوسری مادی ضروریات پورا کرنے کے علاوہ کسی اور مقصد کے تحت شکار کرنے سے اجتناب ضروری
ہے۔ فکلوا مما امسکن علیکم ... و اتقوا اللہ شکار سے غذائی استفادہ "فکلوا..." کہہ کر جائز قرار دینے کے بعد "اتقوا اللہ"
تقویٰ خداوندی کا حکم دینا، اس مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ دوسرے مقاصد مثلاً سیر و تفریح کی خاطر شکار کرنا
تقویٰ سے منافات رکھتا ہے۔

۲۸۔ خداوند سریع الحساب ہے۔ ان اللہ سریع الحساب

۲۹۔ خداوند متعال نے ان لوگوں کو خبردار اور متنبہ کیا ہے جو تقویٰ کی رعایت نہیں کرتے اور پرہیزگاری کا راستہ
اختیار نہیں کرتے۔ و اتقوا اللہ ان اللہ سریع الحساب جملہ "ان اللہ..." بے تقویٰ لوگوں کیلئے دھمکی ہے۔

۳۰۔ خدا کے سریع الحساب ہونے کی طرف توجہ سے انسان میں تقویٰ اختیار کرنے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔
واتقوا اللہ ان اللہ سریع الحساب

(۱) کافی ج ۶ ص ۲۰۶ ح ۱۶؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۲ ح ۳۳؛ تہذیب ج ۹ ص ۲۵ ح ۱۰۰۔

۳۱۔ غذائی اشیاء اور حیوانات کے شکار میں قوانین خداوندی کی مراعات کرنا تقویٰ اور پرہیزگاری کی علامت ہے۔
احل لکم الطیبات ... و اذکروا اسم اللہ علیہ و اتقوا اللہ

۳۲۔ شکار کی طرف بھیجتے وقت کتے کو تربیت دینا اس کے شکاری ہونے اور شکار کی حلیت کیلئے کافی ہے۔
و ما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونہن مما علمکم اللہ حضرت امام صادق علیہ السلام سے شکاری کتے کے بارے میں روایت منقول ہے کہ: ... و ان کان غیر معلم یعلمہ فی ساعۃ حین یرسلہ فیاکل منہ فانہ معلم ...^(۱) اگر کتے کو شکار کیلئے بھیجتے وقت تربیت دی جائے تو کافی ہے اور اس شکار میں سے کھایا جاسکتا ہے کیونکہ وہ کتا تربیت شدہ ہے۔
۳۳۔ سدھائے ہوئے کتے کے علاوہ کسی اور حیوان کے ذریعے شکار حرام ہے۔

و ما علمتم من الجوارح مکلبین ... فکلوا مما امسکن علیکم حضرت امام صادق علیہ السلام شکاری پرندوں، کتے اور چیتے کے ذریعے کیے گئے شکار کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:
لا تأکل صید شیء من ہذہ الا ما ذکیتموہ الا الکلب المکلب ...^(۲) یعنی اس طرح کے شکار میں سے کچھ مت کھاؤ مگر یہ کہ اسے ذبح کر لویا یہ کہ اسے سدھائے ہوئے شکاری کتے نے شکار کیا ہو۔

۳۴۔ سدھائے ہوئے چیتے کے ذریعے شکار کرنا حلال ہے۔ احل ... و ما علمتم من الجوارح مکلبین
حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: الفہد مما قال اللہ "مکلبین"^(۳) یعنی چیتا انہی سدھائے ہوئے جانوروں میں شامل ہے جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے "مکلبین"۔

۳۵۔ کتے کی طرف سے کیا گیا وہ شکار حرام ہے جسے وہ از خود شکار کرے۔ و ما علمتم من الجوارح مکلبین ... فکلوا
مما امسکن علیکم حضرت امام صادق علیہ السلام سے ایسے شکار کے بارے میں جو کتا از خود شکار کرے، کے بارے میں کتے

(۱) کافی ج ۶ ص ۲۰۵ ح ۱۴؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۰ ح ۳۶۔

(۲) کافی ج ۶ ص ۲۰۴ ح ۹؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۲ ح ۴۷۔

(۳) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۹۵ ح ۳۴؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۴۸ ح ۱۶۔

گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں، لا^(۱) یعنی ایسے شکار سے استفادہ صحیح نہیں ہے۔

۳۶۔ سدھائے ہوئے کتے کا اپنے شکار میں سے کچھ کھالینا اس کی حلیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا۔

و ما علمتم من الجوارح مکلبین ... فکلوا مما امسکن علیکم حضرت امام باقر علیہ السلام اور امام صادق علیہ السلام شکاری کتے کی طرف سے کیے گئے حیوان کے بارے میں فرماتے ہیں: ... وان ادرکتہ وقد قتلہ واکل منه فکل مابقی ...^(۲) یعنی اگر تم اس وقت شکار کے پاس پہنچو جب شکاری کتا اسے مار کر کچھ حصہ خود کھا چکا ہو تو باقی بچا ہوا حصہ تم کھا سکتے ہو۔

۳۷۔ سدھائے ہوئے کتے کا اپنے شکار میں سے کچھ بھی نہ کھانا اس کے شکار کے حلال ہونے کی شرط ہے۔

فکلوا مما امسکن علیکم امام صادق علیہ السلام مذکورہ آئیہ شریفہ کے معنی کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: لا باس ان تاکلوا مما امسک الکلب مما لم یاکل الکلب منه فاذا اکل الکلب منه قبل ان تدركه فلا تاکل منه^(۳) یعنی ایسے شکار کے کھانے میں کوئی حرج نہیں جس میں سے کتے نے شکار کرتے وقت کچھ نہ کھایا ہو اور اگر تمہارے پہنچنے سے پہلے وہ اس میں سے کچھ نگل لے تو پھر اسے کھانے سے اجتناب کرو۔

۳۸۔ شکاری کتے کے ذریعے شکار کرتے وقت اللہ کا نام لینا اس کے شکار کی حلیت کی شرط ہے۔

فکلوا مما امسکن علیکم و اذکروا اسم اللہ علیہ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ: ... اذا صاد و قد سمی فلیاکل و ان صاد و لم یسم فلا یاکل و هذا "مما علمتم من الجوارح مکلبین"^(۴) یعنی جب شکار کے وقت اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھایا جا سکتا ہے، لیکن اگر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو تو اسے کھانے سے اجتناب کرنا چاہیئے اور یہ اسی فرمان خداوندی کے زمرے میں آتا ہے کہ وہ شکار کھانا جائز ہے جسے سدھائے ہوئے حیوان شکار کریں۔

(۱) کافی، ج ۶ ص ۲۰۵ ح ۱۶؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۲، ح ۴۴۔

(۲) کافی ج ۶ ص ۲۰۲ ح ۲؛ استبصار ج ۴ ص ۶۷ ح ۱ سے ۱۰ تک۔

(۳) تہذیب الاحکام ج ۹ ص ۲۷ ح ۱۱۰؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۱ ح ۳۹۔

(۴) کافی ج ۶ ص ۲۰۶ ح ۱۶؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۲ ح ۴۴۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ سے سوال ۱، ۹؛ آنحضرت ﷺ کا نقش ۱، ۷

احکام: ۳، ۵، ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۱۳، ۱۹، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸

احکام کی تشریح: ۳؛ احکام کی تشریح کا پیش خیمہ ۹

اسلام: اسلام کی تدریجی تشریح ۹

اسماء و صفات: سریع الحساب ۲۸، ۳۰

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا حساب کتاب ۳۰؛ اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۲۹؛ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات ۲۰؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۸

انسان: انسان کا علم ۲۰

بے تقویٰ افراد: بے تقویٰ افراد کو خبردار کرنا ۲۹

تقویٰ: تقویٰ کا پیش خیمہ ۳۰؛ تقویٰ کی اہمیت ۲۶؛ تقویٰ کی نشانیاں ۳۱

تکوین: تکوین اور تشریح ۶

جنگلی جانور: جنگلی جانوروں کو سدھانا ۱۶؛ حلال جنگلی حیوانات ۱۳

حلیت: حلیت کا معیار ۳

حیوانات: حلال حیوانات ۱۳؛ حیوانات کو سدھانا ۱۹؛ حیوانات کی صلاحیتیں ۱۰، ۱۶، ۳۲؛ حیوانات کے احکام ۲۲؛

شکاری حیوانات ۱۹، ۲۲

خبائث: خبائث کی حرمت ۵

دینی تعلیمات کا نظام: ۶

ذکر: اثرات ۳۰

روایت: ۱۲، ۱۳، ۳۲، ۳۳، ۳۳، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸

شکار: جائز شکار ۱۲، ۳۰؛ صرام شکار ۲۵، ۳۳، ۳۵؛ حلال شکار ۲۲، ۳۳؛ شکار تحرک کرنے کی اہمیت ۲۷؛ شکار کا محرک ۲۷؛ شکار کی تقسیم ۲۱؛ شکار کی حلیت کی شرائط ۱۷، ۲۳؛ شکار کی شرائط ۲۳، ۲۵، ۳۲، ۳۷، ۳۸؛ شکار کے احکام ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۳، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸؛ شکار کے وقت بسملہ کہنا ۲۳، ۲۵، ۳۸؛ شکار میں تقویٰ کی مراعات ۲۶؛ شکاری باز کا شکار ۱۵؛ شکاری چیتے کا شکار ۳۳؛ شکاری حیوانات کا شکار ۱۵، ۲۱، ۲۳؛ شکاری شیر کا شکار ۱۵؛ شکاری کتے کا شکار ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۲۳، ۲۵، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸؛ ممنوع شکار ۲۷

طیبات: طبیبات کی حلیت ۳؛ طبیبات کے موارد ۱۸

غذا: غذا کے استعمال میں تقویٰ ۲۶

کتا: شکاری کتا ۱۱، ۳۲؛ کتے کو سدھانا ۱۰، ۱۱، ۱۹، ۳۲؛ کتے کے احکام ۱۱

کھانے کی اشیاء: کھانے کی اشیاء کے احکام ۳، ۵، ۱۳، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۲۳، ۳۱؛ کھانے کی پاکیزگی ۳؛ کھانے کی حلال

اشیاء ۱

مباح اشیاء: ۳، ۱۳، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۲۲، ۲۳، ۳۳

محرمات: ۵، ۲۵، ۳۳، ۳۵

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۲؛ مسلمانوں کی ذمہ داری ۲

واجبات: ۲۳

آیت ۵

﴿الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾.

آج تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کر دی گئی ہیں اور اہل کتاب کا طعام بھی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا طعام ان کے لئے حلال ہے اور اہل ایمان کی آزاد اور پاک دامن عورتیں یا ان کی آزاد عورتیں جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے تمہارے لئے حلال ہیں بشرطیکہ تم ان کی اجرت دے دو پاکیزگی کے ساتھ۔ نہ کھلم کھلا زنا کی اجرت کے طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر دوستی کے انداز سے اور جو بھی ایمان سے انکار کرے گا اس کے اعمال یقیناً برباد ہو جائیں گے اور وہ آخرت میں گھاٹا اٹھانے والوں میں ہوگا۔

۱۔ طیبات (دل پسند اور خوشگوار اشیاء) سے استفادہ حلال ہے۔ اليوم احل لكم الطيبات

۲۔ اشیاء کی حلیت کا معیار پاکیزگی اور طبیعت کے ساتھ ان کا موافق ہونا ہے۔ اليوم احل لكم الطيبات

۳۔ مسلمانوں کیلئے اہل کتاب کی غذا سے استفادہ کرنا جائز ہے۔ و طعام الذین اوتوا الکتب حل لکم

۴۔ مسلمانوں کیلئے اہل کتاب کے ذبیحہ سے استفادہ کرنا جائز ہے۔ و طعام الذین اوتوا الکتب حل لکم

حیوانات کے ذبح کیے جانے کے بارے میں گزشتہ آیات کی روشنی میں "طعام الذین" کے مورد نظر مصداق میں سے ایک مصداق اہل کتاب کا ذبیحہ ہو سکتا ہے۔

۵۔ اہل کتاب طاہر اور پاک ہیں۔ و طعام الذین اوتوا الکتب حل لکم اہل کتاب کی غذا کی حلیت ان کے طاہر و پاک ہونے پر متفرع ہے کیونکہ عام طور پر کھانے کی اشیاء میں قمری ہوتی ہے جس سے نجاست سرایت کر سکتی ہے۔ بنا بریں اگر اہل کتاب نجس ہوتے تو مسلمانوں کیلئے ان کی غذا سے استفادہ جائز نہ ہوتا۔

۶۔ اہل کتاب کیلئے مسلمانوں کی غذا حلال ہے۔ و طعامکم حل لہم

۷۔ اہل کتاب کے قوانین میں مسلمانوں کی غذا ان کیلئے حلال قرار دی گئی ہے۔

و طعامکم حل لہم یہ اس بنا پر کہ جب جملہ "طعامکم حل لہم" ان کی شریعت کے حکم کے بارے میں خبر دے رہا ہو یعنی ان کے پاس اپنی کتاب میں مسلمانوں کی غذا کے حرام ہونے پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

۸۔ اہل کتاب کو کھانا کھلانا اور انہیں غذائی اشیاء بیچنا جائز اور مباح عمل ہے۔ و طعامکم حل لہم

چونکہ اہل کتاب قرآن کریم کے قوانین اور اس کے بتائے ہوئے حلال و حرام کی اعتنا نہیں کرتے لہذا ان کے لئے مسلمانوں کی غذا کے حلال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کیلئے اپنا کھانا انہیں دینا جائز ہے۔

۹۔ اہل کتاب کے ساتھ میل جول اور لین دین جائز ہے۔ و طعام الذین اوتوا الکتب حل لکم و طعامکم حل لہم

یہ اس احتمال کی بنا پر کہ جب جملہ "طعام الذین..." سے مراد یہ ہو کہ اہل کتاب کے ساتھ کھانے کی اشیاء اور غذا کا لین دین جائز ہے۔ اگرچہ اس مفہوم لین دین کا واضح مصداق طعام کا تبادلہ ہے لیکن بظاہر غذا کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں

۱۰۔ دین اسلام نے غذا اور اس کے احکام پر خاص توجہ

اور اہمیت دی ہے۔ الیوم احل لکم الطیبات ... و طعامکم حل لہم

۱۱۔ پاکدامن مومن عورتوں کے ساتھ شادی کرنا جائز ہے۔ الیوم احل لکم ... والمحصنات من المؤمنات

"محسنہ" کا مصدر احسان ہے اور اس کا معنی پاکدامن، آزاد، شادی شدہ اور مسلمان ہونا ہے مورد بحث آیہ شریفہ میں صرف پہلا اور دوسرا معنی مراد ہو سکتا ہے جبکہ مذکورہ بالا مطلب پہلے معنی کی اساس پر اخذ کیا گیا ہے۔

۱۲۔ پاکدامن اہل کتاب عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے۔ الیوم احل لکم ... والمحصنات من الذین اتوا الکتاب

من قبلکم یہ اس بنا پر کہ جب "محسنات" سے مراد پاکدامن عورتیں ہوں۔ مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول اس روایت سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ علیہ السلام نے مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں فرمایا: *هن العفاف* ^(۱) یعنی اس سے مراد پاکدامن عورتیں ہیں۔

۱۳۔ غیر عقیف اور بدکردار عورتوں (زناکارو...) سے خواہ وہ مسلمان ہوں یا اہل کتاب شادی کرنا حرام ہے۔

والمحصنات من المؤمنات والمحصنات من الذین اتوا الکتاب

۱۴۔ مسلمان اور اہل کتاب لونڈیوں سے شادی کرنا حرام ہے۔ احل ... والمحصنات من المؤمنات و المحصنات من

الذین اتوا الکتاب یہ اس بنا پر کہ جب مورد بحث آیہ شریفہ میں "المحصنات" سے مراد آزاد عورتیں ہوں واضح رہے کہ سورہ نساء آیت ۲۵ میں خاص شرائط کے تحت مسلمان کنیزوں کے ساتھ شادی کو جائز قرار دیا گیا ہے۔

۱۵۔ طیبات اور اہل کتاب کی غذاؤں کی حلیت اور ان کی پاکدامن عورتوں سے شادی کو جائز قرار دینا خداوند متعال کا

مسلمانوں پر احسان ہے۔ الیوم احل لکم آیہ شریفہ کے سیاق و سباق اور لب و لہجہ کے علاوہ "لکم" کی "لام انتفاع" سے احسان کا مفہوم اخذ ہوتا ہے۔

۱۶۔ مسلمان عورتوں کا اہل کتاب کے ساتھ شادی کرنا جائز نہیں ہے۔ احل لکم ... والمحصنات من الذین اتوا

الکتاب

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۹۶ ح ۳۹؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۴۹ ح ۱۳۔

خداوند متعال نے کھانے اور غذا کے بارے میں صراحت کے ساتھ دو طرفہ لین دین کا ذکر کیا ہے لیکن شادی کے مسئلہ پر اہل کتاب کی صرف عورتیں لینے کو جائز قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان خواتین کو اہل کتاب سے شادی کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

۱۷۔ بیوی کے انتخاب اور گھرانے کی تشکیل کے وقت اللہ تعالیٰ پر ایمان، وحی و رسالت پر اعتقاد اور عفت و پاکدامنی جیسی اعلیٰ اقدار کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ والمحصنات ... والمحصنات

۱۸۔ اسلام نے گھرانے اور اس کے اعتقادی و نفسیاتی طور پر سالم ہونے کو اہمیت دی ہے۔
و المحصنات من المؤمنات و المحصنات من الذین اوتوا الكتاب

۱۹۔ اہل کتاب کی غذا اور ان کی عورتوں کے ساتھ شادی کی حلیت کا معیار یہ ہے کہ وہ خداوند متعال اور انبیاء ﷺ کی رسالت پر اعتقاد رکھتے ہوں۔ احل لکم الطبیات و طعام الذین اوتوا الكتاب ... والمحصنات من الذین اوتوا الكتاب "الذین اوتوا الكتاب" سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں لیکن انہیں "اوتوا الكتاب" سے تعبیر کیا گیا ہے تاکہ حکم کی علت کے بارے میں اشارہ ہو سکے۔ دیگر کفار کے درمیان اہل کتاب کا تشخص یہ ہے کہ وہ خداوند متعال اور انبیاء ﷺ کی رسالت پر عقیدہ رکھتے ہیں۔

۲۰۔ عورتوں کے ساتھ شادی اس صورت میں جائز ہے جب ان کا حق مہر ادا کیا جائے۔
الیوم احل ... والمحصنات من الذین اوتوا الكتاب من قبلکم اذا اتیموہن اجورہن

۲۱۔ عورتوں کا حق مہر خود انہی کو ادا کرنا واجب ہے۔ والمحصنات من المؤمنات ... اذا اتیموہن اجورہن
"اتیموہن" میں ضمیر "ہن" اس بات کی دلیل ہے کہ عورتوں کا حق مہر ان کے باپ یا بھائی وغیرہ کو نہیں بلکہ خود انہی کو ادا کرنا چاہیئے اور اگر یہ معنی مراد نہ ہوتا تو یوں فرماتا کہ: "اذا اتیم اجورہن"۔

۲۲۔ حق مہر کی مالک خود عورت ہے اور یہ وہ اجرت ہے جو اسے شادی کے بدلے میں ملتی ہے۔ اتیموہن اجورہن

۲۳۔ اہل کتاب خواتین کے حقوق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

والمحصنات من الذین اوتوا الكتاب من قبلکم اذا اتیموہن اجورہن

۲۳۔ اسلام نے عورتوں کے اقتصادی حقوق کو اہمیت دی ہے۔ اذا اتیموھن اجورھن

۲۵۔ عفیف اور پاکدامن عورتوں کے ساتھ شادی کی حلیت کی شرائط میں سے یہ ہے کہ مرد بھی عفیف و پاکدامن ہوں۔
محسنین غیر مسافحین و لا متخذی اخدان "اخذان" جمع "خذن" ہے اور اس کا معنی دوست و رفیق ہے اور یہاں پر موضوع کی مناسبت سے مراد ناجائز جنسی رفاقت ہے اور "مسفحین" کا مصدر "سفاح" اور اس کا معنی زنا ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "محسنین" "لکم" کی ضمیر "کم" کیلئے حال اور اس کا عامل "احل" ہو۔

۲۶۔ مردوں کیلئے عفت اور پاکدامنی کی مراعات کرنا ضروری ہے۔ محسنین غیر مسافحین و لا متخذی اخدان

۲۷۔ مردوں اور عورتوں کا آشکارا یا مخفی طور پر جنسی تعلقات استوار کرنا حرام ہے۔

محسنین غیر مسافحین و لا متخذی اخدان کہا گیا ہے کہ "سفاح" سے مراد آشکارا زنا اور "اتخاذ اخدان" سے مراد پنہاں طور پر زنا کرنا ہے۔ مذکورہ بالا مطلب میں "محسنین" کو "اتیموھن" کے فاعل کیلئے حال کے طور پر اخذ کیا گیا ہے یعنی عورتوں کو ان کی اجرت زنا یا ناجائز تعلقات کیلئے نہیں بلکہ ان کے ساتھ شادی کی نیت سے ادا کرنی چاہئے۔

۲۸۔ اسلام نے معاشرے کی عفت و پاکدامنی کو اہمیت دی ہے۔ والمحصنات من المؤمنات و المحصنات ... محسنین

غیر مسافحین و لا متخذی اخدان

۲۹۔ منحرف راہوں سے روکنے کے ساتھ ساتھ صحیح راہ حل پیش کرنا قرآن کریم کی تربیتی روشوں میں سے ایک ہے۔
محسنین غیر مسافحین

۳۰۔ احکام الہی کا انکار عمل کے ضائع ہو جانے اور اخروی نقصان کا باعث بنتا ہے۔

و من یکفر بالایمان فقد حبط عملہ و هو فی الآخرة من الخاسرین ہو سکتا ہے کہ "ایمان" سے اس کا مصدری معنی (عقائد، یقین) مراد ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد وہ معارف اور مسائل ہوں جن پر ایمان لانا ضروری ہے اور آیہ شریفہ کے گذشتہ حصوں کی روشنی میں ان معارف سے مراد دینی احکام ہیں۔

۳۱۔ ارتداد: عمل کے ضائع ہو جانے اور آخرت میں گھائے کا سبب بنتا ہے۔

و من يكفر بالايمان فقد حبط عمله و هو في الآخرة من الخاسرين جملہ "من يكفر بالايمان" کا ظہور یہ ہے کہ پہلے ایمان لایا جائے اور پھر کفر اختیار کیا جائے اور انکار کیا جائے، اس کفر کو ارتداد کہا جاتا ہے۔

۳۲۔ خداوند متعال نے مومنین کو متنبہ کیا ہے کہ کہیں اہل کتاب کے ساتھ لین دین اور شادی رچانا تمہارے ایمان کو کمزور نہ کر دے۔ طعامکم حل لهم والمحصلات ... و من يكفر بالايمان اهل کتاب کے ساتھ میل جول کو جائز قرار دینے کے بعد جملہ "و من يكفر..." ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ خداوند عالم نے مسلمانوں کو خبردار کیا ہے کہ کہیں ان کے ساتھ میل جول تمہارے عقیدے کو متزلزل نہ کر دے۔

۳۳۔ خداوند متعال نے راہ ایمان سے منحرف ہونے والوں کو دھمکی دی ہے۔ و من يكفر بالايمان فقد حبط عمله

۳۴۔ احکام الہی پر کاربند رہنا ایمان جبکہ ان کی خلاف ورزی کفر ہے۔ و من يكفر بالايمان

۳۵۔ اعمال کا ضائع ہو جانا آخرت میں نقصان اور گھائے کا باعث بنے گا۔ فقد حبط عمله و هو في الآخرة من

الخاسرين

۳۶۔ اہل کتاب کے ذبیحہ کے علاوہ ان کی دیگر غذاؤں سے استفادہ جائز ہے۔ و طعام الذين اوتوا الكتاب حل لكم حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے اس شخص کے رد میں جو اہل کتاب کے ذبیحہ کی حلیت کیلئے مذکورہ بالا آیہ شریفہ سے استدلال کرتا تھا فرمایا: کان ابی يقول: انما هو الحبوب و اشباہها^(۱) یعنی میرے والد گرامی فرمایا کرتے تھے کہ اس سے مراد صرف غلہ اور اس طرح کی دوسری چیزیں ہیں۔

۳۷۔ احکام الہی کی حقانیت کا اقرار کرنے کے باوجود جان بوجھ کر ان پر عمل نہ کرنا انسان کے عمل کے نابود اور ضائع ہو جانے کا باعث بنتا ہے۔ و من يكفر بالايمان فقد حبط عمله حضرت امام صادق علیہ السلام مذکورہ بالا آیت شریفہ کے بارے میں فرماتے ہیں: من ترك العمل الذي اقر به...^(۲) اس سے مراد وہ شخص ہے جو اقرار کے باوجود کوئی عمل ترک کرے۔

(۱) کافی ج ۶ ص ۲۴۰ ح ۱۰؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۳ ح ۴۸۔

(۲) کافی ج ۲ ص ۳۸۷ ح ۱۲؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۵ ح ۶۷۔

احکام: ۱، ۳، ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۳۶ احکام کا فلسفہ ۱۹، ۲؛ احکام کی حقانیت ۳۷

ارتداد: ارتداد کے اثرات ۳۱

اسلام: اسلام اور مادیات ۱۰، ۲۳؛ اسلام اور معنویات ۱۸

اقدار: ۱۷

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا احسان ۱۵؛ اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۳۲ اللہ تعالیٰ کی تہدید ۳۳

انحراف: انحراف کے اصلاح کی روش ۲۹

انسان: انسان کی طبع ۲

اہل کتاب: اہل کتاب سے شادی ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۹، ۳۲؛ اہل کتاب سے لین دین ۸، ۹، ۳۲؛ اہل کتاب سے میل

جول ۹؛ اہل کتاب کا ذبیحہ ۳۶؛ اہل کتاب کو کھانا کھلانا ۸؛ اہل کتاب کی طہارت ۵؛ اہل کتاب کی غذا ۷؛ اہل کتاب کے ذبیحہ

کی حلیت ۳؛ اہل کتاب کے احکام ۶، ۷، ۹؛ اہل کتاب خواتین ۲۳؛ اہل کتاب کے کھانے سے استفادہ ۳۶

ایمان: اللہ تعالیٰ پر ایمان ۱۷، ۱۹؛ انبیاء ﷺ پر ایمان ۱۹؛ ایمان سے انحراف ۳۳؛ ایمان کا متعلق ۱۷، ۱۹؛ ایمان کی

قدر و منزلت ۱۷؛ ایمان کی کمزوری ۳۲؛ ایمان کے موارد ۳۳؛ نبوت پر ایمان ۱۷، ۱۹؛ وحی پر ایمان ۱۷

پاکیزگی: پاکیزگی کی اہمیت ۲

تربیت: تربیت کی روش ۲۹

جنسی تعلقات: حرام جنسی تعلقات ۲۷

حق مہر: حق مہر کی ادائیگی کا وجوب ۲۱؛ حق مہر کی حقیقت ۲۲؛ حق مہر کے احکام ۲۱

حلیت: حلیت کا معیار ۲

روایت: ۱۲، ۳۶، ۳۷

زناکار: زناکار سے شادی کرنا ۱۳

شادی: حرام شادی ۱۳، ۱۶، ۱۷؛ شادی کی شرائط ۲۵؛ شادی کے احکام ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۲۰، ۲۵

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ ترک کرنے کے اثرات ۳۷؛ شرعی فریضہ پر عمل ۳۳

شریک حیات: شریک حیات کے انتخاب کا معیار ۱۷

طہارت: طہارت کے احکام ۵

طببات: طببات سے استفادہ ۱

عصیان: عصیان کے اثرات ۳۳

عفت: عفت کی اہمیت ۲۵، ۲۶، ۲۸؛ عفت کی قدر و قیمت ۱۷

عقیف: عقیف شخص سے شادی کرنا ۱۱، ۱۲، ۱۵

علم: علم اور عمل ۳۷

عمل: عمل کے ضائع ہو جانے کے اثرات ۳۵؛ عمل کے ضائع ہو جانے کے اسباب ۳۰، ۳۱، ۳۷

عورت: پاکدامن عورتیں ۱۱، ۱۲، ۱۵، ۲۵؛ عورت کا حق مہر ۲۰، ۲۲؛ عورت کے اقتصادی حقوق ۲۳؛ عورت کے

حقوق ۲۰، ۲۲، ۲۳

غذا: حلال غذا ۷

کفر: احکام سے کفر ۳۰؛ کفر کے اثرات ۳۰؛ کفر کے موارد ۳۳

کنیز: کنیز سے شادی کرنا ۱۳

کھانے کی اشیاء:

کھانے کی اشیاء کے احکام ۳، ۴، ۶، ۷، ۱۰، ۱۵، ۱۹، ۳۶

گھرانہ: گھرانے کی اہمیت ۱۸؛ گھرانے کی تشکیل ۱۷؛ گھرانے کی نفسیاتی سلامتی ۱۸

لین دین: لین دین کے احکام ۸

مباحات: ۱، ۳، ۴، ۸، ۳۶

محرمات: ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۲۷، ۳۶

مرد: مرد کی پاکدامنی ۲۵، ۲۶

مسلمان: مسلمانوں کی غذا ۶۱

معاشرہ: معاشرہ کی پاکدامنی ۲۸

مؤمنین: مؤمنین کو خبردار کرنا ۳۲

نقصان: اخروی نقصان کے اسباب ۳۰، ۳۱، ۳۵

واجبات: ۲۱

آیت ۶

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِّنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهَّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝﴾

ایمان والو جب بھی نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے چہروں کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھوؤ اور اپنے سر اور گٹے تک پیروں کا مسح کرو اور اگر جنابت کی حالت میں ہو تو غسل کرو اور اگر مریض ہو یا سفر کے عالم میں ہو یا پینخانہ وغیرہ نکل آیا ہے یا عورتوں کو باہم لمس کیا ہے اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو۔ اس طرح کہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لو کہ خدا تمہارے لئے کسی طرح کی زحمت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک و پاکیزہ بنادے اور تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دے شاید تم اس طرح اس کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

۱۔ نماز کیلئے چہرے اور ہاتھوں کا دھونا اور سر اور پاؤں کا مسح کرنا (وضو) واجب ہے۔

اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم و ايديكم ... و امسحوا برء وسكم و ارجلكم

۲۔ وضو میں کہنی اور انگلیوں کے سروں کے درمیان ہاتھ کے تمام اجزاء دھونے چاہئیں۔

فاغسلوا وجوهكم و ايديكم الى المرافق "الى المرافق" "فاغسلوا" کیلئے قید نہیں بلکہ "ایدیکم" کی توضیح و توصیف بیان کر رہا ہے، یعنی ہاتھوں کو دھوؤ اور ہاتھوں سے مراد کلائی یا پھر کاندھے تک نہیں بلکہ کہنی تک مراد ہے۔ مذکورہ بالا مطلب کی امام باقر علیہ السلام سے منقول اس روایت سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ علیہ السلام نے مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ... و ليس له ان يدع شيئاً من يديه الى المرفقين الاغسله لان الله يقول: "اغسلوا وجوهكم و ايديكم الى المرافق ... (۱) یعنی اسے حق نہیں پہنچتا کہ ہاتھوں اور کہنیوں کے درمیان کا حصہ دھوئے بغیر چھوڑ دے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ۔

۳۔ سر کے کچھ حصے کا مسح وضو کے واجبات میں سے ہے۔ و امسحوا برء وسكم

مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "برؤ سکم" کی "بائی" تبعیض کیلئے ہو۔

۴۔ پاؤں کا اس کی ابھری جگہ تک مسح کرنا وضو کے واجبات میں سے ہے۔ و امسحوا برء وسكم و ارجلكم الى

الكعبين

۵۔ وضو میں پاؤں کا اس کے دونوں طرف موجود ٹخنوں تک مسح کرنا واجب ہے۔ و امسحوا برء وسكم و ارجلكم الى

الكعبين مذکورہ بالا مطلب میں "کعب" کو پاؤں کے ٹخنے کے معنی میں لیا گیا ہے اور "کعبین" کا تثنیہ آنا اس مطلب کی تائید کرتا ہے کیونکہ ہر پاؤں کے دو ٹخنے ہوتے ہیں۔

۶۔ تمام کے تمام پاؤں کا مسح ہونا چاہیئے۔ و امسحوا برؤوسكم و ارجلكم "ارجلكم" کا منصوب ہونا اس بات کی دلیل

ہے کہ اس پر باء تبعیض داخل نہیں ہوئی بلکہ "ارجلكم" "برء وسكم" کے محل پر عطف ہوا ہے اور دراصل "امسحوا" کیلئے مفعول بلا واسطہ ہے۔

۷۔ وضو کے افعال میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا لازمی ہے۔ فاغسلوا وجوهكم و ايديكم الى المرافق و امسحوا برء وسكم

و ارجلكم ہاتھوں پر چہرے کو اور پاؤں کے مسح پر سر کے مسح کو

(۱) کافی ج ۳ ص ۲۶ ح ۵؛ تفسیر برہان ج ۱ ص ۴۵۱ ح ۷۔

مقدم کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اعضاء وضو کے دھونے اور مسح کرنے میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام باقر علیہ السلام کے اس فرمان سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ علیہ السلام نے مذکورہ آیہ شریفہ میں افعال وضو کے بارے میں فرمایا: ... ابدأ الوجه ثم باليدین ثم مسح الرأس والمرجلین... ابدأ بما بدأ الله به ^(۱) چہرے سے شروع کرے اور پھر ہاتھ دھوئے اور اس کے بعد سر اور پھر پاؤں کا مسح کرے... یعنی اسی عضو سے شروع کرے جسے اللہ تعالیٰ نے پہلے ذکر کیا ہے۔

۸۔ نماز پڑھنے کیلئے مجنب شخص پر تحصیل طہارت (غسل) واجب ہے۔ و ان کنتم جنباً فاطهروا جملہ "ان کنتم..." ایک مقدر جملہ پر عطف ہے اور اس جملے کے ساتھ عبارت یوں بنے گی کہ: "اذا قمتم الى الصلاة فتوضوا ان لم تكونوا جنباً و ان کنتم جنباً فاطهروا" یعنی جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو اور مجنب نہ ہو تو وضو کرو اور اگر مجنب ہو تو طہارت (غسل) کرو۔ بنا بریں غسل کا وجوب اس چیز کے ساتھ مشروط ہو جائیگا کہ جب ایک مجنب شخص نماز پڑھنے کا ارادہ کرے۔

۹۔ غسل میں تمام بدن کا دھونا واجب ہے۔ و ان کنتم جنباً فاطهروا "فاطهروا" سے مراد تمام بدن دھو کر طہارت حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی خاص عضو مد نظر ہوتا تو اس کی وضاحت کی جاتی۔ جیسا کہ وضو اور تیمم میں خاص اعضاء کی وضاحت کی گئی ہے۔

۱۰۔ غسل جنابت کرنے کی صورت میں وضو کے بغیر بھی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ اذا قمتم الى الصلاة ... و ان کنتم جنباً فاطهروا آیت شریفہ کی مقدر عبارت "فاغسلوا... ان لم تكونوا جنباً و ان کنتم جنباً فاطهروا" سے معلوم ہوتا ہے کہ وضو کی ضرورت اور تشریع اس صورت میں ہے جب وہ شخص مجنب نہ ہو۔

۱۱۔ غسل جنابت میں بدن دھوتے وقت کسی خاص ترتیب کی مراعات لازمی نہیں۔ و ان کنتم جنباً فاطهروا چونکہ خداوند متعال نے وضو اور تیمم میں اعضاء کی خاص ترتیب کی طرف اشارہ فرمایا ہے جبکہ غسل جنابت میں کسی تربیت کا تذکرہ نہیں کیا: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعضاء بدن کے دھونے میں کوئی ترتیب مد نظر نہیں۔

۱۲۔ اس مریض کا فریضہ تیمم ہے جس کیلئے پانی نقصانده ہو۔ و ان کنتم مرضی ... فلم تجدوا ماءً فتیمموا

مریض کی نسبت جملہ "فلم تجدوا ماءً" کا معنی یہ ہے کہ پانی اس کیلئے نقصان ده ہے۔

۱۳۔ وہ مسافر جمعہ وضو یا غسل کیلئے پانی نہ ملے اس کا فریضہ یہ ہے کہ تیمم کرے۔ او علی سفر ... فلم تجدوا ماءً

فتیمموا صعیداً طیباً

۱۴۔ اگر محدث (جس سے حدث سرزد ہو) اور مجنب کو غسل یا وضو کیلئے پانی نہ ملے تو ان کا فریضہ یہ ہے کہ تیمم کریں۔

او جاء احد منکم من الغائط او لمستم النساء فلم تجدوا ماءً فتیمموا

۱۵۔ وضو اور غسل کیلئے پانی تلاش کرنا لازمی ہے۔ کلمہ "نہ ملنا" اس جگہ استعمال کیا جاتا ہے جہاں ایک شخص کسی چیز

کی تلاش کرے لیکن اس تک دسترسی حاصل نہ کر سکے۔

۱۶۔ پیشاب و پیخانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور نئے وضو کی ضرورت پڑتی ہے۔ او جاء احد منکم من الغائط ...

فلم تجدوا ماءً فتیمموا لغت عرب میں "غائط" رفع حاجت کیلئے کھودے جانے والے گڑھے کو کہا جاتا ہے اور وہاں سے آنا پیشاب و پیخانہ کرنے کیلئے کنایہ ہے۔

۱۷۔ جماع: غسل کے ٹوٹ جانے اور نئے غسل کا باعث بنتا ہے۔ اولستم النساء فلم تجدوا ماءً فتیمموا

"لمستم" باب مفاعله سے ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں اور یہ ہم بستری

کیلئے کنایہ ہے۔ مذکورہ مطلب کی حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول اس روایت سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

"لمستم النساء" کے بارے میں فرمایا: هو الجماع...^(۱) یعنی اس سے مراد جماع کرنا ہے۔

۱۸۔ ہر اس چیز پر تیمم جائز ہے جسے زمین کہا جاتا ہو۔ فتیمموا صعیداً طیباً مذکورہ بالا مطلب میں "صعیداً" کو زمین کے معنی

میں لیا گیا ہے۔ خواہ وہ مٹی یا پتھر یا کوئی اور چیز ہو جیسا کہ بعض اہل لغت نے یہی کہا ہے۔

۱۹۔ تیمم صرف خاک پر جائز اور کافی ہے۔

(۱) کافی ج ۵ ص ۵۵۵ ج ۵؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۵۲ ج ۹۔

فتیموا صعیداً طیباً بعض اہل لغت کا کہنا ہے کہ "صعید" صرف مٹی کو کہا جاتا ہے اور کلمہ "منہ" کی روشنی میں بعید نہیں کہ آیہ شریفہ میں یہی معنی مراد ہو۔

۲۰۔ جس چیز پر تیمم کیا جائے وہ پاک و پاکیزہ اور مباح ہونی چاہیئے۔ فتیموا صعیداً طیباً

"طیب" کا لغوی معنی طاہر و حلال ذکر ہوا ہے اور مٹی کے حلال ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ مباح ہو۔

۲۱۔ وضو، غسل اور تیمم کا وجوب، وجوب غیری ہے۔ اذا قمتم الى الصلاة فاغسلوا وجوهكم و ایدیکم ... فلم تجدوا ماءً فتیمموا چونکہ وضو... کو نماز کیلئے واجب قرار دیا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا وجوب، وجوب غیری ہے۔

۲۲۔ قرآن کریم میں جنسی اور اس طرح کے مسائل کو بیان کرتے وقت آداب کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

او جاء احد منکم من الغائط اور لمستم النساء "غائط" کا معنی گڑھا ہے۔ گڑھے سے آنا پیشاب اور بیخاندہ کرنے کیلئے کنایہ ہے۔ "لمس" کا معنی چھونا ہے اور یہ جماع اور ہم بستری کیلئے کنایہ ہے۔ مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق علیہ السلام کے اس فرمان سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ علیہ السلام نے "او لمستم النساء" کے بارے میں فرمایا: هو الجماع و لکن اللہ ستر یحب الستر فلم یسم کما تسمون ^(۱) یعنی اس سے مراد جماع اور ہم بستری ہے، لیکن خداوند متعال پردہ پوش ہے اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے اور یوں نام نہیں لیتا جس طرح تم لیتے ہو۔

۲۳۔ تیمم میں چہرے اور ہاتھوں کے بعض حصوں کا مسح کرنا واجب ہے۔ فامسحوا بوجوهکم و ایدیکم منہ

'بوجوهکم' میں "بائی" تبعیض کیلئے ہے اور کلمہ "ایدیکم" مجرور حالت میں "بوجوهکم" پر عطف ہے یعنی چہرے اور ہاتھوں کے بعض حصوں کا تیمم کرنا چاہیئے۔ مذکورہ بالا مطلب کی امام باقر علیہ السلام کے اس فرمان سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ علیہ السلام نے مذکورہ آیت شریفہ کے بارے میں فرمایا: ... فلما وضع الوضوء ان لم تجدوا الماء اثبت بعض الغسل مسحاً لانه قال "بوجوهکم" ثم وصل بها "و ایدیکم" ... ^(۲) جب پانی نہ ہونے کی وجہ سے وضو اٹھا لیا تو دھونے کے بعض حصوں کی جگہ مسح کرنے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے

(۱) کافی ج ۵ ص ۵۵۵؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۵۲ ح ۹۔

(۲) کافی ج ۳ ص ۳۰ ح ۴ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۶ ح ۷۰۔

فرمایا ہے "بوجوہکم" اور پھر اس کے ساتھ "وایدیکم" کو ملایا ہے۔۔۔

۲۳۔ تیمم میں پہلے چہرے اور پھر ہاتھوں کا مسح کرنا چاہیئے۔ فامسحوا بوجوہکم و ایدیکم منہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ چہرے کو ہاتھوں پر مقدم کرنا اس ترتیب کی طرف اشارہ ہے جسے تیمم میں ملحوظ رکھنا لازمی ہے مذکورہ بالا مطلب کی امام باقر علیہ السلام کے اس فرمان سے بھی تائید ہوتی ہے کہ جس میں آپ علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تیمم کے طریقہ کار کے بارے میں فرمایا: فضرِب بیدہ الارض ثم مسح احدىہما علی الاخری ثم مسح یدیہ بجمینہ ثم مسح کفہ کل واحد منہما علی الاخری ^(۱) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد ایک دوسرے پر مار کر جھاڑتے اور پھر اپنے ہاتھوں سے ماتھے کا مسح کرتے اور اس کے بعد دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے ایک دوسرے کی پشت پر مسح فرماتے۔

۲۵۔ تیمم کے وقت خاص ترتیب سے ہاتھوں کا مسح کرنا ضروری نہیں ہے۔ فامسحوا بوجوہکم و ایدیکم منہ چونکہ آیہ شریفہ نے چہرے اور ہاتھوں کے درمیان ترتیب کو ذکر کیا ہے، لہذا اگر ہاتھوں میں بھی ترتیب لازمی ہوتی تو اسے بیان کیا جاتا۔

۲۶۔ اعضائے تیمم کا مسح کرتے وقت ہاتھوں کو مٹی سے ملانا (کہ ہاتھوں پر مٹی لگ جائے) ضروری ہے۔ فامسحوا بوجوہکم و ایدیکم منہ "منہ" میں "من" تبعیض کیلئے اور اس کی ضمیر صغید کی طرف لوٹ رہی ہے یعنی اس مٹی کا کچھ حصہ اپنے چہرے اور ہاتھوں پر ملو اور یہ اس وقت متحقق ہو سکتا ہے جب ہاتھ خاک آلود ہوں۔

۲۷۔ خداوند متعال نے حرج (زحمت و مشقت) والا حکم وضع نہیں فرمایا۔ ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج

۲۸۔ الہی فرائض انسان کو عمل کے وقت زحمت اور مشقت میں ڈال دیں تو ان پر عمل کرنا لازمی نہیں ہے۔ ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج

۲۹۔ وضو، غسل اور تیمم کے احکام وضع کرنے کا مقصد مومنین کیلئے زحمت و مشقت ایجاد کرنا نہیں بلکہ ان کا مقصد مومنین کی طہارت اور ان پر نعمت خداوندی کا اتمام ہے۔

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۴۴ ح ۱۴۴ تفسیر برہان ج ۱ ص ۳۷۲ ح ۱۵۔

اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا ... و لكن يريد ليطهرکم و ليتم نعمته عليكم

۳۰۔ نماز اور طہارت کو بہت زیادہ اہمیت اور قدر و منزلت حاصل ہے۔

يا ايها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا ... و لكن يريد ليطهرکم پانی نہ ملنے کی صورت میں بھی نماز کا ساقط نہ ہونا اس کی اہمیت پر دلیل ہے جبکہ طہارت کی بار بار تاکید کرنا اس کی اہمیت کی علامت ہے۔

۳۱۔ احکام وضع کرنے کے اہداف و مقاصد میں سے ایک مقصد مؤمنین پر نعمت خداوندی کا اتمام ہے۔

يا ايها الذين امنوا ... و ليتم نعمته عليكم بظاہر وضو، غسل اور تیمم کے حکم الہی کے عنوان سے وضع کیے جانے کو اتمام نعمت میں کوئی خصوصیت حاصل نہیں ہے لہذا ہر حکم کی تشریع اور وضع کیا جانا خداوند متعال کی جانب سے ایک نعمت ہے۔

۳۲۔ وضو، غسل اور تیمم کا وضع کیا جانا خداوند متعال کی نعمت میں سے ہے۔ فاغسلوا وجوهکم و ايديکم ... و لكن يريد ليطهرکم و ليتم نعمته

۳۳۔ دین اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور احکام اس کی تکمیل کرنے والے ہیں۔ و ليتم نعمته اس بنا پر جب "نعمت" سے مراد دین ہو۔

۳۴۔ خدا کی نعمتوں کے مقابل اس کا شکر کرنا لازمی ہے۔ و ليتم نعمته عليكم لعلکم تشکرون

۳۵۔ احکام خداوندی کی انجام دہی سے اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا راستہ ہموار ہوتا ہے۔ لعلکم تشکرون مذکورہ بالا مطلب میں "لعلکم تشکرون" کو احکام الہی یعنی "فاغسلوا ... فاطهروا ... فتيمموا" کیلئے علت و غایت کے طور پر اخذ کیا گیا ہے۔

۳۶۔ انسان کی طہارت اور اس پر نعمت الہی کا اتمام خداوند متعال کی شکرگزاری کی راہ ہموار کرتا ہے۔

و لكن يريد ليطهرکم و ليتم نعمته عليكم لعلکم تشکرون مذکورہ بالا مطلب میں "لعلکم" کو "ليطهرکم" اور "ليتم" کیلئے علت و غایت کے طور پر اخذ کیا گیا ہے۔

۳۷۔ جنسی میل ملاپ کے بغیر صرف عورت کا بدن چھونے سے طہارت نہیں ٹوٹی۔

او لمستم النساء حضرت امام باقر علیہ السلام اس شخص کے بارے میں، جو وضو کرنے کے بعد اپنی کنیز کے بدن کو چھوتا ہے پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ: لا والله ما بذک باس... وما یعنی بهذا "او لمستم النساء" الا المواقعة فی الفرج ^(۱) یعنی خدا کی قسم اس میں کوئی صرح نہیں ہے... اور "یا تم عورتوں کو چھوؤ" سے مراد صرف یہ ہے کہ ان کی شرمگاہ میں دخول کیا جائے۔

۳۸۔ نیند سے اٹھنے کے بعد نماز کیلئے وضو کرنا لازمی ہے۔ اذا قمتم الى الصلاة فاغسلوا وجوهکم حضرت امام صادق علیہ السلام مذکورہ آیہ شریفہ میں "اذا قمتم" کے معنی کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: اذا قمتم من النوم... یعنی جب تم نیند سے اٹھو۔

۳۹۔ وضو کے دوران چہرہ کا سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ سے لیکر ٹھوڑی تک اور چوڑائی میں درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے مابین مقدار کا دھونا واجب ہے۔ فاغسلوا وجوهکم خداوند متعال کی طرف سے چہرہ دھونے کا جو حکم دیا گیا ہے، امام باقر علیہ السلام اس کی مقدار کے بارے میں فرماتے ہیں: الوجه الذی امر الله بغسله... ما دارت السبابة والوسطی والابهام من قصاص الشعر الى الذقن... ^(۲) یعنی خداوند متعال نے چہرہ دھونے کا جو حکم دیا ہے اس کی مقدار یہ ہے کہ جو حصہ درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان میں آئے اور لمبائی میں بالوں کے اگنے کی جگہ سے لیکر ٹھوڑی تک۔

۴۰۔ وضو میں پاؤں اور سر کے کچھ حصے کا مسح کافی ہے۔ وامسحوا برؤسکم وارجلكم امام باقر علیہ السلام مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں: ... ان المسح ببعض الرأس لمكان الباء ثم وصل الرجلين بالراس كما وصل اليدين بالوجه... فعرفنا حين وصلها بالراس ان المسح علي بعضها... ^(۳) مسح سر کے بعض حصے کا ہے اور یہ باء کی وجہ سے ہے پھر پاؤں کو سر کے ساتھ ملایا ہے جیسے کہ ہاتھوں کو چہرہ کے ساتھ ملایا تھا اور پاؤں کو سر کے ساتھ ملانے سے ہم سمجھ گئے کہ مسح پاؤں کے بعض حصے کا ہے۔

۴۱۔ وضو میں پاؤں کے مسح کی حد اس کے جوڑ تک ہے۔

(۱) تفسیر بہان ج ۱ ص ۳۷۱ ح ۵؛ تہذیب ج ۱ ص ۲۲ ح ۵۵ ب ۱ (۲) تہذیب ج ۱ ص ۲۷ ح ۹ ب ۱؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۵۰ ح ۱۔

(۳) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۹۹ ح ۵۲؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۵۲ ح ۱۶ (۴) کافی ج ۳ ص ۳۰ ح ۴؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۶ ح ۷۰۔

الی الکعبین امام باقر علیہ السلام مذکورہ آیت شریفہ میں "کعبین" کے بارے میں فرماتے ہیں: ...ھھنا یعنی المفصل دون عظم الساق ...^(۱) یعنی جوڑ تک ہے (جہاں سے ٹانگ شروع ہوتی ہے) نہ کہ پنڈلی۔

۳۲۔ تیمم میں دونوں ہاتھوں کو زمین پر مار کر ماتھے کا مسح کرنا اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ایک دوسرے کی پشت پر پھیرنا لازمی ہے۔ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعيدا طيبا فامسحوا بوجوهکم و ایدیکم منہ حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیہ شریفہ کی تلاوت کے بعد یوں تیمم کیا: فضرِب بیدہ الارض ... ثم مسح بیدہ بجبینہ ثم مسح کفہ کل واحد منهما علی الاخری^(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ہاتھوں سے پیشانی کا اور پھر دونوں ہتھیلیوں سے ایک دوسرے کی پشت پر مسح فرمایا۔

۳۳۔ جب پانی دستیاب نہ ہو تو وضو اور غسل کیلئے اپنی مالی حیثیت کے مطابق جس حد تک ہو سکے پانی خریدنا ضروری ہے۔ فلم تجدوا ماء وضو اور غسل کیلئے پانی نہ ملنے کی صورت میں پانی خریدنے کیلئے کس قدر رقم خرچ کرنی چاہیئے؟ اس بارے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں: ذلك علی قدر جدتہ^(۳) یعنی اسے اپنی مالی حیثیت کو دیکھتے ہوئے پیسے خرچ کرنے چاہئیں۔

۳۴۔ پانی دستیاب ہو جانا تیمم کے بطلان کا باعث بنتا ہے۔ فلم تجدوا ماء فتیمموا صعيداً طیباً امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جسے تیمم سے فارغ ہونے کے بعد پانی مل گیا، فرمایا: ...اذا رای الماء و کان یقدر علیہ انتقض التیمم^(۴) یعنی جب وہ پانی دیکھے اور اس پر دسترسی بھی حاصل ہو تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔

۳۵۔ تیمم صرف پاک زمین پر کرنا چاہیئے۔ فتیمموا صعيداً طیباً حضرت امام صادق علیہ السلام سے "صعيداً طیباً" کے بارے میں روایت ہے: "الصعيد" الموضع المرتفع و "الطيب" الموضع الذي

(۱) کافی ج ۳ ص ۲۶ ح ۵؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۵۹۸ ح ۷۳۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۴۴ ح ۱۴۴؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۵۴ ح ۲۷۔

(۳) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۴۴ ح ۱۴۶؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۳۷۲ ح ۱۷۔

(۴) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۲۴۴ ح ۱۴۳؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۴۸۵ ح ۲۷۴۔

احکام: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵ احکام کا فلسفہ ۲۹، ۳۱؛ احکام کا کردار ۳۳؛ ثانوی احکام ۱۲، ۱۳، ۱۴

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۲۹، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۶

جماع: جماع کے احکام ۱۴
 جنابت: جنابت کے احکام ۱۳
 دین: اکمال دین ۳۳، دین کی نعمت ۳۳
 روایت: ۲، ۴، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵

شکر: شکر خدا کے اسباب فراہم ہونا ۳۵، ۳۶؛ نعمت پر شکر کی اہمیت ۳۳

(۱) معانی الاخبار ص ۲۸۳؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۴۸۵ ح ۲۷۵ -

طہارت: طہارت کی قدر و منزلت ۳۰؛ طہارت کے احکام ۳۷؛ طہارت کے مہطلات ۳۷
 غسل: غسل جنابت ۸، ۱۰، ۱۱؛ غسل کا فلسفہ ۲۹؛ غسل کا وجوب ۲۱؛ غسل کو باطل کرنے والی چیزیں ۱۷؛ غسل کی
 اہمیت ۳۲؛ غسل کی موجب بننے والی چیزیں ۱۷؛ غسل کے احکام ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۵، ۱۷، ۳۳؛ غسل کے واجبات ۹؛ غسل
 میں ترتیب کی مراعات ۱۱؛ واجب غسل ۸

فقہی قواعد: ۲۸، ۲۷

قاعدہ نفی حرج: ۲۸، ۲۷

قرآن کریم: قرآن کریم کے آداب ۲۲

گفتگو: گفتگو کے آداب ۲۲

مجنب: مجنب کے احکام ۸

مسافر: مسافر کے احکام ۱۳

مضطر: مضطر کے احکام ۱۲

مؤمنین: مؤمنین کی طہارت ۲۹

نعمت: نعمت کا اتمام ۲۹، ۳۱، ۳۶

نماز: نماز کی شرائط ۸؛ نماز کی قدر و منزلت ۳۰؛ نماز کے احکام ۱۰

واجبات: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۸، ۹، ۱۳، ۲۳، ۳۲

واجبات غیر ی ۲۱

وضو: وضو باطل کرنے والی چیزیں ۱۶، ۳۸؛ وضو کا فلسفہ ۲۹؛ وضو کا وجوب ۲۱؛ وضو کی اہمیت ۳۲؛ وضو کے احکام ۱،

۲، ۳، ۱۵، ۱۷، ۵، ۱۶، ۳۸، ۳۰، ۳۹، ۳۱، ۳۳؛ وضو کے موجبات ۱۶؛ وضو کے واجبات ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۳۹؛ وضو میں

پاؤں کا مسح ۶، ۵، ۳، ۱؛ وضو میں پاؤں کے مسح کی حد ۳۰، ۳۱؛ وضو میں ترتیب کی مراعات ۷؛ وضو میں چہرے کا دھونا ۱؛

وضو میں سر کا مسح ۳، ۱؛ وضو میں سر کے مسح کی مقدار ۳۰؛ وضو میں ہاتھ کا دھونا ۱، ۲

آیت ۷

﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الَّذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ إِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾.

اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت اور اس کے اس عہد کو یاد کرو جو اس نے تم سے لیا ہے جب تم نے یہ کہا کہ ہم نے سن لیا اور اطاعت کی اور خبردار اللہ سے ڈرتے رہو کہ اللہ کے رازوں کا بھی جاننے والا ہے۔

۱۔ مؤمنین: خداوند عالم کی نعمتوں اور عہد و پیمان کی یاد آوری کے ذمہ دار ہیں۔ و اذکروا نعمة الله عليكم و میثاقه

۲۔ اسلام مومنین پر اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ و اذکروا نعمة الله عليكم یہ اس بنا پر کہ جب تیسری آیت "الیوم... اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا" کے قرینہ کی بنا پر "نعمۃ اللہ" سے مراد دین اسلام ہو۔

۳۔ خداوند متعال کی نعمتوں کے مقابل انسان پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ و اذکروا نعمة الله عليكم و میثاقه الذی واثقکم به

۳۔ خداوند متعال نے مؤمنین سے بطور مطلق اپنی اطاعت کا عہد لیا ہے۔ و اذکروا ... میثاقه الذی واثقکم به اذ قلت سمعنا و اطعنا

۵۔ صدر اسلام کے مؤمنین نے خداوند عالم کی اطاعت کا اظہار کر کے اس کے عہد و پیمان کو قبول کیا۔ میثاقه الذی واثقکم به اذ قلت سمعنا و اطعنا

۶۔ انسان نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی مکمل اطاعت کا فطری عہد کیا ہے۔ و میثاقه الذی واثقکم به اذ قلت سمعنا و اطعنا چونکہ آیہ شریفہ تمام مسلمانوں بلکہ قیامت تک کیلئے آنے والے انسانوں سے مخاطب ہے، لہذا

میثاق سے مراد وہ عہد و پیمان ہے جو تمام انسانوں نے خداوند عالم کے ساتھ باندھا ہے اور وہ اس کی لازمی اطاعت ہے کہ اسے ہر انسان کی فطرت اور عقل قبول کرتی ہے۔

۷۔ مؤمنین نے پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ ان کی مکمل اطاعت کا عہد کیا ہے۔ اذکروا ... میثاقہ الذی واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا و اطعنا بعض علماء کا کہنا ہے کہ دو جملوں "سمعنا و اطعنا" کے قرینہ کی بنا پر اس آیہ شریفہ میں "میثاق" سے مراد وہ عہد و پیمان ہیں جو آنحضرت ﷺ نے بیعت عقبہ اور بیعت رضوان و... کے وقت مؤمنین سے لئے۔

۸۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے ساتھ میثاق، خداوند عالم کے ساتھ میثاق ہے۔ میثاقہ الذی واثقکم بہ اس بنا پر کہ جب "میثاق" سے مراد آنحضرت ﷺ کے مسلمانوں کے ساتھ باندھے گئے عہد و پیمان ہوں کہ جنہیں قرآن کریم نے الہی پیمان قرار دیا ہے۔

۹۔ تمام مؤمنین کا فریضہ ہے کہ تقویٰ کی پابندی کریں۔ و اتقوا اللہ

۱۰۔ تقویٰ کی مراعات؛ الہی عہد و پیمان کے اجراء کی ضامن ہے۔ و میثاقہ الذی ... و اتقوا اللہ
الہی عہد و پیمان کی یاد دہانی کے فرمان کے بعد تقویٰ کا حکم اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ تقویٰ اور خوف خداوندی، عہد و پیمان کے اجراء کا ضامن ہے۔

۱۱۔ خداوند عالم کی نعمتوں اور عہد و پیمان کی یاد آوری تقویٰ کا پیش خیمہ۔ و اذکروا نعمۃ اللہ ... و اتقوا اللہ
خداوند عالم کی نعمتوں اور عہد و پیمان کی یاد آوری کا فرمان دینے کے بعد تقویٰ کا حکم دینا اس بات کی علامت ہے کہ خداوند متعال کی نعمتوں اور عہد و پیمان کی یاد آوری تقویٰ تک پہنچنے میں مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔

۱۲۔ خداوند متعال نے مسلمانوں کو پیمان الہی کے توڑنے، خدا و رسول ﷺ کے فرامین سے منہ موڑنے اور نعمتوں کو بھلا دینے کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ و اذکروا نعمۃ اللہ علیکم و میثاقہ ... و اتقوا اللہ

آیت کے گزشتہ حصوں کے قرینہ کی بنا پر "اتقوا" کا متعلق وہی نعمتوں کی یاد آوری اور الہی عہد و پیمان کی پابندی ہے یعنی خداوند متعال

کی نعمتوں اور وعدوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کی مخالفت سے اجتناب کرو۔

۱۳۔ خداوند متعال انسان کے دلی ارادوں اور باطنی اسرار سے مکمل آگاہ ہے۔ ان اللہ علیم بذات الصدور

۱۴۔ خداوند متعال کے ساتھ کیے گئے وعدوں کو توڑنے حتیٰ اس کی نیت کرنے سے بھی اجتناب کرنا لازمی ہے۔

و اذكروا نعمة الله عليكم و ميثاقه ... و اتقوا الله ان الله علیم بذات الصدور

۱۵۔ اس چیز پر عقیدہ کہ خداوند متعال تمام پہلوؤں سے علم و آگاہی رکھتا ہے، تقویٰ اختیار کرنے اور الہی عہد و پیمان

سے چشم پوشی نہ کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ و اذكروا نعمة الله عليكم و ميثاقه ... و اتقوا الله ان الله علیم بذات الصدور

آنحضرت ﷺ :

آنحضرت ﷺ سے عہد ۴، ۸؛ آنحضرت ﷺ کی اطاعت ۴؛ آنحضرت ﷺ کی نافرمانی ۱۲

اسلام: اسلام کی نعمت ۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کا عہد ۱، ۳، ۵، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ۳، ۵،

۶؛ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی نعمات ۲، ۳؛ اللہ تعالیٰ کی نعمات کو بھلا دینا ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد ۶، ۸

انسان: انسان کی ذمہ داری ۳؛ انسان کی نیت ۱۳

ایمان: ایمان کا متعلق ۱۵؛ ایمان کے اثرات ۱۵؛ علم خدا پر ایمان ۱۵

تقویٰ: تقویٰ کا پیش خیمہ ۱۱، ۱۵؛ تقویٰ کی اہمیت ۹؛ تقویٰ کے اثرات ۱۰

عہد: ایفائے عہد کا پیش خیمہ ۱۰؛ فطری عہد ۶

عہد شکن: عہد شکن افراد کو خبردار کرنا ۱۲

عہد شکنی: عہد شکنی سے اجتناب ۱۳؛ عہد شکنی کی نیت ۱۳؛ عہد شکنی کے موانع ۱۵

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۵؛ مسلمانوں کو خبردار کرنا ۱۲

مؤمنین: مؤمنین کا عہد ۷؛ مؤمنین کی ذمہ داری ۱، ۹ مؤمنین کے ساتھ عہد ۳
یاد آوری: عہد خداوندی کی یاد آوری ۱۱؛ نعمات خداوندی کی یاد آوری ۱، ۱۱

آیت ۸

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾.

ایمان والو خدا کے لئے قیام کرنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو اور خبردار کسی قوم کی عداوت تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ انصاف کو ترک کر دو۔ انصاف کرو کہ یہی تقویٰ سے قریب تر ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو کہ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

۱۔ مؤمنین کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کیلئے قیام کرنا اور حق کی اساس پر گواہی دینا چاہئے۔ یا ایہا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط "قوام" صیغہ مبالغہ ہے اور دوام پر دلالت کرتا ہے یعنی تمہاری روش و عادت یہ ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے قیام کرو اور "قسط" کا معنی عدل و حق ہے۔

۲۔ انسان کو خداوند عالم کیلئے اعمال انجام دینے چاہئیں۔ یا ایہا الذین امنوا کونوا قوامین للہ "قیام" سے مراد ان تمام اعمال کی انجام دہی ہو سکتی ہے، جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔
۳۔ مؤمنین کو ہمیشہ عدل و انصاف کے نفاذ کیلئے کوشش

کرنی چاہیئے۔ کونوا قومین للہ شہداء بالقسط از باب تنازع یہ کہا جاسکتا ہے کہ "بالقسط" کا کلمہ "شہدائی" کے ساتھ ساتھ کلمہ "قواین" کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے۔ سورہ نساء کی آیت ۱۳۵ بھی اس مطلب کی تائید کرتی ہے۔

۲۔ گواہی دیتے وقت عدل و انصاف کی مراعات لازمی ہے۔ کونوا قومین للہ شہداء بالقسط

۵۔ عدل و انصاف کے ساتھ گواہی دینا اس بات پر موقوف ہے کہ انسان خدا کیلئے اعمال انجام دیتا ہو۔

کونوا قومین للہ شہداء بالقسط "قواین" کو "شہدائی" سے پہلے ذکر کرنا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ عدل و انصاف کے ساتھ گواہی دینا اللہ تعالیٰ کیلئے قیام پر متفرع ہے۔

۶۔ قسط کے ساتھ گواہی دینے اور عدل و انصاف کے نفاذ کیلئے کوشش کرنے کا مقصد صرف رضائے خداوندی کا حصول ہونا چاہیئے۔ کونوا قومین للہ شہداء بالقسط مذکورہ بالا مطلب میں "قواین" کے قرینہ کی بنا پر کلمہ "لہ" کو "شہدائی" کے بعد محذوف فرض کیا گیا ہے۔

۷۔ مومنین کا معاشرے میں عدل و انصاف کے نفاذ کی نگرانی کرنا لازمی ہے۔ کونوا قومین للہ شہداء بالقسط "شاہد" لغت میں حاضر ہونے کے معنی میں آیا ہے لہذا عدل و انصاف کیلئے مومنین کی حاضری کا معنی ان کا قسط و عدالت کے اجراء پر نگرانی کرنا ہے۔

۸۔ کسی گروہ سے دشمنی اور کینہ ان کے بارے میں عدل و انصاف کے اجراء کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیئے۔
و لا یجر منکم شئان قوم علی الا تعدلوا مذکورہ بالا مطلب میں مصدر "شئان" کو مفعول (قوم) کی طرف مضاف کیا گیا ہے اور اس کا فاعل حذف ہے یعنی شئانکم لقوم:

۹۔ کسی بھی صورت میں حتی دشمنوں کے ساتھ بھی بے انصافی ناپسندیدہ اور حرام فعل ہے۔ و لا یجر منکم شئان قوم علی الا تعدلوا

۱۰۔ اسلام نے ہر صورت میں حتی دشمنوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف کے ساتھ کام لینے کے لازم ہونے پر زور دیا

ہے۔ شہداء بالقسط و لا یجر منکم شئان قوم علی

الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوي

۱۱۔ خارجہ تعلقات میں عدل و انصاف کی مراعات لازمی ہے۔ و لا یجر منکم شنئان قوم علی الا تعدلوا

۱۲۔ احساسات و جذبات، عدل و انصاف کی راہ سے بھٹکنے اور منحرف ہونے کے اسباب فراہم کرتے ہیں۔
و لا یجر منکم شنئان قوم علی الا تعدلوا

۱۳۔ احساسات و جذبات کو عدل و انصاف کے تابع ہونا چاہیئے۔ و لا یجر منکم شنئان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا

۱۴۔ ہر صورت میں حتی دشمنوں کے ساتھ بھی عدل و انصاف سے کام لینا حصول تقویٰ کا نزدیک ترین راستہ ہے۔
اعدلوا هو اقرب للتقوي عدل و انصاف دوسری طاعات کی نسبت تقویٰ سے زیادہ نزدیک ہے یعنی عدل و انصاف کی پابندی دوسری طاعات کی نسبت تقویٰ سے زیادہ قریب ہے نہ یہ کہ عدل و انصاف بے انصافی کی نسبت تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔

۱۵۔ خداوند عالم کی بارگاہ میں قدر و منزلت کی تعیین کا معیار تقویٰ ہے۔ اعدلوا هو اقرب للتقوي
چونکہ خداوند متعال نے عدل و انصاف کی ترغیب دلانے کیلئے اسے تقویٰ تک پہنچنے کا وسیلہ قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوامر الہی کا اصلی مقصد یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔

۱۶۔ عدل و انصاف تقویٰ کا ایک جلوہ اور علامت ہے۔ اعدلوا هو اقرب للتقوي

۱۷۔ تقویٰ کی مراعات کرنا اور خوف خدا رکھنا لازمی ہے۔ واتقوا اللہ

۱۸۔ اللہ کیلئے قیام، برحق گواہی دینا اور عدل و انصاف کا قیام؛ تقویٰ کی علامت اور اس کا ایک جلوہ ہے۔

کونوا قوامین للہ شهداء بالقسط ... واتقوا اللہ

۱۹۔ خداوند متعال انسان کے اعمال سے متعلق مکمل اور تمام پہلوؤں سے علم رکھتا ہے۔ ان اللہ خبیر بما تعملون

۲۰۔ خداوند متعال خبیر ہے۔ ان اللہ خبیر

۲۱۔ خداوند عالم نے ان لوگوں کو خبردار کیا اور دھمکی دی ہے جو برحق گواہی نہ دیں اور اسکیلئے قیام نہ کریں۔

كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ... و اتقوا الله ان الله خبير بما تعملون

۲۲۔ خداوند متعال نے مؤمنین کو حتی دشمنوں کے بارے میں بھی عدل و انصاف سے کام نہ لینے کی بنا پر متنبہ کیا ہے۔

اعدلوا ... و اتقوا الله ان الله خبير بما تعملون

۲۳۔ یہ عقیدہ کہ خداوند متعال انسان کے تمام اعمال سے آگاہ ہے خدا کیلئے قیام کرنے، قسط کے ساتھ گواہی دینے،

عدل و انصاف کے نفاذ اور تقویٰ کے حصول کی راہ ہموار کرتا ہے۔ كونوا قوامين لله شهداء بالقسط ... و اتقوا الله ان

الله خبير بما تعملون

احکام: ۳، ۹

اسماء و صفات: خیر ۲۰

اللہ تعالیٰ: اللہ کا خبردار کرنا ۲۱، ۲۲؛ اللہ تعالیٰ کا علم ۱۹؛ اللہ تعالیٰ کی دھمکی ۲۱؛ اللہ تعالیٰ کی رضا ۶

انحراف: انحراف کا پیش خیمہ ۱۲

انسان: انسان کا عمل ۲، ۱۹

ایمان: ایمان کا متعلق ۲۳؛ اللہ تعالیٰ کے علم پر ایمان ۱۹

بین الاقوامی تعلقات: بین الاقوامی تعلقات میں عدل و انصاف ۱۱

تعصب: تعصب کے اثرات ۱۲

تقویٰ: تقویٰ کی اہمیت ۱۷؛ تقویٰ کی علامات ۱۶، ۱۸؛ تقویٰ کی قدر و منزلت ۱۵؛ تقویٰ کے اسباب فراہم ہونا ۱۳، ۲۳

جذبات: جذبات پر قابو پانا ۱۳

خوف: اللہ تعالیٰ کا خوف ۱۷

دشمن: دشمنوں پر ظلم ۹؛ دشمنوں کے حقوق ۱۰، ۲۲

دشمنی: دشمنی کے اثرات ۸

راہ خدا میں قیام کرنا: ۱، ۱۸، ۲۱، ۲۳

ظلم: ظلم کا حرام ہونا ۹

عدل و انصاف: عدل و انصاف سے انحراف ۱۲؛ عدل و انصاف کا قیام ۶، ۱۸، ۲۳؛ عدل و انصاف کی اہمیت ۱۰، ۱۳، ۱۶، ۲۲؛ عدل و انصاف کی راہ میں حائل رکاوٹیں ۸؛ عدل و انصاف کے اثرات ۱۳؛ عدل و انصاف کے نفاذ کی

اہمیت ۳

عمل: عمل میں اخلاص ۲، ۵

عمومی نظارت: ۷

قدر و منزلت: قدر و منزلت کا معیار ۱۵

گواہی: برحق گواہی ۱، ۱۸؛ گواہی کی شرائط ۳؛ گواہی کے احکام ۳؛ گواہی میں انصاف سے کام لینا ۳، ۵، ۶، ۲۳؛ ناحق گواہی ۲۱

محرمات: ۹

معاشرہ: معاشرہ میں عدل و انصاف کا قیام ۷

مؤمنین: مؤمنین کو تنبیہ ۲۲؛ مؤمنین کی ذمہ داری ۱، ۳، ۷؛ مؤمنین کی گواہی ۱

آیت ۹

﴿وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ﴾

اس نے صاحبان ایمان اور عمل صالح کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔
۱۔ نیک عمل انجام دینے والے مؤمنین کو خداوند متعال نے بخشش و مغفرت اور عظیم اجر عطا کرنے کا وعدہ کیا

ہے۔ وعدہ اللہ الذین امنوا و عملوا الصالحات لهم مغفرة و اجر عظیم

۲۔ ایمان کے ساتھ ساتھ نیک اعمال انجام دینا

مغفرت اور خدا کے عظیم اجر سے بہرہ مند ہونے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا و عملوا الصالحات لهم مغفرة و اجر عظیم

۳۔ خداوند متعال کی جانب سے انسانوں کو ایمان اور نیک عمل کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا و عملوا الصالحات

۴۔ خدا کیلئے قیام، قسط کے ساتھ گواہی اور عدل و انصاف کا نفاذ نیک عمل کے مصادیق ہیں۔ کونوا قوامین للہ شهداء بالقسط ... و عملوا الصالحات

۵۔ خداوند عالم کا اجر مختلف درجات کا حامل ہے۔ و اجر عظیم
۶۔ انسانوں کی تربیت اور انہیں نیک اعمال انجام دینے کی ترغیب دلانے کیلئے اچھی پاداش کی بشارت دینا قرآن کریم کی روشوں میں سے ہے۔ وعد اللہ ... اجر عظیم

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا وعدہ ۱؛ اللہ تعالیٰ کی بخشش ۲؛ اللہ تعالیٰ کی پاداش ۱، ۲، ۵
ایمان: ایمان اور عمل ۲؛ ایمان کی تشویق ۳
پاداش: پاداش کی خوشخبری ۶؛ پاداش کے اسباب ۲؛ پاداش کے مراتب و درجات ۲، ۵
تحریک: تحریک کے اسباب ۶
تربیت: تربیت کی روش ۶
راہ خدا میں قیام: ۳

عدل و انصاف: عدل و انصاف کا نفاذ ۳
گواہی: گواہی میں انصاف ۳
مغفرت: مغفرت کے اسباب ۲

مؤمنین: مؤمنین کا نیک عمل ۱؛ مؤمنین کی پاداش ۱؛ مؤمنین کی مغفرت ۱
نیک عمل: نیک عمل کا پیش خیمہ ۶؛ نیک عمل کی تشویق ۳، ۶؛ نیک عمل کے موارد ۳

آیت ۱۰

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ہماری آیات کی تکذیب کی وہ سب کے سب جہنمی ہیں۔

۱۔ آیات الہی کو جھٹلانے والے اور ان کا انکار کرنے والے اہل دوزخ ہیں۔ والذین کفروا و کذبوا ... اولئک اصحاب الجحیم

۲۔ کفر اور آیات الہی کو جھٹلانا دوزخ کی بھرپور گواہی دیتی ہے۔ والذین کفروا و کذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب الجحیم

۳۔ عدل و انصاف کے لازم ہونے کا انکار اور عدل و انصاف سے کام نہ لینا حتی دشمنوں کے بارے میں، آیات خداوند کے کفر اور تکذیب کے مصداق میں سے ہے۔ ولا یجر منکم شئنا ... و الذین کفروا و کذبوا

۴۔ ڈرانا اور دھمکانا قرآن کی ان روشوں میں سے ایک ہے جو اس نے انسانوں کو کفر، حقائق کے انکار اور آیات خداوندی کو جھٹلانے سے روکنے کیلئے اختیار کی ہیں۔ والذین کفروا و کذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب الجحیم

۵۔ جحیم، دوزخ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ اصحاب الجحیم

آیات خدا: آیات خدا کو جھٹلانا ۱، ۲، ۳

انذار: انذار کا کردار ۴

انسان: انسان کو خبردار کرنا ۵

تربیت: تربیت کی روش ۳

حجیم: ۵

جہنم: جہنم کے موجبات ۲؛ جہنم کے نام ۵ جہنمی لوگ: ۱

حق: حق کو جھٹلانے کے موانع ۳

دشمن: دشمنوں کے حقوق ۳

دھمکی دینا: دھمکی دینے کا نقش و کردار ۳

عدل و انصاف: عدل و انصاف کا قیام ۳

کفار: کفار کی سزا ۱

کفر: آیات خداوندی سے کفر ۲؛ کفر کی سزا ۲؛ کفر کے موارد ۳؛ کفر کے موانع ۳

آیت ۱۱

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾

ایمان والو اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب ایک قوم نے تمہاری طرف ہاتھ بڑھانے کا ارادہ کیا تو خدا نے ان کے ہاتھوں کو تم تک پہنچنے سے روک دیا اور اس سے ڈرتے رہو کہ صاحبان ایمان اللہ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۱۔ خدا کی نعمتوں کی یاد آوری اور ان کی طرف توجہ مؤمنین کے فرائض میں سے ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اذکروا

نعمت اللہ علیکم

۲۔ دشمنان اسلام، صدر اسلام میں اسلامی معاشرے کی

حدود پر تجاوز کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ اذ ہم قوم ان یيسطوا اليكم ايديهم

۳۔ خداوند متعال نے صدر اسلام کے مسلمانوں کے خلاف دشمنان دین کی طرف سے ہونے والی سازشوں اور حملوں کو ناکام بنادیا۔ اذ ہم قوم ... فكف ايديهم عنكم

۴۔ دشمنان اسلام کی سازشوں کو ناکام بنانا خداوند عالم کی جانب سے مؤمنین پر نازل ہونے والی نعمتوں میں سے ہے۔ اذكروا نعمت الله عليكم اذ هم ... فكف ايديهم عنكم جملہ "اذ... فكف" نعمت کا بیان ہے۔

۵۔ تقویٰ کی پابندی اور خوف خدا رکھنا لازمی ہے۔ واتقوا الله

۶۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی یاد آوری اور انکی طرف توجہ تقویٰ اور اس پر توکل کرنے کی راہ ہموار کرتی ہے۔ اذكروا ... واتقوا الله و على الله فليتوكل المؤمنون نعمتوں کی یاد آوری کے ضروری ہونے کو بیان کرنے کے بعد تقویٰ اور توکل کا حکم دینا اس بات کی علامت ہے کہ نعمتوں کی یاد آوری تقویٰ اختیار کرنے اور خدا پر توکل کرنے میں موثر کردار ادا کرتی ہے۔

۷۔ خداوند متعال کی نعمتوں کو یاد نہ کرنا اور انہیں بھلا دینا عدم تقویٰ کی علامت ہے۔ اذكروا ... واتقوا الله

۸۔ مؤمنین کو صرف خدا پر توکل کرنا چاہیئے۔ و على الله فليتوكل المؤمنون

۹۔ تقویٰ اختیار کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ صرف خدا پر توکل کیا جائے۔ واتقوا الله و على الله فليتوكل المؤمنون

جملہ "و على الله فليتوكل..." کو فاء کے ذریعے "اتقوا الله" پر عطف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پرہیزگاری کا لازمہ یہ ہے کہ صرف خدا پر توکل کیا جائے۔

۱۰۔ تقویٰ کی پابندی اور صرف خدا پر توکل، اس کی نعمتوں کا شکر اور اس کی امداد کی سپاس ہے۔

اذكروا نعمت الله ... واتقوا الله و على الله فليتوكل المؤمنون خدا کی نعمتوں اور مدد و نصرت کی یاد آوری کے بعد تقویٰ کا حکم دینا اس بات کی علامت ہے کہ خدا پر توکل اور تقویٰ کی پابندی اس نعمت کا شکر و سپاس ہے۔

۱۱۔ خداوند متعال پر ایمان کا لازمہ یہ ہے کہ صرف اسی پر توکل کیا جائے۔ و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون توکل کے حکم میں صفت ایمان پر انحصار حکایت کرتا ہے کہ خدا پر توکل، اس پر ایمان کا لازمہ ہے۔

۱۲۔ ایمان، تقویٰ اور توکل؛ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے اور اس کی جانب سے دشمنوں کی سازشوں کے ناکام بنائے جانے کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمت اللہ ... و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲، ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی مدد کا پیش خیمہ ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت ۲؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بھلا دینا ۴؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۳؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۳

ایمان: ایمان سے متعلق چیزیں ۱۱؛ ایمان کے اثرات ۱۱، ۱۲؛ خدا پر ایمان ۱۱

تقویٰ: تقویٰ کا پیش خیمہ ۶؛ تقویٰ کی اہمیت ۵، ۱۰؛ تقویٰ کے اثرات ۹، ۱۲

توکل: توکل کا پیش خیمہ ۶، ۹؛ توکل کے اثرات ۱۲؛ اللہ تعالیٰ پر توکل ۸، ۹، ۱۰، ۱۱

دشمن: دشمنان اسلام کی سازش ۳؛ دشمنان دین کی سازش ۳؛ دشمنوں کی سازش ناکام بنانا ۱۲؛ دشمنوں کی کوشش ۲

ذکر: خدا کی نعمتوں کا ذکر ۱، ۶؛ ذکر کے اثرات ۶

شکر: نعمت کا شکر ادا کرنا ۱۰

عدم تقویٰ: عدم تقویٰ کی علامات ۷

معاشرہ: اسلامی معاشرے پر ظلم ۲

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۱، ۸؛ مومنین کی فضیلتیں ۳

نعمت جن کے شامل حال ہے: ۳

آیت ۱۲

﴿وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنْتُمْ بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝﴾

اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ہم نے ان میں سے بارہ نقیب بھیجے اور خدا نے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اگر تم نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور ہمارے رسولوں پر ایمان لے آئے اور ان کی مدد کی اور خدا کی راہ میں قرض حسنہ دیا تو ہم یقیناً تمہاری برائیوں سے درگزر کریں گے اور تمہیں ان باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ پھر جو اس کے بعد کفر کرے گا تو وہ بہت برے راستہ کی طرف بہک گیا ہے۔

۱۔ خداوند عالم نے بنی اسرائیل سے اپنے فرامین کی مکمل اطاعت کا عہد و پیمان لیا۔ و لقد اخذ الله ميثاق بني اسرائيل اس آیت شریفہ اور ساتویں آیت کے درمیان پائے جانے والے تعلق اور ارتباط سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے بھی مکمل اطاعت کا عہد و پیمان لیا تھا۔

۲۔ خداوند عالم نے بنی اسرائیل میں سے بارہ سرپرست ان پر معین کیے۔

و بعثنا منهم اثني عشر نقيباً "نقيب" اس شخص کو کہا جاتا ہے جو والی یا حاکم کی طرف سے کسی گروہ یا طائفہ کی سرپرستی یا ان پر حکومت کرے۔

۳۔ ہر معاشرے کا سرپرست اور رہبر خود انہیں میں سے چننا چاہیے۔ و بعثنا منهم اثني عشر نقيباً

۴۔ خداوند عالم نے بنی اسرائیل سے ان کی نصرت کا وعدہ کیا۔ اخذ الله ميثاق بني اسرائيل ... و قال الله اني معكم مذکورہ بالا مطلب میں "معم" سے تمام بنی اسرائیل کو مراد لیا گیا ہے نہ صرف ان کے نقبائی۔

۵۔ خداوند متعال انسانوں کے تمام اعمال و کردار سے آگاہ ہے۔ قال الله اني معكم

۶۔ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان کو توڑنے کے بارے میں تہدید کی ہے اور انہیں وفاداری اور ذمہ داری کی ترغیب دلائی ہے۔ لقد اخذ الله ميثاق بني اسرائيل ... و قال الله اني معكم یہ اس بنا پر کہ جب مورد بحث آیہ شریفہ میں معیت، علم و قدرت کیلئے کنایہ ہو یعنی خداوند متعال تم سے اور تمہارے اعمال سے مکمل طور پر آگاہ ہے: اگر تم عہد و پیمان پر پورا اترے تو تمہیں پاداش عطا کرے گا اور اگر خلاف ورزی کی تو تمہیں سزا دی جائے گی اور تم ہر حال میں خدا کے مقہور و مغلوب ہو۔

۷۔ نماز، زکوٰۃ، تمام انبیاء ﷺ پر ایمان، ان کی حمایت اور راہ خدا میں خرچ کرنا بنی اسرائیل کے شرعی فرائض میں سے تھے۔ لئن اقمتم الصلاة و اتيتم الزكاة ... و عززتموهم و اقرضتم الله

۸۔ خداوند عالم نے بنی اسرائیل سے نماز کے قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی، انبیاء ﷺ پر ایمان لانے اور راہ خدا میں انفاق کرنے کا عہد و پیمان لیا۔ و لقد اخذ الله ميثاق بني اسرائيل ... و اقرضتم الله قرضاً حسناً

بظاہر دکھائی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بنی اسرائیل کے ساتھ ميثاق اور عہد و پیمان کے منجملہ موارد میں سے بعض وہ مسائل ہیں جنہیں جملہ "لئن اقمتم ..." نے بیان کیا ہے۔

۹۔ شرعی فرائض میں سے نماز کے قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی اور راہ خدا میں خرچ کرنے کو خاص اہمیت حاصل

ہے۔ لئن اقمتم الصلاة و ایتیم الزکاة ... و اقرضتم بلا شک و تردید بنی اسرائیل کے لئے صرف یہی شرعی فرائض نہیں تھے جن کا ذکر کیا گیا لہذا ان کی تصریح اور انہیں ترک کرنے والوں کو کافر قرار دینا، ان شرعی فرائض کی خاص اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

۱۰۔ خداوند عالم کی طرف سے بنی اسرائیل کی نصرت؛ نماز کے قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی، انبیاء ﷺ پر ایمان اور راہ خدا میں انفاق سے مشروط ہے۔ انی معکم لئن اقمتم الصلاة ... و اقرضتم اللہ قرضا حسناً مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "انی معکم" کو "لئن اقمتم" کیلئے جواب شرط اور جواب قسم کے طور پر اخذ کیا گیا ہے۔ یعنی دراصل جملہ "لئن اقمتم" کے دو جزء ہیں: ایک "انی معکم" اور دوسرا "لا کفرن..."۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی خاص مدد و نصرت اس سے مشروط ہے کہ وہ خدا کے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان پر پورا اتریں۔ لقد اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل ... و قال اللہ انی معکم جملہ "قال اللہ" کے "لقد اخذ اللہ" پر عطف سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی خاص مدد اس صورت میں حاصل ہوتی ہے جب اس کے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان کو پورا کیا جائے۔

۱۲۔ انبیائے الہی ﷺ پر ایمان، ان کا احترام اور ان کی مدد کیلئے جنگ و جہاد میں حصہ لینا لازمی ہے۔ آمنتم برسلی و عزرتموہم "عزز" کا مادہ "عززصر" ہے اور اس کا معنی کسی کی مدد کرنا اور اس کیلئے لڑنا ہے۔ (لسان العرب)

۱۳۔ خدا نے بنی اسرائیل سے جن چیزوں کا عہد و پیمان لیا ان میں ایک یہ تھی کہ وہ حضرت موسیٰ ﷺ کے بعد مبعوث ہونے والے انبیاء ﷺ پر ایمان لائیں گے۔ لئن اقمتم الصلاة و ایتیم الزکاة و آمنتم برسلی نماز اور زکوٰۃ کے وجوب کے بعد انبیاء ﷺ پر ایمان لانے کا تذکرہ اس بات کی علامت ہے کہ رسل سے مراد وہ انبیاء ﷺ ہیں جو حضرت موسیٰ ﷺ کے بعد مبعوث ہوں گے کیونکہ درحقیقت حضرت موسیٰ ﷺ کے ذریعے ان تک نماز اور زکوٰۃ کے وجوب کا حکم پہنچائے جانے کے بعد انبیاء ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۴۔ بنی اسرائیل کے درمیان کئی انبیاء ﷺ تشریف لائے۔ *

آمنتہ برسلے

۱۵۔ خداوند عالم کی بارگاہ میں انبیاء ﷺ کا مقام بہت بلند و بالا ہے۔ عزرتوہم

۱۶۔ انفاق راہ خدا میں کرنا چاہیئے۔ لئن ... و اقرضتم اللہ قرضاً حسناً

۱۷۔ خداوند متعال کو ادا کیا جانے والا قرض (راہ خدا میں انفاق) اچھا اور بہتر ہونا چاہیئے۔ و اقرضتم اللہ قرضاً حسناً

یہ اس بنا پر کہ جب "قرضاً" مفعول مطلق ہو تو "حسناً" راہ خدا میں خرچ کرنے کی کیفیت بیان کر رہا ہوگا یعنی اچھے طریقے سے انفاق کرو مثلاً احسان نہ جتلاؤ یا ریاکاری نہ کرو و...

۱۸۔ خداوند متعال کو ادا کیا جانے والا قرض (انفاق) اچھی چیزوں میں سے ہونا چاہیئے۔ و اقرضتم اللہ قرضاً حسناً

"قرض" اس ادھار کو کہتے ہیں جو دوسروں کو دیا جائے۔ (لسان العرب) اس معنی کی اساس پر "قرضاً" مفعول بہ ہے اور "حسناً" ان چیزوں کی صفات بیان کر رہا ہے جو راہ خدا میں خرچ کی جاتی ہیں۔

۱۹۔ راہ خدا میں خرچ کرنا اسے قرض دینے کے زمرے میں آتا ہے۔ و اقرضتم اللہ قرضاً حسناً

۲۰۔ نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی، انبیاء ﷺ پر ایمان، ان کی مدد و نصرت اور راہ خدا میں خرچ کرنا قطعی طور پر گناہوں

سے چشم پوشی (تکفیر گناہ) اور یقینی طور پر جنت میں داخل کیے جانے کا باعث بنے گا۔ لئن اقمتم ... لا کفرن عنکم سیئاتکم و لا دخلنکم جنات

۲۱۔ بنی اسرائیل کے گناہوں کا نظر انداز کیا جانا (تکفیر گناہ) اور ان کا جنت میں داخل ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ

وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، انبیاء ﷺ پر ایمان لائیں، ان کی مدد کریں اور راہ خدا میں خرچ کریں۔ لئن اقمتم الصلاة ... و لا دخلنکم جنات

۲۲۔ ایمان اور نیک اعمال کی انجام دہی خداوند متعال کی طرف سے گناہوں سے چشم پوشی (تکفیر گناہ) کا باعث بنتی

ہے۔ لئن اقمتم الصلاة ... لا کفرن عنکم سیئاتکم

۲۳۔ گناہوں کا نظر انداز کیا جانا (تکفیر گناہ) اور جنت میں داخل ہونا خداوند عالم کی طرف سے اپنے بندوں کی نصرت کی

ایک جھلک ہے۔

و قال الله انى معكم لئن اقمتم الصلاة ... لا كفرن عنكم سياتكم و لا دخلنكم جنات يه اس بنا پر كه جب "لا كفرن"
 "انى معكم" كى تفسير هو۔

۲۳۔ جزا كى طرف توجه انسان كو عمل بجالانے كى ترغيب دلاتى هے۔ لئن اقمتم الصلاة ... لا كفرن عنكم سياتكم و
 لا دخلنكم جنات

۲۵۔ بهشت ميں داخل هونا گنا هوں سے پاك هونے پر موقوف هے۔ لا كفرن عنكم سياتكم و لا دخلنكم جنات
 ۲۶۔ خداوند متعال يقيناً اپنے وعدوں كو پورا كرتا هے۔ لئن اقمتم الصلاة ... لا كفرن عنكم سياتكم و لا دخلنكم
 جنات "لا كفرن" اور "لا دخلنكم" ميں لام اور نون تاكيد اور جمله "لئن اقمتم الصلاة" ميں پنهان قسم خداوند متعال كے
 وعدوں كى قاطعيت پر دلالت كرتى هیں۔

۲۷۔ بهشت ميں رواں دواں نهريں اور كئى باغ موجود هیں۔ جنات تجرى من تحتها الانهار
 ۲۸۔ خداوند متعال كے عهد و پيمان اور احكام پر عمل كرنے والوں ميں سے هر كوئى ايك مخصوص بهشت سے بهر مند
 هوكا۔ لقد اخذ الله ميثاق ... لئن اقمتم الصلاة ... لا دخلنكم جنات احكام و فراين الهى پر عمل كرنے والوں كے
 متعدد بهشتوں (جنات) سے بهر مند هونے كى صورت يه هو سكتى هے كه ان ميں هر ايك كو ايك مخصوص بهشت ملے۔
 ۲۹۔ خداوند متعال سے عهد و پيمان باندھنے اور اس كى جانب سے احكام كے بيان كيے جانے كے بعد كفر اختيار
 كرنا راه اعتدال سے بھٹك جانا هے۔ و لقد اخذ الله ميثاق ... فمن كفر بعد ذلك منكم فقد ضل سواء السبيل
 مذكور بالا مطلب ميں "ذلك" كو جمله "لقد اخذ الله" اور "قال الله ... لئن اقمتم الصلاة..." كيلئے اشاره كے طور پر اخذ
 كيا گيا هے۔

۳۰۔ جنت ميں داخل هونے اور گنا هوں كى بخشش كا وعده ملنے كے بعد كفر (خداوند عالم سے كيے هونے وعدے كى
 خلاف ورزى، نماز ترك كرنا و...) ضلالت و گمراهى اور انحراف هے۔ لا كفرن عنكم سياتكم ... فمن كفر بعد ذلك
 منكم فقد ضل سواء السبيل

یہ اس بنا پر کہ جب "ذلك" کا مشار الیہ جملہ "لا کفرن... " اور "لا دخلنکم" ہو۔

۳۱۔ انبیائے خدا ﷺ میں سے کسی کا انکار، ان کی مدد سے اجتناب اور نماز کے قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی اور راہ خدا میں خرچ کرنے سے گریز، کفر و ضلالت ہے۔ لئن اقمتم الصلاة ... فمن کفر

۳۲۔ خداوند عالم کے عہد و پیمان کو توڑنا کفر اور گمراہی ہے۔ و لقد اخذ الله ميثاق ... فمن کفر بعد ذلك منکم فقد ضل

۳۳۔ نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی، انبیاء ﷺ پر ایمان اور ان کی مدد، راہ خدا میں انفاق اور اس کے عہد و پیمان کی وفا درمیانہ راستہ ہے۔ لئن اقمتم الصلاة ... سواء السبيل

۳۴۔ افراط و تفریط سے اجتناب اور تمام امور میں اعتدال سے کام لینا لازمی ہے۔ سواء السبيل
"سواء السبيل" سے تعبیر کرنا کہ جس کا معنی درمیانہ اور معتدل راستہ ہے، اس بات کی علامت ہے کہ اعتدال اور میانہ روی خداوند متعال کی بارگاہ میں پسندیدہ اور مطلوب ہے۔

احکام: احکام کا بیان ۲۹

ادیان: ادیان میں زکوٰۃ ۸؛ ادیان میں نماز ۸

اعتدال: اعتدال کی اہمیت ۳۳

افراط: افراط سے اجتناب ۳۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۶؛ اللہ تعالیٰ کا علم ۵؛ اللہ تعالیٰ کا عہد ۱، ۸، ۱۱، ۱۳، ۲۹؛ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ۳؛ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ۱؛ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اجر ۲۸؛ اللہ تعالیٰ کی امداد ۳، ۲۳؛ اللہ تعالیٰ کی امداد کی شرائط ۱۰، ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۲؛ اللہ تعالیٰ کے وعدے کا حتمی ہونا ۲۶

امداد: امداد کا وعدہ ۲

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کا احترام ۱۲؛ انبیاء ﷺ کا دفاع ۴، ۱۲؛ انبیاء ﷺ کا مقام ۱۵؛ انبیاء ﷺ کو جھٹلانا ۳۱؛ انبیاء ﷺ کی حمایت ۲۰، ۲۱، ۳۳؛ انبیاء ﷺ کی حمایت ترک کرنا ۳۱

انحراف: انحراف کے موارد ۲۹

انسان: انسان کا عمل ۵

انفاق: انفاق تحرک کرنا ۳۱؛ انفاق کی اہمیت ۹؛ انفاق کی شرائط ۱۷، ۱۶، ۱۸؛ انفاق کے اثرات ۲۰، ۲۱؛ پسندیدہ چیزوں کا انفاق ۱۸؛ راہ خدا میں انفاق ۸، ۱۰، ۱۶، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۳۳؛

ایمان: انبیاء ﷺ پر ایمان ۷، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۲۰، ۲۱، ۳۳؛ ایمان کا متعلق ۷، ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۲۰، ۲۱، ۳۳؛ ایمان کے اثرات ۲۱، ۲۲

بارہ کا عدد: ۲

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل سے عہد ۱، ۸، ۱۳؛ بنی اسرائیل کا شرعی فریضہ ۷؛ بنی اسرائیل کو خبردار کرنا ۶؛ بنی اسرائیل کی عہد شکنی ۶؛ بنی اسرائیل کی مدد ۳، ۱۰؛ بنی اسرائیل کے انبیاء ﷺ ۱۳؛ بنی اسرائیل کے برگزیدہ لوگ ۲؛ بنی اسرائیل کے گناہوں کا نظر انداز کیا جانا (تکفیر گناہ) ۲۱؛ بنی اسرائیل کیلئے حکم نماز ۷؛ بنی اسرائیل میں انفاق ۷؛ بنی اسرائیل میں زکوٰۃ ۷؛ بہشت: بہشت کا وعدہ ۳۰؛ بہشت کی نعمتیں ۲۷؛ بہشت کی نہریں ۲۷؛ بہشت کے باغات ۲۷؛ بہشت میں داخل ہونا ۲۳؛ بہشت میں داخل ہونے کے اسباب ۲۰، ۲۱، ۲۵، ۲۸؛

تحریک: تحریک کے اسباب ۲۳

تفریط: تفریط سے اجتناب کرنا ۳۳

ذکر: ذکر کے اثرات ۲۳

رہبری: رہبری کا انتخاب ۳

زکوٰۃ: زکوٰۃ ادا نہ کرنا ۳۱؛ زکوٰۃ کی ادائیگی ۸، ۳۳؛ زکوٰۃ کی ادائیگی کی اہمیت ۹، ۱۰؛ زکوٰۃ کے اثرات ۲۰، ۲۱

شرعی فریضہ: رعی فریضہ کا پیش خیمہ ۲۳

صراط مستقیم: ۳۳

عمل: عمل کی پاداش ۲۳

عہد: ایفائے عہد ۶، ۳۳؛ ایفائے عہد کی اہمیت ۱۱؛ ایفائے عہد کی پاداش ۲۸

عہد شکنی: عہد شکنی کے اثرات ۳۰، ۳۲

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۱۶

قرض: اللہ تعالیٰ کو قرض دینا ۱۴، ۱۸، ۱۹؛ قرض کے آداب ۱۴، ۱۸

کفر: کفر کے اثرات ۲۹، ۳۰؛ کفر کے موارد ۳۱، ۳۲

گمراہی: گمراہی کے موارد ۳۰، ۳۱، ۳۲

گناہ: گناہ سے پاک ہونا ۲۵؛ گناہ سے چشم پوشی (تکفیر

گناہ) ۲۳؛ گناہ سے چشم پوشی (تکفیر گناہ) کے اسباب ۲۰، ۲۲

مبارزت: راہ خدا میں مبارزت ۱۲

مغفرت: مغفرت کا وعدہ ۳۰

مقربین: ۱۵

نماز: نماز ترک کرنے کے اثرات ۳۰؛ نماز قائم کرنا ۸، ۳۳؛ نماز قائم کرنے کی اہمیت ۹، ۱۰؛ نماز قائم نہ کرنا ۳۱؛ نماز کے

اثرات ۲۰، ۲۱

نیکی: نیکی کے اثرات ۲۲

وعدہ: وعدہ پورا کرنا ۲۶

آیت ۱۳

﴿فَبِمَا نَقَضْتُمْ مِيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

پھر ان کی عہد شکنی کی بنا پر ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت بنادیا وہ ہمارے کلمات کو ان کی جگہ سے ہٹا دیتے ہیں اور انہوں نے ہماری یاد دہانی کا اکثر حصہ فراموش کر دیا ہے اور تم ان کی خیانتوں پر برابر مطلع ہوتے رہو گے علاوہ چند افراد کے، لہذا ان سے درگزر کرو اور ان کی طرف سے کنارہ کشی کرو کہ اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا

ہے۔

۱۔ کچھ ہی عرصے بعد بنی اسرائیل نے خداوند عالم کا عہد و پیمان توڑ دیا۔

و لقد اخذ الله ميثاق بني اسرائيل ... فيما نقضهم ميثاقهم "فبما نقضهم" میں کلمہ "فای" اس پر دلالت کرتا ہے کہ عہد و پیمان کرنے اور اسے توڑے جانے کے درمیان زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا۔

۲۔ بنی اسرائیل کے کفر اور گمراہی کی علت ان کا اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان کو توڑنا ہے۔

فمن كفر بعد ذلك منكم فقد ضل ... فيما نقضهم ميثاقهم لعناهم اس سے پہلے والی آیت شریفہ "و لقد اخذ الله ... فمن كفر بعد ذلك منكم فقد ضل سواء السبيل" کے مطابق کفر و گمراہی کا سبب ان کا اللہ تعالیٰ کے عہد و پیمان کو توڑنا ہے جبکہ مورد بحث آیہ شریفہ میں بنی اسرائیل کا عہد شکنی کے عنوان سے تعارف کرایا گیا ہے۔

۳۔ خداوند متعال نے عہد شکن بنی اسرائیل کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ان کے دلوں کو حق قبول کرنے سے

روک دیا۔ فيما نقضهم ميثاقهم لعناهم و جعلنا قلوبهم قاسية

۳۔ بنی اسرائیل کو ان کی عہد شکنی کی سزا کے طور پر لعنت خداوندی اور قساوت قلبی میں مبتلا کر دیا گیا۔
فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم و جعلنا قلوبهم قاسية

۵۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت (رحمت خداوندی سے دوری) اور قساوت قلبی عہد خداوندی کو توڑنے کی سزا ہے۔
فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم و جعلنا قلوبهم قاسية

۶۔ سنگدلی لعنت خداوندی کا نتیجہ ہے۔ لعناہم و جعلنا قلوبہم قاسیۃ لعنت کو قساوت اور سنگدلی سے پہلے ذکر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ لعنت: قساوت قلب میں مؤثر واقع ہوتی ہے۔

۷۔ انسان کے قلبی تغیرات و تبدلات خداوند عالم کے ہاتھ میں ہیں۔ و جعلنا قلوبہم قاسیۃ

۸۔ خداوند متعال نے یہودیوں کو عہد خداوندی کے توڑنے کے بارے میں خبردار کیا ہے۔ فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم و جعلنا قلوبهم قاسية

۹۔ خداوند عالم نے اپنا عہد و پیمان توڑنے والوں کو خبردار کیا ہے۔ فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم و جعلنا قلوبہم قاسیۃ

۱۰۔ بنی اسرائیل آسمانی کتب کی غلط تفسیر کیا کرتے تھے۔ یحرفون الکلم عن مواضعه تحریف کا معنی تغیر و تبدیلی ہے اور جیسا کہ کلمات کو ادھر ادھر کرنا یا ان میں کمی بیشی کرنا تحریف کہلاتا ہے اسی طرح ناروا تفسیر و تاویل بھی تحریف کے زمرے میں آتی ہے۔

۱۱۔ بنی اسرائیل (یہودیوں) نے تورات میں تحریف کی ہے۔ یحرفون الکلم عن مواضعه "کلم" جمع "کلمہ" ہے اور یہاں پر اس کا معنی گفتگو ہے۔ اس کا واضح اور مورد نظر مصداق تورات ہے۔ واضح رہے کہ بعد والی آیہ مجیدہ کے قرینہ کی بنا پر بنی اسرائیل سے مراد یہودی ہیں۔

۱۲۔ بنی اسرائیل کی سنگدلی تورات میں تحریف کا منبع ہے۔ و جعلنا قلوبہم قاسیۃ یحرفون الکلم عن مواضعه

جملہ "یحرفون" جملہ تفسیریہ ہے اور قساوت قلبی

کے اثرات بیان کر رہا ہے۔

۱۳۔ جب قساوت قلب اور حق کا نہ سمجھنا، گناہ اور اس کی سزا کا نتیجہ ہو تو اسے عذر شمار نہیں کیا جاسکتا۔
لَعْنَاهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً اَلْغَرِجَۃَ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ حَقَّاقٍ كَمَا اَدْرَاكَ سَعۡ عَاجِزٌ هُوَ لَیْکِنۡ چُونکہ ان کے عَاجِز ہونے کا سبب خود ان کے گناہ تھے لہذا خدا نے ان کی مذمت کی ہے۔ بنا بریں اگر حق کے ادراک اور فہم سے عاجز ہونا گناہ کا نتیجہ ہو تو اسے عذر شمار نہیں کیا جاسکتا۔

۱۴۔ بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کی یاد دہانیوں اور معارف و تعلیمات کا بڑا حصہ بھلا دیا۔ و نَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ
"حظ" کا معنی حصہ ہے اور اسے نکرہ لانا اس حصے کی اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

۱۵۔ بنی اسرائیل نے احکام خداوندی کے ایک بڑے حصے کو نظر انداز کرتے ہوئے اس پر عمل نہیں کیا۔
و نَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ بہت سارے مفسرین کا کہنا ہے کہ اس آیہ شریفہ میں نسیان کا معنی نظر انداز کرنا ہے۔
چنانچہ "لسان العرب" میں آیا ہے: النسيان الترك۔ یعنی نسیان کا مطلب ترک کرنا ہے اور نسیان کا ارتکاب کمرنے والوں کی مذمت اس مطلب کی تائید کرتی ہے۔

۱۶۔ بنی اسرائیل نے عہد الہی کو توڑ کر تحریف اور خداوند عالم کی بعض یاد دہانیوں کے بھلا دینے کی راہ ہموار کی۔
فَمَا نَقْضَهُمْ ... نَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ

۱۷۔ معارف الہی کو بھلا دینے کے علل و اسباب میں سے ایک سبب گناہ ہے۔ فَمَا نَقْضَهُمْ مِثْقَاهُمْ ... و نَسُوا
خطا مما ذُكِّرُوا بِهِ

۱۸۔ اگر نسیان گناہ اور اس کی سزا کا نتیجہ ہو تو اسے عذر شمار نہیں کیا جاسکتا۔ و نَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ
چونکہ خداوند عالم نے اپنے احکام بھلا دینے کی وجہ سے بنی اسرائیل کی مذمت کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نسیان عذر نہیں تھا کیونکہ یہ نسیان ان کی عہد شکنی کی سزا تھا۔

۱۹۔ یہودیوں نے تورات میں پائی جانے والی پیغمبر اکرم ﷺ کے بارے میں نشانیوں میں تحریف کی اور انہیں بھلا دیا۔ يَحْرِفُونَ اَلْكَلِمَ ... و نَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ یہ اس احتمال کی بنا پر کہ جب قرینہ مقام کی روشنی میں "اَلْكَلِمَ" اور "ما" ذکر و ابہ سے مراد

تورات میں موجود آنحضرت ﷺ کے بارے میں نشانیاں ہوں۔

۲۰۔ بنی اسرائیل کی اکثریت خیانت کار تھی۔ و لا تزال تطلع علي خائنة منهم الا قليلاً منهم

۲۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ اپنے دور کے یہودیوں کے اعمال اور سرگرمیوں پر ہمیشہ نگاہ رکھتے اور ان کی خیانتوں سے مکمل آگاہ تھے۔ و لا تزال تطلع علي خائنة منهم

۲۲۔ عہد رسالت کے اکثر یہودی آنحضرت ﷺ اور اسلام سے خیانت کی کوششوں میں مسلسل مصروف رہے۔
و لا تزال تطلع علي خائنة منهم چونکہ مذکورہ آیت شریفہ "ولا تزال تطلع..." کے ذریعے آنحضرت ﷺ کو مخاطب قرار دیتے ہوئے بنی اسرائیل کی خیانتوں سے آگاہ کر رہی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیانت آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کے بارے میں ہوتی تھی۔

۲۳۔ خداوند عالم کے عہد و پیمان کی خلاف ورزی خیانت کے اسباب فراہم کرتی ہے۔ فبما نقضهم ... علي خائنة منهم

۲۴۔ بنی اسرائیل میں سے بہت کم لوگ خداوند عالم کے عہد و پیمان کو پورا کرتے اور تحریف و خیانت سے پاک و منزہ اور احکام خداوندی کے پابند تھے۔ فبما نقضهم ميثاقهم ... و لا تزال تطلع علي خائنة منهم الا قليلاً" الا قليلاً" ان تمام صفات سے استثناء ہے جو بنی اسرائیل کے بارے میں بیان ہوئی ہیں۔

۲۵۔ بنی اسرائیل میں چند گنے چنے ایسے سالم لوگ بھی تھے جو خیانتکار نہیں تھے۔ لا تزال تطلع علي خائنة ... الا قليلاً منهم یہ اس بنا پر کہ جب "الا قليلاً" صرف جملہ "لا تزال..." سے استثناء ہو۔

۲۶۔ افراد اور گروہوں کو جانچتے وقت عدل و انصاف سے کام لینا لازمی ہے۔ لا تزال تطلع علي ... الا قليلاً منهم
قرآن کریم نے یہودیوں کی قدر و قیمت کا اندازہ لگاتے وقت بعض یہودیوں کے پاک و منزہ ہونے کا اعتراف کیا ہے اور یہ مسلمانوں کیلئے درس ہے کہ افراد اور گروہوں کی قدر و قیمت لگاتے اور جانچ پڑتال کرتے وقت عدل و انصاف کی اساس پر فیصلہ کریں۔

۲۷۔ پیغمبر اکرم ﷺ کو بنی اسرائیل کی خطاؤں سے عفو و درگزر کرنے اور ان سے ہر قسم کی محاذ آرائی سے

اجتناب کا حکم دیا گیا۔ فاعف عنہم و اصفح یہ اس بنا پر کہ جب "عنہم" کی ضمیر تمام بنی اسرائیل کی طرف لوٹ رہی ہو۔
 ۲۸۔ خدا کی طرف سے آنحضرت ﷺ کو تمام بنی اسرائیل کے ساتھ عفو و درگزر سے کام لینے اور ان سے نرم رویہ اختیار کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں بعض نیک و ذمہ دار لوگ بھی موجود تھے۔
 الا قليلا منهم فاعف عنہم و اصفح کلمہ "فای" کے ذریعے عفو و درگزر کو جملہ "ولما تزال ... الا قليلاً منہم" پر متفرع کرنا مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہے۔

۲۹۔ پیغمبر اکرم ﷺ کو بنی اسرائیل کے غیر خائن افراد سے عفو و درگزر سے کام لینے کا حکم دیا گیا ہے۔
 فاعف عنہم و اصفح یہ اس بنا پر کہ جب "عنہم" کی ضمیر صرف غیر خائن لوگوں کی طرف لوٹ رہی ہو۔

۳۰۔ خداوند متعال محسنین (نیک لوگوں) کو پسند کرتا ہے۔ ان اللہ یحب المحسنین

۳۱۔ کفار کے ساتھ عفو و درگزر سے کام لینا بھی اچھا اور نیک کام ہے۔ فاعف عنہم و اصفح ان اللہ یحب المحسنین

۳۲۔ عفو و درگزر سے کام لینا خداوند عالم کی محبت حاصل کرنے کا باعث بنتا ہے۔ فاعف عنہم و اصفح ان اللہ

یحب المحسنین

آسمانی کتب: آسمانی کتب میں تحریف ۱۰

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور بنی اسرائیل ۲۴، ۲۸، ۲۹؛ آنحضرت ﷺ اور یہودی ۲۱؛ آنحضرت ﷺ سے خیانت ۲۲؛ آنحضرت ﷺ کا عفو و درگزر سے کام لینا ۲۴، ۲۹؛ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۲۴، ۲۹؛ تورات میں آنحضرت ﷺ کا ذکر ۱۹

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲۱، ۲۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۸، ۹؛ اللہ تعالیٰ کا عہد ۱؛ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ۲۳؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محرومیت ۳، ۵؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۴؛ اللہ تعالیٰ کی لعنت ۳، ۵؛ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے اثرات ۶؛ اللہ تعالیٰ کی محبت کے اسباب ۳۲؛ اللہ تعالیٰ کی یاد دہانی کو بھلا دینا ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کے احکام کا بھلا

دینا ۱۴: اللہ تعالیٰ کے افعال ۳

اللہ کے محبوب لوگ: ۳۰

انسان: انسان کے قلبی تغیرات و تبدلات ۷

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل پر لعنت ۳: بنی اسرائیل سے عفو و درگزر کرنا ۲۸، ۲۹، ۲۷: بنی اسرائیل کا تحریف کرنا ۱۰، ۱۱، ۲۳: بنی اسرائیل کا عہد و پیمان ۲۳: بنی اسرائیل کا کفر ۲: بنی اسرائیل کا نسیان ۱۳: بنی اسرائیل کی اکثریت ۲۰: بنی اسرائیل کی اقلیت ۲۳، ۲۵: بنی اسرائیل کی خیانت ۲۰: بنی اسرائیل کی سنگدلی ۳، ۱۲: بنی اسرائیل کی عہد شکنی ۱، ۳، ۱۶: بنی اسرائیل کی گمراہی ۲: بنی اسرائیل کی محرومیت ۳: بنی اسرائیل کی نافرمانی ۱۵: بنی اسرائیل کے پابند نیک و ذمہ دار لوگ ۲۸: بنی اسرائیل کے دلوں پر مہر لگنا ۳: بنی اسرائیل کے عہد شکن افراد ۳

تحریف: تحریف کا پیش خیمہ ۱۶

تورات: تورات میں تحریف ۱۱: تورات میں تحریف کا سرچشمہ ۱۲

حق: حق قبول کرنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں ۳: حق کو سمجھنے کی راہ میں حائل رکاوٹیں ۱۳

خیانت: خیانت کا پیش خیمہ ۲۳

دین: دینی تعلیمات کو بھلا دینا ۱۷

عذر: ناقابل قبول عذر ۱۳، ۱۸

عفو و درگزر: عفو و درگزر کی اہمیت ۳۱: عفو و درگزر کے اثرات ۳۲: عفو و درگزر کے اسباب ۲۸

عہد: ایفاءئے عہد ۲۳

عہد شکن افراد: عہد شکن افراد کو خبردار کرنا ۹: عہد شکن افراد کی محرومیت ۳

عہد شکنی: عہد شکنی کی سزا ۳، ۵: عہد شکنی کے اثرات ۱۶، ۲۳: عہد شکنی کے اسباب ۲

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا: قدر و قیمت جانچتے وقت عدل و انصاف سے کام لینا ۲۶: قدر و قیمت جانچنے کا معیار ۲۶

قلب:

قساوت قلب ۵: قساوت قلب کے اثرات ۱۲: قساوت قلب کے اسباب ۶، ۱۳

کفار: کفار سے عفو و درگزر سے کام لینا ۳۱

کفر: کفر کے اثرات ۲

گمراہی: گمراہی کے اثرات ۲

گناہ: گناہ کی سزا ۱۳، ۱۸: گناہ کے اثرات ۱۳، ۱۴، ۱۸

لعنت: لعنت کے اسباب ۳

لعنت جن کے شامل حال ہے: ۳

لعنتی لوگ: ۳

نسیان: نسیان کا پیش خیمہ ۱۶: نسیان کے اسباب ۱۴، ۱۸

نیک لوگ: نیک لوگوں کی فضیلتیں ۳۰: نیک لوگوں کی محبوبیت ۳۰

نیکی: نیکی کے موارد ۳۱

یہود: صدر اسلام کے یہود ۲۱: یہود کو خبردار کرنا ۸: یہود کی اکثریت کی خیانت ۲۲: یہود کی خیانت ۲۱: یہود کی دشمنی ۱۹: یہود

کی طرف سے تحریف ۱۱: یہود کی عہد شکنی ۸: یہود کی فراموشی ۱۹

آیت ۱۲

﴿وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَى أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَعْرَبْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾.

اور جن لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم نصرانی ہیں ہم نے ان سے بھی عہد لیا اور انہوں نے بھی ہماری نصیحت (انجیل) کے ایک حصہ کو فراموش کر دیا تو ہم نے بطور سزا ان کے درمیان عداوت اور بغض کو قیامت تک کے لئے راستہ دے دیا اور عنقریب خدا انہیں ان باتوں سے باخبر کرے گا جو وہ انجام دے رہے تھے۔

۱۔ نصرانیت کے دعویٰ داروں (عیسائی) کے ساتھ عہد الہی و من الذین قالوا انا نصاری اخذنا میثاقہم

۲۔ عیسائی، نصرانیت (حضرت عیسیٰ ﷺ اور دین خدا کی نصرت) کا جھوٹا دعویٰ کرتے تھے۔

و من الذین قالوا انا نصاری اخذنا میثاقہم خداوند متعال نے یہ بیان کرنے کیلئے کہ عیسائی نصرانیت کا صرف دعویٰ ہی کرتے ہیں فرمایا: "و من الذین قالوا" اور یہ نہیں فرمایا "و من النصاری" کیونکہ وہ نہ تو دین نصرانیت کے پابند تھے اور نہ حضرت عیسیٰ ﷺ اور دین خدا کی نصرت کرتے تھے۔

۳۔ ایمان کا دعویٰ خدا کی طرف سے کئی ذمہ داریاں عائد کیے جانے کا سبب بنتا ہے۔ قالوا انا نصاری اخذنا میثاقہم

۴۔ عہد شکن نصاریٰ کی نسبت عہد شکن یہودیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ فبما نقضہم ... و من الذین قالوا انا نصاری

"من الذين" محذوف بتداء کی خبر ہے، یعنی "من الذين قالوا انا نصاري قوم اخذنا ميثاقهم" بنا بریں آیہ شریفہ صرف بعض عیسائیوں کی طرف سے عہد شکنی کو بیان کر رہی ہے۔ جبکہ اس کے برعکس یہودیوں کے بارے میں فرمایا تھا کہ چند افراد کے علاوہ باقی سب عہد شکن تھے۔

۵۔ نصاریٰ نے تھوڑے ہی عرصے بعد خدا کی بعض یاد دہانیوں اور نصیحتوں کو بھلا دیا۔

و من الذين قالوا انا نصاري ... فنسوا حظا مما ذكروا به "فنسوا" میں "فای" اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عہد و پیمان اور اسکے توڑنے کے درمیان زیادہ وقت کا فاصلہ نہیں تھا۔

۶۔ نصاریٰ نے خدا کے ساتھ اپنے عہد و پیمان کو بھلاتے ہوئے، اس کی خلاف ورزی کی۔ اخذنا ميثاقهم فنسوا حظا مما ذكروا به

۷۔ نصاریٰ نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں انجیل میں موجود علامات اور نشانیاں ختم کر دیں اور انہیں بھلا دیا۔
و من الذين قالوا انا نصاري اخذنا ... فنسوا حظا مما ذكروا به "فنسوا حظا مما ذكروا" سے مراد آنحضرت ﷺ کی وہ نشانیاں ہوں جو انجیل میں بیان ہوئی تھیں اور قرینہ مقام اس پر دلالت کر رہا ہے۔
۸۔ عیسائیوں کا قیامت تک ایک دوسرے سے دائمی بغض و کینہ اور دشمنی۔ فاغرینا بینہم العداۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ "اغرینا" "غرائی" سے ہے کہ جس کا معنی ہے وہ چیز جس سے جوڑا جائے یعنی وہ صرف عداوت و دشمنی کے ذریعے ایک دوسرے سے متصل ہیں۔

۹۔ عیسائیوں کا ایک دوسرے سے دائمی کینہ اور دشمنی ان کی طرف سے خدا کے عہد و پیمان کو توڑنے اور اس کی یاد دہانیوں کو بھلا دینے کی سزا ہے۔ و من الذين قالوا انا نصاري اخذنا ميثاقهم فنسوا حظاً ... فاغرینا بینہم العداۃ
۱۰۔ یہود و نصاریٰ کی قیامت تک ایک دوسرے سے دائمی دشمنی اور بغض و کینہ۔ و لقد اخذ الله ميثاق بنی اسرائیل ... العداۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ

اس بنا پر کہ "ینتھم" کی ضمیر یہود و نصاریٰ کی طرف لوٹائی جائے۔

۱۱۔ عہد خداوندی کو توڑنا اور اس کی یاد دہانیوں کو بھلا دینا ادیان کے پیروکاروں میں کینہ اور دشمنی پیدا کرنے کے اسباب فراہم کرتا ہے۔ اخذنا میثاقہم فنسوا حظا مما ذکرنا بہ فاغرینا بینہم العداۃ والبغضاء

۱۲۔ عیسائی روز قیامت تک باقی رہیں گے۔ فاغرینا بینہم العداۃ و البغضاء الی یوم القیامۃ

۱۳۔ یہودی روز قیامت تک باقی رہیں گے۔ فاغرینا بینہم العداۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ جب "ینتھم" کی ضمیر یہود و نصاریٰ کی طرف لوٹ رہی ہو۔

۱۴۔ عہد خداوند کو توڑنے کی بنا پر یہود و نصاریٰ کو سزا دینے کی وضاحت کر کے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خبردار کیا ہے۔
فبما نقضہم میثاقہم ... و من الذین قالوا انا نصاریٰ اخذنا میثاقہم فنسوا یہ جملہ "اذکروا... میثاقہ" (یعنی اے مسلمانو عہد خدا کو بھلا نہ دینا) ذکر کرنے کے بعد عہد شکنی کی بنا پر عیسائیوں اور یہودیوں کو سزا دینے کی وضاحت کا مقصد مسلمانوں کو خبردار کرنا ہے مبادا وہ بھی اہل کتاب کی مانند خدا کے عہد و پیمان کو توڑ ڈالیں۔

۱۵۔ تمام انسانوں کی موت اور قیامت کے آغاز کے درمیان کوئی فاصلہ زمانی نہیں ہے۔

فاغرینا بینہم العداۃ و البغضاء الی یوم القیامۃ روز قیامت تک عیسائیوں کا باقی رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ قیامت اور انسانوں کی موت کے درمیان کوئی فاصلہ زمانی نہیں ہے۔

۱۶۔ خداوند متعال عیسائیوں کو ان کے ہمیشگی اعمال سے آگاہ کریگا۔ و سوف ینبئہم اللہ بما کانوا یصنعون

چونکہ فعل مضارع "یصنعون" "کانوا" کے بعد واقع ہوا ہے اس لئے استمرار پر دلالت کر رہا ہے۔

۱۷۔ خداوند متعال اُمتوں کو اُن کے ہمیشگی اعمال سے آگاہ کریگا۔

و سوف ينبئهم الله بما كانوا يصنعون

۱۸۔ عیسائی عہد خداوندی کو توڑنے اور اندرونی اختلافات کے نتیجے میں اپنے لئے ذلت آمیز زندگی کا انتخاب کریں گے۔
فاغرینا ... و سوف ينبئهم الله بما كانوا يصنعون یہ اس احتمال کی بنا پر ہے کہ "سوف ينبئهم" عیسائیوں کی دنیوی سزا بیان کر رہا ہو، اس کے مطابق "ماکانوا یصنعون" ان مشکلات و مصائب کی طرف اشارہ ہے، جو وہ آپس میں دشمنی اور بغض و عداوت کی وجہ سے اپنے لئے پیدا کرتے ہیں۔

۱۹۔ اللہ تعالیٰ نے عہد شکن عیسائیوں کو عذاب اور ان کے اعمال کی سزا کی دھمکی دی ہے۔
و سوف ينبئهم الله بما كانوا يصنعون "ينبئهم الله..." کا جملہ انہیں سزا دینے سے کنایہ ہے۔

۲۰۔ قیامت کے دن اُمتوں کا اپنے اعمال سے آگاہ ہونا۔ الی یوم القيامة و سوف ينبئهم الله بما كانوا يصنعون

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ انجیل میں ۷

اختلاف: اختلاف کے اثرات ۱۸

ادیان کے پیروکار: ادیان کے پیروکاروں کی دشمنی ۱۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۱۳، ۱۹؛ اللہ تعالیٰ کا عہد ۱؛ اللہ تعالیٰ کی یاد دہانیوں کو بھلا دینا ۵، ۹، ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کے

افعال ۱۶، ۱۷؛ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو بھلا دینا ۶

امت: اُمت کا عمل ۱۷؛ امتیں قیامت کے دن ۲۰

انسان: انسان کی موت ۱۵

ایمان: ایمان کے اثرات ۳

دشمنی:

دشمنی کا پیش خیمہ ۱۱

ذمہ داری: ذمہ داری کا پیش خیمہ ۳

زندگی: ذلت کی زندگی ۱۸

عمل: عمل کی سزا ۱۹

عہد شکنی: عہد شکنی کی سزا ۱۳، ۹؛ عہد شکنی کے اثرات ۱۱، ۱۸

عیسائی: عہد شکن عیسائی ۳؛ عیسائی اور آنحضرت ﷺ ۷؛ عیسائیوں کا جھوٹ ۲؛ عیسائیوں کا عذاب ۱۹؛ عیسائیوں کا عمل ۱۶؛ عیسائیوں کو خبردار کرنا ۱۹؛ عیسائیوں کی سزا ۱۳، ۱۸؛ عیسائیوں کی عہد شکنی ۶، ۱۸، ۹، ۱۹؛ عیسائیوں کی فراموشی ۵، ۶، ۷؛ عیسائیوں کے دعوے ۲؛ عیسائیوں کے ساتھ عہد ۱؛ عیسائیوں میں اختلاف ۱۸؛ عیسائیوں میں بغض ۸، ۹، ۱۰؛ عیسائیوں میں دشمنی ۸، ۹، ۱۰

قیامت: قیامت کا آغاز ۱۵؛ قیامت کے دن حقائق کا ظہور ۲۰

مسلمان: مسلمانوں کو خبردار کرنا ۱۳

مسیحیت: مسیحیت کا دوام ۱۲؛ مسیحیت کی تاریخ ۱۲

یہود: یہود اور عیسائی ۳، ۱۰؛ یہود کا بغض ۱۰؛ یہود کا دوام ۱۳؛ یہود کی تاریخ ۱۳؛ یہود کی دشمنی ۱۰؛ یہود کی سزا ۱۳؛ یہود کی عہد شکن افراد ۳

آیت ۱۵

﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ﴾

اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آچکا ہے جو ان میں سے بہت سی باتوں کی وضاحت کر رہا ہے جن کو تم کتاب خدا میں سے چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر بھی کرتا ہے تمہارے پاس خدا کی طرف سے نور اور روشن کتاب آچکی ہے۔

۱۔ خداوند متعال کی طرف سے اہل کتاب کو اسلام قبول کرنے اور پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت۔
یا اہل الکتاب قد جاءکم رسولنا

۲۔ پیغمبر اکرم ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ قد جاءکم رسولنا

۳۔ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ہمیشہ تورات اور انجیل کے بہت سارے حقائق کو چھپائے رکھتے تھے۔
مما کنتم تخفون من الکتاب گذشتہ آیات کی روشنی میں اہل کتاب سے مراد یہود بھی ہیں اور نصاریٰ بھی، بنا بریں
"الکتاب" سے مراد تورات اور انجیل دونوں ہیں۔

۴۔ تورات اور انجیل کے چھپائے گئے بہت سارے حقائق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔
رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون

۵۔ پیغمبر اکرم ﷺ کا گذشتہ آسمانی کتب کے حقائق سے مطلع و آگاہ ہونا۔ رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون

۶۔ تورات اور انجیل کے مخفی حقائق کو بیان کرنا پیغمبر اکرم ﷺ کی حقانیت کی دلیل ہے۔

یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب "قد جانکم رسولنا" کے بعد "یبین لکم..." کا جملہ آنحضرت ﷺ کی حقانیت

کی

دلیل کی طرف اشارہ ہے۔ اس معنی کی تائید "کنتم تخفون" کے جملے کے ذریعے ہو رہی ہے جو گزشتہ تمام ادوار میں حقائق کو چھپانے پر دلالت کر رہا ہے۔

۷۔ آنحضرت ﷺ اہل کتاب کی طرف سے چھپائے گئے حقائق کو فاش کرنے یا انہیں بیان کرنے سے چشم پوشی کرتے تھے۔ بین لکم ... و یعفوا عن کثیر مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ آیت کے گزشتہ حصے کی روشنی میں "کثیر" سے چھپائے گئے حقائق ہوں، بنا بریں عفو و درگزر کا معنی فاش نہ کرنا اور انہیں جوں کا توں چھوڑ دینا ہے۔

۸۔ پیغمبر اکرم ﷺ اہل کتاب کی بہت ساری خطاؤں سے چشم پوشی اور ان سے درگزر کرتے تھے۔ و یعفوا عن کثیر اس احتمال کی اساس پر کہ عفو (خطا سے درگزر) کے معنی کے پیش نظر "کثیر" سے مراد چھپائے گئے حقائق نہیں بلکہ اہل کتاب کے گناہ اور ان کی لغزشیں ہوں۔

۹۔ قرآن کریم خود بھی نور اور روشن ہے اور حقائق کو بھی بیان اور روشن کرتا ہے۔ قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین اس بنا پر کہ نور اور کتاب سے مراد قرآن کریم ہو، بعد والی آیہ شریفہ میں "بہ" کی مفرد ضمیر کو لوٹانا اس احتمال کو تقویت بخشتا ہے۔

۱۰۔ پیغمبر اکرم ﷺ ایسی کتاب کے ہمراہ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں، جو خود روشن ہے اور حقائق کو روشن کرتی ہے۔ قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین اس بنا پر کہ "نور" سے مراد آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی ہو، کتاب کا اس پر عطف اسکی تائید کرتا ہے، کیونکہ عطف میں بنیادی قانون یہ ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ مختلف ہوں۔

۱۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ خود بھی نور اور ہدایت یافتہ ہیں اور دوسروں کو بھی نور عطا کرتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں۔
قد جاء کم من اللہ نور

۱۲۔ قرآن کریم خدا کی جانب سے بھیجی گئی ایسی کتاب ہے جو حقائق کو روشن کرتی ہے۔ قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین

۱۳۔ خداوند متعال نے اہل کتاب کو قرآن کریم پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ یا اهل الکتاب ... قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین

۱۴۔ قرآن کریم پیغمبر اکرم ﷺ کے دور میں ہی کتابی اور تحریری شکل اختیار کر چکا تھا۔ کتاب مبین

۱۵۔ پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی عظمت۔

قد جاء کم من اللہ نور و کتاب مبین "نور" اور "کتاب" کو نکرہ لانے کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن کریم کی عظمت اس سے کہیں زیادہ ہے کہ انسان اس کی تہہ تک پہنچ پائے اور اس کی حقیقت کو مکمل طور پر پہچان سکے۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور آسمانی کتب ۵; آنحضرت ﷺ اور انجیل ۳; آنحضرت ﷺ اور اہل کتاب ۷،
 ۸; آنحضرت ﷺ اور تورات ۳; آنحضرت ﷺ کا عفو و درگزر ۸; آنحضرت ﷺ کا علم ۵; آنحضرت ﷺ کا مقام و منزلت ۲; آنحضرت ﷺ کا نقش و کردار ۳، ۱۱; آنحضرت ﷺ کا ہدایت کرنا ۱۱; آنحضرت ﷺ کی حقانیت ۶;
 آنحضرت ﷺ کی رسالت ۱۰; آنحضرت ﷺ کی عظمت ۱۵; آنحضرت ﷺ کی کتاب ۱۰; آنحضرت ﷺ کی نبوت ۲;
 آنحضرت ﷺ کی ہدایت ۱۱

اسلام: اسلام کی دعوت دینا ۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی دعوت ۱، ۱۳

انجیل: انجیل کی تعلیمات ۶; انجیل کے حقائق کو چھپانا ۳، ۳، ۶

اہل کتاب: اہل کتاب اور حق کا کتمان ۳، ۷; اہل کتاب سے درگزر ۷; اہل کتاب کو دعوت ۱، ۱۳; اہل کتاب کی خطائیں

۸

ایمان: آنحضرت ﷺ پر ایمان ۱; ایمان کا متعلق ۱، ۱۳; ایمان کی دعوت ۱; قرآن کریم پر ایمان ۱۳

تورات: تورات کی تعلیمات ۶; تورات کے حقائق کا کتمان ۳، ۳، ۶

حقائق: حقائق کو روشن کرنا ۹

عیسائی: عیسائی اور حق کا کتمان ۳

قرآن کریم: قرآن کریم صدر اسلام میں ۱۳; قرآن کریم کا کردار ۹، ۱۲; قرآن کریم کا ہدایت کرنا ۱۲; قرآن کریم کی تاریخ

۱۳; قرآن کریم کی عظمت ۱۵

یہود: یہود اور حق کا کتمان ۳

آیت ۱۶

﴿يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾

جس کے ذریعہ خدا اپنی خوشنودی کا اتباع کرنے والوں کو سلامتی کے راستوں کی ہدایت کرتا ہے اور انہیں تاریکیوں سے نکال کر اپنے حکم سے نور کی طرف لے آتا ہے اور انہیں صراطِ مستقیم کی ہدایت کرتا ہے۔

۱۔ جو لوگ رضائے خداوندی کے حصول کی کوشش کرتے ہیں خداوند انہیں صلح و سلامتی اور امن و سکون کی راہوں پر ڈال دیتا ہے۔ یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ہدایت سے مراد صرف امن و سلامتی کی راہوں کی طرف راہنمائی کرنا نہیں، بلکہ ان پر ڈال دینا ہے، کیونکہ صرف راہنمائی تو تمام انسانوں کیلئے موجود ہے، خواہ وہ رضائے خداوند حاصل کرنے کے درپے ہوں یا نہ ہوں۔

۲۔ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن کریم کے ذریعے انسانوں کو صلح و سلامتی اور امن و سکون کی راہوں کی طرف راہنمائی و ہدایت کی ہے۔ یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام "بہ" کی ضمیر سے مراد پیغمبر اکرم ﷺ بھی ہو سکتے

ہیں، کیونکہ آنحضرت ﷺ (نور) اور قرآن کریم (کتاب مبین) دونوں کا ہدف ایک ہے اور یہ ایک ہی چیز شمار ہوتے ہیں۔

۳۔ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ حقیقت واحدہ ہیں اور ان کا ہدف یکساں ہے یعنی (انسان کی ہدایت)۔ یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام "بہ" کی مفرد ضمیر کا قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ دونوں کی طرف لوٹایا جانا اس بات کی علامت ہے کہ ان کی حقیقت ایک ہی ہے اور ہدایت کرنے میں ایک ہی چیز شمار ہوتے ہیں۔

۳۔ انسان اپنی ہدایت (عاقبت) کی راہ خود ہموار کرتا ہے۔ یھدی ... من اتبع رضوانہ

۵۔ رضائے خداوندی کا حصول بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ من اتباع رضوانہ

۶۔ امن و سلامتی کی راہوں تک پہنچنا رسالت پیغمبر اکرم ﷺ کے اہداف میں سے ایک ہے۔

قد جاء کم رسولنا ... یهدی بہ اللہ من اتباع رضوانہ سبل السلام

۷۔ صلح و سلامتی انبیائے الہی کی ہدایت کے سائے میں۔ یهدی بہ اللہ من اتباع رضوانہ سبل السلام

۸۔ اہل کتاب کا آپس میں بغض و کینہ اور ایک دوسرے سے دشمنی کا خاتمہ پیغمبر اکرم ﷺ کی پیروی اور رضائے

خداوند کے حصول میں منحصر ہے۔ فاغرینا بینہم العداۃ والبغضاء ... یهدی بہ اللہ من اتباع رضوانہ

۹۔ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ خدا کے اذن سے انسانوں کو تاریکی اور گمراہی سے نکال کر نور و ہدایت کی طرف لے جاتے ہیں۔ و یمخرجہم من الظلمات الی النور باذنہ مذکورہ مطلب میں "باذنہ" کو "ینخر جہم" کا متعلق قرار دیا گیا ہے، اس بنا پر "ینخر جہم" کی ضمیر کو "نور" اور "کتاب" کی طرف لوٹانا ہوگا، نہ کہ "اللہ" کی طرف کیونکہ خدا اپنے اذن سے کوئی کام انجام دے، اس کا کوئی معنی نہیں بنتا۔

۱۰۔ خدا انسانوں کو ظلم اور اندھیرے سے نکال کر نور و ہدایت کی طرف لے جاتا ہے۔ یمخرجہم من الظلمات الی

النور اس بنا پر کہ "ینخر جہم" کی ضمیر فاعلی "اللہ" کی طرف لوٹائی جائے۔ اس صورت میں "باذنہ" کا معنی "بعلمہ" ہوگا۔

۱۱۔ گمراہی و باطل کی راہیں متعدد جبکہ ہدایت و حق کی راہ ایک ہی ہے۔ و یمخرجہم من الظلمات الی النور

مذکورہ بالا مطلب "ظلمات" کے جمع اور "نور" کے مفرد ہونے سے اخذ کیا گیا ہے۔

۱۲۔ انسان خدا کے اذن سے ہدایت تک دسترس حاصل کرتا ہے۔ یمخرجہم من الظلمات الی النور باذنہ

۱۳۔ انسان صرف خدا کے اذن اور مشیت سے ہی اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے درپے ہو سکتے ہیں۔

من اتباع رضوانہ ... باذنہ اس بنا پر کہ "باذنہ" "ینخر جہم" کے نہیں، بلکہ "اتباع" کے متعلق ہو۔

۱۳۔ انسان اپنے اعمال کی انجام دہی میں نہ مجبور ہیں اور نہ بالکل آزاد۔ (امر بین الامرین) من اتبع رضوانہ ... باذنہ

۱۵۔ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ انسانوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتے ہیں۔ و یرہدہم الی صراط مستقیم اس بنا پر کہ "یہد یھم" کا فاعل قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ ہوں۔

۱۶۔ خداوند متعال انسانوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ و یرہدہم الی صراط مستقیم

اس بنا پر کہ "یہد یھم" کا فاعل خدا ہو "باذنہ" کی قید نہ لانا اس احتمال کی تائید کرتا ہے۔

۱۷۔ انبیاء کا انتہائی ہدف انسانوں کو صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرنا ہے۔ یرہدہم الی صراط مستقیم

چونکہ رسالت کے اہداف و مقاصد شمار کرتے وقت صراط مستقیم کی طرف ہدایت کو آخر میں بیان کیا گیا ہے، لہذا

اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

۱۸۔ صراط مستقیم سبیل السلام (امن و سلامتی کی راہوں) سے بالاتر راستہ اور ایک خاص ہدایت کا محتاج ہے۔

یرہدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبیل السلام ... و یرہدہم الی صراط مستقیم "سبیل السلام" کی طرف ہدایت کو

"صراط مستقیم" کی طرف ہدایت سے پہلے ذکر کرنا اس بات کی علامت ہے کہ صراط مستقیم تک پہنچنے کیلئے "سبیل السلام" سے گزرنا پڑتا ہے۔

۱۹۔ امن و سلامتی کی راہوں تک اہل کتاب کی رسائی، گراہیوں سے ان کا نجات پانا اور صراط مستقیم پر گامزن ہونا

قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان لانے پہ موقوف ہے۔ یا اہل الکتاب قد جاءکم رسولنا ... یرہدہم الی صراط مستقیم

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم ۳: آنحضرت ﷺ کا نقش و کردار ۲، ۹، ۱۵: آنحضرت ﷺ کا

ہدایت کرنا ۳، ۱۵: آنحضرت ﷺ کی اطاعت کے اثرات ۸: آنحضرت ﷺ کے اہداف ۳، ۶

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا اذن ۹، ۱۲، ۱۳: اللہ تعالیٰ کی رضا ۵: اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ۱۳: اللہ تعالیٰ کی رضا کے اثرات ۸:

اللہ تعالیٰ کی ہدایت ۲، ۴، ۱۰، ۱۶: اللہ تعالیٰ کے افعال ۱۰

امن و سلامتی:

امن و سلامتی کی اہمیت ۲، ۶؛ امن و سلامتی کے اسباب ۱، ۷

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کا نقش ۷؛ انبیاء ﷺ کا ہدایت کرنا ۷؛ انبیاء ﷺ کے اہداف ۶، ۱۷

انسان: انسان کا نقش و کردار ۳؛ انسان کی عاقبت ۳

اہل کتاب: اہل کتاب کی دشمنی ۸

ایمان: آنحضرت ﷺ پر ایمان ۱۹؛ ایمان کا متعلق ۱۹؛ ایمان کے اثرات ۱۹؛ قرآن کریم پر ایمان ۱۹

باطل: باطل راہوں کا متعدد ہونا ۱۱

بغض: بغض دور کرنے کے اسباب ۸

جبر و اختیار: ۱۳

دشمنی: دشمنی ختم کرنے کے اسباب ۸

رشد و تکامل: رشد و تکامل کے اسباب ۱۹

رضائے الہی کے طالب: ۱

سبیل السلام (امن و سلامتی کی راہیں): سبیل السلام کی قدر و منزلت ۱۸

سبیل اللہ: ۱۱

صراط مستقیم: ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹ صراط مستقیم کی قدر و منزلت ۱۸

صلح: صلح کی اہمیت ۲؛ صلح کے اسباب ۱، ۷، ۱۹

ظلمت: ظلمت سے نکلنا ۱۰

قرآن کریم: قرآن کریم کا کردار ۲، ۹، ۱۵؛ قرآن کریم کا ہدایت کرنا ۳، ۱۵؛ قرآن کریم کے اہداف ۳

گمراہی: گمراہی سے نجات ۱۹؛ گمراہی کی راہوں کا متعدد ہونا ۱۱؛ گمراہی کے موانع ۹

نور: نور و ظلمت ۹

ہدایت: خاص ہدایت ۱۸؛ نور کی طرف ہدایت ۱۰؛ ہدایت کا پیش خیمہ ۳؛ ہدایت کے اسباب ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۵، ۱۶، ۱۷

آیت ۱۷

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَفِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ .

یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جن کا کہنا یہ ہے کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہیں۔ پیغمبر آپ ان سے کہتے کہ پھر خدا کے مقابلہ میں کون کسی امر کا صاحب اختیار ہوگا اگر وہ مسیح بن مریم اور ان کی ماں اور سارے اہل زمین کو مار ڈالنا چاہے اور اللہ ہی کے لئے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی کل حکومت ہے۔ وہ جسے بھی چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

- ۱۔ بعض عیسائی الوہیت کو حضرت عیسیٰ ﷺ میں منحصر سمجھتے تھے۔ قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم
- ۲۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کا دعویٰ کفر اور اس کے دعویدار کافر ہیں۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم
- ۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کا دعویٰ عیسائیوں کی طرف سے عہد خدا کو توڑنے کا واضح اور روشن مصداق ہے۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح
- ۴۔ غیر خدا کی خدائی کا دعویٰ کفر ہے۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم
- ۵۔ عیسائی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ حضرت

عیسیٰ ﷺ حضرت مریم ﷺ کے بیٹے ہیں۔ قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم بظاہر حضرت عیسیٰ ﷺ کی "ابن مریم" سے توصیف کرنا عیسائیوں کا کلام ہے، یعنی وہ اس حقیقت کے معترف ہیں کہ حضرت عیسیٰ ﷺ حضرت مریم ﷺ کے بیٹے ہیں۔

۶۔ حضرت مریم ﷺ کا بیٹا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ خدا نہیں ہیں۔

قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم عیسائیوں کے اس اعتراف کو کہ حضرت عیسیٰ ﷺ حضرت مریم ﷺ کے بیٹے ہیں نقل کرنے کا مقصد انہیں اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا ہے کہ بیٹا ہونا (مخلوق ہونا) خدائی کے ساتھ منافات رکھتا ہے۔

۷۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے بیٹا ہونے کا اعتراف کرنے کے باوجود ان کی خدائی کا دعویٰ قلبی عقیدہ نہیں بلکہ صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم چونکہ ان کے دعویٰ کو "آمنوا یا اعتقدوا" جیسے الفاظ کے ذریعے نہیں بلکہ لفظ "قالوا" کے ذریعے بیان کیا گیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دعویٰ قلبی عقیدہ ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

۸۔ پیغمبر اکرم ﷺ حضرت عیسیٰ ﷺ کی خدائی اور الوہیت کا دعویٰ کرنے والے عیسائیوں سے بحث و استدلال پر مامور ہیں۔ الذين قالوا ان الله ... قل فمن يملك

۹۔ حضرت عیسیٰ ﷺ، ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ اور تمام اہل زمین کی موت و حیات خدا کے قبضہ قدرت میں ہے۔ قل فمن يملك من الله شيئا ان اراد ان يهلك ... و من في الارض جميعاً

۱۰۔ خدا کی قدرت اور ارادے کے مقابلے میں ہر قسم کی قدرت کی نفی کی گئی ہے۔ فمن يملك من الله شيئا ان اراد ان يهلك "فمن يملك" کا استفہام، استفہام انکاری ہے، یعنی کوئی بھی مشیت خدا کے سامنے ٹھہرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

۱۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ، ان کی والدہ اور تمام اہل زمین کا ارادہ خداوندی کے سامنے عاجز و ناتوان ہونا اس دعویٰ کے بطلان کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ خدا ہیں۔ لقد كفر الذين ... ان اراد ان يهلك المسيح ابن مريم و امه و من في الارض جميعاً

۱۲۔ جو شخص کسی اور کی قدرت کے زیر اثر اور مجبور ہو وہ الوہیت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ فمن يملك من الله شيئا ان اراد ان يهلك

۱۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کا باپ نہیں تھا۔ ہو المسیح ابن مریم ... المسیح ابن مریم و امہ

۱۴۔ حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ پیغمبر ﷺ اسلام کے زمانہ تک زندہ تھے۔

فمن يملك من الله شيئاً ان اراد ان يهلك المسيح ابن مریم و امہ جملہ "ان اراد..." کا مفہوم یہ ہے کہ یہ دونوں بزرگ شخصیات مذکورہ آیہ شریفہ کے نزول کے زمانے میں زندہ تھیں۔

۱۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ دیگر انسانوں کی مانند انسان ہیں۔

ان يهلك المسيح ابن مریم و امہ و من في الارض جميعاً اگرچہ "من في الارض" کے بغیر بھی استدلال مکمل تھا، لیکن اس کے باوجود اسے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ مملوکیّت اور خدا کے سامنے عاجز و ناتوان ہونے میں حضرت عیسیٰ ﷺ اور دوسرے انسانوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۱۶۔ خداوند متعال زمین و آسمانوں اور ان کے درمیان موجود ہر چیز (تمام کائنات) کا حاکم اور بطور مطلق مالک ہے۔
و لله ملك السموات والارض و ما بينهما "لہ" کو مقدم کرنا حصر پر دلالت کرتا ہے، یعنی صرف اسی کی ذات آسمانوں وغیرہ کی مالک ہے، لہذا اسے مطلق مالکیّت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۷۔ صرف وہی الوہیت و خدائی کی صلاحیت رکھتا ہے جو عالم ہستی کا مالک مطلق ہے۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله ... و لله ملك السموات

۱۸۔ حضرت عیسیٰ ﷺ حضرت مریم ﷺ کے بیٹے اور ہر دو مملوک خدا ہیں۔ المسیح ابن مریم و امہ ... و لله ملك السموات والارض

۱۹۔ خداوند متعال کا حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ کا مالک و حاکم ہونا اس دعویٰ کے بطلان کی دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ خدا ہیں۔ قالوا ان الله هو المسيح ابن مریم ... و لله ملك السموات والارض

۲۰۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی خدائی کا دعویٰ اس بات کی علامت ہے کہ عیسائی خدا اور اس کی مطلقہ قدرت کی صحیح شناخت نہیں رکھتے تھے۔ الذين قالوا ... و لله ملك السموات

۲۱۔ غیر خدا کی خدائی کا دعویٰ خدا کی صحیح معرفت نہ ہونے کی علامت ہے۔

الذین قالوا ... و لله ملک السموات والارض

۲۲۔ خداوند متعال کا تمام کائنات کا مالک ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ ﷺ، حضرت مریم ﷺ اور تمام اہل زمین کو ہلاک کرنے پر قادر ہے نیز اس کی قدرت کے سامنے کوئی قدرت نہیں ٹھہر سکتی۔
فمن یملک من الله شیئا ان اراد ان یهلك ... و لله ملک السموات والارض

۲۳۔ زمین اور آسمانوں کے درمیان موجودات پائے جاتے ہیں۔ و ما بینہما

۲۴۔ خداوند متعال جو چاہتا ہے اسے خلق کرتا ہے۔ یخلق ما یشاء

۲۵۔ خداوند متعال کی مشیت تمام کائنات میں حاکم اور نفوذ رکھتی ہے۔ یخلق ما یشاء

۲۶۔ خدا کی مطلق خالقیت اس کی مطلق مالکیت کی اساس ہے۔ لله ملک السموات و ... یخلق ما یشاء

اس بنا پر کہ "یخلق ما یشاء" "لله ملک السموات" کی علت ہو۔

۲۷۔ کائنات پر خدا کی مطلق مالکیت و حاکمیت اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ہر قسم کی خلقت (مثلاً بغیر باپ کے ایک

انسان خلق کرنے) پر قادر ہے۔ لله ملک السموات والارض و ما بینہما یخلق ما یشاء اس بنا پر کہ "یخلق ما یشاء"
"لله ملک السموات والارض" کا نتیجہ ہو۔

۲۸۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی خاص خلقت ان کے بارے میں الوہیت کا شبہ پیدا ہونے کا باعث نہیں بنی چاہئے۔

لقد کفر الذین ... یخلق ما یشاء گویا جملہ "یخلق ما یشاء" ان لوگوں کے گمان کے رد میں ہے جو حضرت عیسیٰ ﷺ کی مخصوص خلقت کی بنا پر ان کی خدائی کے قائل ہو گئے ہیں۔

۲۹۔ خداوند متعال ہر چیز پر قادر ہے۔ واللہ علی کل شیء قدیر

۳۰۔ خدا کی قدرت مطلقہ تمام کائنات پر اس کی مشیت کے حاکم ہونے کی دلیل ہے۔ یخلق ما یشاء واللہ علی کل

شیء قدیر

۳۱۔ حضرت عیسیٰ کی الوہیت کے سلسلے میں قرآن کریم کا عیسائیوں کے ساتھ منطقی اور استدلالی رویہ۔

الذین قالوا ان الله هو المسيح ... و الله علی کل شیء قدیر

آسمان: آسمان کا مالک ۱۶

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کا استدلال ۸: آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۸

استدلال: استدلال کی روش ۳۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۱۰، ۱۱; اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ۱۶، ۱۹، ۲۵، ۲۷; اللہ تعالیٰ کی خالقیت ۲۳، ۲۶; اللہ تعالیٰ کی قدرت ۹، ۱۰، ۲۰، ۲۳، ۲۷، ۲۹، ۳۰; اللہ تعالیٰ کی قدرت کی علامات ۲۲; اللہ تعالیٰ کی مالکیت، ۱۸، ۱۹، ۲۲، ۲۷; اللہ تعالیٰ کی مالکیت کا سرچشمہ ۲۶; اللہ تعالیٰ کی مشیت ۲۵، ۲۳، ۳۰; اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد ۳

الوہیت: الوہیت کا معیار ۱۲، ۱۷; غیر خدا کی الوہیت ۳، ۲۱

انسان: انسان کی خلقت ۲۷; انسان کی زندگی ۹; انسان کی موت ۹

حضرت عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ کا بشر ہونا ۱۵، ۲۲; حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کا بطلان ۱۹; حضرت عیسیٰ ﷺ کی حیات ۹، ۱۳; حضرت عیسیٰ ﷺ کی خدائی ۱، ۲، ۳، ۶، ۷، ۸، ۱۱، ۲۰، ۲۸، ۳۱; حضرت عیسیٰ ﷺ کی خلقت ۱۳، ۲۸; حضرت عیسیٰ ﷺ کی موت ۹; حضرت عیسیٰ ﷺ کی ناتوانی ۱۱; حضرت عیسیٰ ﷺ کی والدہ ۱۸

حضرت مریم ﷺ: حضرت مریم کا بشر ہونا ۱۵; حضرت مریم ﷺ کا فرزند ۵، ۶، ۱۸; حضرت مریم ﷺ کی زندگی ۹، ۱۳; حضرت مریم کی ناتوانی ۱۱، ۲۲

خدا شناسی: ناقص خدا شناسی ۲۱

زمین: زمین کا مالک ۱۶

شبہ: شبہ کا پیش خیمہ ۲۸

عالم خلقت: عالم خلقت کا خلق ہونا ۲۷; عالم خلقت کا مالک ۱۷، ۲۲، ۲۷; عالم خلقت کی تدبیر ۲۵، ۳۰

عقیدہ: باطل عقیدہ، ۲، ۷، ۱۱

عہد شکنی: عہد شکنی کے موارد ۳

عیسائی:

عیسائی اور حضرت عیسیٰ ۵؛ عیسائیوں کا استدلال ۸؛ عیسائیوں کا عقیدہ ۵، ۲۰؛ عیسائیوں کا کمزور نظریہ کائنات ۲۰؛ عیسائیوں کا نقطہ نظر ۳۱؛ عیسائیوں کی عہد شکنی ۳؛ عیسائیوں کے دعوے ۱، ۲۰

قدرت: غیر خدا کی قدرت کی نفی ۱۰، ۲۲

قرآن کریم: قرآن کریم اور عیسائی ۳۱

کفار: ۲

کفر: کفر کے موارد ۲، ۳

موجودات: غیر آسمانی موجودات ۲۳؛ غیر زمینی موجودات ۲۳

آیت ۱۸

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُم بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾.

اور یہودیوں و نصرائیوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم اللہ کے فرزند اور اس کے دوست ہیں تو یہ نیکو نمبر آپ کہہ دیجئے کہ پھر خدا تم پر تمہارے گناہوں کی بنا پر عذاب کیوں کرتا ہے۔ بلکہ تم اس کی مخلوقات میں سے بشر ہو اور وہ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور اس کے لئے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی کل کائنات ہے اور اسی کی طرف سب کی بازگشت ہے۔

۱۔ یہودی اور عیسائی اپنے آپ کو خدا کے بیٹے اور اس کے محبوب خیال کرتے تھے۔ و قالت اليهود والنصارى نحن

ابناء الله و احبائه

۲۔ خدا کا صاحب اولاد ہونا یہود و نصاریٰ کے باطل

خیالات میں سے ایک ہے۔ و قالت اليهود و النصاري نحن ابناء الله و احبائه

۳۔ یہود و نصاریٰ اپنے آپ کو خدا کے مقربین میں سے خیال کرتے تھے۔ و قالت اليهود و النصاري نحن ابناء الله و احبائه اس بنا پر کہ "ابنائی" سے مراد اس کا کنائی معنی (مقربین) ہو۔

۴۔ یہود و نصاریٰ خدا سے محبت اور عشق کا بے بنیاد دعویٰ کرتے تھے۔ و قالت اليهود و النصاري نحن ابناء الله و احبائه مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "اجبائی" جمع "حبیب" اور اسم فاعل (محبت کرنے والوں) کے معنی میں ہو۔

۵۔ بعض یہود و نصاریٰ گناہ سے آلودہ ہیں۔ فلم يعذبكم بذنوبكم

۶۔ گناہگار یہود و نصاریٰ عذاب خداوندی سے دوچار ہوں گے۔ فلم يعذبكم بذنوبكم

۷۔ عذاب خداوندی گناہ سے آلودہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ فلم يعذبكم بذنوبكم

۸۔ گناہگار یہود و نصاریٰ کا عذاب خداوندی میں مبتلا ہونا ان کے اس نظریہ کو رد کرتا ہے کہ وہ خدا کے مقرب اور

محبوب بندے ہیں۔ قل فلم يعذبكم بذنوبكم

۹۔ گناہ کے مرتکب ہونے کی وجہ سے یہود و نصاریٰ نہ تو خدا کے محبوب ہیں اور نہ اس کی بارگاہ میں مقرب بندے ہیں۔

نحن ابناء الله و احبائه قل فلم يعذبكم بذنوبكم

۱۰۔ خدا کے عاشق گناہ کی آلودگی سے پاک و منزہ ہوتے ہیں۔ نحن ابناء الله و احبائه قل فلم يعذبكم بذنوبكم

۱۱۔ گناہگار یہود و نصاریٰ کا دنیوی عذاب میں مبتلا ہونا۔ قل فلم يعذبكم بذنوبكم چونکہ عیسائی اپنے آپ کو قیامت کے

عذاب سے محفوظ سمجھتے ہیں، لہذا یہ استدلال اس صورت میں صحیح و تام ہوگا جب عذاب سے مراد دنیوی عذاب ہو۔

۱۲۔ یہود و نصاریٰ دوسرے انسانوں جیسے اور ان کی

مانند خلق کیے گئے ہیں۔ بل انتم بشر من خلق

۱۳۔ یہودی اور عیسائی اپنے آپ کو ممتاز اور برتر انسان خیال کرتے ہیں۔ و قالت الیہود والنصارى نحن ابناء الله ... بل انتم بشر من خلق چونکہ خدا نے یہودیوں اور عیسائیوں کے اس وہم و خیال کے رد میں فرمایا ہے کہ تم بھی دوسرے انسانوں کی مانند ہو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے لئے خاص امتیاز کے قائل اور اپنے آپ کو دوسروں سے افضل خیال کرتے تھے۔

۱۴۔ خداوند متعال نے کسی فرد، گروہ یا جماعت کو دوسرے لوگوں سے زیادہ مقرب اور عزیز خلق نہیں کیا۔ بل انتم بشر من خلق

۱۵۔ یہود و نصاریٰ کا دوسرے انسانوں کی مانند اور ان کے مساوی ہونا اس وہم و گمان کے غلط ہونے کی دلیل ہے کہ وہ خدا کے ہاں محبوب اور مقرب بندے ہیں۔ نحن ابناء الله و احبائه ... بل انتم بشر من خلق

۱۶۔ خدا کے عذاب اور مغفرت کی اساس اس کی مشیت ہے۔ یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء

۱۷۔ یہود و نصاریٰ خدا کی مغفرت سے بہرہ مند ہونے یا اس کے عذاب میں مبتلا ہونے میں دوسرے انسانوں کے مساوی ہیں۔ بل انتم بشر من خلق یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء

۱۸۔ صرف خداوند متعال آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان موجود ہر چیز (تمام کائنات) کا مالک اور فرمانروا ہے۔ و لله ملك السموات والارض و ما بینہما

۱۹۔ یہود و نصاریٰ نہ تو خدا کے بیٹے ہیں اور نہ اس کی خاص محبت کے حامل ہیں، بلکہ دوسرے انسانوں کی مانند خدا کے مملوک اور اس کی حاکمیت کے ماتحت ہیں۔ و قالت الیہود والنصارى نحن ابناء الله ... و لله ملك السموات والارض

مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "لله ملك السموات..." کو یہود و نصاریٰ کے اس وہم و گمان "نحن ابناء الله و احبائه" کے رد کے طور پر لیا گیا ہے۔

۲۰۔ خدا کی مطلق مالکیت اور فرمانروائی انسانوں کی مغفرت یا عذاب میں اس کی مشیت کے نافذ

ہونے کی دلیل ہے۔ یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء و للہ ملک السموات والارض و ما بینہما
مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "اللہ ملک..." کو "یغفر لمن یشاء..." کیلئے دلیل کے طور پر لیا گیا ہے۔

۲۱۔ آسمانوں کا متعدد ہونا۔ و للہ ملک السموات والارض

۲۲۔ تمام موجودات کی حرکت کی انتہاء صرف خداوند متعال ہے۔ والیہ المصیر

آسمان: آسمان کا مالک ۱۸؛ آسمانوں کا متعدد ہونا ۲۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ اور عیسائی ۱۹؛ اللہ تعالیٰ اور فرزند ۲، ۱۹؛ اللہ تعالیٰ اور یہود ۱۹؛ اللہ تعالیٰ سے محبت ۳؛ اللہ تعالیٰ کا
عذاب ۷، ۸، ۱۶، ۱۷، ۲۰؛ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ۱۹؛ ۲۰، ۱۹؛ اللہ تعالیٰ کی مالکیت ۱۸، اللہ تعالیٰ کی مشیت ۱۶، ۲۰؛ اللہ تعالیٰ
کی مغفرت ۱۶، ۱۷، ۲۰

اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کی پاکیزگی ۱۰

اللہ تعالیٰ کے محبوب: ۱، ۱۵

انسان: انسانوں کا مساوی ہونا ۱۳، ۱۵، ۱۷

پاک لوگ: ۱۰

تقرب: تقرب کے موانع ۹ جزا و سزا کا نظام: ۱۷

زمین: زمین کا مالک ۱۸

عالم خلقت: عالم خلقت کا مالک ۱۸

عذاب: عذاب کے اسباب ۷

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱، ۲، ۸، ۱۵

عیسائی: عیسائیوں کا احساس برتری ۱۳؛ عیسائیوں کا دنیوی عذاب ۱۱؛ عیسائیوں کا عقیدہ ۱، ۲، ۳، ۳، ۸، ۱۵؛ عیسائیوں کی

نسل ۱۲؛ عیسائیوں کی نسل پرستی ۱۳؛ گناہگار عیسائی ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۱

گناہ: گناہ سے پاک ہونا ۱۰؛ گناہ کی سزا ۷؛ گناہ کے اثرات ۹

گناہگار: گناہگاروں پر عذاب ۸، ۶

مقربین: ۱۵، ۳

موجودات: موجودات کا انجام ۲۲؛ موجودات کی حرکت ۲۲

یہود: گناہگار یہود ۸، ۶، ۵، ۱۱، ۹؛ یہود کا احساس برتری ۱۳؛ یہود کا دنیوی عذاب ۱۱؛ یہود کا عقیدہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۸، ۱۵؛ یہود

کی نسل ۱۲؛ یہود کی نسل پرستی ۱۳

آیت ۲۳

﴿ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝﴾

مگر دو انسان جنہیں خدا کا خوف تھا اور ان پر خدا نے فضل و کرم کیا تھا انہوں نے کہا کہ ان کے دروازے سے داخل ہو جاؤ۔ اگر تم دروازے میں داخل ہو گئے تو یقیناً غالب آ جاؤ گے اور اس پر بھروسہ کرو اگر تم صاحبان ایمان ہو۔

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دو ساتھیوں نے تجویز دی کہ مقدس سرزمین کے دروازے کی طرف سے حملہ کیا جائے۔
قال رجلان ... ادخلوا عليهم الباب

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں خوف خدا رکھنے والے اور ذمہ داری کا احساس کرنے والے ساتھی بھی موجود تھے۔
قال رجلان من الذين يخافون ... ادخلوا عليهم الباب مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "یخافون" کا محذوف مفعول "اسہ" ہو یعنی "یخافون اسہ" جو اسہ سے ڈرتے ہیں۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وفادار ساتھیوں اور مقدس سرزمین کے جابروں کے ساتھ نبرد آزمائی میں ان کا ساتھ دینے والوں کی تعداد بہت ہی تھوڑی، بلکہ نہ ہونے کے برابر تھی۔ ان فیہا قوماً جبارین ... قال رجلان من الذين يخافون
۴۔ یوشع اور کالب حضرت موسیٰ کے خوف خدا رکھنے والے ساتھیوں میں سے تھے۔

قال رجلان من الذين يخافون انعم الله عليهما بحت سارے مفسرین کا کہنا ہے کہ "رجلان" سے مراد یوشع و کالب ہیں۔
۵۔ یوشع اور کالب کے خوف خدا نے ان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوامر کے مقابلے میں ذمہ داری کا احساس پیدا کیا۔

قال رجلان من الذين يخافون ... ادخلوا عليهما الباب

۶۔ یوشع اور کالب خدا کی نعمتوں سے بہرہ مند افراد تھے۔ قال رجلان ... انعم الله عليهما

۷۔ خدا کا خوف اور اس کے سامنے ذمہ داری کا احساس خدا کی عظیم نعمتوں میں سے ہے۔ قال رجلان من الذين يخافون انعم الله عليهما

۸۔ خوف خدا انبیائے خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور ان کا مطیع بننے کا باعث بنتا ہے۔ قال رجلان من الذين يخافون انعم الله عليهما ادخلوا عليهما الباب

۹۔ خدا کا خوف انسان کو بہادر بناتا ہے اور اس کے دل سے دشمن کا ڈر نکال دیتا ہے۔ قال رجلان من الذين يخافون ... ادخلوا عليهما الباب یوشع اور کالب کی خدا ترسی والی صفت بیان کرنے کے بعد ان کی بہادری اور دلیری کے جو جملہ "ادخلوا..." سے معلوم ہوتی ہے، کا ذکر کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی بہادری اور دشمن کے مقابلے میں نڈر ہونے کا سبب ان کا خوف خدا تھا۔

۱۰۔ حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم کے لوگ خدا کے سامنے گستاخ اور لاپرواہ تھے۔ قال رجلان من الذين يخافون "من الذين يخافون" اس مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ قوم موسیٰ ﷺ نے خوف خدا نہ ہونے کی وجہ سے حضرت موسیٰ ﷺ کے فرمان کی تعمیل نہیں کی۔

۱۱۔ خدا کے سامنے قوم موسیٰ ﷺ کی گستاخی اور اس سے بے اعتنائی حضرت موسیٰ ﷺ کے (مقدس سرزمین میں داخل ہونے اور جابروں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے) فرمان سے منہ موڑنے کا سبب بنی۔ انا لن ندخلها ... قال رجلان من الذين يخافون انعم الله عليهما ادخلوا

۱۲۔ یوشع اور کالب دشمن سے ڈر و خوف کے باوجود لوگوں کو مقدس سرزمین پر حملے کی دعوت دیتے تھے۔

قال رجلان من الذين يخافون مذکورہ بالا مطلب اس بناء پر ہے کہ "یخافون" کا محذوف مفعول "جبارین" ہو۔

۱۳۔ دشمنوں کی قوت اور طاقت سے ڈرنے کے باوجود ان کا مقابلہ کرنا لازمی ہے۔ قال رجلان من الذين يخافون ... ادخلوا عليهما الباب

۱۴۔ یوشع اور کالب نے مقدس سرزمین کو بلافاصلہ اور

فوراً فتح کرنے کیلئے یہ تجویز پیش کی کہ اس کے جابر باسیوں پر زبردست حملہ کر کے اس کا دروازہ کھول دیا جائے۔

قال رجلان ... ادخلوا علیہم الباب فاذا دخلتموه فانکم غالبون

۱۵۔ یوشع اور کالب اس بات سے آگاہ تھے کہ مقدس سرزمین کے جابروں پر فتح اور کامیابی کیلئے کونسی حکمت عملی

اختیار کی جائے۔ قال رجلان ... ادخلوا علیہم الباب فاذا دخلتموه فانکم غالبون

۱۶۔ مقدس سرزمین کے دروازہ کی طرف سے حملہ آور ہونے کی صورت میں بنی اسرائیل کی جابروں پر فتح و کامیابی یقینی

تھی۔ ادخلوا علیہم الباب فاذا دخلتموه فانکم غالبون

۱۷۔ حق کا باطل پر غلبہ اہل حق کی سعی و کوشش پر موقوف ہے۔ فاذا دخلتموه فانکم غالبون

۱۸۔ اہل ایمان کا فریضہ ہے کہ دشمن پر فتح پانے کیلئے انکی شناخت حاصل کریں، منصوبہ بندی کریں اور مناسب

روش کو بروئے کار لائیں۔ ادخلوا علیہم الباب فاذا دخلتموه فانکم غالبون

۱۹۔ یوشع اور کالب جابروں سے مقابلہ اور ان پر غلبہ حاصل کرنے کیلئے سعی و کوشش کے ساتھ ساتھ قوم موسیٰ علیہ السلام

کو خدا پر توکل کی تلقین کرتے تھے۔ ادخلوا علیہم الباب ... فانکم غالبون و علی اللہ فتوکلوا

۲۰۔ خدا پر توکل کرنا مومنین کیلئے دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ فانکم غالبون و علی اللہ

فتوکلوا

۲۱۔ نعمت خداوندی سے بہرہ مند لوگ صرف خدا پر بھروسہ کرتے ہیں، اس کی راہ میں نبرد آزما کیلئے آمادہ رہتے ہیں

اور لوگوں کو جہاد اور توکل کی دعوت دیتے ہیں۔ قال رجلان من الذین یخافون انعم اللہ علیہما ادخلوا ... و علی اللہ

فتوکلوا

۲۲۔ خدا پر توکل کے ساتھ ساتھ سعی و کوشش کرنا ضروری ہے۔ ادخلوا علیہم الباب ... و علی اللہ فتوکلوا

۲۳۔ صرف خدا پر توکل و بھروسہ کرنا اس پر حقیقی ایمان اور سچے یقین کا نتیجہ ہے۔ و علی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین

جارو مجرور (علی اللہ) کو مقدم کرنا حصر پر دلالت کرتا ہے۔

۲۳۔ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے خوف خدا رکھنے والے ساتھیوں (یوشع اور کالب) نے بنی اسرائیل کو مقدس سرزمین پر حملہ آور اور جابروں سے نبرد آزما ہونے کیلئے آمادہ کرنے کی خاطر بہت زیادہ تبلیغ کیا۔ قال رجلان ... ان کنتم مؤمنین

۲۵۔ (حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے چچازاد بھائیوں) یوشع بن نون اور کالب بن یافنا نے بنی اسرائیل کو مقدس سرزمین میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ قال رجلان ... ادخلوا علیہم الباب مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں امام باقر (علیہ السلام) سے روایت ہے: احدہما یوشع بن نون والآخر کالب بن یافنا، قال: و ہما ابنا عمہ... (۱) ایک یوشع بن نون اور دوسرے کالب بن یافنا تھے اور یہ دونوں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے چچازاد بھائی تھے۔

اطاعت: اطاعت کے اسباب ۸

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۶، ۷

انبیاء: انبیاء کی اطاعت ۸

ایمان: ایمان کے اثرات ۲۳

باطل: باطل پر فتح ۱۷

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۱۰، ۱۲، ۲۳، ۲۵؛ بنی اسرائیل کی دعوت ۲۳؛ بنی اسرائیل کی صفات ۱۰، ۱۱؛ بنی اسرائیل کی کامیابی ۱۶؛ بنی اسرائیل کی گستاخی ۱۰؛ بنی اسرائیل کی نافرمانی ۱۰، ۱۱؛ بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی ۱۱؛ بنی اسرائیل کے مؤمنین ۲

تحریک: تحریک کے علل و اسباب ۵

توکل: توکل کا پیش خیمہ ۲۳؛ توکل کی اہمیت ۲۱، ۲۲؛ خدا پر توکل ۱۹، ۲۰، ۲۱

جنگ: جنگ کی دعوت ۱۲؛ جنگ میں منصوبہ بندی ۱۱، ۱۳، ۱۶، ۱۸

جہاد:

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۰۳ ح ۶۸؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۰۶ ح ۱۱۳۔

جہاد کی اہمیت ۲۱

حضرت موسیٰ علیہ السلام: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی داستان ۱; حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی ۱۱; حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اوامر ۵; حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی ۱، ۲، ۳، ۳، ۲۳

حق: حق کی فتح ۱۴

خوف: خدا کا خوف ۵، ۳، ۸، ۲۳، ۹; خوف کے اثرات ۵، ۸، ۹; خوف کے موانع ۹; دشمنوں کا خوف ۱۲، ۱۳

دشمن: دشمن پر فتح ۲۰; دشمن سے مقابلہ کرنا ۱۳; دشمن کی طاقت ۱۳

دلیری: دلیری کا پیش خیمہ ۹

ذمہ داری: ذمہ داری کا پیش خیمہ ۵، ۷

روایت: ۲۵

طرز عمل: طرز عمل کی اساس و بنیاد ۹، ۲۳

ظالمین: ظالمین پر فتح ۱۶; ظالمین سے جنگ ۳; ظالمین سے مقابلہ ۱۱، ۱۳، ۲۳

کالب بن یافنا: ۳، ۵، ۱۳، ۱۵، ۲۵ کالب بن یافنا کی تبلیغ ۲۳; کالب بن یافنا کی دعوت ۱۲، ۱۹; کالب بن یافنا کے

فضائل ۶

کام: کام کے آداب ۲۲

کامیابی: کامیابی کی شرائط ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۰

مبارزت: مبارزت کا طریقہ ۱۸

مقدس سرزمین: ۱، ۳، ۱۲، ۲۳، ۲۵ مقدس سرزمین کا فتح کرنا ۱۳، ۱۵

مومنین: مومنین کی ذمہ داری ۱۸ نافرمانی: نافرمانی کا پیش خیمہ ۱۱

نعمت سے بہرہ مند لوگ: ۶، ۲۱

یوشع بن نون: ۳، ۵، ۱۳، ۱۵، ۲۵ یوشع بن نون اور بنی اسرائیل ۱۹; یوشع بن نون کی تبلیغ ۲۳; یوشع بن نون کی دعوت ۱۲،

۱۹; یوشع بن نون کے فضائل ۶

آیت ۲۳

﴿قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّا لَن نَدْخُلُهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ﴾

ان لوگوں نے کہا کہ موسیٰ ہم ہرگز وہاں داخل نہ ہوں گے جب تک وہ لوگ وہاں ہیں۔ آپ اپنے پروردگار کے ساتھ جا کر جنگ کیجئے ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

۱۔ حضرت موسیٰ ﷺ کے حکم کے باوجود بنی اسرائیل اس بات پر مصر اور بضد تھے کہ مقدس سرزمین کے جابروں سے نبرد آزمائی سے اجتناب کیا جائے۔ قالوا یا موسیٰ انا لن ندخلها ابداً

۲۔ قوم موسیٰ (بنی اسرائیل) مقدس سرزمین پر قابض طاقتور حکمرانوں کا آمنا سامنا کرنے اور ان کے ساتھ نبرد آزما ہونے سے ڈرتی تھی۔ قالوا یا موسیٰ انا لن ندخلها ابداً

۳۔ حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم نے یوشع اور کالب کی طرف سے جابروں کا مقابلہ کرنے کیلئے حضرت موسیٰ کا ساتھ دینے اور ان کی مدد کی اپیل سے بے اعتنائی کی۔ ادخلوا علیہم الباب ... قالوا یا موسیٰ انا لن ندخلها ابداً

یوشع اور کالب کی باتیں سننے کے بعد بنی اسرائیل حضرت موسیٰ ﷺ سے مخاطب ہوئے تاکہ ان دو کی باتوں سے بے اعتنائی اور بے توجہی کا اظہار کریں۔

۴۔ بنی اسرائیل نے مقدس سرزمین میں داخل ہونے کیلئے یہ شرط عائد کی کہ پہلے وہاں سے جابروں کا انخلاء ہو جائے۔ انا لن ندخلها ابداً ما داموا فیہا

۵۔ بنی اسرائیل مقابلہ کیے بغیر مقدس سرزمین کو فتح کرنے کی بے جا توقع رکھتے تھے۔ انا لن ندخلها ابداً ما داموا فیہا

۶۔ سعی و کوشش کے بغیر کامیابی کی توقع رکھنا ایک بیجا اور غیر معقول توقع ہے۔ انا لن ندخلها ابداً ما داموا فیہا

۷۔ حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم کے لوگ ہٹ دھرم، ضدی،

نصیحت قبول نہ کرنے والے اور خدا کی نعمتوں کے بدلے میں ناشکرے تھے۔ اذکروا نعمۃ اللہ علیکم ... قالوا یا موسیٰ انا لن ندخلها ابدا ماداموا فیہا

۸۔ بنی اسرائیل گستاخانہ انداز میں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے خدا سے مطالبہ کرتے تھے کہ خداوند اور حضرت موسیٰ جا کر مقدس سرزمین کے جابروں کے ساتھ لڑائی اور نبرد آزمائی کریں۔ قالوا ... فاذهب انت و ربک فقاتلا

۹۔ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم خدا کی شان میں گستاخی کرتی تھی۔ فاذهب انت و ربک "ربنا" کی بجائے "ربک" کہنا قوم حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی جسارت کی حکایت کرتا ہے۔

۱۰۔ قوم موسیٰ (علیہ السلام) کے غلط نظریہ کے مطابق خداوند متعال جسم و جسمانیات رکھتا ہے۔ فاذهب انت و ربک فقاتلا

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اور خداوند متعال کو ایک ہی طرح سے جانے اور لڑنے کا کہنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ خدا کو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) جیسا ایک موجود خیال کرتے تھے۔

۱۱۔ بنی اسرائیل نبرد آزمائی سے علیحدگی کا اعلان کر کے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے معجزے اور مقدس سرزمین کو فتح کرنے کیلئے خدا کی خالص امداد کے خواہاں تھے۔ اذهب انت و ربک فقاتلا بنی اسرائیل کی آنکھوں کے سامنے فرعونوں کی نابودی کیلئے خدا کا مدد کرنا اور حضرت موسیٰ کا معجزے دکھانا ہو سکتا ہے اس احتمال کی تائید کرے "اذھب..." سے ان کی مراد یہ توقع تھی کہ جابروں کی نابودی کیلئے خدا اس طرح مدد کرے اور حضرت موسیٰ (علیہ السلام) معجزہ دکھائیں کہ ان سے جنگ و جہاد کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

۱۲۔ حضرت موسیٰ کی قوم نے خدا کی مدد، اس کی شرائط اور اس کی علل و اسباب سے غلط مطلب اخذ کیا۔ فاذهب انت و ربک فقاتلا

۱۳۔ بنی اسرائیل جابر و ظالموں کے خلاف نبرد آزما ہونے کی بجائے علیحدگی اختیار کر کے گھر میں آرام اور مزے سے بیٹھنے پر بضد تھے۔ انا هنا قاعدون

۱۴۔ خدا پر توکل؛ اس کی راہ میں جہاد سے کنارہ کشی، سعی و کوشش سے اجتناب اور شرعی ذمہ داریوں سے لاپرواہی برتنے کے ساتھ ہم آہنگ اور سازگار نہیں ہے۔ و علی اللہ فتوکلوا ... فاذهب انت و ربک فقاتلا انا ههنا قاعدون

حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم کا گھر میں بیٹھے رہنا اور میدان جنگ خداوند متعال و حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے حوالے کر دینا اس نصیحت کے بالکل برعکس ہے جو

یوشع اور کالب نے خدا پر توکل کرنے کے بارے میں کی تھی اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرائض الہی سے کنارہ کشی توکل کے ساتھ ہم آہنگ اور سازگار نہیں ہے۔

آرزو: ناپسندیدہ آرزو ۶

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی توہین ۹؛ اللہ تعالیٰ کی مدد کی درخواست ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی مدد کی شرائط ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۷

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا توہین کرنا ۹؛ بنی اسرائیل کا خوف ۲؛ بنی اسرائیل کا عقیدہ ۱۰، ۱۲؛ بنی اسرائیل کا کفران نعمت ۷؛ بنی اسرائیل کی تاریخ ۲، ۳، ۸، ۱۳؛ بنی اسرائیل کی صفات ۷؛ بنی اسرائیل کی گستاخی ۸؛ بنی اسرائیل کی نافرمانی ۱، ۳، ۱۱؛ بنی اسرائیل کی نظریں خدا ۱۰؛ بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی ۷؛ بنی اسرائیل کے تقاضے ۳، ۵، ۸، ۱۱

توقعات: ناپسندیدہ توقعات ۵

توکل: خدا پر توکل ۱۳

جنگ: جنگ سے فرار ۱۳

جہاد: جہاد میں حصہ نہ لینا ۱۳

خوف: جنگ کا خوف ۲

ظالمین: ظالمین سے مقابلہ ۱، ۳، ۱۳

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱۲

کالب بن یافنا: کالب بن یافنا کی دعوت ۳

کامیابی: کامیابی کی شرائط ۵، ۶

معجزہ: معجزہ کی درخواست ۱۱ مقدس سرزمین: ۲، ۳

مقدس سرزمین کی فتح ۵، ۱۱؛ مقدس سرزمین کے ظالمین ۳، ۸

یوشع بن نون: یوشع بن نون کی دعوت ۳

آیت ۲۵

﴿ قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرِقْ بَيْنَنَا وَقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۖ ﴾

موسیٰ نے کہا پروردگار میں صرف اپنی ذات اور اپنے بھائی کا اختیار رکھتا ہوں لہذا ہمارے اور اس فاسق قوم کے درمیان جدائی پیدا کر دے۔

۱۔ حضرت موسیٰ ﷺ نے بنی اسرائیل کو جابر و ظالم افراد کا مقابلہ کرنے کیلئے آمادہ نہ کر سکنے پر خدا کی بارگاہ میں معذرت طلب کی۔ قال رب انی لا املک الا نفسی و اخي

۲۔ حضرت موسیٰ ﷺ کو بنی اسرائیل کی جانب سے مقدس سرزمین میں داخل ہونے کی غرض سے تیار ہو کر ظالموں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے سلسلے میں مایوسی اور ناامیدی۔ قال رب انی لا املک الا نفسی و اخي

۳۔ حضرت موسیٰ ﷺ نے خدا کی بارگاہ میں بنی اسرائیل کی طرف سے ظالموں کا مقابلہ کرنے سے سرکشی کرنے پر شکایت کی۔ قال رب انی لا املک الا نفسی و اخي

۴۔ تمام بنی اسرائیل میں سے حضرت موسیٰ ﷺ کے مطیع و مددگار اور قابل اعتماد ساتھی صرف انکے بھائی (ہارون) تھے۔ قال رب انی لا املک الا نفسی و اخي مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے جب کہ "اخي" کا عطف "نفسی" پر ہو۔

۵۔ حضرت موسیٰ ﷺ کی طرح حضرت ہارون ﷺ کو بھی مقدس سرزمین فتح کرنے کیلئے بنی اسرائیل کو آمادہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ قال رب انی لا املک الا نفسی و اخي آیت نمبر ۲۳ "وقال رجلان..." اس بات کی علامت ہے کہ وہ دو

مرد بھی حضرت ہارون کی مانند حضرت موسیٰ کے مطیع اور فرمانبردار تھے اور یہ حقیقت اس جملہ "لا املک الا نفسی و اخي" کی اس تفسیر کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے

کہ مجھے صرف اپنا اور اپنے بھائی کا اختیار حاصل ہے اور بنی اسرائیل میں سے صرف ہارون میرا مطیع و فرمانبردار ہے، پس "اخی" ایسا بتداء ہے جس کی خبر محذوف ہے، یعنی (واخی لایملک الا نفسه) کہ میرا بھائی صرف اپنا اختیار رکھتا ہے، اور اپنا اور اپنے بھائی کا نام لینے کی وجہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو آمادہ کرنے کی ذمہ داری حضرت ہارون علیہ السلام کے کاندھوں پر بھی ڈالی گئی تھی۔

۶۔ تمام انسانوں حتیٰ انبیائے خدا کو بھی دوسروں پر نہیں، بلکہ صرف اپنی ذات پر اختیار حاصل ہے۔ قال رب انی لا املك الا نفسی و اخی

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار کی بارگاہ میں اپنے اور اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کیلئے بنی اسرائیل سے جدائی کی درخواست اور دعا کی۔ فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین

۸۔ خداوند متعال کے نیک بندوں کیلئے فاسقوں کے ساتھ زندگی گزارنا بہت کٹھن اور ناپسندیدہ ہے۔ فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین

۹۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ دعا کر کے اپنی قوم پر نفرین کی کہ وہ میرے اور میرے بھائی ہارون علیہ السلام کے وجود سے فیض یاب ہونے سے محروم رہیں۔ فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین

۱۰۔ بنی اسرائیل اپنی ہٹ دھرمی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرامین سے منہ موڑنے کی وجہ سے ایک فاسق قوم تھی۔ و بین القوم الفاسقین

۱۱۔ حکم جہاد کے مقابلے میں سرکشی کرنا گناہ ہے۔ و بین القوم الفاسقین

۱۲۔ بنی اسرائیل کی سرکشی اور گناہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جانب سے ان پر نفرین کرنے کا سبب بنا۔ فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین

۱۳۔ خدا کی ربوبیت اس سے دعا اور التجاء کا پیش خیمہ ہے۔ قال رب ... فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین

اقدار: منفی اقدار ۸

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۱۳

انبیاء علیہم السلام: انبیاء علیہم السلام کی ذمہ داری کی حدود ۶

انسان: انسان کی ذمہ داری کا دائرہ ۶

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور موسیٰ ﷺ ۱۰; بنی اسرائیل پر نفرین ۹، ۱۲; بنی اسرائیل کا فسق ۱۰; بنی اسرائیل کا گناہ ۱۲; بنی اسرائیل کی تاریخ ۳، ۵; بنی اسرائیل کی فوجی تیاری ۱، ۵; بنی اسرائیل کی نافرمانی ۳، ۱۰، ۱۲; بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی ۱۰

جہاد: جہاد ترک کرنا ۱۱

حضرت موسیٰ ﷺ: حضرت موسیٰ ﷺ اور بنی اسرائیل ۲، ۴، ۹، ۱۲; حضرت موسیٰ ﷺ اور حضرت ہارون ﷺ ۳; حضرت موسیٰ ﷺ کا قصہ ۱، ۳، ۴، ۹; حضرت موسیٰ ﷺ کی دعا ۴; حضرت موسیٰ ﷺ کی ذمہ داری ۵; حضرت موسیٰ ﷺ کی شکایت ۳; حضرت موسیٰ ﷺ کی طرف سے نفرین ۹، ۱۲; حضرت موسیٰ ﷺ کی مایوسی ۲; حضرت موسیٰ ﷺ کی معذرت خواہی ۱; حضرت موسیٰ ﷺ کے حکم کی نافرمانی ۱۰; حضرت موسیٰ ﷺ کے ساتھی ۳

حضرت ہارون ﷺ: حضرت ہارون ﷺ اور بنی اسرائیل ۴، ۹; حضرت ہارون ﷺ کا مطیع ہونا ۳; حضرت ہارون ﷺ کی ذمہ داری ۵

دعا: دعا کا پیش خیمہ ۱۳

صالحین: ۸

ظالمین: ظالمین کے ساتھ مبارزت ۱، ۲، ۳

فاسقین: ۱۰ فاسقین کے ساتھ زندگی گزارنا ۸

گناہ: گناہ کے اثرات ۱۲; گناہ کے موارد ۱۱

معاشرت: ناپسندیدہ معاشرت ۸

مقدس سرزمین: مقدس سرزمین کی فتح ۲، ۵ مقدس مقامات: ۵

نافرمانی: نافرمانی کے اثرات ۱۲

نفرین: نفرین کے اسباب ۱۲

آیت ۱۹

﴿يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَكُمْ بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾.

اے اہل کتاب تمہارے پاس رسولوں کے ایک وقفہ کے بعد ہمارا یہ رسول آیا ہے کہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی بشیر و نذیر نہیں آیا تھا تو لو یہ بشیر و نذیر آگیا ہے اور خدا ہر شے پر قادر ہے۔

۱۔ خداوند متعال نے تمام اہل کتاب کو پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان لانے اور اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔
یا اهل الكتاب قد جاءكم رسولنا

۲۔ اہل کتاب (یہود و نصاری) بعثت پیغمبر اکرم ﷺ کے منتظر تھے۔ یا اهل الكتاب قد جاءكم رسولنا
کلمہ "قد" ہو سکتا ہے اس فعل کے حصول کے انتظار پر دلالت کر رہا ہو جس پر یہ داخل ہوتا ہے جیسے "قد قامت الصلاة"
۳۔ اہل کتاب رسالت پیغمبر اکرم ﷺ کے دائرہ کاریں آتے ہیں اور اسے قبول کرنے کے پابند ہیں۔
یا اهل الكتاب قد جاءكم ... فقد جاءكم بشیر و نذیر

۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ کا اہم فریضہ احکام و معارف الہی کی توضیح

و تشریح ہے۔ قد جائکم رسولنا یبین لکم مذکورہ بالا مطلب میں احکام اور معارف دین کو "یبین" کیلئے مفعول مقدر فرض کیا گیا ہے۔

۵۔ احکام و معارف الہی تو ضیح و تشریح کے محتاج ہیں۔ یبین لکم فعل "یبین" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دینی احکام اور معارف کو جہاں لوگوں تک پہنچانے اور ابلاغ کی ضرورت ہے، وہاں ان کی تو ضیح و تشریح کی بھی ضرورت ہے، لہذا یہ نہیں فرمایا: "سبلغ" یعنی وہ تم تک پہنچائے گا۔

۶۔ سعادت و شقاوت اور خوشبختی و بدبختی کی راہوں کی تو ضیح و تشریح رسالت پیغمبر اکرم ﷺ کے اہداف میں سے ایک ہے۔ قد جاء کم رسولنا یبین لکم ممکن ہے "یبین" کا مفعول وہ مفہوم ہو جو "بشیر و نذیر" سے حاصل ہوتا ہے، یعنی سعادت و شقاوت۔

۷۔ یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں مخفی رکھے گئے حقائق و معارف کو روشن و واضح کرنا رسالت پیغمبر اکرم ﷺ کے اہداف میں سے ایک ہے۔ قد جاء کم رسولنا یبین یہ اس بنا پر ہے کہ "یبین" کا محذوف مفعول وہ حقائق ہوں جنہیں علمائے اہل کتاب نے چھپائے رکھا اور آیت نمبر ۱۵ اس مطلب کا قرینہ ہے۔

۸۔ آنحضرت ﷺ اور گزشتہ انبیاء و رسل کی بعثت میں طولانی فاصلہ ہے۔ علی فترۃ من الرسل "فترۃ" سکون و انقطاع کے معنی میں ہے، لہذا "فترۃ من الرسل" کا معنی انقطاع پیغمبری ہے اور "فترۃ" کو نکرہ ذکر کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ انقطاع کافی لمبا عرصہ جاری رہا۔

۹۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی بعثت خدا کی طرف سے اہل کتاب پر اتمام حجت تھی۔ ان تقولوا ما جاءنا من بشیر و لا نذیر فقد جاءکم بشیر و نذیر "ان تقولوا" سے پہلے "لام" تعلیل اور "لا" نافیہ محذوف ہے، یعنی لتلا تقولوا۔

۱۰۔ انبیاء علیہ السلام کی بعثت خدا کی جانب سے لوگوں پر اتمام حجت ہے۔ ان تقولوا ما جاءنا من بشیر و لا نذیر اگرچہ آیہ شریفہ میں مخاطب اہل کتاب ہیں، لیکن یقیناً رسالت پیغمبر اکرم ﷺ کے ذریعے سے اتمام حجت کے سلسلے میں اہل کتاب اور دیگر لوگوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

۱۱۔ بشارت (فرمانبردار لوگوں کو خوشخبری دینا) اور انذار (گناہگاروں کو ڈرانا) انبیائے خدا کی رسالت کی روح اور ان کی تبلیغ کا طریقہ کار ہے۔ فقد جاء کم بشیر و نذیر

۱۲۔ جاہل قاصر کا عذر قابل قبول ہے۔ ان تقولوا ما جاءنا من بشیر و لا نذیر چونکہ پیغمبر اکرم ﷺ کا بھیجا جانا عذر پیش کرنے کی راہ میں رکاوٹ شمار کیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ انجام نہ دیا جاتا تو عذر باقی رہتا۔

۱۳۔ خداوند متعال قادر مطلق ہے اور ہر کام انجام دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ واللہ علی کل شیء قدیر

۱۴۔ انبیائے خدا کی بعثت خدا کی قدرت مطلقہ کا ایک جلوہ ہے۔ قد جاء کم ... واللہ علی کل شیء قدیر

۱۵۔ خداوند متعال اپنے وعدہ و وعید کی انجام دہی پر قادر ہے۔ فقد جاء کم بشیر و نذیر واللہ علی کل شیء قدیر

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کی بعثت ۲، ۹؛ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۳؛ آنحضرت ﷺ کی رسالت کا دائرہ کار ۳؛ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا فلسفہ ۶؛ آنحضرت ﷺ کے اہداف ۷

اتمام حجت: ۱۰

احکام: احکام کی توضیح و تشریح ۳، ۵

اسم تعالیٰ: اسم تعالیٰ کا انذار ۱۵؛ اسم تعالیٰ کی بشارت ۱۵؛ اسم تعالیٰ کی دعوت ۱؛ اسم تعالیٰ کی قدرت ۱۳، ۱۳، ۱۵

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کی بعثت ۱۰، ۱۳؛ انبیاء ﷺ کی تبلیغ ۱۱؛ انبیاء ﷺ کی رسالت ۱۱

اہل کتاب: اہل کتاب اور آنحضرت ﷺ ۲؛ اہل کتاب اور اسلام ۱؛ اہل کتاب پر اتمام حجت ۹؛ اہل کتاب کو دعوت

۱؛ اہل کتاب کی توقعات ۲؛ اہل کتاب کی ذمہ داری ۳

ایمان: آنحضرت ﷺ پر ایمان لانا ۱؛ ایمان کا متعلق ۱

تبلیغ: تبلیغ کا طریقہ ۱۱

جاہل: جاہل قاصر ۱۲؛ عذر والا جاہل ۱۲
 دین: دینی تعلیمات کی توضیح و تشریح ۳، ۵، ۷
 سعادت: سعادت کی توضیح و تشریح ۶
 شقاوت: شقاوت کی توضیح و تشریح ۶
 عیسائی: عیسائی اور آنحضرت ﷺ؛ عیسائی اور حق کا کتمان ۷؛
 عیسائیوں کی توقعات ۲
 فرمانبردار: فرمانبرداروں کو بشارت ۱۱
 گناہگار: گناہگاروں کو ڈرانا ۱۱
 نبوت: نبوت کا فلسفہ ۱۰؛ نبوت میں فترت ۸
 یہود: یہود اور آنحضرت ﷺ؛ یہود اور حق کا کتمان ۷؛ یہود کی توقعات ۲

آیت ۲۰

﴿وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا وَآتَاكُمْ مَا لَمْ يُؤْتِ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ﴾ .

اور اس وقت کو یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو جب اس نے تم میں انبیاء قرار دیے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ سب کچھ دے دیا جو عالمین میں کسی کو نہیں دیا تھا۔

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کی آپ بیتی یاد رکھنے کے قابل اور سبق آموز ہے۔ واذ قال موسیٰ لقومہ یا قوم اذ قال... میں "اذ" "اذکر" یا "اذکروا" جیسے محذوف فعل کا مفعول ہے۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے بنی اسرائیل کو وہ نعمتیں

یاد کرنے کی دعوت جو خداوند متعال نے ان پر نازل کی تھیں۔ واذ قال موسیٰ لقومه یا قوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم

۳۔ خدا کی نعمتوں کی طرف توجہ دینا اور انہیں یاد کرنا لازمی ہے۔ اذکروا نعمۃ اللہ علیکم

۴۔ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے بھی کئی ایک انبیاء علیہم السلام کی نعمت سے بہرہ مند ہوئے تھے۔ اذ جعل فیکم

انبیاء

۵۔ خدا کی جانب سے بنی اسرائیل کو عطا کی جانے والی عظیم نعمتوں میں سے ایک یہ تھی کہ ان کے درمیان کئی انبیاء

مبعوث کیے گئے۔ اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء

۶۔ امتوں کے درمیان انبیاء علیہم السلام کا بھیجا جانا ان کیلئے عظیم نعمت ہے۔ اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء

۷۔ بنی اسرائیل اپنی زندگی کی تاریخ کے ایک حصے میں حاکم و فرمانروا رہے ہیں۔ و جعلکم ملوکاً

۸۔ بنی اسرائیل کی حکومت اور فرمانروائی خدا کی طرف سے ان کیلئے نعمت تھی۔ اذکروا نعمۃ اللہ علیکم ... و

جعلکم ملوکاً

۹۔ حضرت موسیٰ کی قوم اپنی تاریخ کے ایک حصے میں دوسری اقوام پر سرداری کرتی رہی ہے۔ اذکروا نعمۃ اللہ علیکم

اذ ... جعلکم ملوکاً مذکورہ بالا مطلب میں "ملوک" کو سیادت و سرداری سے کنایہ کے طور پر اخذ کیا گیا ہے۔

۱۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی آزادی اور فرعونوں کی غلامی سے چھٹکارا ان پر خدا کی عظیم نعمتوں میں سے ایک

ہے۔ و جعلکم ملوکاً چونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تمام قوم کا بادشاہ ہونا ناممکن ہے، لہذا ان کی سابقہ غلامی کی زندگی کو

دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ ملک سے مراد یہ ہے کہ انہیں فرعونوں کے چنگل سے چھٹکارا مل گیا اور اس کے بعد ان کی

تقدیر فرعونوں کے ہاتھوں رقم نہیں ہوتی تھی۔

۱۱۔ امتوں کی فرمانروائی، سرداری اور آزادی خدا کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے۔ اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ...

جعلکم ملوکاً

۱۲۔ بنی اسرائیل میں انبیاء کے مبعوث کیے جانے سے ان کی حاکمیت اور آزادی کی راہ ہموار ہوئی۔

اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکاً ممکن ہے کہ "جعلکم ملوکاً" پر "جعل

فیکم انبیاء" کا مقدم کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہو کہ بنی اسرائیل میں انبیاء کی موجودگی ان کی آزادی اور فرمانروائی کا سبب بنی۔

۱۳۔ خدا کی بعض خاص نعمت سے صرف بنی اسرائیل بہرہ مند ہوئے۔ و اتيکم ما لم یوت احداً من العالمین

۱۳۔ دنیا میں کوئی بھی، قوم موسیٰ ﷺ کو عطا کی جانے والی خاص نعمتوں سے بہرہ مند نہیں ہوا۔
و اتيکم ما لم یؤت احداً من العالمین

۱۵۔ بیوی، نوکر چاکر اور گھربار ان نعمتوں میں سے ہیں جو بنی اسرائیل کو خدا کی جانب سے عطا ہوئیں۔

و جعلکم ملوکاً رسول خدا ﷺ "جعلکم ملوکاً" کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: زوجة و مسکن و خادم^(۱) یعنی اس سے مراد بیوی، گھربار اور نوکر چاکر ہیں۔ مذکورہ حدیث "ملک" کا تنزیلی معنی بیان کر رہی ہے، چنانچہ عرف عام میں بھی یہ بات رائج ہے کہ جو کوئی بیوی، نوکر اور گھر کا مالک ہو کہتے ہیں یہ بادشاہ ہے۔

آزادی: آزادی کا پیش خیمہ ۱۲: آزادی کی اہمیت ۱۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۲، ۳، ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۵

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کا نقش ۱۲: انبیاء ﷺ کی بعثت ۵، ۶: انبیاء ﷺ کی نعمت ۳، ۶

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل سے مختص اشیاء ۱۳: بنی اسرائیل کی آزادی ۱۰، ۱۲: بنی اسرائیل کی تاریخ ۹، ۴: بنی اسرائیل کی حکومت ۴، ۸، ۹، ۱۲: بنی اسرائیل کی نعمتیں ۳، ۵، ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۵: بنی اسرائیل کے انبیاء ۳، ۱۲: بنی اسرائیل کے فضائل ۹

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۱: تاریخ کے ذکر کرنے کی اہمیت ۱

حضرت موسیٰ ﷺ: حضرت موسیٰ ﷺ اور بنی اسرائیل ۲: حضرت موسیٰ ﷺ کی داستان ۱: حضرت موسیٰ ﷺ کی دعوت ۲ حکومت: حکومت والی نعمت ۱۱

روایت: ۱۵

شریک حیات: شریک حیات والی نعمت ۱۵

غلام: غلام کو آزاد کرنا ۱۰

گھر: گھر والی نعمت ۱۵

نوکر: نوکر والی نعمت ۱۵

یاد آوری: نعمت کی یاد آوری کی اہمیت ۲، ۳

آیت ۲۱

﴿يَا قَوْمِ ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَزْنِدُوا عَلَىٰ أَذْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ﴾

اور اے قوم اس ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ جسے اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور میدان سے الٹے پاؤں نہ پلٹ جاؤ کہ الٹے خسارہ والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

۱۔ مقدس سرزمین میں داخل ہونے اور اس پر قبضہ کرنے کیلئے حضرت موسیٰ ﷺ کا اپنی قوم کو حکم۔
یا قوم ادخلوا الارض المقدسة

۲۔ خدا کی یہ تقدیر تھی کہ حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم مقدس سرزمین میں سکونت اختیار کرے۔ الارض المقدسة التي كتب الله لكم

۳۔ خدا نے حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم کو حق دیا تھا کہ وہ مقدس سرزمین میں سکونت اختیار کرے۔ التي كتب الله لكم
۴۔ خدا کی عطا کردہ نعمتوں اور وسائل کی یاد آوری انسان میں خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کا محرک پیدا کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ اذ جعل فيكم انبياء و جعلكم ملوكا ... ادخلوا الارض المقدسة بظاہر دکھائی دیتا ہے کہ حضرت موسیٰ ﷺ اپنی قوم میں خدا کی اطاعت کا محرک پیدا کرنے کیلئے انہیں خدا کی نعمتیں یاد دلاتے تھے۔

۵۔ مقدس سرزمین پر قبضہ کرنے کیلئے بنی اسرائیل کا راہ خدا میں جہاد کرنا ان نعمتوں کی شکرگزاری تھی جو انہیں خدا کی جانب سے عطا کی گئی تھیں۔ اذكروا نعمة الله ... یا قوم ادخلوا الارض المقدسة خدا کی نعمتیں بیان کرنے کے بعد حضرت موسیٰ ﷺ کا بنی اسرائیل کو مقدس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم دینا اس بات کی علامت ہے کہ اس حکم پر عمل

پیرا ہونا خدا کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے مترادف ہے۔

۶۔ خدا اور اس کے انبیاء کی اطاعت خدا کی نعمتوں کا شکر ہے۔ اذکروا نعمة الله عليكم ... ادخلوا الارض المقدسة

۷۔ خدا کی نعمتوں کے مقابلے میں انسان پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ اذکروا نعمة الله عليكم ... ادخلوا الارض المقدسة

۸۔ حضرت موسیٰ ﷺ نے اپنی قوم کو مقدس سرزمین کے باسیوں سے آنا سامنا کرتے وقت بھاگ جانے یا پیچھے ہٹنے سے منع کیا تھا۔ و لا ترتدوا علی اديبارکم

۹۔ مقدس سرزمین میں داخل ہونے کی صورت میں حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم اور وہاں کے باسیوں میں لڑائی چھڑ جانے اور جنگ بھڑک اٹھنے کا خطرہ تھا۔ ادخلوا ... و لا ترتدوا علی اديبارکم

۱۰۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کو خبردار کیا تھا کہ مقدس سرزمین کے ظالم باسیوں سے لڑائی کے وقت بھاگ جانے یا پیچھے ہٹنے کی صورت میں نقصان اٹھاؤ گے۔ و لا ترتدوا علی اديبارکم فتتقلبوا خاسرین

۱۱۔ جنگ اور جہاد سے بھاگ جانا ممنوع اور نقصان دہ ہے۔ و لا ترتدوا علی اديبارکم فتتقلبوا خاسرین

۱۲۔ خدا نے حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم کے مقدر میں مقدس سرزمین میں سکونت اختیار کرنا لکھ دیا تھا، بشرطیکہ وہ جہاد اور مبارزت میں حصہ لیں۔ التي كتب الله لكم ... و لا ترتدوا علی اديبارکم فتتقلبوا خاسرین (فتتقلبوا خاسرین) کا ایک مصداق قوم موسیٰ ﷺ کا مقدس سرزمین میں داخلے سے محروم ہونا ہے، بنا بریں ان کا مقدس سرزمین میں سکونت اختیار کرنا اس صورت میں ان کی تقدیر بنے گی جب وہ دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جائیں گے۔

۱۳۔ بنی اسرائیل کو شام کی مقدس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا۔ ادخلوا الارض المقدسة

مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں امام باقر ﷺ سے روایت ہے: یعنی الشام... (۱)

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۳۰۵، ح ۷۵، نور الثقلین ج ۱، ص ۶۰۷، ح ۱۱۴۔

۱۳۔ بنی اسرائیل چالیس سال در بدر کی ٹھو کریں کھا کر توبہ کرنے اور خدا کے ان سے راضی ہو جانے کے بعد شام میں داخل ہوئے۔ یا قوم ادخلوا الارض المقدسة امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے مذکورہ آیہ شریفہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: ... ثم دخلوها بعد اربعين سنة ... و ما كان خروجهم من مصر و دخولهم الشام الا من بعد توبتهم و رضاء الله عنهم... (۱) یعنی پھر وہ چالیس سال بعد اس میں داخل ہوئے اور ان کا اپنے وطن سے نکل کر شام میں داخلہ اس وقت ممکن ہو سکا جب انہوں نے توبہ کی اور خدا ان سے راضی ہوا۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی اطاعت ۶؛ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا پیش خیمہ ۳؛ اللہ تعالیٰ کی تقدیرات ۲، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی رضایت ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کرنا ۳؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۳، ۷

انبیاء علیہ السلام: انبیاء علیہ السلام کی اطاعت ۶

انسان: انسان کی ذمہ داری ۷

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا جہاد ۵، ۱۲؛ بنی اسرائیل کا در بدر ہونا ۱۳؛ بنی اسرائیل کی تاریخ ۲، ۸، ۹، ۱۲، ۱۳، ۱۳؛ بنی اسرائیل کی توبہ ۱۳؛ بنی اسرائیل کی شرعی ذمہ داری ۱۳؛ بنی اسرائیل کے حقوق ۳؛ بنی اسرائیل مقدس سر زمین میں ۲، ۳

تحریک: تحریک کا پیش خیمہ ۳

جنگ: جنگ سے فرار ۸، ۱۰؛ جنگ سے فرار کی ممنوعیت ۱۱؛ جنگ میں استقامت ۸

جہاد: جہاد سے فرار کی ممنوعیت ۱۱؛ راہ خدا میں جہاد ۵

چالیس کا عدد: ۱۳

حضرت موسیٰ علیہ السلام: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل ۱، ۸؛ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خبردار کرنا ۱۰؛ حضرت موسیٰ علیہ السلام

کا قصہ ۸؛ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرامین ۱، ۸؛ عہد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تاریخ ۱، ۲، ۹

روایت: ۱۳، ۱۳

سر زمین شام: ۱۳، ۱۳

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۳۰۶، ح ۷۵، نور الثقلین ج ۱، ص ۶۰۷، ح ۱۱۴۔

شکر: نعمت کا شکر ۵، ۶، ۷

ظالمین: ظالمین سے جنگ کرنا ۱۰

مقدس سرزمین: ۱، ۵، ۸، ۹، ۱۰، ۱۲، ۱۳

مقدس مقامات: ۱، ۲، ۳، ۵، ۸، ۹

نقصان: نقصان کے اسباب ۱۱؛ نقصان کے موارد ۱۰

آیت ۲۲

﴿قَالُوا يَا مُوسَى إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ وَإِنَّا لَن نَدْخُلُهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِن يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ﴾

ان لوگوں نے کہا کہ موسیٰ وہاں تو جابروں کی قوم آباد ہے اور ہم اس وقت تک داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں پھر اگر وہ نکل گئے تو ہم یقیناً داخل ہو جائیں گے۔

۱۔ حضرت موسیٰ ﷺ کے فرمان کے باوجود بنی اسرائیل اس بات پر مصر تھے کہ مقدس سرزمین کے جابروں کے ساتھ نبرد آزما ہونے سے کنارہ کشی اختیار کی جائے۔ قالوا یا موسیٰ ان فیہا قوما جبارین و انا لن ندخلہا

۲۔ حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم (بنی اسرائیل) مقدس سرزمین پر حاکم طاقتور جابروں سے آمننا سامنا کرنے سے ڈر رہی تھی۔ قالوا یا موسیٰ ان فیہا قوما جبارین و انا لن ندخلہا

۳۔ حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم نے مقدس سرزمین میں داخل ہونے کیلئے یہ شرط عائد کی تھی کہ پہلے وہاں سے جابر باسیوں کو نکالا جائے۔ و انا لن ندخلہا حتیٰ یرجوا منها

۴۔ حضرت موسیٰ ﷺ کے زمانے میں مقدس سرزمین پر طاقتور اور جابر لوگ آباد تھے

ان فیہا قوما جبارین

۵۔ حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم جنگ و جہاد اور جابروں سے الجھے بغیر مقدس سرزمین کو فتح کرنے کی بیجا توقع رکھتی تھی۔

انا لن ندخلها حتی یخرجوا منها فان یخرجوا منها فانا داخلون آیہ شریفہ اور اس کا سیاق و سباق حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم کی اس فکر کو سراسر غلط قرار دے رہے ہیں کہ قدس کی سرزمین کسی جنگ اور جہاد کے بغیر فتح ہو جائے۔
۶۔ جنگ اور جہاد کے بغیر فتح و کامرانی کی توقع ایک بیجا اور نامعقول توقع ہے۔ فان یخرجوا منها فانا داخلون

بنی اسرائیل:

بنی اسرائیل کا ڈر ۲: بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۲، ۳: بنی اسرائیل کی نافرمانی ۱: بنی اسرائیل کے مطالبات ۳، ۵

توقعات: ناپسندیدہ توقعات ۶

جنگ: جنگ سے فرار ۱

حضرت موسیٰ ﷺ: حضرت موسیٰ ﷺ کے اوامر ۱: عہد حضرت موسیٰ ﷺ کی تاریخ ۳

ظالمین: ظالمین سے جنگ ۱، ۲

کامیابی: کامیابی کی شرائط ۶

مقدس سرزمین: ۱، ۳، ۵ مقدس سرزمین کے ظالم لوگ ۲، ۳

آیت ۲۶

﴿ قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ﴾

ارشاد ہوا کہ اب ان پر چالیس سال حرام کر دئے گئے کہ یہ زمین میں چکر لگاتے رہیں گے لہذا تم اس فاسق قوم پر افسوس نہ کرو۔

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم چالیس سال تک مقدس سرزمین پر قبضہ کرنے سے محروم رہی۔

قال فانها محرمة عليهم اربعين سنة "محرمة" سے مراد حرمت تشریعی نہیں بلکہ حرمت تکوینی ہے۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا مقدس سرزمین پر قبضے اور وہاں سکونت اختیار کرنے سے محروم رہنا ان کے فسق اور

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرمان سے منہ موڑنے کا نتیجہ اور سزا تھی۔ انا لن ندخلها ابدا ... فانها محرمة عليهم

جملہ "فانها محرمة..." حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نفرین (فاروق مینا...) پر نہیں، بلکہ ان کے حکم سے منہ موڑنے پر متفرع

ہے۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم چالیس سال تک بیابان میں سرگردان رہی۔ اربعين سنة يتيهون في الارض

چونکہ جملہ "یتیہون" "علیہم" کی ضمیر کیلئے حال ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی سرگردانی کی مدت بھی چالیس

برس تھی۔

۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا بیابان میں سرگردان رہنا ان کے فسق اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرمان سے منہ

موڑنے کا نتیجہ اور سزا تھی۔ انا لن ندخلها ... يتيهون في الارض

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ان کے فرمان سے منہ موڑنے کے زمانے سے ان کے چالیس سال تک ٹھوکریں

کھانے اور قدس پر قبضے سے محرومیت کا آغاز ہوا۔ انا لن ندخلها ... اربعين سنة يتيهون في الارض

۶۔ بنی اسرائیل کی کارآمد قوتوں کی جانب سے جہاد ترک کرنا اس قوم کے تمام لوگوں کیلئے سرگردان رہنے اور مقدس سرزمین پر قبضے سے محرومیت کا باعث بنا۔ قال فانھا محرمة علیہم اربعین سنة

مذکورہ بالا مطلب لق ودق بیابان کی داستان کے اس مسئلہ اور فطری امر پر مبتنی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تمام قوم حتیٰ عورتیں، بچے اور بوڑھے بھی در بدر کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور اور مقدس سرزمین میں داخل ہونے سے محروم ہو گئے، حالانکہ ان لوگوں کو جنگ و جہاد کا حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اس کی خلاف ورزی پر انہیں سزا دی جاتی۔

۷۔ ملتوں کا انجام احکام خداوندی کے بارے میں انکے موقف کی کیفیت پر موقوف ہے۔ انا لن ندخلھا ابداً ... فانھا محرمة علیہم اربعین سنة

۸۔ خدا کی بعض تقدیرات (تقدیر معلق) انسانوں کے اعمال کی انجام دہی سے مشروط ہیں۔ کتب اللہ لکم ... فانھا محرمة علیہم اربعین سنة

۹۔ انسانوں کا عمل خدا کی جانب سے تقدیرات میں تبدیلی کی راہ ہموار کر سکتا ہے۔ کتب اللہ لکم ... فانھا محرمة علیہم اربعین سنة

۱۰۔ گناہگاروں کے دنیا میں ہی اپنے گناہوں کی سزا اور عذاب سے دوچار ہونے کا امکان موجود ہے۔

فانھا محرمة علیہم اربعین سنة یتبھون فی الارض

۱۱۔ معاشرے کے بے گناہ لوگوں کیلئے گناہگاروں کے عذاب میں مبتلا ہونے کا خطرہ موجود ہے۔

قال فانھا محرمة علیہم اربعین سنة

۱۲۔ خدا نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے گناہگاروں پر افسوس کرنے یا ان کے بارے میں غمگین ہونے

سے منع فرمایا۔ فلا تأس علی القوم الفاسقین

۱۳۔ عذاب خداوندی سے دوچار گناہگاروں کے بارے میں افسوس کرنے یا غمگین ہونے سے اجتناب ضروری ہے۔

فلا تأس علی القوم الفاسقین

۱۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم فاسق اور نافرمان تھی۔ انا لن ندخلھا ... فلا تأس علی القوم الفاسقین

۱۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کا ان کے فرامین کے مقابلے میں ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا ان کے فسق کی علامت

ہے۔

انا لن ندخلها ... فلا تأس على القوم الفاسقين

۱۶۔ نافرمانی اور گناہ کے باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے نرمی اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔

فلا تأس على القوم الفاسقين "فلا تأس" کا مادہ "اسی" اور اس کا معنی غم و اندوہ ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل پر افسوس کرنے سے روکنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اپنی قوم کے بارے میں افسوس کرتے تھے یا ان کی جانب سے افسوس کا امکان موجود تھا، بہر حال یہ اس بات کی علامت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم پر مہربان تھے۔

۱۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان کی نافرمانی کا تاوان چار فرسخ (تقریباً ۱۲ کلومیٹر) کے طول و عرض پر مشتمل علاقے میں چالیس سال تک بھٹکتے رہنے اور ٹھوکریں کھانے کی صورت میں ادا کیا۔

ادخلوا الارض المقدسة ... قال فانها محرمة عليهم اربعين سنة يتيهون في الارض مذكوره آية شريفة کی وضاحت میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فلما ابوا ان يدخلوها حرما الله عليهم فتاهوا في اربع فراسخ اربعين سنة...^(۱)

یعنی جب

انہوں نے اس مقدس سرزمین میں داخل ہونے سے انکار کیا تو خدا نے انہیں اس سے محروم کر دیا اور وہ چار فرسخ کے علاقے میں چالیس سال تک ٹھوکریں کھاتے رہے۔

۱۸۔ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فرمان سے منہ موڑنے کے نتیجے میں ایک عرصہ تک اس طرح بھٹکتے رہے کہ جب وہ رات کو سفر کرتے تو زمین کے چکر لگانے کے نتیجے میں دوبارہ پہلے والی جگہ پر لوٹا دیا جاتا۔

قال فانها محرمة عليهم اربعين سنة يتيهون في الارض بنی اسرائیل کی سرگردانی کی کیفیت کے بارے میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: اذا كان العشاء و اخذوا في الرحيل ... اذا ارتحلوا و استوت بهم الارض قال الله للارض ديري بهم فلا يزالوا كذلك ... فاذا اصبحت اذا ابنتهم و منازلهم التي كانوا فيها بالامس...^(۲) یعنی جب رات پڑتی تو وہ اپنا کوچ شروع کرتے اور ان کے کوچ کے ساتھ ہی زمین بھی حرکت میں آجاتی اور خداوند زمین کو حکم دیتا کہ انہیں پہلے والی جگہ پر لوٹا دو اور ہمیشہ ایسے ہی ہوتا کہ جب صبح کی سپیدی نمودار ہوتی تو وہ دیکھتے کہ وہی عمارتیں اور گھر ان کا منہ چڑا رہے ہیں، جہاں سے انہوں نے کل رات اپنا سفر شروع کیا تھا۔

(۱) شیخ مفید سے منسوب کتاب اختصاص، ص ۲۶۵، تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۵۶ ح ۱-۲ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۰۵ ح ۷۴ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۰۸ ح ۱۱۶

۱۹۔ حضرت موسیٰ ﷺ کی قوم چالیس برس تک سرزمین مصر میں بھٹکتی رہی۔ قال فأتھا محرمة علیہم اربعین سنة یتیهون فی الارض قوم موسیٰ ﷺ کی سرگردانی کے بارے میں امام باقر ﷺ سے روایت ہے: ...فتاہوا فی الارض اربعین سنة فی مصر و فیہا ... (۱) یعنی بنی اسرائیل سرزمین مصر اور اسکے صحراؤں میں چالیس برس تک بھٹکتے رہے...

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی تقدیرات ۸؛ اللہ تعالیٰ کی تبدیلی ۹؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر ۱۲

بداء: بداء کا پیش خیمہ ۹

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل کا فسق ۱۳، ۱۵؛ بنی اسرائیل کی تاریخ ۱، ۳، ۳، ۵، ۱۲، ۱۸، ۱۹؛ بنی اسرائیل کی سرگردانی ۳، ۳، ۵، ۶، ۱۲، ۱۸، ۱۹؛ بنی اسرائیل کی محرومیت ۲، ۶؛ بنی اسرائیل کی نافرمانی ۳، ۵، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸؛ بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی ۱۵

بے گناہ لوگ: بے گناہ لوگوں کو سزا ملنا ۱۱

تقدیرات: معلق تقدیرات ۸

جہاد: جہاد ترک کرنے کے اثرات ۶

چار کا عدد: ۱۷ چالیس کا عدد: ۱، ۳، ۵، ۱۷، ۱۹

حضرت موسیٰ ﷺ: حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل ۱۲، ۱۶؛ حضرت موسیٰ ﷺ کی مہربانی ۱۶؛ حضرت موسیٰ ﷺ کی نافرمانی کرنا ۲، ۳، ۵، ۱۵، ۱۷، ۱۸

روایت: ۱۷، ۱۸، ۱۹

زمین: زمین کا گھومنا ۱۸

سزا: سزا کے اسباب ۱۳

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کے اثرات ۷

عمل: عمل کے اثرات ۸، ۹

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۰۶ ح ۷۵ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۰۷ ح ۱۱۴۔

فسق: فسق کی سزا ۲، ۳؛ فسق کی علامات ۱۵؛ فسق کے اثرات ۲، ۳

گناہ: گناہ کے اجتماعی اثرات ۱۱

گناہگار: گناہگاروں کی دنیوی سزا ۱۰؛ گناہگاروں کیلئے غمگین ہونا ۱۲، ۱۳

مصر کی سرزمین: ۱۹

معاشرہ: معاشرے کے زوال کے اسباب ۱۱

مقدس سرزمین: ۱، ۵، ۶ مقدس سرزمین کی فتح ۲

مقدس مقامات: ۵، ۶

موقف: نظریاتی موقف کے اثرات ۷

نافرمانی: نافرمانی کی سزا ۲، ۳؛ نافرمانی کے اثرات ۲، ۳، ۱۷

یہود: یہود کے فاسق لوگ ۱۳

آیت ۲۷

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقْبِلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ

اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ﴾

اور پیغمبر آپ انکو آدم کے دونوں فرزندوں کا سچا قصہ پڑھ کر سنائیے جب دونوں نے قربانی دی اور ایک کی قربانی قبول ہو گئی اور دوسرے کی نہ ہوئی تو اس نے کہا کہ میں تجھے قتل کر دوں گا تو دوسرے نے جواب دیا کہ میرا کیا قصور ہے خدا صرف صاحبان تقویٰ کے اعمال کو قبول کرتا ہے۔

۱۔ حضرت آدم کے بیٹوں ہابیل وقابیل کی قربانی کی داستان بہت مفید، سبق آموز اور قابل بیان ہے۔

و اتل علیہم نبا ابنی آدم بالحق چونکہ قابیل کو پتہ نہیں تھا کہ ہابیل کی لاش کس

طرح دفن کرے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے انسانوں میں سے تھے۔ بنا بریں "آدم" سے مراد ابو البشر حضرت آدم ﷺ ہیں، اور مفسرین کا کہنا ہے کہ ان کے بیٹوں سے مراد ہابیل اور قابیل ہیں۔ واضح رہے کہ "نبا" اس خبر کو کہا جاتا ہے جو بہت ہی فائدہ مند ہو۔

۲۔ بارگاہ خداوندی میں تقرب حاصل کرنے کیلئے ہابیل اور قابیل دونوں نے ہدیہ پیش کیا۔ اذ قربا قرباناً "قربان" ہر اس نیک عمل کو کہا جاتا ہے جو تقرب خداوندی حاصل کرنے کیلئے انجام دیا جائے (مجمع البیان)

۳۔ ہابیل اور قابیل کی جانب سے پیش کی گئی دو قربانیاں ایک ہی نوع اور ایک ہی جنس سے تعلق رکھتی تھیں۔ اذ قربا قرباناً اگرچہ دونوں نے جدا جدا قربانی پیش کی تھی، لیکن اس کے باوجود کلمہ "قرباناً" مفرد لایا گیا ہے، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں قربانیاں ایک ہی جنس سے تعلق رکھتی تھیں۔

۴۔ پیغمبر اکرم ﷺ اہل کتاب کیلئے ہابیل و قابیل کی داستان صحیح طور پر نقل کرنے پر مامور ہوئے۔ و اتل علیہم نبا ابنی آدم بالحق اہل کتاب کے بارے میں گزشتہ آیات کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ "علیہم" کی ضمیر سے مراد اہل کتاب ہیں۔

۵۔ قرآن کریم نے لوگوں کو تاریخی واقعات سے سبق سیکھنے اور عبرت لینے کی دعوت دی ہے۔ و اتل علیہم نبا ابنی آدم بالحق

۶۔ ہابیل اور قابیل کی قربانی کا واقعہ ایک افسانہ یا علامتی کہانی نہیں، بلکہ حقیقی داستان ہے۔ و اتل علیہم نبا ابنی آدم بالحق مذکورہ بالا مطلب میں "بالحق" کو "نبائی" کی صفت قرار دیا گیا ہے، یعنی حضرت آدم ﷺ کے بیٹوں کی داستان ایک حقیقی داستان ہے۔

۷۔ حضرت آدم ﷺ کے بیٹوں کی داستان جس طرح قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے حقیقی اور ہر قسم کے بطلان سے پاک داستان ہے۔ و اتل علیہم نبا ابنی آدم بالحق مذکورہ بالا مطلب میں "بالحق" کو "اتل" کا متعلق قرار دیا گیا ہے۔

۸۔ ہابیل اور قابیل کی داستان پر مشتمل اہل کتاب کی کتب میں ایک طرح کی تحریف ہوئی اور اسے باطل سے ملا دیا گیا ہے۔ بالحق اہل کتاب کے بارے میں نازل ہونے والی گزشتہ آیات کے قرینہ سے کلمہ "بالحق" حضرت آدم ﷺ کے بیٹوں کے بارے میں اہل کتاب کی کتب میں کی جانے والی تحریفات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔

۹۔ حضرت آدم ﷺ کے دو بیٹوں میں سے صرف ایک کی

قربانی بارگاہ خداوندی میں قبول ہوئی۔ فتقبل من احدهما و لم يتقبل من الآخر

۱۰۔ ہابیل کی قربانی قبول ہونے کی وجہ سے انہیں خدا کی پاداش سے بہرہ مند ہونے کے قابل قرار دیا گیا۔
فتقبل من احدهما "تقبل" کسی چیز کے اس طرح قبول کیے جانے پر بولا جاتا ہے جو پاداش کا مقتضی ہو (مفردات راغب)

۱۱۔ حضرت آدم ﷺ کے بیٹوں میں سے ہر ایک اپنی اور اپنے بھائی کی قربانی کے قبول یا رد کیے جانے کے بارے میں آگاہ تھا۔ قال لا قتلنک قال انما يتقبل الله من المتقين جملہ "انما يتقبل الله" نیز قابیل کی جانب سے ہابیل کو موت کے گھاٹ اتارنے کے پکے ارادے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں اپنی قربانی کے قبول یا رد کیے جانے کے بارے میں جان گئے تھے، بہت سارے مفسرین کا کہنا ہے کہ ہابیل کی قربانی غیب سے آنے والی آگ کے ذریعے جل کر خاکستر ہو گئی اور یہ ان کی قربانی کے قبول ہونے کی علامت تھی۔

۱۲۔ قربانی کے واقعہ کے بعد قابیل نے ہابیل کو ٹھکانے لگانے کا پکا ارادہ کر لیا۔ قال لا قتلنک لام اور نون تاکید قابیل کی طرف سے قتل کے پکے ارادے پر دلالت کرتے ہیں۔

۱۳۔ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کی دھمکی دی۔ قال لا قتلنک
۱۴۔ چونکہ ہابیل کی قربانی قبول اور قابیل کی قربانی رد کر دی گئی اس سے قابیل کے دل میں اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے کا ارادہ پیدا ہوا۔ فتقبل من احدهما و لم يتقبل من الآخر قال لا قتلنک

۱۵۔ چونکہ قابیل کی قربانی رد اور اس کے بھائی ہابیل کی قربانی قبول کر لی گئی اس سے قابیل کے دل میں اپنے بھائی کے خلاف شدید حسد کے جذبات پیدا ہوئے۔ قال لا قتلنک بظاہر دکھائی دیتا ہے کہ ہابیل کی قربانی قبول کیے جانے کے بعد کسی اور وجہ سے نہیں بلکہ صرف قابیل کے دل میں پیدا ہونے والے حسد نے اسے قتل کے ارتکاب پر اکسایا، اور گویا اس مسئلہ کا واضح ہونا باعث بنا ہے کہ کلام میں اس کا تذکرہ نہیں آیا۔ مذکورہ مطلب کی حضرت امام صادق ﷺ سے منقول اس روایت سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا... فتقبل الله قربان هابيل فحسده قابيل فقتله... (۱) خدا نے

ہابیل کی قربانی قبول کر لی جس سے قابیل کے دل میں حسد پیدا ہوا اور اسی حسد کی وجہ سے اس نے ہابیل کو قتل کر دیا۔

۱۶۔ طول تاریخ میں برادر کشی کے آغاز کا اصلی سبب حسد اور خود پرستی رہی ہے۔ قال لاقتلنک

۱۷۔ حسد انسانوں کے درمیان موجود محبت و مہربانی کے تعلقات اور روابط کو کمزور بنانے کے اسباب فراہم کرتا ہے۔ نبأ ابني آدم ... قال لاقتلنک کیونکہ قابیل کا حسد ہابیل کی نسبت برادرانہ جذبات کو نظر انداز کرنے کا باعث بنا۔

۱۸۔ حسد قتل اور اس جیسے دوسرے جرائم کے ارتکاب کا پیش خیمہ ہے۔ قال لاقتلنک

مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق علیہ السلام کے اس فرمان سے تائید ہوتی ہے: ... فقبل الله قربان هابيل فحسده قابيل فقتله... (۱) یعنی خدا نے ہابیل کی قربانی قبول کر لی جس سے قابیل کے دل میں حسد پیدا ہوا اور اس نے ہابیل کو قتل کر دیا۔

۱۹۔ ہابیل نے اپنے بھائی قابیل کی قربانی قبول نہ کیے جانے کا سبب اس کے عدم تقویٰ کو قرار دیا۔ و لم يتقبل من الآخر قال لاقتلنک قال انما يتقبل الله من المتقين

۲۰۔ خداوند متعال صرف پرہیزگاروں سے نیک عمل قبول کرتا ہے۔ انما يتقبل الله من المتقين

۲۱۔ قابیل نے اپنی قربانی کے قبول نہ کیے جانے پر جو اعتراض کیا اس کا جواب دیتے ہوئے ہابیل نے کہا نیک اعمال کے قبول ہونے کی شرط تقویٰ ہے۔ قال انما يتقبل الله من المتقين

۲۲۔ ہابیل ایک خدا شناس، پرہیزگار، الہی معارف سے آگاہ اور معاشرتی تعلقات میں آداب و منطق سے بہرہ مند انسان تھے۔ قال انما يتقبل الله من المتقين ہابیل کا صراحت کے ساتھ قابیل کے بے تقویٰ ہونے کا ذکر نہ کرنا ان کے ادب کی علامت ہے، جبکہ اعمال کی قبولیت اور عدم قبولیت کے معیار کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنا ان کی منطقی فکر اور الہی معارف سے آگاہی پر دلالت کرتا ہے۔

۲۳۔ قابیل الہی معارف سے نا آشنا، بے تقویٰ اور حاسد انسان تھا۔ قال لاقتلنک ... قال انما يتقبل الله من المتقين

۲۴۔ ہابیل کا تقویٰ خدا کی طرف سے ان کی قربانی قبول کیے جانے کا سبب بنا۔

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۱۲ ح ۸۳؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۱۰ ح ۱۲۵۔

فتقبل من احدهما ... قال انما يتقبل الله من المتقين

۲۵_ خداوند متعال صرف اس نیک عمل کو قبول کرتا ہے جس کے ساتھ تقویٰ بھی ہو۔

انما يتقبل الله من المتقين بعض علماء کا نظریہ ہے کہ عمل کے قبول ہونے کو تقویٰ سے مشروط کرنے سے مراد یہ ہے کہ خود عمل میں تقویٰ کی پابندی کی جائے، یعنی عمل کو خلوص و غیرہ جیسی تمام ان شرائط کا حامل ہونا چاہیئے، جو خدا کی طرف سے عائد کی گئی ہیں۔

۲۶_ خداوند متعال کی جانب سے ایک مشخص و معین معیار کی بنیاد پر اعمال کو قبول یا رد کیا جاتا ہے۔

انما يتقبل الله من المتقين

۲۷_ جب انسان کا کردار تقویٰ اور پارسائی پر مبنی ہو تو وہ خدا کی قربت کا موجب بنتا ہے۔

اذ قربا قرباناً ... انما يتقبل الله من المتقين "قربان" اس عمل کو کہا جاتا ہے جس میں قربت خدا کا قصد کیا جائے، لہذا قربانی کی قبولیت کا معنی قربت خداوند کا حصول ہے کہ جسے آیہ شریفہ میں تقویٰ کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے۔

۲۸_ حسب و نسب اور انبیاء و اولیاء کے ساتھ رشتہ داری کی خدا کی جانب سے اعمال کے قبول یا رد کیے جانے میں

کوئی تاثیر نہیں ہے۔ و اتل علیہم نبا ابنی آدم بالحق ... انما يتقبل الله من المتقين

۲۹_ خلقت کے آغاز سے ہی انسان میں خیر و شر کی طرف مائل ہونے کے اسباب پائے جاتے ہیں۔

قال لاقتلنک ... انما يتقبل الله من المتقين اگرچہ ہابیل اور قابیل دونوں آدم ﷺ کے بیٹے تھے، لیکن انہوں نے

متضاد اور جدا راستے انتخاب کئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے اندرونی رجحانات مختلف ہیں۔

۳۰_ ہابیل کی موٹے تازے دنبے کی قربانی بارگاہ خداوندی میں قبول جبکہ قابیل کی طرف سے گندم کے خوشوں یا اس

جیسی کسی اور چیز کی قربانی رد کر دی گئی۔ و اتل علیہم نبا ابنی آدم بالحق اذ قربا قرباناً حضرت آدم ﷺ کے بیٹوں کی

قربانی کے بارے میں حضرت امام سجاد ﷺ سے روایت ہے: ... قرب احدهما اسمن کبش کان فی صیانته و قرب الآخر

ضعفاً من سنبل فتقبل من صاحب الکبش و هو هابیل و لم يتقبل من الآخر ... (۱) ان میں سے ایک نے اپنا موٹا تازہ

دنبہ قربانی کیلئے پیش کیا، جبکہ دوسرے نے چند خوشے قربانی کے طور پر پیش کیے، دنبے والے کی قربانی قبول کر لی گئی اور وہ

ہابیل تھے، جبکہ دوسرے کی قربانی رد کر دی گئی۔

۳۱۔ حضرت آدم ﷺ نے ہابیل اور قابیل کو بارگاہ خداوندی میں قربانی کرنے کا حکم دیا۔

اذ قربا قرباناً حضرت امام باقر ﷺ سے روایت ہوئی ہے: ... ان آدم امر ہابیل و قابیل ان یقربا قرباناً ... و هو قول اللہ عزوجل: "واتل علیہم نبا ابنی آدم ... (۱) آدم ﷺ نے ہابیل اور قابیل کو قربانی کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اس بارے میں ارشاد خداوندی ہے کہ "ان کے سامنے حضرت آدم ﷺ کے بیٹوں کی داستان بیان کرو..."

۳۲۔ حضرت ہابیل کی قربانی کا آگ میں جل کر خاکستر ہو جانا بارگاہ خدا میں اس کے قبول ہونے کی علامت تھی۔

فتقبل من احدهما و لم يتقبل من الآخر حضرت امام باقر ﷺ سے روایت ہے: ... فتقبل قربان ہابیل و لم يتقبل قربان قابیل و هو قول اللہ عزوجل "و اتل علیہم ... " و كان القربان اذ قبل تاكله النار ... (۲) خدا نے ہابیل کی قربانی قبول کر لی جبکہ قابیل کی قربانی رد کر دی چنانچہ ارشاد رب العزت ہے "ان کے سامنے بیان کرو..." اور قربانی کی قبولیت کی علامت یہ تھی کہ وہ آگ میں جل کر خاکستر ہو جاتی تھی۔

۳۳۔ جب قابیل نے خدا کی جانب سے ہابیل کو حضرت آدم کا وصی منصوب کرنے اور اسم اعظم حاصل کرنے کے فرمان پر اعتراض کیا تو دونوں کو خدا کیلئے قربانی کرنے کا حکم دیا گیا۔ اذ قربا قرباناً امام صادق ﷺ سے روایت ہوئی ہے ... ان اللہ تبارک و تعالیٰ اوحی الی آدم ان یدفع الوصیة و اسم اللہ الاعظم الی ہابیل و كان قابیل اکبر منه فبلغ ذلك قابیل فغضب فقال: انا اولی بالکرامة والوصیة فامرهما ان یقربا قرباناً بوحي من اللہ الیہ ففعلا ... (۳) خداوند تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم ﷺ کو وحی کی کہ ہابیل کو اپنا وصی منصوب کریں اور خدا کا اسم اعظم انہیں عطا کریں۔ حالانکہ قابیل ان سے بڑا تھا، لہذا جب اس کے کانوں تک یہ خبر پہنچی تو غصہ سے آگ بگولہ ہو کر کہنے لگا، میں کرامت اور وصیت کا زیادہ حقدار تھا، حضرت آدم ﷺ نے خدا کی طرف سے آنے والی وحی کی بنا پر ان دونوں کو قربانی کا حکم دیا اور انہوں نے ایسے ہی کیا ...

آدم ﷺ: آدم ﷺ کا قصہ ۳۱؛ آدم ﷺ کا وصی ۳۳؛ آدم ﷺ کے اوامر ۳۱

(۱) کافی ج ۸ ص ۱۱۳ ح ۹۲؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۵۸ ح ۱۔

(۲) کمال الدین ص ۲۱۳ ح ۲، ب ۲۲؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۱۲ ح ۱۳۱۔

(۳) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۱۲ ح ۸۳؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۱۰ ح ۱۲۵۔

آدم ﷺ کے بیٹے: آدم ﷺ کے بیٹوں کا قصہ ۱۱; آدم ﷺ کے بیٹوں کی قربانی ۱، ۴، ۹، ۱۱، ۳۰

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور اہل کتاب ۳; آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۳

احساسات: احساسات کو کمزور کرنے کا پیش خیمہ ۱۷

اسم اعظم: ۳۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی پاداش ۱۰; اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ۳۳; اللہ تعالیٰ کے افعال ۲۰

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ سے رشتہ داری ۲۸

انسان: انسان کے تمایلات ۲۹

تاریخ: تاریخ سے عبرت ۱، ۵; تاریخ نقل کرنے کے فوائد ۱; تاریخی واقعات ذکر کرنا ۵، ۷

تقرب: تقرب کا پیش خیمہ ۲۷; خدا کا تقرب ۲

تقویٰ: تقویٰ کے اثرات ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷

حسد: حسد کے اثرات ۱۶، ۱۷، ۱۸; حسد کے اسباب ۱۵

خیر: خیر کی طرف تمایل ۲۹

رشتہ داری: رشتہ داری کی تاثیر ۲۸

روایت: ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۱۵

شر: شر کی طرف رجحان ۲۹

طرز عمل: طرز عمل کی بنیادیں ۱۳

عجب: عجب کے اثرات ۱۶

عمل: عمل صالح کی قبولیت ۲۰، ۲۵; عمل کی قبولیت کی شرائط ۲۱، ۲۵; عمل کے قبول ہونے کا معیار ۲۶، ۲۸; عمل

کے رد ہونے کا معیار ۲۶، ۲۸; عمل میں تقویٰ ۲۷

قابل: قابل کا بے تقویٰ ہونا ۱۹، ۲۳; قابل کا حسد ۱۵، ۲۳; قابل کا قصہ ۲، ۳، ۶، ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۱۵، ۱۹، ۲۱،

۳۱: قابیل کا ہدیہ ۲: قابیل کی جہالت ۲۳: قابیل کی ذمہ داری ۳۳: قابیل کی قربانی ۱، ۳، ۴، ۶، ۷، ۹، ۳۱: قابیل کی قربانی کا رد ہونا ۱۳، ۱۵، ۱۹، ۲۱، ۳۰: قابیل کی نافرمانی ۳۳: قصہ قابیل کی تحریف ۸
 قتل: قتل تاریخ میں ۱۶: قتل کا پیش خیمہ ۱۸: قتل کا سرچشمہ ۱۶
 قربانی: قربانی قبول ہونے کا پیش خیمہ ۲۳: قربانی کا قبول ہونا ۹
 متقین: ۲۲ متقین کا عمل صالح ۲۰

ہابیل: قصہ ہابیل میں تحریف ۸: ہابیل اور قابیل ۱۲، ۱۳، ۱۵: ہابیل اہل کتاب کی نظر میں ۸: ہابیل کا ادب ۲۲: ہابیل کا انتصاب ۳۳: ہابیل کا تقویٰ ۲۲، ۲۳: ہابیل کا علم ۲۲: ہابیل کا قتل ۱۲، ۱۳: ہابیل کا قصہ ۲، ۳، ۶، ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۱۵، ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۳۱، ۳۲: ہابیل کا ہدیہ ۲: ہابیل کو دھمکی ۱۳: ہابیل کی پاداش ۱۰: ہابیل کی خدا شناسی ۲۲: ہابیل کی ذمہ داری ۳۳: ہابیل کی قربانی ۱، ۳، ۴، ۶، ۷، ۹، ۳۱: ہابیل کی قربانی کی قبولیت ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۲۳، ۳۰، ۳۲: ہابیل کی منطق ۲۲: ہابیل کے فضائل ۱۰، ۲۲

آیت ۲۸

﴿لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسٍ يَدَيَّ إِلَيْكَ لَأَقْتُلَنَّكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ﴾

اگر آپ میری طرف قتل کے لئے ہاتھ بڑھائیں گے بھی تو میں آپ کی طرف ہرگز ہاتھ نہ بڑھاؤں گا کہ میں عالمین کے پالنے والے خدا سے ڈرتا ہوں۔

۱۔ ہابیل کی طرف سے کسی بھی صورت اپنے بھائی کو قتل نہ کرنے پر اصرار حتیٰ اگر قابیل کی طرف سے انہیں قتل کرنے کی کوشش بھی کی جاتی۔ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسٍ يَدَيَّ إِلَيْكَ لَأَقْتُلَنَّكَ "لَئِنْ" میں لام قسم اور "بِباسط" پر باء زائدہ، تاکید اور اصرار پر دلالت کرتے ہیں۔

۲۔ ہابیل، قابیل کی سرکش روح کو رام کرنے کی کوشش میں تھے۔

قال لاقتلنك قال ... لئن بسطت الى يدك لتقتلنى ما انا بباسط يدي اليك

"لاقتلنك" کی تاکید قابیل کی سرکشی پر دلالت کرتی ہے جبکہ ہابیل کی نرم اور سبق آموز گفتگو اس بات کی علامت ہے کہ وہ اسے نرم اور موم کرنے کی کوشش میں تھے۔

۳۔ جب دوسروں سے آمنہ سامنا ہو تو ان میں غصے اور حسد کی بھڑکی ہوئی آگ پر قابو پانے اور اسے بجھانے کی کوشش کرنا لازمی ہے۔ لئن بسطت ... ما انا بباسط يدي اليك ہابیل کی طرف سے اپنے بھائی کے ساتھ روار کھے جانے والے سلوک کا بیان کرنا تمام لوگوں کیلئے اس کے مشابہ موارد میں سبق آموز ہو سکتا ہے۔

۴۔ ہابیل اپنے بھائی قابیل کو ہلاک کرنے پر قادر تھے۔ ما انا بباسط ... لاقتلنك انى اخاف الله اگر ہابیل اپنے بھائی قابیل کو قتل کرنے پر قادر نہ ہوتے تو کبھی بھی یہ نہ کہتے کہ میں اپنے خوف خدا کی بنا پر تمہیں قتل کرنے کیلئے اقدام نہیں کروں گا۔

۵۔ ہابیل کی فطرت اور شخصیت نے انہیں برادر کشی سے روکا۔ ما انا بباسط يدي اليك لاقتلنك ہابیل نے اپنے بھائی کے ہلاک نہ کرنے کو قتل کیلئے ہاتھ نہ بڑھانے سے تعبیر کیا، اور پھر قسم اور باء زائدہ کے ذریعے اس کی تاکید، نیز جملہ اسمیہ استعمال کیا تاکہ یہ سمجھا سکیں کہ ان کی شخصیت ہرگز اس طرح کا اقدام کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔

۶۔ ہابیل خوف خدا اور توحید ربوبی پر ایمان رکھنے والے انسان تھے۔ انى اخاف الله رب العالمين ۷۔ ہابیل کا خوف خدا ان کیلئے اپنے بھائی کو قتل کرنے کی راہ میں رکاوٹ بنا۔ ما انا بباسط يدي اليك لاقتلنك انى اخاف الله رب العالمين

۸۔ ہابیل اپنے بھائی کی طرف سے اپنے قتل کی دھمکی پر خوفزدہ نہ ہوئے۔ لئن بسطت الى يدك لتقتلنى ... انى اخاف الله رب العالمين ہابیل کا اپنے خوف خدا (انى اخاف الله) پر تاکید کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ میرے دل میں بھائی کی دھمکی سے ذرا بھر خوف پیدا نہیں ہوا۔

۹۔ خوف خدا انسان کے دل سے دوسروں کا خوف نکال دیتا ہے۔ لئن بسطت الى يدك لتقتلنى ... انى اخاف الله رب العالمين

۱۰۔ خدا کا خوف انسان کو جرم کے ارتکاب اور انسان کشی سے روکتا ہے۔

ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک انی اخاف اللہ رب العالمین

۱۱۔ موت کا سامنا کرتے وقت خدا کا خوف انسان کے حوصلے اور ہمت کو تقویت بخشتا ہے۔

لئن بسطت الی یدک ... انی اخاف اللہ رب العالمین جملہ "انی اخاف اللہ" "ما انا بباسط..." کیلئے علت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوف خدا کی وجہ سے ہابیل نے اپنی موت کے خطرے کو نظر انداز کر دیا اور قابیل کو موت کے گھاٹ اتارنے میں پہل کرنے سے اجتناب کیا۔

۱۲۔ خداوند متعال تمام عوالم ہستی کا پروردگار ہے اور یہ سب اس کی ربوبیت کے پر تو ہیں۔ انی اخاف اللہ رب العالمین

۱۳۔ تمام ہستی، خدا کی ربوبیت کے سائے میں تکامل کی طرف بڑھ رہی ہے۔ رب العالمین "رب" کا مطلب تربیت کرنے والا ہے جبکہ تربیت کا معنی کسی چیز کو اس طرح تدریجی طور پر ایجاد کرنا ہے کہ وہ اپنے کمال تک پہنچ جائے۔

۱۴۔ خدا کی ربوبیت ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا تقاضا کرتی ہے۔ انی اخاف اللہ رب العالمین

بعد والی آیہ شریفہ کے قرینہ کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ ہابیل خدا کی سزا اور دوزخ کے عذاب سے ڈرتے تھے، بنا بریں خدا کی رب العالمین سے توصیف کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ چونکہ وہ عالمین اور جہانوں کا پروردگار ہے، لہذا ظالموں کو کیفر کردار تک پہنچاتا ہے۔

۱۵۔ جہان ہستی پر خدا کی وسیع ربوبیت کو مد نظر رکھنا اس سے ڈرنے اور گناہ سے اجتناب کا باعث بنتا ہے۔

انی اخاف اللہ رب العالمین ہابیل کے خوف خدا کا ذکر کرنے کے بعد "اللہ" کی "رب العالمین" کہہ کر توصیف کرنا اس بات کی علامت ہے کہ چونکہ ہابیل خدا کو تمام اہل جہاں کا پروردگار سمجھتے تھے، اسلئے اس سے ڈرتے تھے۔

۱۶۔ تمام جہان ہستی پر خدا کی ربوبیت کے عقیدہ کے ساتھ قتل ہم آہنگ نہیں ہے۔

ما انا ... انی اخاف اللہ رب العالمین خدائے رب العالمین کے خوف کو قتل کا اقدام نہ کرنے کی علت قرار دینا اس

بات پر دلالت کرتا ہے کہ جہان ہستی پر خدا کی ربوبیت کا اقتضاء یہ ہے کہ انسانوں کی جانیں محفوظ ہوں، بنا بریں

جو لوگ قتل کے مرتکب ہوتے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو ایک طرح سے خدا کی ربوبیت کے مقابل لاکھڑا کیا ہے۔

۱۷۔ جرم اور انسان کشی رب العالمین کی شان میں گستاخی اور جسارت پر دلالت کرتے ہیں۔

ما انا بباسط یدی الیک لاقتلک انی اخاف اللہ رب العالمین

۱۸۔ قابیل خوف خدا سے عاری اور اس کی وسیع ربوبیت سے غافل تھا۔ انی اخاف اللہ رب العالمین

چونکہ ہابیل کے خوف خدا نے انہیں قتل کے اقدام سے روکا، لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قابیل کے دل میں خدا کا ذرہ بھر خوف نہیں پایا جاتا تھا، کیونکہ اس نے اپنے بھائی کو موت کے گھاٹ اتارنے کا عزم کیا۔

۱۹۔ متقی لوگوں کے دلوں میں خوف خدا پایا جاتا ہے۔ انما یتقبل اللہ من المتقین ... انی اخاف اللہ رب العالمین

خدا نے پہلے ہابیل کو متقی لوگوں کے زمرے میں قرار دیا ہے اس کے بعد انہیں خوف خدا سے متصف کیا ہے۔

۲۰۔ عالم کا متعدد ہونا۔ انی اخاف اللہ رب العالمین

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۶

تجاوز کرنے والے: تجاوز کرنے والوں کی سزا ۱۳

تجربہ: تجربی کا پیش خیمہ ۱۷

توحید: توحید ربوبی ۶

حاسد: حاسدوں سے سلوک ۳

حسد: حسد ختم کرنے کی اہمیت ۳

حوصلہ بڑھانا: حوصلہ بڑھانے کے اسباب ۱۱

خوف: خوف خدا ۶، ۱۵، ۱۹؛ خوف خدا کے اثرات ۷، ۹، ۱۰، ۱۱؛ خوف کے موانع ۹؛ موت سے خوف کے موانع ۱۱

ذکر: ذکر کے اثرات ۱۵

ظلم: ظلم کے موانع ۱۰

غضب: غضب ختم کرنے کی اہمیت ۳

غفلت: خدا سے غفلت ۱۸

قابل: قابل کا خوف ۱۸; قابل کا قصہ ۱; قابل کی دھمکی ۸; قابل کی سرکشی ۲; قابل کی غفلت ۱۸

قتل: قتل کے اثرات ۱۷; قتل کے موانع ۷، ۱۰، ۱۶

گناہ: گناہ کے اثرات ۱۷; گناہ کے موانع ۱۵

متقین: متقین کا خوف ۱۹

مومنین: ۶

عالم آفرینش: عالم آفرینش کا تکامل ۱۳; عالم آفرینش کا متعدد ہونا ۲۰; عالم آفرینش کی تدبیر ۱۲; عالم آفرینش کی حرکت ۱۳
ہابیل: ہابیل اور قابیل ۱، ۳; ہابیل کا ایمان ۶; ہابیل کا تقویٰ ۶، ۷; ہابیل کا عفو و درگزر ۱; ہابیل کا قصہ ۱، ۷; ہابیل کو
دھمکی ۸; ہابیل کی اصلاح پسندی ۲; ہابیل کی بہادری ۸; ہابیل کی شخصیت ۵; ہابیل کی قدرت ۳; ہابیل کے فضائل ۱، ۲، ۵، ۶

آیت ۲۹

﴿إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ بِإِثْمِي وَإِثْمِكَ فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ﴾

میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے اور اپنے دونوں کے گناہوں کا مرکز بن جائیے ورنہ جہنمیوں میں شامل ہو جائیے کہ ظالمین کی یہی سزا ہے۔

۱۔ ہابیل نے اپنے بھائی کے خون میں ہاتھ رنگیں نہ کرنے کا فیصلہ کیا تا کہ اس کے عواقب سے محفوظ رہیں۔ انی ارید ... فتکون من اصحاب النار

۲۔ قابیل کے حملات کے مقابلے میں اپنے دفاع کا حق محفوظ سمجھنے کے باوجود ہابیل اپنے بھائی کے قتل

میں پہل نہ کرنے پر مصر رہے۔ انی ارید ان تبوا بائمی اگر "اثمی" سے مراد قابیل کے قتل کا گناہ ہو جو ہابیل کے ہاتھوں انجام پاتا تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہابیل نے اسے اطمینان دلایا کہ اگرچہ میں تجھے قتل کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا، لیکن اپنا دفاع کروں گا، اگرچہ اس کے نتیجے میں تم نحواستہ طور پر مارے جاؤ۔

۳۔ حضرت ہابیل علیہ السلام کی نگاہ میں ان پر حملے کی صورت میں ان میں سے ہر ایک کے برے عمل کے تمام نتائج کی ذمہ داری قابیل پر عائد ہوگی، اور اس کا انہوں نے اپنی گفتگو میں بھی اظہار کیا۔ انی ارید ان تبوا بائمی و اثمک

"اثمک" کے قرینے کی بنا پر "اثمی" سے مراد وہ گناہ ہیں جو ان دونوں کی لڑائی سے انجام پاتے، کیونکہ سیاق و سباق کی روشنی میں قابیل کے گناہ سے مراد وہی برادر کشی اور اس کیلئے اقدامات کرنا ہے، بنا بریں ہابیل کی مراد یہ ہے کہ میں تم پر حملے میں پہل اور ہرگز تمہارے قتل کیلئے اقدام نہیں کروں گا، لیکن تمہاری طرف سے پہل اور ممکنہ حملے کی صورت میں تم ہلاک ہو جاؤ یا میں مارا جاؤں تو اس کا گناہ تمہاری گردن پر آئے گا۔

۴۔ لڑائی اور ناروا حملے کا آغاز کرنے والا اپنے اور مقابل شخص کے نقصانات کا ذمہ دار ہے۔ ان تبوا بائمی و اثمک
۵۔ ناروا لڑائیوں کے نتیجے میں انجام پانے والے گناہوں کی ذمہ داری لڑائی کے آغاز کرنے والے پر عائد ہوتی ہے، اگرچہ وہ اس کے مقابل شخص کے ہاتھوں انجام پائیں۔ انی ارید ان تبوا بائمی و اثمک

۶۔ حضرت ہابیل نے قابیل کو خبردار کیا کہ انسان کو قتل کرنے کا گناہ بہت بڑا ہے اور قیامت کے دن اس کی بہت سخت سزا ہے۔ ان تبوا بائمی و اثمک فتکون من اصحاب النار

۷۔ خداوند متعال ناحق قتل کیے جانے والوں کے گناہ قاتل کے کھاتے میں ڈال دے گا۔

انی ارید ان تبوا بائمی و اثمک مذکورہ بالا مطلب اس پر مبنتی ہے کہ "اثمی" سے مراد مطلق گناہ ہوں، اس کی حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ایک روایت سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: من قتل مؤمناً متعمداً اثبت اللہ علیہ جميع الذنوب و بری المقتول منها و ذلك قول اللہ تعالیٰ و انی ارید ان تبوا بائمی و اثمک فتکون من اصحاب النار"
(۱) جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو خداوند متعال اس کے تمام گناہ اس قاتل کے کھاتے میں ڈال کر مقتول کو ان سے بری الذمہ قرار دے دیتا ہے، چنانچہ اسی بارے میں ارشاد خداوندی ہے "فی ارید ان تبوا بائمی و اثمک فتکون من اصحاب النار"۔

(۱) ثواب الاعمال و عقاب الاعمال (ترجمہ شدہ) ص ۶۳۶ ح ۹ باب "عقاب من قتل نفساً متعمداً" نور الثقلین ج ۱ ص ۶۱۳ ح ۱۳۳۔

۸۔ انسان کا گناہ ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان تبوا بائمی و اثمک

۹۔ انسان کے گناہوں کا کسی اور کے ذمہ منتقل ہونا ممکن ہے۔ انی ارید ان تبوا بائمی و اثمک

"تبوا" کا معنی "ترجع" ہے، یعنی "اگر تم مجھے قتل کر دو تو جب واپس پلٹو گے تو میرے تمام گناہوں کا بوجھ بھی تمہارے کاندھوں پر آچکا ہوگا" اور اس کا لازمہ یہ ہے کہ ہابیل کے گناہ قابیل کی گردن پر آگئے تھے۔

۱۰۔ ہابیل قیامت اور دینی معارف و تعلیمات کے معتقد، جنت و جہنم پر یقین رکھنے والے اور اعمال کی جزا و سزا سے

آگاہ تھے۔ انی اخاف اللہ رب العالمین ... تبوا بائمی و اثمک فتکون من اصحاب النار

۱۱۔ ظالموں کی سزا اور ان کے اعمال کی مناسب پاداش دوزخ کی دائمی آگ ہے۔ فتکون من اصحاب النار و ذلك

جزاء الظالمین لغت میں "جزائی" اس سزا اور پاداش کو کہتے ہیں جو کافی ہو۔

۱۲۔ قتل اور برادر کشی ظلم اور جہنم کی آگ میں ڈالے جانے کا باعث بنتی ہے۔ قال لاقتلنک قال ... و ذلك جزاء

الظالمین

۱۳۔ خوف خدا اور قیامت کی یاد انسان کو ظلم و گناہ کے ارتکاب اور جہنم کے عذاب میں مبتلا ہونے سے بچاتی ہے۔

انی اخاف اللہ رب العالمین۔ انی ارید ان تبوا بائمی ... فتکون من اصحاب النار

آدم ﷺ کے بیٹے: آدم ﷺ کے بیٹوں کی داستان ۲

اہل جہنم: اہل جہنم کا ہمیشہ رہنا ۱۱؛ اہل جہنم کی سزا ۱۱

ایمان: جنت پر ایمان ۱۰؛ جہنم پر ایمان ۱۰؛ دینی تعلیمات پر ایمان ۱۰؛ معاد اور قیامت پر ایمان ۱۰

بھائی: بھائی کو قتل کرنا ۱۲

تجاوز: تجاوز کا آغاز کرنے والا ۳، ۵؛ تجاوز کرنے کی سزا ۳، ۵

جہنم: جہنم کی آگ ۱۱؛ جہنم کے اسباب ۱۲؛ جہنم کے موانع ۱۳

خوف: خوف خدا کے اثرات ۱۳

دفاع: دفاع کا حق ۲

ظالمین: ظالمین کی سزا ۱۱

ظلم: ظلم کے موارد ۱۲; ظلم کے موانع ۱۳

عمل: عمل کا ثبت ہونا ۷; عمل کی پاداش ۱۰; عمل کی سزا ۱۰

قابیل: قابیل کا قصہ ۳; قابیل کو خبردار کرنا ۶

قاتل: قاتل کا گناہ ۷; قاتل کو خبردار کرنا ۶

قتل: قتل سے اجتناب ۲; قتل کا ظلم ۱۲; قتل کا گناہ ۶; قتل کی اخروی سزا ۶; قتل کے اثرات ۱; ناحق قتل ۷

گناہ: گناہ کا منتقل ہونا ۹; گناہ کبیرہ ۶; گناہ کے اثرات ۸; گناہ کے موانع ۱۳

مقتول: مقتول کا گناہ ۷

ناپسندیدہ عمل کا ذمہ دار: ۳، ۳، ۵

ہابیل: ہابیل اور قابیل ۱، ۲; ہابیل کا خبردار کرنا ۶; ہابیل کا عقیدہ ۳، ۱۰; ہابیل کا قصہ ۱، ۲، ۳

یاد: قیامت کی یاد کے اثرات ۱۳

آیت ۳۰

﴿فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ فَقَتَلَهُ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

پھر اس کے نفس نے اسے بھائی کے قتل پر آمادہ کر دیا اور اس نے اسے قتل کر دیا اور وہ خسارہ والوں میں شامل

ہو گیا۔

۱۔ قابیل اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے کے سلسلے میں اپنی خواہشات نفسانی کے ساتھ اندرونی کشمکش اور الجھاؤ کا

شکار رہا۔ فطوعت له نفسه قتل اخيه

۲۔ قابیل کے نفسانی وسوسوں نے اس کیلئے بھائی کے

قتل کی راہ ہموار کی۔ فطوعت لہ نفسہ "طوعت" کا مصدر تطویع ہے جس کا معنی "تسہیل" اور "متابعت" ہے، مذکورہ بالا مطلب پہلے معنی کی بنیاد پر ہے۔

۳۔ قابیل کے نفسانی وسوسوں نے اسے ہابیل کو قتل کرنے پر اکسایا۔ فطوعت لہ نفسہ قتل اخیه فقتله

۳۔ قابیل اپنے نفسانی وسوسوں کا فریفتہ تھا۔ فطوعت لہ نفسہ قتل اخیه فقتله

۵۔ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قربانی کے واقعہ کے بعد قتل کیا۔ اذ قربا قرباناً ... فطوعت لہ نفسہ قتل اخیه فقتله

۶۔ انسان کی خواہشات نفسانی اسے ناپسندیدہ اعمال کی طرف مائل کرتی ہیں۔ فطوعت لہ نفسہ قتل اخیه

۷۔ انسان کے باطن میں (گناہ کی طرف دعوت دینے اور اس سے روکنے والی) دو متضاد قوتیں پائی جاتی ہیں۔

فطوعت لہ نفسہ قتل اخیه اگر "تطویع" کا معنی تسہیل ہو تو اس کا مطلب ہوگا کہ قابیل کے اندر موجود ایک قوت اسے قتل کے ارتکاب سے روکتی تھی، لیکن آخر کار اس کی ہوا و ہوس اور نفسانی خواہشات اس روکنے والی قوت پر غالب آگئیں۔

۸۔ ہوائے نفس میں انسانی اور برادرانہ احساسات اور جذبات کو کچلنے کی طاقت ہے۔ فطوعت لہ نفسہ قتل اخیه

کلمہ "اخیه" کے ساتھ تصریح کرنا اس بات کی علامت ہے کہ برادرانہ احساسات و جذبات بھی قابیل کو نفسانی خواہش کی تکمیل (ہابیل کے قتل) سے نہ روک سکے۔

۹۔ انسانی نفس کی دیدہ دلیری اسے قتل اور جرائم کے ارتکاب کی حد تک لے جاتی ہے۔ فطوعت لہ نفسہ قتل اخیه

۱۰۔ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کے خبردار کرنے اور اس کے وعظ و نصیحت پر توجہ نہ کی۔ انی اخاف اللہ رب العالمین

۔ انی ارید ... فطوعت لہ نفسہ قتل اخیه فقتله

۱۱۔ انسان کا حسد اور نفسانی ہوا و ہوس اسے نصیحت قبول کرنے اور عاقبت اندیشی سے روک دیتے ہیں۔

انی اخاف اللہ رب العالمین۔ انی ارید ... فطوعت لہ نفسہ قتل اخیه فقتله

۱۲۔ قابیل نقصان اٹھانے والوں کے زمرے میں ہے۔ فاصبح من الخاسرین

۱۳۔ اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے کی وجہ سے قابیل کو نقصان اٹھانا پڑا۔ فقتله فاصبح من الخاسرین

۱۴۔ انسان کو قتل کرنے کا نتیجہ گھاٹا اور تباہی و بربادی ہے۔ فقتله فاصبح من الخاسرین

۱۵۔ نفسانی ہوا و ہوس کے پیروکار ہمیشہ گھائے اور نقصان کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں۔ فطوعت له نفسه قتل اخيه فقتله فاصبح من الخاسرین

۱۶۔ قابیل کا نفس قابیل کی خواہشات کے جال میں گرفتار تھا، اور اس نے قابیل کے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے کے پکے ارادہ کو قبول کر لیا۔ فطوعت له نفسه قتل اخيه "طوعت" کا معنی "تابعت" ہو سکتا ہے، یعنی قابیل کے نفس نے اپنے بھائی ہابیل کے قتل کے سلسلے میں قابیل کی متابعت اور پیروی کی، اس احتمال کی بنا پر قابیل نے اپنے نفس کو دھوکہ دیا اور اسے مطیع بنالیا نہ یہ کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کا غلام بنا تھا۔

۱۷۔ انسان گناہ کا مرتکب ہونے کیلئے اپنے نفس کو سمجھانے بجھانے کی قدرت رکھتا ہے۔ فطوعت له نفسه قتل اخيه فقتله

۱۸۔ اپنے حریفوں پر غلبہ اور تسلط ہمیشہ مکمل کامیابی کی علامت نہیں ہوتا۔ فقتله فاصبح من الخاسرین

۱۹۔ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے کا طریقہ شیطان سے سیکھا۔ فطوعت له نفسه قتل اخيه فقتله

امام سجاد علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ علیہ السلام نے مذکورہ آیہ شریفہ کی تلاوت کے بعد فرمایا: فلم یدر کیف یقتله حتی جاء ابلیس فعلمہ... (۱) اسے پتہ نہیں تھا کہ کس طرح قتل کرے یہاں تک کہ شیطان اس کے پاس آیا اور اسے قتل کا طریقہ سکھایا...

۲۰۔ دمشق میں واقع کوہ قاسیون وہ جگہ ہے، جہاں ہابیل اپنے بھائی کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ فطوعت له نفسه قتل

اخيہ فقتله رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ: بدمشق جبل یقال له قاسیون فیہ قتل ابن آدم اخاه (۲) آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو دمشق کے قاسیون نامی پہاڑ پر قتل کیا۔

(۱) تفسیر قمی، ج ۱، ص ۱۶۵، نور الثقلین ج ۱، ص ۶۱۶، ح ۱۴۰۔

(۲) الدر المنثور ج ۳، ص ۶۱۔

۲۱۔ قابیل نے شیطان کے اکسانے پر صرف اس لئے اپنے بھائی کو قتل کیا تا کہ ہابیل کی وہ نسل ہی مٹ جائے جو آکر اپنے باپ کی قربانی کے قبول کیے جانے پر قابیل کی نسل کے سامنے فخر کر سکے۔ فطوعت له نفسه قتل اخيه فقتله حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ علیہ السلام نے مذکورہ بالا آیہ شریفہ تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: ... ثم ان ابليس ... فقال له: يا قابيل قد تقبل قربان هابيل و لم يتقبل قربانك و انك ان تركته يكون له عقب يفتخرون على عقبك و يقولون نحن ابناء الذی تقبل قربانه فافتله كيلا يكون له عقب يفتخرون على عقبك فقتله ... ^(۱) پھر ابلیس نے آکر اسے اکسایا کہ اے قابیل تمہیں پتہ ہے کہ ہابیل کی قربانی قبول ہو گئی ہے جبکہ تمہاری قربانی رد کر دی گئی ہے: اگر تم نے اسے ایسے ہی چھوڑ دیا، تو اس کی آنے والی نسلیں تمہاری نسلوں پر فخر کرتے ہوئے کہا کریں گی کہ ہم اس کی نسل ہیں جس کی قربانی قبول کر لی گئی، لہذا اسے ٹھکانے لگا دو تا کہ اس کی نسل ہی نہ رہے جو تمہاری نسلوں پر فخر کر سکے، چنانچہ اس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا۔

آدم علیہ السلام کے بیٹے: آدم علیہ السلام کے بیٹوں کا قصہ ۵

ابلیس: ابلیس کا وسوسہ ۱۹

انسان: انسان کا توجیہ کرنا ۱۷؛ انسان کی قدرت ۱۷؛ انسان کے رجحانات ۷؛ انسان کے مختلف پہلو ۷

تحریک: تحریک کے اسباب ۶، ۲۱، ۹

جذبات: برادرانہ جذبات ۸؛ جذبات کو کمزور کرنے والے عوامل ۸

جرم: جرم کا پیش خیمہ ۳

جنایت: جنایت کے اسباب ۹

حسد: حسد کے اثرات ۱۱

دشمن: دشمنوں پر فتح ۱۸

دمشق: ۲۰

دور اندیشی: دور اندیشی کے موانع ۱۱

روایت: ۱۹، ۲۰، ۲۱

شیطان: شیطان کا ورغلانا ۲۱

طرز عمل: طرز عمل کی بنیادیں ۶

عبرت: عبرت کے موانع ۱۱

عمل: ناپسندیدہ عمل کے اسباب ۶

قابیل: قابیل کا تقاضا ۱۶; قابیل کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۰، ۱۳، ۱۶، ۱۹، ۲۱; قابیل کا نقصان اٹھانا ۱۲، ۱۳; قابیل کو

خبردار کرنا ۱۰; قابیل کی نفسانی ہوا و ہوس ۱، ۳، ۳، ۱۶; قابیل کے اہداف ۲۱

قتل: قتل کے اثرات ۱۳; قتل کے اسباب ۲، ۹

کامیابی: کامیابی کا معیار ۱۸

کودہ قاسیون: ۲۰

گناہ: گناہ کے علل و اسباب ۱۷

مخالفین: مخالفین پر فتح ۱۸

نفس: نفس امارہ ۷; نفسانی وسوسہ ۳; نفسانی ہوا و ہوس کی اطاعت ۱۵; نفسانی ہوا و ہوس کی طاقت ۸; نفسانی ہوا و

ہوس کے اثرات ۱۱; نفس کی نافرمانی ۹; نفس کے وسوسہ کے اثرات ۲، ۳; نفس لواہ ۷; ہوائے نفس کی تاثیر ۶

نقصان: نقصان کے اسباب ۱۳، ۱۳، ۱۵; نقصان اٹھانے والے ۱۲

ہابیل: ہابیل کا خبردار کرنا ۱۰; ہابیل کا قتل ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۶، ۱۹; ہابیل کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۰، ۱۹، ۲۰، ۲۱; ہابیل کے

قتل کا محرک ۲۱; ہابیل کے قتل کی جگہ ۲۰; ہابیل کے قتل کے اثرات ۱۳

آیت ۳۱

﴿فَبَعَثَ اللَّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الْأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُؤَارِي سَوْءَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ﴾.

پھر خدا نے ایک کو ابھیجا جو زمین کھود رہا تھا کہ اسے دکھائے کہ لاش کو کس طرح چھپائے گا تو اس نے کہا افسوس میں اس کوے کے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش کو زمین میں چھپا دیتا اور اس طرح وہ نادم اور پشیمان لوگوں میں شامل ہو گیا۔

۱۔ خداوند متعال نے قابیل کو ہابیل کی لاش دفنانے کا طریقہ سکھانے کیلئے ایک کوے کو بھیجا۔ فبعث الله غراباً ... لیرہہ کیف یواری سوء ة اخیه

۲۔ کوے نے زمین میں گڑھا کھودنے کے بعد اس میں کوئی چیز چھپا کر قابیل کو ہابیل کی لاش دفنانے کا طریقہ سکھایا۔ فبعث الله غراباً یبحث فی الارض لیرہہ کیف یواری سوء ة اخیه

۳۔ قابیل ہابیل کی لاش دفنانے اور چھپانے کے طریقے سے نا آگاہ تھا۔ لیرہہ کیف یواری سوء ة اخیه

۴۔ قابیل اپنے بھائی ہابیل کی بے جان لاش کے سامنے مبہوت و متحیر۔ فبعث الله غراباً ... لیرہہ کیف یواری سوء ة اخیه مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول یہ روایت بھی تائید کرتی ہے: قتل قابیل ہابیل و ترکہ بالعراء لا یدری ما یصنع بہ ...^(۱) جب قابیل نے ہابیل کو موت کے گھاٹ اتار دیا تو لاش کو کھلے میدان میں چھوڑ دیا اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اس لاش کا کیا کرے۔

۵۔ ہابیل کی لاش دفنانے کا طریقہ سکھانے کیلئے بھیجا گیا کو قابیل کی سرگردانی اور تحیر سے آگاہ تھا۔

(۱) مجمع الیان ج ۳، ص ۲۸۶، نور الثقین ج ۱ ص ۶۱۰ ح ۱۲۴۔

فبعث الله غرابا يبعث في الارض ليريه كيف يواري سوءة اخيه

مذکورہ بالا مطلب میں "لیریہ" کی ضمیر فاعلی کو "غرابا" کی طرف لوٹایا گیا ہے یعنی کو قابیل کو دفن کرنے کا طریقہ سکھانے کیلئے زمین میں گرہا کھودتا اور اس میں کوئی چیز چھپا دیتا۔

۶۔ قابیل کی موت کے تھوڑی ہی دیر بعد قابیل کو دفنانے کا طریقہ سکھانے کیلئے ایک کو ابھیجا گیا۔

فقتله ... فبعث الله غرابا فاء کے ذریعے "بعث" کو "قتلہ" پر عطف کرنے سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

۷۔ انسان کو مختلف علوم حتی سائنسی اور طبیعی علوم کی تعلیم دینے والا اصلی معلم خداوند متعال ہے۔

فبعث الله غراباً ... لیریہ کیف یواری سوءة اخیه مذکورہ بالا مطلب میں "لیریہ" کی ضمیر فاعلی کو "اسد" کی طرف لوٹایا گیا ہے، یعنی اگرچہ قابیل نے کوئے کو گرہا کھودتے دیکھ کر ایک چیز سیکھی تھی لیکن اس تعلیم کا اصلی عامل و سبب خداوند متعال کی ذات تھی اور اسی نے قابیل کو یہ تجربہ سکھایا تھا۔

۸۔ خداوند متعال کی تدبیر میں حیوانات بھی شامل ہیں اور اس کے ارادہ و مشیت کو عملی کرنے کیلئے کارندوں کا کام

انجام دیتے ہیں۔ فبعث الله غرابا يبعث في الارض ليريه كيف يواري سوءة اخيه

۹۔ حس اور مشاہدہ کا تعلیم و تعلم اور شناخت میں کردار۔ فبعث الله غرابا يبعث في الارض ليريه

۱۰۔ حیوانات کے طرز زندگی کا مشاہدہ اور جائزہ انسانی زندگی میں مفید اور کارآمد تجربات حاصل کرنے کا ایک طریقہ

ہے۔ يبعث في الارض ليريه كيف يواري سوءة اخيه

۱۱۔ قابیل ان پہلے انسانوں میں سے ہے کہ جن کے تجربات بہت کم، بلکہ نہ ہونے کے برابر تھے۔

لیریہ کیف یواری سوءة اخیه لماش دفنانے کے طریقے سے نابلد ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قابیل پہلے پہلے

انسانوں میں سے تھا اور اس کے تجربات بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر تھے۔

۱۲۔ پہلے پہلے انسانوں کی معلومات اور تجربات بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر تھے۔ لیریہ کیف یواری سوءة اخیه

۱۳۔ بہت پہلے اور قدیم سے مردوں کو مٹی تلے دفنانے کا طریقہ رائج ہے۔ لیریہ کیف یواری سوءة اخیه

۱۳۔ مردوں کو مٹی تلے دفن کرنا ضروری ہے۔ لیویہ کیف یواری سوءۃ اخیه یہ کہا جاسکتا ہے کہ قابیل کو دفنانے کا طریقہ سکھانے کا مقصد خدا کی طرف سے صرف قابیل کی خاص مدد کرنا نہیں تھا، بلکہ اس کا سرچشمہ اور سبب مردوں کے دفنانے جانے کا لازمی و ضروری ہونا بھی تھا۔

۱۵۔ ہابیل کو خدا کی بارگاہ میں بہت بلند مقام و منزلت حاصل تھی۔ فبعث اللہ غراباً ... لیویہ کیف یواری سوءۃ اخیه

اس احتمال کی بنا پر کہ کوے کو بھیجنے اور قابیل کو سکھانے کا مقصد اسے سرگردانی اور تحیر سے نکالنا نہیں بلکہ ہابیل کی لاش مخفی کرنا ہو۔

۱۶۔ اپنے بھائی کی لاش دفنانے کے مسئلے میں قابیل خدا کی مدد سے بہرہ مند ہوا فبعث اللہ غراباً یبحث فی الارض لیویہ مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ کوے کو بھیج کر قابیل کو سکھانے کا مقصد اس کی سرگردانی ختم کرنا ہو۔

۱۷۔ خداوند متعال تمام لوگوں حتی گناہگاروں کی مدد کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ فاصبح من الخاسرین _ فبعث اللہ غراباً ... لیویہ کیف یواری سوءۃ اخیه

۱۸۔ حضرت آدم ﷺ کے زمانے میں کو ا پایا جاتا تھا۔ فبعث اللہ غراباً

۱۹۔ کو ا جبلی طور پر اشیاء کو چھپانے کے طریقے سے آگاہ ہے۔ فبعث اللہ غراباً یبحث فی الارض لیویہ کیف یواری سوءۃ اخیه

۲۰۔ قابیل کو اپنی نا آگاہی اور کوے جیسے حیوان کی برابری سے عاجز ہونے پر افسوس ہوا۔ قال یا ویلتی اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب

۲۱۔ ہابیل کی لاش چھپانے کے طریقہ سے نا آگاہ ہونے کی وجہ سے قابیل نے اپنے آپ کو ملامت کی۔ قال یا ویلتی اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب

۲۲۔ ہابیل کی بے جان لاش قابیل کیلئے ناگوار تھی۔ کیف یواری سوءۃ ص سوءۃ اخیه ... فلواری سوءۃ اخیه ہابیل کی لاش کو "سوءۃ" (ناگوار اور ناپسندیدہ شے) کا نام دیا گیا ہے، کیونکہ اس کا مشاہدہ قابیل کیلئے ناگوار تھا۔

۲۳۔ قابیل اپنے بھائی کی لاش دفنانے کے بارے میں اپنی کوتاہی اور نا آگاہی پر بہت پچھتایا۔ اعجزت ان اکون ... فاصبح من النادمین بظاہر جملہ "فاصبح" "اعجزت" پر متفرع ہے، لہذا قابیل کے پچھتاوے کا سبب اپنے بھائی کی لاش نہ دفنانا ہے۔

۲۴۔ قابیل اپنے بھائی ہابیل کے قتل پر بہت پچھتایا۔ فاصبح من النادمین اس بنا پر کہ "فاصبح" گذشتہ آیہ شریفہ میں آنے والے جملے "فقتلہ" پر متفرع ہو۔

۲۵۔ جب قابیل کو دفنانے کا طریقہ پتہ چل گیا تو پھر اپنے بھائی ہابیل کی لاش تک دسترسی حاصل نہ کر سکا۔ قال یا ویلتی اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب ... فاصبح من النادمین قابیل کے پچھتاوے کو اپنے بھائی کی لاش نہ دفنا سکنے پر متفرع کرنا، اس بات کی علامت ہے کہ قابیل دفنانے کے طریقے سے آگاہ ہونے کے بعد اب اس کی لاش دفن کرنے سے عاجز تھا، کیونکہ اسنے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے کے بعد اس کی لاش کو بالکل نیست و نابود کر دیا تھا۔ "اعجزت" کو فعل ماضی کی صورت میں لانا اس مطلب کی تائید کرتا ہے۔

۲۶۔ قابیل کی حسادت اور برادر کشی کا برا انجام اہل کتاب کیلئے ایک درس عبرت تھا۔ و اتل علیہم نبأ ابی آدم ... فاصبح من النادمین چونکہ "علیہم" کی ضمیر اہل کتاب کی طرف لوٹ رہی ہے، اس لئے ہابیل کے قتل کے برے نتائج بیان کرنے کا مقصد یہ ہوگا کہ اہل کتاب اس سے درس عبرت حاصل کریں۔

۲۷۔ نفس محترمہ کے قتل کے بعد قاتل کو پچھتاوے کا احساس ہوتا ہے۔ فاصبح من النادمین

حضرت امام سجاد علیہ السلام سے روایت ہے: ... والذنوب التي تورث الندم قتل النفس التي حرم الله ... قال عز وجل في قصة قابیل حين قتل اخاه هابیل ... "فاصبح من النادمین" (۱) نفس محترمہ جس کا قتل خدا نے حرام قرار دیا ہے کا قتل، ان گناہوں کے زمرے میں آتا ہے جن کے بعد انسان کو ندامت کا احساس ہوتا ہے، چنانچہ خداوند متعال نے قابیل کے قصے میں فرمایا ہے کہ جب وہ اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر چکا تو اسے ندامت کا احساس ہوا۔

۲۸۔ دو کوؤں میں لڑائی کے بعد ایک کا دوسرے (مقتول) کو زمین کھود کر اس میں دفن کرنا قابیل کیلئے راہنما ثابت ہوا تا کہ وہ بھی اسی طریقے سے اپنے بھائی کی لاش دفن کر دے۔

فبعث الله غرابا يبحث في الارض ليريه كيف يواري سوءة اخيه

امام سجاد ؑ سے روایت ہے: ... فجاء غرابان فاقبلایا تضا ربان حتی قتل احدهما صاحبه ثم حفر الذی بقی الارض بخالیه و دفن فیها صاحبه...^(۱) ... اتنے میں دو کوے آئے اور آپس میں لڑنا اور ایک دوسرے کو مارنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ ایک نے اپنے دوسرے ساتھی کو ہلاک کر دیا اور پھر زمین میں اپنے پنجوں سے گڑھا کھود کر اسے اس میں دفن کر دیا...

آدم ؑ کے بیٹے: آدم ؑ کے بیٹوں کا قصہ ۱، ۲، ۵، ۶، ۲۳، ۲۵

احکام: ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۸؛ اللہ تعالیٰ کا تعلیم دینا ۱، ۷؛ اللہ تعالیٰ کی امداد ۱۶؛ اللہ تعالیٰ کی امداد کا عام ہونا ۱۷ اللہ تعالیٰ کی تدبیر ۸؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۱؛

انسان: پہلے پہلے انسان کا علم ۱۱، ۱۲

اہل کتاب: اہل کتاب کیلئے درس عبرت ۲۶

تجربہ: تجربے کی اہمیت ۱۰

حسد: حسد کا انجام ۲۶؛ حسد کی نحوست ۲۶

حواس: حواس کی تاثیر ۹

حیاتیات یا بیالوجی: حیاتیات اور بیالوجی کی اہمیت ۱۰

حیوانات: حیوانات کا علم ۵، ۱۹؛ حیوانات کا کردار ۸؛ حیوانات کی فطرت اور جبلت ۱۹

روایت: ۳، ۲۷، ۲۸

سائنس: سائنس کا اصلی منبع ۷

(۱) تفسیر قمی ج ۱/ ص ۱۶۶؛ تفسیر برہان ج ۱/ ص ۴۵۹ ح ۴۔

سیکھنا: سیکھنے کا طریقہ ۱۰

شناخت: شناخت کے ذرائع ۹

عبرت: عبرت کے اسباب ۲۶

قابیل: قابیل اور ہابیل ۲۲; قابیل کا پچھتنا ۲۳، ۲۳; قابیل کا تجربہ ۱۱; قابیل کا تحیر ۳; قابیل کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۳، ۵، ۶، ۲۰، ۱۶، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۳، ۲۵، ۲۸; قابیل کو سکھانا ۵، ۶; قابیل کی جہالت ۳، ۲۰; قابیل کی سرزنش ۲۰; قابیل کی کمزوری ۲۰، ۲۱، ۲۵

قاتل: قاتل کا پچھتنا ۲۷

قتل: قتل کی نحوست ۲۶; قتل کے اثرات ۳۷

کوا: کوا سے سیکھنا ۱، ۲، ۵، ۶، ۲۸; کوا کا شعور ۲، ۵، ۶، ۲۸; کوا کا علم ۱۹; کوا کی خلقت کی تاریخ ۱۸; کوا کی قدرت ۲۰

گناہگار: گناہگاروں کی امداد ۱۷

مقربین: ۱۵

میت: میت دفنانے کی اہمیت ۱۳; میت دفنانے کی تاریخ ۱۳

واجبات: ۱۳

ہابیل: ہابیل اور قابیل ۳، ۲۸; ہابیل کا دفن ۱، ۲، ۳، ۱۶، ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۸; ہابیل کا قتل ۲۲، ۲۳; ہابیل کا قصہ ۱، ۲، ۳، ۵، ۶، ۱۶، ۲۲، ۲۳، ۲۳، ۲۵، ۲۸; ہابیل کے فضائل ۱۵

آیت ۳۲

﴿مَنْ أَجَلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ﴾.

اسی بنا پر ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جو شخص کسی نفس کو کسی نفس کے بدلے یا روئے زمین میں فساد کی سزا کے علاوہ قتل کر ڈالے گا اس نے گویا سارے انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے ایک نفس کو زندگی دے دی اس نے گویا سارے انسانوں کو زندگی دے دی اور بنی اسرائیل کے پاس ہمارے رسول کھلی ہوئی نشانیاں لے کر آئے مگر اس کے بعد بھی ان میں سے اکثر لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہی رہے۔

۱۔ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا گناہ کبیرہ اور بہت سخت اور سنگین سزا اور عذاب کا موجب بنتا ہے۔

انہ من قتل نفسا ... فکانما قتل الناس جمیعاً ایک انسان کے قتل کو تمام انسانوں کے قتل کے مساوی قرار دینا اس کی سخت سزا سے کنایہ ہو سکتا ہے۔

۲۔ ایک انسان کا ناحق اور بے گناہ قتل، خدا کے نزدیک تمام انسانوں کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔

من قتل نفسا بغير نفس ... فکانما قتل الناس جمیعاً

۳۔ بنی اسرائیل کیلئے ناحق قتل کی حرمت۔ کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل نفسا بغير نفس ... فکانما قتل الناس جمیعاً

۳۔ بنی اسرائیل میں بے گناہ اور ناحق قتل و خون ریزی

کے خطرات کا وسیع میدان تھا۔ و من اجل ذلك كتبنا على بنی اسرائیل اگرچہ مذکورہ حکم بنی اسرائیل کے ساتھ مختص نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ان کا نام لینا اس بات کی علامت ہے کہ بنی اسرائیل دوسروں سے کہیں زیادہ قتل اور جرم کے ارتکاب کے خطرے سے دوچار تھے۔

۵۔ قابیل کے جرم اور برادر کشی کی وجہ سے خدا نے بنی اسرائیل پر قتل کی سزائیں بہت زیادہ سختی کر دی۔
فقتله ... من اجل ذلك كتبنا على بنی اسرائیل انه من قتل نفساً بغير نفس "ذک" ہامیل اور قابیل کی داستان کی طرف اشارہ ہے۔

۶۔ قتل اور انسان کشی کی انتہائی سخت سزا مقرر کرنے کا فلسفہ یہ ہے کہ اس سے بے لگام لوگوں کی وسیع پیمانے کی سنگدلی کے برے نتائج سے بچا جاسکے۔ من اجل ذلك كتبنا على بنی اسرائیل انه من قتل ... فکانما قتل الناس جميعاً
۷۔ قتل اور انسان کشی کی انتہائی سخت سزا انسانوں کو اس کے ارتکاب سے روکنے کا پیش خیمہ ہے۔

و من اجل ذلك كتبنا على بنی اسرائیل انه من قتل ... فکانما قتل الناس جميعاً (من اجل ذلک...) کا معنی یہ ہے کہ خداوند متعال نے قابیل کی انسان کشی اور اس کے برے نتائج کی وجہ سے بنی اسرائیل کو انتہائی سخت سزا دینے کی دھمکی دی تاکہ اس طرح کے جرائم دوبارہ انجام نہ پائیں۔

۸۔ خدا کے احکام اور قوانین حکیمانہ اور مصلحت کے حامل ہیں۔ من اجل ذلك كتبنا على بنی اسرائیل قتل کی حرمت اور اس کی سخت سزا کی علت کو صراحت کے ساتھ بیان کرنا اس بات کی علامت ہے کہ خدا کے احکام فضول اور مصلحت و دلیل کے بغیر نہیں ہیں۔

۹۔ ایک شخص کا بے گناہ اور ناحق قتل تمام انسانیت کی توہین اور سب لوگوں کا امن و سکون چھین لینے کے مترادف ہے۔ من قتل ... فکانما قتل الناس جميعاً ایک انسان کے قتل کو تمام انسانوں کے قتل کے مساوی قرار دینا، اس مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ قاتل نے انسانی حرمت کی توہین کی ہے اور درحقیقت اس نے تمام انسانوں سے ان کا امن و سکون چھین لیا ہے۔

۱۰۔ بے گناہ لوگوں کے قاتلوں اور زمین پر فساد پھیلانے والوں کا خون اور جان کسی قسم کا احترام نہیں رکھتے۔

من قتل نفساً بغير نفس او فساد فی الارض

"بغیر نفس" کی بقاء مقابلہ کیلئے ہے، بنا بریں جملہ شرطیہ "من قتل نفساً..." کا مفہوم یہ ہوگا کہ کسی کو قصاص کے طور پر یا فساد پھیلانے کی وجہ سے ہلاک کرنے کی کوئی سزا نہیں ہے۔

۱۱۔ قصاص نفس کا حکم اور مفسدین کیلئے سزائے موت کا قانون ان احکام خداوندی میں سے ہیں جو بنی اسرائیل کے دین میں موجود تھے۔ انہ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض

۱۲۔ زمین پر فساد پھیلانا سزائے موت کا موجب ہے۔ من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض

۱۳۔ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کو خوشخبری دی کہ ہر انسان کی جان محفوظ رکھنے کی صورت میں انہیں حتماً عظیم اجر عطا کیا جائیگا۔ کتبنا علی بنی اسرائیل ... من احياها فکانما احيا الناس جميعاً

ایک انسان کی زندگی کی حفاظت کو تمام انسانوں کی زندگی محفوظ رکھنے کے برابر قرار دینا عظیم اجر سے کنایہ ہو سکتا ہے۔

۱۴۔ انسانوں کی زندگی کی حفاظت بہت بلند و بالا قدر و منزلت کی حامل ہے۔ و من احياها فکانما احيا الناس جميعاً

۱۵۔ خدا کے نزدیک ایک انسان کی زندگی کی حفاظت اور اسے نیست و نابود ہونے سے بچانا تمام انسانوں کی زندگی بچانے کے مترادف ہے۔ و من احياها فکانما احيا الناس جميعاً "احیائی" سے مراد مردوں کو زندہ کرنا نہیں ہو سکتا، بلکہ اس کا معنی انسانوں کی زندگی بچانا اور انہیں ہلاکت سے محفوظ رکھنا ہے، مذکورہ بالا مطلب کی تائید حضرت امام صادق (علیہ السلام) سے منقول اس روایت سے بھی ہوتی ہے کہ آپ (علیہ السلام) نے مذکورہ آیہ شریفہ میں "من احياها" کے معنی کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: نجاها من غرق او حرق او سبع او عدو ... (۱) یعنی کسی کو ڈوبنے، آگ میں جلنے، یا درندے کی چیر پھاڑ یا دشمن کے حملے سے بچائے۔

۱۶۔ انسانوں کی زندگی کی حفاظت اور انہیں ہلاکت سے بچانے پر خدا کی جانب سے عظیم اجر اور پاداش عطا کرنے کا

فلسفہ یہ ہے کہ ہائیل کے قتل جیسے واقعات دوبارہ رونما نہ ہونے پائیں۔ من اجل ذلك کتبنا ... و من احياها فکانما احيا الناس جميعاً

۱۷۔ تمام انسان ایک ہی جسم و پیکر کے اعضاء اور ایک ہی مجموعہ کی مانند ہیں۔

من قتل نفسا ... فکانما قتل الناس جميعاً و من احياها فکانما احيا الناس جميعاً

چونکہ خداوند متعال نے ایک شخص کے قتل یا زندہ کرنے کو تمام انسانوں کے قتل یا زندہ کرنے کے مترادف قرار دیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فرد اور معاشرے کا رشتہ ایک مجموعے کے اعضاء کی مانند ہے۔

۱۸۔ تمام انسان زندگی گزارنے کا مساوی حق رکھتے ہیں۔ من قتل نفساً ... فکانما قتل الناس جميعاً و من احياها فکانما احيا الناس جميعاً ہر شخص کے قتل کی ایک جیسی سزا اور اس کی زندگی بچانے کی مساوی پاداش اس بات کی علامت ہے کہ تمام انسان زندگی گزارنے کا مساوی حق رکھتے ہیں۔

۱۹۔ خدا کے ہاں انسان کا بلند و بالا مقام و منزلت۔ من قتل نفساً ... فکانما قتل الناس جميعاً و من احياها فکانما احيا الناس جميعاً

۲۰۔ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کی ہدایت کیلئے بہت سارے انبیاء مبعوث فرمائے۔
و لقد جاء تم رسلنا بالبینات

۲۱۔ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تمام انبیاء اپنی رسالت کی حقانیت پر روشن اور واضح دلائل (معجزہ، برہان) کے حامل تھے۔ و لقد جاء تم رسلنا بالبینات

۲۲۔ بنی اسرائیل کے انبیاء انتہائی واضح الفاظ میں اور بغیر کسی ابہام کے سزا کے احکام اور قوانین کو بیان کرتے تھے۔ و لقد جاء تم رسلنا بالبینات صدر آیہ کے قرینہ کی بنا پر "بینات" قتل اور جرم کے بارے میں خدا کی سزاؤں کی تشریح و تبیین کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔

۲۳۔ خدا نے روشن اور واضح دلائل کے ساتھ انبیاء بھیج کر بنی اسرائیل پر اتمام حجت کر دی تھی۔ و لقد جاء تم رسلنا بالبینات انبیاء کے بھیجے جانے کے بعد بنی اسرائیل کے حد سے تجاوز کرنے اور ان کی قانون شکنی پر سرزنش کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ہدایت اور عذر ختم کرنے کیلئے انبیاء کی دعوت کافی ہے کہ اسے اتمام حجت سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۲۴۔ صلح و سلامتی اور امن و امان برقرار کرنا نیز فساد و بے گناہوں کا خون بہانے سے روکنا رسالت انبیاء کے اہداف میں سے ہیں۔ من قتل نفساً بغیر نفس او فساد فی الارض ... و لقد جاء تم رسلنا بالبینات انسانوں کے قتل کی سزا اور ان کی زندگی بچانے کی پاداش کا ذکر کرنے کے بعد روشن دلائل کے ساتھ انبیاء کے بھیجے جانے اور ان کی رسالت کی طرف اشارہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ انبیائے خدا کی رسالت میں ان تعلیمات کو بہت اہم مقام حاصل ہے۔

۲۵۔ اپنے انبیاء ﷺ کی دعوت کے باوجود بنی اسرائیل کے بہت سارے لوگ حد اعتدال سے خارج اور قانون شکن تھے۔ و لقد جاءهم رسلنا بالبينات ثم ان كثيرا منهم بعد ذلك في الارض لمسرفون

اسراف کا معنی حد اعتدال سے خارج ہونا ہے اور کلمہ "فی الارض" اس بات کی دلیل ہے کہ یہاں پر اسراف سے مراد اجتماعی اور معاشرتی مسائل میں حد اعتدال سے تجاوز کرنا ہے کہ جسے قانون شکنی سے تعبیر کیا گیا ہے۔
۲۶۔ بنی اسرائیل کے بہت سارے افراد خونخوار، انسان کش اور قاتل لوگ تھے۔

ثم ان كثيرا منهم بعد ذلك في الارض لمسرفون آیہ شریفہ کے گزشتہ حصوں کی روشنی میں اسراف سے مراد یہ ہو سکتا ہے کہ بنی اسرائیل قتل نفس یعنی بے گناہ قتل عام اور بار بار خون بہانے میں حد سے تجاوز کر چکے تھے۔

۲۷۔ ناحق خون بہانا اسراف کے واضح مصداق میں سے ہے۔ من قتل نفساً ... ثم ان كثيرا منهم بعد ذلك في الارض لمسرفون

۲۸۔ انبیاء ﷺ کی تعلیمات کے باوجود حد اعتدال سے نکلنا اور قانون شکنی کرنا انتہائی ناروا اور ناپسندیدہ فعل ہے۔
ثم ان كثيرا منهم بعد ذلك في الارض لمسرفون

۲۹۔ بعض بنی اسرائیل اپنے انبیاء کے پیروکار اور قوانین خداوند کے پابند تھے۔ ثم ان كثيرا منهم بعد ذلك في الارض لمسرفون

۳۰۔ جہنم کا شدید ترین عذاب، بے گناہ انسان کے قتل کی سزا ہے۔ انه من قتل نفساً بغير نفس ... فکانما قتل الناس جميعاً مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں امام باقر ﷺ فرماتے ہیں: يوضع في موضع من جهنم اليه ينتهى شدة عذاب اهلها ... (۱) اسے جہنم کے اس مقام میں رکھا جائیگا جہاں پر اہل جہنم کے عذاب کی شدت اپنے اوج پر پہنچ جاتی ہے۔

۳۱۔ ایک انسان کے قاتل کا جہنم میں وہی ٹھکانہ ہے جو تمام انسانوں کے قاتل کا ہے، اگرچہ ممکن ہے ان کے عذاب میں تفاوت ہو۔ من قتل نفساً بغير نفس او فساد في الارض فکانما قتل الناس جميعاً

(۱) کافی ج ۷ ص ۲۷۱ ح ۱؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۱۹ ح ۱۵۰۔

مذکورہ آیہ شریفہ کے معنی کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: یوضع فی موضع من جہنم ... لو قتل الناس جميعا انما كان يدخل ذلك المكان، قلت: فانه قتل آخر؟ قال: يضاعف عليه ^(۱) اسے جہنم کے اس مقام میں رکھا جائے گا جو تمام انسانوں کے قاتل کا مقام ہے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا اگر یہ شخص کسی اور کو بھی قتل کر دے تو پھر؟ آپ علیہ السلام نے جواب دیا اس کا عذاب دوگنا ہو جائیگا۔

۳۲۔ ایک ہدایت یافتہ انسان کو گمراہ کرنا اسے قتل کرنے اور ایک گمراہ انسان کو ہدایت کرنا اسے زندہ کرنے کے مترادف ہے۔ من قتل نفسا ... فکانما قتل الناس جميعاً و من احياها فکانما احيا الناس جميعاً امام صادق علیہ السلام مذکورہ آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: من اخرجها من ضلال الی هدی فکانما احياها و من اخرجها من هدی الی ضلال فقد قتلها ^(۲) جو شخص کسی کو گمراہی سے نکال کر راہ ہدایت پر ڈال دے تو گویا اس نے اسے زندگی عطا کی، جبکہ اگر کوئی شخص کسی کو ہدایت کی راہ سے ہٹا کر گمراہی و ضلالت کی راہ پر ڈال دے تو گویا اس نے اسے قتل کیا۔

۳۳۔ ایسے پیاسے کی پیاس بجھانا جو پانی تک پہنچ نہ رکھتا ہو، اسے زندگی عطا کرنے کے مترادف ہے۔

و من احياها فکانما احيا الناس جميعاً امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ... و من سقى الماء فی موضع لا يوجد فيه الماء کان کمن احيا نفساً و "من احياها فکانما احيا الناس جميعاً" ^(۳) اگر کوئی ایسی جگہ پر کسی کو پانی پلائے جہاں پانی دستیاب نہ ہو، تو یہ اسے زندگی بخشنے کے مترادف ہے "اور جو ایک انسان کو زندگی عطا کرے گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کیا"

۳۴۔ کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلانے سے گریز کرنا اسے قتل کرنے، جبکہ کھانا کھلانا اسے زندگی عطا کرنے کے مترادف ہے۔ و من احياها فکانما احيا الناس جميعاً حضرت امام صادق علیہ السلام سے مومن کو کھانا کھلانے کے بارے میں روایت ہے کہ: ... من احیی مؤمناً فکانما احيا الناس جميعاً، فان لم تطعموه فقد اتموه و ان اطعمتموه فقد احیتموه ^(۴) جو ایک مومن کو زندگی دے گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کیا، اور اگر تم اسے کھانا نہ کھلاؤ تو گویا تم نے اسے قتل کیا اور اگر اسے کھانا کھلاؤ تو گویا تم نے اسے نئی زندگی دی ہے۔

۳۵۔ بہت سارے بنی اسرائیل خون ریزی کے مرتکب

(۱) کافی ج ۷ ص ۲۷۱ ح ۱؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۱۹ ح ۱۵۰ (۲) کافی ج ۲ ص ۲۱۰ ح ۱؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۱۹ ح ۱۵۳ (۳) کافی ج ۴ ص ۵۷ ح ۳؛ تفسیر برہان ج ۱ ص ۴۶۴ ح ۹ (۴) کافی ج ۲ ص ۲۰۴ ح ۲۰؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۱۹ ح ۱۵۲۔

ہوتے اور خدا کی حرام کی ہوئی اشیاء کو حلال شمار کرتے۔ ثم ان كثيرا منهم بعد ذلك في الارض لمسرفون
 امام باقر ؑ سے روایت ہوئی ہے: المسرفون هم الذين يستحلون المحارم و يسفكون الدماء^(۱) اسراف کرنے والوں
 سے مراد وہ لوگ ہیں جو حرام شدہ اشیاء کو حلال قرار دیتے ہیں اور خون بہاتے ہیں۔

اتمام حجت: ۲۳

احکام: ۳، ۱۱ احکام کا فلسفہ ۶، ۸؛ احکام کی تبیین ۲۲؛ احکام کی مصلحتیں ۸؛ عدالتی احکام ۲۲
 اسراف: اسراف کی مذمت ۲۸؛ اسراف کے موارد ۲۷ اسراف کرنے والے: ۲۵
 اصلاح: اصلاح کی اہمیت ۲۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی پاداش کا فلسفہ ۱۶؛ اللہ تعالیٰ کی سزائیں ۵

امن و امان: امن و امان چھین لینے کے اسباب ۹؛ امن و امان کی اہمیت ۲۳

انبیاء ؑ: انبیاء ؑ کا نقش ۲۰، ۲۲، ۲۳؛ انبیاء ؑ کی تعلیمات ۲۸؛ انبیاء ؑ کے اہداف ۲۳؛ بعثت انبیاء ؑ کا
 فلسفہ ۲۰، ۲۳

انسان: انسان کا قتل ۳۲؛ انسان کو زندگی دینا ۳۲، ۳۳؛ انسان کو گمراہ کرنا ۳۲؛ انسان کی زندگی ۱۸؛ انسان کی قدر و منزلت
 ۱۹؛ انسان کے فضائل ۱۹؛ انسان کے حقوق ۱۸؛ انسانوں کا مساوی ہونا ۱۸؛ انسانوں کی زندگی بچانا ۱۵؛ انسانوں کے
 رشتے ۱۷

اہل جہنم: ۳۱

بنی اسرائیل: انبیائے بنی اسرائیل کا معجزہ ۲۱؛ انبیائے بنی اسرائیل کی حقانیت ۲۱؛ انبیائے بنی اسرائیل کی دعوت
 ۲۵؛ بنی اسرائیل کا اسراف ۲۵؛ بنی اسرائیل کا تحریف کرنا ۳۵؛ بنی اسرائیل کو خوشخبری دینا ۱۳؛ بنی اسرائیل کی اقلیت
 ۲۹؛ بنی اسرائیل کی اکثریت ۲۶، ۳۵؛ بنی اسرائیل کی تاریخ ۲۶، ۲۹؛ بنی اسرائیل کی قانون شکنی ۲۵؛ بنی اسرائیل کے انبیاء
 ۲۰، ۲۲، ۲۳؛ بنی اسرائیل کے انبیاء کی بعثت ۲۱؛ بنی اسرائیل کے پابند افراد ۲۹؛ بنی اسرائیل کے محرمات ۳؛ بنی اسرائیل
 میں قتل ۳، ۵، ۲۶، ۳۵؛ بنی اسرائیل میں قصاص ۱۱

(۱) تفسیر تبیان ج ۳ ص ۵۰۴؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۲۰، ح ۱۵۸۔

پاداش: پاداش کی تضمین ۱۳; پاداش کے مراتب ۱۳، ۱۶

پانی پلانا: پانی پلانے کی اہمیت ۳۳

جان: جان بچانا ۱۵; جان بچانے کی اہمیت ۱۳، ۱۶، ۱۶;

جزا و سزا کا نظام: ۱۲

جہنم: جہنم کا عذاب ۳۰، ۳۱

روایت: ۱۵، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۵

سزا: سزا کے اسباب ۱۲; سزا کے مراتب ۱، ۴

عذاب: عذاب کے مراتب ۳۰، ۳۱

عزت: بہتک عزت ۹

عمل: ناپسندیدہ عمل ۲۸

فساد: فساد سے روکنا ۲۳

فساد پھیلانا: فساد پھیلانے کی سزا ۱۲

قابیل: قابیل کا ظلم ۵

قاتل: قاتل کا انجام ۳۱; قاتل کی جان کی وقعت ۱۰; قاتل کی سزا ۳۱

قانون شکن لوگ: ۲۵ قانون شکنی: قانون شکنی کی مذمت ۲۸

قتل: قتل کا گناہ ۱، ۲; قتل کی سزا ۵، ۳۰، ۴; قتل کی سزا کا فلسفہ ۶; قتل کی ممانعت ۱۶، ۲۳; قتل کے اثرات ۹; قتل کے

موانع ۴; ناحق قتل ۲، ۲۴; ناحق قتل کا حرام ہونا ۳; ناحق قتل کی سزا ۱

قرآن کریم: قرآن کریم کی تشبیہات ۲، ۳۲، ۳۳، ۳۳

قلب: قساوت قلب کے موانع ۶

گمراہ لوگ: گمراہوں کی ہدایت ۳۲

گناہ: گناہ کییرہ ۱، ۲

محرمات: ۳: محرمات کو حلال قرار دینا ۳۵

مفسدین: مفسدین کا قصاص ۱۱؛ مفسدین کی جان کی قدر و قیمت ۱۰؛ مفسدین کیلئے سزائے موت ۱۱، ۱۲

مؤمنین: مؤمنین کا قتل ۳۳؛ مؤمنین کو زندگی بخشنا ۳۳

مؤمنین کو کھانا کھلانا ۳۳

ہابیل: ہابیل کا قتل ۵

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۲۰

آیت ۳۳

﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِّنْ

خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾

بس خدا و رسول ﷺ سے جنگ کرنے والے اور زمین میں فساد کرنے والوں کی سزا یہی ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا سولی پر چڑھا دیا جائے یا ان کے ہاتھ اور پیر مختلف سمت سے قطع کر دئے جائیں یا انہیں ارض و وطن سے نکال باہر کیا جائے۔ یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں عذاب عظیم ہے۔

۱۔ محاربین اور خدا و رسول ﷺ سے برسرِ پیکار ہونے اور جنگ کرنے والوں کو ہلاک کر دینا یا تختہ دار پر لٹکا دینا یا ان کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں یا بالعکس بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں کاٹ دینا یا پھر انہیں جلا وطن کر دینا ضروری ہے۔
انما جزاء الذين يحاربون الله و رسوله ... او ينفوا من الارض

۲۔ اسلامی معاشرے میں محاربین کی طرف سے فساد پھیلانے کی صورت میں انہیں قتل کرنے، پھانسی پر

لٹکانے، ہاتھ پاؤں کاٹنے اور جلاوطن کرنے کی چار سزاؤں میں سے کوئی ایک سزا دی جائے۔

انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ ... او ینفوا من الارض مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "و یسعون" کی واو عاطفہ جمع کیلئے ہو یعنی مذکورہ حدو سزا اس محارب کی سزا ہے جو مفسد بھی ہو، "یسعون" میں دوبارہ "الذین" کا استعمال نہ کرنا مذکورہ مطلب کی تائید کرتا ہے۔

۳۔ یہ چار سزائیں (ہلاک کرنا، پھانسی لگانا، ہاتھ پاؤں کاٹنا اور جلاوطن کرنا) مفسد محاربین کیلئے مناسب سزائیں ہیں۔
انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فساداً

لغت میں "جزائی" اس سزایا پاداش کو کہا جاتا ہے جو کافی ہو۔

۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ سے جنگ کرنے کا گناہ خدا کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے گناہ کے مساوی ہے۔
انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ

۵۔ با ایمان معاشرے میں تباہی اور فساد پھیلانے والوں پر ان چار حدود (ہلاک کرنا، پھانسی لگانا، ہاتھ پاؤں کاٹنا اور جلاوطن کرنا) میں سے کوئی ایک حد جاری کی جائے گی۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی ... او ینفوا من الارض کلمہ "فی الارض" اس بات کی علامت ہے کہ "فساد" سے مراد شخصی یا فردی نہیں، بلکہ معاشرے میں فساد پھیلانا ہے، واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں "فساد پھیلانے" کو محارب سے جدا اور مستقل عنوان کے طور پر اخذ کیا گیا ہے۔
۶۔ زمین پر فساد پھیلانے کا گناہ خدا و رسول کے ساتھ جنگ کے گناہ کے مساوی ہے۔

انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فساداً محاربین اور مفسدین کی پاداش کا مساوی ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا گناہ بھی مساوی ہے واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ ان چار حدود کی نسبت مفسدین، محاربین سے جدا اور مستقل عنوان ہو۔

۷۔ محاربین اور مفسدین کو حتماً سزا دینا چاہیے اور ان پر حدود الہی کے اجراء میں کوتاہی یا سستی سے اجتناب کرنا

لازمی ہے۔ انما جزاء الذین ... ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیہم و ارجلہم

فعل "یقتلوا، یصلبوا او تقطع" باب تفعیل سے ہیں اور مذکورہ حدود کے اجراء پر تاکید کرتے ہیں۔

۸۔ باایمان معاشرے میں فساد پھیلانے اور اسے تباہ و برباد کرنے کی کوشش خدا و رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کرنا ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فساداً مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "یسعون" کی واو تفسیر یہ ہو، یعنی باایمان معاشرے میں فساد پھیلانا خدا و رسول ﷺ کے ساتھ محاربہ اور جنگ کا ایک مصداق ہے۔

۹۔ زمین پر فساد پھیلانے کی وجہ سے خدا و رسول ﷺ کے ساتھ محاربہ و جنگ کرنے والوں کی انتہائی سخت سزا ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا اگر "یسعون فی الارض" "الذین یحاربون" کیلئے عطف تفسیری ہو تو کہا جاسکتا ہے کہ محاربین کی تفسیر کرتے ہوئے انہیں زمین پر فساد پھیلانے والوں میں سے قرار دینے کی وجہ اس سزا کی علت بیان کرنا ہے جو ان کیلئے ذکر ہوئی ہے۔

۱۰۔ حدود الہی کا اجراء اجتماعی اور معاشرتی فساد کے ساتھ مقابلے اور معاشرے کا امن و سکون بحال رکھنے کی ایک روش ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا

۱۱۔ آشوب پیا کرنے اور فساد پھیلانے والوں کو سختی کے ساتھ کچلتے ہوئے باایمان معاشرے کے امن و سلامتی کو محفوظ رکھنا لازمی ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ و یسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا

۱۲۔ مفسد محاربین کی مخصوص سزائیں ذلیل و رسوا کر دینے والی سزائیں ہیں۔ ذلک لہم خزی فی الدنیا

۱۳۔ محاربین اور زمین پر فساد پھیلانے والوں کو ذلیل و رسوا کرنا ضروری ہے۔ ذلک لہم خزی فی الدنیا

جملہ "ذلک لہم خزی" اس بات کی علامت ہے کہ محاربین اور مفسدین کو رسوا کرنے کی ضرورت فرض کی گئی ہے اور حد کا اجراء انہیں رسوا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۱۴۔ مفسد محارب پر حد جاری کرتے وقت ذلیل کنندہ اور توہین آمیز طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ ذلک لہم خزی فی الدنیا ممکن ہے "لہم خزی" سے محاربین پر حد جاری کرنے کے طریقہ کی طرف راہنمائی کی جا رہی ہو یعنی اس طریقے سے ان پر حدود الہی جاری کرو جس سے وہ ذلیل و رسوا ہو جائیں۔

۱۵۔ خدا و رسول ﷺ کے ساتھ جنگ کرنے اور زمین پر فساد پھیلانے کا نتیجہ اور سزا آخرت کا عظیم اور سخت عذاب ہے۔ و لہم فی الآخرة عذاب عظیم

۱۶۔ محاربین اور مفسدین کی دنیوی سزائیں ان کی اغروی سزاؤں کے مقابلے میں بہت کم اور نہ ہونے کے برابر ہیں۔

ذلك لهم خزي في الدنيا و لهم في الآخرة عذاب عظيم محاربين کی دنیوی سزا کے مقابلے میں اخروی سزا کے عظیم اور سخت ہونے کی تصریح سے مذکورہ بالا مطلب اخذ کیا گیا ہے۔

۱۷۔ دنیوی سزاؤں اور حدود کا اجراء اخروی عذاب سے چھٹکارے کا باعث نہیں بنتا۔ لهم خزي في الدنيا و لهم في الآخرة عذاب عظيم

۱۸۔ خداوند متعال نے یہودیوں کو پیغمبر اکرم ﷺ سے جنگ کرنے اور زمین پر فساد پھیلانے کے بارے میں خبردار کیا تھا۔ من اجل ذلك كتبنا علي بنی اسرائیل ... انما جزاء الذین یحاربون چونکہ گذشتہ آیت میں بنی اسرائیل کے بارے میں گفتگو کی جا رہی تھی، لہذا ممکن ہے یہ آیہ شریفہ پیغمبر اکرم ﷺ کے مقابلے میں ان کے اعمال اور اہداف کیلئے تعریض ہو۔

۱۹۔ ایک اسلامی ملک میں لوگوں کو زور و کوب کر کے زبردستی ان کا مال ہتھیا لینا خدا و رسول ﷺ کے ساتھ محاربہ اور جنگ ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ایک اسلامی ملک میں لوگوں کا مال غارت کرنے والوں کے بارے میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: هؤلاء من اهل هذه الآية انما جزاء الذین ...^(۱) یعنی یہ لوگ اس آیت (جو لوگ خدا اور رسول ﷺ کے ساتھ محاربہ کرتے ہیں...) کا مصداق ہیں۔

۲۰۔ اسلحہ اٹھانا اور قتل و غارت کے ذریعے راستوں کو نا امن اور غیر محفوظ بنادینا خدا و رسول ﷺ کے ساتھ محاربہ و جنگ اور اس کی سزا موت ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ... ان یقتلوا ایسے مفسدین جو لوگوں کیلئے راستے بند کردیں اور انہیں غیر محفوظ بنادیں کے حکم کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں حضرت امام جواد علیہ السلام سے روایت ہے: ... و ان كانوا اخافوا السبیل و قتلوا النفس امر بقتلهم ...^(۲) اگر وہ قتل و غارت کے ذریعے راستوں کو غیر محفوظ بنادیں تو انہیں قتل کر دیا جائیگا۔

۲۱۔ یہ حاکم اسلامی کا فریضہ ہے کہ محارب کے جرائم کو دیکھتے ہوئے ان چار سزاؤں میں سے ایسی سزا انتخاب کرے جو اس کے جرم کے ساتھ مناسبت رکھتی ہو۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ... او ینفوا من الارض مذکورہ آیہ شریفہ کے معنی کے متعلق کیے گئے سوال کے جواب میں حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں

(۱) کافی ج ۷ ص ۲۴۵ ح ۲؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۶۵ ح ۲ (تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۱۵ ح ۹۱؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۶۷ ح ۱۶۔

ذلك الى الامام يفعل به ما يشاء، قلت: فمفوض ذلك اليه؟ قال: لا، و لكن نحو الجنایة^(۱) یہ امام کے اختیار میں ہے کہ جو چاہے اس کے ساتھ کمرے، روای کہتا ہے میں نے پوچھا: اس کا تمام تر اختیار اس کے پاس ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ اسکے جرم کے تناسب سے ہے۔

۲۲۔ اگر زمین پر فساد پھیلانے والا محارب قتل کا مرتکب ہو تو اس کی سزا موت ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ... ان یقتلوا مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے: ... اذا حارب اللہ و رسولہ و سعی فی الارض فساداً فقتل قتل بہ ...^(۲) اگر کوئی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محاربہ و جنگ کرے اور زمین پر فساد پھیلانے اور پھر قتل کا مرتکب ہو تو اس کی سزا موت ہے۔

۲۳۔ زمین پر فساد پھیلانے والا محارب اگر قتل و غارت اور لوٹ مار کا مرتکب ہو اس کی سزا موت اور پھانسی ہے۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ... او یصلبوا مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے: اذا حارب اللہ و رسولہ و سعی فی الارض فساداً ... و ان قتل و اخذ المال قتل و صلب ...^(۳) جب کوئی اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محاربہ و جنگ کرے اور زمین پر فساد پھیلانے ... اور پھر قتل و غارت اور لوٹ مار مچائے تو اس کی سزا موت اور پھانسی ہے ...

۲۴۔ اگر زمین پر فساد پھیلانے والا محارب لوٹ مار مچائے لیکن قتل کا مرتکب نہ ہو تو اس کا ایک ہاتھ اور مخالف سمت والا پاؤں کاٹا جائیگا۔ انما جزاء الذین یحاربون اللہ ... او تقطع ایدیہم و ارجلہم من خلاف مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے: اذا حارب اللہ و رسولہ و سعی فی الارض فساداً ... و ان اخذ المال و لم یقتل قطعت یدہ و رجلہ من خلاف ...^(۴) جب کوئی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کمرے اور زمین پر فساد پھیلانے ... اور پھر لوٹ مار مچائے لیکن قتل کا مرتکب نہ ہو تو اس کا ایک ہاتھ اور مخالف سمت والا پاؤں کاٹا جائیگا۔

۲۵۔ وہ محارب جو لوگوں پر اسلحہ اٹھائے لیکن قتل اور لوٹ مار نہ کرے تو اسے وقوعہ کی جگہ سے کسی اور شہر کی طرف جلا وطن کر کے لوگوں کے ساتھ اس کا میل جول ختم کر دیا جائیگا۔

(۱) کافی ج ۷ ص ۲۴۶ ح ۵؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۲۲ ح ۱۶۴ (۲) کافی ج ۷ ص ۲۴۷ ح ۸؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۲۳ ح ۱۶۵ (۳) کافی ج ۷ ص ۲۴۷ ح ۸؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۲۳ ح ۱۶۵ (۴) کافی ج ۷ ص ۲۴۷ ح ۸؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۲۳ ح ۱۶۵

انما جزاء الذين يحاربون الله ... او ينفوا من الارض مذكوره آيه شريفه كمرے بارے میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے: و ان شهر السيف فحارب الله و رسوله و سعى في الارض فسادا و لم يقتل و لم ياخذ المال ... ينفى من المصر الذى فعل فيه ما فعل الى مصر غيره و يكتب الى اهل ذلك المصر انه منفى فلا تجالسوه و لا تباعوه و لا تناكحوه و لا تواكلوه و لا تشاربوه...^(۱) اگر کوئی شخص تلوار اٹھائے، پس اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محاربہ و جنگ کرے اور زمین پر فساد پھیلانے لیکن قتل اور لوٹ مار کا مرتکب نہ ہو تو اسے وقوعہ کی جگہ سے کسی اور شہر کی طرف جلا وطن کر دیا جائے اور وہاں کے لوگوں کو لکھا جائے کہ یہ شہر بدر کیا گیا ہے لہذا اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، لین دین کرنے، نکاح کرنے، اور کھانے پینے سے اجتناب کیا جائے...

۲۶۔ اگر کوئی راستوں کو غیر محفوظ اور نا امن بنا دے، لیکن قتل و غارت کا مرتکب نہ ہو تو اس کی سزا جیل ہے۔ انما جزاء الذين يحاربون الله ... او ينفوا من الارض لوگوں پر راستے بند کر دینے والے مفسدین کے حکم سے متعلق کیے گئے سوال کے جواب میں حضرت امام جواد علیہ السلام فرماتے ہیں: ... فان كانوا اخافوا السبيل فقط و لم يقتلوا احدا و لم ياخذوا مالا امر بايداعهم الحبس فان ذلك معنى نفیهم من الارض...^(۲) اگر وہ صرف راستوں کو غیر محفوظ اور نا امن بنادیں جبکہ کسی کو قتل نہ کریں اور نہ کوئی مال چھینیں تو اس صورت میں انہیں قید میں ڈال دیا جائے گا اور انہیں نفی ارض کرنے کا معنی یہی ہے...

۲۷۔ اگر کوئی راستوں کو غیر محفوظ اور نا امن بنانے کے ساتھ ساتھ قتل و غارت اور لوٹ مار بھی کرے تو اس کا ایک ہاتھ اور مخالف سمت والا پاؤں کاٹنے کے بعد اسے تختہ دار پر لٹکا دیا جائیگا۔ انما جزاء الذين يحاربون الله و رسوله ... و ارجلهم من خلاف لوگوں کیلئے راستوں کو غیر محفوظ اور نا امن بنادینے والے مفسدین کے حکم کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں حضرت امام جواد علیہ السلام سے روایت ہے: و ان كانوا اخافوا السبيل و قتلوا النفس و اخذوا المال امر بقطع ايديهم و ارجلهم من خلاف و صلبهم بعد ذلك...^(۳) اگر وہ راستوں کو غیر محفوظ اور نا امن بنادیں اور قتل و غارت اور لوٹ مار کے بھی

(۱) کافی ج ۷ ص ۲۴۷ ح ۸؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۲۳ ح ۱۶۵ (۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۱۵ ح ۹۱؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۶۷ ح ۱۶۔

(۳) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۱۵ ح ۹۱؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۶۷ ح ۱۶۔

مرتکب ہوں تو ان کا ہاتھ اور مخالف سمت والا پاؤں کاٹنے کے بعد پھانسی دے دی جائے گی۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کے ساتھ جنگ کرنا ۳، ۶، ۸، ۹، ۱۵، ۱۸، ۱۹، ۲۰

احکام ۱، ۳، ۵، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵

افشاء: جائز افشاء ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنا ۳، ۶، ۸، ۹، ۱۵، ۱۹، ۲۰؛ اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۱۸

امن و امان: امن و امان کی حفاظت ۱۱

پاؤں: پاؤں کاٹنا ۱، ۲، ۳، ۵، ۲۳، ۲۴

جزا و سزا کا نظام: ۱، ۴، ۲۱

چوری: چوری کی سزا ۲۳

حدود: حدود جاری کرنے کا فلسفہ ۱۰؛ حدود کے احکام ۲۲

روایت: ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷

سزا: اخروی سزا ۱۷؛ دنیوی سزا ۱۷؛ سزا کے مراتب ۱۲، ۶

ظلم: ظلم کی سزا ۲۱

عذاب: عذاب سے نجات ۱۷؛ عذاب کے مراتب ۱۵

غارت: غارت کرنے کی سزا ۲۳، ۲۴

فساد: اجتماعی فساد کا مقابلہ کرنا ۱۰

فساد پھیلانا: فساد پھیلانے کا انجام ۱۸، ۹، ۱۵؛ فساد پھیلانے کا گناہ ۶؛ فساد پھیلانے کی سزا

قتل: قتل کی سزا ۲۲، ۲۳

قیادت: قیادت کی ذمہ داری ۲۱

لوگ: لوگوں پر ظلم کرنا ۱۹؛ لوگوں کو اذیت پہنچانا ۱۹

مال: مال غصب کرنا ۱۹

محارب: محارب کا انجام ۱۸؛ محارب کا فساد پھیلانا ۳؛ محارب کا گناہ ۳، ۶؛ محارب کو افشاء کرنا ۱۳؛ محارب کو جلا وطن کرنا ۱، ۲، ۳، ۲۵؛ محارب کو قید کرنا ۲۶؛ محارب کی اخروی سزا ۱۵، ۱۶؛ محارب کی حد ۱، ۲، ۳، ۴، ۲۵؛ محارب کی حد کی اقسام ۲۱؛ محارب کی دنیوی سزا ۱۶۱؛ محارب کی سزا ۱، ۲، ۳، ۴، ۹، ۱۲، ۱۳، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶؛ محارب کی سزائے موت ۱، ۲، ۳، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۴؛ محارب کے احکام ۱، ۲، ۳، ۲۳، ۲۴

محاربہ: محاربہ کے موارد ۱۹، ۲۰

معاشرہ: دینی معاشرہ ۸، ۱۱؛ معاشرے کے امن و سکون کی اہمیت ۱۰؛ معاشرے میں فساد پھیلانا ۲، ۸؛ مفسدین: مفسدین فی الارض ۵؛ مفسدین کا افشاء کرنا ۱۳؛ مفسدین کا مقابلہ کرنا ۱۱؛ مفسدین کو سزائے موت دینا ۵، ۲۲، ۲۳؛ مفسدین کی اخروی سزا ۱۶۱؛ مفسدین کی جلا وطنی یا ۵؛ مفسدین کی حد ۵؛ مفسدین کی دنیوی سزا ۱۶۱؛ مفسدین کی سزا ۴، ۵، ۱۲، ۱۳، ۲۳، ۲۴؛ مفسدین کے احکام ۵

نامنی: نامنی پھیلانے کی حد ۲۶، ۲۷؛ نامنی پھیلانے کی سزا ۲۰، ۲۵، ۲۶، ۲۷

ہاتھ: ہاتھ کاٹنا ۱، ۲، ۳، ۵، ۲۳، ۲۴

یہود: یہود اور آنحضرت ﷺ ۱۸؛ یہود کا فساد پھیلانا ۱۸؛ یہود کو خبردار کرنا ۱۸

آیت ۳۳

﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ .

علاوہ ان لوگوں کے جو تمہارے قابو میں آنے سے پہلے ہی توبہ کر لیں تو سمجھ لو کہ خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

۱۔ اگر محاربین اور مفسدین گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لیں تو یہ چار حدود (قتل، پھانسی، ہاتھ پاؤں

کاٹنا اور شہر بدری) ساقط ہو جاتی ہیں۔ انما جزاء الذین یحاربون ... الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم

۲۔ اگر مفسد محاربین گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لیں تو آخرت کے عذاب سے دوچار نہیں ہوں گے۔

و لهم فی الآخرة عذاب عظیم۔ الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم

۳۔ گرفتار ہونے کے بعد جرائم پیشہ محاربین کی توبہ اور پچھتاوے کے اظہار کی کوئی قدر و قیمت اور وقعت نہیں اور نہ

ہی اس سے حد ساقط ہوگی اور نہ دوزخ کے عذاب سے چھٹکارا ملے گا۔ انما جزاء الذین ... الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم

۴۔ لوگوں کو محاربین اور مفسدین کی حد ثابت یا ساقط کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ الا الذین تابوا

مفسد محارب کی طرف سے توبہ کی صورت میں خداوند متعال نے اس کی حد ساقط کر دی ہے اور اس کے ساقط ہونے کو کسی اور چیز مثلاً صاحبان حق کی طرف سے اظہار رضایت کے ساتھ مشروط نہیں کیا، لہذا اس حد کے اثبات یا نفی کا لوگوں کو کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

۵۔ اگر محاربین اور مفسدین کو جلاوطن کیا جائے تو انہیں ہمیشہ جلاوطنی کی زندگی گزارنا پڑے گی۔

او ینفوا من الارض ... الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم استثناء "الا الذین..." کا ظہور یہ ہے کہ یہ آیہ شریفہ کے تمام حصوں سے مربوط ہے، لہذا اگر گرفتار ہونے کے بعد اسے جلاوطنی کی سزا دی جائے تو یہ حکم کبھی بھی لغو نہیں ہوگا، اگرچہ جلاوطن ہونے والا شخص توبہ بھی کر لے۔

۶۔ خداوند متعال نے محاربین اور مفسدین کو فساد پھیلانے اور خدا و رسول ﷺ سے جنگ اور نبرد آزمائی سے ہاتھ

اٹھالینے کی دعوت دی ہے۔ الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم

۷۔ تمام بندوں حتیٰ محاربین اور مفسدین کیلئے بھی توبہ کا راستہ کھلا ہے۔ الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم

۸۔ توبہ کی صورت میں مجرموں کی سزائیں قانونی طور پر معاف ہو جاتی ہیں، بشرطیکہ وہ گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کریں۔

الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم جملہ "تابوا من قبل ان تقدروا علیہم" اس معیار کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے

جو توبہ کے مفید اور ثمر بخش ہونے میں مؤثر ہے، یعنی پہلے یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ توبہ کرنے والا کہیں سزا سے بچنے کی خاطر

تو پچھتاوے کا اظہار نہیں کر رہا اور یہ اسی

صورت میں واضح ہو سکتا ہے جب وہ گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کرے۔

۹۔ گناہ کی سزاؤں سے دوچار ہونا توبہ اور خدا کی طرف لوٹ آنے کی فرصت کھودینے کا باعث بنتا ہے۔

الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم

۱۰۔ خداوند متعال بخشنے والا اور مہربان ہے۔ فاعلموا ان اللہ غفور رحیم

۱۱۔ خدا کی مغفرت اور بخشش ہمیشہ اس کی رحمت اور محبت کے ساتھ ہوتی ہے۔ ان اللہ غفور رحیم

مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "رحیم" "غفور" کیلئے صفت ہو۔

۱۲۔ خدا کی وسیع رحمت اور بے کراں مغفرت کی طرف توجہ کرنا اور ان پر یقین و ایمان رکھنا ضروری ہے۔

فاعلموا ان اللہ غفور رحیم

۱۳۔ خداوند متعال تمام بندوں حتیٰ محاربین اور مفسدین کی توبہ بھی قبول کرتا ہے۔ الا الذین تابوا ... فاعلموا ان اللہ

غفور رحیم

۱۴۔ انسانوں کی توبہ اور خدا کی طرف سے اس کا قبول کیا جانا، اس کی مغفرت اور رحمت کا ایک جلوہ ہے۔

الا الذین تابوا من قبل ان تقدروا علیہم فاعلموا ان اللہ غفور رحیم "الذین تابوا" کے بعد جملہ "فاعلموا ان اللہ غفور

رحیم" کا ذکر کرنا دو مطالب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے: اول یہ کہ انسان خدا کی توفیق سے ہی توبہ کر سکتے ہیں اور اس کا

اصلی سبب خدا کی مغفرت و رحمت ہے، دوسرا یہ کہ توبہ قبول کیے جانے کا سبب بھی خدا کی مغفرت اور رحمت ہے۔

۱۵۔ توبہ کی صورت میں مفسد محاربین سے حد کا ساقط ہونا خدا کی مغفرت و رحمت کی ایک جھلک ہے۔

الا الذین تابوا ... فاعلموا ان اللہ غفور رحیم

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ سے جنگ کرنا ۶

احکام: ۱، ۳، ۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنا ۶؛ اللہ تعالیٰ کی دعوت ۶؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے

اثرات ۱۳، ۱۵؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۱۰، ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے اثرات ۱۳، ۱۵؛ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ۱۰، ۱۱

ایمان: ایمان کا متعلق ۱۲؛ رحمت خداوندی پر ایمان ۱۲؛ مغفرت خدا پر ایمان ۱۲

توبہ: توبہ قبول ہونے کی شرائط ۸؛ توبہ کا عام ہونا ۷؛ توبہ کی قبولیت ۱۳؛ توبہ کی قدر و منزلت ۳؛ توبہ کے اثرات ۱، ۲، ۸، ۱۵؛ توبہ کے موانع ۹

حدود: حدود کا ساقط کرنا ۱

عذاب: عذاب سے معافی ۲

گناہ: گناہ کے اثرات ۹

مجرمین: مجرمین کی توبہ ۸

محارب: محارب کا پچھتاوا ۳۱؛ محارب کی توبہ ۱، ۲، ۳، ۷؛ محارب کی توبہ کا قبول ہونا ۱۳، ۱۵؛ محارب کی جلا وطنی ۵؛

محارب کی ذمہ داری ۶؛ محارب کی سزا ۳۱؛ محارب کے احکام ۱، ۳، ۵

مفسدین: مفسدین کی توبہ ۱، ۲، ۷؛ مفسدین کی توبہ قبول ہونا ۱۳، ۱۵؛ مفسدین کی جلا وطنی ۵؛ مفسدین کی ذمہ داری

۶؛ مفسدین کی سزا ۳۱

یاد آوری: یاد آوری کی اہمیت ۱۲

آیت ۳۵

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو کہ شاید اس طرح کامیاب

ہو جاؤ۔

۱۔ مومنین پر ہیزگاری اور تقویٰ کا خیال رکھنے کے پابند ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ

۲۔ ایمان تقویٰ کے حصول کی راہ ہموار کرتا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ

۳۔ خداوند متعال کی بارگاہ میں مومنین انتہائی بلند و بالا

مقام و منزلت اور عزت و تکریم کے مالک ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا خداوند متعال کا براہ راست خطاب کرنا مخاطبین کی عزت و کرامت پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ تقویٰ ایمان سے بڑا مرتبہ ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ

۵۔ تقرب الہی کے مقام تک پہنچنے کی سعی و کوشش کرنا لازمی ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا ... و ابتغوا الیہ الوسیلۃ کلمہ "الیہ" کا تعلق "الوسیلۃ" کے ساتھ ہے اور وسیلہ اس چیز کو کہتے ہیں جو تقرب کا باعث بنے یعنی اس چیز کی تلاش میں رہو جو تمہیں خدا اور اس کے قرب تک پہنچائے۔

۶۔ قرب خداوندی کے مقام پر فائز ہونے کیلئے معین طریقے اور مشخص وسیلے موجود ہیں۔ وابتغوا الیہ الوسیلۃ

۷۔ ایمان اور تقویٰ قرب خداوندی کی راہ تک پہنچنے کا پیش خیمہ ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و ابتغوا الیہ الوسیلۃ ایمان اور تقویٰ کو وسیلہ کی تلاش سے پہلے ذکر کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ایمان اور تقویٰ کے ذریعے تقرب خداوندی کی راہ تلاش کی جاسکتی ہے۔

۸۔ وسیلہ اور تقرب خداوندی کا راستہ انتخاب کرنے میں تقویٰ کی پابندی ضروری ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ تقویٰ کا امر کرنے کے بعد قرب خداوندی کی راہیں تلاش کرنے کا حکم دینا، اس مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ قرب خداوندی کا وسیلہ تلاش کرتے وقت بھی تقویٰ کو مد نظر رکھنا چاہیئے، اور ہر اس چیز کی طرف جلد بازی نہیں کرنی چاہیے جسے وسیلہ خیال کیا جاتا ہو۔

۹۔ ہدف کا مقدس ہونا اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اس ہدف تک پہنچنے کیلئے ہر طرح کا وسیلہ اور راستہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و ابتغوا الیہ الوسیلۃ قرب خداوندی کا وسیلہ اختیار کرنے سے پہلے تقویٰ کا حکم اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ مبادا قرب خداوندی جیسے مقدس ہدف تک پہنچنے کیلئے ہر قسم کے وسیلے سے مدد لی جائے۔

۱۰۔ راہ خدا میں جہاد اور مبارزت مؤمنین کے فرائض میں سے ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا ... و جاهدوا فی سبیلہ

۱۱۔ جہاد قرب خداوندی کے حصول کیلئے مفید اور سب سے کارآمد وسیلہ ہے۔

و ابتغوا اليه الوسيلة و جاهدوا في سبيله "ابتغوا اليه الوسيلة" کے بعد جہاد کا امر کرنا اس معنی کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ قرب خداوندی کے وسیلے کا بہترین مصداق دشمنان دین کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے۔

۱۲۔ مومنین کے تمام تحرکات اور منصوبوں کا محور ہمیشہ خداوند متعال کی ذات ہونی چاہیئے۔ اتقوا اللہ و ابتغوا اليه الوسيلة و جاهدوا في سبيله

۱۳۔ ایمان: عدم تقویٰ، جہاد ترک کرنے اور قرب خداوندی کے وسائل سے بے اعتنائی کے ساتھ ہم آہنگ و سازگار نہیں ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ و ابتغوا اليه الوسيلة و جاهدوا في سبيله

۱۴۔ فلاح و نجات: تقویٰ اختیار کرنے، مقام قرب خداوندی تک پہنچنے کیلئے سیر و سلوک کے راستے و وسیلے تلاش کرنے اور راہ خدا میں جہاد کرنے پر موقوف ہے۔ اتقوا اللہ و ابتغوا اليه الوسيلة و جاهدوا في سبيله لعلکم تفلحون

۱۵۔ شرعی فرائض اور الہی احکام کا ہدف انسان کو تکامل اور نجات و سعادت تک پہنچانا ہے۔ اتقوا اللہ و ابتغوا اليه الوسيلة و جاهدوا في سبيله لعلکم تفلحون

۱۶۔ مومنین اپنے ایمان اور عمل کے ثمر بخش اور مفید ثابت ہونے کے بارے میں خوف و امید میں رہیں۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ ... جاهدوا في سبيله لعلکم تفلحون کلمہ "لعل" اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ اگرچہ مومنین تقویٰ، تقرب خداوندی اور جہاد کے مراحل گزار چکے ہوں، لیکن پھر بھی انہیں اپنی فلاح و نجات کو یقینی نہیں سمجھنا چاہیئے اور نتیجہ اپنے عمل پر گھمنڈ نہیں کرنا چاہیئے۔

۱۷۔ احکام خداوندی پر عمل کرنے کے اثرات اور فوائد بیان کر کے مومنین کو ان کی انجام دہی کی ترغیب دلانا قرآن کریم کی روشوں میں سے ایک ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ ... و جاهدوا في سبيله لعلکم تفلحون

اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ۱۷

ایمان: ایمان کی فضیلت ۳؛ ایمان کے اثرات ۱۳، ۴، ۲، ۱۶

پاداش: پاداش کی امید رکھنا ۱۶

تربیت: تربیت کی روش ۱۷

تقرب: تقرب کا سرچشمہ ۷; تقرب کی اہمیت ۵; تقرب کی روش ۶، ۸، ۱۱، ۱۳، ۱۳; مقام تقرب ۵، ۶

تقویٰ: تقویٰ کا پیش خیمہ ۲; تقویٰ کی اہمیت ۱، ۸; تقویٰ کی فضیلت ۳; تقویٰ کے اثرات ۷، ۱۳

تکامل: تکامل کے اسباب ۱۵

توحید: توحید کی اہمیت ۱۲

جہاد: جہاد ترک کرنا ۱۳; جہاد کی اہمیت ۱۳; جہاد کے اثرات ۱۱; راہ خدا میں جہاد ۱۰

دین: دین کا فلسفہ ۱۵

زندگی: زندگی کے آداب ۱۲

سبیل اللہ: ۱۰، ۱۳

سعادت: سعادت کے اسباب ۱۵

سیر و سلوک: سیر و سلوک کی روش ۱۳

عدم تقویٰ: عدم تقویٰ کے موانع ۱۳

عمل: عمل کے اثرات ۱۶

کام: کام کے آداب ۱۲

کوشش: پسندیدہ کوشش ۵

مبارزت: راہ خدا میں مبارزت ۱۰

مؤمنین: مؤمنین کا اُمید لگانا ۱۶; مؤمنین کا ڈرنا ۱۶; مؤمنین کی ذمہ داری ۱، ۱۰، ۱۲; مؤمنین کی عزت و کرامت ۳;

مؤمنین کے مقامات ۳

نجات: نجات کے اسباب ۱۳، ۱۵

ہدف: مقدس ہدف ۹; ہدف اور وسیلہ ۹

آیت ۳۶

﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ أَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَيَفْتَدُوا بِهِ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ وَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾.

یقیناً جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اگر ان کے پاس ساری زمین کا سرمایہ ہو اور اتنا ہی اور شامل کر دیں کہ روز قیامت کے عذاب کا بدلہ ہو جائے تو یہ معاوضہ قبول نہ کیا جائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

- ۱۔ کفر اختیار کرنے والے قیامت کے دن دردناک عذاب سے دوچار ہونگے۔ ان الذین کفروا ... لهم عذاب الیم
- ۲۔ کفر اختیار کرنے والوں کے پاس عذاب دوزخ سے چھٹکارا پانے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ ان الذین کفروا ... و لهم عذاب الیم جملہ "لو ان..." اس بات سے کنایہ ہے کہ عذاب دوزخ سے چھٹکارا پانے کی کوئی راہ موجود نہیں ہے۔
- ۳۔ اگر دنیا کی ثروت دوگنا ہو جائے اور کفار اسے عذاب دوزخ سے بچنے کیلئے ادا کریں پھر بھی اسے قبول نہیں کیا جائیگا اور کفار عذاب سے نجات نہیں پاسکیں گے۔ ان الذین کفروا لو ان لهم ما فی الارض جمیعاً ... ما تقبل منهم و لهم عذاب الیم

۴۔ قیامت کے دن یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آئیگی کہ بے ایمان مالداروں کیلئے دنیا کی ثروت کسی کام کی نہیں ہے۔ ان الذین کفروا لو ان لهم ما فی الارض جمیعاً و مثله معه ... ما تقبل منهم

۵۔ ایمان، تقویٰ، تقرب خداوند اور اس کی راہ میں جہاد کرنا عذاب قیامت سے نجات پانے کا راستہ ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ ... لهم عذاب الیم

۶۔ دوزخ کے دردناک عذاب سے چھٹکارا پانا فلاح و نجات ہے۔ لعلکم تفلحون۔ ان الذین کفروا ... لهم عذاب الیم
مومنین کو فلاح و نجات کی راہنمائی و ہدایت کرنے کے بعد قیامت کے دن کفار کے دردناک عذاب کی وضاحت کرنا
اس بات کی علامت ہے کہ عذاب سے چھٹکارا پانا فلاح و نجات ہے۔

۷۔ ایمان، تقویٰ اور جہاد سے محروم لوگوں کے مادی وسائل ان کی فلاح و نجات کی ضمانت دینے میں بالکل غیر موثر
ہیں۔ اتقوا الله ... لعلکم تفلحون۔ ان الذین کفروا لو ان لهم ما فی الارض

ایمان: ایمان سے محرومیت ۷؛ ایمان کے اثرات ۵

تقرب: تقرب کے اثرات ۵

تقویٰ: تقویٰ سے محروم ہونا ۷؛ تقویٰ کے اثرات ۵

ثروت: ثروت کی اخروی قدر و قیمت ۳، ۳

ثروتمند کفار: ۳

جہاد: جہاد سے محروم ہونا ۷؛ جہاد کے اثرات ۵

جہنم: جہنم سے نجات ۶؛ جہنم کا عذاب ۲

عذاب: عذاب سے نجات ۲، ۳؛ عذاب سے نجات کے اسباب ۵؛ عذاب کے درجات ۱، ۶

قیامت: قیامت میں حقائق کا ظاہر ہونا ۳

کفار: کفار کا اخروی عذاب ۱؛ کفار کا عذاب ۲، ۳

مادی وسائل: مادی وسائل کی قدر و قیمت ۷

نجات: نجات کے موارد ۶؛ نجات کے موانع ۷

آیت ۳۷

﴿يُرِيدُونَ أَن يُخْرَجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ﴾.

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ جہنم سے نکل جائیں حالانکہ یہ نکلنے والے نہیں ہیں اور ان کے لئے ایک مستقل عذاب ہے۔

۱۔ آگ، قیامت میں دردناک عذاب کا ذریعہ ہے۔ و لهم عذاب الیم۔ یریدون ان یخرجوا من النار

۲۔ اہل دوزخ ہمیشہ آگ سے نکلنے کے درپے اور اس سے چھٹکارا پانے کی آرزو رکھتے ہیں۔ یریدون ان یخرجوا من النار

۳۔ دوزخیوں کیلئے دوزخ کا عذاب ہمیشہ دردناک اور رنج آور ہے۔ یریدون ان یخرجوا من النار و ما هم بخارجین منها

فعل مضارع "یریدون ان یخرجوا" سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ سے نکلنے کا ارادہ رکھتے ہوں گے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دوزخی افراد دائمی طور پر رنج و دکھ اور تکلیف میں مبتلا ہوں گے۔

۴۔ کفار کا اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے نجات دلانے کی کوشش کرنا بے سود ثابت ہوگا۔ و ما هم بخارجین منها

۵۔ جہنم کی آگ نے کفار کے تار و پود کو اس طرح گھیرا ہوا ہے کہ ان کا اس سے نجات پانے کی کوشش کرنا بے سود

ہے۔ یریدون ان یخرجوا من النار و ما هم بخارجین منها جملہ "و ما هم بخارجین منها" کا معنی یہ ہے کہ کفار بری طرح آگ کے ساتھ آمیختہ ہیں اور کبھی بھی اس سے باہر نہیں ہو سکتے۔

۶۔ قیامت میں انسان کا عزم اور مصمم ارادہ ہمیشہ باقی اور پائیدار رہے گا۔ یریدون ان یخرجوا من النار

۷۔ کفار دوزخ کے دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ و لهم عذاب مقیم "مقیم" کا معنی دائمی اور ثابت ہے۔

انسان: انسان کا اخروی ارادہ ۶
جہنم: آتش جہنم کا احاطہ کرنا ۵; جہنم کی آگ ۳
جہنمی افراد:

آیت ۳۸

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾.

چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو کہ یہ ان کے لئے بدلہ اور خدا کی طرف سے ایک سزا ہے اور خدا صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔

۱۔ چور کا ہاتھ کاٹنا واجب ہے۔ والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما

۲۔ چوری کی حد میں مرد اور عورتیں مساوی ہیں۔ والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما

۳۔ دوسروں کا مال چرانا حرام ہے۔ والسارق و السارقة فاقطعوا ايديهما چوری کی حد معین کرنا اور بعد والی آیت میں اسے ظلم شمار کرتے ہوئے توبہ کی ترغیب دلانا اس کی شدید حرمت پر دلالت کرتا ہے۔

جہنمی افراد کا عذاب ۳; جہنمی افراد کی آرزو ۲

عذاب: آگ کا عذاب ۱; اخروی عذاب کے ذرائع ۱; عذاب سے نجات ۲، ۳، ۵; عذاب کے درجات ۱، ۴

کفار: کفار جہنم میں ۳، ۵; کفار کا اخروی عذاب ۴

۳۔ تمام اہل ایمان کیلئے حدود الہی کے نفاذ کی کوشش کرنا ضروری ہے۔ فاقطعوا اگرچہ چوری کی حد جاری کرنا بعض لوگوں کا کام ہے، لیکن چونکہ آیہ شریفہ میں تمام مومنین کو مخاطب کیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام اہل ایمان کو چوری کی حد جاری کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

۵۔ اہل ایمان اس بات کے پابند ہیں کہ حکمرانوں کی طرف سے حدود جاری کرنے کی راہ ہموار

کریں۔ والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما اگرچہ حد کا نفاذ حاکم شرعی کے فرائض میں سے ہے، لیکن خداوند متعال نے تمام مومنین کو مخاطب قرار دیا ہے تاکہ اس نکتہ کی طرف اشارہ کرے کہ مومنین کو حکم کے نفاذ کی راہ ہموار کرنی چاہیئے۔
۶۔ ہاتھ کاٹنا چوروں کیلئے مناسب سزا ہے۔ فاقطعوا ايديهما جزاء بما كسبا "جزائی" کا معنی ہے عمل کا ایسا بدلہ جو کافی ہو (مفردات راغب)۔

۷۔ مجرموں کیلئے معین شدہ حدود کافی اور مناسب سزائیں ہیں۔ جزاء بما كسبا "جزائی" فاقطعوا کیلئے مفعول لہ ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ خداوند متعال نے اس لئے چور کا ہاتھ کاٹنا واجب قرار دیا ہے، کیونکہ یہ چوروں کیلئے مناسب سزا ہے اور اس تعلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام حدود الہی ایسی سزائیں ہیں جو مجرموں کے مختلف جرائم کے ساتھ مناسبت رکھتی ہیں۔

۸۔ چور کا ہاتھ کاٹنا عبرت آموز اور چوری سے روکنے والی سزا ہے۔ نکالاً من اللہ "تکال" ایسی سزا کو کہا جاتا ہے جو مجرم کو دوبارہ گناہ کے ارتکاب سے روکے اور دوسروں کیلئے باعث عبرت بنے۔

۹۔ چوری کی حد عبرت ناک طریقے سے جاری کرنا ضروری ہے۔ فاقطعوا ايديهما ... نکالاً من اللہ
۱۰۔ حدود وضع کرنے کا فلسفہ یہ ہے کہ معاشرے میں امن و امان قائم کیا جائے اور مجرموں کو جرم کے ارتکاب سے روکا جائے۔ نکالاً من اللہ "جزائی" کی طرح "تکال" بھی "فاقطعوا" کا مفعول لہ ہے۔

۱۱۔ خداوند متعال مقتدر اور کارداران ہے۔ واللہ عزیز حکیم
۱۲۔ خداوند متعال ایسا مقتدر ہے جو حکمت کے تحت فعل انجام دیتا ہے۔ واللہ عزیز حکیم اس بنا پر کہ "حکیم" "عزیز" کیلئے صفت ہو۔

۱۳۔ چوری کی حد مقرر کرنا خداوند متعال کے غلبے و حکمت کا ایک جلوہ ہے۔ فاقطعوا ايديهما ... واللہ عزیز حکیم
چوری کی حد بیان کرنے کے بعد خداوند متعال کی "عزیز و حکیم" سے توصیف کرنا اس بات کی علامت ہے کہ یہ دو صفات ان سزاؤں کی تشریح میں مؤثر ہیں۔

۱۴۔ مجرموں اور خلاف ورزی کرنے والوں سے نمٹنے

کیلئے قدرت اور حکمت دو لازمی شرائط ہیں۔ فاقطعوا ... واللہ عزیز حکیم "عزیز" اس فاتح کو کہتے ہیں جو کبھی مغلوب نہ ہو، اور چوری کی حد بیان کرنے کے بعد جملہ "واللہ عزیز حکیم" ذکر کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ مجرموں کے ساتھ صرف وہی لوگ لازمی اور مناسب طور پر نمٹ سکتے ہیں جو حکمت و غلبہ کے حامل ہوں۔

۱۵۔ چوری کی سزا یہ ہے کہ انگوٹھے کے علاوہ باقی تمام انگلیاں سرے سے کاٹ دی جائیں۔ والسارق والسارقة فاقطعوا ایديهما حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال ہوا کہ چور کا کتنا ہاتھ کاٹا جائے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تقطع الاربع اصابع و تترك الالبهام... ^(۱) انگوٹھے کو چھوڑ کر باقی چاروں انگلیاں کاٹ دی جائیں۔

احکام: ۱، ۲، ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا غلبہ ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی حکمت ۱۱، ۱۲، ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۱۱، ۱۲

امن و امان: اجتماعی امن و امان کی اہمیت ۱۰

جرم: جرم کے ارتکاب کے موانع ۱۰ جزا و سزا کا نظام: ۷، ۸

چور: چور کا ہاتھ کاٹنا ۱، ۶، ۸، ۱۵

چوری: چوری کی حد ۹، ۱۳؛ چوری کی حرمت ۳؛ چوری کی سزا ۶، ۱۵؛ چوری کے احکام ۱، ۲، ۳

حدود: حدود کا فلسفہ ۸، ۱۰؛ حدود کی تشریع ۱۳؛ حدود کے احکام ۱، ۲، ۱۵؛ حدود کے نفاذ کا پیش خیمہ ۵؛ حدود کے نفاذ کی

اہمیت ۳، ۹

حکمت: حکمت کا نقش و کردار ۱۳

خلاف ورزی کرنے والے: خلاف ورزی کرنے والوں سے نمٹنا ۱۳

روایت: ۱۵

عبرت: عبرت کے اسباب ۸، ۹

(۱) کافی ج ۷ ص ۲۲۵ ح ۱۷ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۲۸ ح ۱۸۸۔

عورت: چور عورت ۲

قدرت: قدرت کا نقش و کردار ۱۳

قیادت: قیادت کی ذمہ داری ۵

مجرمین:

آیت ۳۹

﴿فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهِ وَأَصْلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتُوبُ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

پھر ظلم کئے بعد جو شخص توبہ کر لے اور اپنی اصلاح کر لے تو خدا اس کی توبہ قبول کر لے گا کہ اللہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔

۱۔ اگر چور اپنی اصلاح کر لے تو خداوند متعال حتماً اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ فمن تاب ... و اصلح فان الله يتوب عليه حرف "ان" کے ذریعے توبہ قبول کیے جانے کی تاکید کرنا اس بات کی علامت ہے کہ توبہ یقیناً قبول کی جائیگی۔
۲۔ چوری: گناہ اور ظلم ہے۔ فمن تاب من بعد ظلمه گذشتہ آیہ شریفہ کی روشنی میں "ظلم" سے مراد چوری ہے۔
مجرمین سے نمٹنا ۱۳؛ مجرمین کی سزا ۷۱

محرمات: ۳ مومنین: مومنین کی اجتماعی ذمہ داری ۳؛ مومنین کی ذمہ داری ۵

واجبات: ۱

۳۔ ظالم کی توبہ قبول کیے جانے اور اس پر دوبارہ رحمت خداوندی کے نازل ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ اپنی اصلاح کر لے۔ فمن تاب من بعد ظلمه و اصلح فان الله يتوب عليه
۳۔ چور کی توبہ قبول کیے جانے کی شرط، چوری کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کو پورا کرنا ہے۔
فمن تاب من بعد ظلمه و اصلح فان الله يتوب عليه ۵

مذکورہ مورد کی مناسبت سے اصلاح کا مد نظر مصداق ان نقصانات کا پورا کرنا ہے جو چور کی طرف سے مال کے مالکوں کو پہنچایا گیا ہے۔

۵۔ توبہ اور اصلاح (خود سازی) کی صورت میں چور کی سزا قانونی طور پر معاف ہے۔ فمن تاب... و اصلح فان الله يتوب عليه چوری کی حد بیان کرنے کے بعد چور کی توبہ قبول کیے جانے کی یاد آوری اس کی سزا کے ساقط ہونے کی طرف اشارہ ہو سکتی ہے۔

۶۔ لوگوں کو چوری کی حد جاری کرنے یا ساقط کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ فان الله يتوب عليه خداوند متعال نے چوری کی سزا کا موضوع صرف چوری کو قرار دیا ہے اور اس کے ساقط کیے جانے کو چور کی توبہ اور اصلاح سے مشروط کیا ہے، قطع نظر اس کے کہ حد کے جاری یا ساقط کیے جانے میں مال کے مالکوں کی رضایت یا درخواست کو شرط قرار دے۔

۷۔ گناہ رحمت خداوندی سے دوری کا باعث بنتا ہے۔ فان الله يتوب عليه بندوں پر خدا کی توبہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کی رحمت ان کی طرف لوٹ آتی ہے، بنا بریں گناہگار توبہ سے پہلے رحمت خداوندی سے دور ہوتا ہے۔

۸۔ خداوند متعال "غفور" (بہت بخشنے والا) اور "رحیم" (بہت مہربان) ہے۔ ان الله غفور رحیم
۹۔ خداوند متعال توبہ کرنے والوں کے گناہ بخش دیتا ہے اور ان کیلئے رحیم و مہربان ہوتا ہے۔ فمن تاب... ان الله غفور رحیم

۱۰۔ ستم کاروں کی توبہ کا قبول کیا جانا خدا کی مغفرت اور رحمت کا ایک جلوہ ہے۔ فمن تاب من بعد ظلمه و اصلح فان الله يتوب عليه ان الله غفور رحیم

۱۱۔ خداوند متعال نے چوروں کی مغفرت اور ان سے حد ساقط کرنے کیلئے انہیں توبہ اور اصلاح (خود سازی) کی ترغیب دلائی ہے۔ والسارق والسارقة... فمن تاب من بعد ظلمه و اصلح فان الله يتوب عليه

چوری کی سزا اور چور کی معافی کا وعدہ بیان کرنے کے بعد توبہ کی یاد آوری کا مقصد ایسا راستہ کھولنا ہے جس سے وہ اصلاح کی راہ اختیار کرے اور اس سزا سے چھٹکارا پائے۔

۱۲۔ خداوند متعال ستم کاروں اور گناہگاروں کو توبہ اور اپنی اصلاح (خود سازی) کی ترغیب دلاتا ہے۔

فمن تاب... فان الله يتوب عليه ان الله غفور رحیم ستمکاروں اور گناہگاروں کو مغفرت و رحمت

خداوندی اور اس کی جانب سے توبہ قبول کیے جانے کی طرف توجہ دلانے کا مقصد انہیں توبہ اور اصلاح کی طرف مائل کرنا ہو سکتا ہے۔

۱۳۔ چوری کی خبر ملنے اور چور کی گرفتاری سے پہلے توبہ کر لینے کی صورت میں چوری کی حد ساقط ہو جاتی ہے۔
 فمن تاب من بعد ظلمه و اصلح حضرت امام باقر علیہ السلام یا حضرت امام صادق علیہ السلام سے اس چور کے بارے میں جو چوری کی خبر اور اپنی گرفتاری سے پہلے توبہ اور اصلاح کر لے، روایت ہے: اذا صلح و عرف منه امر جمیل لم یقم علیہ الحد ^(۱) اگر وہ اپنے آپ کو ٹھیک کر لے اور اس سے اچھائی ظاہر ہو تو پھر اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔

اسماء و صفات: رحیم ۸؛ غفور ۸

اصلاح: اصلاح کا نقش و کردار ۳؛ اصلاح کی اہمیت ۱؛ اصلاح کی ترغیب دلانا ۱۲؛ اصلاح کے اثرات ۵
 اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی رحمت ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محرومیت ۷؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۹، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ۹؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۱۲

تزکیہ: تزکیہ کی تشویق ۱۲؛ تزکیہ کے اثرات ۵

توبہ: توبہ قبول ہونے کی شرائط ۱، ۳، ۳؛ توبہ کی تشویق ۱۲؛ توبہ کے اثرات ۵، ۱۳

توبہ کرنے والے: توبہ کرنے والوں کی بخشش ۹

چور: چور کی اصلاح ۱۱؛ چور کی بخشش ۱۱؛ چور کی توبہ ۱، ۱۱، ۱۳؛ چور کی معافی ۵

چوری: چوری کا ظلم ۲؛ چوری کا گناہ ۲؛ چوری کا نقصان ۳؛ چوری کی حد ۵، ۶؛ چوری کی حد ساقط کرنا ۱۳

حدود: حدود کو ساقط کرنا ۶، ۱۱

ظالمین: ظالمین کی اصلاح ۱۲؛ ظالمین کی توبہ ۳، ۱۲؛ ظالمین کی توبہ قبول ہونا ۱۰

عفو: عفو و درگزر کی شرائط ۵

گناہ: گناہ کی بخشش ۹؛ گناہ کے اثرات ۷

گناہگار: گناہگاروں کی اصلاح ۱۲: گناہگاروں کی توبہ ۱۲

نقصان: نقصان کی تلافی ۳

آیت ۳۰

﴿ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ﴾

کیا تم کو نہیں معلوم کہ زمین و آسمان کا ملک صرف خدا ہی کے لئے ہے وہ جس پر چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر و مختار ہے۔

۱۔ آسمانوں اور زمین (تمام عالم ہستی) کا مالک اور حاکم صرف خداوند متعال ہے۔ الم تعلم ان الله له ملك السموات والارض آسمان و زمین تمام عالم ہستی سے کنایہ ہے۔ اور ملک کا معنی حاکمیت اور زمام امور ہاتھ میں لینا ہے۔

۲۔ پیغمبر اکرم ﷺ خدا کی مطلق حاکمیت اور بے چون و چرا ارادہ سے آگاہ تھے۔ الم تعلم ان الله له ملك السموات والارض

۳۔ مجرموں کیلئے مختلف قوانین، قواعد و ضوابط اور سزائیں مقرر کرنا خدا کے جلووں اور عالم ہستی پر اس کی حاکمیت کا نتیجہ ہے۔ فاقطعوا ايديهما جزاء بما كسبا ... الم تعلم ان الله له ملك السموات والارض یہ آیہ شریفہ ان مطالب کی طرف اشارہ کر رہی ہے جو گذشتہ آیت میں بیان ہوئے ہیں۔

۳۔ آسمانوں کا متعدد ہونا۔ له ملك السموات

۵۔ انسانوں کا عذاب یا ان کی بخشش، خداوند متعال کے ارادے اور مشیت سے مربوط ہے۔ يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء

۶۔ انسانوں کی بخشش یا ان کے عذاب کے خداوند متعال کے ارادے و مشیت سے مربوط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام عالم ہستی پر حاکم و غالب ہے۔ له ملك السموات والارض يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء

۷۔ حد کے نفاذ یا سقوط اور مجرموں کو معاف کرنے کے موارد کی تعیین خدا کے ارادے اور مشیت سے مربوط ہے۔
 والسارق والسارقة فاقطعوا... يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء جملہ "يعذب..." سے مراد وہ حکم ہو سکتا ہے جو جملہ
 "فاقطعوا..." سے حاصل ہوتا ہے اور جملہ "يغفر..." سے مراد اس حکم کا لغو کرنا ہے جس کی جانب جملہ "فان الله يتوب..."
 میں اشارہ کیا گیا ہے، واضح رہے کہ عذاب کو مغفرت پر مقدم کرنا اس احتمال کو تقویت بخشتا ہے۔

۸۔ خدا کی مشیت اور ارادے کے خلاف کوئی کام انجام نہیں پاسکتا۔ يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء
 ۹۔ گناہ سے روکنے کیلئے قرآن کریم نے جو روشیں اختیار کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ گناہگاروں کو مغفرت الہی کی
 امید دلانے کے ساتھ ساتھ ان میں خوف پیدا کیا جائے۔ يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء
 ۱۰۔ گناہگاروں پر عذاب، خدا کی عزت و حکمت کا مظہر جبکہ توبہ کرنے والوں کی بخشش اس کی مغفرت و رحمت کا
 جلوہ ہے۔ يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء اگر "يعذب..." و "يغفر..." گزشتہ آیات کی طرف اشارہ ہو تو "فاقطعوا" کے بعد خدا
 کی عزت و حکمت اور "فان الله يتوب عليه" کے بعد اس کی مغفرت و رحمت کا ذکر کرنا مذکورہ بالا مطلب کی دلیل ہے۔
 ۱۱۔ چوروں کی سزا اور توبہ و اصلاح کی صورت میں ان کی مغفرت و بخشش خدا کی مشیتوں میں سے ایک ہے۔
 يعذب من يشاء و يغفر لمن يشاء گزشتہ آیات کی روشنی میں "من يشاء" کا مورد نظر مصداق وہ عورت اور مرد ہیں جو
 چوری کے مرتکب ہوئے ہوں۔

۱۲۔ خداوند متعال مطلق و وسیع قدرت کا مالک ہے۔ و الله على كل شيء قدير
 ۱۳۔ خداوند متعال ایسا توانا ہے جو حکیم ہے۔ واللہ علی کل شیء قدير "قدير" اس کو کہا جاتا ہے جو ہر کام انجام دینے
 کی قدرت رکھتا ہو اور اسے حکمت کی بنیاد پر انجام دے۔ (مفردات راغب)
 ۱۴۔ انسانوں کی بخشش اور ان پر عذاب خداوند متعال کی مطلق قدرت کا جلوہ ہے۔ يعذب من يشاء و يغفر لمن
 يشاء واللہ علی کل شیء قدير

۱۵۔ خدا کی مطلق مشیت کا سرچشمہ اس کی وسیع و بے کراں قدرت ہے۔ یعذب من یشاء و یغفر لمن یشاء واللہ علی کل شیء قدير

۱۶۔ خدا کی قدرت اس کی حاکمیت اور مشیت کے نفاذ کا سرچشمہ ہے۔ الم تعلم ان اللہ له ... واللہ علی کل شیء قدير جملہ "والہ" کائنات میں خدا کی مشیت کے حاکم اور نافذ ہونے کی علت بیان کر رہا ہے، یعنی چونکہ خداوند متعال مطلق قدرت کا مالک ہے، لہذا اپنی حاکمیت و مشیت کو کائنات میں نافذ کر سکتا ہے۔

۱۷۔ خدا کی مطلق مالکیت اور بے کراں قدرت کی طرف توجہ انسان کو قوانین خداوندی پر ہر قسم کا اعتراض کرنے سے روکتی ہے۔ الم تعلم ان اللہ له ملک السموات والارض ... واللہ علی کل شیء قدير

ممکن ہے جملہ "الم تعلم..." چوری کی سزا کی توجیہ اور اس کے بارے میں ہونے والے ہر قسم کے اعتراض کو برطرف کرنے کیلئے ہو، کہ تمام کائنات کا مالک اپنی ملکیت میں ہر قسم کے تصرف کا حق رکھتا ہے۔

آسمان: آسمانوں کا مالک ۱؛ آسمانوں کا متعدد ہونا ۳

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کا علم ۲

اصلاح: اصلاح کے اثرات ۱۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۲، ۶، ۷؛ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ۲، ۳، ۶، ۱۶؛ اللہ تعالیٰ کی حکمت ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے اثرات ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷؛ اللہ تعالیٰ کی مالکیت ۱، ۱۷؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت ۵، ۶، ۷، ۱۱، ۱۵، ۱۶؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت کا حتمی ہونا ۸؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کے غلبے کے اثرات ۱۰

تربیت: تربیت کی روش ۹؛ تربیت میں امید ۹

توبہ: توبہ کے اثرات ۱۱

توبہ کرنے والے: توبہ کرنے والوں کی بخشش ۱۰

جزا و سزا کا نظام: ۳

چور: چور کی بخشش ۱۱; چور کی سزا ۱۱

حدود: حدود ساقط کرنا ۷; حدود کا اجراء ۷

ذکر: ذکر کے اثرات ۱۷

زمین: زمین کا مالک ۱

عالم خلقت: عالم خلقت کا حاکم ۳; عالم خلقت کا مالک ۱

عذاب: عذاب کا سرچشمہ ۵، ۶، ۱۳

عصیان: عصیان کے موانع ۱۷

گناہ: گناہ ترک کرنے کی روش ۹

گناہگار: گناہگاروں کا ڈر ۹; گناہگاروں کو معاف کرنا ۷; گناہگاروں کی امیدواری ۹; گناہگاروں کی سزا ۱۰

مجرمین: مجرمین کی سزا ۳

مغفرت: مغفرت کا سرچشمہ ۵، ۶، ۱۳; مغفرت کی امید دلانا ۹

موجودات: موجودات کا مالک ۱

آیت ۳۱

﴿ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ لَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا آمَنَّا بِأَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِن قُلُوبُهُمْ وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْثُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَذَا فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوا وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ مِنَ اللَّهِ شَيْئاً أُولَئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يُطَهِّر قُلُوبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝﴾

اے رسول ایمان کا دعویٰ کرنے والوں میں جو لوگ کفر کی طرف جلد بازی سے بڑھ رہے ہیں ان کے حرکات سے آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ یہ صرف زبان سے ایمان کا نام لیتے ہیں اور ان کے دل مومن نہیں ہیں اور یہودیوں میں سے بھی بعض ایسے ہیں جو جھوٹی باتیں سنتے ہیں اور دوسری قوم والے جو آپ کے پاس حاضر نہیں ہوئے انہیں سناتے ہیں۔ یہ کلمات کو ان کی جگہ سے ہٹا دیتے ہیں اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر پیغمبر کی طرف سے یہی دیا جائے تو لے لینا اور اگر یہ نہ دیا جائے تو پرہیز کرنا اور جس کے فتنہ کے بارے میں خدا ارادہ کر لے اس کے بارے میں آپ کا کوئی اختیار نہیں ہے یہ وہ افراد ہیں جن کے بارے میں خدا نے یہ ارادہ ہی نہیں کیا کہ زبردستی ان کے دلوں کو پاک کر دے گا۔ ان کیلئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی عذاب عظیم ہے۔

۱۔ بعض لوگوں کا بہت جلد کفر کی طرف مائل ہو جانا اور اس کیلئے مسلسل کوشش کرتے رہنا پیغمبر اکرم ﷺ کی

تشویش خاطر کا باعث تھا۔ یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر

۲۔ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کو لوگوں کے کفر اختیار کرنے پر افسوس کرنے، غمگین ہونے اور کڑھتے رہنے سے منع فرمایا۔ یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر

۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ کو لوگوں کی ہدایت کے ساتھ عشق اور دلی لگاؤ۔ یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر خداوند متعال کا کفار کے کفر پر پیغمبر اکرم ﷺ کو غمگین نہ ہونے کا تسلی بخش فرمان دینا اس بات کی علامت ہے کہ آپ ﷺ ان کی ہدایت سے بہت زیادہ عشق رکھتے تھے۔

۴۔ ذمہ دار اور عظیم انسان ہمیشہ دوسروں کی ہدایت کی فکر میں رہتے ہیں۔ یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر

۵۔ کفر کے مختلف مراحل و مراتب ہیں اور اس میں کمی بیشی آسکتی ہے۔ الذین یسارعون فی الکفر

۶۔ عہد پیغمبر ﷺ کے بعض منافقین اور یہودیوں کی طرف جلدی اور سرعت کے ساتھ بڑھنے والے کفار تھے۔

لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر من الذین ... ومن الذین ہادوا "من الذین ہادوا" کو "من الذین قالوا" پر عطف کیا گیا ہے اور دونوں موارد میں "من" تبعیض کیلئے ہے۔

۷۔ حق قبول نہ کرنے والے منافقین اور یہودیوں کو کفر کی طرف سرعت کے ساتھ بڑھنے سے روکنا رسالت پیغمبر ﷺ کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ یا ایہا الرسول لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر خداوند متعال کا پیغمبر اکرم ﷺ کو رسالت کے عنوان سے (یا ایہا الرسول) مخاطب کرنا مذکورہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۸۔ باطن میں کفر اور زبان سے ایمان کا اظہار کرنا ایک ناپسندیدہ فعل اور کفر میں اضافے کا باعث ہے۔

یا ایہا الرسول لا یحزنک ... من الذین قالوا آمنا بافواہم و لم تؤمن قلوبہم "من الذین قالوا" الذین یسارعون کی وضاحت کر رہا ہو تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ نفاق کفر میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

۹۔ قلب؛ ایمان اور انسان کے اعتقادی رجحانات کا مرکز ہے۔ و لم تؤمن قلوبہم

۱۰۔ ایمان اس وقت حقیقی قدر و قیمت پیدا کرتا ہے جب وہ انسان کے دل میں راسخ ہو جائے۔

قالوا آمنا بافواہم و لم تؤمن قلوبہم

۱۱۔ کفر میں جلد بازی کرنے والے منافقین اور یہود اپنے رؤسا اور تحریف کرنیوالے یہودی علماء کی غلط باتیں قبول

کرتے ہوئے ان کے حکم کے سامنے سراپا مطیع تھے۔ سماعون للکذب سماعون لقوم آخرین لم یاتوک یحرفون الکلم

مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "سماعون" یہودیوں کے علاوہ منافقین کی بھی صفت ہو اور "للکذب" اور "لقوم"،

"سماعون" کیلئے مفعول بہ ہو۔ بنا براین "سماعون للکذب" جو کہ مذمت آمیز لہجہ رکھتا ہے کا معنی یہ ہوگا کہ وہ جھوٹی باتیں

قبول کرتے ہیں، جبکہ "سماعون لقوم آخرین" کا معنی یہ ہوگا کہ وہ دوسروں کے احکام سنتے اور ان کی اطاعت کرتے ہیں۔

۱۲۔ منافقین اور یہود جھوٹی باتوں اور افواہوں کی طرف بہت زیادہ دھیان دیتے اور تمایل رکھتے ہیں، حالانکہ انہیں

انکے جھوٹ ہونے کا علم ہوتا ہے۔ سماعون للکذب چونکہ ایسی باتیں سننا مذموم نہیں ہے جن کے جھوٹ ہونے کا سامع

کو علم نہ ہو، لہذا مراد یہ ہے کہ وہ ان باتوں کے جھوٹا ہونے کے بارے میں علم و آگاہی رکھنے کے باوجود انہیں سننے پر

تمایل رکھتے تھے۔

۱۳۔ منافقین اور یہود، رسول خدا ﷺ کے بارے میں پھیلانی جانے والی افواہیں اور گھڑی گئی جھوٹی باتیں سننے میں

دلچسپی لیتے تھے۔ سماعون للکذب پیغمبر اکرم ﷺ کو "لا یحزنک" کے ذریعے مخاطب کرنا اور کفر میں جلد بازی کرنے

والوں کو جھوٹ پر دھیان دینے والا قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ کذب سے مراد پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف پھیلانی

جانے والی من گھڑت باتیں ہیں۔

۱۴۔ منافقین اور یہود کے کفر اختیار کرنے پر خدا کی جانب سے پیغمبر اکرم ﷺ کو افسوس کرنے سے منع کرنے کا

فلسفہ یہ ہے کہ ان میں سے بعض جھوٹی باتیں قبول کرتے تھے اور تحریف گر علماء کی پیروی کرتے تھے۔

لا یحزنک الذین یسارعون ... سماعون للکذب سماعون لقوم آخرین "سماعون" اس محذوف ضمیر کیلئے خبر ہے جو

"الذین قالوا" اور "الذین ہادوا" کی طرف لوٹتی ہے، یعنی جو "ہم سماعون" ہے اور یہ جملہ خدا کی جانب سے منافقین اور

یہودیوں کے کفر پر افسوس سے منع کرنے کی علت بیان کرتا ہے۔

۱۵۔ کفر میں جلد بازی کرنے والے منافقین اور یہود جھوٹے، جاسوس اور تحریفگر یہودی علماء و رؤسا کے فرمانبردار تھے۔
 سماعون للکذب سماعون لقوم آخرین لم یاتوک یحرفون الکلم مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "للکذب"
 اور "لقوم"، "سماعون" کیلئے مفعول لہ ہو، بنا بریں "سماعون للکذب" کا معنی یہ ہوگا کہ تیری باتیں سنتے ہیں تاکہ تجھ پر
 جھوٹ باندھیں اور افواہیں پھیلائیں، جبکہ "سماعون لقوم" کا معنی یہ ہوگا کہ وہ جاسوس ہیں اور دوسروں کیلئے تیری باتیں
 سنتے ہیں۔

۱۶۔ یہود اور منافقین صرف پیغمبر اکرم ﷺ پر جھوٹ باندھنے کیلئے ان کی باتیں سننے میں دلچسپی لیتے تھے۔
 سماعون للکذب مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "للکذب" "سماعون" کیلئے مفعول لہ ہو اور "لم یاتوک" کے قرینہ کی
 بنا پر آنحضرت ﷺ کی باتیں سننا مقصود ہو، یعنی تمہاری باتیں اس لئے سنتے ہیں تاکہ تم پر جھوٹ باندھیں اور افواہیں
 پھیلائیں۔

۱۷۔ پیغمبر اکرم ﷺ کو منافقین اور یہود کے کفر پر غمگین ہونے سے روکنے کا فلسفہ، یہ تھا کہ وہ افواہیں پھیلاتے اور
 تحریف گر یہودیوں کیلئے جاسوسی کرتے تھے۔ لا یحزنک الذین یسارعون ... سماعون للکذب سماعون لقوم آخرین
 ۱۸۔ جاسوس، جھوٹے، اور حق قبول نہ کرنے والے منافقین اور یہود اس حد تک بے قدر و قیمت اور حقیر ہیں کہ حتیٰ
 ان کی گمراہی پر افسوس اور ان کے کفر پر غمگین بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ لا یحزنک الذین یسارعون فی الکفر ... سماعون
 للکذب سماعون لقوم آخرین

۱۹۔ عہد نبوت کے منافقین اور یہود پیغمبر اکرم ﷺ اور اسلام کے خلاف ایک جیسے تمایلات اور موقف رکھتے تھے۔
 الذین یسارعون فی الکفر ... سماعون للکذب سماعون لقوم آخرین

۲۰۔ جھوٹی باتیں دھیان سے سننا اور دوسروں پر جھوٹ باندھنا ناپسندیدہ فعل ہے۔ سماعون للکذب

"للکذب" یا تو "سماعون" کیلئے مفعول بہ ہے یا مفعول لہ ہے، مذکورہ بالا مطلب ہر دو احتمال کی بنا پر ہے۔

۲۱۔ یہودی علماء نے بعض منافقین اور یہودیوں کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور یہودیوں کے درمیان ایک
 اختلافی مسئلہ کے بارے میں آپ ﷺ کا حکم دریافت کیا۔

سماعون لقوم آخرین لم یاتوک

۲۲۔ یہودی علماء نے اپنے بھیجے گئے افراد کو تاکید کی کہ اگر آنحضرت ﷺ کا حکم ان کے تحریف شدہ حکم کے مطابق ہوا تو اسے قبول کر لینا۔ سماعون لقوم آخرین لم یاتوک ... ان اوتیتم هذا فخذوه و ان لم تؤتوه فاحذروا "هذا" اس حکم کی طرف اشارہ ہے جو یہودی علماء بیان کرتے تھے، جبکہ "یحرفون الکلم" اس پر دلیل ہے کہ اس حکم میں تحریف کی گئی تھی۔

۲۳۔ رسول خدا ﷺ کو ثالث بنانے کا مقصد علمائے یہود کے ذریعے تحریف شدہ حکم کی تائید حاصل کرنا تھا۔ ان اوتیتم هذا فخذوه و ان لم تؤتوه فاحذروا رسول اکرم ﷺ کو ثالث قرار دینا اور پھر آپ ﷺ کا فیصلہ علمائے یہود کے اظہارات کے مطابق نہ ہونے کی صورت میں اسے قبول نہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ اس رجوع کا مقصد تحریف شدہ حکم کی تائید لینا تھا۔

۲۴۔ علمائے یہود کی پیغمبر اکرم ﷺ اور اسلام کے خلاف پس پردہ کاروائیاں۔ سماعون لقوم آخرین لم یاتوک ... ان اوتیتم هذا فخذوه و ان لم تؤتوه فاحذروا

۲۵۔ تحریف کرنے والے علمائے یہود اس ڈر کی وجہ سے رسول خدا ﷺ کا سامنا کرنے سے اجتناب کرتے تھے کہ کہیں ان کے جھوٹ اور تحریفات کا پردہ چاک نہ ہو جائے۔ سماعون لقوم آخرین لم یاتوک یحرفون الکلم من بعد مواضعہ

۲۶۔ علمائے یہود نے تورات کے کلمات، جملات اور احکام کو ادھر ادھر کر کے اس میں تحریف کی تھی۔ یحرفون الکلم من بعد مواضعہ

۲۷۔ یہودی علماء اور پیشوا احکام تورات کی پابندی نہیں کرتے تھے۔ یحرفون الکلم من بعد مواضعہ

۲۸۔ خدا کے کلمات ایک خاص مقام اور منظم نظام رکھتے ہیں۔ یحرفون الکلم من بعد مواضعہ

۲۹۔ جن لوگوں پر خدا کا عذاب حتمی اور یقینی ہے، پیغمبر اکرم ﷺ انہیں نجات دلانے سے عاجز و قاصر ہیں۔

و من یرد اللہ فتنته فلن تملک له من اللہ شیئاً من اللہ، "تملک" سے متعلق ہے اور اس بات کو بیان کر رہا ہے کہ اگر پیغمبر اکرم ﷺ لوگوں کو گمراہی اور عذاب سے نجات دلانے پر قادر ہیں تو یہ خدا کی جانب سے ہے اور یہ قدرت مذکورہ لوگوں کے بارے میں ان سے سلب کر لی گئی ہے اور کلمہ "فتنۃ" کا معنی دراصل آزمائش اور

باطن کو عیاں کرنا ہے اور چونکہ عذاب خداوندی ایک شخص کی حقیقت کو آشکار کر دیتا ہے اسلئے اسے فتنہ کہا گیا ہے۔
 ۳۰۔ پیغمبر اکرم ﷺ ان گراہوں کی ہدایت کرنے سے عاجز و قاصر ہیں جن کی ضلالت و گمراہی خدا نے حتمی و یقینی بنا دی ہے۔ و من یرد اللہ فتنته فلن تملك له من اللہ شیئا مذکورہ بالا مطلب میں "فتنتہ" کو گمراہ کرنے کے معنی میں لیا گیا ہے۔

۳۱۔ تمام موجودات یہاں تک کہ رسول خدا ﷺ کے ارادہ پر بھی ارادہ الہی کی حاکمیت غالب ہے۔
 و من یرد اللہ فتنته فلن تملك له من اللہ شیئا

۳۲۔ کفر میں جلد بازی کرنے والے یہود اور منافقین کو سزا دینے کے سلسلے میں خدا کا ارادہ حتمی ہے۔
 قالوا امننا بافواہم و لم تؤمن قلوبہم و من الذین ہادوا ... و من یرد اللہ

۳۳۔ خداوند متعال کا انسان کو عذاب اور گمراہی سے دوچار کرنے کا ارادہ کرنا دراصل اس کے کفر، تحریف گری، پیغمبر اکرم ﷺ پر جھوٹ باندھنے اور دین میں تحریف کرنے والوں کی پیروی کرنے کا نتیجہ ہے۔
 الذین یسارعون فی الکفر ... و من یرد اللہ فتنته فلن تملك له من اللہ شیئا

۳۴۔ رسول خدا ﷺ انسانوں کی ہدایت اور انہیں عذاب سے نجات دلانے کیلئے شفاعت کا حق رکھتے ہیں۔

و من یرد اللہ فتنته فلن تملك له من اللہ شیئا کلمہ "من اللہ" سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کو خدا کی جانب سے مذکورہ لوگوں کو عذاب اور گمراہی سے نجات دلانے کی قدرت نہیں دی گئی اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی ہدایت اور نجات کا اذن اور حق دیا گیا ہے اور ہدایت و نجات دلانے کا یہ حق انہیں خدا کی جانب سے عطا ہوا ہے، یعنی پیغمبر اکرم ﷺ ان لوگوں کی ہدایت اور نجات کیلئے واسطہ اور شفیع ہیں جو اس کی اہلیت رکھتے ہیں۔

۳۵۔ کفر میں جلد بازی کرنے والے یہود اور منافقین آلودہ اور ناپاک روح اور دل کے مالک ہیں۔
 قالوا امننا بافواہم و لم تؤمن قلوبہم و من الذین ہادوا ... اولئک الذین

۳۶۔ خداوند متعال ہر گمراہ جاسوس اور جھوٹے منافقین و یہود کی ناپاک روح اور دل کو کفر اور منافقت کی آلودگی سے پاک نہیں کریگا۔ اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم

۳۷۔ روح اور دل کو آلودگی سے پاک کرنا خدا کی توفیق پر موقوف ہے۔ اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم

۳۸۔ کفر پر بضد رہنا خدا کی جانب سے کفار کے دلوں کو آلودگی اور ناپاکی سے پاک کرنے کا ارادہ کرنے کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ الذین یسارعون فی الکفر ... اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم

۳۹۔ روح اور دلوں کی طہارت و پاکی ہدایت خداوندی کو قبول کرنے کی راہ ہموار کرتی ہے۔ و من یرد اللہ فتنہ ... اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم اگر "فتنہ" کا معنی ضلالت و گمراہی ہو تو جملہ "من یرد اللہ فتنہ" کو "اولئک ... کے ساتھ منضم کرنے سے یہ مفہوم حاصل ہوگا کہ خداوند متعال صرف پاک دل لوگوں کی ہدایت کرتا ہے۔

۴۰۔ پیغمبر اکرم ﷺ پاک دل لوگوں کو صرف خدا کی توفیق اور نصرت سے ہی ہدایت کرتے ہیں۔ و من یرد اللہ فتنہ فلن تملک له ... اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم

۴۱۔ منافقین اور یہود، روح و دل کی ناپاکی کی وجہ سے ہدایت اور عذاب سے نجات کیلئے رسول خدا ﷺ کی شفاعت سے محروم ہیں۔ و من یرد اللہ فتنہ فلن تملک له ... اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم

۴۲۔ دنیا کی ذلت و رسوائی اور آخرت کا سخت عذاب کفر میں جلد بازی کرنے والے منافقین اور یہود کی سزا ہے۔ من الذین قالوا ائمانا بافواہم ... لهم فی الدنیا خزی و لهم فی الآخرة عذاب عظیم

۴۳۔ کفر میں جلد بازی، جھوٹ گھڑنا، جاسوسی اور تحریف کرنا دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں سخت عذاب کا باعث ہے۔ الذین یسارعون فی الکفر ... لهم فی الدنیا خزی و لهم فی الآخرة عذاب عظیم

۴۴۔ انسان کے دل و روح کا ناپاکیوں اور نجاسات سے آلودہ ہونا دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب کا موجب ہے۔ اولئک الذین لم یرد اللہ ان یطہر قلوبہم ... و لهم فی الآخرة عذاب عظیم

۴۵۔ کفر میں جلد بازی، تحریف کرنا، جھوٹ گھڑنا اور جاسوسی کرنا دنیا میں منافقین اور یہود کی ذلت و رسوائی کا ایک نمونہ ہے۔ یسارعون فی الکفر ... لهم فی الدنیا خزی جملہ "لهم فی الدنیا خزی" یہود اور منافقین کی جس ذلت و رسوائی کی طرف اشارہ کر رہا ہے ہو سکتا ہے اس سے مراد وہی رذائل اور گھٹیا صفات ہوں جو آیہ شریفہ میں بیان ہوئی ہیں، کیونکہ یہ رذائل یا خود ذلت و رسوائی ہیں یا پھر معاشرے میں انسان کی ذلت و خواری کا باعث بنتے ہیں۔

۳۶۔ اضروی عذاب کے مقابلے میں دنیا کی ذلت و رسوائی اور سزا بہت حقیر اور نہ ہونے کے برابر ہے۔

لهم في الدنيا خزي و لهم في الآخرة عذاب عظيم دنیوی سزا کو عظیم نہیں کہا گیا جبکہ اس کے مقابلے میں اضروی عذاب کو صراحت کے ساتھ عظیم قرار دیا گیا ہے، یہ اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ عذاب آخرت کے مقابلے میں دنیا کی سزا بہت ناچیز اور نہ ہونے کے برابر ہے۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور لوگ ۳؛ آنحضرت ﷺ اور لوگوں کا کفر ۱، ۲؛ آنحضرت ﷺ پر افتراء باندھنا ۱۶؛ آنحضرت ﷺ پر افتراء کے اثرات ۳۳؛ آنحضرت ﷺ کا غم و اندوہ ۲، ۱۴، ۱۳؛ آنحضرت ﷺ کا لگاؤ ۳؛ آنحضرت ﷺ کا ہدایت کرنا ۳، ۳۰؛ آنحضرت ﷺ کو خبردار کرنا ۲؛ آنحضرت ﷺ کی پریشانی ۱؛ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری کا دائرہ ۴، ۳۰؛ آنحضرت ﷺ کی شفاعت ۳۳، ۳۱؛ آنحضرت ﷺ کی رسالت کا دائرہ ۳۰؛ آنحضرت ﷺ کی قدرت ۳۱؛ آنحضرت ﷺ کی قضاوت ۲۳؛ آنحضرت ﷺ کے فضائل ۳۳

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۶، ۱۳، ۱۶، ۲۱، ۲۲، ۲۳

افتراء: افتراء کی مذمت ۲۰

افواہ: افواہ پسند کرنے والے افراد ۱۲، ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۳۱، ۳۳، ۳۸؛ اللہ تعالیٰ کی توفیق ۳۴، ۳۰؛ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ۳۱؛ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اضلال ۳۰؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۳۱؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ۳۹؛ اللہ تعالیٰ کے ارادے کا حتمی ہونا ۳۲؛ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا حتمی ہونا ۲۹

انسان: انسان اور ہدایت ۳؛ انسان کے تمایلات ۹؛ کامل انسان ۳

ایمان: ایمان کا مقام ۹؛ قلبی ایمان کی قدر و قیمت ۱۰؛ ناپسندیدہ ایمان ۸

پاک لوگ: ۳۰

تحریف: تحریف کے اثرات ۳۳، ۳۳

تحریف کرنے والے: تحریف کرنے والوں کی اطاعت ۳۳

تورات: تورات میں تحریف ۲۶

تہمت: تہمت کا محرک ۱۶

جاسوسی: جاسوسی کے اثرات ۳۳

جھوٹ: جھوٹ سننے کی مذمت ۲۰; جھوٹ کو سننا ۱۲، ۱۳; جھوٹ کے اثرات ۳۳; جھوٹی افواہ ۱۲

دشمن: آنحضرت ﷺ کے دشمن ۲۳; اسلام کے دشمن ۲۳

دین: دین میں تحریف ۳۳ دینی تعلیمات کا نظام: ۲۸

ذلت: دنیا کی ذلت ۳۶; دنیا کی ذلت کے اسباب ۳۳، ۳۳

سزا: اخروی سزا کے اسباب ۳۳; سزا کے درجے ۳۲

شفاعت: شفاعت سے محرومیت ۳۱; شفاعت کے اثرات ۳۱، ۳۳

عذاب: اخروی عذاب ۳۶; دنیوی عذاب ۳۶; عذاب سے نجات کے اسباب ۳۱، ۳۳; عذاب کے اسباب ۳۳، ۳۳

عذاب کے درجات ۳۳

قلب: طہارت قلب کی شرائط ۳۷; طہارت قلب کے اثرات ۳۹; طہارت قلب کے موانع ۳۸; قلب کا نقش ۹; قلب

کی ناپاکی کے اثرات ۳۳

کفار: ۶ کفار کا اختلاف ۲۱; کفار کی ناپاکی و نجاست ۳۸

کفر: کفر کی پلیدی ۳۶; کفر کے اثرات ۳۳، ۳۸، ۳۲، ۳۳; کفر کے درجات ۵، ۸; کفر میں اضافہ ۵; کفر میں اضافے کے

اسباب ۸; کفر میں جلد بازی ۱۱، ۱۵

گمراہ لوگ: گمراہ لوگوں کی ہدایت ۳۰

گمراہی: گمراہی کے اسباب ۳۳

منافقت: منافقت کی پلیدی ۳۶

منافقین: جاسوس منافقین ۱۸; صدر اسلام کے منافقین ۱۹; صدر اسلام کے منافقین کا کفر ۶; منافقین اور آنحضرت

ﷺ ۱۳، ۱۶، ۱۹، ۲۱; منافقین اور اسلام ۱۹; منافقین اور علمائے یہود ۱۱; منافقین کا افواہیں پھیلانا ۱۷; منافقین کا

تحریف کرنا ۳۵; منافقین کا جاسوسی کرنا ۱۵، ۱۷، ۳۶، ۳۵; منافقین کا جھوٹ بولنا ۱۵، ۱۸، ۳۶، ۳۵; منافقین کا حق قبول نہ

کرنا ۷، ۱۸; منافقین کا کفر ۱۱، ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۳۵، ۳۵; منافقین کا لگاؤ ۱۲، ۱۳; منافقین کا محروم ہونا ۳۱; منافقین کا موقف

۱۹; منافقین کی اخروی سزا

۳۲: منافقین کی دنیوی ذلت ۳۲، ۳۵; منافقین کی سزا کا حتمی ہونا ۳۲; منافقین کی ناپاکی ۳۵، ۳۶، ۳۱

ناپاک لوگ: ۳۵، ۳۶، ۳۸

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ۳۹; ہدایت کی شرائط ۳۰

یہود: جاسوس یہود ۱۸; صدر اسلام کے یہود کا کفر ۶; علمائے یہود اور آنحضرت ﷺ ۲۱، ۲۳، ۲۵; علمائے یہود اور تورات ۲۷; علمائے یہود کا تحریف کرنا ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۶; علمائے یہود کا جھوٹ بولنا ۲۵; علمائے یہود کا خوف ۲۵; علمائے یہود کی اطاعت کرنا ۱۱، ۱۵

علمائے یہود کی سازش ۲۳; علمائے یہود کے اہداف ۲۳; یہود اور آنحضرت ﷺ ۱۳، ۱۶، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۳; یہود اور اسلام ۱۹; یہود اور منافقین ۱۹; یہود کا افواہیں پھیلانا ۱۷; یہود کا تحریف کرنا ۱۷، ۳۵; یہود کا جاسوسی کرنا ۱۵، ۱۷، ۲۶، ۳۵; یہود کا جھوٹ بولنا ۱۵، ۱۸، ۳۶، ۳۵; یہود کا حق قبول نہ کرنا ۷، ۱۸; یہود کا کفر ۱۱، ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۳۵; یہود کا لگاؤ ۱۲، ۱۳; یہود کا محروم ہونا ۳۱; یہود کا موقف ۱۹; یہود کی اضروی سزا ۳۲; یہود کی حقیقت فاش کرنا ۲۵; یہود کی دنیوی ذلت ۳۲، ۳۵; یہود کی سزا کا حتمی ہونا ۳۲; یہود کی ناپاکی ۳۶، ۳۵، ۳۱

آیت ۳۲

﴿سَمَاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكْثَرُونَ لِلسَّخَةِ فَإِنْ جَاؤُوكَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ وَإِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَضُرُّوكَ شَيْئًا وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾

یہ جھوٹ کے سننے والے اور حرام کے کھانے والے ہیں لہذا اگر آپ کے پاس مقدمہ لے کر آئیں تو آپ کو اختیار ہے کہ فیصلہ کر دیں یا اعراض کر لیں کہ اگر اعراض بھی کر لیں گے تو یہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے لیکن اگر فیصلہ ہی کریں تو انصاف کے ساتھ کریں کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

۱۔ یہود، حرا مخوری اور جھوٹی باتیں سننے میں بہت زیادہ دلچسپی لیتے تھے، حالانکہ انہیں علم تھا کہ یہ جھوٹ

ہے۔ سماعون للکذب اکالون للسحت "سماعون" اور "اکالون" مبالغے کے صیغے ہیں اور بہت زیادہ دلچسپی پر دلالت کرتے ہیں، مذکورہ بالا مطلب میں مذکورہ دو خصلتوں کو تمام یہود (علماء اور ان کے پیروکاروں) کیلئے صفت قرار دیا گیا ہے۔

۲۔ عہد پیغمبر ﷺ میں علمائے یہود جھوٹی افواہوں پر کان دھرتے اور حرام کھانے اور رشوت لینے میں دلچسپی لیتے تھے۔ سماعون لقوم آخرین ... سماعون للکذب اکالون للسحت مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ مذکورہ دو صفات علمائے یہود کی صفات ہوں۔ اس سے پہلے والی آیت میں یہودی عوام کو "سماعون للکذب" سے متصف کرنا اس بات کی تائید کرتا ہے، اور "سحت" کا معنی حرام مال ہے اور موضوع کی مناسبت سے اس کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک رشوت ہے۔

۳۔ عام یہودی اپنے علماء کے ہاتھوں انجام پانے والی تحریفات کو قبول کرتے تھے۔ سماعون للکذب اگر "سماعون" عام یہودیوں کی صفت ہو، تو قرینہ "سحر فون" کی بنا پر کذب سے مراد وہ تحریفات ہوں گی جو علمائے یہود کے ہاتھوں انجام پاتیں اور تحریف کا سننا اسے قبول کرنے کے معنی میں ہے۔

۴۔ علمائے یہود کا تورات کے حقائق اور احکام میں تحریف کرنے کا مقصد مال و متاع دنیا حاصل کرنا تھا۔
يحرّفون الکلم من بعد مواضعه ... اکالون للسحت

۵۔ لوگوں کی جھوٹی یا من گھڑت باتوں کو قبول اور ان کی تائید کرنے کیلئے کافر علمائے یہود ان سے رشوت لیتے تھے۔ لقوم آخرین ... سماعون للکذب اکالون للسحت علمائے یہود کو جھوٹی باتیں قبول کرنے والے قرار دینے کے بعد ان کی رشوت خوری کا ذکر کرنا اس بات کی علامت ہے کہ وہ بعض یہودیوں کی من گھڑت اور جھوٹی باتیں قبول اور ان کی تائید کرنے کیلئے ان سے رشوت وصول کیا کرتے تھے۔

۶۔ عہد پیغمبر ﷺ کے علمائے یہود مال و متاع دنیا کی شدید حرص و لالچ اور طمع رکھتے تھے۔ اکالون للسحت "اکالون" مبالغے کا صیغہ ہے جو علمائے یہود کی شدید رغبت و حرص پر دلالت کرتا ہے۔

۷۔ دنیا کی حرص و طمع اور لالچ دینی احکام اور حقائق میں

تحریف کا موجب بنتی ہے۔ یحرفون الکلم من بعد مواضعہ ... اکالون للسحت

۸۔ جھوٹی باتیں اور افواہیں سننے میں دلچسپی لینا، تحریف شدہ احکام کو قبول کرنا، حرام کھانا اور رشوت لینا انتہائی گھٹیا اور ناروا فعل ہیں۔ سماعون للكذب اکالون للسحت

۹۔ رشوت کھانا ایسا فعل حرام ہے جو انسان کو ننگ و عار میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اکالون للسحت
"سحت" اس حرام فعل کو کہتے ہیں جو اس کے ارتکاب کرنے والے کے ننگ و عار کا باعث ہو (مفردات راغب)
(اور بعد والی آیت "لا تشروا بایتی ثمنًا قليلًا" کے قرینہ کی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس حرام فعل سے مراد رشوت ہے۔

۱۰۔ رشوت لینا، حرام کھانا اور متاع دنیا کی حرص و طمع دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں بڑے عذاب سے دوچار ہونے کا باعث ہے۔ لهم في الدنيا خزي و لهم في الآخرة عذاب عظيم ... اکالون للسحت

۱۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ کو خدا کی جانب سے یہود کے درمیان قضاوت اور فیصلہ کرنے یا نہ کرنے کا اختیار حاصل تھا۔
فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم

۱۲۔ یہود آنحضرت ﷺ کی جانب سے ان کے درمیان قضاوت نہ کرنے کی صورت میں آپ ﷺ کو نقصان پہنچانے کی فکر میں تھے۔ و ان تعرض عنهم فلن يضروك شيئاً

۱۳۔ آنحضرت ﷺ یہود کے درمیان قضاوت نہ کرنے کی صورت میں ان کی جانب سے اسلام و مسلمین کو نقصان پہنچانے جانے کے بارے میں پریشان تھے۔ و ان تعرض عنهم فلن يضروك شيئاً بظاہر دکھائی دیتا ہے کہ "یضروك" سے مراد اسلام اور مسلم معاشرے کو نقصان پہنچانا ہے، کیونکہ رسول خدا ﷺ اپنی ذات کو نقصان پہنچنے کے بارے میں فکر مند نہیں تھے۔

۱۴۔ خداوند متعال نے آنحضرت ﷺ کو یہود کے درمیان قضاوت نہ کرنے کی صورت میں ہر قسم کے گزند اور سازشوں سے محفوظ رہنے کی نوید سنائی۔ و ان تعرض عنهم فلن يضروك شيئاً

۱۵۔ یہود کے درمیان قضاوت کی ذمہ داری قبول کرنے کی صورت میں آنحضرت ﷺ کو ان کے درمیان عادلانہ اور انصاف کے ساتھ قضاوت کرنے کا حکم

دیا گیا ہے۔ و ان حکمت فاحکم بینہم بالقسط

۱۶۔ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے وقت عدل و انصاف کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ فاحکم بینہم بالقسط

۱۷۔ تمام ادیان کے پیروکاروں کے بارے میں عادلانہ طور پر قانون نافذ کرنا ضروری ہے۔ و ان حکمت فاحکم بینہم بالقسط

۱۸۔ خداوند متعال عدل و انصاف سے کام لینے والوں کو پسند کرتا ہے۔ ان الله يحب المقسطین

۱۹۔ صرف عدل و انصاف سے کام لینے والے افراد ہی خدا کی مہر و محبت کے قابل ہیں۔ ان الله يحب المقسطین

۲۰۔ عدل و انصاف کی بنیاد پر قضاوت اور فیصلہ کرنا محبت خداوندی کے حصول کا باعث ہے۔ فاحکم بینہم بالقسط ان الله يحب المقسطین

۲۱۔ خداوند متعال کے عدل و انصاف سے کام لینے والوں سے خوشنود و راضی ہونے کی جانب توجہ فیصلہ کرنے والوں کو عدل و انصاف کی مراعات کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ فاحکم بینہم بالقسط ان الله يحب المقسطین

۲۲۔ فیصلہ کرنے والے یہود رشوت کی صورت میں حرام کھاتے تھے۔ اکالون للسحت

رسول خدا ﷺ سے روایت منقول ہے: "رشوة الحکام حرام، و هی السحت الذی ذکر اللہ فی کتابہ" (۱) فیصلہ کرنے والوں کا رشوت لینا حرام ہے اور یہ وہی سحت ہے جس کا خدا نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور یہود ۱۱، ۱۳، ۱۵؛ آنحضرت ﷺ کی پریشانی ۱۳؛ آنحضرت ﷺ کی حفاظت ۱۳؛ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۱۵؛ آنحضرت ﷺ کی قضاوت ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵؛ آنحضرت ﷺ کے اختیارات ۱۱

احکام: ۹ ادیان کے پیروکار: ادیان کے پیروکاروں سے انصاف کرنا ۱۷

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۲، ۱۳

افواہ: افواہ پر کان دھرنے کی مذمت ۸

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی بشارت ۱۳; اللہ تعالیٰ کی رضایت ۲۱; اللہ تعالیٰ کی محبت کے اسباب ۲۰

اللہ کے محبوب لوگ: ۱۸

انصاف پسند: انصاف پسند لوگوں کے فضائل ۱۸، ۱۹، ۲۱

تحریف: تحریف قبول کرنا ۸

تحریک: تحریک کے اسباب ۲۱

تورات: تورات میں تحریف کا محرک ۳

جھوٹ: جھوٹ پر دھیان دینے سے لگاؤ ۱، ۲; جھوٹ پر دھیان دینے کی مذمت ۸; جھوٹ کے اسباب ۵

حرام خوری: حرام خوری کی مذمت ۸; حرام خوری کے اثرات ۱۰

دنیا پرستی: دنیا پرستی کے اثرات ۳، ۷

دین: دین میں تحریف کرنے کا پیش خیمہ ۷

ذکر: ذکر کے اثرات ۲۱

ذلت: دنیوی ذلت کے اسباب ۱۰

رشوت خوری: رشوت خوری کی حرمت ۹; رشوت خوری کی مذمت ۸; رشوت خوری کے اثرات ۱۰; رشوت خوری

کے احکام ۹

روایت: ۲۲

طمع: طمع کے اثرات ۷، ۱۰

عدل و انصاف: عدل و انصاف کی اہمیت ۱۷، ۲۰

عذاب: اخروی عذاب کے اسباب ۱۰; عذاب کے درجات ۱۰

قضاوت: عادلانہ قضاوت کے اثرات ۲۰; قضاوت میں انصاف کی اہمیت ۱۶; منصفانہ قضاوت ۲۱

محبت سے بہرہ مند افراد: ۱۹ محرمات: ۹

یہود: صدر اسلام کے یہود ۶؛ علمائے یہود کا تحریف کرنا ۳، ۳؛ علمائے یہود کا کفر ۵؛ علمائے یہود کا لگاؤ ۲؛ علمائے یہود کی حرام خوری ۲؛ علمائے یہود کی دنیا طلبی ۶؛ علمائے یہود کی رشوت خوری ۲؛ علمائے یہود کی طمع ۶؛ یہود اور آنحضرت ﷺ ۱۲؛ یہود اور اسلام ۱۳؛ یہود اور مسلمان ۱۳؛ یہود کا لگاؤ ۱؛ یہود کی حرام خوری ۱؛ یہود کی رشوت خوری ۲۲؛ یہود کی سازش ۱۲، ۱۳؛ یہود کے درمیان قضاوت ۱۱، ۱۲؛ یہود کے قاتلین کی حرام خوری ۲۲؛ یہود کے مقلدین ۳

آیت ۳۳

﴿وَكَيْفَ يُحْكِمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ﴾.

اور یہ کس طرح آپ سے فیصلہ کرائیں گے جب کہ ان کے پاس توریت موجود ہے جس میں حکم خدا بھی ہے اور یہ اس کے بعد بھی منہ پھیر لیتے ہیں اور پھر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔

۱۔ اگرچہ یہود کو تورات میں موجود حکم خداوندی تک دسترسی حاصل تھی، لیکن اس کے باوجود ان کا فیصلے کیلئے آنحضرت ﷺ کی طرف بھیجنا باعث تعجب و سوال تھا۔ و کیف يحكمونك و عندهم التوراة فيها حكم الله

۲۔ بعض یہود کا فیصلے کیلئے پیغمبر اکرم ﷺ کی طرف رجوع کرنے کا مقصد احکام تورات سے گریز کرنا تھا۔ و کیف يحكمونك و عندهم التوراة فيها حكم الله

۳۔ عام لوگ حتیٰ یہودی بھی قضاوت اور فیصلے کیلئے پیغمبر ﷺ اکرم کی طرف رجوع کرتے تھے۔ و کیف يحكمونك و عندهم التوراة

۴۔ عہد پیغمبر اکرم ﷺ کے یہودیوں کے پاس موجود تورات تحریف سے محفوظ اور اصلی صورت میں تھی۔ و عندهم التوراة عہد پیغمبر ﷺ کے یہودی، تورات سے گریز کرنے پر مذمت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ان کے پاس موجود تورات صحیح تھی۔

۵۔ تورات ان احکام پر مشتمل تھی جو قرآن کریم کے ذریعے منسوخ نہیں کیے گئے تھے۔ و عندهم التوراة فيها حكم الله اگر یہود ایسے حکم یا احکام سے گریز اور اجتناب

کرتے جو قرآن کریم کے ذریعے نسخ کر دیئے گئے تھے، تو پھر اس گریز کی خاطر ان کی مذمت نہ کی جاتی۔

۶۔ تورات عہد پیغمبر ﷺ کے یہودیوں کے قضائی احکام اور حدود الہی کے بارے میں ان کی ضروریات پوری کرتی تھی۔ و کیف یحکمونک و عندهم التوراة فیہا حکم اللہ

۷۔ عہد پیغمبر ﷺ کے یہود احکام تورات تک دسترس رکھتے تھے اور وہ ان کیلئے قابل فہم تھے۔ و عندهم التوراة فیہا حکم اللہ

۸۔ آنحضرت ﷺ کی طرف رجوع کرنے کے بعد یہود کے ایک گروہ نے تورات میں موجود حکم خدا سے لاپرواہی اور بے اعتنائی برتی اور پیغمبر اکرم ﷺ کے حکم سے روگردانی کی۔ و کیف یحکمونک و عندهم التوراة فیہا حکم اللہ ثم یتولون من بعد ذلک

۹۔ حکم تورات سے روگردانی کرنے والے یہود بے ایمان لوگ تھے۔ ثم یتولون من بعد ذلک و ما اولئک بالمؤمنین مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "ذلک" تورات میں موجود حکم خداوندی کی طرف اشارہ ہو، واضح رہے کہ یہیوں "یتولون" کا جملہ "فیہا حکم اللہ" پر عطف ہوگا اور "ثم" حکم کی ترتیب کیلئے نہیں بلکہ خبر کی ترتیب کیلئے ہوگا۔

۱۰۔ رسول خدا ﷺ کے حکم سے روگردانی کرنے والے یہودی بے ایمان لوگ تھے۔ ثم یتولون من بعد ذلک و ما اولئک بالمؤمنین مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "ذلک" رسول خدا ﷺ کے حکم کی طرف اشارہ ہو جو "یحکمونک" سے حاصل ہوتا ہے، واضح رہے کہ اس بنا پر "یتولون" کا "یحکمونک" پر عطف ہوگا۔

۱۱۔ حکم خداوندی سے لاپرواہی برتنا بے ایمانی کا نتیجہ ہے۔ ثم یتولون ... و ما اولئک بالمؤمنین ممکن ہے جملہ "وما اولئک بالمؤمنین" احکام الہی سے روگردانی کی اصل وجہ کی وضاحت کر رہا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ روگردانی کے نتیجے کی وضاحت کر رہا ہو، مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بنا پر ہے۔

۱۲۔ تورات میں زنائے محصنہ کی سزا سنگسار ہے۔ و عندهم التوراة فیہا حکم اللہ

اس آیت کے شان نزول میں آیا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ نے ایک یہودی عورت اور مرد کو زنائے

محسنہ کے جرم میں سنگسار کرنے کا حکم دیا اور لوگوں میں سے تورات کے سب سے بڑے عالم "ابن صوريا" سے اعتراف لیا کہ یہ حکم تورات میں موجود ہے۔ (مجمع البیان)

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کا نقش ۳; آنحضرت ﷺ کی قضاوت ۱، ۲، ۳; آنحضرت ﷺ کی قضاوت نہ ماننا ۸، ۱۰

احکام: احکام سے روگردانی ۱۱

تورات: تورات سے روگردانی ۹; تورات صدر اسلام میں ۳; تورات کا سمجھنا ۴; تورات کا نقش ۶; تورات کے احکام ۱، ۵، ۷، ۸، ۱۲; تورات کے احکام ترک کرنا ۲; تورات میں حدود ۱۲; تورات میں قضاوت ۶

روایت: ۱۲

زنا: زنائے محسنہ کی سزا ۱۲

زناکار: محسنہ زناکار کو سنگسار کرنا ۱۲

قرآن کریم: قرآن کریم اور تورات ۵

کفر: کفر کے اثرات ۱۱

یہود: کافر یہود ۹، ۱۰; یہود اور آنحضرت ﷺ ۱، ۲، ۳، ۸، ۱۰; یہود اور تورات ۲، ۸، ۹; یہود صدر اسلام میں ۳، ۶، ۷، ۱۰; یہود

کے درمیان قضاوت ۱، ۲، ۳

آیت ۳۳

﴿ إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوُا اللَّهَ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝ ﴾

بیشک ہم نے توریت کو نازل کیا ہے جس میں ہدایت اور نور ہے اور اس کے ذریعہ اطاعت گزار انبیاء یہودیوں کے لئے فیصلہ کرتے ہیں اور اللہ والے اور علمائے یہود اس چیز سے فیصلہ کرتے ہیں جس کا کتاب خدا میں ان کو محافظ بنایا گیا ہے اور جس کے یہ گواہ بھی ہیں لہذا تم ان لوگوں سے نہ ڈرو صرف ہم سے ڈرو اور خبردار تھوڑی سی قیمت کے لئے ہماری آیات کا کاروبار نہ کرنا اور جو بھی ہمارے نازل کئے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا وہ سب کافر شمار ہوں گے۔

۱۔ تورات ایک آسمانی کتاب ہے اور اسے خداوند متعال نے نازل فرمایا ہے۔ انا انزلنا التوراة

۲۔ تورات ہدایت (احکام) اور نور (عقائد) پر مشتمل ہے۔ انا انزلنا التوراة فیہا ہدی و نور

چونکہ کلمہ "نور" نظری اور علمی مقولات اور مسائل سے مناسبت رکھتا ہے لہذا ہو سکتا ہے کہ اس سے مراد عقائد ہوں جبکہ کلمہ "ہدایت" اگرچہ نظری اور عملی دونوں قسم کے مسائل میں یکساں طور پر استعمال ہوتا ہے، لیکن چونکہ کلمہ نور کے مقابلے

میں استعمال ہوا ہے، لہذا ہو سکتا ہے اس سے مراد عملی احکام اور مسائل ہوں۔

۳۔ یہود کے درمیان انبیاء ﷺ کے فیصلوں کی اساس تورات تھی۔ یحکم بها النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا
۴۔ انبیائے یہود خداوند متعال اور اس کے قوانین کے سامنے سر تسلیم خم ہوتے تھے۔ یحکم بها النبیون الذین اسلموا
"الذین اسلموا"، "النبیون" کیلئے صفت توضیحی ہے۔

۵۔ یہود کا خدا کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرنا ان کی طرف سے احکام تورات سے روگردانی کی دلیل ہے۔ ثم یتولون من
بعد ذلك ... یحکم بها النبیون الذین اسلموا "الذین اسلموا"، "یحکم بها النبیون" کی علت کو بیان کر رہا ہے، یعنی چونکہ
انبیاء ﷺ خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرتے تھے لہذا تورات کی اساس پر قضاوت کرتے تھے، اور "ثم یتولون من بعد
ذلك" کے بعد اس حقیقت کی وضاحت اس بنیادی وجہ کی طرف اشارہ ہے جس کی بنا پر عہد پیغمبر ﷺ کے یہود احکام
تورات سے سرکشی کرتے تھے۔

۶۔ خداوند متعال اور اس کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے۔ یحکم بها النبیون الذین اسلموا

۷۔ یہود متعدد انبیاء ﷺ سے بہرہ مند ہوئے۔ یحکم بها النبیون الذین اسلموا

۸۔ تورات قضائی اور حکومتی احکام کی حامل کتاب۔ یحکم بها النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا

۹۔ یہود کے درمیان علمائے ربانی اور اجبار کی قضاوت کا محور تورات تھی۔ یحکم بها ... الربانیون والاحبار

۱۰۔ علمائے ربانی اور اجبار نے مسند قضاوت پر بیٹھ کر راہ انبیاء ﷺ کو جاری رکھا۔ یحکم بها النبیون ... والربانیون

والاحبار

۱۱۔ آسمانی کتب کی اساس پر قضاوت اور حکومت کرنا معاشرے میں ہدایت و نور کا پھیلانا ہے۔

فیھا ھدی و نور یحکم بها النبیون ... والربانیون والاحبار تورات کی نورانیت اور ہدایت سے توصیف کے بعد اس
کی اساس و بنیاد پر انبیاء ﷺ کی قضاوت کا ذکر اس بات کی علامت ہے کہ معاشرے میں اس کے احکام کا نفاذ لوگوں کی
ہدایت اور نورانیت کا باعث ہے۔

۱۲۔ تورات کو تغیر و تحریف سے محفوظ رکھنا علمائے ربانی اور اجبار کی ذمہ داری۔ یحکم بما ... الربانیون و الاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ "استحفظوا" کا معنی "امروا بالحفظ" ہے اور "من کتاب"، "بما استحفظوا" میں "نا"، کیلئے بیان ہے، یعنی علماء ربانی اور اجبار اس چیز کا حکم دیتے ہیں جس کی حفاظت کا انہیں پابند بنایا گیا ہے اور وہ چیز کتاب خدا ہے۔

۱۳۔ قضاوت، آسمانی کتب کا علم رکھنے والے افراد کی ذمہ داری ہے۔ یحکم بما ... والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ

۱۴۔ آسمانی کتب کا احیاء اور انہیں تبدیلی اور تحریف سے محفوظ رکھنا اس بات پر موقوف ہے کہ ان کی اساس و بنیاد پر قضاوت و فیصلہ کیا جائے۔ یحکم بما النبیون ... والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ "بما استحفظوا" میں "با" سببیت کیلئے ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ چونکہ آسمانی کتب کے تحفظ کی ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے، لہذا انہیں ان کتب کی اساس پر قضاوت کرنا چاہیئے۔ یعنی آسمانی کتب کا تحفظ اس بات پر موقوف ہے کہ ان کے احکام معاشرے میں نافذ کیے جائیں۔

۱۵۔ کتب الہی کی مکمل حفاظت کیلئے ہر دور میں علمائے ربانی اور دینی دانشمندوں کا ہونا ضروری ہے۔ والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ

۱۶۔ یہودی دانشور اور علمائے ربانی حقانیت تورات کے شاہد و گواہ ہونے کے علاوہ اس کے حقائق کو بیان کرنے والے ہیں۔ یحکم بما ... والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ و کانوا علیہ شہداء

۱۷۔ یہودی علماء نے حقانیت تورات پر شاہد ہونے کی وجہ سے اپنے احکام کی اساس و بنیاد تورات کو قرار دیا۔ یحکم ... بما استحفظوا من کتاب اللہ و کانوا علیہ شہداء چونکہ جملہ "کانوا... کا" "استحفظوا" پر عطف ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے ربانی اور اجبار کے تورات کی اساس پر قضاوت کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ اس کتاب کی حقانیت پر عقیدہ رکھتے تھے۔

۱۸۔ قضاوت میں آسمانی کتب کو محور قرار دینا ان کی حقانیت پر گواہی ہے۔ یحکم بما النبیون ... بما استحفظوا من کتاب اللہ و کانوا علیہ شہداء

۱۹۔ علمائے ربانی اور اجبار نے عہد بعثت تک تورات کے تحفظ کی ذمہ داری ادا کی ہے۔ بما استحفظوا من کتاب اللہ و کانوا علیہ شہداء اگر "شہدائی" کا معنی محافظین ہو، تو جملہ "وکانوا علیہ شہدائی" اس ذمہ داری کے وقوع پذیر ہونے پر دلالت کرے گا جو علمائے یہود کے کاندھوں پر ڈالی گئی تھی اور وہ تورات کے تحفظ کی ذمہ داری ہے۔

۲۰۔ آسمانی کتب کی حفاظت اور نگہبانی اور ان کی حقانیت کی گواہی دینا انبیائے الہی کی ذمہ داری ہے۔
یحکم بما النبیون ... بما استحفظوا من کتاب اللہ و کانوا علیہ شہداء یہ اس بنا پر ہے کہ "استحفظوا" کی ضمیر "النبیون" کی طرف بھی لوٹائی جائے۔

۲۱۔ خدا تعالیٰ نے پیغمبر اکرم ﷺ کے ہم عصر علمائے یہود کو لوگوں سے کسی قسم کے خوف اور ڈر کے بغیر تورات کی حفاظت اور اس کی اساس پر قضاوت کرنے کا حکم دیا۔ و الربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ ... فلا تخشوا الناس

۲۲۔ عہد نبوت کے علمائے یہود تورات کی اساس پر قضاوت کرنے کے مسئلہ پر لوگوں سے ڈرتے تھے۔
والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ ... فلا تخشوا الناس
۲۳۔ آسمانی کتب کی اساس پر قضاوت کرنے کے مسئلہ پر لوگوں سے ڈرنا ایک ناروا فعل ہے اور خدا تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ یحکم بما ... فلا تخشوا الناس

۲۴۔ لوگوں سے خوف آسمانی کتب کے احکام اور قوانین پر عمل پیرا ہونے کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے۔
یحکم بما ... فلا تخشوا الناس

۲۵۔ خداوند متعال نے علمائے یہود کو تورات کے حقائق چھپانے سے منع فرمایا۔ و کانوا علیہ شہداء فلا تخشوا الناس
مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "فلا تخشوا..." کا متعلق وہ مطلب ہو جو "کانوا علیہ شہدائی" سے حاصل ہوتا ہے، یعنی تورات میں موجود حقائق کا اظہار کرتے وقت لوگوں سے مت ڈرو۔

۲۶۔ احکام خداوندی چھپانے والوں کا انجام بہت خوفناک ہوگا۔ واخشون

۲۷_ خداوند متعال کی طرف سے علمائے یہود کو دھمکی کہ وہ احکام تورات کو بیان کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں۔
یحکم ... و اخشون

۲۸_ خوف خدا (اس کی عظمت سے پیدا ہونے والا خوف) علماء کو آسمانی کتب کی اساس پر قضاوت کرنے اور احکام الہی کو نہ چھپانے پر آمادہ کرتا ہے۔ یحکم بھا ... و اخشون

۲۹_ غیر اللہ کیلئے کسی قسم کی عظمت کا قائل نہ ہونا احکام الہی کے نفاذ میں لوگوں کی پروا نہ کرنے کا باعث بنتا ہے۔
فلا تخشوا الناس و اخشون

۳۰_ خدا کا خوف رکھنے والے لوگ احکام و قوانین الہی کے نفاذ کے سلسلے میں لوگوں کے غیض و غضب سے بالکل نہیں ڈرتے۔ فلا تخشوا الناس و اخشون

۳۱_ خدا ترس علمائے ربانی اور اجبار کے دل دنیا سے اچاٹ ہوتے ہیں اور وہ کسی قسم کی طمع و لالچ نہیں رکھتے۔
الربانیون والاحبار ... فلا تخشوا الناس و اخشون

۳۲_ خوف خدا رکھنے اور لوگوں کی پروا نہ کرنے کے سلسلے میں علمائے یہود کا انبیاء ﷺ، اجبار اور علمائے ربانی سے سبق لینا ضروری ہے۔ یحکم بھا النبیون ... فلا تخشوا الناس و اخشون

جملہ "فلا تخشوا الناس" کو فاء کے ذریعے "یحکم بھا النبیون" پر متفرع کرنے سے مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔
۳۳_ احکام خداوندی کی اساس پر قضاوت کرنے کیلئے، خوف خدا رکھنے اور لوگوں سے نہ ڈرنے کے بارے میں انبیاء ﷺ، علمائے ربانی اور اجبار کا کردار نمونہ ہے۔ یحکم بھا النبیون ... فلا تخشوا الناس و اخشون

۳۴_ خداوند متعال نے علمائے یہود کو دین فروشی اور آیات الہی کے ساتھ سودا بازی کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا۔ و لا تشتروا بآیاتنی ثمنًا قليلًا

۳۵_ آیات الہی اور احکام دین کے ساتھ سودا بازی کا حرام ہونا۔ و لا تشتروا بآیاتنی ثمنًا قليلًا

۳۶_ عدلیہ کے ذمہ دار افراد اور علمائے دین کو دین

فروشی اور آیات خداوندی کے ساتھ سودا بازی کرنے کا خطرہ۔ و لا تشتروا بآياتي ثمناً قليلاً

۳۷۔ خوف خدا رکھنے والے علماء، دین فروشی یا اس میں تحریف کرنے سے پاک و منزہ ہوتے ہیں۔ واخشون و لا تشتروا بآياتي ثمناً قليلاً

۳۸۔ لوگوں کی دشمنی سے ڈرنے والے علماء دینداری اور کتاب خدا کے تحفظ پر اپنی آسائش اور رفاہ کو ترجیح دینے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ فلا تخشوا الناس ... و لا تشتروا بآياتي ثمناً قليلاً

۳۹۔ احکام الہی کو نظر انداز کرنے اور ان کی بنیاد پر قضاوت نہ کرنے کے اسباب میں سے ایک منفعت طلبی اور طمع والچ ہے۔ يحکم بها ... و لا تشتروا بآياتي ثمناً قليلاً

۴۰۔ خدا کی آیات بہت گراں قدر اور گراں بہا ہیں، جبکہ ان کے مقابلے میں ہر چیز حقیر اور بے قدر و قیمت ہے۔
و لا تشتروا بآياتي ثمناً قليلاً "قلیلاً" کی صفت قید تو ضیحی ہے، یعنی آیات الہی کے بدلے میں ادا کی جانے والی ہر قیمت حقیر اور ناچیز ہے۔

۴۱۔ دین فروشی کے نتیجے میں حاصل ہونے والا فائدہ مال حرام کا واضح مصداق ہے۔ اکالون للسحت ... و لا تشتروا بآياتي ثمناً قليلاً گزشتہ آیات میں علمائے یہود کو "اکالون للسحت" حرام مال کھانے والے "قرار دینے کے بعد خدا کا دنیاوی منافع کے بدلے میں دین بچنے سے منع کرنا اس بات کی علامت ہے کہ یہاں پر سحت (ایسا حرام جو ننگ آور ہو) کے مورد نظر مصداق میں سے وہ منافع ہیں جو وہ دین فروشی کے ذریعے حاصل کیا کرتے تھے۔

۴۲۔ کفر اختیار کرنے اور آسمانی حقائق کو چھپانے کا ایک سبب لوگوں کا خوف اور دولت پرستی ہے۔
فلا تخشوا الناس ... و من لم يحکم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون

۴۳۔ جو لوگ اپنی قضاوت اور فیصلہ خدا کے احکام و قوانین کے مطابق انجام نہیں دیتے وہ کافر ہیں۔
و من لم يحکم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون قضاوت کے بارے میں نازل ہونے والی گزشتہ آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ 'و من لم يحکم' ... بھی مسئلہ قضاوت کی طرف اشارہ ہے۔

۴۴۔ خدا کے قوانین اور مفاہیم کے علاوہ کسی اور بنیاد

پر قانون سازی کرنا حرام اور کفر ہے۔ و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون جملہ "و من لم يحكم..." مسئلہ قضاوت کے ساتھ ہر قسم کے قانون اور دستور کو بھی شامل ہو سکتا ہے۔

۲۵۔ قوانین اور فیصلے اس وقت نافذ العمل اور معتبر سمجھے جائیں گے جب وہ خدا کے معین کردہ اصولوں کی بنیاد پر ہوں۔ و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون احکام الہی کی اساس پر قضاوت اور قانون سازی کے واجب ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ وہ احکام غیر معتبر ہیں جنکی بنیاد الہی احکام نہ ہوں۔

۲۶۔ ان قوانین اور فیصلوں کو قبول کرنا لازمی ہے کہ جنکی بنیاد الہی احکام ہوں۔ و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون احکام الہی کی اساس پر قضاوت کے واجب ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ مزاع میں طرفین کیلئے اسے قبول کرنا ضروری ہے۔

۲۷۔ فیصلہ کرنے والوں کی اہلیت کا معیار یہ ہے کہ وہ خدا کے احکام اور قوانین سے آگاہ ہوں۔

و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون

۲۸۔ احکام الہی کی اساس پر فیصلہ نہ کرنا ان احکام کے فلسفہ نزول کو لغو قرار دینے کے مترادف ہے۔

و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون

۲۹۔ احکام الہی کی اساس پر قضاوت کرنے سے اجتناب کرنا کفر ہے۔ و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم

الكافرون "جملہ و من لم يحكم..." کے دو مصداق ہیں ایک غیر الہی احکام کی اساس پر قضاوت و فیصلہ کرنا، دوسرا شرائط پائے جانے کے باوجود احکام خداوندی کی اساس پر قضاوت سے اجتناب کرنا، مذکورہ بالا مطلب دوسرے مصداق کی طرف ناظر ہے۔

۵۰۔ خداوند متعال کے مقرر کردہ قوانین کی اساس پر قانون سازی سے اجتناب کرنا کفر ہے۔ و من لم يحكم بما انزل الله

فاولئك هم الكافرون

۵۱۔ عہد پیغمبر ﷺ کے بعض یہودی علماء و رؤساء تورات کی اساس پر قضاوت سے اجتناب کرنے کی وجہ سے کافر

ہو گئے تھے۔ ثم يتولون من بعد ذلك ... و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون

۵۲۔ یہودی پیشوا (ربانیون) انبیاء ﷺ سے کم تر اور (علمائے یہود) اجبار سے برتر مقام و منزلت کے مالک ہیں۔

یحکم بما النبیین ... للذین هادوا والربانیون و الاحبار حضرت امام صادق ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے مذکورہ آیہ شریفہ کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: "فهذه الائمة دون الانبياء الذين يربون الناس بعلمهم و اما الاحبار فهم العلماء دون الربانيين ... (۱) ان پیشواؤں کا مقام و منزلت ان انبیاء سے کم ہے جو اپنے علم کے مطابق لوگوں کی تربیت کرتے ہیں، جبکہ اجبار وہ علماء ہیں جو ربانیون سے کم مقام و منزلت کے مالک ہیں۔۔۔

۵۳۔ ظلم و جور کی اساس پر فیصلہ کرنا اگرچہ انتہائی کم مال میں ہی کیوں نہ ہو اور پھر دوسروں کو یہ فیصلہ قبول کرنے پر مجبور کرنا کفر ہے۔ و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون رسول ﷺ خدا سے روایت ہے: "من حکم فی درہمین بحکم جور ثم جبر علیہ کان من اهل هذه الایة" و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون ... (۲) اگر کوئی دودرہم کے بارے میں بھی ظالمانہ اور غیر منصفانہ فیصلہ کرے اور پھر دوسروں کو

اسے قبول کرنے پر مجبور کرے تو وہ اس آیہ شریفہ کا مصداق ہے کہ جو قانون الہی کی بنیاد پر فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔
آسمانی کتب: آسمانی کتب پر عمل کرنے کے موانع ۲۳؛ آسمانی کتب کا کردار ۱۱، ۱۸، ۲۳، ۲۸؛ آسمانی کتب کی پاسداری ۱۳، ۱۵، ۲۰، ۳۸؛ آسمانی کتب کی حقانیت ۱۸، ۲۰

آیات الہی: آیات الہی کی قدر و قیمت ۳۰

احکام: ۳۵، ۳۳ احکام کا فلسفہ ۳۸

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۵۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۲۷، ۳۳؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۱؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر ۲۱؛ اللہ تعالیٰ کے نواہی ۲۳، ۲۵
انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کو نمونہ عمل بنانا ۳۲؛ انبیاء ﷺ کی اطاعت ۱۰؛ انبیاء ﷺ کی تعلیمات ۳۲؛ انبیاء ﷺ کی ذمہ داری ۲۰؛ انبیاء ﷺ کی شجاعت ۳۳؛ انبیاء ﷺ کی قضاوت ۳۳؛ انبیاء ﷺ کی گواہی ۲۰

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۲۳ ح ۱۱۹، نور الثقلین ج ۱ ص ۶۳۴ ح ۲۰۶۔

(۲) کافی ج ۷ ص ۴۰۸ ح ۳؛ تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۲۳ ح ۱۲۰۔

اہل کتاب: علمائے اہل کتاب کی ذمہ داری ۱۳

تحریف: تحریف کے موانع ۳۷

تقویٰ: تقویٰ کی اہمیت ۳۲

تورات: تورات آسمانی کتب میں سے ۱؛ تورات سے روگردانی کرنا ۵؛ تورات کا کمردار ۳، ۹، ۵۱؛ تورات کا خزول ۱؛ تورات کا ہدایت کرنا ۲؛ تورات کی پاسداری ۱۲، ۱۹، ۲۱؛ تورات کی تعلیمات ۲، ۸، ۲۵؛ تورات کی تعلیمات کو چھپانا ۲۷؛ تورات کی حقانیت ۱۶، ۱۷؛ تورات کے احکام ۲، ۵۱؛ تورات کے احکام کو ترک کرنا ۵؛ تورات یہودیوں ۳؛ حکومت تورات کی نظر میں ۸؛ قضاوت تورات کی نظر میں ۸، ۹

حرام خوری: حرام خوری کے موارد ۳۱

حق: کتمان حق کی سزا ۲۶؛ کتمان حق کے عوامل ۳۲

خوف: خوف خدا کی اہمیت ۳۲؛ خوف خدا کے اثرات ۲۸، ۳۰، ۳۷؛ خوف کے اثرات ۲۳، ۳۲؛ ناپسندیدہ خوف ۲۳، ۳۸

دولت پرستی: دولت پرستی کے اثرات ۳۲

دین: احیائے دین ۱۳

دینداری: دینداری کے موانع ۳۸

دین فروشی: دین فروشی کا خطرہ ۳۶؛ دین فروشی کی حرمت ۳۵؛ دین فروشی کی مذمت ۳۱؛ دین فروشی کے موانع ۳۷؛ ذکر کے اثرات ۲۹

رفاہ طلبی: رفاہ طلبی کا پیش خیمہ ۳۸

روایت: ۵۲، ۵۳

سر تسلیم خم کرنا: خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۳، ۶

شجاعت: شجاعت کا پیش خیمہ ۲۹، ۳۰؛ شجاعت کی اہمیت ۳۲

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل ۳۰، ۱۹؛ شرعی فریضہ پر عمل کا

پیش خیمہ ۲۹؛ شرعی فریضہ پر عمل کے موانع ۲۳، ۳۹

طمع: طمع کے اثرات ۳۹

علماء: علماء کے خوف کے اثرات ۳۸؛ علمائے دین کا کردار ۱۶، ۱۷؛ علمائے دین کی ذمہ داری ۱۵، ۳۶؛ علمائے دین کے فضائل ۳۷؛ علمائے ربانی کا تقویٰ ۳۱؛ علمائے ربانی کا زہد ۳۱؛ علمائے ربانی کے فضائل ۵۲

قاضی: قاضی کی ذمہ داری ۳۶؛ قاضی کی شرائط ۳۷

قانون سازی: حرام قانون سازی ۳۳؛ قانون سازی کی شرائط ۳۵؛ قانون سازی کے مبنی ۳۳، ۳۵، ۳۶، ۵۰

قضاوت: ظالمانہ قضاوت ۵۳؛ عادلانہ قضاوت کے موانع ۳۹؛ قضاوت کا ترک کرنا ۳۸؛ قضاوت کی اہمیت ۱۳، ۱۳، ۳۹

قضاوت کی شرائط ۳۵، ۳۷؛ قضاوت کے احکام ۳۷؛ قضاوت کے مبنی ۳، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۸، ۳۳، ۳۶

۳۶، ۳۸، ۳۹، ۵۱؛ قضاوت میں خوف ۲۳

کفار: ۳۳

کفر: کفر کے اسباب ۳۲، ۳۳؛ کفر کے موارد ۳۳، ۳۹، ۵۰، ۵۳

محرمات: ۳۵، ۳۳

معاشرہ: معاشرے کی ترقی کے اسباب ۱۱؛ معاشرے کی ہدایت کے عوامل ۱۱

منفعت طلبی: منفعت طلبی کے اثرات ۳۹

نظریہ کائنات: نظریہ کائنات اور آئیڈیالوجی ۲۹

ہدایت: ہدایت کے عوامل ۲

یہود: صدر اسلام کے یہود ۲۱، ۲۲؛ علمائے یہود ۵۲؛ علمائے یہود اور انبیاء ﷺ ۳۲؛ علمائے یہود اور حق کا کتمان ۲۵؛ علمائے یہود کا تقویٰ ۳۱، ۳۳؛ علمائے یہود کا خوف ۲۲؛ علمائے یہود کا زہد ۳۱؛ علمائے یہود کا کفر ۵۱؛ علمائے یہود کا نقش ۱۰، ۱۹؛ علمائے یہود کو خبردار کرنا ۲۷؛ علمائے یہود کی دین فروشی ۳۳؛ علمائے یہود کی ذمہ داری ۱۲، ۲۱، ۳۲، ۳۳؛ علمائے یہود کی شجاعت ۳۳؛ علمائے یہود کی قضاوت ۹، ۱۰، ۳۳؛ علمائے یہود کی گواہی ۱۶، ۱۷؛ یہود کی نافرمانی ۵؛ یہود کے انبیاء ﷺ ۷؛ یہود کے انبیاء ﷺ کا مطیع ہونا ۳؛ یہود کے قائدین ۵۲

آیت ۳۵

﴿وَكُتِبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَن لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾.

اور ہم نے توریت میں یہ بھی لکھ دیا ہے کہ جان کا بدلہ جان اور آنکھ کا بدلہ آنکھ اور ناک کا بدلہ ناک اور کان کا بدلہ کان اور دانت کا بدلہ دانت ہے اور زخموں کا بھی بدلہ لیا جائے گا اب اگر کوئی شخص معاف کر دے تو یہ اس کے گناہوں کا بھی کفارہ ہو جائے گا اور جو بھی خدا کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرے گا وہ ظالموں میں سے شمار ہوگا۔

۱۔ خداوند متعال نے تورات میں یہود کیلئے قصاص کے قوانین بیان فرمائے۔ و کتبنا علیہم فیہا ان النفس ... والجروح قصاص

۲۔ (تورات میں بیان کردہ) قصاص کے قوانین و احکام کو اپنے درمیان نافذ کرنا یہود کا فریضہ تھا۔ و کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس ... و الجروح قصاص

۳۔ دوسروں کو قتل کرنا اور انہیں صدمہ پہنچانا مجرم سے زندگی اور امن و سلامتی کا حق چھین لینے کا باعث ہے۔ و کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس والعین بالعين ... والجروح قصاص

۴۔ تورات میں بیان کردہ قصاص کا قانون یہ تھا: جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت۔ و کتبنا علیہم ... والعین بالعين والانف بالانف و الاذن بالاذن والسن بالسن

۵۔ تورات میں بیان شدہ قوانین الہی میں سے زخموں کے قصاص کا قانون ہے۔ والجروح قصاص

۶۔ تورات میں بیان کردہ احکام قصاص، نور تھے اور ہدایت کا سبب تھے۔ فیہا ہدی و نور ... و کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس تورات کی اس طرح توصیف کرنا کہ اس میں نور و ہدایت ہے اور پھر یہ بیان کرنا کہ تورات میں قصاص کے احکام موجود ہیں دلالت کرتا ہے کہ یہ احکام نور اور انسانوں کی ہدایت کا سبب ہیں۔

۷۔ تورات میں بیان کردہ قانون قصاص کے سامنے تمام یہودیوں کے دوسرے کے مساوی ہیں۔ و کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس "النفس"، "العین" و... کا الف لام کل کے معنی میں ہے اور اس بات کو بیان کر رہا ہے کہ تورات میں تمام یہودی قانون قصاص کے سامنے برابر کی حیثیت ہے اور اس آیت شریفہ کے شان فزول اسی مطلب کی تائید کرتا ہے کہ جب بنی قریظہ نے پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں شکایت کی کہ بنی نظیر قانون قصاص کے سامنے تمام افراد کو مساوی نہیں سمجھتے، تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔

۸۔ بعض یہودی قصاص کا قانون قبول کرنے اور اسے تمام یہودیوں کیلئے مساوی و یکساں تسلیم کرنے سے منکر تھے۔ و کیف یحکمونک و عندهم التورۃ ... و کتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس حکم تورات سے یہودی کی روگردانی کی وضاحت کرنے کے بعد قصاص کا قانون بیان کرنا اس بات کی علامت ہے کہ انہوں نے قصاص کے قانون اور اس کے تمام افراد کیلئے مساوی ہونے کو قبول نہیں کیا۔

۹۔ قصاص کا حق رکھنے والے افراد قصاص لینے یا اس سے چشم پوشی کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ فمن تصدق به فهو کفارة له

۱۰۔ مجرموں کے قصاص پر اصرار کرنے کی بجائے اس سے چشم پوشی کرنا خدا کے ہاں زیادہ پسندیدہ فعل ہے۔ فمن تصدق به فهو کفارة له حق قصاص سے چشم پوشی کرنے والوں کے گناہ بخش دینے کا وعدہ ان پر خدا کی خاص عنایت ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

۱۱۔ قصاص کے بدلے میں کسی قسم کی قیمت لئے بغیر اس سے چشم پوشی کرنا صدقہ کے مصادیق میں سے ہے۔ فمن تصدق به فهو کفارة له کلمہ "تصدق" کا معنی کسی قسم کی قیمت لئے بغیر معاف کر دینا ہے۔

۱۲۔ قصاص سے چشم پوشی کے نتیجے میں حق قصاص کے مالک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ فمن تصدق به فهو كفارة له

۱۳۔ حق قصاص سے چشم پوشی، مجرم کے گناہ بخشے جانے اور حق قصاص کے ساقط ہونے کا باعث ہے۔ فمن تصدق به فهو كفارة له اگر "لہ" کی ضمیر مجرم کی طرف لوٹ رہی ہو کہ جو مضمون کلام سے حاصل ہوتا ہے تو جملہ "فہو كفارة لہ" حق قصاص کے ساقط ہونے کے علاوہ مجرم کے گناہ بخشے جانے پر بھی دلالت کرے گا۔

۱۴۔ انتقام لینے سے اجتناب کرنا اور اپنے ذاتی حقوق سے درگزر کرنا خدا کے ہاں پسندیدہ فعل ہے، اور اس نے اس کی ترغیب دلائی ہے۔ فمن تصدق به فهو كفارة له

۱۵۔ درگزر اور چشم پوشی کرنے والے انسانوں پر تنقید سے اجتناب کرنا لازمی ہے۔ فمن تصدق به فهو كفارة له خداوند متعال نے حق قصاص رکھنے والے افراد کو اپنے حق سے درگزر کرنے کی صورت میں مغفرت کا وعدہ دیا ہے اور یہ لوگوں کیلئے درس ہے کہ وہ درگزر کرنے والوں کی لغزشوں اور غلطیوں سے چشم پوشی سے کام لیں۔

۱۶۔ جو لوگ خدا کے احکام اور قوانین کی اساس پر فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔ و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون

۱۷۔ احکام الہی کے مطابق کئے گئے فیصلوں کو قبول کرنا لازمی ہے۔ و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون آسمانی کتب کی اساس پر فیصلہ کرنے کا حکم دینے کا لازمہ یہ ہے کہ لوگوں کیلئے ان فیصلوں کو قبول کرنا لازمی ہے۔

۱۸۔ قوانین اور فیصلوں کو اس وقت نافذ اور معتبر سمجھا جائیگا جب وہ الہی قوانین کی بنیاد پر ہوں۔ و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون احکام الہی کی اساس پر قضاوت اور قانون سازی کے ضروری ہونے کا لازمہ یہ ہے کہ وہ فیصلے غیر معتبر ہیں جو غیر الہی احکام کی اساس پر استوار ہوں۔

۱۹۔ احکام الہی کی اساس پر فیصلہ نہ کرنا ظلم ہے۔ و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون

۲۰۔ احکام الہی کی اساس پر قانون سازی سے گریز کرنا ظلم ہے۔ *

و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون

۲۱۔ احکام الہی کی اساس پر قضاوت سے اجتناب کرنا ان احکام کے فلسفہ نزول کو مہمل اور بے ہودہ قرار دینے کے مترادف ہے۔ و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون

۲۲۔ قانون قصاص سے بے اعتنائی برتنا ظلم ہے۔ و كتبنا عليهم فيها ... و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون

۲۳۔ عہد پیغمبر ﷺ کے بعض یہودی علماء اور رؤساء تورات کی اساس پر قضاوت نہ کرنے کی وجہ سے ظالم و ستمگر قرار پائے۔ و كتبنا عليهم فيها ... و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون

۲۴۔ قضائی احکام اور الہی قوانین منصفانہ، عادلانہ اور ہر قسم کے ظلم و ستم سے پاک ہیں۔ و من لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون

۲۵۔ حق قصاص رکھنے والا شخص جس حد تک مجرم کے گناہ سے چشم پوشی کرے گا اتنا ہی خداوند متعال اس کے گناہوں کو بخش دیگا۔ فمن تصدق به فهو كفارة له حضرت امام صادق علیہ السلام سے "فمن تصدق به فهو كفارة له" کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "يكفر عنه من ذنوبه بقدر ما عفا..." (۱) جتنا وہ عفو و درگزر سے کام لے گا اسی قدر اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

احکام: ۳، ۹، ۱۳ احکام کی تبیین ۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۲۵

انتقام: انتقام سے درگزر کرنا ۱۳

تورات: تورات کا کردار ۲۳؛ تورات کی تعلیمات ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷؛ قصاص تورات کی نظر میں ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷

دین: دینی تعلیمات کی حقانیت ۲۳

روایت: ۲۵

(۱) کافی، ج ۷، ص ۳۵۸، ح ۱، نور الثقلین ج ۱، ص ۶۳۷، ح ۲۲۶ و ۲۲۷۔

زخم: زخم کے اثرات ۳

صدقہ: صدقہ کے موارد ۱۱

ظالمین: ۱۶، ۲۳

ظلم: ظلم کے اسباب ۱۶؛ ظلم کے موارد ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۲۳

عدالتی نظام: ۲۳

عفو و درگزر: عفو و درگزر کی اہمیت ۱۵؛ عفو و درگزر کی تشویق ۱۳

عمل: پسندیدہ عمل ۱۰، ۱۳

قانون سازی: قانون سازی کے مبانی ۲۰

قتل: قتل کے اثرات ۳

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۲۳

قصاص: آنکھ کا قصاص ۳؛ جان کا قصاص ۳؛ حق قصاص کا ساقط ہونا ۱۳؛ دانت کا قصاص ۳؛ زخم کا قصاص ۵؛ صاحب
قصاص کے حقوق ۹، ۲۵؛ قصاص سے درگزر کرنے کے اثرات ۱۲، ۱۳؛ قصاص سے عفو و درگزر کرنا ۹، ۱۰، ۱۱،
۲۵؛ قصاص کا ترک کرنا ۲۲؛ قصاص کے احکام ۲، ۳، ۶، ۹، ۱۳؛ قصاص میں برابری ۴، ۸؛ کان کا قصاص ۳؛ ناک کا قصاص
۳

قضاوت: جائز قضاوت کا معیار ۱۸؛ ظالمانہ قضاوت ۱۶؛ قضاوت ترک کرنا ۲۱، ۲۳؛ قضاوت کا فلسفہ ۲۱؛ قضاوت کی

شرائط ۱۸؛ قضاوت کے مبانی ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۱، ۲۳

گناہ: گناہ کی مغفرت ۲۵؛ گناہ کی مغفرت کے اسباب ۱۲، ۱۳

لغزش: لغزش سے درگزر کرنا ۱۵

مجرمین: مجرمین سے قصاص ۱۰؛ مجرمین کو معاف کرنا ۱۰، ۲۵؛ مجرمین کی زندگی ۳؛ مجرمین کی مغفرت ۱۳

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۶

یہود: صدر اسلام کے یہود ۲۳؛ علمائے یہود کا ظلم ۲۳؛ قصاص یہودی میں ۸؛ یہود کی ذمہ داری ۲؛ یہود کی نافرمانی ۸

آیت ۳۶

﴿وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ﴾

اور ہم نے انہیں انبیاء کے نقش قدم پر عیسیٰ بن مریم کو چلا دیا جو اپنے سامنے کی توریت کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم نے انہیں انجیل دیدی جس میں ہدایت اور نور تھا اور وہ اپنے سامنے کی توریت کی تصدیق کرنے والی اور ہدایت تھی اور صاحبان تقویٰ کے لئے سامان نصیحت تھی۔

۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کو انبیاء نے یہود کے بعد خدا کی جانب سے رسول بنا کر بھیجا گیا۔ و قفینا علی آثارہم بعیسی ابن مریم "قفینا" کا مصدر "تقفیۃ" ہے اور اس کا معنی ایک چیز کے بعد دوسری چیز لانا ہے، اور "آثار ہم" کی ضمیر "النبیین" کی طرف لوٹ رہی ہے۔

۲۔ حضرت عیسیٰ ﷺ انبیاء نے یہود کے ہم مذہب تھے اور انہوں نے اپنی رسالت کے دوران انہی کی رسالت اور تعلیمات کو آگے بڑھایا۔ و قفینا علی آثارہم بعیسی ابن مریم اثر اس چیز کو کہا جاتا ہے جو کسی اور چیز سے حاصل ہو اور اس کے وجود پر دلالت کرے، جس طرح قدموں کے نشان وہاں سے کسی گزرنے والے پر دلالت کرتے ہیں، بنا بریں جملہ "قفینا" سے مراد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ نے وہی راہ طے کی جو حضرت موسیٰ ﷺ اور دوسرے انبیاء نے یہود نے طے کی تھی۔

۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی بعثت کے زمانے تک انبیاء نے یہود کی نشانیاں اور دین باقی تھے۔ و قفینا علی آثارہم بعیسی ابن مریم "آثار ہم" سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ انبیاء کی شریعت اور ان کے بعض آثار باقی تھے۔

۴۔ حضرت عیسیٰ ﷺ بارگاہ خداوندی میں بہت بلند و بالا

مقام و منزلت کے حامل تھے۔ و قفینا علی آثارہم بعیسی ابن مریم انبیائے بنی اسرائیل میں سے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لینا آپ کے خاص مقام و عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (خدا کے نہیں) حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے تھے۔ و قفینا علی آثارہم بعیسی ابن مریم

۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے دور میں موجود تورات کی سچائی اور صحت پر گواہی۔ و قفینا ... بعیسی ابن مریم مصدقا لما بین یدیه من التوراة

۷۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت تورات کی حقانیت کی گواہ اور تائید تھی۔ و قفینا ... بعیسی ابن مریم مصدقا لما بین یدیه من التوراة تورات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے متعلق دی جانے والی بشارت کو مد نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت تورات کی سچائی اور صحت پر گواہ ہے۔

۸۔ تورات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک تحریف سے محفوظ تھی۔ و قفینا ... بعیسی ابن مریم مصدقا لما بین یدیه من التوراة

۹۔ بنی اسرائیل کے تمام انبیاء علیہم السلام کی تورات کی حقانیت پر گواہی۔ و قفینا علی آثارہم بعیسی ابن مریم لما بین یدیه من التورات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب سے انبیائے یہود کی پیروی کی وضاحت کے بعد انہیں تورات کی تصدیق کرنے والے کے عنوان سے یاد کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ان تمام انبیاء نے بھی تورات کی تصدیق کی تھی۔

۱۰۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمانی کتاب تھی جو انہیں خداوند متعال کی جانب سے عطا کی گئی۔ و آتیناہ الانجیل

۱۱۔ انجیل عملی دستورات اور نظری تعلیمات پر مشتمل تھی۔ و آتیناہ الانجیل فیہ ہدی و نور

کلمہ نور علمی اور نظری مباحث کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے اور کلمہ ہدایت اگرچہ علمی اور عملی دونوں قسم کے مسائل میں استعمال ہوتا ہے لیکن قرینہ مقابلہ کی بنا پر اس سے مراد عملی منصوبے ہو سکتے ہیں۔

۱۲۔ انجیل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں موجود تورات کی سچائی اور صحت پر گواہی دی اور اس کی تصدیق کی۔

و آتیناہ الانجیل ... مصدقا لما بین یدیہ من التوراة

۱۳_ انجیل کا وجود تورات کی سچائی اور صحت پر گواہ ہے۔ و آتیناہ الانجیل ... و مصدقا لما بین یدیہ من التوراة
۱۴_ تورات و انجیل کی علمی اور عملی تعلیمات (اصول، مقاصد اور احکام) میں مکمل ہم آہنگی۔ انا انزلنا التوراة فیہا
ہدی و نور ... و آتیناہ الانجیل فیہ ہدی و نور باہم مربوط آیات میں دونوں کتابوں کو ہدایت و نور قرار دینا ان کے
مشترکہ اصول اور اہداف پر دلالت کرتا ہے۔

۱۵_ یہودیوں اور عیسائیوں کی شریعت قصاص کے ایک جیسے احکام و قوانین کی حامل تھی۔ و کتبنا علیہم فیہا ان
النفس بالنفس ... مصدقا لما بین یدیہ من التوراة تورات کو نور و ہدایت قرار دینے کے بعد قصاص کے احکام بیان کرنا
اس بات کی علامت ہے کہ یہ احکام نور و ہدایت کے مصادیق میں سے ہیں اور چونکہ اس کے فوراً بعد انجیل کو بھی نور و
ہدایت قرار دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ احکام اہل انجیل پر بھی نازل ہوئے تھے، جملہ "وقفینا علی آثار ہم" اور
کلمہ "مصدقا" اس معنی کی تائید کرتا ہے۔

۱۶_ انجیل متقیوں کیلئے ہدایت اور وعظ و نصیحت ہے۔ و آتیناہ الانجیل ... ہدی و موعظة للمتقين

۱۷_ انجیل متقی افراد کیلئے خاص ہدایت لے کر آئی تھی۔ فیہ ہدی و نور ... ہدی و موعظة للمتقين

"ہدی" کو دوبارہ ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسری ہدایت "ہدی ... للمتقين" ایک خاص ہدایت ہے۔

۱۸_ انجیل میں تورات سے زیادہ ہدایت اور پسند و نصائح موجود تھے۔ فیہا ہدی و نور ... فیہ ہدی و نور و مصدقا

لما بین یدیہ من التوراة و ہدی و موعظة

۱۹_ صرف تقویٰ کے مالک افراد ہی انجیل کی ہدایت اور پسند و نصائح سے بہرہ مند ہیں۔ فیہ ہدی و نور ... ہدی و

موعظة للمتقين جملہ "فیہ ہدی" کا تقاضا یہ ہے کہ تمام انسانوں کیلئے ہدایت کو واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے۔ لہذا "ہدی
للمتقين" کا معنی یہ ہو سکتا ہے کہ صرف اہل تقویٰ ہی اس ہدایت سے بہرہ مند ہو سکتے ہیں۔

۲۰_ ہدایت اور پسند و نصیحت سے بہرہ مند ہونے کی شرط تقویٰ ہے۔ ہدی و موعظة للمتقين

۲۱۔ دین مسیحیت میں اہل تقویٰ کا خاص مقام و احترام و آئینہ الانجیل ... ہدی و موعظۃ للمتقین

آسمانی کتب: آسمانی کتب کا کردار ۱۶، ۱۷، ۱۹؛ آسمانی کتب کی ہم آہنگی ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اشیاء ۱۰

انجیل: ۱۔ انجیل اور تورات ۱۲، ۱۳، ۱۴؛ انجیل ایک آسمانی کتاب ۱۰؛ انجیل کا ہدایت کرنا ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹؛ انجیل کی تعلیمات ۱۱، ۱۲، ۱۳؛ انجیل کی خصوصیت ۱۸؛ انجیل کی گواہی ۱۲، ۱۳؛ انجیل کی نصیحتیں ۱۹

بنی اسرائیل: انبیائے بنی اسرائیل کی تعلیمات ۲؛ انبیائے بنی اسرائیل کی گواہی ۹

پند و نصائح: پند و نصائح قبول کرنے کا پیش خیمہ ۲۰

تقویٰ: تقویٰ کا پیش خیمہ ۱۹؛ تقویٰ کے اثرات ۲۰

تورات: تورات کا ہدایت کرنا ۱۸؛ تورات کی تاریخ ۸؛ تورات کی تحریف ۸؛ تورات کی تعلیمات ۱۳؛ تورات کی حقانیت ۶، ۷، ۹، ۱۲، ۱۳؛ تورات کے پند و نصائح ۱۸

حضرت عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کی نفی ۵؛ حضرت عیسیٰ ﷺ اور تورات ۶؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کا مقام و منزلت ۳؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی بعثت ۳، ۴؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی تعلیمات ۲؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی کتاب ۱۰؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی گواہی ۶؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی نبوت ۱؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کے زمانے کی تاریخ ۳

متقین: متقین کا مقام و مرتبہ ۲۱؛ متقین کی ہدایت ۱۶، ۱۷

مریم ﷺ: مریم ﷺ کا بیٹا ۵

مسیحیت: قصاص، مسیحیت میں ۱۵؛ متقین، مسیحیت میں ۲۱

مقربین: ۳

ہدایت: ہدایت کی شرائط ۲۰؛ ہدایت کے عوامل ۱۶، ۱۷، ۱۹

یہود: انبیائے یہود کی تعلیمات ۳؛ قصاص، یہود میں ۱۵

آیت ۳۷

﴿وَلِيَحْكُمَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾

اہل انجیل کو چاہئے کہ خدا نے جو حکم نازل کیا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں کہ جو بھی تنزیل خدا کے مطابق فیصلہ نہ کرے گا وہ فاسقوں میں شمار ہوگا۔

۱۔ انجیل کی اساس پر قضاوت کرنا عیسائیوں کا فریضہ ہے۔ و لیحکم اهل الانجیل بما انزل الله فیہ

۲۔ انجیل کی تعلیمات خداوند متعال کی جانب سے نازل کی گئی تھیں۔ و لیحکم اهل الانجیل بما انزل الله فیہ

۳۔ انجیل حکومتی اور عدالتی قوانین کی حامل تھی۔ و لیحکم اهل الانجیل بما انزل الله فیہ

۴۔ اگر عیسائی قاضیوں کی جانب سے صادر ہونے والے فیصلے انجیل کی اساس پر جاری کیے گئے ہوں تو نافذ اور معتبر ہوں گے۔ و لیحکم اهل الانجیل بما انزل الله فیہ چونکہ اہل انجیل قرآن کے امر و نہی کی پیروی نہیں کرتے لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس امر "و لیحکم" سے مراد ان احکام کا نافذ کرنا ہے جو عیسائی علماء انجیل کی اساس پر صادر کریں۔

۵۔ عیسائی قاضیوں کے احکام صرف ان کے ہم عقیدہ لوگوں کیلئے قابل قبول ہیں۔ و لیحکم اهل الانجیل بما انزل الله فیہ ممکن ہے "اہل الانجیل" کا عنوان ان فیصلوں کے معتبر ہونے کی حدود بیان کر رہا ہو جو انجیل کی اساس پر صادر کئے گئے ہیں۔

۶۔ جو لوگ خدا کے قوانین و احکام کو اپنے فیصلے اور قضاوت کی بنیاد نہیں بناتے وہ فاسق ہیں۔ و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون

۷۔ خدا کی تعلیمات کے علاوہ کسی اور اساس پر قانون سازی کا نتیجہ فسق، تباہی و ہلاکت ہے۔ و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون جملہ "من لم یحکم..." مسئلہ قضاوت کے علاوہ ہر قسم کے دستور و قوانین کو بھی شامل ہو سکتا ہے۔

۸۔ حکومتی قوانین اور فیصلے صرف اس صورت میں نافذ العمل ہیں جب احکام الہی کی اساس پر صادر ہوئے ہوں۔
ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون

۹۔ احکام الہی کی اساس پر صادر شدہ احکام اور فیصلوں کو قبول کرنا لازمی ہے۔ ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم
الفاسقون

۱۰۔ خدا کے احکام و قوانین کی اساس پر فیصلہ کرنے سے پہلو تہی فسق ہے۔ ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم
الفاسقون جملہ "ومن لم يحكم..." کے دو مصداق ہیں: ایک غیر الہی احکام کی اساس پر فیصلہ کرنا اور دوسرا الہی قوانین کی
اساس پر فیصلہ اور قضاوت سے پہلو تہی کرنا۔ مذکورہ بالا مطلب دوسرے مصداق کی طرف ناظر ہے۔

۱۱۔ الہی تعلیمات کی اساس پر قانون سازی سے اجتناب کرنا فسق ہے۔ ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم
الفاسقون

۱۲۔ احکام الہی کی اساس پر قضاوت سے کنارہ کشی ان احکام کے فلسفہ فزول کو لغو و بیہودہ قرار دینے کے مترادف
ہے۔ ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون

۱۳۔ انجیل کے احکام کی پیروی نہ کرنے کی صورت میں عیسائی فاسق ہونگے۔ و ليحكم اهل الانجيل بما انزل الله فيه و
من لم يحكم ... هم الفاسقون

آسمانی کتب: آسمانی کتب کا کردار ۱

احکام: احکام کا فلسفہ ۱۲; احکام کا معیار ۹; حکومتی احکام ۸

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اشیاء ۲

انجیل: انجیل کا کردار ۱، ۳; انجیل کی تعلیمات ۳; انجیل کی تعلیمات کا نزول ۲; انجیل کی نافرمانی ۱۳; انجیل میں حکومت

۳; انجیل میں قضاوت ۳

حکومت: حکومت کی مشروعیت کا معیار ۸

عصیان: عصیان کے اثرات ۱۳

عیسائی:

عیسائی اور انجیل ۱۳؛ عیسائیوں کی ذمہ داری ۱؛ عیسائیوں کی قضاوت ۳، ۵

فاسقین: ۶، ۱۳

فسق: فسق کے اسباب ۴، ۱۳؛ فسق کے موارد ۱۰، ۱۱

قاضی: عیسائی قاضی کا حکم ۵؛ قاضی کا حکم ۳، ۸

قانون سازی: قانون سازی کے مبنائی ۴، ۱۱

قضاوت: قضاوت کے مبنائی ۱، ۳، ۸، ۹؛ مشروع قضاوت ۳، ۸، ۹؛ مشروع قضاوت سے پہلو تہی کرنا ۱۰، ۱۲؛ ناحق

قضاوت ۶

آیت ۳۸

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيِّمًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شُرْعَةً وَمَنْهَاجًا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ﴾

اور اے پیغمبر ہم نے آپ کی طرف کتاب نازل کی ہے جو اپنے پہلے کی کتب توریت اور انجیل کی مصدق اور محافظ ہے لہذا آپ ان کے درمیان تنزیل خدا کے مطابق فیصلہ کریں اور خدا کی طرف سے آئے ہوئے حق سے الگ ہو کر ان کے خواہشات کا اتباع نہ کریں ہم نے سب کے لئے الگ الگ شریعت اور راستہ مقرر کر دیا ہے اور خدا چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن وہ اپنے دیئے ہوئے قانون سے تمہاری آزمائش کرنا چاہتا ہے لہذا تم سب نیکیوں کی طرف سبقت کرو کہ تم سب کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے۔ وہاں وہ تمہیں ان تمام باتوں سے باخبر کرے گا جن میں تم اختلاف کر رہے تھے۔

۱۔ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی جانب سے پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل کی گئی کتاب ہے۔ و انزل الیک الكتاب

۲۔ قرآن کریم تمام کی تمام حق اور ہر قسم کے باطل سے پاک و منزہ کتاب ہے۔ و انزلنا الیک الكتاب بالحق

مذکورہ بالا مطلب میں "بالحق" کو "الکتاب" کیلئے حال کے طور پر اخذ کیا ہے۔

۳۔ قرآن کریم آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے کے دوران ہر قسم کے باطل سے محفوظ رہا۔ و انزلنا الیک الكتاب بالحق

مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر ہے جب "بالحق" "انزلنا" سے متعلق ہو۔ یعنی قرآن کریم کا نزول حق کے ہمراہ تھا اور نزول کے دوران اس میں کسی قسم کے باطل کی آمیزش نہیں ہوئی۔

۳۔ قرآن کریم پیغمبر اکرم ﷺ کے عہد میں جمع آوری کے ذریعے کتابی شکل اختیار کر چکا تھا۔ و انزلنا اليك الكتاب قرآن کریم پر کتاب (تحریر) کا اطلاق اس بات کی علامت ہے کہ یہ رسول خدا ﷺ کے زمانے میں ہی مکتوب شکل میں آچکا تھا۔

۵۔ قرآن کریم نے گزشتہ آسمانی کتب (تورات اور انجیل) کی سچائی اور صحت کی گواہی دی ہے۔ و انزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقا لما بين يديه من الكتاب گزشتہ آیات کی روشنی میں "لما بين يديه من الكتاب" سے مراد تورات اور انجیل ہیں۔

۶۔ قرآن کریم کا وجود گزشتہ آسمانی کتب کی سچائی اور صحت کا گواہ ہے۔ و انزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقا لما بين يديه من الكتاب چونکہ آسمانی کتب میں قرآن کریم کے بارے میں نوید دی گئی تھی، لہذا قرآن کریم کا نزول ان کی حقانیت کی دلیل ہوگا۔

۷۔ آسمانی کتب اور الہی ادیان آپس میں ہم آہنگ ہیں۔ و آتيناہ الانجيل ... و انزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقا لما بين يديه من الكتاب

۸۔ قرآن کریم تورات اور انجیل کے حقائق و تعلیمات کا محافظ و نگہبان ہے۔ و انزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقا ... و مهيمننا عليه "مھيمن" کا معنی محافظ و نگہبان ہے۔

۹۔ قرآن کریم دوسری آسمانی کتب سے زیادہ عظمت و منزلت کا مالک ہے۔ و انزلنا اليك الكتاب بالحق مصدقا ... و مهيمننا عليه چونکہ آسمانی کتب کی حفاظت و نگہبانی کی ذمہ داری قرآن کریم پر عائد کی گئی ہے لہذا یہ اس کی برتری کی علامت ہے۔

۱۰۔ احکام الہی کی اساس پر اہل کتاب کے درمیان قضاوت کرنا پیغمبر اکرم ﷺ کا فریضہ تھا۔ فاحکم بینہم بما انزل اللہ مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "بینہم" کی ضمیر اہل کتاب کی طرف لوٹ رہی ہو۔

۱۱۔ دین اسلام اور آنحضرت ﷺ کی حکومت و ولایت کی وسعت اس قدر ہے کہ اس نے دوسرے آسمانی ادیان کے پیروکاروں کو بھی اپنے دامن میں سمیٹ لیا ہے۔ فاحکم بینہم بما انزل اللہ

۱۲۔ پیغمبر اکرم ﷺ کا فریضہ تھا کہ آسمانی کتب میں سے قرآن کریم کو اہل کتاب کے درمیان قضاوت کیلئے منتخب کریں۔ و انزلنا الیک الكتاب ... مہیمناً علیہ فاحکم بینہم بما انزل اللہ قرآن کریم کیلئے "مہیمن" کی صفت ذکر کرنے کے بعد "فاحکم" کی "قائی" اس بات کی علامت ہے کہ "ما انزل اللہ" سے مراد قرآن کریم ہے۔

۱۳۔ احکام الہی کی اساس پر فیصلہ کرنا پیغمبر اکرم ﷺ کے فرائض میں سے تھا۔ فاحکم بینہم بما انزل اللہ

یہ اس بنا پر ہے کہ جب "بینہم" کی ضمیر صرف اہل کتاب کی طرف نہیں بلکہ تمام لوگوں کی طرف لوٹ رہی ہو۔

۱۴۔ صرف احکام الہی کو قضاوت کی اساس اور معیار قرار دینا چاہیئے۔ فاحکم بینہم بما انزل اللہ

۱۵۔ تمام قوانین اور احکام کو صرف قرآنی تعلیمات کی بنیاد پر تدوین و ترتیب دیا جانا چاہیئے۔ و انزلنا الیک الكتاب ...

فاحکم بینہم بما انزل اللہ

۱۶۔ تمام قوانین اور فیصلے اس وقت نافذ العمل اور معتبر ہیں، جب ان کی اساس و بنیاد قرآنی تعلیمات ہوں۔

و انزلنا الیک الكتاب ... فاحکم بینہم بما انزل اللہ

۱۷۔ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کو قضاوت کے وقت اہل کتاب کے تمایلات کی پیروی کرنے اور حق (قرآن

کریم کے احکام) سے عدول کرنے سے منع کیا ہے۔ فاحکم ... و لا تتبع اھوائہم عما جاءك من الحق

"عما جاءك" میں کلمہ "عن" سے معلوم ہوتا ہے کہ عدول کا معنی "لا تتبع" میں تضمین کیا گیا ہے، یعنی "لا تعدل عن الحق

تبعاً اھوائہم..." ان کے تمایلات کی پیروی کرتے ہوئے حق سے عدول نہ کرو۔

۱۸۔ فیصلہ اور قضاوت کرتے وقت حق کی پابندی اور افراد کے نفسانی تمایلات سے اجتناب کرنا لازمی ہے۔

فاحکم بینہم بما انزل اللہ و لا تتبع اھوائہم عما جاءك من الحق

۱۹۔ احکام الہی کی اساس پر قضاوت کرنا اسی وقت ممکن ہے جب منحرفین کے تمایلات اور نفسانی خواہشات سے

گریز کیا جائے۔ فاحکم بینہم بما انزل اللہ و لا تتبع اھوائہم "فاحکم" کے بعد "لا تتبع" کے ذریعے نہیں کرنے کا مقصد یہ معنی

سمجھانا ہے کہ دوسروں کی خواہشات کی پیروی کرنے کی صورت میں احکام الہی کی اساس پر قضاوت کرنا ناممکن ہے۔

۲۰۔ مختلف افراد اور گروہوں کی نفسانی خواہشات اور تمایلات حاکم اور قاضی کیلئے انتہائی خطرناک لغزش گاہ ہیں۔

فاحکم ... و لا تتبع اھوائہم عما جاءك من الحق

۲۱۔ منحرفین کے تمایلات کی پیروی حق سے انحراف کا سبب بنتی ہے۔ و لا تتبع اهلوائهم عما جاءك من الحق

۲۲۔ خداوند متعال نے ہر امت کو ایک خاص شریعت اور آئین سے بہرہ مند فرمایا ہے۔ لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً "شرعہ" اس راستے کو کہا جاتا ہے جو پانی پر جا کر ختم ہوتا ہو اور یہاں پر اس سے مراد دین اور آئین ہے، کیونکہ وہ انسان کو کمال اور حقیقی زندگی کی ہدایت کرتا ہے، واضح رہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں "منکم" سے تمام انسان مراد لئے گئے ہیں۔

۲۳۔ ہر امت ایک نظام اور شریعت الہی کی محتاج ہے۔ لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً چونکہ خداوند متعال نے تمام اُمتوں کیلئے آئین اور شریعت کو وضع کیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان خداوند متعال کی جانب سے کسی طریقے اور شریعت کے بغیر ایک مطلوبہ زندگی اختیار نہیں کر سکتا اور اپنے کمال تک نہیں پہنچ سکتا۔

۲۴۔ یہودی، عیسائی اور مسلمان سب ایک خاص نظام اور شریعت رکھتے ہیں۔ لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے بارے میں آنے والی گزشتہ آیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ "منکم" میں تمام انسانوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔

۲۵۔ خداوند متعال کی جانب سے متعدد شریعتیں بھیجنے کی وجہ یہ ہے کہ ہر امت کچھ خاص شرائط و ضروریات کی حامل تھی۔ لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً ظاہراً "منکم"، "جعلنا" سے متعلق ہے اور متعدد شریعتوں کی اصل وجہ کی طرف اشارہ کر رہا ہے، یعنی تم لوگوں میں سے ہر امت کیلئے ایک خاص شریعت کے آنے کی وجہ خود تمہاری اپنی خاص خصلتیں ہیں۔

۲۶۔ خدا کے نظام اور شرائع تک دسترسی کا ایک خاص طریقہ اور روشن راستہ موجود ہے۔ لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً "شرعہ" کا معنی شریعت اور "منہاجاً" کا مطلب اس شریعت تک پہنچنے کا راستہ ہے۔

۲۷۔ خداوند متعال انسانوں کو ایک شریعت اور ایک امت کی صورت میں ڈھالنے پر قادر ہے۔ و لو شاء الله لجعلکم

امة واحدة

۲۸۔ خداوند متعال تمام انسانوں کو اُمت واحدہ کی صورت میں نہیں ڈھالنا چاہتا۔ و لو شاء الله لجعلکم امة واحدة

۲۹۔ شرائع اور اُمتوں کے متعدد ہونے کا سبب خدا کی مشیت اور ارادہ ہے۔ لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً و

لو شاء الله لجعلکم امة واحدة

۳۰۔ اُمتوں کی وحدت ان کی شریعتوں اور نظام کے ایک ہونے پر موقوف ہے۔ لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً و لو شاء الله لجعلکم امة واحدة ان دو جملوں "لکل جعلنا ... " اور "لو شاء الله ..." کے آپس میں ارتباط کا تقاضا یہ ہے کہ اُمت واحدہ، شریعت واحدہ کے ذریعے ہی وجود میں آسکتی ہے، بنا بریں انسانوں کی وحدت شریعت اور دین کے ایک ہونے پر موقوف ہے۔

۳۱۔ اُمتوں کی تشکیل کی اساس اعتقادی اور دینی مسائل ہوتے ہیں لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً و لو شاء الله لجعلکم امة واحدة چونکہ شریعت واحدہ تمام لوگوں کو اُمت واحدہ کی شکل میں ڈھال دیتی ہے جبکہ شرائع کا متعدد ہونا اُمتوں کے متعدد ہونے کا سبب بنتا ہے، لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُمتیں دینی اعتقادات کی بنیاد پر تشکیل پاتی ہیں۔

۳۲۔ خداوند متعال متعدد شرائع اور مختلف اُمتیں بنا کر انسانی معاشروں کو آزماتا ہے۔ لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً و لو شاء الله لجعلکم امة واحدة و لکن لیبلوکم

۳۳۔ گونا گوں شریعتیں اور مختلف و متعدد اُمتیں وجود میں لانے کا فلسفہ یہ ہے کہ انسانوں کو آزمایا جائے۔ لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجاً ... لیبلوکم

۳۴۔ ہر امت کیلئے خداوند متعال کے عطیے و مواہب اور احکام شرعی ان کے امتحان کا وسیلہ ہیں۔ لیبلوکم فی ما آتاکم "ما آتاکم" کا عنوان تمام الہی نعمتوں کو شامل کر لیتا ہے اور "لکل جعلنا منکم شرعة" کے قرینے سے آسمانی شریعتیں اس کے مورد نظر مصادیق میں سے ہیں۔

۳۵۔ نیک کاموں کی انجام دہی میں کوشش کرنا اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنا لازم ہے۔ فاستبقوا الخیرات

۳۶۔ نیکوں کو وجود میں لانا اور معاشروں میں رائج کرنا آسمانی ادیان کے اہداف میں سے ہے۔ لکل جعلنا منکم شرعة۔ فاستبقوا الخیرات اگرچہ جملہ "فاستبقوا الخیرات" گزشتہ امتوں سے خطاب نہیں لیکن "لکل جعلنا ..." کے قرینے سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اپنے دور میں ہر شریعت نیکوں کی جانب بشر کی راہنمائی کرتی تھی اور اس زمانے کے لوگ مأمور تھے کہ نیکوں کو پانے کیلئے اس وقت کی شریعت پر عمل پیرا ہونے کی خاطر آگے بڑھیں۔

۳۷۔ نیکوں تک پہنچنے کیلئے خداوند متعال کی عطا کردہ نعمتوں اور قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔

لیبلوکم فی ما آتاکم فاستبقوا الخیرات

۳۸۔ نیک اعمال کی انجام دہی، الہی آزمائشوں میں

توفیق اور کامیابی کی علامت ہے۔ لیلوکم فی ماء اتاکم فاستبقوا الخیرات

۳۹۔ قرآن کریم بہترین احکام و تعلیمات اور مناسب ترین شریعت کا حامل ہے۔ و انزلنا الیک الكتاب ... مہینا علیہ ... فاستبقوا الخیرات متعدد شریعتوں کی یاد آوری اور قرآن کریم کی ان سب کیلئے نگہبانی کا ذکر قرینہ ہے کہ "الخیرات" سے مراد احکام و قوانین اور قرآنی معارف ہیں یعنی چونکہ قرآن کریم نیک اعمال کی طرف انسان کی راہنمائی کرتا ہے اس لئے اسے "خیرات" کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے۔

۳۰۔ الہی شریعتوں کے پیروکاروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن کریم کے احکام، قوانین اور معارف کو قبول کریں۔ فاستبقوا الخیرات

۳۱۔ تمام انسانوں کی بازگشت صرف خداوند متعال کی جانب ہے۔ الی اللہ مرجعکم جمیعاً

۳۲۔ قیامت کا دن، امتوں کے دینی اختلافات میں خداوند عالم کے فیصلہ کرنے اور ان کے تمایلات کے صحیح یا غلط ہونے کو ظاہر کرنے کا زمانہ ہے۔ الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم فیہ تختلفون

۳۳۔ قیامت الہی آزمائشوں کے نتائج کے اعلان اور لوگوں کے اپنے اعمال کے انجام سے باخبر ہونے کا دن ہے۔ لیلوکم ... الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم فیہ تختلفون

۳۴۔ نیکیوں کی جانب پیش قدمی کرنے والے قیامت کے دن الہی اجر و ثواب سے بہرہ مند ہوں گے۔ فاستبقوا الخیرات الی اللہ مرجعکم جمیعاً

۳۵۔ دینی اختلافات اور انتشار، خداوند عالم کی جانب سے سزا کا باعث بنتے ہیں۔ فینبئکم بما کنتم فیہ تختلفون "فینبئکم" کے جملے کا مفاد آگاہ کرنا ہے جو سزا دینے سے کنایہ ہے۔

۳۶۔ آسمانی ادیان کی پیروی کرنے والوں کیلئے دینی اختلافات اور انتشار سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم فیہ تختلفون

۳۷۔ خداوند متعال کی بارگاہ میں حاضر ہونے اور اعمال کے حساب کتاب کا یقین، انسان کیلئے محرک بنتا ہے کہ وہ نیک اعمال انجام دے اور مذہبی اختلافات سے پرہیز کرے۔ فاستبقوا الخیرات الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم فیہ تختلفون

آسمانی کتب: آسمانی کتب کی حقانیت ۵، ۶؛ آسمانی کتب میں ہم آہنگی ۷

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور اہل کتاب ۱۰، ۱۲، ۱۴; آنحضرت ﷺ کی رسالت کا عالمگیر ہونا ۱۱; آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۱۰، ۱۲، ۱۳; آنحضرت ﷺ کی قضاوت ۱۰، ۱۲، ۱۳; آنحضرت ﷺ کی کتاب ۱; آنحضرت ﷺ کی ولایت ۱۱

اتحاد: اتحاد کے اسباب ۳۰ احکام: احکام کی تاثیر ۱۳ اختلاف: اختلاف سے اجتناب کا پیش خیمہ ۳۴; دینی اختلاف سے اجتناب کی اہمیت ۳۶; دینی اختلاف کی سزا ۳۵
ادیان: ادیان کا متعدد ہونا ۲۹، ۳۳، ۳۲; ادیان کا مختلف ہونا ۳۳; ادیان کی ہم آہنگی ۴; ادیان کے پیروکاروں کی ذمہ داری ۳۰، ۳۶; ادیان کے متعدد ہونے کا فلسفہ ۲۵، ۳۳
اسلام: اسلام کا عالمگیر ہونا ۱۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا دین ۲۶; اللہ تعالیٰ کی طرف بازگشت ۳۱; اللہ کی طرف سے امتحانات ۳۸، ۳۳; اللہ تعالیٰ کی طرف سے جزائیں ۳۳; اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں ۱; اللہ تعالیٰ کی قدرت ۲۴; اللہ تعالیٰ کی قضاوت ۳۴، ۳۲; اللہ تعالیٰ کی مشیت ۲۸، ۲۹; اللہ تعالیٰ کے نواہی ۱۷

امت: امت واحدہ ۲۴، ۲۸; امتوں کا اتحاد ۳۰; امتوں کا اختلاف ۲۹; امتوں کا امتحان ۳۲; امتوں کا دین ۲۲، ۲۵; امتوں کی تشکیل کے اسباب ۳۱

امتحان: امتحان کے وسائل ۳۳; امتحان میں کامیابی کی نشانی ۳۸; دین کے ذریعے امتحان ۳۲; فرائض کے ذریعے امتحان ۳۳; نعمت کے ذریعے امتحان ۳۳

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کا نقش و کردار ۱۰; انجیل: انجیل کی حقانیت ۵، ۸; انحراف: انحراف کا پیش خیمہ ۲۱

انسان: انسان کا امتحان ۳۳; انسان کی معنوی ضروریات ۲۳; انسانوں کا مختلف ہونا ۲۸

اہل کتاب: اہل کتاب کے تمایلات ۱۷

ایمان: اللہ تعالیٰ کی باز پرس پر ایمان ۴۷; قرآن پر ایمان ۳۰; قیامت پر ایمان کے اثرات ۴۷

تورات: تورات کی حقانیت ۵، ۸

دین: بہترین دین ۳۹; دین اور وقت کے تقاضے ۲۵; دین کا سرچشمہ ۲۲; دین کا کردار ۳۰; دین کی

اہمیت ۲۳؛ دین کے حصول کی روش ۲۶ عقیدہ: عقیدہ کی اہمیت ۳۱
عمل: عمل خیر کا پھیلانا ۳۶؛ عمل خیر کا پیش خیمہ ۳۷؛ عمل خیر کے اثرات ۳۸

عیسائی: عیسائیوں کا دین ۲۲

قاضی: قاضی کی لغزش ۲۰

قانون سازی: قانون سازی کے مبنی ۱۵؛ مشروع قانون سازی کا معیار ۱۶

قرآن کریم: قرآن کریم آسمانی کتب میں سے ایک ۱؛ قرآن کریم اور آسمانی کتب ۶، ۹؛ قرآن کریم اور انجیل ۵؛ قرآن کریم اور تورات ۵؛ قرآن کریم پیغمبر اکرم ﷺ کے زمانے میں ۳؛ قرآن کریم کا کردار ۶، ۸، ۱۲، ۱۴؛ قرآن کریم کا محفوظ ہونا ۳؛ قرآن کریم کا غزول ۱، ۳؛ قرآن کریم کا وحی ہونا ۱؛ قرآن کریم کی تاریخ ۳؛ قرآن کریم کی تعلیمات ۱۵، ۳۹، ۱۶؛ قرآن کریم کی جمع آوری ۳؛ قرآن کریم کی حقانیت ۲؛ قرآن کریم کی شان و شوکت ۹؛ قرآن کریم کی عظمت ۹؛ قرآن کریم کی کتابت ۳؛ قرآن کریم کی گواہی ۵

قضاوت: قضاوت کی شرائط ۱۸، ۱۹؛ قضاوت کے منابع ۱۰، ۱۳، ۱۳، ۱۸، ۱۴؛ قضاوت میں عدل و انصاف ۱۷،

۱۸؛ مشروع قضاوت کا معیار ۱۶

قیامت: قیامت میں حقائق کا ظہور ۳۲، ۳۳؛ قیامت میں قضاوت ۳۲

لغزش: لغزش اسباب ۲۰ مادی امکانات: مادی امکانات سے استفادہ کی اہمیت ۳۷

مسلمان: مسلمانوں کا دین ۲۳

معاشرہ: معاشرتی نظام ۳۰ ملتیں: ملتوں کا دین ۲۲

منحرفین: منحرفین کی پیروی ۲۱؛ منحرفین کے تمایلات ۱۹، ۲۱

نظریہ کائنات: توحیدی نظریہ کائنات ۳۱ نعمت: نعمت سے استفادہ کی اہمیت ۳۷

نیکی: نیکی کی طرف پیش قدمی کا پیش خیمہ ۳۷؛ نیکی کی طرف پیش قدمی کرنے والوں کی جزا ۳۳؛ نیکی کی طرف پیش قدمی

کی اہمیت ۳۵

ہوس پرستی: ہوس پرستی ترک کرنا ۱۹؛ ہوس پرستی سے اجتناب ۱۸؛ ہوس پرستی کے اثرات ۲۰

یہود: یہود کا دین ۲۳

آیت ۳۹

﴿وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ﴾.

اور پیغمبر آپ ان کے درمیان تنزیل خدا کے مطابق فیصلہ کریں اور ان کے خواہشات کا اتباع نہ کریں اور اس بات سے بچتے رہیں کہ یہ بعض احکام الہی سے منحرف کر دیں۔ پھر اگر یہ خود منحرف ہو جائیں تو یاد رکھیں کہ خدا ان کو ان کے بعض گناہوں کی مصیبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے اور انسانوں کی اکثریت فاسق اور دائرہ اطاعت سے خارج ہے۔

۱۔ لوگوں کے درمیان احکام الہی کی اساس پر قضاوت کرنا پیغمبر اکرم ﷺ کا فریضہ تھا۔ و ان احکم بینہم بما انزل اللہ

۲۔ لوگوں کے درمیان فیصلہ اور قضاوت کرنا پیغمبر اکرم ﷺ کے مناصب میں سے ایک منصب ہے۔
و ان احکم بینہم بما انزل اللہ

۳۔ صرف احکام الہی کو حکومت و قضاوت کی اساس اور بنیاد بنانا چاہیے۔ و ان احکم بینہم بما انزل اللہ
۴۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی حکومت کی وسعت اور دین اسلام کی دیانت نے تمام لوگوں اور دوسرے آسمانی ادیان کے پیروکاروں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا۔ و ان احکم بینہم بما انزل اللہ

مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب گذشتہ آیات کے قرینے کی روشنی میں "پیغمبر" کی ضمیر اہل کتاب (یہودیوں اور عیسائیوں) کی طرف لوٹائی جائے۔

۵۔ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کو قضاوت کے دوران

اہل کتاب کے نفسانی میلان کی پیروی سے منع کرتے ہوئے خبردار کیا ہے۔ و لا تتبع اہوائہم

۶۔ فیصلے اور قضاوت کے دوران دوسروں کے نفسانی رجحانات کی پیروی یا ان سے متاثر ہونا حرام ہے۔

و ان احکم بینہم بما انزل اللہ و لا تتبع اہوائہم

۷۔ مختلف افراد اور گروہوں کی نفسانی خواہشات حاکم اور قاضی کیلئے خطرناک لغزش کا مقام ہیں۔

و ان احکم بینہم بما انزل اللہ و لا تتبع اہوائہم

۸۔ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کو متنبہ کیا کہ بعض لوگ آپ ﷺ کو قرآنی تعلیمات کی اساس پر قضاوت

کرنے سے روکنے کی سازش کر رہے ہیں۔ و احذرہم ان یفتنوک عن بعض ما انزل اللہ الیک

۹۔ سازشی عناصر کی طرف سے حکام اور قاضیوں کو قرآنی تعلیمات کی اساس پر فیصلہ اور قضاوت کرنے سے منحرف

کرنے کی خاطر دیے جانے والے مکرو فریب سے ہوشیار رہنا ضروری ہے۔ و احذرہم ان یفتنوک عن بعض ما انزل اللہ الیک

۱۰۔ قرآن کریم کی تھوڑی سی تعلیمات سے بھی ہاتھ دھو بیٹھنا حرام اور ہوس پرستوں کے افکار کی پیروی کی علامت

ہے۔ و لا تتبع اہوائہم و احذرہم ان یفتنوک عن بعض ما انزل اللہ الیک

۱۱۔ سازشی اور دھوکہ باز عناصر کے مکرو فریب کی وجہ سے قرآنی تعلیمات اور احکام سے ہاتھ دھو بیٹھنے کے نتیجے میں

انسان سختیوں اور مشکلات میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ و احذرہم ان یفتنوک عن بعض ما انزل اللہ الیک

"یفتنوک ای یوقعوک فی بلیۃ و شدۃ..." وہ تجھے مصائب و مشکلات میں گرفتار کر دیں گے... (مفردات راغب) یعنی

مبادا وہ تجھے احکام الہی سے دور کر کے عذاب و مشکلات میں گرفتار کر دیں۔

۱۲۔ با ایمان معاشروں کی قیادت ہمیشہ دشمنوں کی سازشوں اور مکاریوں کے خطر سے دوچار رہتی ہے۔ و احذرہم ان

یفتنوک "لا تتبع" اور "احذرہم" کے مخاطب اور ان "یفتنوک" کی کاف خطاب سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمنان اسلام خود

پیغمبر اکرم ﷺ کی ذات کو اپنی سازشوں کا نشانہ بناتے تھے۔ یعنی اسلامی

معاشرے کا قائد ہمیشہ دشمنوں کی سازشوں کا نشانہ ہوتا ہے۔

۱۳۔ اہل کتاب (یہودی) پیغمبر اکرم ﷺ کو قرآن کریم کی اساس پر فیصلہ اور قضاوت کرنے سے روکنے کیلئے انتہائی اذیت ناک اور مکارانہ کوششیں کرتے تھے۔ و احذرهم ان يفتنوك عن بعض ما انزل الله اليك چونکہ "يفتنوك" کلمہ "عن" کے ذریعے متعدی ہوا ہے لہذا روکنے اور گمراہ کرنے کے علاوہ مکر و فریب کا معنی بھی اس میں سمویا گیا ہے، یعنی مبادا تجھے مکر و فریب کے ذریعے احکام الہی سے روک دیں یا گمراہ کر دیں۔

۱۴۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے فیصلے اور قضاوت سے روگردانی کرنا عذاب دنیوی میں مبتلا ہونے کا پیش خیمہ۔ فان تولوا فاعلم انما يريد الله ان يصيبهم ببعض ذنوبهم بعض علماء کے نزدیک کلمہ "بعض" اس چیز پر قرینہ ہے کہ عذاب سے مراد دنیوی عذاب ہیں، کیونکہ اخروی عذابوں کی دھمکی صرف بعض گناہوں کے ساتھ مختص نہیں ہو سکتی۔ ۱۵۔ خداوند متعال کا گناہگاروں کو عذاب دینے کا ارادہ، ان کیلئے احکام الہی اور پیغمبر اکرم ﷺ کے فیصلوں کو قبول کرنے کی توفیق سے مانع بنتا ہے۔ فان تولوا فاعلم انما يريد الله ان يصيبهم ببعض ذنوبهم

۱۶۔ بعض گناہ، احکام الہی اور آنحضرت ﷺ کے فیصلے قبول کرنے سے محرومیت کا سبب بنتے ہیں۔ فان تولوا فاعلم انما يريد الله ان يصيبهم ببعض ذنوبهم مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "ان" یصیبهم سے مراد وہی گناہگاروں کو احکام قرآن سے روگردانی اور قبول نہ کرنے میں مبتلا کرنا ہو۔ ۱۷۔ گناہوں کی سزا سے چھٹکارا احکام الہی اور پیغمبر اکرم ﷺ کے فیصلے قبول کرنے پر موقوف ہے۔ فان تولوا فاعلم انما يريد الله ان يصيبهم ببعض ذنوبهم

۱۸۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے فیصلے اور قضاوت سے روگردانی نفسانی ہوا و ہوس کی پیروی کا نتیجہ ہے۔ و ان احکم بینہم بما انزل الله و لا تتبع اهوائہم ... فان تولوا

۱۹۔ احکام الہی کی اساس پر فیصلہ و قضاوت کرنا لازمی ہے حتی اگر لوگوں کی جانب سے اسے قبول نہ کرنے کا احتمال

موجود ہو۔

و ان حکم ... فان تولوا

۲۰۔ عہد بعثت کے یہودیوں اور عیسائیوں (حتیٰ ان میں سے بعض) کے گناہوں نے ان کے احکام الہی اور پیغمبر اکرم ﷺ کے فیصلے قبول کرنے سے محروم ہونے کا پیش خیمہ فراہم کیا۔ فان تولوا فاعلم انما یرید اللہ ان یصیبہم ببعض ذنوبہم کلمہ "بعض" اس مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ اہل کتاب کے تمام نہیں بلکہ صرف بعض گناہ حق قبول کرنے سے محرومیت کا اقتضاء رکھتے ہیں اور اس معنی کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ ان کے بعض گناہ انہیں قبول حق سے محروم کرنے کیلئے کافی ہیں، اگرچہ ان کے بہت سارے گناہ اس چیز کا اقتضاء رکھتے ہیں، مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۲۱۔ خداوند متعال نے عہد پیغمبر اکرم ﷺ کے بہت سے یہودیوں اور عیسائیوں کو عذاب سے دوچار کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ فان تولوا ... ان یصیبہم ببعض ذنوبہم و ان کثیراً من الناس لفاسقون

۲۲۔ اہل کتاب کے بعض گناہ انہیں حتماً عذاب الہی سے دوچار کرنے کا موجب بنیں گے۔ انما یرید اللہ ان یصیبہم ببعض ذنوبہم مذکورہ بالا مطلب میں "ان یصیبہم" کو عذاب میں مبتلا کرنے کے معنی میں لیا گیا ہے، واضح رہے کہ "بعض ذنوبہم" اس طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ بعض گناہ ایسے بھی ہیں جن کا ارتکاب کرنے والوں کو خداوند حتمی عذاب سے دوچار کرے گا، لہذا ان سے قبول حق کی توفیق چھین لے گا۔

۲۳۔ بہت سارے لوگ حدود الہی سے بے اعتنائی برتتے ہیں اور فاسقوں کے زمرے میں آتے ہیں۔
و ان کثیراً من الناس لفاسقون

۲۴۔ گناہگار افراد فاسق ہیں۔ ان یصیبہم ببعض ذنوبہم و ان کثیراً من الناس لفاسقون

۲۵۔ فاسقین احکام الہی سے روگردانی کرتے اور پیغمبر اکرم ﷺ کے فیصلوں سے بے اعتنائی برتتے ہیں۔
فان تولوا ... و ان کثیراً من الناس لفاسقون

۲۶۔ فسق انسان کو قبول ہدایت سے محروم کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ فان تولوا ... ان یصیبہم ببعض ذنوبہم و ان کثیراً من الناس لفاسقون مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "ان یصیبہم" سے مراد گناہگاروں کو حق سے

روگردانی میں مبتلا کرنا ہو۔

۲۷۔ عذاب خداوندی میں مبتلا ہونا فسق اور حریم دین توڑنے کا نتیجہ ہے۔ فان تولوا ... ان یصیبہم ببعض ذنوبہم و ان کثیراً من الناس لفسقون جملہ "و ان کثیراً..." جملہ "یرید اللہ ان یصیبہم" کیلئے تعلیل کی منزل میں ہے، یعنی چونکہ بہت سارے لوگ گناہ کے نتیجے میں فاسقین کے زمرے میں آگئے ہیں، لہذا خداوند متعال انہیں عذاب میں مبتلا کریگا۔

۲۸۔ فاسقوں اور حریم دین توڑنے والوں کے ہجوم کے مقابلے میں رہبران الہی کیلئے ہوشیار، آمادہ اور ثابت قدم رہنا ضروری ہے۔ و ان احکم بینہم بما انزل اللہ و لا تتبع اھوائہم ... و ان کثیراً من الناس لفسقون

ہوس پرستوں کی پیروی سے منع کرنے کے بعد بہت سے لوگوں کے فسق کے تذکرہ کا مقصد قاضیوں اور رہبران الہی کو خبردار کرنا ہو سکتا ہے، یعنی انہیں متوجہ رہنا چاہیئے کہ بہت سے فاسق لوگ انہیں احکام الہی کے نفاذ سے روکنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

۲۹۔ الہی رہبروں کا بہت سارے لوگوں کی پلیدی و ناپاکی کو ملحوظ رکھنا انہیں بعض لوگوں کی طرف سے دین اور اس کے احکام سے منہ پھیرنے پر افسردہ ہونے سے روکتا ہے۔ فان تولوا ... و ان کثیراً من الناس لفسقون

اگر جملہ "فاعلم..." کا مقصد پیغمبر اکرم ﷺ کو غمگین اور افسردہ ہونے سے روکنا ہو تو پھر جملہ "ان کثیراً" کو اس کی علت قرار دیا جاسکتا ہے، یعنی اے پیغمبر ﷺ بہت سے لوگ فاسق ہیں، خداوند متعال نے انہیں ہدایت کرنے کا ارادہ نہیں کیا ہے، بنا بریں ان کی طرف سے دین اور اس کے احکام سے روگردانی پر غمگین و افسردہ نہ ہو۔

۳۰۔ عہد پیغمبر اکرم ﷺ کے بہت سے اہل کتاب حدود الہی کو توڑنے والے اور فاسق لوگ تھے۔ و ان کثیراً من الناس لفسقون

۳۱۔ عہد پیغمبر ﷺ کے بہت سے یہودی اور عیسائی گناہ اور معصیت سے آلودہ لوگ تھے۔ یرید اللہ ان یصیبہم ببعض ذنوبہم و ان کثیراً من الناس لفسقون

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور اہل کتاب ۵: آنحضرت ﷺ کا فیصلہ ۱، ۱۶، ۱۵، ۱۳، ۸، ۲: آنحضرت ﷺ کا نقش و کردار ۲، ۸: آنحضرت ﷺ کو متنبہ کرنا ۸: آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۱، ۵: آنحضرت ﷺ کی رسالت کا عالمگیر ہونا ۳: آنحضرت ﷺ کی قضاوت سے روگردانی ۱۳، ۱۸، ۲۵: آنحضرت ﷺ کی قضاوت سے محروم ہونا ۲۰:

آنحضرت ﷺ کی قضاوت قبول کرنا ۱۷

احکام: ۶، ۱۰ احکام سے روگردانی ۲۵؛ احکام کا نقش و کردار ۱

اسلام: اسلام کا عالمگیر ہونا ۳؛ صدر اسلام کی تاریخ ۳۰

اکثریت: اکثریت کا برا ہونا ۲۹

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۱۵، ۲۱؛ اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۸؛ اللہ تعالیٰ کا عذاب ۲۲، ۲۷؛ اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرنا

۳۰؛ اللہ تعالیٰ کے نواہی ۵

انحراف: انحراف کے اسباب ۹، ۱۱

اہل کتاب: اہل کتاب اور آنحضرت ﷺ ۱۳؛ اہل کتاب کا عذاب ۲۲؛ اہل کتاب کا عصیان ۳۰؛ اہل کتاب کا گناہ

۲۲؛ اہل کتاب کا مکرو فریب ۱۳؛ اہل کتاب کی اکثریت ۳۰؛ اہل کتاب کی ہوس پرستی ۵

حکومت: حکومت کے مبانی ۳

دشمن: دشمنوں کی سازش ۱۲؛ رہبر کے دشمن ۱۲

دین: دین قبول کرنا ۱۷؛ دین قبول کرنے سے محروم ہونا ۱۶، ۲۰؛ دین قبول کرنے کے موانع ۱۵؛ دین کی ہتک حرمت

۲۸، ۲۹؛ دینی تعلیمات سے روگردانی ۳۰

رہبر: رہبر اور فاسقین ۲۸؛ رہبر کا علم ۲۹؛ رہبر کو خبردار کرنا ۱۲؛ رہبر کی اہمیت ۱۲؛ رہبر کی ثابت قدمی ۲۸؛ رہبر کی لغزش

کے علل و اسباب ۷؛ رہبر کے زیرک ہونے کی اہمیت ۹، ۲۸

سر تسلیم خم کرنا: مشروع قضاوت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۱۹

سزا: سزا سے بچنے کے اسباب ۱۶

سیاسی نظام: ۳

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ ترک کرنے کا پیش خیمہ ۱۱

عدالتی نظام: ۳

عذاب:

دنیوی عذاب کا پیش خیمہ ۱۳؛ عذاب کے اسباب ۲۲، ۲۴

علم: علم کے اثرات ۲۹

عیسائی: صدر اسلام کے عیسائی ۲۰، ۲۱، ۳۱؛ عیسائیوں کا گناہ ۲۰، ۳۱؛ عیسائیوں کی اکثریت ۳۱؛ عیسائیوں کی سزا ۲۱

فاسقین: ۲۳، ۲۴، ۲۵؛ فاسقین کا عصیان ۲۵

فسق: فسق کے اثرات ۲۶، ۲۷

قاضی: قاضی کی لغزش کے اسباب ۷؛ قاضی کی ہوس پرستی ۷؛ قاضی کے زیرک ہونے کی اہمیت ۹

قرآن کریم: قرآن کریم کا نقش و کردار ۱۳؛ قرآن کریم کی تعلیمات کا ترک کرنا ۱۰، ۱۱

قضاوت: قضاوت کی شرائط ۵، ۶؛ قضاوت کے مبانی ۱، ۳، ۸، ۹، ۱۳، ۱۹

کامیابی: کامیابی کے موانع ۱۵

گمراہ: گمراہ پر افسوس ۳۱

گناہ: گناہ کے اثرات ۱۷، ۲۱، ۲۳

گناہگار: ۳۲

گناہگاروں پر عذاب ۱۵؛ گناہگاروں کا فسق ۲۳

لوگ: لوگوں کا عصیان ۲۹؛ لوگوں کی اکثریت ۲۹، ۲۳

محرمات: ۶، ۱۰

مشکل: مشکل کے اسباب ۱۱

مکرو فریب: مکرو فریب کا خطرہ ۹، ۱۱

ہدایت: ہدایت کے موانع ۲۶

ہوس پرست:

ہوس پرستوں کی اطاعت کرنا ۱۰

ہوس پرستی: ہوس پرستی سے نہی کرنا ۵; ہوس پرستی کا خطرہ ۷; ہوس پرستی کی حرمت ۶; ہوس پرستی کے اثرات ۱۹
یہود: صدر اسلام کے یہود ۲۰، ۲۱، ۳۱; یہود اور آنحضرت ﷺ ۱۳; یہود کا گناہ ۲۰، ۳۱; یہود کا مکہ ۱۳; یہود کی اکثریت
۳۱; یہود کی سازش ۱۲; یہود کی سزا ۲۱

آیت ۵۰

﴿أَفْحَكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ﴾

کیا یہ لوگ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں جب کہ صاحبان یقین کے لئے اللہ کے فیصلہ سے بہتر کس کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

۱۔ عہد بعثت کے بہت سے لوگوں کی خواہش تھی کہ پیغمبر اکرم ﷺ جاہلانہ قوانین کی اساس پر قضاوت کریں۔
افحکم الجاہلیۃ یبغون

۲۔ بہت سے عیسائی اور یہودی الہی احکام اور قوانین کی بجائے جاہلانہ رجحانات اور قوانین لاگو کرنے کے درپے تھے۔
افحکم الجاہلیۃ یبغون "بغی" کا معنی طلب کرنا ہے۔

۳۔ احکام الہی سے گریز کرتے ہوئے جاہلانہ احکام کی طرف مائل ہونا ناپسندیدہ فعل اور روش ہے۔
افحکم الجاہلیۃ یبغون

۴۔ احکام الہی قبول کرنے سے انکار کرنے کا سبب جہالت و نادانی ہے۔ فان تولوا... افحکم الجاہلیۃ یبغون

۵۔ غیر الہی قوانین کی اساس پر تشکیل پانے والا سیاسی اور عدالتی نظام جاہلیت پر مبنی نظام ہے۔
افحکم الجاہلیۃ یبغون و من احسن من اللہ حکما

۶۔ جاہلیت کے احکام کی طرف رجحان کا اصلی سبب خواہشات نفسانی ہیں۔ و لا تتبع اھوائھم... افحکم الجاہلیۃ

یبغون

۷۔ فسق انسان کو جاہلانہ ثقافت اور قوانین کی جانب لے جاتا ہے۔ و ان كثيراً من الناس لفاسقون _ افحكم الجاهلية ييغون

۸۔ قرآن کریم کے احکام اور قوانین علم و عقل پر مبنی ہیں۔ و ان احکم بینہم بما انزل اللہ ... افحكم الجاهلية ييغون کلمہ جہل لغت میں عقل اور علم دونوں کے مقابلے میں استعمال ہوتا ہے۔

۹۔ جاہلانہ ثقافت کے خلاف جنگ اور اسے جڑ سے اکھاڑنے کیلئے جدوجہد کرنا لازمی ہے۔ افحكم الجاهلية ييغون

۱۰۔ الہی احکام اور قوانین کا ایک ہدف معاشروں پر مسلط جاہلانہ ثقافت اور قوانین کو ختم کرنا ہے۔ و ان احکم بینہم بما انزل اللہ ... افحكم الجاهلية ييغون

۱۱۔ اہل یقین کی نظر میں قوانین خداوند متعال سب سے بہترین اور افضل قوانین ہیں۔ و من احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون

۱۲۔ قرآن کریم کے احکام اور قوانین سب سے بہترین اور اچھے قوانین ہیں۔ و من احسن من اللہ حکماً

۱۳۔ وحی الہی سے ماخوذ نظام بہترین حکومتی اور عدالتی نظام ہے۔ و من احسن من اللہ حکماً

۱۴۔ صرف اہل یقین یہ تشخیص دینے پر قادر ہیں کہ قرآن کریم کے احکام دوسرے تمام قوانین سے افضل و برتر ہیں۔ و من احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون خداوند متعال کا حکم سب سے افضل اور برتر ہے، خواہ اہل یقین وجود رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں، بنا بریں (لقوم یوقنون) کی قید (و من احسن) میں آنے والے سوال کی طرف لوٹ رہی ہے، یعنی اس سوال کا جواب صرف اہل یقین ہی دے سکتے ہیں، کیونکہ صرف وہی اس حقیقت سے واقف ہیں۔

۱۵۔ افضل و برتر احکام (قوانین الہی) سے بہرہ مند ہونا صرف اہل یقین کے ساتھ مخصوص ہے۔ و من احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون یہ مطلب اس احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب (لقوم) کی (لام) منفعت کے لئے ہو، یعنی صرف اہل یقین ہی قوانین الہی سے بہرہ مند ہو سکتے ہیں۔

۱۶۔ خداوند متعال نے اپنے احکام کے افضل و برتر ہونے کے بارے میں یقین حاصل کرنے کیلئے لوگوں کو انہیں دوسرے تمام قوانین کے ساتھ موازنہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ و من احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون

۱۷۔ احکام الہی کو دوسرے تمام قوانین سے افضل و برتر نہ سمجھنے اور اس کا یقین نہ کرنے کی اصل وجہ کوتاہ فکری اور کج فہمی ہے۔ و من احسن من الله حکماً لقوم یوقنون

(ایقان) کا معنی تدبر و تحقیق کے ذریعے سمجھنا ہے۔

۱۸۔ احکام الہی سے روگردانی انسان کے صحیح تفکر اور محکم سوچ سے محروم ہونے کی علامت ہے۔
فان تولوا ... و من احسن من الله حکماً لقوم یوقنون

آنحضرت ﷺ :

آنحضرت ﷺ کی قضاوت ۱

احکام: احکام کا فلسفہ ۱۰

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی حدود سے روگردانی کرنا ۳، ۱۸؛ اللہ تعالیٰ کی حدود کو تبدیل کرنا ۲؛ اللہ تعالیٰ کی حدود کی قدر و قیمت ۱۶، ۱۷؛ اللہ تعالیٰ کی دعوت ۱۶

اہل یقین: اہل یقین کا ایمان ۱۱، ۱۲؛ اہل یقین کی خصوصیت ۱۵؛ اہل یقین کی فضیلتیں ۱۳

جہالت: جہالت کے اثرات ۳، ۱۷

حکومت: حکومت کے مبانی ۵

دین: دین اور علم ۸؛ دین قبول کرنے سے گریز کرنا ۳؛ دینی تعلیمات سے استفادہ کرنا ۱۵؛ دینی تعلیمات کا فلسفہ ۱۰؛ دینی تعلیمات کی قدر و قیمت ۱۱

زمانہ جاہلیت: زمانہ جاہلیت سے وابستگی کے اسباب ۷؛ زمانہ جاہلیت کی ثقافت ۹؛ زمانہ جاہلیت کی رسوم ۱، ۲؛ زمانہ جاہلیت کی رسوم سے وابستگی ۶، ۳؛ زمانہ جاہلیت کی رسوم کے خلاف مقابلہ ۹، ۱۰

سیاسی نظام: ۵، ۱۳ عدالتی نظام: ۱۳، ۵

عمل: ناپسندیدہ عمل ۳

عیسائی: عیسائیوں کی اکثریت ۲؛ عیسائیوں کی سازش ۲

غور و فکر:

غور و فکر نہ کرنے کے اثرات ۱۸

فسق: فسق کے اثرات ۷

قانون: بہترین قانون ۱۲، ۱۶، ۱۷

قدر و قیمت: قدر و قیمت تشخیص دینے کا معیار ۱۳; قدر و قیمت کا معیار ۱۳

قرآن کریم: قرآن کریم اور علم ۸; قرآن کریم اور عمل ۸; قرآن کریم کی تعلیمات ۸; قرآن کریم کی تعلیمات کی قدر و قیمت

۱۲، ۱۳

قضاوت: قضاوت کے مبانی ۵

لوگ: صدر اسلام کے لوگوں کی خواہشات ۱; لوگ اور آنحضرت ﷺ ۱

موازنہ: موازنہ سے استفادہ ۱۶

وحی: وحی کا کردار ۱۳

ہوس پرستی: ہوس پرستی کے اثرات ۶

یہود: یہود کی اکثریت ۲; یہود کی سازش ۲

آیت ۵۱

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾.

ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست اور سرپرست نہ بناؤ کہ یہ خود آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے کوئی انہیں دوست بنائے گا تو انہیں میں شمار ہو جائے گا۔ بیشک اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔

۱۔ مسلمانوں کیلئے یہود و نصاریٰ کی ولایت و حاکمیت قبول کرنے سے اجتناب کرنا لازمی ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصارى اولیاء ولایت کے مختلف معانی میں سے ایک امارت و سلطنت ہے،

(قاموس المحيط) بنا بریں "ولی" کا معنی امیر اور حاکم ہو سکتا ہے۔

۲۔ یہود و نصاریٰ سے دوستانہ روابط استوار کرنا حرام ہے۔ لا تتخذوا اليهود و النصارى اولياء

مذکورہ بالا مطلب میں (ولی) کے متعدد معانی میں سے ایک یعنی دوست مراد لیا گیا ہے۔

۳۔ یہود و نصاریٰ ناقابل اعتماد لوگ ہیں اور مسلمانوں کی طرف سے دوستانہ روابط رکھنے کے لائق نہیں ہیں۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصارى اولياء کلمہ "اتخاذ" کا معنی چننا اور اعتماد کرنا ہے۔ (مجمع البیان)

۴۔ ایمان اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی بڑھانا آپس میں سازگار اور موافق نہیں ہیں۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا اليهود والنصارى اولياء مسلمانوں کو اہل ایمان کے عنوان سے مخاطب کرنا اور پھر

انہیں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے سے منع فرمانا مذکورہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۵۔ محبت آمیز تعلقات اور روابط برقرار کرنے کا لازمی معیار ایمان اور اسلامی عقیدہ ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا لا

تتخذوا اليهود و النصارى اولياء

۶۔ یہود و نصاریٰ صرف آپس میں ایک دوسرے اور اپنے ہم عقیدہ لوگوں کے ساتھ دوستانہ روابط استوار کرتے اور

اس پر پابند و وفادار رہتے ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا اليهود و النصارى اولياء بعضهم اولياء بعض

چونکہ جملہ "بعضہم اولياء بعض" جملہ "لا تتخذوا..." کیلئے دلیل کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے اسی سے حصر کا معنی استفادہ

ہوتا ہے۔

۷۔ یہود و نصاریٰ کبھی بھی مسلمانوں کے ساتھ کیے گئے اپنے معاہدوں اور تعلقات پر پورا نہیں اتریں گے۔

بعضہم اولياء بعض

۸۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کی حرمت کا فلسفہ یہ ہے کہ وہ کبھی بھی مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے

اپنے معاہدوں کی پابندی نہیں کرتے۔ لا تتخذوا اليهود و النصارى اولياء بعضهم اولياء بعض

۹۔ اسلام کا مقابلہ کرنے کے لئے یہود و نصاریٰ ایک دوسرے سے تعاون اور دوستانہ تعلقات استوار

کرتے ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الیہود والنصارى اولیاء بعضهم اولیاء بعض
چونکہ یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کے ساتھ سخت دشمنی اور کینہ رکھتے ہیں، لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی آپس
میں دوستی کہ جو جملہ (بعضہم...) سے استفادہ ہوتی ہے، کا مقصد اسلام کا مقابلہ کرنا ہے۔

۱۰۔ یہود و نصاریٰ کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات اور روابط برقرار کرنا مسلمانوں کیلئے خطرے کی گھنٹی ہے۔
لا تتخذوا الیہود و النصارى اولیاء بعضهم اولیاء بعض چونکہ مسلمانوں کے یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستانہ تعلقات
استوار نہ کرنے کی دلیل ان کے آپس کے روابط کو قرار دیا گیا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے ان کے آپس کے تعلقات
مسلمانوں کیلئے انتہائی خطرناک ہیں۔

۱۱۔ یہود و نصاریٰ کی سرپرستی اور ولایت قبول کرنے والے مومنین حقیقی اور سچے مومنین کی صف سے خارج اور
کفار کے زمرے میں آتے ہیں۔ و من یتولہم منکم فانه منہم

۱۲۔ جو لوگ یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستانہ روابط برقرار کریں ان سے قطع تعلق کرنا لازمی ہے۔
لا تتخذوا الیہود والنصارى اولیاء ... و من یتولہم منکم فانه منہم جملہ (فانہ منہم) سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر وہ
مسلمان جو یہود و نصاریٰ کی ولایت و سرپرستی قبول کرے یا ان سے دوستانہ روابط برقرار کرے اس کا شمار انہی کے
زمرے میں ہوگا اور جملہ "ولا تتخذوا..." دلالت کرتا ہے کہ ان سے دوستانہ روابط برقرار نہیں کرنے چاہئیں۔

۱۳۔ دشمنوں سے برائت اور بیزاری کا اظہار مومنین کا فریضہ ہے۔ لا تتخذوا الیہود و النصارى اولیاء ... و من
یتولہم منکم فانه منہم

۱۴۔ ظالم و ستم کار ہدایت خداوند متعال سے محروم ہیں۔ ان الله لا یہدی القوم الظالمین

۱۵۔ یہود و نصاریٰ گمراہ اور ظالم لوگ ہیں۔ ان الله لا یہدی القوم الظالمین

صدر آیت کے قیہ کی بنا پر "الظالمین" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک مصداق یہود و نصاریٰ ہیں۔

۱۶۔ یہود و نصاریٰ کی ولایت و سرپرستی قبول کرنے والے مسلمان گمراہ اور ظالموں کے زمرے میں آتے ہیں۔
و من یتولہم منکم فانه منہم ان الله لا یہدی القوم الظالمین

۱۷۔ یہود و نصاریٰ سے دوستی اور ان کی ولایت و سرپرستی

قبول کرنا ظلم اور ہدایت خداوندی سے محروم ہونے کا موجب بنتا ہے۔ و من يتولهم منكم فانه منهم ان الله لا يهدي القوم الظالمين

۱۸۔ انسانوں کی ہدایت صرف خداوند متعال کے اختیار میں ہے۔ ان الله لا يهدي القوم الظالمين

۱۹۔ انسانی معاشرے ہدایت خداوندی کے محتاج ہیں۔ ان الله لا يهدي القوم الظالمين

ہدایت خداوند عالم سے محرومیت کو اس وقت ظالموں کیلئے دھمکی قرار دیا جاسکتا ہے جب تمام لوگ اس کے محتاج ہوں۔

احکام: ۲، ۱۸ احکام کا فلسفہ ۸

اسلام: اسلام کے ساتھ مقابلہ ۹

۱۷۔ اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۱۸؛ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدایت ۱۸، ۱۹؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محرومیت ۱۳،

ایمان: ایمان کی قدر و قیمت ۵؛ ایمان کے اثرات ۳

تبرا: تبرا کی اہمیت ۱

حرام تعلقات: ۸

دشمن: دشمنان اسلام ۹؛ دشمنوں سے اظہار برائت ۱۳

دوستی: حرام دوستی ۲؛ دوستی کا معیار ۵ سیاسی نظام: ۱، ۳، ۳، ۱۲

ظالمین: ۱۵، ۱۶ ظالمین کا محروم ہونا ۱۳

ظلم: ظلم کے موارد ۱۷

عیسائی: عیسائی اور اسلام ۹؛ عیسائی اور مسلمان ۳، ۴، ۸؛ عیسائیوں سے دوستی ۲، ۳، ۳، ۸، ۱۷؛ عیسائیوں سے دوستی ترک کرنا ۱۲؛ عیسائیوں کا خطرہ ۱۰؛ عیسائیوں کا ظلم ۱۵؛ عیسائیوں کی دوستی ۶؛ عیسائیوں کی عہد شکنی ۴، ۸؛ عیسائیوں کی گمراہ بازی ۶؛ عیسائیوں کی گمراہی ۱۵؛ عیسائیوں کی نسل پرستی ۶؛ عیسائیوں کی ولایت سے روگردانی ۱؛ عیسائیوں کی ولایت قبول کرنا ۱۱، ۱۶، ۱۷

کفار: ۱۱ کفار کی ولایت و سہپرستی کے اثرات ۱۱، ۱۶

گمراہ لوگ: ۱۵، ۱۶

محرمات: ۸، ۲

مسلمان: ظالم مسلمان ۱۶؛ گمراہ مسلمان ۱۶؛ مسلمانوں کو خبردار کرنا ۱۰؛ مسلمانوں کی ذمہ داری ۱

معاشرت: معاشرتی آداب ۱۲؛ ناپسندیدہ معاشرت ۱۲

معاشرتی نظام: ۱۲، ۳

معاشرہ: معاشرے کی معنوی ضروریات ۱۹

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۱۳

ہدایت: ہدایت کا سرچشمہ ۱۸؛ ہدایت کے موانع ۱۳

یہود: یہود اور اسلام ۹؛ یہود اور عیسائی ۹، ۱۰؛ یہود اور مسلمان ۳، ۴، ۸؛ یہود سے دوستی ۲، ۳، ۴، ۸، ۱۴؛ یہود سے دوستی ترک کرنا ۱۲؛ یہود کا خطرہ ۱۰؛ یہود کا ظلم ۱۵؛ یہود کی دوستی ۶؛ یہود کی عہد شکنی ۴، ۸؛ یہود کی گمراہی ۱۵؛ یہود کی نسل پرستی ۶؛ یہود کی ولایت سے روگردانی ۱؛ یہود کی ولایت قبول کرنا ۱۱، ۱۶، ۱۷

آیت ۵۲

﴿فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسْرَوْا فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ﴾

پیغمبر آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان کی طرف جارہے ہیں اور یہ عذر بیان کرتے ہیں کہ ہمیں گردش زمانہ کا خوف ہے۔ پس عنقریب خدا اپنی طرف سے فتح یا کوئی دوسرا امر لے آئے گا تو یہ اپنے دل کے چھپائے ہوئے راز پر پشیمان ہو جائیں گے۔

۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ کمزور ایمان اور بیمار دل افراد کی طرف سے یہود و نصاریٰ کے ساتھ جاننے کی آشکار اور جلد بازی میں کی جانے والی کوششوں کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ فتی الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم کلمہ "فیہم" سے معلوم ہوتا ہے کہ بیمار دل افراد یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی کے منصوبے بنانے کے علاوہ ان سے جاننے کی فکر میں تھے۔

۲۔ کمزور ایمان کے مالک بیمار دل افراد اور ہدایت خداوندی سے محروم لوگ یہود و نصاریٰ کی ولایت و دوستی قبول کرنے میں جلد بازی کرتے ہیں۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم گذشتہ آیات کے قرینہ کی بنا پر مذکورہ بالا مطلب میں "یسارعون فیہم" کو "یسارعون فی تولیہم" کے معنی میں لیا گیا ہے۔

۳۔ دل کی بیماری اور ایمان کی کمزوری فراہم خداوندی کی خلاف ورزی کا پیش خیمہ ہے۔
لا تتخذوا الیہود والنصاریٰ اولیاء ... فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم

۳۔ ایمان کی کمزوری یہود و نصاریٰ کی طرف مائل ہونے اور ان سے دوستانہ روابط برقرار کرنے کا پیش خیمہ ہے۔
فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم بیمار دل افراد سے مراد وہ لوگ ہیں جو پیغمبر اکرم ﷺ کی حقانیت یا بعض دینی معارف کے بارے میں شک و تردید رکھتے اور کمزور ایمان کے مالک ہوں۔

۵۔ دل کی بیماری اور ایمان کی کمزوری ہدایت خداوندی سے محرومیت کا پیش خیمہ ہے۔ ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم

۶۔ بیمار دل اور کمزور ایمان کے مالک افراد کا یہود و نصاریٰ کی ولایت قبول کرنے اور ان سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے میں جلد بازی کرنا، ہدایت الہی سے ان کی محرومیت کا نتیجہ ہے۔ ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم

۷۔ ہدایت خداوندی سے محرومیت انحراف اور باطل کی طرف قدم بڑھانے میں جلد بازی کا باعث بنتی ہے۔
ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم

۸۔ بیمار دل اور کمزور ایمان کے مالک افراد ظالموں کے زمرے میں آتے ہیں۔
ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم

۹۔ بعض بیمار دل مسلمانوں کا یہود و نصاریٰ کی طرف بے انتہاء مائل ہونا، ظالموں کے ہدایت خداوندی سے محروم ہونے پر واضح و روشن دلیل ہے۔ ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم
جملہ "فتری" کو جملہ "ان اللہ..." پر متفرع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیمار دل افراد کا گہرا رجحان جملہ "ان اللہ لا یہدی..." کے ایک مصداق کا بیان ہے۔

۱۰۔ دل کا سالم اور ایمان کا راسخ ہونا ظلم و ستم اور عصیان و نافرمانی سے اجتناب کا باعث اور خدا کی خاص ہدایت سے بہرہ مند ہونے کا موجب بنتا ہے۔ ان الله لا يهدي القوم الظالمين۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم

۱۱۔ خداوند متعال نے ان مسلمانوں کی مذمت کی ہے جو یہود و نصاریٰ کے ساتھ محبت آمیز تعلقات استوار اور ان کی ولایت قبول کرتے ہیں۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض یسارعون فیہم

۱۲۔ عہد بعثت کے کمزور ایمان اور بیمار دل مسلمان اسلام کی ناپائیداری اور شکست کے وہم و گمان کی بنا پر اپنی عاقبت کے بارے میں پریشان رہتے تھے۔ یقولون نخشی ان تصیبا دائرة ممکن ہے "دائرة" سے مراد موجودہ حالات کی بجائے گزشتہ حالات کا واپس لوٹ آنا ہو، یعنی اسلام کی شکست اور کفر و شرک کی واپسی۔

۱۳۔ عہد پیغمبر ﷺ کے بیمار دل مسلمان صرف اس مقصد کی خاطر یہود و نصاریٰ سے دوستی کرتے اور ان کی ولایت قبول کرتے تھے کہ اگر کہیں اسلام شکست کھا جائے تو ان کیلئے ایک پر امن پناہ گاہ موجود ہو۔ یقولون نخشی ان تصیبا دائرة

۱۴۔ بیمار دل افراد مصلحت اندیشی اور ممکنہ ناگوار حوادث سے خوف کو یہود و نصاریٰ سے دوستی کا بہانہ قرار دیتے تھے۔ یقولون نخشی ان تصیبا دائرة "دائرة" کا مصدر "دوصر صان" یعنی گھومنا ہے، جبکہ مذکورہ مطلب میں ناگوار حوادث کے معنی میں لیا گیا ہے، کیونکہ زمانے کی گردش کبھی کبھار قحط، خشک سالی اور اس طرح کے دوسرے تلخ حوادث سے دوچار کر دیتی ہے۔

۱۵۔ دینداری کا اظہار کرنے کے باوجود اپنی عاقبت کو اسلام و مسلمین کی عاقبت سے علیحدہ کر لینا دل کی بیماری اور ایمان کی کمزوری کی علامت ہے۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض ... یقولون نخشی ان تصیبا دائرة

۱۶۔ فرامین الہی کے مقابلے میں مصلحت اندیشی سے کام لینا انتہائی گھٹیا اور ناپسندیدہ فعل ہے۔ لا تتخذوا ... یقولون نخشی ان تصیبا دائرة

۱۷۔ خداوند متعال نے دشمنان دین کے مقابلے میں مسلمانوں کی فتح و کامرانی یا غیبی امداد کے ذریعے حمایت کی خوشخبری دی ہے۔ فعسی الله ان یأتی بالفتح او امر من عنده

۱۸۔ اسلام کی ناپائیداری اور شکست کے بارے میں

بیمار دل اور کمزور ایمان افراد کے وہم و گمان کو خداوند متعال نے بالکل غلط ثابت کر دیا۔ فعسی اللہ ان یاتنی بالفتح او امر من عندہ

۱۹۔ یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں خداوند متعال نے مسلمانوں کو عزت اور شان و شوکت عطا کی ہے۔ فعسی اللہ ان یاتنی بالفتح او امر من عندہ

۲۰۔ یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے اور ان کی ولایت قبول کرنے کا نتیجہ پشیمانی اور پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں۔ یسارعون فیہم ... فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسہم نادمین

۲۱۔ دشمنان اسلام کی شکست، کمزور ایمان مسلمانوں کیلئے یہود و نصاریٰ سے دل بستگی پر پچھتاوے کا سبب بنے گی۔ فعسی اللہ ان یاتنی بالفتح ... فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسہم نادمین مذکورہ بالا مطلب میں جملہ "ما اسروا" کی تفسیر گزشتہ آیت میں موجود جملہ "و من یتولہم منکم" کے قرینے کی بنا پر "مسلمانوں کی یہود و نصاریٰ کے ساتھ دل بستگی" کی گئی ہے۔

۲۲۔ مسلمانوں کی فتح و کامیابی، عہد بعثت کے ان بیمار دل اور کمزور ایمان مسلمانوں کیلئے پشیمانی کا باعث بنی جو اسلام کی حقانیت کے بارے میں شک و تردید کا شکار تھے۔ فعسی اللہ ان یاتنی بالفتح او ... فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسہم نادمین مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے، جب "ما اسروا فی انفسہم" سے مراد کمزور ایمان مسلمانوں کا، حقانیت اسلام کے بارے میں پایا جانے والا شک و تردد ہو اور "فی قلوبہم مرض" اس احتمال کی تائید کرتا ہے۔

۲۳۔ دشمنان دین پر عذاب خداوندی کا نزول ان کمزور ایمان مسلمانوں کیلئے پشیمانی اور پچھتاوے کا سبب بنا جو یہود و نصاریٰ سے دل لگائے بیٹھے تھے۔ او امر من عندہ فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسہم نادمین مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب امر سے مراد دنیوی عذاب ہو۔

۲۴۔ عہد بعثت کے مشرکین اور یہود و نصاریٰ ہمیشہ عذاب الہی میں مبتلا ہونے کے خطرے سے دوچار رہتے تھے۔ او امر من عندہ فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسہم نادمین

۲۵۔ اسلام کی فتح و کامیابی کو دیکھ کر ان کمزور ایمان مسلمانوں کو اپنے خفیہ منصوبوں پر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا جنہیں وہ اپنے خیال میں مسلمانوں کی

شکست کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مشکلات سے چھٹکارا پانے کیلئے تیار کرتے تھے۔ فیصبحوا علی ما اسروا فی انفسہم
نادمین

۲۶۔ عہد بعثت کے کمزور ایمان مسلمان یہود و نصاریٰ سے محبت و الفت رکھتے تھے۔ ما اسروا فی انفسہم

اسلام: اسلام کی حقانیت ۲۲؛ اسلام کی شکست ۱۸؛ صدر اسلام کی تاریخ ۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا عذاب ۲۳، ۲۳؛ اللہ تعالیٰ کا لطف ۱۹؛ اللہ تعالیٰ کی بشارت ۱۷؛ اللہ تعالیٰ کی خاص ہدایت ۱۰؛ اللہ
تعالیٰ کی طرف سے سرزنش ۱۱، ۱۸؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ۷؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محرومیت ۵، ۶، ۹؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر
۱۶

امداد: غیبی امداد ۱۷

انحراف: انحراف کے علل و اسباب ۷؛ انحراف میں جلد بازی کرنا ۷

ایمان: ایمان کی کمزوری ۱۸؛ ایمان کی کمزوری کی علامات ۱۵؛ ایمان کی کمزوری کے اثرات ۳، ۳، ۵؛ ایمان کے اثرات
۱۰

باطل: باطل کی طرف رجحان ۷

پچھتاوا: پچھتاوے کے اسباب ۲۱، ۲۲، ۲۳؛ پچھتاوے کے موارد ۲۰

خود محوری: خود محوری کی سرزنش ۱۵

خوف: خوف کے اثرات ۱۳، ۱۳؛ شکست کا خوف ۱۳؛ مشکلات سے خوف ۱۳

دشمن: دشمنان دین ۱۷؛ دشمنوں کا عذاب ۲۳؛ دشمنوں کی سازش ۱؛ دشمنوں کی شکست ۲۱

دوستی: ناپسندیدہ دوستی ۱۱

ظالمین: ۸ ظالمین کی محرومیت ۹

ظلم: ظلم ترک کرنے کا پیش خیمہ ۱۰

عصیان:

عصیان ترک کرنے کا پیش خیمہ ۱۰؛ عصیان کا پیش خیمہ ۲

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱۸

عیسائی: صدر اسلام کے عیسائی ۲۳؛ عیسائیوں پر عذاب ۲۳؛ عیسائیوں سے دوستی ۱۳، ۱۳، ۲۰، ۲۳؛ عیسائیوں سے دوستی کا پیش خیمہ ۳؛ عیسائیوں سے محبت کا پیش خیمہ ۳؛ عیسائیوں کی طرف مائل ہونا ۲۱؛ عیسائیوں کی ولایت قبول کرنا

۲۰، ۱۳، ۱۱، ۶، ۲

فتح: فتح کے اسباب ۱۷

قلب: بیمار قلب ۱، ۶، ۸، ۹، ۱۳، ۲۲؛ بیمار قلب کی پریشانی ۱۲؛ بیمار قلب کی سازش ۲؛ بیمار قلب کی سرزنش ۱۸؛ بیماری قلب کی علامات ۱۵؛ بیماری قلب کے اثرات ۵، ۳؛ سلامتی قلب کے اثرات ۱۰

کم ہمتی: کم ہمتی کے اثرات ۱۳

محروم لوگ: ہدایت خداوندی سے محروم لوگ ۲۱

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۱۳، ۲۲، ۲۵، ۲۶؛ صدر اسلام کے مسلمانوں کی پریشانی ۱۲؛ کمزور ایمان مسلمان ۱۳، ۱۵، ۱۸، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵، ۲۶؛ مسلمان اور عیسائی ۱۹، ۲۶؛ مسلمان اور یہودی ۱۹، ۲۶؛ مسلمانوں کو بشارت ۱۷؛ مسلمانوں کی امداد ۱۷؛ مسلمانوں کی پشیمانی ۲۵، ۲۳، ۲۱؛ مسلمانوں کی حمایت ۱۷؛ مسلمانوں کی سرزنش ۱۱؛ مسلمانوں کی عزت ۱۹؛ مسلمانوں کی فتح ۲۲؛ مسلمانوں کے رجحانات ۲۶

مسیحیت: دین مسیحیت قبول کرنا ۹

مشرکین: صدر اسلام کے مشرکین ۲۳؛ مشرکین کا عذاب ۲۳

مصلحت اندیشی: ناپسندیدہ مصلحت اندیشی ۱۳، ۱۵، ۱۶

ہدایت: ہدایت سے محرومیت کے اثرات ۷؛ ہدایت کا پیش خیمہ ۱۰؛ ہدایت کے موانع ۵

یہود: صدر اسلام کے یہود ۲۳؛ یہود سے دوستی ۱۳، ۱۳، ۲۰، ۲۳؛ یہود سے دوستی کے اسباب ۳؛ یہود سے محبت کے

اسباب ۳؛ یہود کا دین قبول کرنا ۹؛ یہود کا عذاب ۲۳؛ یہود کی جانب مائل ہونا ۲۱؛ یہود کی ولایت قبول کرنا ۲، ۶، ۱۱، ۱۳، ۲۰

آیت ۵۳

﴿وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ إِيَّاهُمْ لَمَعَكُمْ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَأَصْبَحُوا خَاسِرِينَ﴾.

اور صاحبان ایمان کہیں گے کہ کیا یہی لوگ ہیں جنہوں نے نام خدا پر سخت ترین قسمیں کھائی تھیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں تو اب ان کے اعمال برباد ہو گئے اور یہ خسارہ والے ہو گئے۔

۱۔ یہود و نصاریٰ تاکید کے ساتھ ان مسلمانوں کی مدد کرنے کی قسم کھاتے تھے، جن کے ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے۔ اہولاء الذین اقساموا باللہ جہد ایمانہم انہم لمعکم مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "اہولاء" یہود و نصاریٰ کی طرف اشارہ ہو اور "لمعکم" میں ان بیمار دل افراد کو مخاطب کیا گیا ہو، جو یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے تھے۔ کلمہ "جہد"، "اقسموا" کیلئے مفعول مطلق ہے، یعنی انہوں نے بہت بڑی قسم کھائی۔

۲۔ یہود و نصاریٰ اپنے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے والے مسلمانوں کی مدد کرنے سے عاجز تھے۔

اہولاء الذین اقساموا باللہ جہد ایمانہم انہم لمعکم جملہ "اہولاء..." کا ملامت آمیز لب و لہجہ اس چیز کی حکایت کرتا ہے کہ یہود و نصاریٰ عہد ینغمہ اکرم ﷺ میں اس طرح ذلیل و رسوا ہوئے کہ کمزور ایمان مسلمانوں کے ساتھ کیے گئے وعدوں اور معاہدوں پر عمل نہ کر سکے۔

۳۔ یہود و نصاریٰ عہد ینغمہ ﷺ میں نہ صرف اپنی شان و شوکت کھو بیٹھے، بلکہ ذلت و رسوائی سے دوچار ہوئے۔

اہولاء الذین اقساموا باللہ جہد ایمانہم انہم لمعکم

۲۔ فتح و کامرانی کے بعد حقیقی اور سچے مؤمنین نے ان فریب خوردہ مسلمانوں کی مذمت کی جو یہود و نصاریٰ سے آس

لگائے بیٹھے تھے۔ اہولاء الذین اقساموا باللہ جہد ایمانہم انہم لمعکم

۵۔ اجنبی کفار کے ساتھ وابستگی، بیمار دل اور کمزور ایمان لوگوں کی خاصیت ہے۔ اقساموا باللہ جہد ایمانہم انہم لمعکم
 ۶۔ کمزور ایمان مسلمانوں نے تاکید کے ساتھ یہود و نصاریٰ کی مدد کرنے کی قسمیں کھائی تھیں۔ اہولاء الذین اقساموا باللہ
 جہد ایمانہم انہم لمعکم مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "ہولائی" بیمار دل لوگوں کی طرف اشارہ ہو، جبکہ
 "معکم" کے خطاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہوں۔

۷۔ کمزور ایمان مسلمان یہود و نصاریٰ کے ساتھ اپنے عہد و پیمان پر پورا اترنے سے عاجز تھے۔ اہولاء الذین اقساموا
 باللہ جہد ایمانہم انہم لمعکم

۸۔ فتح و کامیابی کے بعد مؤمنین نے ان یہود و نصاریٰ کی سرزنش کی جو کمزور ایمان مسلمانوں کی مدد اور تعاون کی آس
 لگائے بیٹھے تھے۔ و یقول الذین آمنوا اہولاء الذین اقساموا ... انہم لمعکم

۹۔ ضعیف الایمان مسلمان بار بار قسمیں کھا کر مؤمنین کی مدد کے جھوٹے وعدے کرتے تھے۔

و یقول الذین آمنوا اہولاء الذین اقساموا باللہ جہد ایمانہم انہم لمعکم مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ
 جب "معکم" سے حقیقی مؤمنین کو مخاطب کیا گیا ہو، یعنی فتح و کامرانی کے بعد بعض مؤمنین نے بعض دوسرے مؤمنین
 سے یوں کہا "اہولاء..." اس صورت میں "ہولائی" کا مشار الیہ بیمار دل لوگ ہوں گے۔

۱۰۔ وعدے کی خلاف ورزی اور قسم کو توڑنا بیمار دل اور کمزور ایمان لوگوں کی خاصیت ہے۔ اہولاء الذین اقساموا
 باللہ جہد ایمانہم

۱۱۔ خدا کی قسم کھانا ایک بہت بڑا اور ذمہ داری عائد کرنے والا فعل ہے۔ اقساموا باللہ جہد ایمانہم

جملہ "اقسموا بالہ..." سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمنین کا بیمار دل لوگوں کی عہد شکنی پر سرزنش کرنے کا سبب یہ تھا کہ خدا
 کی قسم کھانے کے باوجود وہ مؤمنین کے ساتھ کیے گئے اپنے وعدے پر پورے نہیں اترے۔

۱۲۔ عہد پیغمبر ﷺ کے بعض مسلمانوں کے یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستانہ تعلقات ان کے گزشتہ نیک اعمال کی

تباہی کا موجب بنے۔ حبطت اعمالہم فاصبحوا خاسرین

۱۳۔ اہل ایمان کی طرف سے کفار کے ساتھ دوستانہ

روابط برقرار کرنا ان کے نیک اعمال کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ حبطت اعمالہم فاصبحوا خاسرین

۱۲۔ ہدایت خداوندی سے محروم لوگ ہمیشہ اپنے اعمال کی تباہی اور اپنے کردار سے نقصان اٹھانے کے خطرے سے

دوچار رہتے ہیں۔ ان الله لا يهدي القوم الظالمين ... حبطت اعمالہم فاصبحوا خاسرین

۱۵۔ انسان کے اچھے کردار کی تباہی، نقصان اور گھٹا ہے۔ حبطت اعمالہم فاصبحوا خاسرین

۱۶۔ یہود و نصاریٰ کی ولایت اور دوستی قبول کرنے والے لوگ اپنے دوستانہ روابط سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہتے

ہیں۔ حبطت اعمالہم فاصبحوا خاسرین اس احتمال کی بنا پر کہ جب "اعمالہم" سے مراد وہ کوششیں ہوں جو بیمار دل

لوگوں نے یہود و نصاریٰ سے دوستانہ روابط برقرار کرنے کیلئے انجام دیں، اس اساس پر خسارت سے مراد یہود و نصاریٰ

کے ساتھ استوار تعلقات سے فائدہ نہ اٹھانا ہوگا۔

۱۷۔ کفار کی محبت و ولایت قبول کرنے کا برا انجام ناکامی اور نقصان ہے۔ حبطت اعمالہم فاصبحوا خاسرین

۱۸۔ یہود و نصاریٰ کمزور ایمان مسلمانوں کے ساتھ استوار اپنے دوستانہ تعلقات سے فائدہ اٹھانے میں ناکام رہتے ہیں۔

حبطت اعمالہم فاصبحوا خاسرین مذکورہ بالا مطلب میں "ہولائی" کا بیمار دل مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے، جبکہ

معکم کے خطاب سے یہود و نصاریٰ مراد لئے گئے ہیں۔

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۳، ۶، ۸، ۱۲

اغیار: اغیار سے تعلقات ۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محرومیت ۱۳

عمل: عمل کا نابود ہونا ۱۵؛ عمل کی نابودی کے اسباب ۱۲، ۱۳، ۱۳

عیسائی:

صدر اسلام کے عیسائی ۳؛ عیسائی اور مسلمان ۱، ۲، ۸، ۱۸؛ عیسائیوں سے دوستی ۱، ۲؛ عیسائیوں سے دوستی کے اثرات ۱۲، ۱۶؛ عیسائیوں سے معاہدہ کرنا ۴؛ عیسائیوں کی امداد ۶؛ عیسائیوں کی ذلت ۳؛ عیسائیوں کی سرزنش ۸؛ عیسائیوں کی شکست ۱۸؛ عیسائیوں کی قسم ۱؛ عیسائیوں کی کمزوری ۲؛ عیسائیوں کی ولایت قبول کرنا ۱۶

قسم: خدا کی قسم ۱۱؛ قسم توڑنا ۱۰؛ قسم کے اثرات ۱۱

قلب: بیمار قلب انسان کی عہد شکنی ۱۰؛ بیمار قلب کی صفات ۵

کفار: کفار کی ولایت قبول کرنا ۱۴؛ کفار کے ساتھ دوستی ۱۴؛ کفار کے ساتھ نقصان ۱۴؛ کفار کے ساتھ دوستی کے اثرات ۱۳؛ کفار کے ساتھ رابطہ ۵

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۳، ۶، ۸، ۱۲؛ کمزور ایمان مسلمان ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۸؛ مسلمان اور عیسائی ۳، ۶، ۷؛ مسلمان اور یہودی ۳، ۶، ۷؛ مسلمانوں کی سرزنش ۳؛ مسلمانوں کی قسم ۶، ۹

مومنین: مومنین اور کفار ۱۳؛ مومنین کی امداد ۹

نقصان: نقصان کے اسباب ۱۳؛ نقصان کے موارد ۱۵

یہود: صدر اسلام کے یہود ۳؛ یہود اور مسلمان ۱، ۲، ۸، ۱۸؛ یہود سے دوستی ۱، ۲؛ یہود سے دوستی کے اثرات ۱۲، ۱۶؛ یہود سے معاہدہ کرنا ۴؛ یہود کی امداد ۶؛ یہود کی ذلت ۳؛ یہود کی سرزنش ۸؛ یہود کی شکست ۱۸؛ یہود کی قسم ۱؛ یہود کی کمزوری ۲؛ یہود کی ولایت قبول کرنا ۱۶

آیت ۵۳

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةً لَائِمَةً ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝﴾

ایمان والو تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پلٹ جائے گا۔ تو عنقریب خدا ایک قوم کو لے آئے گا جو اس کی محبوب اور اس سے محبت کرنے والی۔ مؤمنین کے سامنے خاکسار اور کفار کے سامنے صاحب عزت، راہ خدا میں جہاد کرنے والی اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے والی ہوگی۔ یہ فضل خدا ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور وہ صاحب وسعت اور علیم و دانا بھی ہے۔

۱۔ خداوند متعال نے مرتد لوگوں کی جگہ حقیقی مؤمنین کو لانے کی خوشخبری دیکر مؤمنین کو تسلی دی ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ اگر "من یرتد..." کا جواب شرط "فلا تحزنوا بارتدادہ" جیسا محذوف جملہ ہو تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے انہیں تسلی دی ہے۔

۲۔ مسلمانوں کے ارتداد یعنی انکے اسلام سے پھر جانے سے دین خدا کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچے گا۔

من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "من یرتد..." کا جواب شرط "فلن یضر دین اللہ" جیسا محذوف جملہ ہو، جبکہ جملہ "فسوف یاتی اللہ..." حقیقی جزا کی جگہ لایا گیا ہو، کیونکہ یہ اس جزا کی علت بیان کر رہا ہے۔

۳۔ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ جانا (ارتداد) ایک تعجب آور اور خلاف توقع فعل ہے۔

و من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم جملہ شرطیہ کے ذریعہ وجود میں آنے والے واقعہ کو خصوصاً اس کے وقوع کی مکمل آگاہی کے ساتھ بیان کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ اس طرح کا واقعہ وقوع پذیر ہونے کے لائق نہیں ہے۔

۳۔ یہود و نصاریٰ کی ولایت اور دوستی قبول کرنا ارتداد اور دین سے پلٹ جانا ہے۔ و من یتولہم منکم فانہ منہم ... یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ گذشتہ آیات کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ مرتد کا ایک مورد نظر مصداق وہ مسلمان ہیں جو خدا کی نہی کے باوجود یہود و نصاریٰ سے ولایتی اور دوستانہ روابط استوار کریں۔

۵۔ صدر اسلام کے بعض مسلمان یہود و نصاریٰ کی ولایت و دوستی قبول کمر کے مرتد ہو گئے۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض ... یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ

۶۔ بعض مسلمانوں کے ارتداد اور کفر کی جانب مائل ہونے کے باوجود دین خدا اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پھیلنا اور وسعت اختیار کرتا جائیگا۔ یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ

۷۔ انسانوں کا انسانی کمالات تک دسترسی حاصل کرنا خدا کی امداد اور توفیق پر موقوف ہے۔ فسوف یأتی اللہ بقوم سیر و سلوک کے انتخاب میں انسان کے خود مختار ہونے کے باوجود "یاتی" کو اللہ کی جانب نسبت دینے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اگر انسان بعض کمالات حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں تو یہ خدا کی امداد اور توفیق کی وجہ سے ہے۔

۸۔ خداوند متعال نے اپنے محبوب اور اس سے محبت کرنے والے، مؤمنین کے سامنے متواضع اور کفار کے سامنے سر بلند رہنے والے انتھک مجاہدین کے ظاہر ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ فسوف یأتی اللہ بقوم ... و لا یخافون لومة لائم
۹۔ خداوند متعال سے عشق، اس کا محبوب ہونا، اہل ایمان کے سامنے عجز و انکساری اور کفار کے مقابلے میں سر بلند رہنا حقیقی مومنین کی صفات میں سے ہے۔ فسوف یأتی اللہ بقوم ... اعزة علی الکافرین

۱۰۔ کفار کے ساتھ دوستانہ روابط برقرار کرنے کی صورت میں مسلمان خدا کی محبت سے محروم ہو جاتے ہیں۔

من یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم

۱۱۔ کفار (یہود و نصاریٰ) کے ساتھ دوستی، خدا کے ساتھ عشق سے ہم آہنگ نہیں ہے۔

و من يتولهم منكم ... فسوف ياتى الله بقوم يحبهم و يحبونه مورد بحث آیت کے گزشتہ آیات کے ساتھ ارتباط کو ملحوظ رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی مؤمنین کی مذکورہ خصوصیات کے ساتھ توصیف کرنا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ اسلام کے دعویدار کفار کی طرف مائل ہونے (من يتولهم منكم) کی صورت میں ان خصوصیات من جملہ خدا کی محبت اور عشق کی خصوصیت کے حامل نہیں ہو سکتے۔

۱۲۔ مؤمنین کے سامنے عجز و انکساری جبکہ کفار کے مقابلے میں پہاڑ کی مانند ثابت قدم و سر بلند رہنا ضروری ہے۔
اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين

۱۳۔ مؤمنین قابل قدر و احترام جبکہ کفار توہین و تحقیر کے لائق ہیں۔ اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين
۱۴۔ ایمان، کفار کے مقابلے میں عجز و انکساری کے ساتھ سازگار نہیں ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا من یرتد ... اعزة على الكافرين

۱۵۔ کفار (یہود و نصاریٰ...) کے ساتھ دوستی، ان کے سامنے عجز و انکساری اور اہل ایمان کے سامنے تکبر و غرور کا موجب بنتی ہے۔ من یرتد منکم عن دینہ ... اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين

۱۶۔ محبت خدا سے دل کا خالی ہونا، اہل ایمان سے بے مروتی اور کفار کے سامنے احساس حقارت کرنا قلبی بیماری اور کمزوری ایمان کی علامات میں سے ہیں۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض ... اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين
مورد بحث آیت کا گزشتہ آیات کے ساتھ ارتباط اس حقیقت کی وضاحت کرتا ہے کہ بیمار دل افراد "الذین فی قلوبہم مرض" مردوں کے زمرے میں آتے ہیں اور چونکہ حقیقی مؤمنین کی مذکورہ صفات مرتد افراد کے بالکل مد مقابل قرار پاتی ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والوں میں ان صفات کا نہ ہونا ان کی بیماری دل کی علامت ہے۔

۱۷۔ خداوند متعال نے انتھک، ثابت قدم و استوار، نڈر و بے باک اور دشمنان دین کی سرزنش کی پرواہ نہ کرنے والے مجاہدین کے ذریعے اپنے دین کے اعتلاء اور سر بلندی کی خوشخبری دی ہے۔ من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتى الله بقوم ... لا یخافون لومة لائم

۱۸۔ خداوند متعال نے ثابت قدم اور سر بلند مؤمنین کی موجودگی کے سائے میں اسلام کی جاویدانہ حیات اور ابدی فروغ کا ارادہ کیا ہے۔ فسوف یاتى الله بقوم ... اعزة على الكافرين یجہدون فی سبیل الله

۱۹۔ راہ خدا میں جہاد کرنا اور ملامت کرنے والے دشمنوں کی سرزنش سے نہ ڈرنا حقیقی مؤمنین کی خاصیت ہے۔
یجاہدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومة لائم

۲۰۔ خداوند متعال کی طرف سے عائد ذمہ داریوں اور فرائض کی انجام دہی کیلئے راہ خدا میں جہاد کرنا اور دشمنوں کی سرزنش سے بے اعتنائی برتنا لازمی ہے۔ یجاہدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومة لائم

۲۱۔ راہ خدا مؤمنین کی مسلسل جدوجہد کا محور و مرکز ہے۔ یجاہدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومة لائم
مذکورہ بالا مطلب میں جہاد سے جنگ و نبرد نہیں بلکہ اس کا لغوی معنی (سعی و کوشش اور جدوجہد) مراد ہے جبکہ فعل مضارع "یجہدون" مسلسل جدوجہد پر دلالت کرتا ہے۔

۲۲۔ مسلمانوں کو دین خدا کی سربلندی کیلئے جدوجہد سے روکنے کیلئے دشمنان دین سرزنش اور نفسیاتی جنگ کا حربہ استعمال کرتے ہیں۔ و لا یخافون لومة لائم

۲۳۔ حقیقی مؤمنین کبھی بھی ملامت کرنے والوں کی سرزنش کی وجہ سے جہاد و مبارزت سے دست بردار نہیں ہوتے۔
یجاہدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومة لائم

۲۴۔ حقیقی مؤمنین کبھی بھی دشمنوں کی ملامت کی وجہ سے عشق خدا سے دست بردار نہیں ہوتے اور نہ ہی مؤمنین کے سامنے عجز و انکساری اور کفار کے مقابلے میں سر بلند رہنے سے دستبردار ہوتے ہیں۔ یحبہم و یحبونہ ... و لا یخافون لومة لائم یہ اس بنا پر ہے جب جملہ "و لا یخافون ... صرف "یجاہدون" سے نہیں بلکہ ان تمام صفات کے ساتھ وابستہ ہو جو آیت کے گذشتہ حصوں میں بیان کی گئی ہیں۔

۲۵۔ جہاد سے گریز کرنا اور دشمنان دین کی لعنت ملامت سے ڈرنا دل کی بیماری اور ایمان کی کمزوری کی علامات میں سے ہے۔ فتری الذین فی قلوبہم مرض ... یجاہدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومة لائم

۲۶۔ اہل کفر کو دوست رکھنے والے راہ خدا میں جہاد کرنے سے منہ موڑ لیتے ہیں اور دشمنوں کی سرزنش کے خوف سے ہراسان و پریشان ہوتے ہیں۔ من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم

۲۷۔ اہل ایمان کے سامنے عجز و انکساری، کفار کے مقابلے میں سر بلند رکھنا، راہ خدا میں جہاد کرنا اور

دشمنوں کی لعنت ملامت سے بے اعتنائی برتنا محبت خداوندی کے حصول کا سبب بنتے ہیں۔ یحبہم و یحبونہ اذلة علی المؤمنین ... و لا یخافون لومة لائم بظاہر دکھائی دیتا ہے کہ "یحبہم و یحبونہ" کے بعد مذکورہ صفات "یحبہم" کی علت کے طور پر بیان کی گئی ہیں، یعنی چونکہ وہ ان صفات کے حامل ہیں لہذا خداوند متعال ان سے محبت کرتا ہے۔

۲۸۔ خداوند متعال کے عاشق؛ مؤمنین کے سامنے متواضع، کفار کے مقابلے میں سر بلند اور دشمنوں کی ملامت کی پروا نہ کرنے والے مجاہدین ہیں۔ یحبونہ اذلة علی المؤمنین ... یجاہدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومة لائم

۲۹۔ خدا کا عشق اور اس کا محبوب ہونا خدا کی طرف سے عطا کردہ تحفہ اور فضل ہے۔ یحبہم و یحبونہ ... ذلک فضل اللہ

۳۰۔ مؤمنین کے سامنے عجز و انکساری کی حالت اور کفار کے مقابلے میں سر بلندی خدا کا عطا کردہ تحفہ اور فضل ہے۔ اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین ... ذلک فضل اللہ

۳۱۔ راہ خدا میں جہاد کرنے اور دشمن کی ملامتوں سے بے اعتنائی برتنے کی توفیق بھی عطیہ اور فضل خداوندی ہے۔ یجاہدون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومة لائم ذلک فضل اللہ

۳۲۔ بیمار دل، کمزور ایمان کے مالک اور کفار کی ولایت و دوستی قبول کرنے والے افراد خداوند متعال کے خاص فضل سے محروم ہوتے ہیں۔ من یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم ... ذلک فضل اللہ

۳۳۔ خدا کے محبوب افراد کی فضیلتوں اور خصوصیات کا سرچشمہ مشیت الہی ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

۳۴۔ انسانی فضیلتوں اور کمالات تک دسترسی خدا کی مشیت پر موقوف ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

۳۵۔ خداوند متعال انتہائی وسیع فضل و احسان کا مالک ہے۔ ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء و اللہ واسع علیم

"ذلک فضل اللہ" کے قرینہ کی بنا پر "واسع" کا متعلق فضل و احسان کو قرار دیا گیا ہے، یعنی "واسع فضله و احسانه" اس کا فضل اور احسان بہت وسیع ہے۔

۳۶۔ خدا کے فضل و احسانات سے محروم ہونے کی اصل وجہ خدا کے فیض و بخشش کی کمی نہیں بلکہ خود انسان کی عدم قابلیت ہے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء و الله واسع علیم فضل خداوندی کے وسیع ہونے کا ذکر جسے "واسع" کی صفت کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے، اس مطلب کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا خاص فضل انسان کے شامل حال نہ ہو تو وہ خود قصور وار ہے، کیونکہ خداوند متعال کے فضل کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔

۳۷۔ خداوند متعال اپنے خاص فضل و احسان کے اہل اور قابل بندوں سے آگاہ ہے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء و الله واسع علیم مورد کی مناسبت سے علیم کا متعلق لوگوں کی وہ قابلیت ہے جس کی بنا پر خداوند متعال کا خاص فضل و احسان انہیں عطا ہوتا ہے۔

۳۸۔ خداوند متعال واسع (وسعت و جود کا مالک) اور علیم (مطلق آگاہ) ہے۔ و الله واسع علیم

۳۹۔ خداوند متعال کی لامحدود قدرت و غنا اور اس کا وسیع علم اس کی مشیت اور ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کی ضمانت دیتا ہے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء و الله واسع علیم

۴۰۔ خداوند متعال کا بندوں پر فضل و احسان ایک قانون اور نظام کے تحت انجام پاتا ہے۔

ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء و الله واسع علیم خدا کی مشیت کا تذکرہ کرنے کے بعد اس کے علم و آگاہی کا تذکرہ کرنے کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ خداوند متعال کسی دلیل کے بغیر بندوں پر فضل و احسان کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا، بلکہ ان کی لیاقت و قابلیت سے آگاہ ہونے کی وجہ سے یہ فعل انجام دیتا ہے۔

۴۱۔ مختلف افراد کو برتری عطا کرنے کیلئے ان کی صلاحیت و قابلیت سے دقیق آشنائی اور اچھی طرح چھان بین ضروری ہے۔ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء و الله واسع علیم منتخب اور برگزیدہ لوگوں پر خداوند متعال کے فضل و احسان کی وضاحت کرنے کے بعد خدا کے وسیع علم کے تذکرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امتیاز دینے والوں کیلئے علم و آگاہی لازمی شرط ہے۔

ارتداد: ارتداد کے موارد ۳؛ بے منطق ارتداد ۳؛ صدر اسلام میں ارتداد ۵

اسلام: اسلام کی جاودانی ۱۸

اسماء و صفات: علیم ۳۸؛ واسع ۳۸

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے محبت ۹، ۱۱، ۱۶، ۲۳، ۲۹؛ اللہ تعالیٰ کا احسان ۳۵؛ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۱۸؛ اللہ تعالیٰ کا علم ۳۷، ۳۹

اللہ تعالیٰ کا فضل ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۵، ۳۷؛ اللہ تعالیٰ کا فیض ۳۶؛ اللہ تعالیٰ کی امداد ۴۰؛

اللہ تعالیٰ کی بشارت ۱۷؛ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی ۳۹؛ اللہ تعالیٰ کی توفیق ۷؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۳۹؛ اللہ تعالیٰ کی محبت سے محرومیت ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی محبت کے اسباب ۲۷؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت ۳۳، ۳۳، ۳۹؛ اللہ تعالیٰ کے احسان کا قانون کے تحت ہونا ۳۰؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۱؛ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محرومیت ۳۶؛ اللہ تعالیٰ کے فضل کا قانون کے تحت ہونا ۳۰؛ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہدایا ۲۹، ۳۰، ۳۱

اللہ تعالیٰ کے دوست: ۸، ۹؛ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی استقامت ۲۸

انتیاز: امتیاز عطا کرنا ۳۱

انسان: ممتاز انسان ۳۷

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۳؛ کمزوری ایمان کی علامات ۱۶، ۲۵

تکامل: تکامل کے اسباب ۷، ۳۳

تواضع: تواضع کی اہمیت ۹؛ تواضع کے اثرات ۲۷

جہاد: جہاد ترک کرنے کے اسباب ۲۶؛ جہاد سے فرار کرنا ۲۵؛ جہاد کی اہمیت ۲۰؛ جہاد کے اثرات ۲۷؛ راہ خدا میں جہاد کرنا ۱۹، ۳۱

دشمن: دشمنوں کی سازش ۲۲؛ دشمنوں کی طرف سے لعنت ملامت ۱۷، ۲۰، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۳۱؛ دشمنوں کی طرف سے نفسیاتی جنگ ۲۲

خوف: خوف کے اسباب ۲۶؛ دشمنوں سے خوف ۲۵

دوستی: ناپسندیدہ دوستی ۱۰

دین: دین کو نقصان پہنچانا ۲؛ دین کی سربلندی ۱۷؛ دین کی سربلندی کی راہ میں حائل رکاوٹیں ۲۲؛ دین کی وسعت ۶

سبیل اللہ: ۲۰، ۲۱؛ شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل پیرا ہونا ۲۰

صلاحیت: صلاحیتوں کا کردار ۳۱

عیسائی: عیسائیوں سے دوستی ۳، ۵، ۱۱؛ عیسائیوں سے دوستی کے اثرات ۱۵؛ عیسائیوں کی ولایت قبول کرنا ۳، ۵

فضیلت: فضیلت کا سرچشمہ ۳۳

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۳۱

قلب: بیمار قلب کا محروم ہونا ۳۲؛ بیماری قلب کی علامات ۱۶، ۲۵

کفار: کفار سے دوستی ۱۱، ۳۲؛ کفار سے دوستی کے اثرات ۱۰، ۱۵؛ کفار کی تحقیر ۱۳؛ کفار کی ولایت قبول کرنا ۳۲؛ کفار کے ساتھ برتاؤ ۹؛ کفار کے سامنے تکبر ۱۲، ۲۴، ۳۰؛ کفار کے سامنے تواضع ۱۳، ۱۵؛ کفار کے مقابلے میں احساس حقارت ۱۶

کفار سے دوستی کرنے والے: ۲۶

مجاہدین: رضا کار مجاہدین ۱۴؛ مجاہدین اور دشمن ۲۸؛ مجاہدین اور کفار ۲۸، ۸؛ مجاہدین اور مؤمنین ۲۸، ۸؛ مجاہدین کا تواضع ۸، ۲۸؛ مجاہدین کی استقامت ۱۴؛ مجاہدین کی محبوبیت ۸

محبوبین: ۲۹؛ محبوبین کے فضائل ۳۳

محروم لوگ: فضل خدا سے محروم لوگ ۳۲

مسلمان: مسلمانوں کا ارتداد ۲، مسلمانوں کی کوشش ۲۲

ملامت کرنے والے: ملامت کرنے والوں کی مذمت

مؤمنین: کمزور ایمان مؤمنین ۳۲؛ مؤمنین اور دشمن ۱۹؛ مؤمنین اور کفار ۲۳؛ مؤمنین کا احترام ۱۳؛ مؤمنین کا تواضع ۲۳؛ مؤمنین کا جہاد ۱۹، ۲۳؛ مؤمنین کو بشارت ۱؛ مؤمنین کی استقامت ۱۸، ۱۹، ۲۳، ۲۳؛ مؤمنین کی خصوصیات ۱۹، ۲۱، ۲۳، ۲۳؛ مؤمنین کی دلجوئی ۱؛ مؤمنین کی شجاعت ۱۹؛ مؤمنین کی صفات ۹؛ مؤمنین کی کوشش ۲۱؛ مؤمنین کے ساتھ بے توجہی ۱۶؛ مؤمنین کے ساتھ تکبر ۱۵؛ مؤمنین کے ساتھ تواضع ۹، ۱۲، ۲۴، ۲۸، ۳۰

یہود: یہود سے دوستی ۳، ۱۱، ۵؛ یہود سے دوستی کے اثرات ۱۵؛ یہود کی ولایت قبول کرنا ۳، ۵

آیت ۵۵

﴿ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۝۵۵ ﴾

ایمان والوں بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔

۱۔ صرف خداوند متعال، پیغمبر اکرم ﷺ اور وہ مؤمنین جو متواضع، نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ ادا

کرنے والے ہیں وہی مومنین پر ولایت اور حکومت کا حق رکھتے ہیں۔ انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین آمنوا الذین ... و یؤتون الزکاة و ہم راکعون مذکورہ بالا مطلب میں رکوع کو خضوع یعنی لغوی معنی میں لیا گیا ہے۔

۲۔ خداوند متعال نے لوگوں کی سرپرستی کیلئے نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے مومنین میں سے ایک خاص شخص کا واضح علامت کے ساتھ تعارف کرایا ہے۔ انما ولیکم اللہ ... الذین یقیمون الصلاة و یؤتون الزکاة و ہم راکعون چونکہ جملہ "و ہم راکعون" جملہ حالیہ ہے اور اس کا عامل فعل "یؤتون" ہے، نیز کلمہ رکوع اپنے اصطلاحی معنی نماز میں مخصوص انداز سے جھکنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے، لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیان کی گئی صفات بالخصوص آخری صفت ایک خاص اشارہ کر رہی ہے، یعنی ایک معین شخص کا تعارف کر رہی ہے۔

۳۔ حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کرنا اس شخص کی علامت ہے جسے صدر اسلام کے مسلمانوں میں سے ان پر حکومت اور ولایت کیلئے معین کیا گیا ہے۔ و یؤتون الزکاة و ہم راکعون

۴۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وہ مومن انسان ہیں، جنہوں نے نماز قائم کی اور حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کی۔ الذین آمنوا الذین یقیمون الصلاة و یؤتون الزکاة و ہم راکعون مختلف اور متعدد شان نزول کے مطابق اس آیت شریفہ کی مورد نظر شخصیت حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

۵۔ صدر اسلام کے مومنین پر ولایت و سرپرستی کا حق صرف خدا، اس کے رسول ﷺ اور امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا ... و یؤتون الزکاة و ہم راکعون

۶۔ پیغمبر اکرم ﷺ اور شرائط کے حامل مومنین کی ولایت و رہبری ولایت خدا کے طول میں اور اس کی حاکمیت کا ایک جلوہ ہے۔ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا خبر کے جمع ہونے کے باوجود کلمہ ولی کو مفرد لانا اس حقیقت کی وضاحت کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور دوسرے واجد الشرائط افراد کی ولایت، ولایت خدا کے طول میں اور اس کا ایک جلوہ ہے۔

۷۔ نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ ہمیشہ قائم کرنا اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ کرنا مومنین پر حکومت و ولایت رکھنے کی قابلیت کی شرط ہے۔ انما ولیکم اللہ ... الذین یقیمون الصلاة و

يؤتون الزكاة و هم راعون نماز قائم کرنے کا مطلب اسے تمام شرائط کے ساتھ انجام دینا ہے، جبکہ فعل مضارع "يقيمون" اور "يؤتون" نماز کے قیام اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے استمرار اور تداوم پر دلالت کرتے ہیں۔

۸۔ صدقہ اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے دوران خضوع اور عجز و انکساری کا اظہار اہل ایمان پر حکومت و ولایت کا منصب سنبھالنے کی لازمی شرائط میں سے ہے۔ انما وليکم الله ... الذين يقيمون الصلاة و يؤتون الزكاة و هم راعون مذکورہ بالا مطلب میں رکوع کو اس کے لغوی یعنی خضوع کے معنی میں لیا گیا ہے۔

۹۔ اہل ایمان پر خدا، پیغمبر ﷺ اور واجد الشرائط مؤمنین کی ولایت کے علاوہ دوسری ہر قسم کی حکومت اور ولایت ایک نامشروع اور غیر قانونی ولایت و حکومت ہے۔ انما وليکم الله و رسوله و الذين آمنوا مذکورہ بالا مطلب کلمہ (انما) کے معنی حصر کو سامنے رکھتے ہوئے اخذ کیا گیا ہے۔

۱۰۔ ولایت خدا کو قبول کرنا، یہود و نصاریٰ اور دوسرے کفار کی ولایت قبول کرنے کے ساتھ سازگار اور ہم آہنگ نہیں ہے۔ و من يتولهم منهم فانه منهم ... انما وليکم الله و رسوله والذين آمنوا

۱۱۔ لوگوں کو غلط اور نادرست راہوں سے روکنے کے بعد ان کے سامنے صحیح لائحہ عمل پیش کرنا ان روشوں میں سے ایک ہے جو قرآن کریم نے ہدایت کیلئے اختیار کی ہیں۔ انما وليکم الله و رسوله و الذين آمنوا خداوند متعال نے مؤمنین کو کفار کی ناروا ولایت اور سرپرستی قبول کرنے سے منع کرنے کے بعد جملہ "انما وليکم..." کے ذریعے ولایت کے لائق افراد کا تعارف کرایا ہے اور ان کی ولایت کے قبول کرنے کی طرف مؤمنین کی راہنمائی کی ہے۔

۱۲۔ نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ایمان کی علامت ہے۔ الذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة و يؤتون الزكاة "الذين يقيمون الصلاة"، "الذين آمنوا" کیلئے صفت ہے۔

۱۳۔ خداوند متعال سے دائمی ارتباط اور محتاج لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنا ایمان کی علامت ہے۔ الذين آمنوا الذين يقيمون الصلاة و يؤتون الزكاة یہ مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ نماز کا قیام خدا کے ساتھ ارتباط کے ایک طریقہ کا بیان ہو، جبکہ زکوٰۃ کی ادائیگی محتاج لوگوں کی ضروریات پورا کرنے کے ایک مصداق کا بیان ہو۔

۱۳۔ مختلف عبادات اور دینی فرائض میں سے نماز، زکوٰۃ اور انفاق (راہ خدا میں مال خرچ کرنے) کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ الذین آمنوا الذین یقیمون الصلاة و یؤتون الزکاة

۱۵۔ زکوٰۃ اور انفاق کی نسبت نماز کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یقیمون الصلاة و یؤتون الزکاة نماز کو زکوٰۃ کی ادائیگی سے پہلے ذکر کرنا اس کی بالاتر اہمیت پر دلالت کرتا ہے۔

۱۶۔ انفاق اور محتاج لوگوں کی مدد کرتے وقت تواضع اور عجز و انکساری سے کام لینا انتہائی قابل قدر اور بلند و بالا مقام و منزلت کا حامل ہے۔ و یؤتون الزکاة و ہم راکعون یہ اس بنا پر ہے جب رکوع اپنے لغوی معنی یعنی خضوع میں استعمال ہوا ہو۔

۱۷۔ محبت، دوستی اور ولی و سرپرست کا انتخاب ہدایت و گمراہی میں بنیادی اور مؤثر کردار کا حامل ہے۔
انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا چونکہ مورد بحث آیہ شریفہ گذشتہ آیات کی طرف ناظر ہے اور گذشتہ آیات میں یہود و نصاریٰ کی ولایت قبول کرنے کو ہدایت الہی سے محرومیت کا سبب قرار دیا گیا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا، پیغمبر ﷺ اور لازمی شرائط کے حامل مؤمنین کی ولایت قبول کرنا ہدایت کا موجب بنتا ہے۔

۱۸۔ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کو امت کی ولایت و سرپرستی کیلئے حضرت علیؑ کو منصوب کرنے کا حکم دیا۔ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین آمنوا الذین ... یؤتون الزکاة و ہم راکعون حضرت امام باقرؑ فرماتے ہیں: "امر اللہ عزوجل رسولہ بولایۃ علی و انزل علیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین آمنوا..."^(۱) یعنی خداوند متعال نے اپنے رسول ﷺ کو حضرت علیؑ کی ولایت کا حکم دیا اور یہ آیہ شریفہ نازل فرمائی کہ "انما ولیکم اللہ و رسولہ..."

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور امیر المؤمنین علیؑ ۱۸؛ آنحضرت ﷺ کی ولایت ۱، ۵، ۶، ۹

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ۱، ۶؛ اللہ تعالیٰ کی ولایت ۱، ۵، ۶، ۹، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۲؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر ۱۸

(۱) کافی، ج ۱، ص ۲۸۹، ح ۴، نور الثقلین، ج ۱، ص ۶۴۶، ح ۲۶۴، الدر المنثور، ج ۳، ص ۱۰۵۔

امیر المؤمنین ؑ: امیر المؤمنین ؑ کا انتصاب ۱۸; امیر المؤمنین ؑ کا انفاق ۳; امیر المؤمنین ؑ کا ایمان ۳; امیر المؤمنین ؑ کی نماز ۳; امیر المؤمنین ؑ کی ولایت ۵، ۱۸; امیر المؤمنین ؑ کے فضائل ۳

انفاق (راہ خدا میں خرچ کرنا): انفاق کی اہمیت ۱۳، ۱۵; انفاق کے وقت تواضع ۱۶; حالت رکوع میں انفاق ۳، ۳
ایمان: ایمان کی علامات ۱۲، ۱۳

تربیت: تربیت کی روش ۱۱

حکومت: حکومت کی شرائط ۱; نامشروع حکومت ۹

خضوع: خضوع کی قدر و قیمت ۱۶

رہبر: رہبر کی شرائط ۸

زکوٰۃ: زکوٰۃ کی ادائیگی ۱، ۲، ۱۲; زکوٰۃ کی ادائیگی کی اہمیت ۴; زکوٰۃ کی ادائیگی کے آداب ۸; زکوٰۃ کی اہمیت ۱۳، ۱۵

سیاسی نظام: ۱، ۲، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰

عبادت: عبادت کی اہمیت ۱۳

عجز و انکساری: عجز و انکساری کی قدر و قیمت ۱۶

عیسائی: عیسائیوں کی ولایت ۱۰

کفار: کفار کی ولایت ۱۰

گمراہی: گمراہی کے اسباب ۱۷

لوگ: لوگوں کو خبردار کرنا ۱۱

محبت: محبت کے اثرات ۱۷

محتاج لوگ: محتاج لوگوں کی ضروریات پوری کرنا ۱۳، ۱۶

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۳

مؤمنین: ۳ مؤمنین پر ولایت ۱، ۳، ۵، ۷، ۸، ۹; مؤمنین کی ولایت ۱، ۲، ۶، ۹

نماز: نماز قائم کرنا ۱، ۲، ۱۲؛ نماز قائم کرنے کی اہمیت ۷؛ نماز کی اہمیت ۱۳، ۱۵
 ولایت: ولایت کا سرچشمہ ۲، ۳، ۵، ۶؛ ولایت کا کردار ۱۷؛ ولایت کی شرائط ۷، ۸
 ہدایت: ہدایت کی روش ۱۱؛ ہدایت کے اسباب ۱۷
 یہود و نہیہود کی ولایت ۱۰

آیت ۵۶

﴿وَمَنْ يَتَوَلَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ﴾

اور جو بھی اللہ، رسول اور صاحبان ایمان کو اپنا سرپرست بنائے گا تو اللہ کی ہی جماعت غالب آنے والی ہے۔
 ۱۔ وہ لوگ جو خداوند متعال، پیغمبر ﷺ اکرم اور لازمی شرائط کے حامل مؤمنین کی ولایت و سرپرستی قبول کرتے ہیں، حزب اللہ (خدا کے مددگاروں اور پیروکاروں) کے زمرے میں آتے ہیں۔ و من يتول الله و رسوله و الذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون "الذين آمنوا" ان مؤمنین کی طرف اشارہ ہے جن کا گزشتہ آیہ شریفہ میں ذکر ہوا ہے۔
 ۲۔ خداوند متعال، پیغمبر اکرم ﷺ اور مؤمنین سے محبت کرنے والے حزب اللہ کے زمرے میں آتے ہیں۔
 و من يتول الله و رسوله و الذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون یہ اس احتمال کی بنا پر ہے جب تولى کا معنی محبت کرنا ہو۔

۳۔ خداوند متعال، پیغمبر اکرم ﷺ اور ولایت کے قابل مؤمنین کی ولایت قبول کرنا ایک دوسرے سے مربوط ہیں اور جدا ہونے والے نہیں ہیں۔ و من يتول الله و رسوله والذين آمنوا فعل "يتول" کے بغیر "رسولہ" اور "الذين آمنوا" کو "اللہ" پر عطف کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ولایت باہم پیوستہ تھی اور ان میں سے کسی کی بھی ولایت کا انکار اور اس سے روگردانی ان تمام کی ولایت سے روگردانی کے مترادف ہے، چنانچہ گزشتہ آیہ شریفہ میں کلمہ ولی کو مفرد لانا اس مطلب کی تائید کرتا ہے۔

۳۔ صرف حزب اللہ (خدا کے مددگار اور پیروکار) ہی حتمی فتح سے ہمکنار ہونگے۔ فان حزب اللہ ہم الغالبون "ہم" کی ضمیر منفصل حصر پر دلالت کرتی ہے۔

۵۔ اہل ایمان کی فتح و کامیابی اس پر موقوف ہے کہ وہ ولایت الہی کو اپنا محور و مرکز قرار دیں۔ فان حزب اللہ ہم الغالبون ان اصحاب اور ساتھیوں کو جو کسی شخص کے ہم فکر ہوں اور اس کی پیروی کریں، اس شخص کی حزب (جماعت) کہا جاتا ہے۔ (لسان العرب)

۶۔ حزب اللہ کی تشکیل کا مرکز و محور خداوند متعال، رسول خدا ﷺ اور لازمی شرائط کے حامل مؤمنین کی اطاعت ہے۔ و من يتول الله و رسوله و الذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون

۷۔ فتح و کامیابی تک دسترسی پیدا کرنے میں قیادت اور منظم فعالیت انتہائی مؤثر کردار ادا کرتے ہیں۔ و من يتول الله و رسوله والذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون

۸۔ یہود و نصاریٰ اور دوسرے کفار کی ولایت قبول کرنے والے ناکامی اور یقینی شکست سے دوچار ہونگے۔

و من يتولهم منكم فانه منهم ... والذين آمنوا فان حزب الله هم الغالبون ممکن ہے جملہ "فان حزب اللہ..." کا حصر ان لوگوں کے غلط و ہم و گمان کی طرف اشارہ ہو جو مسلمانوں کی ممکنہ شکست (نخشی ان تصینا دائرۃ) سے محفوظ رہنے کیلئے کفار کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کے درپے تھے۔

۹۔ حزب اللہ اپنی عاقبت کے بارے میں ہر قسم کے خوف و خطر سے آزاد اور اپنے کامیاب مستقبل کے بارے میں مطمئن ہوتے ہیں۔ فان حزب اللہ ہم الغالبون

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کی اطاعت ۶؛ آنحضرت ﷺ کی ولایت ۱، ۳؛ آنحضرت ﷺ کے دوست ۲
اتحاد: اتحاد کے اثرات ۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی اطاعت ۶؛ اللہ تعالیٰ کی ولایت ۱، ۳؛ اللہ تعالیٰ کے اثرات ۵؛ اللہ تعالیٰ کے دوست ۲
تنظیمی فعالیت: تنظیمی فعالیت کی اہمیت ۷

حزب اللہ: ۱، ۲، ۶

حزب اللہ کا اطمینان ۹؛ حزب اللہ کی شجاعت ۹؛ حزب اللہ کی کامیابی ۳

شکست: شکست کا پیش خیمہ ۸

عیسائی: عیسائیوں کی ولایت قبول کرنا ۸

فتح: فتح کی شرائط ۵؛ فتح کے اسباب ۷

قیادت: قیادت کا مؤثر کردار ۷

کفار: کفار کی ولایت کے اثرات ۸

مؤمنین: مؤمنین کا اتحاد ۳؛ مؤمنین کی اطاعت ۶؛ مؤمنین کی فتح ۵؛ مؤمنین کی ولایت ۱، ۳؛ مؤمنین کے دوست ۲

یہود: یہود کی ولایت قبول کرنا ۸

آیت ۵۷

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوءًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَالْكَفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ كُنتُم مِّنْ مُّؤْمِنِينَ﴾

ایمان والو! خبردار اہل کتاب میں جن لوگوں نے تمہارے دین کو مذاق اور تماشہ بنا لیا ہے اور دیگر کفار کو بھی اپنا ولی اور سرپرست نہ بنانا اور اللہ سے ڈرتے رہنا اگر تم واقعی صاحب ایمان ہو۔

۱۔ عہد پیغمبر ﷺ میں بعض اہل کتاب دین اسلام کو بچوں کا کھیل اور وقت گزرنے کا ذریعہ خیال کرتے ہوئے اس

کا مذاق اڑاتے تھے۔ لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوءًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ

۲۔ ان لوگوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار کرنے سے اجتناب لازمی ہے جو دین اسلام اور معارف الہی کا تمسخر

اڑاتے اور اسے لغو و بیہودہ خیال کرتے ہوں۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا

دینکم ہزوا و لعباً ... اولیاء (ہزوا) کا معنی ہنسنا اور مذاق اڑانا ہے۔

۳۔ کفار کی ولایت قبول کرنے اور ان سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے سے اجتناب لازمی ہے۔ لا تتخذوا ...
الکفار اولیاء

۴۔ اہل کتاب سے دوستانہ اور ولایتی تعلقات استوار کرنے کو حرام قرار دینے کی دلیل یہ ہے کہ ان میں سے بعض، اسلامی مقدسات کی بے احترامی کرتے تھے۔ لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہزوا و لعباً من الذین اتوا الكتاب ... اولیاء جملہ "اتخذوا..." کے ذریعے "الذین" کی وضاحت کرنے کا مقصد وہ علت بیان کرنا ہے جس کی بنا پر اہل کتاب کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

۵۔ بعض اہل کتاب نے اسلام کے ساتھ کفار کی لڑائی میں کفار کا ساتھ دیا۔ لا تتخذوا الذین ... من الذین اتوا الكتاب من قبلکم والکفار اولیاء

۶۔ اسلام کی تمسخر آمیز تصویر کھینچنا اور اسے لہو و لعب اور سرگرمی کا ایک ذریعہ قرار دینا مسلمانوں کے خلاف اہل کتاب کی پروپیگنڈا مہم کا ایک طریقہ تھا۔ الذین اتخذوا دینکم ہزوا و لعباً من الذین اتوا الكتاب

۷۔ آسمانی کتب کے پیروکاروں کی طرف سے اسلام اور معارف الہی کا تمسخر اڑانا انتہائی گھٹیا اور خلاف توقع فعل تھا۔ الذین اتخذوا دینکم ہزوا و لعباً من الذین اتوا الكتاب یہود و نصاریٰ کا "الذین اتوا الكتاب" کے ذریعے تذکرہ کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ، چونکہ وہ اہل کتاب اور الہی تعلیمات سے آشنا ہیں، لہذا انہیں دین اسلام جیسے الہی تعلیمات کے مجموعے کا، مقابلہ کرتے ہوئے تمسخر نہیں اڑانا چاہیئے۔

۸۔ اگر اہل کتاب اسلامی مقدسات اور الہی تعلیمات کا احترام کریں اور ان کی ہتک حرمت سے باز رہیں تو اس صورت میں ان سے تعلقات استوار کرنا جائز ہے۔ لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہزوا و لعباً جملہ "الذین اتخذوا" اس علت کی طرف اشارہ ہے جس کی بنا پر اہل کتاب سے تعلقات استوار کرنا حرام قرار دیا گیا ہے، بنا بریں اگر وہ دین اسلام کو قابل احترام سمجھیں تو اس صورت میں ان سے تعلقات برقرار کرنا جائز ہے۔

۹۔ اسلام کی عزت و احترام محفوظ رکھنا وہ لازمی اصول ہے جسے اغیار کے ساتھ تعلقات استوار کرتے

وقت لمحوظ رکھنا چاہیئے۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہزوا و لعباً ... اولیاء

۱۰۔ اسلام ایک حکیمانہ دین ہے جو یہودہ و تمسخر آمیز احکام سے پاک و پاکیزہ ہے۔ لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہزوا و لعباً ... اولیاء

۱۱۔ دین اور احکام الہی کا تمسخر اڑانا اور اسے ہنسی مذاق کا ذریعہ قرار دینا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے۔
لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہزوا و لعباً ... اولیاء چونکہ دین کا تمسخر اڑانے والوں کو اپنے سے دور رکھنا اور ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرنے سے گریز کرنا چاہیئے، لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احکام خداوندی کا مذاق اڑانا کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے۔

۱۲۔ صدر اسلام کے بعض مسلمان اہل کتاب اور دیگر کفار کی دین سے دشمنی کے باوجود ان کی ولایت اور دوستی قبول کرتے تھے۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الذین ... اولیاء واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین جملہ "واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین" کے مذمت آمیز لب و لہجے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مسلمان کفار کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار کیے ہوئے تھے۔
۱۳۔ اسلام کا تمسخر اڑانے والوں کی اور کفار کی ولایت و دوستی کو قبول کرنا ایمان و تقویٰ کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ و اتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین

۱۴۔ تقویٰ اختیار کرنا اور خوف خدا رکھنا، ایمان کا لازمہ ہے۔ و اتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین

۱۵۔ دشمنان دین سے برائت و بیزاری تقویٰ و ایمان کی علامت ہے۔ لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہزوا ... اولیاء واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین

احکام: احکام کا فلسفہ ۳

اسلام: اسلام کا تقدس ۸، ۹؛ اسلام کا مذاق اڑانا ۱، ۲، ۶، ۷، ۱۳؛ اسلام کا مقابلہ ۶؛ اسلام کی خصوصیت ۱۰؛ اسلامی تعلیمات ۱۰؛ صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۱۲

اغیار: اغیار سے رابطہ برقرار کرنے کے اصول ۸، ۹، ۱۳

اہل کتاب: اہل کتاب اور اسلام ۱، ۵، ۶، ۷؛ اہل کتاب اور کفار ۵؛ اہل کتاب کا رویہ ۶؛ اہل کتاب کی دشمنی ۱۲؛ اہل کتاب کی طرف سے مذاق ۱، ۷؛ اہل کتاب کی ولایت قبول کرنا ۱۲؛ اہل کتاب کے ساتھ دوستی ۳، ۱۲؛ اہل کتاب کے ساتھ رابطہ ۸

ایمان: ایمان کی علامات ۱۵؛ ایمان کے اثرات ۱۳، ۱۳

تبرا: تبرا کے اثرات ۱۵؛ تبرا کے موارد ۲

تقویٰ: تقویٰ کی علامات ۱۵؛ تقویٰ کے اثرات ۱۳؛ تقویٰ کے اسباب ۱۳

خوف: اللہ تعالیٰ کا خوف ۱۳

دشمن: دشمنوں سے تبرا ۱۵

دوستی: حرام دوستی ۳

دین: دین کا مذاق اڑانے کا گناہ ۱۱

سیاسی نظام: ۹

کفار: کفار اور اسلام ۵؛ کفار کی دشمنی ۱۲؛ کفار کی ولایت سے گریز ۳؛ کفار کی ولایت قبول کرنا ۳، ۱۳؛ کفار کے ساتھ دوستی ۱۲، ۱۳؛ کفار کے ساتھ دوستی سے اجتناب ۳

گناہ: گناہ کبیرہ ۱۱

محرمات: ۳

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۱۲؛ مسلمان اور اہل کتاب ۱۲؛ مسلمان اور کفار ۱۲

مقدسات: مقدسات کی ہتک حرمت ۳

ولائی رابطہ: ۳

﴿وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ﴾

اور جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو یہ اس کو مذاق اور کھیل بنا لیتے ہیں اس لئے کہ یہ بالکل بے عقل قوم ہیں۔

۱۔ صدر اسلام کے بعض اہل کتاب اور کفار نماز کا تمسخر اڑاتے اور اسے ہنسی مذاق کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

و اذا ناديتم الى الصلاة اتخذوها هزواً و لعباً مذکورہ بالا مطلب میں "اتخذوها" کی ضمیر فاعلی گزشتہ آیہ شریفہ میں موجود "الذين اتوا الكتاب" اور "الكفار" کی طرف لوٹائی گئی ہے۔

۲۔ کفار اور بعض اہل کتاب کے خیال میں نماز کی صدا دینا (اذان) ایک تمسخر آمیز اور بیہودہ آواز تھی۔

و اذا ناديتم الى الصلاة اتخذوها هزواً و لعباً یہ اس احتمال کی بنا پر ہے جب "اتخذوها" کی ضمیر مفعولی "ناديتم" سے حاصل ہونے والے مصدر "مناداة" کی طرف لوٹ رہی ہو۔

۳۔ کفار اور اہل کتاب نے نماز اور اذان کا تمسخر اڑاتے ہوئے اسے ہنسی مذاق کا ذریعہ قرار دیا جو اسلام کے خلاف ان

کی پروپیگنڈا مہم کا حصہ تھا۔ و اذا ناديتم الى الصلاة اتخذوها هزواً و لعباً

۴۔ ان لوگوں سے دوستانہ تعلقات استوار کرنا حرام ہے جو نماز اور اذان کو ہنسی مذاق کا ذریعہ سمجھیں اور اس کا تمسخر

اڑائیں۔ لا تتخذوا الذين اتخذوا دينكم هزواً و لعباً ... و اذا ناديتم الى الصلاة

۵۔ بعض اہل کتاب کی طرف سے نماز اور اذان کا تمسخر اڑانا، ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار کرنے کو حرام قرار

دینے کی دلیل ہے۔ لا تتخذوا الذين ... اذا ناديتم الى الصلاة اتخذوها هزواً و لعباً

۶۔ اذان، نماز اور دوسرے دینی شعائر کا مذاق اڑانا گناہ کبیرہ ہے۔ و اذا ناديتم الى الصلاة اتخذوها هزواً و لعباً

چونکہ نماز، اذان یا دوسرے دینی شعائر کا مذاق اڑانے والوں کو دھتکارتے ہوئے ان سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے

سے گریز کرنا چاہیئے، لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز، اذان

اور دوسرے دینی شعائر کا مذاق اڑانا گناہ کبیرہ کے زمرے میں آتا ہے۔

۷۔ ان لوگوں سے بھی دوستانہ تعلقات استوار کرنا حرام ہے جو بعض دینی احکام (شعائر) کا مذاق بناتے ہوئے ان کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ لا تتخذوا الذین ... و اذا نادیتم الی الصلاة اتخذوها ہزواً و لعباً دین کا تمسخر اڑانے والوں کے ساتھ دوستی کی حرمت بیان کرنے کے بعد نماز کا مذاق اڑانے والوں سے دوستی کی حرمت کا تذکرہ اس نکتہ کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے کہ اسلام کے احکام میں سے کسی ایک بھی حکم کا تمسخر اڑانا دین کا مذاق اڑانے کا مصداق ہے اور اس کا حکم بھی وہی ہوگا یعنی اس سے روابط برقرار کرنا بھی حرام ہے۔

۸۔ نماز اور اذان، دین کے مقدس شعائر اور بنیادی ارکان میں سے ہیں۔ الذین اتخذوا دینکم ہزواً ... و اذا نادیتم الی الصلاة اتخذوها ہزواً و لعباً مورد بحث آیت نے نماز اور اذان کے تمسخر کو دین کا مذاق اڑانے کا ایک نمونہ قرار دیا ہے اور نماز و اذان پر دین کا اطلاق اس بات کی علامت ہے کہ یہ دو دین کے اساسی ارکان میں سے ہیں۔

۹۔ دین اسلام کے احکام اور شعائر کا مذاق اڑانے کی اصل وجہ کم عقلی ہے۔ اتخذوا دینکم ہزواً ... ذلك بانهم قوم لا یعقلون

۱۰۔ اہل کتاب اور دوسرے کفار دین اسلام اور اس کے احکام اور شعائر کا تمسخر اڑانے کی وجہ سے بیوقوف، نادان اور کم عقل لوگ ہیں۔ اتخذوا دینکم ہزواً ... ذلك بانهم قوم لا یعقلون مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "لا یعقلون" فعل لازم ہو، یعنی اہل کتاب اور کفار عقل اور کافی فکر سے عاری ہیں، چنانچہ "لا یعقلون" کو "قوم" کی جانب کہ جو ان کے خاص سماجی تاروپود پر دلالت کرتا ہے اسناد دینا مذکورہ مطلب کی تائید کرتا ہے۔

۱۱۔ کفار کی طرف سے دین اسلام کے احکام اور شعائر کا تمسخر اڑانے کی اصل وجہ ان کا احکام و شعائر دین میں غور و فکر نہ کرنا ہے۔ اتخذوها ہزواً و لعباً ذلك بانهم قوم لا یعقلون

مذکورہ بالا مطلب میں "لا یعقلون" کو فعل متعدی لیا گیا ہے اور اس کا مفعول، محذوف فرض کیا گیا ہے یعنی "لا یعقلون الدین و الصلاة و..." وہ دین اور نماز وغیرہ میں غور و فکر نہیں کرتے۔

۱۲۔ دین اور اس کے احکام و شعائر کی حقانیت کے بارے میں غور و فکر اور تدبر نہ کرنے کی وجہ سے خداوند متعال نے اہل کتاب کی مذمت کی ہے۔

ذلك بانهم قوم لا يعقلون

۱۳۔ دین اسلام اور اس کے احکام و شعائر کی اساس و بنیاد عقل اور منطق ہے۔ اتخذوها هزوا، لعبا ذلك بانهم قوم لا يعقلون

۱۴۔ منطقی اور عقلی نگاہ سے دین اسلام کی طرف دیکھنا، اس کی حقانیت، لیاقت اور ضروری ہونے کے بارے میں اطمینان کا موجب بنتا ہے۔ اتخذوا هزوا و لعبا ... ذلك بانهم قوم لا يعقلون

احکام: ۳، ۵، ۷ احکام کا فلسفہ ۵؛ احکام کا مذاق اڑانا ۷، ۱۰؛ احکام کے تمسخر اڑانے کا سرچشمہ ۹ احکام کے مبانی ۱۳
اذان: اذان کا مذاق اڑانا ۲، ۳، ۳، ۵؛ اذان کی اہمیت ۸؛ اذان کے تمسخر اڑانے کا گناہ ۶
اسلام: اسلام کا تمسخر اڑانا ۱۱، ۱۰؛ اسلام کا مقابلہ کرنا ۳؛ اسلام کی حقانیت ۱۳؛ اسلام کی خصوصیت ۱۳؛ صدر اسلام کی تاریخ ۱

اغیار اغیار کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے اصول ۳، ۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے مذمتیں ۱۲

اہل کتاب: اہل کتاب اور اسلام ۳؛ اہل کتاب کی جہالت ۱۰؛ اہل کتاب کی سرزنش ۱۲؛ اہل کتاب کی طرف سے تمسخر ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۰

تمسخر اڑانے والے: تمسخر اڑانے والوں سے دوستی ۳، ۷

ثقافتی نظام: ۳

جہالت: جہالت کے اثرات ۹

جہلاء: ۱۰ دوستی: حرام دوستی ۳، ۵، ۷

دین: دین کا مذاق اڑانے کا سبب ۹؛ دین کی حقانیت ۱۲؛ دین کے ارکان ۸؛ دین کے شعائر ۸؛ دین کے مبانی ۱۳؛ دین میں غور و فکر ۱۱، ۱۲، ۱۳

شعائر: شعائر کا مذاق اڑانا ۷، ۱۰، ۱۱؛ شعائر کے مذاق اڑانے کا سرچشمہ ۹؛ شعائر کے مذاق اڑانے کا

عقل: قل کا نقش و کردار ۱۳

غور و فکر: غور و فکر کے اثرات ۱۳؛ غور و فکر نہ کرنے کی مذمت ۱۲؛ غور و فکر نہ کرنے کے اثرات ۱۱
کفار: کفار اور اسلام ۳؛ کفار کی جہالت ۱۰؛ کفار کی طرف سے تمسخر ۱، ۲، ۳، ۱۰؛ کفار کی طرف سے تمسخر اڑانے کی
اصل وجہ ۱۱؛ کفار کے ساتھ دوستی ۵

گناہ: بیرہ گناہ ۶

محرمات: ۳، ۵، ۷

معاشرت: معاشرت کے آداب ۷

معاشرہ: معاشرتی روابط کے اصول

نماز: نماز کا تمسخر اڑانے کا گناہ ۶؛ نماز کا مذاق اڑانا ۱، ۳، ۴، ۵؛ نماز کی اہمیت ۸

آیت ۵۹

﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ مِن قَبْلُ وَأَنَّ أَكْثَرَكُمْ فَاسِقُونَ﴾

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب کیا تم ہم سے صرف اس بات پر ناراض ہو کہ ہم اللہ اور اس نے جو کچھ ہماری
طرف یا ہم سے پہلے نازل کیا ہے ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور تمہاری اکثریت فاسق اور نافرمان ہے۔

۱۔ اہل کتاب مسلمانوں پر بے جا تنقید کرتے اور بلا وجہ ان سے ناراض ہوتے تھے۔ قل یا اہل الكتاب هل تنقمون

منا الا ان آمننا بالله

۲۔ مؤمنین کے خداوند متعال، قرآن کریم اور آسمانی کتب پر ایمان کو تنقید کا نشانہ بنانے کی وجہ سے خداوند متعال نے

اہل کتاب کی مذمت کی ہے۔ قل یا اہل الكتاب هل تنقمون منا الا ان آمننا

باللہ ... و ما انزل من قبل

۳۔ خداوند متعال، قرآن کریم اور تمام آسمانی کتب پر مسلمانوں کے ایمان رکھنے کی وجہ سے اہل کتاب نے نماز اور دوسرے اسلامی شعائر کا تمسخر اڑایا۔ قل یا اهل الكتاب هل تنقمون منا الا ان آمننا باللہ ... و ما انزل من قبل مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب، "ان آمننا"، محذوف لام کے ذریعے وہ علت بیان کر رہا ہو جس کی بنا پر اہل کتاب مسلمانوں سے ناخوش اور ناراض ہوتے تھے، یعنی "ما تنقمون منا ديننا و صلاتنا لشيء الا لايماننا باللہ ..."

۴۔ پیغمبر اکرم ﷺ کو اہل کتاب کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف اپنائی جانے والی خود غرضی پر مشتمل حکمت عملی کے خلاف مقابلہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ قل یا اهل الكتاب هل تنقمون منا الا ان آمننا باللہ ۵۔ دشمنوں کی طرف سے اسلام و مسلمین کے خلاف ہونے والی پروپیگنڈا مہم کا صحیح طریقے سے مقابلہ کرنا چاہیئے۔ قل یا اهل الكتاب هل تنقمون منا الا ان آمننا باللہ

۶۔ خداوند متعال اور قرآن کریم پر ایمان لانے والوں کا فریضہ ہے کہ تمام آسمانی کتب پر ایمان لائیں۔ هل تنقمون منا الا ان آمننا باللہ و ما انزل الينا و ما انزل من قبل

۷۔ قرآن کریم دوسری آسمانی کتب سے افضل و برتر ہے۔ آمننا باللہ و ما انزل الينا و ما انزل من قبل اگرچہ آسمانی کتب زمانے کے لحاظ سے مقدم ہیں لیکن اس کے باوجود "ما انزل الينا کو ما انزل من قبل" سے پہلے ذکر کرنا مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔

۸۔ رسول خدا ﷺ کے دور کے اہل کتاب اس بات کی اہلیت نہیں رکھتے تھے کہ تورات اور انجیل کو ان کی طرف منسوب کیا جائے۔ و ما انزل من قبل عبارت کے سیاق و سباق کا تقاضا یہ تھا کہ "ما انزل من قبل" کے بجائے "ما انزل اليكم" کہا جاتا، لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس تبدیلی کا مقصد یہ حقیقت بیان کرنا تھا کہ اہل کتاب تورات اور انجیل کے مضامین و احکام کے پابند نہیں رہے، لہذا وہ اس بات کی اہلیت نہیں رکھتے کہ آسمانی کتب کو کسی بھی طرح ان کی طرف منسوب کیا جائے۔

۹۔ چونکہ مسلمانوں کا ایمان اور عقیدہ تھا کہ اہل کتاب کی اکثریت فاسق ہے، لہذا یہ چیز باعث بنی کہ وہ اہل ایمان پر بے جا تنقید کریں اور بلا وجہ ناراض

ہوں۔ هل تنقمون منا الا ان آمننا بالله ... و ان اکثرکم فاسقون یہ اس احتمال کی بنا پر کہ جب، "ان اکثرکم"، "اللہ" پر عطف ہو، یعنی آمنابان اکثرکم فاسقون

۱۰۔ اکثر یہودی اور عیسائی اپنی آسمانی تعلیمات سے بھٹکے اور ان سے کٹے ہوئے لوگ ہیں۔ و ان اکثرکم فاسقون عام طور پر فاسق اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اپنے دین کے بعض یا تمام احکام کی پابندی نہ کرے۔ (مفردات راغب)

۱۱۔ اہل کتاب کا فسق و فجور اور گناہ ان علل و اسباب میں سے ایک ہے، جو انہیں مسلمانوں کو تنقید کا نشانہ بنانے پر اکساتے تھے۔ قل یا اهل الكتاب هل تنقمون منا الا ... و ان اکثرکم فاسقون

مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "ان اکثرکم..." محذوف لام کے ذریعے "هل تنقمون" کیلئے مفعول لہ ہو۔ اس صورت میں "ان اکثرکم..." محذوف پر عطف ہوگا، یعنی "انما تنقمون منا ایماننا بالله ... لکذا و کذا و لان اکثرکم فاسقون یا پھر اسے "ان آمننا..." پر عطف قرار دیا جائے البتہ یہ اس صورت میں ہے جب "ان آمننا" خود علت بیان کر رہا ہو، یعنی "ما تنقمون منا دیننا و صلاتنا الا لایماننا و لان اکثرکم فاسقون"

۱۲۔ دین اور شعائر الہی کا تمسخر اڑانے کی اصلی وجہ فسق، (احکام خداوندی کو پس پشت ڈالنا) ہے۔ اتخذوا دینکم ہزوا و لعبا ... و ان اکثرکم فاسقون جملہ "هل تنقمون..." کا مصداق وہی نماز اور دینی احکام کا مذاق اڑانا ہے، لہذا فسق کہ جسے "تنقمون" کی علت قرار دیا گیا ہے، درحقیقت دین کا تمسخر اڑانے کی بھی علت ہے۔

۱۳۔ اکثر اہل کتاب انتہائی خود خواہ اور بے انصاف لوگ ہیں۔ هل تنقمون منا الا ان آمننا بالله ... و ان اکثرکم فاسقون ممکن ہے جملہ "و ان اکثرکم..." جملہ حالیہ اور اس کا مقصد اہل کتاب کی انتہائی بے انصافی ثابت کرنا ہو، یعنی اے اہل کتاب جبکہ تم خود فاسق و فاجر ہو، اس کے باوجود برتر اقدار اور معقول ترین اعتقادات پر مشتمل ہمارے ایمان کی وجہ سے ہمیں تنقید کا نشانہ بناتے ہو؟

۱۴۔ چند گنے چنے اہل کتاب ہی اپنے دین اور شریعت کے پابند تھے۔ و ان اکثرکم فاسقون

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور اہل کتاب ۳; آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش ۲

اہل کتاب: اہل کتاب اور انجیل ۸; اہل کتاب اور تورات ۸; اہل کتاب اور مسلمین ۱، ۳، ۹، ۱۱; اہل کتاب اور مؤمنین ۲; اہل کتاب کا فسق ۱۱; اہل کتاب کا مقابلہ ۳; اہل کتاب کی اکثریت ۱۳; اہل کتاب کی اکثریت کا فسق ۹; اہل کتاب کی بے انصافی ۱۳; اہل کتاب کی پابند اقلیت ۱۳; اہل کتاب کی تنقید ۱، ۲، ۹، ۱۱; اہل کتاب کی حکمت عملی ۳; اہل کتاب کی خودخواہی ۱۳; اہل کتاب کی سرزنش ۲; اہل کتاب کی طرف سے تمسخر ۳; صالح اہل کتاب ۱۳; صدر اسلام کے اہل کتاب ۸

ایمان: آسمانی کتب پر ایمان ۲، ۳، ۶; ایمان کا متعلق ۲، ۳، ۶; خدا پر ایمان ۲، ۳، ۶; قرآن کریم پر ایمان ۲، ۳، ۶

تنقید: ناپسندیدہ تنقید ۱; ناپسندیدہ تنقید کا پیش خیمہ ۹، ۱۱

ثقافتی یلغار: ثقافتی یلغار کا مقابلہ ۵

دشمن: دشمنوں کا مقابلہ ۵; دشمنوں کا پروپیگینڈا ۵

دین: دین کا تمسخر اڑانے کا سرچشمہ ۱۲

شعائر: شعائر کا تمسخر اڑانا ۳; شعائر کا تمسخر اڑانے کا سرچشمہ ۱۲

عیسائی: عیسائیوں کی اکثریت کا منحرف ہونا ۱۰

فسق: فسق کے اثرات ۱۱، ۱۲; فسق کا مفہوم ۱۲

قرآن کریم: قرآن کریم اور آسمانی کتب ۴; قرآن کریم کی فضیلت ۴

مسلمان: مسلمانوں کا ایمان ۳; مسلمانوں کا عقیدہ ۹

منحرفین: ۱۰

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۶

نماز: نماز کا مذاق اڑانا ۳

یہود: یہود کی اکثریت کا منحرف ہونا ۱۰

آیت ۶۰

﴿قُلْ هَلْ أَنْبِئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذَلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْفِرْدَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولَئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ﴾.

کہہ دیجئے کیا ہم تم کو خدا کے نزدیک ایک منزل کے اعتبار سے اس سے بدتر عیب کی خبر دیں کہ جس پر خدا نے لعنت اور غضب نازل کیا ہے اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا ہے اور جس نے بھی طاغوت کی عبادت کی ہے وہ جگہ کے اعتبار سے بدترین اور سیدھے راستے سے انتہائی بہکا ہوا ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ اہل کتاب کو ان کے ہم عقیدہ لوگوں کے گھٹیا ماضی کی طرف متوجہ کر کے ان کے ننگ و عار والے ماضی کو فاش کریں۔ قل هل انبئکم بشر من ذلك

۲۔ اہل کتاب خود اس سے بدتر راستے پر گامزن تھے جسے وہ مؤمنین کیلئے ناروا خیال کرتے تھے۔

قل هل انبئکم بشر من ذلك مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ ممکن ہے "ذلک" کا مشار الیہ تمام انبیاء اور آسمانی کتب پر مؤمنین کا ایمان ہو کہ جس کا گذشتہ آیہ شریفہ میں ذکر ہوا ہے، اس فرض کی صورت میں قرآن کریم ان کا ساتھ دینے کیلئے کہتا ہے کہ اگر بالفرض مؤمنین کا قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان ناروا بھی ہو جب کہ ہرگز ایسا نہیں ہے، تو پھر بھی خود تمہارا اپنا کردار بہت زیادہ برا اور گھٹیا ہے، ذرا غور کرو تم نے کیا کیا فعل انجام نہیں دیئے؟

۳۔ اہل کتاب کا ماضی ان کے فسق و فجور سے کہیں زیادہ گھٹیا اور ناپسندیدہ تھا۔

قل هل انبئکم بشر: من ذلك مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "ذلک" اس فسق کی طرف اشارہ ہو جو "ان اکثرکم فاسقون" سے حاصل ہوتا ہے۔

۴۔ اہل کتاب کی تاریخ ان کی طرف سے اہل ایمان پر

اعتراض کرنے کے گناہ سے کہیں زیادہ پلید گناہوں سے بھری ہوئی تھی۔ قل هل انبئکم بشر من ذلك
یہ اس بنا پر کہ جب "ذلک" اہل کتاب کی طرف سے مومنین پر کیے جانے والے اس اعتراض کی طرف اشارہ ہو جو
جملہ "هل تتقون" سے استفادہ ہوتا ہے، یعنی اہل کتاب کا مومنین پر اعتراض انتہائی گھٹیا فعل اور گناہ ہے اور اس سے
بدتر ان کے وہ اعمال ہیں جو مذکورہ آیت میں بیان ہوئے ہیں۔

۵۔ بعض اہل کتاب خدا کی لعنت اور غضب کا شکار ہیں۔ من لعنه الله و غضب علیه

۶۔ خداوند متعال نے بعض اہل کتاب کو بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ کر دیا۔ و جعل منهم القردة و الخنازیر
بہت سے مفسرین کا کہنا ہے کہ اصحاب سبت وہ یہودی ہیں جنہوں نے مختلف شرعی حیلوں بہانوں کے ذریعے ہفتے
کے دن کی حرمت کو توڑا تو بندر کی صورت میں مسخ ہو گئے، اور وہ عیسائی جنہوں نے حضرت عیسیٰ ﷺ پر نازل ہونے
والے کھانے کا انکار کیا تو خنزیر میں تبدیل ہو گئے۔

۷۔ بعض اہل کتاب بت پرستی اور غیر خدا کی عبادت کی جانب مائل ہو گئے۔ و عبد الطاغوت
طاغوت کا مصدر طغی ہے، جس کا معنی سرکشی اور تجاوز کرنا ہے اور اہل لغت نے اس کا شیطان، بت اور کفر و
ضلالت و گمراہی کے رؤسا پر اطلاق کیا ہے۔

۸۔ بعض اہل کتاب کفر و ضلالت کے رؤساء کے مطیع و فرمانبردار تھے۔ و عبد الطاغوت

۹۔ اہل کتاب کا خدا کی لعنت اور غضب میں مبتلا ہونا، طاغوت کی پوجا میں گرفتار ہونا اور ان کا بندر و خنزیر کی شکل میں
مسخ ہونا ان کے ناروا اور گھٹیا افعال کی سزا ہے۔ هل انبئکم بشر: من ذلك مثوبة عند الله من لعنه ... و عبد
الطاغوت کلمہ "مثوبة" (جزا و سزا) سے معلوم ہوتا ہے کہ غضب و ... کو ان برے نتائج اور عواقب کے طور پر بیان کیا
گیا ہے، جو اہل کتاب کے ناروا اعمال کا تقاضا تھا۔

۱۰۔ عہد بعثت کے یہودی اور عیسائی اپنے بزرگوں کے ناروا اعمال پر راضی تھے۔ هل انبئکم بشر من ذلك مثوبة
عند الله من لعنه الله ... و عبد الطاغوت گذشتہ ادوار میں گزرنے والے یہودیوں اور عیسائیوں کے ناپسندیدہ اعمال کی
وجہ سے عہد

بعثت کے یہودیوں اور عیسائیوں کی سرزنش اس بات کی علامت ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے ان اعمال پر راضی تھے۔

۱۱۔ خدا کی بارگاہ میں انسان کے ناروا اعمال میں سے ہر ایک کیلئے مناسب سزا موجود ہے۔
قل هل انبئکم بشر من ذلك مثوبة عند الله

۱۲۔ خدا کی سزاؤں کا مختلف ہونا اس بات کا پتہ دیتا ہے کہ یہ گناہ مختلف درجے کے ہیں۔
قل هل انبئکم بشر من ذلك مثوبة عند الله

۱۳۔ خداوند متعال کی لعنت اور غضب میں گرفتار مسخ شدہ اور طاغوت پرست اہل کتاب خود تمسخر اڑائے جانے کے لائق ہیں نہ کہ خدا اور آسمانی کتب پر ایمان لانے والے۔ الذين اتخذوا دينكم هزواً ... منهم القردة والخنزير و عبد الطاغوت

۱۴۔ برے لوگوں کی بری عاقبت اور گزشتہ لوگوں کی تاریخ کو تحلیل و تجزیہ کے ساتھ بیان کرنا ان روشوں میں سے ایک ہے، جو قرآن کریم نے انسان کی ہدایت اور اسے ناپسندیدہ اور ناروا اعمال سے روکنے کیلئے اختیار کی ہیں۔
قل هل انبئکم بشر: من ذلك مثوبة عند الله

۱۵۔ سرکشوں کی اطاعت و فرمانبرداری خدا اور آسمانی کتب پر ایمان کے ساتھ سازگار اور موافق نہیں ہے۔
هل تنقمون منا الا ان آمنا بالله ... و عبد الطاغوت اهل کتاب کی طرف سے تمسخر اڑائے جانے کے جواب میں انہیں طاغوت کا غلام اور مطیع قرار دینا اس بات کی علامت ہے کہ خدا پر ایمان طاغوت کی اطاعت کے ساتھ سازگار اور ہم آہنگ نہیں ہے۔

۱۶۔ خدا کی لعنت و غضب میں گرفتار، مسخ شدہ اور طاغوت پرست لوگ خدا کی بارگاہ میں انتہائی برے مقام کے مالک ہیں۔ من لعنه الله ... و عبد الطاغوت اولئك شر مکانا و اضل عن سواء السبيل اس آیہ شریفہ کو گزشتہ آیت کے ساتھ ملانے سے مذکورہ مطلب اخذ ہوتا ہے، کہ جو اہل کتاب کے بارے میں گفتگو کر رہی تھی۔

۱۷۔ دوزخ کا بدترین مقام مسخ شدہ، طاغوت پرست اور خدا کی لعنت و غضب میں گرفتار لوگوں کیلئے مخصوص ہے۔
من لعنه الله و غضب عليه و جعل منهم ... اولئك شر مکانا و اضل عن سواء السبيل

بعض مفسرین نے مکاناً کو مذکورہ لوگوں کیلئے جہنم کا ٹھکانا مراد لیا ہے۔

۱۸۔ طاغوت پرست، مسخ شدہ اور خدا کی لعنت اور غضب میں گرفتار افراد راہ راست سے سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے

لوگ ہیں۔ من لعنه الله ... و عبد الطاغوت اولئك شر مكانا و اضل عن سواء السبيل

۱۹۔ گذشتہ اہل کتاب خدا کی لعنت اور غضب میں گرفتار ہونے، بندر اور خنزیر کی شکل اختیار کرنے اور طاغوت کی پوجا کی وجہ سے بارگاہ خداوندی میں بدترین مقام و منزلت کمے مالک ہیں۔ من لعنه الله و غضب عليه ... اولئك شر مكانا و اضل عن سواء السبيل

۲۰۔ زیادہ سخت سزا اور عقوبت زیادہ ضلالت و گمراہی کا نتیجہ ہے۔ قل هل انبئکم بشر من ذلك مثوبة ... اضل عن سواء السبيل

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور اہل کتاب ۱؛ آنحضرت ﷺ کا فاش کرنا ۱؛ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۱
اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا غضب ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹؛ اللہ تعالیٰ کی جانب سے سزائیں ۱۱، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی لعنت ۱۳، ۱۶،
۱۷، ۱۸، ۱۹

اہل کتاب: اہل کتاب اور مومنین ۲، ۳، ۱۳؛ اہل کتاب پر لعنت ۵، ۹؛ اہل کتاب کا انحراف ۸؛ اہل کتاب کا طرز عمل ۲، ۹؛ اہل کتاب کا فسق ۳؛ اہل کتاب کا گناہ ۳؛ اہل کتاب کا ماضی ۱، ۳، ۳؛ اہل کتاب کا مذاق ۱۳؛ اہل کتاب کا مسخ ہونا ۶، ۹، ۱۳؛ اہل کتاب کا مغضوب ہونا ۵، ۹؛ اہل کتاب کی تاریخ ۳؛ اہل کتاب کی تنقید ۳؛ اہل کتاب کی سزا ۹؛ اہل کتاب کی طاغوت پرستی ۹، ۱۳؛ اہل کتاب کے اسلاف کی گمراہی ۹؛ اہل کتاب میں بت پرستی کا رواج ۷؛ اہل کتاب میں شرک کا رواج ۷

ایمان: آسمانی کتب پر ایمان ۱۵؛ ایمان کا متعلق ۱۵؛ ایمان کے اثرات ۱۵؛ خدا پر ایمان ۱۵

برے لوگ: برے لوگوں کا انجام ۱۳

جزا و سزا کا نظام: ۱۱ خدا کے غضب میں مبتلا لوگ: ۵، ۹، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۱۹

خدا کے غضب میں مبتلا لوگوں کی گمراہی ۱۸

سزا: سزا کے مراتب ۲۰؛ سزا میں تفاوت ۱۲

طاغوت: طاغوت کی اطاعت ۱۵

طاغوت پرست: طاغوت پرست جہنم میں ۱۷; طاغوت پرستوں کا ٹھکانہ ۱۶، ۱۷; طاغوت پرستوں کا مذاق اڑانا ۱۳;

طاغوت پرستوں کی گمراہی ۱۸، ۱۹

طرز عمل: ناپسندیدہ طرز عمل کے موانع ۱۳

عمل: ناپسندیدہ عمل کی سزا ۱۱

عیسائی: صدر اسلام کے عیسائی ۱۰; عیسائیوں کے بزرگان ۱۰

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا: قدر و قیمت کے اندازہ لگانے کا معیار ۱، ۳

کفر کے پیشوا: کفر کے پیشواؤں کی اطاعت ۸

گذشتہ لوگ: گذشتہ لوگوں کی تاریخ ۱۳

گمراہ لوگ: ۱۸، ۱۹

گمراہی: گمراہی کی سزا ۲۰ گمراہی کی طرف لے جانے والے راہنما:

گمراہی کی طرف لے جانے والے راہنماؤں کی اطاعت ۸

گناہ: گناہ پر راضی رہنا ۱۰; گناہ کی سزا ۱۲; گناہ کے مراتب ۱۲

لعنتی لوگ: ۵، ۹، ۱۳، ۱۶، ۱۷، ۱۹ لعنتی لوگوں کی گمراہی ۱۸

مسخ شدہ لوگ: مسخ شدہ لوگ جہنم میں ۱۷; مسخ شدہ لوگوں کا تمسخر اڑانا ۱۳; مسخ شدہ لوگوں کا ٹھکانہ ۱۶، ۱۷; مسخ شدہ

لوگوں کی گمراہی ۱۸، ۱۹

مسخ ہونا: بندر کی شکل میں مسخ ہونا ۶، ۹، ۱۹; خنزیر کی شکل میں مسخ ہونا ۶، ۹، ۱۹

ہدایت: ہدایت کا طریقہ ۱۳

یہودی: صدر اسلام کے یہودی ۱۰; یہودیوں کے اسلاف ۱۰

آیت ۶۱

﴿وَإِذَا جَاؤُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكَفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ﴾

اور یہ جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں حالانکہ یہ کفر ہی کے ساتھ داخل ہوئے ہیں اور اسی کو لے کر نکلے ہیں اور خدا ان سب باتوں کو خوب جانتا ہے جن کو یہ چھپائے ہوئے ہیں۔

۱۔ بعض اہل کتاب پیغمبر اکرم ﷺ اور مومنین کی موجودگی میں خدا تعالیٰ، قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان لانے کا جھوٹا دعویٰ کرتے تھے۔ و اذا جاء و کم قالوا آمنا ... واللہ اعلم بما کانوا یکتُمون چونکہ آیت ۵۷ و ۵۸، اہل کتاب کا تعارف نماز اور اسلام کا تمسخر اڑانے والوں کے عنوان سے کراتی ہیں لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے چند ایک ہی اپنے آپ کو مومن گردانتے تھے، واضح رہے کہ آیت ۵۹ کے قرینہ کی بنا پر "آمنّا" سے مراد خداوند متعال، قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان لانا ہے۔

۲۔ خداوند متعال نے اہل ایمان کے ساتھ منافقانہ طرز عمل کی وجہ سے اہل کتاب کی مذمت کی ہے۔

و اذا جاء و کم قالوا آمنا و قد دخلوا بالکفر و ہم قد خرجوا به

۳۔ اہل کتاب اپنے کفر پر بضد اور مصر تھے۔ و قد دخلوا بالکفر و ہم قد خرجوا به جملہ "قد دخلوا بالکفر و ہم قد خرجوا به" کا معنی یہ ہے کہ ان کے کفر میں کوئی کمی نہیں آئی اور وہ اسی کفر کے ساتھ خارج ہوئے، جس کے ساتھ پیغمبر اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تھے۔

۴۔ بعض اہل کتاب کا شیوہ یہ تھا کہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اسلام پر کاری ضرب لگانے کیلئے اسلام لانے کا اظہار کیا کرتے تھے۔ و اذا جاء و کم قالوا آمنا ... واللہ اعلم بما کانوا یکتُمون

اہل کتاب کی مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کو ملحوظ رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ "اللہ اعلم بما کانوا یکتُمون" کا معنی یہی ہے کہ وہ اسلام لانے کا اظہار کر کے اپنے پلید اہداف و مقاصد کی تکمیل چاہتے تھے اور وہ اسلام کو نیست و نابود کرنا تھا۔

۵۔ خداوند متعال نے منافق اہل کتاب کے پلید اسرار کو فاش کیا ہے۔ و قد دخلوا بالکفر و ہم قد خرجوا به

۶۔ جب اہل کتاب اسلام لانے کا اظہار کریں تو مومنین کیلئے ہوشیار رہنا لازمی ہے۔ و اذا جاء وکم قالوا آمنا ... و

اللہ اعلم بما کانوا یکتُمون

۷۔ اہل کتاب اسلام لانے کا اظہار کر کے جن پلید خفیہ مقاصد کی تکمیل کرنا چاہتے تھے، خداوند متعال خود اہل کتاب سے زیادہ ان خفیہ مقاصد سے آگاہ تھا۔ واللہ اعلم بما کانوا یکتُمون اعلم کا مطلب زیادہ جاننے والا ہے اور چونکہ اہل کتاب کے علاوہ کوئی بھی ان کی پلید نیتوں سے آگاہ نہ تھا، لہذا کلمہ "اعلم" کا مفضل علیہ (جن پر فضیلت دی گئی ہے)، خود اہل کتاب ہیں: یعنی "اللہ اعلم من انفسہم بما کانوا یکتُمون"

۸۔ خداوند متعال کا ہر ایک کے باطنی اسرار پر علم خود اس کے علم سے زیادہ کامل ہے۔ واللہ اعلم بما کانوا یکتُمون

۹۔ خداوند متعال نے مسلمانوں کے ساتھ منافقانہ طرز عمل اختیار کرنے کی وجہ سے اہل کتاب کو خبردار کیا ہے۔ واللہ اعلم بما کانوا یکتُمون یہ بیان کرنے کا مقصد کہ بعض اہل کتاب کے پلید اسرار سے خداوند متعال مکمل آگاہی رکھتا ہے، ہو سکتا ہے انہیں دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب خداوند کی دھمکی دینا ہو۔

اسلام: اسلام لانے کا اظہار کرنا ۳، ۶، ۷؛ صدر اسلام کی تاریخ ۱، ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۹؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ۷، ۸؛ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اسرار کا فاش کرنا ۵؛ اللہ تعالیٰ کی

دھمکی ۹؛ اللہ تعالیٰ کی مذمتیں ۲

انسان: انسانوں کا راز ۸

اہل کتاب:

اہل کتاب اور آنحضرت ﷺ ۱؛ اہل کتاب اور اسلام ۳؛ اہل کتاب اور مسلمین ۳، ۹؛ اہل کتاب اور مومنین ۱، ۲؛ اہل کتاب کا تظاہر ۶، ۷؛ اہل کتاب کا راز ۷؛ اہل کتاب کا طرز عمل ۲؛ اہل کتاب کا کفر ۳؛ اہل کتاب کا مکرم ۳؛ اہل کتاب کا نفاق ۲، ۹؛ اہل کتاب کو خبردار کرنا ۹؛ اہل کتاب کو دھمکی ۹؛ اہل کتاب کی سرزنش ۲؛ اہل کتاب کے ادعا ۱؛ اہل کتاب کے اسرار فاش کرنا ۵؛ صدر اسلام کے اہل کتاب ۱

ایمان: آسمانی کتب پر ایمان ۱؛ ایمان کا متعلق ۱؛ خدا پر ایمان ۱؛ قرآن کریم پر ایمان ۱
راز: راز فاش کرنا ۵

زیرک ہونا: زیرک ہونے کی اہمیت ۶

کفر: کفر پر بضد رہنا ۳

منافقین: منافقین اور اہل کتاب ۵

مومنین: مومنین اور اہل کتاب ۶؛ مومنین کی ذمہ داری ۶؛ مومنین کی زیرکی ۶

آیت ۶۲

﴿وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعمَلُونَ﴾

ان میں سے بہت سوں کو آپ دیکھیں گے کہ وہ گناہ اور ظلم اور حرام خوری میں دوڑتے پھرتے ہیں اور یہ بدترین کام انجام دے رہے ہیں۔

۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے ہم عصر اہل کتاب آشکارا طور پر اور بغیر ڈھکے چھپے گناہ کئے، تجاوز اور حرام خوری کے مرتکب ہوتے تھے۔ و تری كثيرا منهم يسارعون في الاثم و العدوان و اكلهم السحت

"تقری" (تم دیکھ رہے ہو اور مشاہدہ کر رہے ہو) اس پر دلالت کرتا ہے کہ اہل کتاب آشکارا اور علی الاعلان ان ناروا اعمال کے مرتکب ہوتے تھے۔

۲۔ گناہ، تجاوز اور حرام خوری میں بہت سے اہل

کتاب کی جلد بازی کا پیغمبر اکرم ﷺ مشاہدہ کر رہے تھے۔ ﷺ مشاہدہ کر رہے تھے۔

و تری كثيرا منهم یسارعون فی الاثم والعدوان و اکلهم السحت "السحت" کا لغوی معنی حرام ہے۔

۳۔ عہد بعثت میں بہت سے اہل کتاب کا شیوہ یہ تھا کہ گناہ، تجاوز اور حرام خوری کے ارتکاب میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرتے تھے۔ و تری كثيرا منهم یسارعون فی الاثم والعدوان و اکلهم السحت "یسارعون"، "مسارعة" (۱) کے مصدر سے ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے معنی میں ہو (۲) فعل مضارع "یسارعون" دلالت کرتا ہے کہ ان اعمال کا ارتکاب ان کا شیوہ بن چکا تھا اور وہ انہیں مسلسل انجام دیتے تھے۔ چنانچہ جملہ "کانوا یعملون" بھی اسی معنی پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ عہد بعثت کے اہل کتاب کے درمیان رشوت خوری بہت زیادہ رائج تھی۔ و تری كثيرا منهم یسارعون فی ... و اکلهم السحت راغب نے مفردات میں لکھا ہے کہ رشوت کو سحت کہا جاتا ہے۔

۵۔ دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا، حرام خوری اور رشوت لینا کبیرہ گناہوں کے زمرے میں آتے ہیں۔

یسارعون فی الاثم والعدوان و اکلهم السحت کلمہ اثم تمام گناہوں کو شامل ہوتا ہے۔ پس اس کے بعد تجاوز اور حرام خوری کا ذکر (ذکر خاص بعد از عام) ان دو گناہوں کے عظیم اور کبیرہ ہونے کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔

۶۔ اہل کتاب میں دوسرے گناہوں کی نسبت تجاوز، حرام خوری اور رشوت لینا وسیع پیمانے پر رائج تھے۔

و تری كثيرا منهم یسارعون فی الاثم والعدوان و اکلهم السحت اس احتمال کی بنا پر کہ جب "اثم" کے بعد تجاوز اور حرام خوری کا ذکر کرنے کا مقصد یہ سمجھانا ہو کہ یہ دو گناہ اہل کتاب میں زیادہ رائج تھے۔

۷۔ گناہ، تجاوز اور حرام خوری کا اہل کتاب کے درمیان رائج ہونا ان کے فسق و فجور کا ایک نمونہ ہے۔

و ان اکثرکم فاسقون ... و تری كثيرا منهم یسارعون فی الاثم والعدوان سورہ کے اس حصہ کی آیات کے آپس میں

ارتباط کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ مورد بحث آیت شریفہ نے اہل کتاب کے فسق کے مصادیق اور نمونے ذکر کر کے "ان اکثرکم فاسقون" کو ثابت کرنے کیلئے استدلال کیا ہے۔

۸۔ بعض اہل کتاب نیک و صالح، گناہ سے گریز اور

تجاوز و صرام خوری سے اجتناب کرنے والے لوگ تھے۔ و تري كثيرا منهم يسارعون في الاثم و العدوان واكلهم
السحت

۹۔ گناہ، تجاوز اور صرام خوری انتہائی گھٹیا اور ناروا فعل ہیں۔ يسارعون في الاثم و العدوان و اكلهم السحت لبئس
ما كانوا يعملون

۱۰۔ خداوند متعال نے گناہ، ظلم و ستم اور صرام خوری میں آلودہ ہونے کی وجہ سے اہل کتاب کی شدید مذمت کی ہے۔
يسارعون في الاثم و العدوان و اكلهم السحت لبئس ما كانوا يعملون

۱۱۔ گناہ، تجاوز، رشوت اور صرام خوری سے گریز کرنا لازمی ہے۔ يسارعون في الاثم و العدوان و اكلهم السحت
لبئس ما كانوا يعملون

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور اہل کتاب ۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی مذمتیں ۱۰

اہل کتاب: اہل کتاب کا ظلم ۱۰؛ اہل کتاب کا فسق ۷؛ اہل کتاب کا گناہ ۱۰؛ اہل کتاب کی صرام خوری ۱۰؛ اہل کتاب کی
سرزنش ۱۰؛ اہل کتاب کے ہاں تجاوز ۱، ۲، ۳، ۶، ۷؛ اہل کتاب کے ہاں صرام خوری ۱، ۲، ۳، ۶، ۷؛ اہل کتاب میں
رشوت خوری ۲، ۶؛ اہل کتاب میں گناہ ۱، ۲، ۳، ۷؛ صدر اسلام کے اہل کتاب ۱، ۳، ۴ نیک و صالح اہل کتاب ۸

تجاوز: تجاوز سے اجتناب ۸؛ تجاوز کا گناہ ۵؛ تجاوز کی برائی ۹

صرام خوری: صرام خوری سے اجتناب ۱۱، ۸؛ صرام خوری کا گناہ ۶؛ صرام خوری کی برائی ۹

رشوت: رشوت سے اجتناب ۱۱؛ رشوت کا گناہ ۵

عمل: ناپسندیدہ عمل ۹

گناہ: گناہ سے اجتناب ۸، ۱۱؛ گناہ کبیرہ ۵؛ گناہ کی برائی ۹؛ گناہ میں سبقت کرنا ۳

آیت ۶۳

﴿لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾

آخر انہیں اللہ والے اور علمائان کے جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے۔ یہ یقیناً بہت برا کمر ہے۔

۱۔ بہت سے یہود و نصاریٰ حرام خور اور گناہ و ناروا باتوں سے آلودہ زبان کے مالک تھے۔ لو لا ینہم ... عن قولہم الاثم و اکلہم السحت

۲۔ علمائے اہل کتاب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ شرعی ذمہ داری عائد کی گئی تھی کہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کو گناہ (ناروا گفتگو، حرام خوری و...) سے روکیں۔ لو لا ینہم الربانیون و الاحبار عن قولہم الاثم و اکلہم السحت

۳۔ علمائے اہل کتاب اپنے لوگوں کی حرام خوری اور ان کی ناروا گفتگو پر چپ رہتے تھے۔ لو لا ینہم الربانیون والاحبار عن قولہم الاثم و اکلہم السحت

۴۔ ربانیون اور اجار (علمائے یہود و نصاریٰ) کے اپنے لوگوں کی حرام خوری اور ناروا گفتگو کے مقابلے میں چپ اور لا تعلق رہنے پر خداوند متعال نے ان کی مذمت کی ہے۔ لو لا ینہم الربانیون و الاحبار عن قولہم الاثم و اکلہم السحت "ربانیون" علمائے نصاریٰ جبکہ "اجار" علمائے یہود کو کہا جاتا ہے۔

۵۔ نہی عن المنکر اور معاشرے کے انحرافات کا مقابلہ لازمی ہے۔ لو لا ینہم الربانیون و الاحبار عن قولہم الاثم و اکلہم السحت

۶۔ نہی عن المنکر اور معاشرے کو انحرافات سے روکنے کیلئے علمائے دین پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔
لو لا ینہم الربانیون و الاحبار عن قولہم الاثم و اکلہم السحت اس بنا پر کہ نہی عن المنکر اور دوسروں کو گناہ سے روکنا سب لوگوں کی ذمہ داری ہے لیکن چونکہ خداوند متعال نے نہی عن المنکر کی ذمہ داری انجام نہ دینے پر علماء کی مذمت کی ہے اور ان پر اعتراض کیا ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فریضہ

کی انجام دہی میں ان پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

۷۔ نہی عن المنکر کرنے والوں کی شرائط میں سے ایک دینی احکام اور الہی معارف کی گہری شناخت و معرفت ہے۔
لو لا ینھم الربانیون والاحبار اس احتمال کی بنا پر کہ علمائے دین کے ذکر کرنے کا مقصد یہ بتانا ہو کہ نہی عن المنکر صرف احکام الہی سے آشنا و آگاہ افراد کا فریضہ ہے۔

۸۔ گناہوں کے مقابلہ میں علماء اور دانشوروں کا لا تعلق اور بے پروا رہنا؛ ان کے رائج ہونے اور مزید پھیلنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ لو لا ینھم الربانیون والاحبار عن قولھم الاثم و اكلھم السحت

۹۔ معاشرے میں گناہ کے پھیل جانے کی صورت میں بھی نہی عن المنکر کا فریضہ ضروری اور اپنی جگہ ثابت رہتا ہے۔
و تری كثيرا منهم یسارعون فی الاثم ... لو لا ینھم الربانیون والاحبار علمائے یہود و نصاریٰ کی طرف سے نہی عن المنکر کا فریضہ ترک کرنے پر خداوند عالم نے ان کی سرزنش کی اس کے باوجود کہ اہل کتاب کے بہت سے افراد گناہوں سے آلودہ ہو چکے تھے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس طرح کی صورت حال میں بھی یہ فریضہ ساقط نہیں ہوتا۔

۱۰۔ علمائے یہود و نصاریٰ کا اپنے معاشرے کی برائیوں کے مقابلے میں چپ رہنا انتہائی برا اور ناپسندیدہ فعل تھا۔
لبئس ما كانوا یصنعون بظاہر كانوا اور "یصنعون" میں موجود ضمیر سے عام اہل کتاب نہیں بلکہ "ربانیون" اور "اجبار" مراد ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا مطلب میں "ما" موصولہ سے گناہوں کے مقابلے میں علمائے اہل کتاب کا سکوت مراد لیا گیا ہے۔

۱۱۔ علمائے دین کی جانب سے نہی عن المنکر کی ذمہ داری انجام نہ دینا، معاشرہ کا بری اور ناپسندیدہ صورت میں ڈھلنے کا باعث بنتا ہے۔ لبئس ما كانوا یصنعون مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "ما" موصولہ سے مراد اہل کتاب کا معاشرہ ہو یعنی علمائے یہود و نصاریٰ نہی عن المنکر کی ذمہ داری انجام نہ دے کر ایک برا معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔

۱۲۔ دینی علماء اور دانشور معاشرے کی دینی و اخلاقی بنیادیں استوار کرنے میں اساسی اور مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔
لبئس ما یصنعون

۱۳۔ علمائے اہل کتاب ظالم و ستمگر لوگوں کی طرف سے ان کیلئے حاصل ہونے والے ذاتی مفادات کے تحفظ یا پھر ان کی دھمکیوں سے خوف کی بنا پر ان کے سامنے نہی عن المنکر کی ذمہ داری انجام نہیں

دیتے تھے۔ لو لا ینھم الربانیون والاحبار حضرت امام حسین ؑ سے مذکورہ آیت شریفہ کی توضیح میں روایت منقول ہے کہ "... و انما عاب اللہ ذلک علیہم لانہم کانوا یرون من الظلمۃ الذین بین اظہرہم المنکر والفساد فلا ینھونہم عن ذلک رغبتہ فیما کانوا ینالون منہم و رعبۃ مما یحذرون..." ^(۱) یعنی خداوند عالم نے ان علمائے اہل کتاب کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے شرم دلائی ہے کیونکہ ظالم و ستمگر ان کی آنکھوں کے سامنے اور علی الاعلان برائی اور فحشاء و فساد کے مرتکب ہوتے تھے لیکن وہ ان کی طرف سے ملنے والے تحائف و غیرہ کی لالچ میں اور ان کی دھمکیوں کے خوف سے انہیں اس کام سے نہیں روکتے تھے۔

اخلاق: اخلاق کے پھیلنے کا پیش خیمہ ۱۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی سرزنشیں ۳

انحراف: معاشرتی انحراف ۶؛ معاشرتی انحراف کے خلاف مقابلہ ۵

اہل کتاب: علمائے اہل کتاب ۱۳؛ علمائے اہل کتاب کا سکوت ۳؛ علمائے اہل کتاب کی ذمہ داری ۲

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۳

خوف: ظالموں کا خوف ۱۳

دنیا پرستی: دنیا پرستی کے اثرات ۱۳

دین: دینی تعلیمات کا علم ۴

روایت: ۱۳

علماء: علماء کا سکوت ۸؛ علماء کا نقش و کردار ۸؛ علماء کی ذمہ داری ۹، ۱۱؛ علمائے دین کا نقش و کردار ۱۲

عمل: ناپسندیدہ عمل ۱۰

عیسائی: عیسائیوں کی اکثریت ۱؛ عیسائیوں میں حرام خوری ۱، ۲، ۳؛ عیسائیوں میں ناروا گفتگو ۱، ۲، ۳

گناہ: گناہ کا پھیلنا ۹؛ گناہ کے پھیلاؤ کا پیش خیمہ ۸؛ گناہ سے آلودہ ہونا ۱، ۲

مسیحیت: علمائے مسیحیت کا سکوت ۳، ۱۰؛ علمائے مسیحیت کی ذمہ داری ۱۰؛ علمائے مسیحیت کی سرزنش ۳

معاشرہ: دینی معاشرہ کی تشکیل کے عوامل ۱۲؛ معاشرہ کے زوال کا پیش خیمہ

منکرات: منکرات کی اصلاح ۱۰

نہی عن المنکر: نہی عن المنکر ترک کرنا ۱۱؛ نہی عن المنکر ترک

کرنے کا پیش خیمہ ۱۳؛ نہی عن المنکر کا وجوب ۵؛ نہی عن المنکر کی اہمیت ۶، ۹؛ نہی عن المنکر کی شرائط ۷

یہود: علمائے یہود کا سکوت ۳، ۱۰؛ علمائے یہود کی ذمہ داری ۱۰؛ علمائے یہود کی سرزنش ۳؛ یہودیوں کی اکثریت

۱۔ یہودیوں میں حرام خوری ۱، ۲، ۳، ۴؛ یہودیوں میں ناروا گفتگو ۱، ۲، ۳، ۴

آیت ۶۳

﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ﴾

اور یہودی کہتے ہیں کہ خدا کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں جب کہ اصل میں انہیں کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور یہ اپنے قول کی بنا پر ملعون ہیں اور خدا کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں اور وہ جس طرح چاہتا ہے خرچ کرتا ہے اور جو کچھ آپ پر پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کا انکار ان میں سے بہت سوں کے کفر اور ان کی سرکشی کو اور بڑھادے گا اور ہم نے ان کے درمیان قیامت تک کے لئے عداوت اور بغض پیدا کر دیا ہے کہ جب بھی جنگ کی آگ بھڑکانا چاہیں گے خدا بجھادے گا اور یہ زمین میں فساد کی کوشش کر رہے ہیں اور خدا مفسدوں کو دوست نہیں رکھتا۔

۱۔ یہودی کائنات کی تدبیر میں خداوند متعال کی قدرت اور ارادے کے نفوذ کے منکر تھے۔

و قالت اليهود يد الله مغلولة"جملہ "ید اللہ مغلولہ" کا اطلاق اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ خداوند عالم اس کائنات میں کسی قسم کی دخالت اور تصرف پر قادر نہیں ہے، لہذا "یداہ مبسوطتان" کے بعد جملہ "ینفق کیف یشاء" صرف کائنات میں خدا کی قدرت اور نفوذ کے ایک نمونے اور مصداق کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

۲۔ یہودیوں کے باطل عقائد میں سے ایک یہ تھا کہ خداوند متعال موجودات پر انفاق اور انہیں رزق پہنچانے سے عاجز ہے۔ و قالت اليهود يد الله مغلولة"جملہ "ینفق کیف یشاء" اس مطلب کیلئے قرینہ ہو سکتا ہے کہ یہودیوں کے خیال میں خدا کے ہاتھ بندھے اور اس کی قدرت کے نافذ نہ ہونے سے مراد یہ ہو کہ وہ صرف انسانوں کو رزق و روزی پہنچانے سے عاجز ہے۔

۳۔ بہت سے یہودیوں کی ناروا اور گناہ آلود باتوں میں سے ایک یہ تھی کہ خداوند عالم کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ عن قولهم الاثم ... و قالت اليهود يد الله مغلولة ممکن ہے "و قالت اليهود... "گذشتہ آیہ شریفہ میں مذکور "قولهم الاثم" کا مصداق بیان کر رہا ہو اور آیت ۶۲ کے قرینے کی بنا پر تمام یہودی یہ بات نہیں کرتے تھے یعنی ان میں سے کچھ (مثلاً ربانیوں اور اجار) اس طرح کی بات نہیں کرتے تھے، لہذا مذکورہ بالا مطلب میں اسے تمام یہودیوں کی طرف منسوب نہیں کیا گیا۔

۴۔ یہودیوں کا دائمی عجز و ناتوانی، خداوند متعال کی ان پر لعنت اور نفرین کا ایک مصداق ہے۔ غلت ایدیہم ۵۔ یہودیوں کا بخل، دوسروں پر انفاق اور ان کی مدد نہ کرنے جیسی برائیوں میں مبتلا ہونا، ان پر خداوند عالم کی لعنت و نفرین اور پھٹکار کا ایک مصداق ہے۔ غلت ایدیہم جملہ "ینفق کیف یشاء" دلالت کرتا ہے کہ یہودیوں پر خداوند عالم کی نفرین و پھٹکار "غلت ایدیہم" کے مورد نظر مصداق میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے ہاتھ انفاق سے بندھے ہوئے ہیں اور وہ بخیل و کنجوس ہو گئے ہیں۔

۶۔ یہودی عاجز و ناتواں اور بخیل و کنجوس لوگ تھے۔ غلت ایدیہم جملہ "غلت ایدیہم" خواہ خبر ہو خواہ نفرین، ہر صورت میں یہودیوں کے عجز و ناتوانی اور بخل و کنجوسی پر دلالت کرتا ہے۔ ۷۔ یہودی رحمت خداوندی سے دور اور اس کی لعنت میں گرفتار لوگ ہیں۔

و لعنوا "لعنت" کا معنی رحمت سے دوری ہے۔

۸۔ یہودیوں کی خداوند متعال کے بارے میں ناروا بات (کہ اس کی قدرت نافذ نہیں ہے) انہیں رحمت خداوندی سے دور کرنے کا باعث بنی۔ و لعنوا بما قالوا

۹۔ خداوند متعال کو کائنات کی تدبیر سے عاجز و ناتواں خیال کرنا، اس کی لعنت میں گرفتار اور اس کی رحمت سے دور ہونے کا موجب بنتا ہے۔ و قالت اليهود يد الله مغلولة ... و لعنوا بما قالوا

۱۰۔ خداوند عالم کی قدرت کائنات کے تمام امور کو شامل اور ان پر نافذ ہے۔ بل یداہ مبسوطتان
خداوند عالم کے ہاتھ کھلے ہونا اس کی قدرت کے نفوذ کیلئے کنایہ ہے اور کلمہ "ید" کو تثنیہ لانے کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ
خداوند عالم بے انتہا قدرت کا مالک ہے۔

۱۱۔ خداوند عالم کی بخششوں اور نعمتوں کی تعداد اور موجودات کے ان سے بہرہ مند ہونے کی مقدار اس کی مشیت پر موقوف ہے۔ ینفق کیف یشاء

۱۲۔ پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل ہونے والے معارف بہت سے یہودیوں کی سرکشی اور کفر میں اضافے کا موجب بنے۔
و لیزیدن کثیرا منهم ما انزل الیک من ربک طغیاناً و کفرا

۱۳۔ عہد پیغمبر اکرم ﷺ کے یہودیوں کا ماضی بھی سرکشی اور کفر پر مشتمل تھا۔ و لیزیدن کثیرا منهم ما انزل الیک
من ربک طغیاناً و کفرا

۱۴۔ قرآن کریم کی یہودیوں پر منفی تاثیر (ان کے کفر اور سرکشی میں اضافہ) کا سرچشمہ ان کا لعنت خداوندی میں گرفتار ہونا ہے۔ و لعنوا بما قالوا ... ما انزل الیک من ربک طغیاناً و کفراً یہودیوں کے باطل و ہم و گمان اور اس کے نتیجے میں
ان کے لعنت خداوندی میں گرفتار ہونے کی وضاحت کرنے کے بعد جملہ "و لیزیدن ..." کا واقع ہونا اس پر دلالت کرتا ہے
کہ ان کے کفر اور سرکشی میں اضافے کا اصلی سبب ان کا لعنت خداوندی میں گرفتار ہونا اور خداوند عالم کے بارے میں
ناروا اعتقاد رکھنا ہے۔

۱۵۔ لعنت خداوندی: تعلیمات قرآن سے محروم ہونے اور کفر و سرکشی میں اضافے کا پیش خیمہ ہے۔

و لعنوا بما قالوا ... ما انزل الیک من ربک طغیاناً و کفرا

۱۶۔ قرآن کریم اور اس کی تعلیمات قبول کرنا خداوند عالم کی جانب سے نازل ہونے والی خاص رحمت پر موقوف ہے۔
و لعنوا بما قالوا ... ما انزل اليك من ربك طغياناً و كفراً

۱۷۔ پیغمبر اکرم ﷺ پر قرآن کریم کا نزول ربوبیت خداوندی کا ایک جلوہ ہے۔ ما انزل اليك من ربك

۱۸۔ کفر اور سرکشی کے متعدد مراتب ہیں۔ و ليزيدن كثيرا منهم ... طغياناً و كفراً

۱۹۔ یہودی قیامت تک ایک دوسرے کے ساتھ بغض و عداوت اور کینہ و دشمنی میں گرفتار رہیں گے۔

و القينا بينهم العداوة و البغضاء الى يوم القيامة

۲۰۔ یہودیوں کے درمیان بغض و عداوت اور کینہ و دشمنی خدا تعالیٰ ایجاد کرتا ہے۔ و القينا بينهم العداوة و البغضاء الى

يوم القيامة

۲۱۔ یہودیوں کا آپس میں بغض و عداوت ان کے لیے دنیوی سزا و عقوبت ہے۔ و القينا بينهم العداوة و البغضاء الى

يوم القيامة

۲۲۔ یہودیوں کا کفر اور طغیان آپس کے بغض و عداوت کا پیش خیمہ ہے۔ و ليزيدن كثيرا منهم ... طغياناً و كفراً و

القينا بينهم العداوة و البغضاء

۲۳۔ یہودیوں کا آپس میں بغض و عداوت اور کینہ و دشمنی: در حقیقت ان کے خدا کی لعنت میں گرفتار ہونے اور اس

کی رحمت سے دور ہونے کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ و لعنوا بما قالوا ... و القينا بينهم العداوة و البغضاء الى يوم القيامة

ممکن ہے جملہ "والقينا"، ... "لعنوا بما قالوا" کا ایک اور نتیجہ بیان کر رہا ہو یعنی لعنت خداوندی میں گرفتاری:

یہودیوں کے کفر اور سرکشی میں اضافے کے علاوہ ان کے آپس میں بغض و عداوت میں بھی بتلا ہونے کا موجب بنی

ہے۔

۲۴۔ لعنت خداوندی میں گرفتار معاشرے ہمیشہ آپس میں بغض و عداوت اور کینہ و دشمنی میں مبتلا ہونے کے خطرے

سے دوچار رہتے ہیں۔ و لعنوا بما قالوا ... و القينا بينهم العداوة و البغضاء الى يوم القيامة

۲۵۔ ایک معاشرے کے افراد کے درمیان محبت و الفت اور مہربانی ان کیلئے عظیم قدر اور کمال شمار ہوتا ہے۔

و القينا بينهم العداوة و البغضاء الى يوم القيامة

۲۶۔ یہودی قیامت تک اپنے گمراہ عقائد پر بضد اور مصر رہیں گے۔ قالت اليهود يد الله مغلولة... القينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامة چونکہ یہودیوں کی آپس میں دشمنی، ان کے عملی اور اعتقادی انحرافات کی سزا ہے اور یہ سزا قیامت تک جاری رہے گی (... الى يوم القيامة) لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حسب سابق اپنے منحرف عقائد اور ناپسندیدہ اعمال پر بضد رہیں گے۔

۲۷۔ یہودی قوم اور ان کا دین قیامت تک باقی رہیں گے۔ والقينا بينهم العداوة والبغضاء الى يوم القيامة

۲۸۔ یہودی مسلمانوں کے خلاف جنگ کے شعلے بھڑکانے کیلئے ہمیشہ فتنہ برپا کرنے کی کوششوں میں رہتے ہیں۔
 كلما اوقدوا ناراً للحرب اطفأها الله "ایقادنا" کا معنی آگ جلانا ہے اور یہ ان کے مکرو فریب اور شیطنت کیلئے کنایہ ہو سکتا ہے جس کے ذریعے یہودی اپنے لوگوں یا دوسرے قبائل کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتے تھے۔

۲۹۔ یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف جنگ کے شعلے بھڑکانے میں ہمیشہ ناکامی۔ كلما اوقدوا ناراً للحرب اطفأها الله
 ۳۰۔ یہودیوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف بھڑکائے جانے والے جنگ کے شعلے خداوند متعال بجھانے والا ہے۔ كلما اوقدوا ناراً للحرب اطفأها الله

۳۱۔ یہودیوں اور دشمنان دین کی طرف سے ہونے والی سازشوں کے مقابلے میں خداوند متعال مؤمنین کی حمایت کرنے والا ہے۔ كلما اوقدوا ناراً للحرب اطفأها الله

۳۲۔ یہودیوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف بھڑکائے جانے والے جنگ کے شعلے بجھانے کیلئے خداوند عالم نے یہ تدبیر اختیار کی کہ خود ان کے درمیان بغض و عداوت اور کینہ و دشمنی ایجاد کر دی۔ والقينا بينهم العداوة والبغضاء...
 كلما اوقدوا ناراً للحرب اطفأها الله اس احتمال کی بنا پر کہ جب جملہ "کما اوقدوا..." جملہ "القينا بينهم..." کا نتیجہ بیان کر رہا ہو اور ان دو جملوں کو صرف عطف کے بغیر آپس میں متصل کرنا کہ جو ان کے مضمون کی شدت اتصال پر دلیل ہے، مذکورہ بالا مطلب کی تائید کرتا ہے۔

۳۳۔ یہودیوں کا مسلمانوں کے خلاف جنگ کے شعلے بھڑکانے میں ناکام رہنا، خداوند متعال کی نفرین و پھٹکار کے نتیجے میں پیدا ہونے والے ان کے عجز و ناتوانی کا ایک نمونہ ہے۔

غلت اید یھم... کلما اوقدوا ناراً للحرب اطفأھا اللہ مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "کلمہ" اوقدوا...، "غلت اید یھم" کا نتیجہ بیان کر رہا ہو۔

۳۳۔ معاشرے میں دشمنی و عداوت فتح و کامیابی کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہے۔ القینا بینھم العداۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ کلما اوقدوا ناراً للحرب

۳۵۔ یہودی ہمیشہ زمین پر فساد و تباہی ایجاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ و یسعون فی الارض فساداً
فعل مضارع "یسعون" ہمیشہ اور مسلسل کوشش کرنے پر دلالت کرتا ہے۔

۳۶۔ یہودیوں کے فساد پھیلانے کا سرچشمہ ان کی سرکشی اور کفر ہے۔ طغیاناً و کفراً... و یسعون فی الارض فساداً

۳۷۔ مفسدین محبت خداوندی کے حصول سے محروم رہتے ہیں۔ واللہ لا یحب المفسدین

۳۸۔ یہودیوں کے محبت خداوندی سے محروم ہونے کا سبب ان کا فساد پھیلانا ہے۔ و یسعون فی الارض فساداً واللہ

لا یحب المفسدین

۳۹۔ انسانوں اور ان کے اعمال کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا معیار خدا کا محبوب ہونا ہے۔ واللہ لا یحب المفسدین

۴۰۔ انسان کا محبت خدا کے حصول میں کامیاب یا اس سے محروم ہونا خود اس کے اپنے اعمال پر موقوف ہے۔

واللہ لا یحب المفسدین جملہ "واللہ لا یحب المفسدین" دلالت کرتا ہے کہ خداوند متعال کسی وجہ اور دلیل کے بغیر کسی

کو اپنی محبت سے محروم نہیں کرتا جس طرح وہ کسی کو بغیر وجہ کے اپنی محبت سے نہیں نوازتا بلکہ اس کا اصلی سبب اور وجہ اس کے اپنے عمل کی نوعیت ہے۔

۴۱۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ خداوند متعال نے کائنات کی خلقت سے فراغت کے بعد اس کے امور کی تدبیر سے کنارہ

کشی اختیار کر لی ہے۔ و قالت الیھود ید اللہ مغلولۃ مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت

منقول ہے۔ "... قالوا قد فرغ من الامر فلا یزید و لا ینقص..." ^(۱) یعنی وہ کہتے ہیں کہ کائنات کی خلقت کے بعد خداوند

متعال نے کنارہ کشی اختیار کر لی ہے اور وہ اس میں کمی و بیشی نہیں کر سکتا۔

(۱) توحید صدوق ص ۱۶۷ ح ۱، ب ۲۵؛ نور الثقلین ج ۱/ ص ۶۴۹ ح ۲۷۸۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کی تعلیمات ۱۲

اقدار: ۲۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ اور مسلمان ۳۰، اللہ تعالیٰ اور مؤمنین ۳۱؛ اللہ تعالیٰ اور یہود؛ اللہ تعالیٰ کا انفاق ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی تدبیر ۳۲، ۳۱؛ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ۱۶؛ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۱۷؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت ۲۳؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہونا ۷، ۸، ۹؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۲، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی لعنت ۷، ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے اثرات ۱۵، ۲۳، ۲۴؛ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے اسباب ۹؛ اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہونا ۳۷، ۳۸، ۴۰؛ اللہ تعالیٰ کی محبت کا پیش خیمہ ۳۰؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت ۱۱، اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی نفرین ۳، ۵، ۲۳؛ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا انکار ۱؛ اللہ تعالیٰ کے

افعال ۲۰، ۳۰

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے: ۳۹

انفاق: راہ خدا میں انفاق سے اجتناب ۵

بخیل: ۵، ۶

بغض: بغض کا پیش خیمہ ۲۳؛ بغض کا سرچشمہ ۲۰؛ بغض کے اثرات ۳۳

دشمن: دشمنان دین اور مؤمنین ۳۱؛ دشمنان دین کی سازش ۳۱

دشمنی: دشمنی کا پیش خیمہ ۲۳؛ دشمنی کا سرچشمہ ۲۰؛ دشمنی کے اثرات ۳۳

روایت: ۳۱

سرکش لوگ: ۱۳ سرکشی:

سرکشی کے اثرات ۳۶؛ سرکشی کے مراتب ۱۸؛ سرکشی میں اضافے کا پیش خیمہ ۱۵

عالم آفرینش: عالم آفرینش کی تدبیر ۱، ۳۱

عقیدہ: باطل عقیدہ ۲، ۳، ۸؛ باطل عقیدہ کے اثرات ۹

عمل: عمل کے اثرات ۳۰

فتح و کامیابی: فتح و کامیابی کے موانع ۳۳

قدر قیمت: قدر قیمت کا معیار ۳۹

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا: قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا معیار ۳۹

قرآن کریم: قرآن کریم اور یہود ۱۳: قرآن کریم سے محروم ہونا ۱۵: قرآن کریم کا نزول ۱۷: قرآن کریم کی تعلیمات قبول کرنا ۱۶

کفار: ۱۳

کفر: کفر کے اثرات ۳۶: کفر کے مراتب ۱۸: کفر میں اضافے کا پیش خیمہ ۱۵

گناہ: گناہ کے موارد ۳

لعنتی لوگ: ۷، ۱۳، ۲۳

مسلمان: مسلمانوں کو نابود کرنا ۳۳

مفسدین: ۳۸، ۳۶، ۳۵، مفسدین کا محروم ہونا ۳۷

موجودات: موجودات کا رزق ۲، ۱۱

مؤمنین: مؤمنین کی حمایت ۳۱

مہربانی: مہربانی کی قدر و قیمت ۲۵

ید الہ: ۳

یہود: دین یہود ۲۷: صدر اسلام کے یہود ۱۳: یہود اور خدا تعالیٰ ۱، ۲، ۸: یہود اور عالم آفرینش ۳۱: یہود اور مسلمان ۲۸، ۲۹،

۳۰، ۳۲، ۳۳: یہود اور مؤمنین ۳۱: یہود پر لعنت ۷، ۱۳: یہود پر نفرین ۳، ۵، ۳۳: یہود کا انجام ۲۶، ۲۷: یہود کا بخل ۵، ۶: یہود کا

بغض ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۳: یہود کا عجز و ناتوانی ۳، ۶: یہود کا عقیدہ ۱، ۲، ۲۶، ۳۱: یہود کا فساد پھیلانا ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۲، ۳۵، ۳۶،

۳۸: یہود کا کفر ۱۳، ۱۴، ۳۶: یہود کی اکثریت ۳، ۱۲: یہود کی دشمنی کا پیش خیمہ ۲۲: یہود کی دنیوی سزا ۲۱: یہود کی سازش ۳۱:

یہود کی سرکشی ۱۳، ۱۴، ۳۶: یہود کی سرکشی کا پیش خیمہ ۱۲: یہود کی سرکشی کے اثرات ۲۲: یہود کی شکست ۲۹، ۳۳: یہود کی

محرومیت ۷، ۸، ۳۸: یہود کی ناروا گفتگو ۳، ۸: یہود کے بغض کا پیش خیمہ ۲۲: یہود کے دعوے ۳: یہود کے کفر کے اثرات

۲۲: یہود میں بغض کا فلسفہ ۳۲: یہود میں دشمنی ۱۹، ۲۰، ۲۳، ۲۱: یہود میں دشمنی کا فلسفہ ۳۲

آیت ۶۵

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ﴾

اور اگر اہل کتاب ایمان لے آتے اور ہم سے ڈرتے رہتے تو ہم ان کے گناہوں کو معاف کر دیتے اور انہیں نعمتوں کے باغات میں داخل کر دیتے۔

۱۔ خداوند عالم، پیغمبر اکرم ﷺ اور تمام آسمانی کتب پر ایمان لانے اور گناہوں سے اجتناب کرنے کی صورت میں خداوند متعال نے اہل کتاب کے گزشتہ تمام گناہوں کو بخش دینے کا حتمی وعدہ کیا ہے۔

و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا لكفرنا عنهم سيئاتهم آیت ۵۹ ﴿هل تنقمون منا الا ان آمنوا بالله و ما انزل اليها و ما انزل من قبل﴾ اور آیت ۶۱ ﴿و اذا جاء وكم قالوا آمنا﴾ سے ظاہر ہوتا ہے کہ "آمنوا" میں ایمان سے مراد خدا تعالیٰ، قرآن کریم، تمام آسمانی کتب اور پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان لانا ہے۔

۲۔ خداوند متعال نے اہل کتاب کو تقویٰ کی پابندی کرنے اور خدا تعالیٰ، قرآن کریم اور دوسری آسمانی کتب پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا لكفرنا عنهم سيئاتهم

۳۔ خداوند متعال، پیغمبر ﷺ اور آسمانی کتب پر ایمان لانا اور گناہ سے دامن بچانا انسان کے گزشتہ گناہوں کی بخشش اور مغفرت کا باعث بنتا ہے۔ و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا لكفرنا عنهم سيئاتهم "سینا تھم" کے قرینہ کی بنا پر "اتقوا" کا متعلق گناہ ہے یعنی گناہ سے بچو جبکہ "لكفرنا عنهم سيئاتهم" میں "سینا تھم" سے مراد ایمان سے پہلے انجام دیے جانے والے گناہ ہیں۔

۴۔ خداوند متعال گناہوں کو بخشنے والا ہے۔ لكفرنا عنهم سيئاتهم

۵۔ اہل کتاب؛ ایمان و تقویٰ کی پابندی کیلئے ضروری محرک سے محروم ہیں۔ و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا

کلمہ "لو" کے ساتھ شرط بیان کرنا اس پر دلالت

کرتا ہے کہ اہل کتاب کا ایمان لانا اور تقویٰ اختیار کرنا بہت بعید ہے۔

۶۔ عہد پیغمبر اکرم ﷺ میں اہل کتاب ایمان و تقویٰ سے عاری لوگ تھے۔ و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا
۷۔ خدا تعالیٰ، پیغمبر اکرم ﷺ اور تمام آسمانی کتب پر ایمان لانے اور تقویٰ کی پابندی کرنے کی صورت میں خداوند
متعال نے اہل کتاب کو نعمتوں سے معمور جنت میں داخل کرنے کی تاکید کی ہے۔ و لو ان اهل الكتاب ... لا دخلناهم
جنات النعیم

۸۔ جنت کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونا ایمان اور تقویٰ پر موقوف ہے۔ و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا لكفرنا عنهم
سيئاتهم و لا دخلناهم جنات النعیم

۹۔ گناہوں کی بخشش و مغفرت جنت میں داخل ہونے کی شرط ہے۔ لكفرنا عنهم سيئاتهم و لا دخلناهم جنات
النعیم جنت میں داخل ہونے سے پہلے بخشش اور مغفرت کا ذکر کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ جب تک
انسان کے گناہ بخشے نہ جائیں اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

۱۰۔ رشوت، صرام خوری، تجاوز، ظلم و ستم اور کفر آمیز باتوں سے اجتناب اہل کتاب کے گناہوں کی بخشش و
مغفرت اور جنت میں داخل ہونے کی شرط ہے۔ و لو ان اهل الكتاب آمنوا و اتقوا جیسا کہ پہلے بھی گزرا ہے کہ "اتقوا"
کا متعلق گناہ ہے یعنی گناہوں سے بچو اور گزشتہ آیات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کے مد نظر مصادیق میں سے وہ گناہ ہیں جن
کی طرف مذکورہ بالا مطلب میں اشارہ ہوا ہے۔

۱۱۔ جنت متعدد باغات اور مختلف نعمتوں سے معمور ہوگی۔ و لا دخلناهم جنات النعیم نعیم کا معنی فراوان ہے۔
(مفردات راغب)

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا وعدہ ۱؛ اللہ تعالیٰ کی دعوت ۲؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۳
اہل کتاب: اہل کتاب کا انجام ۴؛ اہل کتاب کا بے ایمان ہونا ۵، ۶؛ اہل کتاب کا بے تقویٰ ہونا ۵، ۶؛ اہل کتاب کا گناہ
۱، ۱۰؛ اہل کتاب کا محرک ۵؛ اہل کتاب کی مغفرت ۱، ۱۰؛ صدر اسلام کے اہل کتاب ۶
ایمان:

آسمانی کتب پر ایمان ۱، ۲، ۳، ۴؛ آنحضرت ﷺ پر ایمان ۱، ۳، ۴؛ ایمان کا متعلق ۱، ۲، ۳، ۴؛ ایمان کی اہمیت ۲؛ ایمان کی دعوت ۲؛ ایمان کے اثرات ۱، ۳، ۴، ۸؛ خدا تعالیٰ پر ایمان ۱، ۲، ۳، ۴؛ قرآن کریم پر ایمان ۲

تجاوز: تجاوز سے اجتناب کرنا ۱۰

تقویٰ: تقویٰ کی اہمیت ۲؛ تقویٰ کی دعوت ۲؛ تقویٰ کے اثرات ۱، ۸

جنت: جنت کی صفات ۱۱؛ جنت کی نعمتیں ۱، ۸، ۱۱؛ جنت کے باغات ۱۱؛ جنت کے موجبات ۱، ۹، ۱۰

حرام خوری: حرام خوری سے اجتناب ۱۰

رشوت: رشوت سے اجتناب ۱۰

گناہ: گناہ سے اجتناب ۱، ۳؛ گناہ کی بخشش ۱، ۳؛ گناہ کی مغفرت کے اثرات ۹؛ گناہ کی مغفرت کے اسباب ۳

مغفرت: مغفرت کی شرائط ۱۰

ناروا باتیں کرنا: ناروا باتیں کرنے سے اجتناب ۱۰

آیت ۶۶

﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ لَأَكْلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ مِّنْهُمْ أُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ

وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾

اور اگر یہ لوگ توریت و انجیل اور جو کچھ ان کی طرف پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے سب کو قائم کرتے تو اپنے اوپر اور قدموں کے نیچے سے رزق خدا حاصل کرتے، ان میں سے ایک قوم میانہ رو ہے اور زیادہ تر لوگ بدترین اعمال انجام دے رہے ہیں۔

۱۔ خداوند متعال نے اہل کتاب کو تورات، انجیل اور دیگر الہی معارف و تعلیمات قائم کرنے کی دعوت دی ہے۔

و لو انهم اقاموا التورۃ و الانجیل و ما انزل الیہم

۲۔ تورات اور انجیل کے معارف پر ایمان لانے اور ان

کے احکام کے ساتھ ساتھ، ان پر نازل ہونے والی دوسری تعلیمات پر عمل کرنے کی صورت میں اہل کتاب کا آسمانی اور زمینی نعمتوں سے بہرہ مند ہونا۔ و لو انهم اقاموا التورۃ والانجیل وما انزل الیہم من رحمہم لاکلوا من فوقہم

"اقامہ" کا معنی ایک چیز یا فعل کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ انجام دینا ہے اور آسمانی کتب کو قائم کرنے کا مطلب ان کی تعلیمات پر ایمان لانا اور ان کے تمام احکام پر عمل کرنا ہے۔

۳۔ بہت سے اہل کتاب تورات، انجیل اور ان پر نازل شدہ دوسری تعلیمات سے بے اعتنائی اور لاپرواہی برتنے والے لوگ تھے۔ و لو انهم اقاموا التورۃ والانجیل و ما انزل الیہم

۴۔ اہل کتاب میں تورات، انجیل اور دوسری آسمانی کتب کو قائم کرنے کیلئے کافی محرک موجود نہیں تھا۔ و لو انهم اقاموا التورۃ والانجیل کلمہ "لو" کے ذریعے شرط بیان کرنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ اہل کتاب کی طرف سے تورات و انجیل کو قائم کرنا بہت بعید دکھائی دیتا ہے۔

۵۔ اہل کتاب کا معاشی مشکلات میں گرفتار ہونا ان کی طرف سے آسمانی کتب اور فرامین خداوندی سے بے اعتنائی برتنے کا نتیجہ تھا۔ و لو انهم اقاموا التورۃ والانجیل ... لاکلوا من فوقہم و من تحت ارجلہم

۶۔ معاشرے میں آسمانی کتب اور فرامین خداوندی کو قائم کرنا اقتصادی رفاه و آسائش اور خدا کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونے کا موجب بنتا ہے۔ و لو انهم اقاموا التورۃ والانجیل ... لاکلوا من فوقہم و من تحت ارجلہم

۷۔ بارش کے برسنے اور دوسری آسمانی نعمتوں کے نازل ہونے، سبزہ اگنے اور زمین کی دوسری نعمتوں تک رسائی حاصل کرنے میں، آسمانی کتب پر قائم رہنا انتہائی مؤثر کردار کا حامل ہے۔ و لو انهم اقاموا التورۃ والانجیل ... لاکلوا من فوقہم و من تحت ارجلہم

۸۔ آسمانی کتب ایسی ہدایات پر مشتمل ہیں جو معاشرے کی ضروریات پوری کرنے اور اقتصادی مسائل کی گہری کھولنے میں مدد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔ و لو انهم اقاموا التورۃ والانجیل و ما انزل الیہم من رحمہم لاکلوا

اقتصادی رفاه کو تورات و انجیل پر عمل کرنے پر مترتب کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ خداوند متعال اجر کے طور پر زمین و آسمان کی برکتیں، عمل کرنے والوں پر نازل فرمائے گا اور

اس مطلب کی جانب بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ خود تورات اور انجیل میں ایسی ہدایات موجود ہیں جن پر عمل کرنا معاشرے کی اقتصادی ترقی کا باعث بن سکتا ہے۔ مذکورہ بالا مطلب اس دوسرے معنی کی اساس پر اخذ کیا گیا ہے۔

۹۔ تورات اور انجیل آپس میں ہم آہنگ اور ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔ و لو انھم اقاموا التورۃ و الانجیل انجیل کو حرف "واو" کے ذریعے تورات پر عطف کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک علیحدہ اور جدا طور پر اہل کتاب کیلئے دنیوی سعادت فراہم نہیں کر سکتی۔

۱۰۔ ادیان الہی کی نظر میں معاشرے کی اقتصادی رفاه و آسائش کی قدر و اہمیت بہت زیادہ ہے۔ لا کلو من فوقہم و من تحت ارجلہم اگر اقتصادی رفاه و آسائش جو جملہ "لا کلو..." سے سمجھ میں آتی ہے، اسکی کوئی اہمیت نہ ہوتی تو قرآن کریم اسے آسمانی کتب کو قائم کرنے کے نتیجے کے طور پر ذکر نہ کرتا۔

۱۱۔ معاشرے میں زندگی کے تمام شعبوں میں آسمانی کتب کو مرکز و محور قرار دینے کی کوشش کرنا لازمی ہے۔ و لو انھم اقاموا التورۃ و الانجیل و ما انزل الیہم من ربہم آسمانی کتب کو قائم کرنے کا معنی ان کا حق مکمل طور پر ادا کرنا ہے اور یہ زندگی کے تمام شعبوں میں ان کی تعلیمات کو مرکز و محور قرار دینے کیلئے کنایہ ہے۔

۱۲۔ یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل کے علاوہ بھی آسمانی تعلیمات سے بہرہ مند ہوئے۔ و لو انھم اقاموا التورۃ و الانجیل و ما انزل الیہم من ربہم "ما انزل الیہم" سے مراد زبور و غیرہ جیسی کتابیں ہو سکتی ہیں جو خداوند عالم نے انبیائے علیہ السلام بنی اسرائیل پر نازل فرمائیں۔

۱۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے زمانے تک تورات و انجیل میں کوئی تحریف اور تبدیلی نہیں کی گئی تھی۔ و لو انھم اقاموا التورۃ و الانجیل بظاہر یہی دکھائی دیتا ہے کہ مورد بحث آیت شریفہ میں موجود تورات اور انجیل سے مراد وہی تورات اور انجیل ہوں گی جو اہل کتاب کے پاس موجود تھیں۔

۱۴۔ قرآن کریم پر ایمان لانا اور اسے زندگی کے تمام شعبوں میں قائم کرنا اہل کتاب کا فریضہ ہے۔ و لو انھم اقاموا ... ما انزل الیہم من ربہم یہ کہا جاسکتا ہے کہ "ما انزل الیہم" سے مراد قرآن کریم ہے جبکہ کلمہ "الیہم" یہ معنی بیان کر رہا ہے کہ اہل کتاب کو اپنا شمار ان لوگوں میں کرنا چاہیئے جنہیں قرآن کریم نے مخاطب کیا ہے۔

۱۵۔ آسمانی کتب اور الہی تعلیمات کا نزول خداوند عالم کی اپنے بندوں پر ربوبیت کا ایک جلوہ ہے۔

و لو انهم اقاموا التوراة و الانجیل و ما انزل الیهم من ربهم کلمہ "رب" کا انتخاب اس ارتباط کی وضاحت کر رہا ہے جو آسمانی کتب کے نازل کرنے اور ربوبیت الہی میں پایا جاتا ہے۔

۱۶۔ بعض اہل کتاب معتدل مزاج اور اپنی آسمانی کتب کی پابندی کرنے والے لوگ تھے۔ و لو انهم اقاموا التوراة ... منہم امة مقتصدہ "مقتصدہ" کا مصدر اقتصاد ہے اور اس کا معنی اعمال و کمردار میں اعتدال ہے۔ یہاں پر "لو انہم اقاموا التوراة..." کی دلیل کی بنا پر اس سے مراد تورات و انجیل کا پابند ہونا اور ان کے احکام پر عمل کرنا ہے۔

۱۷۔ آسمانی کتب کی پابندی کرنے والے اہل کتاب کے بعض قبائل آپس میں ہم آہنگ اور مشترکہ ہدف رکھتے تھے۔ منہم امة مقتصدہ "امہ" اس گروہ کو کہا جاتا ہے جس سے تعلق رکھنے والے افراد مشترکہ ہدف اور مقصد رکھتے ہوں۔

۱۸۔ امت (ہم آہنگ معاشرہ) کی تشکیل آسمانی کتب اور احکام خداوندی کو قائم کرنے کی لازمی شرط ہے۔

و لو انهم اقاموا التوراة ... منہم امة مقتصدہ آسمانی کتب پر عمل پیرا لوگوں کو کلمہ "امہ" کے ذریعے یاد کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ ان کی کامیابی و کامرانی آپس کی ہم آہنگی کی مرہون منت ہے۔

۱۹۔ زندگی میں معتدل اور افراط و تفریط سے پاک روش اختیار کرنا لازمی ہے۔ منہم امة مقتصدہ

اگرچہ اقتصاد سے مراد احکام خداوندی پر عمل کرنا ہے لیکن کلمہ "مقتصد" کے انتخاب کرنے کا مقصد یہ سمجھنا ہے کہ امور میں اعتدال کی روش اختیار کرنا ایک پسندیدہ فعل ہے اور خود خداوند متعال نے اس کی ترغیب دلائی ہے۔

۲۰۔ آسمانی کتب کے فرامین اور ہدایات معتدل اور ہر قسم کے افراط و تفریط سے پاک ہیں۔

و لو انهم اقاموا التوراة ... منہم امة مقتصدہ

۲۱۔ ایک امت کے غیر صالح افراد کی مذمت و سرزنش کے وقت اس کے نیک و صالح عناصر کا ذکر کرنا لازمی اور

پسندیدہ فعل ہے۔ و لو انهم اقاموا ... منہم امة مقتصدہ و کثیر منہم ساء ما يعملون

۲۲۔ عہد پیغمبر اکرم ﷺ کے بہت سے اہل کتاب ناپسندیدہ

اعمال و کردار کے مالک تھے۔ و کثیر منهم ساء ما يعملون

۲۳۔ اہل کتاب کا اپنی آسمانی کتب سے بے اعتنائی کرنا مذموم اور ناپسندیدہ طرز عمل تھا۔

و لو انهم اقاموا التورۃ والانجیل ... و کثیر منهم ساء ما يعملون

۲۳۔ کسی راہ پر گامزن لوگوں کی کثیر تعداد اس راہ کے صحیح و سالم ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ و کثیر منهم ساء ما

يعملون

۲۵۔ یہود و نصاریٰ کا خداوند عالم کی فراوان نعمتوں سے بہرہ مند ہونا حکومت و ولایت خداوندی کے قائم کرنے پر

موقوف ہے۔ ولو انهم اقاموا التورۃ والانجیل ... لا کلو من فوقهم و من تحت ارجلهم حضرت امام باقر علیہ السلام اس آیہ

شریفہ کی توضیح میں فرماتے ہیں: الولاية (۱)

۲۶۔ یہودیوں کے اکثر (۷۱) فرقوں میں سے صرف ایک اور نصاریٰ کے بہتر (۷۲) فرقوں میں سے صرف ایک معتدل

اور اپنی آسمانی کتاب کا پابند ہے۔ و لو انهم اقاموا التورۃ والانجیل ... و کثیر منهم ساء ما يعملون حضرت رسول اکرم

ﷺ سے روایت ہوئی ہے: (تفرقت امة موسیٰ علی احدى و سبعین ملة (فرقة) سبعون منهما فی النار و واحدة فی

الجنة و تفرقت امة عیسیٰ علی اثنين و سبعین فرقة احدى و سبعون فرقة فی النار و واحدة فی الجنة ...) حضرت

موسیٰ علیہ السلام کی امت اکثر فرقوں میں بٹ گئی ان میں سے ستر جہنم میں اور صرف ایک جنت میں جائیگا اور حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کی امت بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئی ان میں سے اکثر جہنم میں اور ایک جنت میں جائیگا... حضرت علی علیہ السلام جب بھی

یہ حدیث بیان کرتے تو ساتھ یہ آیہ شریفہ تلاوت فرماتے تھے۔ "و لو ان اهل الكتاب آمنوا ... و لو انهم اقاموا التورۃ

والانجیل ... منهم ساء ما يعملون" (۲)

آسمانی کتب: آسمانی کتب پر عمل کرنا ۶، ۷، ۱۸؛ آسمانی کتب سے منہ موڑنا ۲۳؛ آسمانی کتب سے منہ موڑنے کے

اثرات ۵؛ آسمانی کتب کا اعتدال ۲۰؛ آسمانی کتب کا کردار ۱۱؛ آسمانی کتب کا فزول ۱۵؛ آسمانی کتب کی تعلیمات ۸، ۲۰؛

آسمانی کتب کی ہم آہنگی ۹

(۱) کافی ج ۱ ص ۴۱۳ ح ۶؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۵۰ ح ۲۸۵۔

(۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۳۱ ح ۱۵۱؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۵۱ ح ۲۸۸۔

اعتدال: اعتدال کی اہمیت ۱۶، ۱۹، ۲۰

اقتصاد: اقتصادی ترقی کا پیش خیمہ ۴؛ اقتصادی ترقی کے عوامل ۶؛ اقتصادی مشکل کا پیش خیمہ ۵

اکثریت: اکثریت کی قدر و قیمت ۲۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی دعوت ۱؛ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۱۵؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۶، ۲۵؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر پر عمل کرنا ۶؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر سے منہ موڑنے کے اثرات ۵

امت: امتوں کی تشکیل کی اہمیت ۱۸

انجیل: انجیل پر عمل ۲؛ انجیل صدر اسلام میں ۱۳؛ انجیل کی تعلیمات ۲

اہل کتاب: اہل کتاب اور آسمانی کتب ۳، ۱۶، ۱۷، ۲۳؛ اہل کتاب اور انجیل ۱، ۲، ۳، ۳؛ اہل کتاب اور تورات ۱، ۲، ۳، ۳؛ اہل کتاب اور دینی تعلیمات ۳؛ اہل کتاب کا محرک ۳؛ اہل کتاب کا ناپسندیدہ عمل ۲۲، ۲۳؛ اہل کتاب کی اقلیت ۱۶؛ اہل کتاب کی اکثریت ۳، ۲۲؛ اہل کتاب کی ذمہ داری ۱۳؛ اہل کتاب کے پابند افراد ۱۶، ۱۷؛ صدر اسلام کے اہل کتاب ۲۲

ایمان: ایمان کا متعلق ۱۳؛ قرآن کریم پر ایمان ۱۳

بارش: بارش برسنے کا پیش خیمہ ۷

بدکار لوگ: بدکارو لوگوں کی سرزنش ۲۱

بہتر کا عدد ۲۶

تورات: تورات اور انجیل ۹؛ تورات پر عمل ۲؛ تورات صدر اسلام میں ۱۳؛ تورات کی تعلیمات ۲

حق: حق تشخیص دینے کی روش ۲۳

حکومت: نیک حکومت کا قیام ۲۵

دین: دین اور اقتصاد ۸، ۱۰؛ دین اور رفاه ۱۰؛ دین اور عینیت ۸، ۱۱، ۱۳؛ دین اور معاشرہ ۱۱؛ دینی تعلیمات پر عمل کرنا

۲، ۱

رفاہ: رفاه کی قدر و قیمت ۱۰؛ رفاه کے عوامل ۶

روایت: ۲۵، ۲۶

روزی:

روزی تنگ ہونے کے اسباب ۵؛ روزی کے وسیع ہونے کی شرائط ۲۵

زندگی: زندگی میں اعتدال ۱۹

سبزہ: مین سے سبزہ اگنے کا پیش خیمہ ۷

صالحین: صالحین کا ذکر خیر ۲۱؛

عیسائی: ذمہ دار عیسائی ۲۶؛ عیسائی اور آسمانی تعلیمات ۱۲؛ عیسائی اور انجیل ۱۲؛ عیسائی اور تورات ۱۲؛ عیسائیوں کی روزی ۲۵؛ عیسائیوں کے فرقے ۲۶

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا:

قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا معیار ۲۰، ۲۳

قرآن کریم: قرآن کریم پر عمل کرنا ۱۳

معاشرہ: معاشرے کی مادی ضروریات ۸

نعمت: نعمت کے موجبات ۲

ولایت: ولایت کی اہمیت ۲۵

یہود: ذمہ دار یہود ۲۶؛ یہود اور آسمانی تعلیمات ۱۲؛ یہود اور انجیل ۱۲؛ یہود اور تورات ۱۲؛ یہود کی روزی ۲۵؛ یہود کے فرقے ۲۶

آیت ۶۷

﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾

اے پیغمبر آپ اس حکم کو پہنچادیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور اگر آپ نے یہ نہ کیا تو گویا اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا اور خدا آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا کہ اللہ کافروں کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ کا فریضہ تھا کہ لوگوں تک وحی الہی مکمل طور سے پہنچائیں۔

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالته

۲۔ پیغمبر اکرم ﷺ خداوند عالم کے بھیجے ہوئے رسول اور لوگوں تک وحی پہنچانے کا واسطہ ہیں۔
یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک

۳۔ خداوند عالم کی طرف سے پیغمبر اکرم ﷺ پر وحی کے ابلاغ کی رسالت (ذمہ داری) ربوبیت خداوندی کا ایک جلوہ ہے۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک

اسم "رب" کا انتخاب اس ارتباط کی دلیل ہے جو رسالت و وحی اور ربوبیت الہی میں پایا جاتا ہے۔

۴۔ پیغمبر اکرم ﷺ لوگوں تک خداوند عالم کا خاص پیغام پہنچانے پر مامور تھے۔

بلغ ما انزل ... و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ "ما انزل..." سے مراد تمام احکام اور معارف دینی نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ کہنے کا کوئی معنی نہیں بنتا کہ وہ سب جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے اگر اسے نہ پہنچایا تو تم نے رسالت الہی کو انجام نہیں دیا۔ بنا بریں "ما انزل..." سے مراد ایک خاص پیغام تھا کہ جسے تمام رسالت کے مساوی شمار کیا گیا ہے۔ آیہ شریفہ کے متعدد شان نزول اور بہت سی روایات کے مطابق وہ خاص پیغام امیر المومنین حضرت علیؑ کی ولایت کا اعلان تھا۔

۵۔ اہل ایمان کی امامت اور ولایت کیلئے حضرت علیؑ کو منصوب کرنا وہ حکم ہے جو رسول خدا ﷺ پر آیت تبلیغ میں نازل ہوا۔ بلغ ما انزل الیک متعدد شان نزول اور بہت سی آیات کی بنا پر "ما انزل الیک" سے مراد امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ کی ولایت و امامت ہے۔

۶۔ آیت تبلیغ میں موجود خداوند عالم کا خاص اور انتہائی اہم پیغام (ولایت علیؑ) تمام رسالت کے مساوی اور ہم پلہ قدر و قیمت کا حامل تھا۔ بلغ ما انزل ... و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ

۷۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی جانب سے رسالت الہی کے فریضہ کی انجام دہی لوگوں تک خدا کے خاص پیغام (ولایت علیؑ) کا اعلان کے ابلاغ پر موقوف تھی۔ بلغ ما انزل ... و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ

۸۔ پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل ہونے والے تمام معارف اور احکام کے درمیان ارتباط اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔
و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ

۹۔ آیت تبلیغ میں موجود خداوند عالم کے خاص پیغام کا ابلاغ، آنحضرت ﷺ کی جانب سے اس فریضہ کی انجام دہی کیلئے ایک خاص عملی روش کے انتخاب پر

موقوف ہے۔ بلغ ... و ان لم تفعل فما بلغت رسالته قرآن کریم میں "و ان لم تبلغ" یا "والا..." کی جگہ "و ان لم تفعل" کا جملہ استعمال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا پیغام تھا جسے عملی طور پر لوگوں تک پہنچانا آنحضرت ﷺ کا فریضہ تھا اور صرف زبان سے کہہ دینا کافی نہیں تھا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے غدیر خم میں حضرت علیؑ کا تعارف کراتے ہوئے ان کو امامت کیلئے منصوب فرمایا۔

۱۰۔ پیغمبر اکرم ﷺ کو اپنی الہی ذمہ داریاں انجام دینے میں تکوینی اختیار حاصل تھا۔ و ان لم تفعل فما بلغت رسالته جملہ "و ان لم تفعل" سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ تکویناً ابلاغ رسالت پر مجبور نہ تھے بلکہ اسے ترک کرنے پر قادر تھے۔

۱۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ اپنی خاص رسالت کی انجام دہی (ولایت علیؑ کے اعلان) میں بعض لوگوں کی جانب سے خطرہ محسوس کرتے تھے۔ بلغ ما انزل ... و الله يعصمك من الناس

۱۲۔ خداوند متعال نے اپنے خاص پیغام (ولایت علیؑ) کے ابلاغ کی صورت میں آنحضرت کو پیش آنے والے ممکنہ خطرات سے حفاظت کی ضمانت دی ہے۔ بلغ ما انزل ... والله يعصمك من الناس

۱۳۔ فرامین الہی کے نفاذ اور احکام دین کی تبلیغ کے وقت دینی مبلغین کا لوگوں کی منخرافانہ خواہشات اور مطالبوں کی پروا نہ کرنا لازمی ہے۔ بلغ ... والله يعصمك من الناس

۱۴۔ کفار ہمیشہ ہدایت خداوندی سے محروم ہیں۔ ان الله لا يهدي القوم الکافرين

۱۵۔ "آیت تبلیغ" میں موجود خداوند عالم کے خاص پیغام کے منکر اور مخالف، کافر ہیں۔ بلغ ما انزل اليك ... ان الله لا يهدي القوم الکافرين صدر آیت کی روشنی میں کفار کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک مصداق وہ لوگ ہیں جو اس خاص پیغام کے منکر ہوں جو تمام رسالت الہی کے مترادف ہے۔

۱۶۔ خداوند متعال کبھی بھی اپنے خاص پیغام (ولایت و امامت علیؑ) کی مخالفت کرنے والوں کو پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف سازش کی کھلی چھٹی نہیں دے گا۔ بلغ ... ان الله لا يهدي القوم الکافرين

اس احتمال کی بنا پر کہ جب "والله يعصمك من الناس" کے قرینے کی بنا پر فعل "یهدی" کا حذف شدہ متعلق کفار کی سازشیں ہوں یعنی خداوند متعال کفار کو پیغمبر اکرم ﷺ کے خلاف کی جانے والی سازشوں میں کامیاب نہیں ہونے دے گا۔

۱۷۔ مشیت خداوندی کی مخالفت کرنے والوں کی تمام کوششیں اور منصوبے ناکام ہوں گے۔ واللہ یعصمک من الناس ان الله لا يهدي القوم الكافرين جملہ ان اللہ لایہدی...، "واللہ یعصمک من الناس" کیلئے تعلیل ہے اور یہ واضح کر رہا ہے کہ دشمنوں کے خطرے سے پیغمبر اکرم ﷺ کے محفوظ رہنے کی وجہ یہ کلی قاعدہ ہے کہ خداوند متعال کبھی بھی کفار اور دشمنان دین کو کامیابی سے ہمکنار نہیں ہونے دے گا۔

۱۸۔ انسانوں کی ہدایت فقط خداوند متعال کے اختیار میں ہے۔ ان الله لا يهدي القوم الكافرين

۱۹۔ پیغمبر اکرم ﷺ نے حکم خداوندی کے مطابق غدیر خم کے دن ولایت علی ﷺ کا اعلان کیا۔

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک حضرت امام باقر ﷺ فرماتے ہیں: (... فاوحی اللہ عزوجل الیہ "یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک." فقام بولاية علی علیه السلام يوم غدیر خم ...) یعنی خداوند متعال نے آنحضرت ﷺ پر وحی نازل فرمائی کہ اے رسول جو کچھ تمہارے پروردگار کی جانب سے تم پر نازل ہوا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دو... چنانچہ آپ ﷺ نے اس پر عمل کرتے ہوئے غدیر خم کے دن حضرت علی ﷺ کی ولایت کا اعلان کیا۔

۲۰۔ حضرت علی ﷺ کی ولایت کا اعلان نہ کرنا رسول خدا ﷺ کے اعمال کے ضائع ہونے کا باعث تھا۔ و ان لم تفعل فما بلغت رسالته آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے مذکورہ آیت پڑھنے کے بعد حضرت علی ﷺ سے فرمایا: "اے علی" تیری ولایت کے ابلاغ کا جو مجھے حکم دیا گیا ہے اگر اسے نہ پہنچاتا تو میرے اعمال ضائع ہو جاتے (۲)

۲۱۔ خداوند متعال کی جانب سے لوگوں کے شر سے تحفظ کی ضمانت دیئے جانے کے بعد پیغمبر اکرم ﷺ نے تقیہ اختیار کرنے سے اجتناب کیا۔ واللہ یعصمک من الناس آنحضرت ﷺ کے تقیہ اختیار کرنے کے بارے میں حضرت امام رضا ﷺ سے روایت ہے کہ: (اما بعد قول اللہ عزوجل "یا ایہا الرسول بلغ ما انزل ... واللہ یعصمک من الناس" فانه ازال کل تقیة بضمان اللہ عزوجل و بین امر اللہ ...) (۳) یعنی جہاں تک خدا تعالیٰ کے اس فرمان کا تعلق ہے کہ اے رسول جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے اسے لوگوں تک پہنچا دیں خداوند عالم آپ ﷺ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا تو یہ خدا کی طرف سے ضمانت دی گئی تھی جس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے کسی قسم کا تقیہ اختیار کرنے سے گریز کیا۔

آنحضرت ﷺ :

(۱) کافی ج ۱ ص ۲۸۹ ح ۴؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۵۲ ح ۲۹۱ (۲) امالی صدوق ص ۴۰۰ ح ۱۳، مجلس ۷۴؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۵۴ ح ۲۹۶ (۳) عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۱۳۰ ح ۱۰، ب ۳۵؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۵۳ ح ۲۹۳۔

آنحضرت ﷺ اور آیت تبلیغ ۴، ۹، ۱۱، ۱۹، ۲۰؛ آنحضرت ﷺ اور تقیہ ۲۱؛ آنحضرت ﷺ کا غم و اندوہ ۱۱؛
آنحضرت ﷺ کی حفاظت ۱۲، ۲۱؛ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۹؛ آنحضرت ﷺ کی رسالت ۲، ۳، ۱۱،
۲۰؛ آنحضرت ﷺ کے تکوینی اختیارات ۱۰

آیت تبلیغ: ۵ آیت تبلیغ کا اعلان ۴، ۹، ۱۲؛ آیت تبلیغ کی اہمیت ۶

احکام: احکام پر عمل کرنا ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۱۸؛ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۳؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت ۱۴؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ۱۳، ۱۸؛ اللہ
تعالیٰ کے اوامر ۶، ۱۹

انسان: انسان کی ہدایت ۱۸

تبلیغ: تبلیغ کی روش ۱۳

تقیہ: تقیہ سے اجتناب ۲۱

دین: دین کی تبلیغ ۱۳؛ دینی تعلیمات کا آپس میں ارتباط ۸

روایت: ۱۹، ۲۰، ۲۱

علیؑ: حضرت علیؑ کا انتصاب ۵؛ حضرت علیؑ کی امامت ۱۶؛ حضرت علیؑ کی ولایت ۱۶؛ حضرت علیؑ
کی ولایت کا اعلان ۴، ۱۱، ۱۲، ۱۹؛ حضرت علیؑ کی ولایت کا سرچشمہ ۵؛ حضرت علیؑ کی ولایت کی قدر و قیمت ۶

عید غدیر: ۱۹

کفار: ۱۵ کفار کی گمراہی ۱۳

لوگ: لوگوں کی خواہشات ۱۳

مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۱۳

مخالفین: آیت تبلیغ کے مخالفین ۱۵؛ آیت تبلیغ کے مخالفین اور آنحضرت ﷺ ۱۶؛ آیت تبلیغ کے مخالفین کی شکست
۱۶؛ مخالفین خدا کی شکست ۱۴

منکرین آیت تبلیغ: ۱۵ وحی کا ابلاغ ۱، ۲، ۳، ۳

ہدایت: ہدایت سے محروم ہونا ۱۳؛ ہدایت کا سرچشمہ ۱۸

آیت ۶۸

﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُتِمُّوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾

کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب تمہارا کوئی مذہب نہیں ہے جب تک توریت و انجیل اور جو کچھ پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اسے قائم نہ کرو اور جو کچھ آپ کے پاس پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ ان کی کثیر تعداد کی سرکشی اور رکفر میں اضافہ کر دے گا تو آپ کافروں کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں۔

۱۔ اہل کتاب دینی شخص اور صحیح مذہبی عقائد کا مالک ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔

یا اهل الكتاب لستم علي شيء حتى تقيموا التوراة والانجيل

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ "شیئی" سے مراد دین اور شریعت ہے، لہذا اس جملے "لستم علی شیئی" کا معنی یہ ہوگا کہ اے اہل کتاب تم کوئی دینی یا مذہبی مقام نہیں رکھتے اور یہ ان کے اس خیال کو رد کر رہا ہے کہ صرف آسمانی کتاب کا مالک ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو اہل دین و شریعت سمجھتے تھے۔

۲۔ اہل کتاب اپنی آسمانی کتب سے بے اعتنائی برتنے اور ان کے احکام و معارف کو قائم (نافذ) کرنے سے روگردانی کرنے والے لوگ تھے۔ لستم علی شیئی حتى تقيموا التوراة والانجيل

۳۔ اہل کتاب کی اپنے منظور نظر مقام تک رسائی تورات، انجیل اور دوسرے احکام خداوندی کو قائم (نافذ) کرنے کی

مرہون منت ہے۔ قل یا اهل الكتاب ... حتى تقيموا التوراة والانجيل و ما انزل اليكم من ربكم

۴۔ آسمانی کتب اور ادیان الہی کی طرف صرف نسبت نہیں بلکہ ان کی مکمل پابندی معاشروں کی قدر و

قیمت معین کرتی ہے۔ یا اہل الكتاب لستم علی شیء حتی تقيموا التورۃ والانجیل یہود و نصاریٰ کو اہل کتاب کے طور پر مخاطب کرنا اور پھر آسمانی کتب کی مکمل پابندی کو قدر و منزلت کا معیار قرار دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ فقط خدا کے دین اور شریعت کی طرف نسبت کسی کام کی نہیں، بلکہ ان کی مکمل پابندی قدر و قیمت اور عزت کا باعث بنتی ہے۔

۵۔ اہل کتاب آسمانی کتب سے بے توجہی کی بنا پر ایسا ٹھکانہ و مرکز نہیں رکھتے تھے، جہاں سے اپنے دینی عقائد و آراء کا دفاع کر سکیں۔ لستم علی شیء حتی تقيموا التورۃ و الانجیل مذکورہ بالا مطلب میں کلمہ "حتی" کو "کی" تعلیل کے معنی میں جبکہ صرف "علی" کو ملحوظ رکھتے ہوئے "شیء" کو ٹھکانے و مرکز کے معنی میں لیا گیا ہے اور "حتی" تقيموا التورۃ والانجیل کے قرینے کی بنا پر اس سے مراد ایسی قابل اعتماد فکری بنیادیں ہیں جن کے ذریعے اپنے دینی عقائد اور آراء کا دفاع کیا جاسکے۔

۶۔ آسمانی کتب اور دوسرے فرامین الہی کو معاشروں میں تمام جوانب سے قائم و نافذ کرنا اور انہیں مرکز و محور قرار دینا لازمی ہے۔ لستم علی شیء حتی تقيموا التورۃ والانجیل و ما انزل الیکم من ربکم

۷۔ پیغمبر اکرم ﷺ کے زمانے تک تورات اور انجیل میں کوئی تحریف اور تبدیلی نہیں ہوئی تھی۔ حتی تقيموا التورۃ والانجیل اہل کتاب کو تورات اور انجیل کے قائم کرنے کی ترغیب دلانا اس بات کی علامت ہے کہ یہ آسمانی کتب تحریف اور تبدیلی کے بغیر ان کے پاس موجود تھیں۔

۸۔ تورات اور انجیل آپس میں ہم آہنگ اور ایک دوسرے کی تکمیل کرتی ہیں۔ حتی تقيموا التورۃ والانجیل انجیل کو "واو جمع" کے ذریعے تورات پر عطف کرنا ممکن ہے یہ مطلب بیان کرنے کیلئے ہو کہ تورات اور انجیل میں سے کسی ایک کو تنہا طور پر قائم کرنا اہل کتاب کیلئے مضبوط ٹھکانہ و مرکز ایجاد نہیں کر سکتا۔

۹۔ تورات اور انجیل کے علاوہ بھی یہود و نصاریٰ پر خداوند عالم کے فرامین اور معارف نازل ہوئے۔ حتی تقيموا التورۃ والانجیل و ما انزل الیکم من ربکم

۱۰۔ تورات اور انجیل کے ساتھ ساتھ اہل کتاب پر نازل شدہ دوسرے فرامین اور معارف ربوبیت خدا کا ایک جلوہ ہیں۔ حتی تقيموا التورۃ والانجیل و ما انزل الیکم من ربکم

۱۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات (آیات قرآن) بہت سارے اہل کتاب کے کفر اور سرکشی میں اضافے کا موجب بنیں۔ و لیزیدن کثیرا منهم ما انزل الیک من ربک طغیاناً و کفراً

۱۲۔ بعض لوگوں پر قرآن کریم کی منفی تاثیر کا سرچشمہ خود ان کا اپنا کفر و سرکشی ہے۔ و لیزیدن کثیرا منهم ما انزل الیک من ربک طغیاناً و کفراً

۱۳۔ تورات اور انجیل کی تعلیمات سے بے اعتنائی برتنے کی وجہ سے اہل کتاب کے کفر و سرکشی میں روز بروز اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ و لیزیدن کثیرا منهم ما انزل الیک من ربک طغیاناً و کفراً قرآن کریم کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے اہل کتاب کے کفر و سرکشی میں اضافہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ قرآن کریم کے نزول سے پہلے بھی کفر و سرکشی میں گرفتار تھے۔ صدر آیت کے قرینہ کی بنا پر اس کفر و سرکشی کا سبب ان کا تورات اور انجیل کو یوں ہی ترک کر دینا ہے۔

۱۴۔ اہل کتاب کو قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کے قبول اور انہیں قائم کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔ و لیزیدن کثیرا منهم ما انزل الیک من ربک طغیاناً و کفراً بظاہر اہل کتاب کے کفر و سرکشی میں اضافے کا سبب قرآن کریم کو تسلیم نہ کرنا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں قرآن کریم اور اس کی تعلیمات قبول کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔

۱۵۔ اہل کتاب کا تورات اور انجیل سے بے اعتنائی برتنا اور ان کی پابندی نہ کرنا، ان کی جانب سے قرآن کریم کے انکار کا موجب بنا۔ قل یا اهل الکتاب لستم علی شیء حتی تقیموا التورۃ والانجیل ... طغیاناً اہل کتاب کی تورات اور انجیل سے بے اعتنائی کا ذکر کرنے کے بعد ان کی جانب سے قرآن کریم کو تسلیم نہ کرنے کے تذکرے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تورات و انجیل سے بے اعتنائی نے قرآن کریم کو تسلیم نہ کرنے کے اسباب فراہم کیے۔

۱۶۔ بعض اہل کتاب نے قرآن کریم کے مقابلے میں کفر آمیز اور دشمنی پر مبنی طرز عمل اختیار کرنے سے گریز کیا۔ و لیزیدن کثیرا منهم ما انزل الیک من ربک طغیاناً و کفراً

۱۷۔ پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل شدہ فرامین اور تعلیمات کا سرچشمہ خداوند متعال کی ربوبیت ہے۔ ما انزل الیک من ربک

۱۸۔ کفر و سرکشی کے متعدد مراتب ہیں۔ لیزیدن ... طغیاناً و کفراً

۱۹۔ سرکشی: کفر اور حق کے انکار کا سرچشمہ ہے۔ طغیاناً و کفراً سرکشی کو کفر سے پہلے ذکر کرنا ہو سکتا ہے اس بات پر دلیل ہو کہ سرکشی کفر ایجاد کرنے میں مؤثر ثابت ہوتی ہے۔

۲۰۔ اہل کتاب بھی پیغمبر اکرم ﷺ کی دعوت اور رسالت کے دائرے میں آتے ہیں۔ یا اهل الكتاب ... فلا تاس علی القوم الکافرين

۲۱۔ بہت سے اہل کتاب کافر ہیں اور انتہائی برے انجام سے دوچار ہوں گے۔ یا اهل الكتاب لستم علي شيء ... فلا تاس علی القوم الکافرين

۲۲۔ اہل کتاب کا کفر پیغمبر اکرم ﷺ کیلئے افسوسناک اور غم و اندوہ کا باعث تھا۔ فلا تاس علی القوم الکافرين
۲۳۔ خداوند متعال نے اپنے پیغمبر ﷺ کو کفار کے کفر اور ان کے برے انجام پر غمگین ہونے یا افسوس کرنے سے اجتناب کرنے کی نصیحت کی ہے۔ فلا تاس علی القوم الکافرين

۲۴۔ سرکش اور کافر لوگ ہمدردی کے قابل نہیں ہیں۔ فلا تاس علی القوم الکافرين
۲۵۔ پیغمبر اکرم ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات (قرآن کریم) کا انکار کفر ہے۔ لیزیدن کثیراً منهم ما انزل اليك من ربك ... فلا تاس علی القوم الکافرين

۲۶۔ آسمانی کتب کو معاشرے میں قائم نہ کرنا ان کا انکار کرنے کے مترادف ہے۔ حتی تقيموا التوراة والانجيل و ... فلا تاس علی القوم الکافرين جملہ "فلا تاس ... جملہ" و لیزیدن ... سے مربوط ہونے کے علاوہ ہو سکتا ہے کہ تورات، انجیل اور دوسری آسمانی کتب کو قائم (نافذ) نہ کرنے پر بھی متفرع ہو۔ بنا بریں جو لوگ آسمانی کتب کے پابند نہیں ہیں وہ کفار کے زمرے میں آتے ہیں۔

آسمانی کتب: آسمانی کتب پر عمل کرنا ۲، ۳، ۶؛ آسمانی کتب سے روگردانی ۲۶؛ آسمانی کتب کی ہم آہنگی ۸
آنحضرت ﷺ :

آنحضرت ﷺ اور اہل کتاب ۲۰، ۲۲؛ آنحضرت ﷺ اور کفار ۲۳؛ آنحضرت ﷺ کا غم و اندوہ ۲۳؛ آنحضرت ﷺ کی رسالت کا عالمگیر ہونا ۲۰؛ آنحضرت ﷺ کے غم و اندوہ کے عوامل ۲۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۱۰، ۱۴؛ اللہ تعالیٰ کی نصیحتیں ۲۳؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر پر عمل کرنا ۳، ۶

انجیل: ۱۔ انجیل پر عمل کرنا ۳؛ انجیل صدر اسلام میں ۴؛ انجیل کا نزول ۹، ۱۰؛ انجیل کی تحریف ۷

اہل کتاب: اہل کتاب اور آسمانی کتب ۲، ۵؛ اہل کتاب اور انجیل ۱۳، ۱۵؛ اہل کتاب اور تورات ۱۳، ۱۵؛ اہل کتاب اور دینی تعلیمات ۱۳؛ اہل کتاب اور قرآن کریم ۱۳، ۱۶؛ اہل کتاب کا انجام ۲۱؛ اہل کتاب کا عقیدہ ۱، ۵؛ اہل کتاب کا کفر ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۲۲؛ اہل کتاب کا مقام ۳؛ اہل کتاب کی آسمانی تعلیمات ۱۰؛ اہل کتاب کی اکثریت ۱۱؛ اہل کتاب کی اکثریت کا کفر ۲۱؛ اہل کتاب کی ذمہ داری ۱۳؛ اہل کتاب کی سرکشی ۱۱، ۱۳؛ اہل کتاب کی محرومیت ۵؛ اہل کتاب کے دعوے ۱؛ ذمہ دار اہل کتاب ۱۶؛ صالح اہل کتاب ۱۶

ایمان: دینی تعلیمات پر ایمان ۱۳؛ قرآن کریم پر ایمان ۱۳

ترقی: ترقی کے عوامل ۳

تورات: تورات اور انجیل ۸؛ تورات پر عمل کرنا ۳؛ تورات صدر اسلام میں ۷؛ تورات کا نزول ۹، ۱۰؛ تورات کی تحریف ۷

حق: حق کے انکار کا پیش خیمہ ۱۹

دین: دین اور عینیت ۶، ۲۶؛ دینی تعلیمات پر عمل ۳؛ دینی تعلیمات کا سرچشمہ ۱۷

سرکش لوگ: سرکش لوگوں کیلئے غمگین ہونا ۲۳

سرکشی: سرکشی کے اثرات ۱۲، ۱۹؛ سرکشی کے عوامل ۱۳؛ سرکشی کے مراتب ۱۸؛ سرکشی میں اضافے کے عوامل ۱۱

عیسائی: عیسائیوں کی آسمانی تعلیمات ۹

غم و اندوہ: ناپسندیدہ غم و اندوہ ۲۳

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۳

قرآن کریم: قرآن کریم اور اہل کتاب ۱۱: قرآن کریم اور سرکشی میں اضافہ ۱۱: قرآن کریم اور کفر میں اضافہ ۱۱: قرآن کریم اور گمراہی ۱۲: قرآن کریم کے انکار کے اثرات ۲۵
 کفار: کفار کا انجام ۲۳: کفار کیلئے غمگین ہونا ۲۳
 کفر: قرآن کریم کے بارے میں کفر ۱۵: کفر کا پیش خیمہ ۱۹: کفر کے اثرات ۱۲: کفر کے مراتب ۱۸: کفر کے موارد ۲۵، ۲۶: کفر کے موجبات ۱۳، ۱۵: کفر میں اضافے کے اسباب ۱۱
 یہود و نصاریٰ کی آسمانی تعلیمات ۹

آیت ۶۹

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾

بیشک جو لوگ صاحب ایمان ہیں یا یہودی اور ستارہ پرست اور عیسائی ہیں ان میں سے جو بھی اللہ اور آخرت پر واقعی ایمان لائے گا اور عمل صالح کرے گا اس کے لئے نہ خوف ہے اور نہ اسے حزن ہوگا۔
 ۱۔ مسلمانوں، یہودیوں، صابئین اور نصاریٰ کیلئے ہر قسم کے خوف اور غم و اندوہ سے نجات پانے کی شرط یہ ہے کہ وہ خداوند عالم اور قیامت پر ایمان لائیں اور نیک عمل انجام دیں۔ ان الذين آمنوا و الذين هادوا و الصابئون والنصارى ... ولا هم يحزنون "صابئون" کا مفرد صابئ ہے اور یہ اس شخص کو کہا جاتا ہے جو اپنا دین چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کر لے اس معنی کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ کلمہ "الصابئون" اس آیت میں "الذين آمنوا و الذين هادوا" اور "النصارى" کے درمیان واقع ہوا ہے، اور اس قرینے کی بنا پر اس کا مورد نظر مصداق وہ لوگ ہیں جو اسلام یا یہودیت کو چھوڑ کر دین مسیحیت اختیار کر لیں۔

۲۔ مسلمان، یہودی، عیسائی اور صابئ وہ امتیں ہیں جو

سب سے زیادہ خداوند متعال اور قیامت پر سچا ایمان لانے اور نیک عمل انجام دینے کی لیاقت رکھتی ہیں۔

ان الذین آمنوا و الذین هادوا و الصابئون و النصاری من آمن اگرچہ کسی بھی امت کا سچا ایمان (من آمن...) غم و اندوہ سے نجات کا سبب بنتا ہے لیکن سب میں سے مذکورہ ملتوں کا نام لینا اس مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ ان ادیان کے پیروکار دوسروں سے زیادہ حقیقی ایمان قبول کرنے کی لیاقت اور صلاحیت رکھتے ہیں۔

۳۔ یہود، نصاریٰ اور صابئین کا دین، خداوند عالم کے باقاعدہ ادیان کے زمرے میں آتا ہے۔ ان الذین آمنوا و الذین هادوا و الصابئون و النصاری ... فلا خوف علیہم "صابئین" کے دین کے بارے میں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ علامہ طباطبائی تفسیر المیزان میں صابئین کے بارے میں پائی جانے والی گوناگوں آراء کی طرف اشارہ کرنے کے بعد تائید کرتے ہیں کہ دین صابئی: یہودیوں، مجوسیوں اور حرائیہ کے دین سے آمیختہ ایک دین ہے۔

۴۔ خدا تعالیٰ، قیامت اور رسالت انبیاء ﷺ پر ایمان لانا آسمانی ادیان کے مشترکہ اصولوں میں سے ایک ہے۔

ان الذین آمنوا و الذین هادوا و الصابئون ... من آمن بالله و الیوم الآخر انبیائے خدا پر ایمان لانا اس آیہ شریفہ (الذین آمنوا ... النصاری) میں مذکور عناوین سے اخذ ہوتا ہے۔

۵۔ تمام ادیان الہی کے احکام میں سے ایک یہ ہے کہ نیک اعمال کی انجام دہی لازمی ہے۔ ان الذین آمنوا ... من آمن بالله و الیوم الآخر و عمل صالحاً

۶۔ سعادت اور آرام و سکون کے حصول کیلئے ایمان کے ساتھ ساتھ نیک عمل انجام دینا لازمی ہے۔ من آمن ... و عمل صالحاً فلا خوف علیہم و لا هم یحزنون

۷۔ دوسرے ادیان الہی کے پیروکاروں کی نسبت صابئین میں حقیقی ایمان کی طرف مائل ہونے کی بہت کم آمادگی پائی جاتی ہے۔ ان الذین آمنوا و الذین هادوا و الصابئون و النصاری کلمہ "الصابئون" کا مرفوع ہونا اس بات کی علامت ہے کہ کلمہ "ان" سے استفادہ ہونے والی تاکید کا صابئین پر اطلاق نہیں ہوتا۔

۸۔ خداوند عالم اور قیامت پر حقیقی ایمان لانے اور نیک عمل انجام دینے بغیر صرف ادیان الہی کی طرف منسوب ہونا سعادت کا باعث نہیں بنے گا۔

ان الذین آمنوا ... " ، " من آمن بالله والیوم الآخر و عمل صالحاً فلا خوف چونکہ جملہ "من آمن..."، "الذین آمنوا" کیلئے خبر ہے لہذا ان دو حصوں میں ایمان کا مکرر ذکر کرنا اور جملہ خبریہ میں ضمیر کا نہ ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سعادت؛ خداوند متعال اور قیامت پر حقیقی ایمان لانے اور نیک اعمال انجام دینے پر موقوف ہے اور اس لحاظ سے آسمانی ادیان سے منسوب لوگوں اور دوسرے لوگوں میں کوئی فرق نہیں پایا جاتا۔

۹۔ خداوند متعال اور قیامت پر ایمان اور نیک عمل انجام دینا امتوں کی سعادت اور نجات کی بنیادیں ہیں۔

ان الذین آمنوا ... و الیوم الآخر و عمل صالحاً فلا خوف علیہم و لاہم یحزنون

۱۰۔ ذہنی آرام و سکون اور مستقبل کے بارے میں خوف لاحق نہ ہونا؛ خداوند متعال اور قیامت پر ایمان لانے اور

نیک عمل انجام دینے سے وابستہ ہے۔ من آمن بالله والیوم الآخر ... فلا خوف علیہم و لاہم یحزنون

۱۱۔ خدا تعالیٰ و قیامت کا انکار (کفر) اور نیک عمل کا انجام نہ دینا انسان پر غم و اندوہ اور خوف طاری ہونے کا باعث

بتا ہے۔ من آمن بالله و الیوم الآخر و عمل صالحاً فلا خوف علیہم و لاہم یحزنون

ادیان: ۳؛ تعلیمات: ۵؛ ادیان کے مشترکہ اصول: ۳؛ دین کی مقبول چیزیں: ۵

ادیان کے پیروکار: ۸، ۷

اطمینان: اطمینان کے عوامل: ۶، ۱۰

ایمان: انبیاء ﷺ پر ایمان: ۳؛ ایمان اور نیک عمل: ۶؛ ایمان کا متعلق: ۱، ۲، ۳، ۸، ۹، ۱۰؛ ایمان کے اثرات: ۱، ۶، ۸،

۹، ۱۰؛ خداوند عالم پر ایمان: ۱، ۲، ۳، ۸، ۹، ۱۰؛ قیامت پر ایمان: ۱، ۲، ۳، ۸، ۹، ۱۰

خوف: خوف سے نجات کے ذرائع: ۱؛ خوف کے اسباب: ۱۱؛ خوف کے موانع: ۱۰

سعادت: سعادت کے عوامل: ۶، ۸، ۹

صابئین: صابئین کا ایمان: ۱؛ صابئین کا دین: ۳؛ صابئین کا عقیدہ: ۷؛ صابئین کی ذمہ داری: ۲

عمل: نیک عمل ترک کرنا: ۱۱؛ نیک عمل کی اہمیت: ۲، ۵، ۸؛ نیک عمل کے اثرات: ۱، ۶، ۹، ۱۰

عیسائی: عیسائیوں کا ایمان ۱؛ عیسائیوں کی ذمہ داری ۲
 غم و اندوہ: غم و اندوہ سے نجات کے اسباب ۱؛ غم و اندوہ کے اسباب ۱۱
 کفر: خدا کے بارے میں کفر ۱۱؛ قیامت کے بارے میں کفر ۱۱
 مسلمان: مسلمانوں کی ذمہ داری ۲
 مسیحیت: دین مسیحیت ۳
 نجات: نجات کے عوامل ۹
 یہود: یہود کا ایمان ۱؛ یہود کا دین ۳؛ یہود کی ذمہ داری ۲

آیت ۷۰

﴿لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآئِيلَ وَارْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا كَلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ﴾

ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا ہے اور ان کی طرف بہت سے رسول بھیجے ہیں لیکن جب ان کے پاس کوئی رسول ان کی خواہش کے خلاف حکم لے آیا تو انھوں نے ایک جماعت کی تکذیب کی اور ایک گروہ کو قتل کر دیتے ہیں۔
 ۱۔ خداوند متعال نے بنی اسرائیل سے اپنے انبیاء ﷺ کی تصدیق اور ان کی پیروی کا عہد و پیمان لیا۔
 لقد اخذنا ميثاق بني اسرائيل و ارسلنا اليهم رسلا جملہ "وارسلنا اليهم رسلا" سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد و ميثاق کا مورد انبیاء خدا کی تصدیق ہے۔

۲۔ خداوند متعال نے بنی اسرائیل سے اپنے اور قیامت پر ایمان لانے اور نیک عمل انجام دینے کا عہد و

پیمان لیا۔ من آمن بالله و اليوم الآخر و عمل صالحاً ... لقد اخذنا ميثاق بني اسرائيل

مذکورہ آیت کے گزشتہ آیت سے پائے جانے والے ارتباط کو ملحوظ رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ خدا اور قیامت پر ایمان لانے اور نیک عمل انجام دینے کا عہد و پیمان لیا گیا۔

۳۔ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کیلئے متعدد اور عظیم المرتبت انبیاء ﷺ مبعوث فرمائے۔ و ارسلنا اليهم رسلاً

"رسلاً" کی تنوین، ان انبیاء ﷺ کی عظمت اور ان کے بلند مرتبہ کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے۔

۴۔ انبیاء ﷺ کی تعلیمات اور اہداف، بنی اسرائیل کے نفسانی رجحانات کے ساتھ ہم آہنگ اور موافق نہیں تھے۔
کلما جاء هم رسول بما لا تهوى انفسهم

۵۔ رسالت انبیاء ﷺ کا نفسانی میلان کے ساتھ منطبق ہونا یا نہ ہونا بنی اسرائیل کی جانب سے انبیاء ﷺ کی تصدیق یا

تکذیب کا باعث تھا۔ کلما جاء هم رسول بما لا تهوى انفسهم فریقاً کذبوا و فریقاً يقتلون

۶۔ خداوند عالم کے احکام اور تعلیمات کو تسلیم کرنا ہوس پرستی اور نفسانی خواہشات سے اجتناب کرنے سے وابستہ

ہے۔ کلما جاء هم رسول بما لا تهوى انفسهم

۷۔ بنی اسرائیل عہد شکن اور ہوس پرست لوگ تھے۔ لقد اخذنا ميثاق بني اسرائيل ... کلما جائهم رسول بما لا

تهوى انفسهم

۸۔ خداوند عالم کے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان کے توڑنے اور خواہشات نفسانیہ کی پیروی کی وجہ سے اہل کتاب کے

پاس تورات، انجیل اور دوسری الہی تعلیمات کے قیام کیلئے کوئی مطمئن مرکز نہ رہا۔ لستم على شيء ... لقد اخذ ميثاق

بنی اسرائیل اس بنا پر کہ جملہ "لستم على شيء..." کا معنی یہ ہو کہ تمہارے پاس تو کوئی ایسا مرکز نہیں ہے جس سے تورات

اور انجیل کو نافذ کر سکو۔ یہ معنی مد نظر رکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ یہ آیت اس مرکز اور ٹھکانے کی تفسیر کر رہی ہے یعنی

اس سے مراد خداوند متعال کے ساتھ کیے گئے عہد کا پابند رہنا اور ہوا و ہوس کی پوجا سے اجتناب کرنا ہے۔

۹۔ انبیاء ﷺ کی تکذیب اور انہیں موت کے گھاٹ اتارنا بنی اسرائیل کا وہ وتیرہ تھا جو انہوں نے انبیاء ﷺ کے

سلسلہ میں اختیار کیا۔ کلما جاء هم رسول ... فریقاً کذبوا و فریقاً يقتلون

۱۰۔ بنی اسرائیل، انبیائے ﷺ خدا کی تکذیب اور انہیں قتل کر کے خداوند عالم کے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان سے بے اعتنائی برتنے کے مرتکب ہوئے۔ لقد اخذنا ميثاق بني اسرائيل ... فريقا كذبوا و فريقا يقتلون

۱۱۔ بنی اسرائیل کی ہوس پرستی نے انبیاء ﷺ کی تکذیب اور انہیں قتل کرنے کی راہ ہموار کی۔ رسول بما لا تهوى انفسهم فريقا كذبوا و فريقا يقتلون

۱۲۔ خدا کے عہد و پیمان کو توڑنے اور انبیاء ﷺ کی مخالفت اور ان سے نبرد آزما ہونے کی بنیاد انسانوں کی ہوس پرستی ہے۔ كلما جاء هم رسول ... فريقا كذبوا و فريقا يقتلون

۱۳۔ انبیائے بنی اسرائیل نے اپنی رسالت (ذمہ داری) کی انجام دہی میں جام شہادت نوش کرنے تک استقامت و ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ فريقا كذبوا و فريقا يقتلون

۱۴۔ بنی اسرائیل مسلسل پیغمبر اسلام ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش میں رہے۔ فريقا كذبوا و فريقا يقتلون
فعل مضارع "يقتلون" مذکورہ بالا مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔

۱۵۔ دین یہود کی طرف منسوب ہونے کے باوجود ناروا کمردار دلیل ہے کہ ادیان الہی سے ظاہری نسبت انسان کی سعادت میں مؤثر واقع نہیں ہو سکتی۔ ان الذين آمنوا و الذين هادوا ... فريقا كذبوا و فريقا يقتلون

گذشتہ آیت میں بیان ہوا ہے کہ "ان الذين..." اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ صرف ادیان الہی سے نسبت انسان کی سعادت میں مؤثر نہیں ہوتی۔ یہ آیت اسی حقیقت کیلئے دلیل کی حیثیت رکھتی ہے یعنی یہود و نصاریٰ کا یہودیت و نصرانیت کی جانب منسوب ہونا کیونکہ ان کی سعادت کا سبب بن سکتا ہے جبکہ انہوں نے انبیائے ﷺ کی تکذیب کی اور بعض نے انہیں قتل کیا۔

۱۶۔ خداوند متعال نے مسلمانوں کو اس خطرے سے خبردار کیا ہے کہ مبادا وہ بھی انہی لغزشوں کے مرتکب ہوں جن کے بنی اسرائیل مرتکب ہوئے: (خدا کے عہد و پیمان کو توڑنا، ہوا و ہوس کی پوجا، انبیاء ﷺ کی تکذیب اور انہیں قتل کرنا)۔ ان الذين آمنوا ... لا تهوى انفسهم فريقا كذبوا و فريقا يقتلون ابتداءً کلام میں "ان الذين آمنوا" کے ذریعے مسلمانوں کا تذکرہ اور پھر بنی اسرائیل کے برے انجام کا ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات کا ایک ہدف و مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو اس طرح کے انجام سے دوچار ہونے سے محفوظ رکھے اور انہیں اچھی طرح

سمجھا دے کہ وہ بھی اس طرح کے ناروا اعمال سے آلودہ ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا بنی اسرائیل کے ساتھ عہد ۱، ۲؛ اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۱۶؛ اللہ تعالیٰ کا عہد ۱۲

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کی اطاعت ۱؛ انبیاء ﷺ کی بعثت ۳؛ انبیاء ﷺ کی تعلیمات ۳، ۵؛ انبیاء ﷺ کو جھٹلانا ۵، ۹، ۱۶؛ انبیاء ﷺ کو جھٹلانے کا پیش خیمہ ۱۱؛ انبیاء ﷺ کی مخالفت ۱۲

انسان: انسان کی سعادت ۱۵

ایمان: انبیاء ﷺ پر ایمان ۱، ۵؛ ایمان کا متعلق ۲؛ خدا تعالیٰ پر ایمان ۲؛ قیامت پر ایمان ۲

بنی اسرائیل: انبیائے بنی اسرائیل ۳؛ انبیائے بنی اسرائیل کی ثابت قدمی ۱۳؛ بنی اسرائیل اور آنحضرت ﷺ کا قتل

۱۳؛ بنی اسرائیل اور انبیاء ﷺ ۳، ۵؛ بنی اسرائیل اور انبیاء ﷺ کا قتل ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۶؛ بنی اسرائیل اور انبیاء ﷺ کی

تکذیب ۱۰؛ بنی اسرائیل اور انجیل ۸؛ بنی اسرائیل اور تورات ۸؛ بنی اسرائیل اور عہد خدا ۱۰؛ بنی اسرائیل کا دین ۱۵؛ بنی

اسرائیل کا سلوک ۹؛ بنی اسرائیل کا ناپسندیدہ عمل ۱۵؛ بنی اسرائیل کی صفات ۴؛ بنی اسرائیل کی عہد شکنی ۴، ۸؛ بنی

اسرائیل کی لغزش ۱۶؛ بنی اسرائیل کی ہوس پرستی ۴، ۸، ۱۱، ۱۶؛ بنی اسرائیل کے رجحانات ۳، ۵

دین: دینی تعلیمات پر عمل ۸؛ دینی تعلیمات کا قبول کرنا ۶

دینداری: دینداری کے اثرات ۱۵

سعادت: سعادت کے عوامل ۱۵

عمل: ناپسندیدہ عمل کے اثرات ۱۵؛ نیک عمل کی اہمیت ۲

عہد شکن: ۴ عہد شکنی: عہد شکنی کا پیش خیمہ ۱۲؛ عہد شکنی کے اثرات ۸

مسلمان: مسلمانوں میں لغزش ۱۶؛ مسلمانوں کو خبردار کرنا ۱۶

ہوس پرست: ۴، ۱۱، ۱۶ ہوس پرستی:

ہوس پرستی سے اجتناب ۶؛ ہوس پرستی کے اثرات ۸، ۱۱، ۱۲

آیت ۷۱

﴿وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةً فَعَمَّوْا وَصَمَّوْا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمَّوْا وَصَمَّوْا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ وَاللَّهُ بِصِيرٍ بِمَا يَعْمَلُونَ﴾

اور ان لوگوں نے خیال کیا کہ اس میں کوئی خرابی نہ ہوگی اسی لئے یہ حقائق سے اندھے اور بہرے ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد خدا نے ان کی توبہ قبول کر لی لیکن پھر بھی اکثریت اندھی بہری ہو گئی اور خدا ان کے تمام اعمال پر گہری نگاہ رکھتا ہے۔

۱۔ بنی اسرائیل اس باطل وہم و گمان میں تھے کہ وہ خداوند عالم کی آزمائشوں میں مبتلا نہیں ہونگے۔ و حسبوا الا تکون فتنۃ "فتنۃ"، آزمائش اور عذاب ہر دو معنی میں استعمال ہو سکتا ہے مذکورہ بالا مطلب پہلے معنی کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۲۔ خداوند متعال کی جانب سے امتحان اور آزمائشیں تمام لوگوں کیلئے ہیں۔ و حسبوا الا تکون فتنۃ الہی امتحان پر یقین نہ ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کی سرزنش اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ تمام انسان بلا استثناء آزمائش میں ڈالے جائیں گے۔

۳۔ بنی اسرائیل کا دینی افکار اور آراء میں وہم و گمان پر اعتماد کرنا۔ و حسبوا الا تکون فتنۃ ۳۔ انبیاء ﷺ اور ان کے دین سے نسبت کی بنا پر خداوند عالم کے امتحان اور عذاب سے محفوظ رہنا موہوم اور بے بنیاد خیال ہے۔ ان الذین آمنوا والذین ہادوا ... و حسبوا الا تکون فتنۃ اس آیہ شریفہ کے آیت ۶۹ سے پائے جانے والے ارتباط سے پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل کے خدا کے امتحان اور عذاب سے آسودہ خاطر ہونے کی وجہ ان کا اسرائیل اور دین یہود کی جانب منسوب ہونا تھا اور جملہ "حسبوا..." اس خیال کے زعم باطل ہونے کی دلیل ہے۔

۵۔ بنی اسرائیل اپنے دین اور نسل کے بارے میں

گھمنڈ میں مبتلا تھے۔ لقد اخذنا ميثاق بني اسرائيل ... و حسبوا الا تكون فتنه

بہت سے مفسرین کا نظریہ ہے کہ بنی اسرائیل کے عقیدہ (خدا کے امتحان اور عذاب سے نجات) کی وجہ یہ تھی کہ وہ اسرائیل کی نسل سے تعلق رکھتے ہیں اور یہودیت یا نصرانیت کی طرف منسوب ہیں۔ آیت ۶۹ جو صرف دین کی طرف نسبت کو سعادت کیلئے مؤثر و مفید نہیں سمجھتی اس نظریہ کی جانب اشارہ ہو سکتی ہے۔

۶۔ بنی اسرائیل کا لاپرواہی کے ساتھ عہد خداوندی کو توڑنا، انبیاء ﷺ کو جھٹلانا اور انہیں قتل کرنا اس وجہ سے تھا کہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ ہر صورت میں عذاب سے محفوظ ہیں۔ فریقا کذبوا و فریقا یقتلون۔ و حسبوا الا تكون فتنه

۷۔ بنی اسرائیل کے بے بنیاد عقائد میں سے ایک یہ وہم و گمان تھا کہ انہیں عہد شکنی، انبیاء ﷺ کے جھٹلانے اور انہیں موت کے گھاٹ اتارنے پر کوئی سزا نہیں ملے گی۔ لقد اخذنا ميثاق بني اسرائيل ... و حسبوا الا تكون فتنه

مذکورہ بالا مطلب میں "فتنہ" کو عذاب کے معنی میں لیا گیا ہے۔

۸۔ بنی اسرائیل کے اس وہم و گمان نے کہ وہ خداوند عالم کے عذاب اور امتحان سے محفوظ رہیں گے ان میں حق بات سننے کی صلاحیت اور دینی بصیرت کو بالکل ختم کر دیا۔ فعموا و صموا

۹۔ بنی اسرائیل کی جانب سے انبیاء ﷺ کو جھٹلانا اور انہیں موت کے گھاٹ اتارنا ان کیلئے حق کی پہچان اور دینی بصیرت سے محرومیت کا سبب بنا۔ فریقا کذبوا و فریقا یقتلون ... فعموا و صموا جملہ "عموا و صموا" جملہ "حسبوا..." پر متفرع ہونے کے علاوہ جملہ "فریقا کذبوا..." پر بھی متفرع ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ عمل اور فکر ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ فریقا کذبوا و فریقا یقتلون۔ و حسبوا الا تكون فتنه فعموا و صموا بنی اسرائیل کا سزا نہ پانے کا عقیدہ ان کی طرف سے لاپرواہی کے ساتھ انبیاء ﷺ کو جھٹلانے اور انہیں قتل کرنے کا سبب بنا (یہ فکر کے عمل میں مؤثر ہونے کا نمونہ ہے) اور یہ ناروا عمل ان کے اندھے اور بہرے پن کا سبب بنا (یہ عمل کے فکر میں مؤثر ہونے کا نمونہ ہے)۔

۱۱۔ بنی اسرائیل ایک زمانے میں کچھ عرصہ کیلئے پسندیدہ عمل اور صحیح فکر کی جانب مائل ہوئے۔

ثم تاب الله عليهم

چونکہ گذشتہ آیات بنی اسرائیل کے ناروا عمل اور ناپسندیدہ کردار نیز غلط دینی افکار کی وضاحت کر رہی تھیں لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ہر دو جہات سے توبہ کی۔

۱۲۔ تاریخ کے ایک حصے میں بنی اسرائیل توبہ کرتے ہوئے خداوند عالم کی جانب لوٹ آئے۔ ثم تاب اللہ علیہم اہل لغت نے "بندے پر خداوند عالم کی توبہ" کا معنی توبہ کی توفیق کیا ہے۔

۱۳۔ خداوند متعال نے بنی اسرائیل کی طرف سے ناروا عمل اور کردار پر پچھتاوے اور غلط دینی افکار ترک کرنے کے بعد ان کی توبہ قبول کر لی۔ ثم تاب اللہ علیہم بندوں کو توبہ کی توفیق دینے کا لازمہ یہ ہے کہ ان کی توبہ قبول کی جائے۔

۱۴۔ بنی اسرائیل کی توبہ قبول کیے جانے کے بعد ان کی فکرو نظر میں اصلاح ہوئی۔ ثم تاب اللہ علیہم ثم عمو و صموا جملہ "ثم عمو و صموا" میں موجود کلمہ "ثم" سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بنی اسرائیل پر رحمت خداوندی نازل ہوئی اور بارگاہ خداوندی میں ان کی توبہ قبول ہوئی تو ان کی کھوئی ہوئی بصیرت واپس آگئی، اگرچہ ایک مدت کے بعد وہ دوبارہ اپنی بصیرت کھو بیٹھے اور ناروا اعمال کی جانب مائل ہو گئے۔

۱۵۔ صحیح فکر و بصیرت رحمت خداوندی کا ایک جلوہ ہے۔ فعموا و صموا ثم تاب اللہ علیہم مذکورہ بالا مطلب میں بنی اسرائیل پر خداوند عالم کی توبہ کا معنی ان پر رحمت الہی کا نزول لیا گیا۔

۱۶۔ بہت سے بنی اسرائیل توبہ کی خلاف ورزی کر کے حاصل کی ہوئی بصیرت کھو بیٹھے اور ناروا اعمال کے مرتکب ہو گئے۔ فعموا و صموا ثم تاب اللہ علیہم ثم عمو و صموا ... واللہ بصیر بما يعملون

۱۷۔ بہت سارے بنی اسرائیل نے توبہ کی خلاف ورزی کی۔ ثم تاب اللہ علیہم ثم عمو و صموا کثیر منهم

۱۸۔ ایک راہ پر گامزن لوگوں کی کثیر تعداد اس راہ کی حقانیت کی دلیل نہیں بن سکتی۔ ثم عمو و صموا کثیرا منهم

۱۹۔ بعض بنی اسرائیل اپنی توبہ پر پابند رہنے کی وجہ سے صحیح دینی بصیرت اور افکار سے بہرہ مند ہوئے۔

ثم عمو و صموا کثیر منهم

۲۰۔ خداوند متعال کی بنی اسرائیل کے اعمال و کردار پر ہمہ پہلو نظارت۔ واللہ بصیر بما يعملون

۲۱۔ خداوند متعال کی بنی اسرائیل کے ظالم و بدکردار لوگوں کو تہدید۔ ثم عموا و صموا کثیر منهم واللہ بصیر بما يعملون ظالم و گناہگار لوگوں کے اعمال و کردار سے خداوند متعال کی آگاہی کا تذکرہ کرنے کا ایک مقصد انہیں عذاب و غیرہ کی تنبیہ و تہدید کرنا ہے۔

۲۲۔ اعمال پر خداوند عالم کی نظارت اور آگاہی کو ملحوظ رکھنا جراثیم اور ناپسندیدہ اعمال کے ارتکاب سے اجتناب کا پیش خیمہ ہے۔ واللہ بصیر بما يعملون انسانوں کے اعمال اور کردار سے خداوند عالم کی آگاہی کے ذکر کرنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ انہیں خدا کی دائمی نظارت کی جانب متوجہ کیا جائے تاکہ وہ ناروا اعمال کے ارتکاب سے اجتناب کریں۔

۲۳۔ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کے ہم عصر بنی اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ مبادا وہ بھی اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دوبارہ عہد شکنی، انبیاء علیہ السلام کی تکذیب اور ان کے قتل جیسے ناروا اعمال کے مرتکب ہوں۔

لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل ... واللہ بصیر بما يعملون گزشتہ افعال میں ماضی (حسبوا، عموا و صموا) استعمال کرنے کے برخلاف یہاں پر فعل مضارع و "يعملون" لانے سے پتہ چلتا ہے کہ جملہ "واللہ بصیر..." پیغمبر اکرم ﷺ کے ہم عصر بنی اسرائیل کی طرف بھی ناظر ہے۔

اصلاح: اصلاح کا پیش خیمہ ۱۳

اکثریت: اکثریت کی قدر و قیمت ۱۸

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۲۳؛ اللہ تعالیٰ کی جانب سے امتحان ۱، ۳؛ اللہ تعالیٰ کی جانب سے عذاب ۳؛ اللہ تعالیٰ کی دھمکی ۲۱؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت ۱۵؛ اللہ تعالیٰ کی نظارت ۲۰، ۲۲؛ اللہ تعالیٰ کے امتحان سے محفوظ رہنا ۸؛ اللہ تعالیٰ کے امتحان کا عمومی ہونا ۲؛ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہنا ۶، ۸

امتحان: امتحان سے محفوظ رہنا ۳

انبیاء علیہ السلام: انبیاء علیہ السلام کو جھٹلانا ۶؛ انبیاء علیہ السلام کو جھٹلانے کی سزا ۷؛ انبیاء علیہ السلام کو جھٹلانے کے اثرات ۹؛ انبیاء علیہ السلام کو قتل کرنے کی سزا ۷؛ انبیاء علیہ السلام کو قتل کرنے کے اثرات ۹؛ انبیاء علیہ السلام کی جانب منسوب ہونا ۳
بصیرت: بصیرت کا پیش خیمہ ۱۳؛ دینی بصیرت کے موانع ۸

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور انبیاء ﷺ کا قتل ۶، ۷، ۹، ۲۳: بنی اسرائیل اور انبیاء ﷺ کو جھٹلانا ۹، ۲۳: بنی اسرائیل کا امتحان ۸: بنی اسرائیل کا اندھاپن ۸: بنی اسرائیل کا بہرہ پن ۸: بنی اسرائیل کا دین ۵: بنی اسرائیل کا رجحان ۱۱، ۱۶: بنی اسرائیل کا عقیدہ ۱، ۳، ۶، ۷: بنی اسرائیل کا کردار ۳، ۱۱: بنی اسرائیل کا عمل ۲۰: بنی اسرائیل کا گھمنڈ ۵: بنی اسرائیل کا ناپسندیدہ عمل ۱۶: بنی اسرائیل کو خبردار کرنا ۲۳: بنی اسرائیل کو دی جانے والی دھمکی ۲۱: بنی اسرائیل کی اصلاح ۱۳: بنی اسرائیل کی اکثریت ۱۶، ۱۷: بنی اسرائیل کی بصیرت ۱۳: بنی اسرائیل کی تاریخ ۱۱، ۱۲: بنی اسرائیل کی توبہ ۱۲، ۱۳، ۱۴: بنی اسرائیل کی توبہ شکنی ۱۶، ۱۷: بنی اسرائیل کی سیرت ۶: بنی اسرائیل کی عہد شکنی ۶، ۲۳: بنی اسرائیل کی محرومیت ۹: بنی اسرائیل کی نسل پرستی ۵: بنی اسرائیل میں وہم و گمان ۳: صدر اسلام کے بنی اسرائیل ۲۳: نیک و صالح بنی اسرائیل ۱۹

توبہ: توبہ کی قبولیت ۱۳: توبہ کی قدر و قیمت ۱۹: توبہ کے اثرات ۱۳: ناپسندیدہ تعقل سے توبہ کرنا ۱۳: ناپسندیدہ عمل سے توبہ کرنا ۱۳

حق: حق کا معیار ۱۸: حق کی تشخیص کے موانع ۹

ذکر: خداوند عالم کا ذکر ۲۲

سننا: سننے کے موانع ۸

عذاب: عذاب سے محفوظ رہنا ۳: عذاب سے نجات پانا ۷

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱، ۳، ۶، ۷، ۸: صحیح عقیدے کا سرچشمہ ۱۵

علم: علم اور عمل ۲۲

عمل: عمل کے اثرات ۱۰: ناپسندیدہ عمل سے اجتناب ۲۲

عہد شکنی: عہد شکنی کی سزا ۷

غور و فکر: صحیح غور و فکر کا پیش خیمہ ۱۹: صحیح غور و فکر کا سرچشمہ ۱۵: غور و فکر کے اثرات ۱۰

متکبرین: ۵

آیت ۷۲

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ .

یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جن کا کہنا ہے کہ اللہ وہی مسیح بن مریم ہیں جبکہ خود مسیح کا کہنا ہے کہ اے بنی اسرائیل اپنے اور میرے پروردگار کی عبادت کرو۔ جو کوئی اس کا شریک قرار دے گا اس پر خدا نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا انجام جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

۱۔ بعض عیسائیوں کا عقیدہ تھا کہ الوہیت حضرت عیسیٰ ﷺ میں منحصر ہے۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم چونکہ بعد والی آیہ شریفہ حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی الوہیت و خدائی کے بارے میں عیسائیوں کا عقیدہ بیان کر رہی ہے کہ خدائی حضرت عیسیٰ ﷺ میں منحصر نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں بیان ہونے والا عقیدہ تمام عیسائیوں کا نہیں بلکہ بعض کا عقیدہ تھا۔ مجمع البیان میں آیا ہے کہ یہ فرقہ یعقوبیہ کا عقیدہ تھا۔ وہ معتقد تھے کہ خداوند عالم اور حضرت مسیح ﷺ ذات میں متحد ہو کر ایک چیز بن گئے ہیں۔

۲۔ جو لوگ حضرت عیسیٰ ﷺ کو خدا خیال کرتے ہیں وہ بلا شک و شبہ کافر ہیں۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح

۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی خدائی اور الوہیت کا دعویٰ عیسائیوں کا خدا کے ساتھ عہد و پیمان توڑنے کا واضح اور روشن

مصدق ہے۔

لقد اخذنا ميثاق بنى اسرائيل ... لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح

۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے بلکہ حضرت مریم ﷺ کے بیٹے ہیں۔ المسیح ابن مریم

۵۔ عیسائیوں نے اعتراف کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ حضرت مریم ﷺ کے بیٹے ہیں۔ قالوا ان الله هو المسيح ابن مریم

۶۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کا حضرت مریم ﷺ کے بطن سے پیدا ہونا اس بات پر واضح اور روشن گواہی ہے کہ وہ خدا نہیں ہیں۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مریم

حضرت عیسیٰ ﷺ کو صراحت کے ساتھ حضرت مریم ﷺ کا بیٹا قرار دینا اس حقیقت پر واضح دلیل ہے کہ اولاد (مخلوق) ہونا اور الوہیت آپس میں متضاد ہیں۔

۷۔ بشر یا غیر بشر سے پیدا ہونے والا کبھی بھی خدا نہیں ہو سکتا۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مریم

۸۔ حضرت عیسیٰ ﷺ خداوند عالم کی جانب سے بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے پیغمبر تھے۔ و قال المسيح يا بنی اسرائيل اعبدوا الله ربی و ربکم

۹۔ حضرت عیسیٰ ﷺ نے بنی اسرائیل کو خدائے واحد کی عبادت اور توحید ربوبی کی دعوت دی۔ و قال المسيح يا بنی اسرائيل اعبدوا الله ربی و ربکم

۱۰۔ حضرت عیسیٰ ﷺ نے کبھی بھی لوگوں کو اپنی پوجا کرنے کی دعوت نہیں دی بلکہ وہ اس سے پاک و منزہ ہیں۔ اعبدوا الله ربی و ربکم

۱۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کا خدائے واحد و یکتا کی عبادت کی دعوت دینا ان کے خدا نہ ہونے پر واضح دلیل ہے۔

قالوا ان الله هو المسيح ابن مریم و قال المسيح يا بنی اسرائيل اعبدوا "و قال المسیح" جملہ حالیہ ہے اور حضرت عیسیٰ ﷺ کی خدائی الوہیت کی نفی پر ایک دلیل ہے۔

۱۲۔ حضرت عیسیٰ ﷺ نے بنی اسرائیل کی موجودگی میں اپنے آپ کو اور تمام انسانوں کو خدا کا مملوک، اس کا بندہ اور اسی کے تحت تدبیر قرار دیا۔ يا بنی اسرائيل اعبدوا الله ربی و ربکم

۱۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی خدائی کے قائل عیسائی در حقیقت ان کی تعلیمات سے روگردان اور منحرف لوگ تھے۔

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ... يا بني اسرائيل اعبدوا الله

۱۴۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی خدائی کے معتقد عیسائی کافر اور مشرک لوگ تھے۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح

ابن مريم ... انه من يشرك بالله

۱۵۔ غیر اس کی الوہیت اور ربوبیت کے قائل افراد کافر اور مشرک ہیں۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن

مريم ... انه من يشرك بالله

۱۶۔ خداوند عالم کے بارے میں شرک کفر کے زمرے میں آتا ہے۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ... من

يشرك بالله

۱۷۔ نصاریٰ کا کفر و شرک کی طرف رجحان اس بات کی علامت ہے کہ ادیان الہی کی طرف ظاہری نسبت غیر مفید

ہوتی ہے۔ ان الذين هادوا والصابئون والنصاري ... لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح

آیت ۶۹ میں بیان ہوا ہے کہ صرف ادیان الہی کی طرف نسبت انسان کی سعادت میں مؤثر واقع نہیں ہوتی اور یہ آیہ شریفہ اس حقیقت کیلئے دلیل و برہان کی حیثیت رکھتی ہے۔

۱۸۔ حضرت عیسیٰ ﷺ نے بنی اسرائیل کو شرک کے برے انجام سے خبردار کیا تھا۔ قال المسيح ... انه من يشرك

بالله فقد حرم الله عليه الجنة بظاهر جمله "انه من يشرك..." حضرت عیسیٰ ﷺ کے کلام سے اقتباس ہے۔

۱۹۔ خداوند متعال نے مشرکین پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ انه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة

۲۰۔ مشرکین کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے۔ انه من يشرك بالله ... مأواه النار

۲۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت و خدائی کے معتقد جنت سے محروم اور جہنم کی آگ میں گرفتار ہونگے۔

قالوا ان الله هو المسيح ... فقد حرم الله عليه الجنة و مأواه النار

۲۲۔ ستم کاروں کے پاس جہنم کی آگ سے چھٹکارا پانے کیلئے کوئی یار و مددگار نہیں ہوگا۔

و ما للظالمين من انصار

۲۳۔ کفر اور شرک ظلم کے زمرے میں آتے ہیں۔ انہ من یشرك بالله ... و ما للظالمین من انصار

۲۴۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت اور خدائی کا عقیدہ ظلم ہے۔ ان الله هو المسيح ... و ما للظالمین من انصار

۲۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ ہرگز اپنی امت کے مشرکین کی شفاعت نہیں کریں گے۔ قالوا ان الله هو المسيح ... و ما للظالمین من انصار جملہ "و ما للظالمین من انصار" عیسائیوں کے اس عقیدہ کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ انہیں جہنم سے نجات دلانے کیلئے شفاعت کریں گے۔

۲۶۔ قیامت کے دن کچھ شفاعت کرنے والے موجود ہوں گے۔ و ما للظالمین من انصار

"للظالمین" کو مقدم کرنا جو حصر پر دلالت کرتا ہے اس بات کی علامت ہے کہ قیامت میں بعض مددگار اور شفاعت کرنے والے موجود ہوں گے اور صرف ظالمین ان کی مدد و شفاعت سے محروم رہیں گے۔

۲۷۔ شرک سب سے بڑا گناہ کبیرہ اور جہنم کے عذاب میں گرفتار ہونے کا باعث بنتا ہے۔ انہ من یشرك بالله فقد حرم

الله عليه الجنة و مأواه النار حضرت امام صادق ﷺ سے روایت ہوئی ہے: (... اکبر الكبائر الشرك بالله يقول الله عزوجل: "انه من یشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة و مأواه النار ...")^(۱) سب سے بڑا گناہ کبیرہ خدا کے بارے میں شرک ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جو بھی خدا کے بارے میں شرک کا مرتکب ہو خداوند عالم نے اس پر جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

الله تعالیٰ: الله تعالیٰ کی تدبیر ۱۲

الوہیت: الوہیت کا معیار ۷؛ غیر خدا کی الوہیت ۱۵

بنی اسرائیل: انبیائے بنی اسرائیل ۸؛ بنی اسرائیل کو خبردار کرنا ۱۸

بہشت: بہشت سے محروم ہونا ۱۹، ۲۱

(۱) عیون اخبار الرضا، ج ۱ ص ۲۸۵ ح ۳۳ ب ۲۸؛ بحار الانوار ج ۷۹ ص ۶۷ ح ۷۔

توحید: توحید ربوبی ۹؛ توحید عبادی ۹

جہنم: جہنم سے نجات کے موانع ۲۲؛ جہنم کی آگ ۲۰؛ جہنم کے اسباب ۲۱، ۲۴

دین: دین قبول کرنے کا دکھاوا ۱۷

ربوبیت: غیر خدا کی ربوبیت ۱۵

روایت: ۲۷

شرک: خدا کے بارے میں شرک ۱۶؛ شرک کا انجام ۱۸؛ شرک کا ظلم ۲۳؛ شرک کا گناہ ۲۴؛ شرک کی طرف میلان ۱۷

شفاعت کرنے والے: قیامت میں شفاعت کرنے والوں کی موجودگی ۲۶

ظالم: ظالموں کا بغیر پناہ کے ہونا ۲۲؛ ظالمین جہنم میں ۲۲

ظلم: ظلم کے موارد ۲۳، ۲۳

عبادت: عبادت خدا کی دعوت ۹، ۱۱

عذاب: عذاب کے اسباب ۲۷

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱، ۲، ۱۳، ۱۳، ۱۵، ۲۳؛ باطل عقیدے کی سزا ۲۱

عہد شکنی: عہد شکنی کے موارد ۳

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ اور بنی اسرائیل ۸، ۹؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کا بشر ہونا ۳، ۵، ۶؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کا خبردار

کرنا ۱۸؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی تعلیمات ۱۲؛ حضرت عیسیٰ کو منہ قرار دینا ۱۰؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت ۱، ۲، ۳، ۱۳

۱۳، ۲۱، ۲۳؛ حضرت عیسیٰ کی الوہیت کی نفی ۱۱، ۳، ۶؛ حضرت عیسیٰ کی تعلیمات ۲۶؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی دعوت

۹، ۱۰، ۱۱؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی رسالت ۸؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی شفاعت ۲۸؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی والدہ ۳؛ حضرت

عیسیٰ ﷺ کی ولادت ۳، ۶

عیسائی: عیسائیوں کا بھٹک جانا ۱۳؛ عیسائیوں کا عقیدہ ۱، ۵، ۱۳؛ عیسائیوں کا خدا کے ساتھ عہد ۳؛ عیسائیوں کا میلان

۱۷؛ عیسائیوں کی عہد شکنی ۳؛ کافر عیسائی ۱۳؛ مشرک عیسائی ۱۳

قیامت: قیامت میں شفاعت ۲۶

کفار: ۲، ۱۳، ۱۵

کفر: کفر کا ظلم ۲۳؛ کفر کی جانب میلان ۱۷؛ کفر کے موارد ۱۶

گناہ: گناہ کبیرہ ۲۷

مریم ؑ: حضرت مریم ؑ کا بیٹا ۳، ۵، ۶

مشرکین: ۱۳، ۱۵؛ مشرکین جہنم میں ۲۰؛ مشرکین کی شفاعت ۲۵؛ مشرکین کی محرومیت ۱۹

آیت ۷۳

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا إِلَهٌ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ .

یقیناً وہ لوگ کافر ہیں جن کا کہنا یہ ہے کہ اسے تین میں کا تیسرا ہے۔ حالانکہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور اگر یہ لوگ اپنے قول سے باز نہ آئیں گے تو ان میں سے کفر اختیار کرنے والوں پر دردناک عذاب نازل ہو جائے گا۔

۱۔ بعض عیسائی الوہیت میں تثلیث کے معتقد۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثة

کلمہ "ثالث ثلاثة" کا مطلب تین میں سے ایک ہے اور اس سے مراد اسے تعالیٰ، حضرت عیسیٰ ؑ اور روح القدس ہیں۔ چونکہ وہ حضرت عیسیٰ ؑ اور روح القدس کی الوہیت کے قائل تھے لہذا "اسے ثالث ثلاثة" کا معنی یہ ہوگا کہ خداوند متعال تین اقنوم (باپ، بیٹا، اور روح القدس) میں سے ایک

اقنوم ہے جسے الوہیت حاصل ہے اس عقیدہ کو اصطلاح میں عقیدہ تثلیث کہا جاتا ہے۔

۲۔ بلاشبہ و شبہ تثلیث کے معتقد لوگ کافر ہیں۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثة

۳۔ عیسائیوں میں الوہیت کے بارے میں مختلف عقائد پائے جاتے تھے۔

قالوا ان الله هو المسيح ... لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثة

۳_ خدائے واحد ویکتا کے علاوہ کوئی خدا وجود نہیں رکھتا۔ ما من اله الا اله واحد

۵_ الوہیت اور تعدد میں تضاد پایا جاتا ہے۔ ان الله ثالث ثلاثة و ما من اله الا اله واحد

۶_ خداوند متعال نے مشرکین اور تثلیث کے معتقد لوگوں کو توحید اور یکتا پرستی کی دعوت دی ہے۔ ما من اله الا اله واحد و ان لم ينتهوا عما يقولون

۷_ دردناک عذاب تثلیث کے معتقد افراد کے انتظار میں ہے۔ ليمسن الذين كفروا منهم عذاب اليم

۸_ تثلیث کو شرک آمیز سمجھنے کے باوجود یہ عقیدہ اختیار کرنا قیامت میں دردناک عذاب کا باعث بنے گا۔ ان لم ينتهوا عما يقولون ليمسن الذين كفروا منهم عذاب اليم

۹_ تثلیث کے معتقد بعض افراد اس کے شرک آمیز ہونے سے لاعلمی و نا آگاہی کی بنا پر نہ کافر ہیں نہ مشرک۔

لیمسن الذین کفروا منهم عذاب الیم بظاہر "منہم" کی ضمیر تثلیث کے معتقد افراد کی جانب لوٹ رہی ہے۔ اس بنا کے مطابق کلمہ "منہم" کی بنا پر تثلیث کے قائل افراد دو حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں: کافر اور غیر کافر۔ یہ کہا جاسکتا کہ اس فرق کی اصل وجہ ان کا معنی تثلیث سے آگاہ یا نا آگاہ ہونا ہے۔ یعنی جو لوگ اس حقیقت سے ناواقف ہیں کہ عقیدہ تثلیث اور الوہیت (توحید) آپس میں ہم آہنگ نہیں ہیں انہیں کافر نہیں کہا جاسکتا اور وہ دردناک عذاب میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ ۱۰_ دردناک عذاب سے محفوظ رہنا، یکتا پرستی اور کفر آمیز گفتگو سے اجتناب کا مرہون منت ہے۔ و ما من اله الا اله واحد و ان لم ينتهوا عما يقولون ... عذاب اليم

۱۱_ کسی بھی شخص کی گفتگو اس کے افکار و عقائد پر گواہی اور اسکے ایمان یا کفر کے اثبات کیلئے کافی ہوتی ہے۔

لقد كفر الذين قالوا ... و ان لم ينتهوا عما يقولون کلمہ "زعموا" اور "اعتقدوا" کی بجائے کلمہ "قالوا" اور "يقولون" کا استعمال مذکورہ بالا مطلب کی وجہ ہے۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی دعوت ۶

الوہیت: الوہیت کی خصوصیت ۵; الوہیت میں تثلیث ۱

ایمان: ایمان کے تشخیص دینے کی روش ۱۲

تثلیث: عقیدہ تثلیث ۶، ۹; عقیدہ تثلیث کا شرک ۸; عقیدہ تثلیث کا کفر ۲; عقیدہ تثلیث کی سزا ۷;

توحید: توحید ذاتی ۳; توحید عبادی ۶; توحید عبادی کے اثرات ۱۱; توحید کی دعوت دینا ۶

جہالت: جہالت کے اثرات ۹

شرک: شرک کے موارد ۸; شرک کے موانع ۹

طرز عمل: طرز عمل کی بنیادیں ۱۲

عذاب: عذاب سے نجات ۱۱; عذاب کے اسباب ۷، ۸; عذاب کے مراتب ۷، ۸، ۱۰، ۱۱

عقیدہ: عقیدے کی پہچان کا طریقہ ۱۲

عیسائی: الوہیت عیسائیوں کی نظر میں ۳; عیسائیوں کا عقیدہ ۱، ۳; عیسائیوں میں اختلاف ۳;

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا: قدر و قیمت کے اندازہ لگانے کا معیار ۱۲

کفار: ۲ کفار پر عذاب ۱۰; کفار کا انجام ۱۰

کفر: کفر تشخیص دینے کی روش ۱۲; کفر کے موانع ۹

گفتگو: گفتگو کے اثرات ۱۲

مشرکین: مشرکین کا انجام ۱۰; مشرکین کو دعوت ۶; مشرکین کو عذاب ۱۰

ناروا گفتگو کرنا: ناروا گفتگو کرنے سے اجتناب ۱۱

آیت ۷۳

﴿أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

یہ لوگ خدا کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کیوں نہیں کرتے جب کہ اللہ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے۔

۱۔ خداوند متعال نے تثلیث اور حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کے معتقد افراد کو استغفار کرنے اور اپنی جانب پلٹ آنے کی دعوت دی ہے۔ افلا یتوبون الی اللہ و يستغفرونہ گذشتہ آیات (قالوا ان الله هو المسيح ... قالوا ان الله ثالث ثلاثة) کے قرینہ کی بنا پر "یتوبون..." کا فاعل عیسائی ہیں اور توبہ و استغفار کا متعلق حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت اور تثلیث کا عقیدہ ہے یعنی اس عقیدہ سے توبہ و استغفار کریں۔

۲۔ خداوند متعال نے عیسائیوں کی اپنے باطل عقیدہ (حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت اور تثلیث) پر بضد اور ڈٹے رہنے کی وجہ سے مذمت و سرزنش کی ہے۔ لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ... افلا یتوبون الی اللہ "افلا یتوبون..." میں تو بخنی استفہام عیسائیوں کی اپنے کفر آمیز عقائد سے توبہ اور استغفار نہ کرنے کی بنا پر سرزنش اور مذمت کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔

۳۔ گذشتہ خطاؤں کی مغفرت طلب کرنے کے ساتھ ساتھ خداوند عالم کی جانب لوٹنا لازمی ہے۔ افلا یتوبون الی اللہ و يستغفرونہ

۴۔ مشرکین کیلئے دردناک عذاب سے چھٹکارا پانے کی راہ یہ ہے کہ وہ توحید کی جانب لوٹ آئیں اور خداوند متعال سے مغفرت طلب کریں۔ لیمسن الذین کفروا منهم عذاب الیم۔ افلا یتوبون الی اللہ و يستغفرونہ

۵۔ خداوند متعال غفور (بہت بخشنے والا) اور رحیم (انتہائی مہربان) ہے۔ واللہ غفور رحیم

۶۔ خداوند متعال کی رحمت و مغفرت کی وسعت کفار اور مشرکین کی توبہ اور استغفار کے قبول کیے جانے کا پیش خیمہ

ہے۔ افلا یتوبون ... و اللہ غفور رحیم

۷۔ خداوند متعال کی مغفرت اور خاص رحمت سے بہرہ مند ہونے کی شرط توبہ و استغفار ہے۔ افلا یتوبون ... واللہ غفور رحیم

۸۔ خطاکاروں کو توبہ اور استغفار کی ترغیب دلانے کیلئے انہیں خداوند عالم کی وسیع رحمت و مغفرت کی جانب متوجہ کرنا لازمی ہے۔ افلا یتوبون ... واللہ غفور رحیم خطاکاروں کو لوٹ آنے اور توبہ کرنے کی دعوت دینے کے بعد خدا کیلئے اس کی مغفرت اور وسیع رحمت جیسی صفات بیان کرنے کا مقصد انہیں استغفار کی ترغیب دلانا ہے اور یہ ان تمام لوگوں کیلئے درس ہے جو انسانوں کی توبہ اور ان کے خدا تعالیٰ کی جانب لوٹ آنے کے خواہاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا مذمت کرنا ۲؛ اللہ تعالیٰ کی دعوت ۱؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت ۶، ۸؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۵، ۶، ۸؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی شرائط ۷؛ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ۵
استغفار: استغفار کی اہمیت ۳؛ استغفار کی تشویق ۸؛ استغفار کی دعوت ۱؛ استغفار کے اثرات ۲، ۷؛ استغفار کے قبول ہونے کا پیش خیمہ ۶؛ شرک سے استغفار ۱

اسماء و صفات: رحیم ۵؛ غفور ۵؛ بخشش خدا جن کے شامل حال ہے ۷؛

تثلیث: عقیدہ تثلیث ۱، ۲

تحریک: تحریک کے اسباب ۸

توبہ: توبہ کی اہمیت ۳؛ توبہ کی تشویق ۸؛ توبہ کی دعوت ۱؛ توبہ کے اثرات ۷؛ توبہ کے قبول ہونے کا پیش خیمہ ۶؛ شرک سے توبہ ۱

توحید: توحید کے اثرات ۳

رحمت خدا جن کے شامل حال ہے ۷؛

عذاب: عذاب سے نجات کے اسباب ۳؛ عذاب کے مراتب ۳

عقیدہ: باطل عقیدہ ۲

علم: علم اور عمل ۹

عیسیٰ ؑ: حضرت عیسیٰ ؑ کی الوہیت ۱، ۲

عیسائی: عیسائیوں کا عقیدہ ۲؛ عیسائیوں کو دعوت ۱؛ عیسائیوں کی سرزنش ۲

کفار: کفار کا استغفار ۶؛ کفار کی توبہ ۶

مشرکین: مشرکین کا استغفار ۶؛ مشرکین کی توبہ ۶

مغفرت: مغفرت کی درخواست کرنا ۳

آیت ۷۵

﴿مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمْ

الآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ﴾.

مسیح بن مریم کچھ نہیں ہیں صرف ہمارے رسول ہیں جن سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں اور ان کی ماں صدیقہ تھیں اور وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھو ہم اپنی نشانیوں کو کس طرح واضح کر کے بیان کرتے ہیں اور پھر دیکھو کہ یہ لوگ کس طرح بہکے جا رہے ہیں۔

۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ حضرت مریم کے بیٹے اور خدا کے بھیجے ہوئے رسول تھے۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول

۲۔ حضرت عیسیٰ ﷺ نہ تو خدا ہیں اور نہ خدا کے بیٹے۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول

جملہ "ما المسیح..." میں حصر اضافی ان باطل عقائد کی طرف اشارہ ہے جن کا عیسائی حضرت عیسیٰ ﷺ کے بارے میں

اظہار کرتے تھے اور ان میں سے بعض کی جانب گذشتہ آیات میں اشارہ ہوا ہے۔

۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ سے پہلے کئی ایک رسول مبعوث

ہوئے۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل

۲۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کا ماں سے پیدا ہونا ان کے خدا نہ ہونے پر واضح اور روشن دلیل ہے۔

قالوا ان الله هو المسيح ... ما المسیح ابن مریم الا رسول حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کے دعویٰ کے بعد انہیں حضرت مریم ﷺ کا بیٹا قرار دینا ان کے اس دعویٰ اور عقیدہ کو رد کرتا ہے۔

۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ گذشتہ انبیاء ﷺ کی مانند ایک نبی اور رسول ہیں جو نہ تو خدا تھے اور نہ اس کے بیٹے۔

ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل

۶۔ دوسرے انبیائے ﷺ خدا کی مانند حضرت عیسیٰ ﷺ بھی فانی انسان ہیں۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد

خلت من قبله الرسل حضرت عیسیٰ ﷺ کو رسول قرار دینے کے بعد گذشتہ تاریخ میں انبیاء ﷺ کی موت اور رحلت کا تذکرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ کیلئے بھی موت ممکن ہے۔

۷۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کیلئے موت کا ممکن ہونا ان کے خدا نہ ہونے کی علامت ہے۔ قالوا ان الله هو المسيح ... الا

رسول قد خلت من قبله الرسل جملہ "قد خلت من قبله الرسل" جو حضرت عیسیٰ ﷺ کی رحلت اور موت کے ممکن ہونے کی طرف اشارہ ہے ایک بہانہ ہے کہ جو حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کے عقیدہ کو رد کرتا ہے۔

۸۔ عدم سے وجود میں آنا (حدوث) اور فنا پذیر، الوہیت اور خدا ہونے کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہیں۔

قالوا ان الله هو المسيح ... الا رسول قد خلت من قبله الرسل یہ بتانا کہ حضرت عیسیٰ ﷺ حضرت مریم ﷺ کے

بیٹے ہیں ان کے حادث ہونے یعنی عدم سے وجود میں آنے کا بیان ہے اور گذشتہ انبیاء ﷺ کی موت کا تذکرہ حضرت عیسیٰ ﷺ کے فنا پذیر ہونے کی طرف اشارہ ہے ان دو صفات (حادث و فانی) کو بیان کرنے کا مقصد حضرت عیسیٰ ﷺ کے خدا نہ ہونے پر استدلال کرنا ہے یعنی حضرت عیسیٰ ﷺ حادث ہیں اور کوئی بھی حادث خدا نہیں ہو سکتا نیز وہ فانی ہیں اور فنا پذیر خدا نہیں ہو سکتا۔

۹۔ حضرت مریم ﷺ حضرت عیسیٰ ﷺ کی والدہ انتہائی سچی خاتون ہیں۔ و امہ صدیقة "صدیق" اس کو کہا جاتا ہے جو

بہت زیادہ سچا ہو (مفردات راغب)

۱۰۔ حضرت مریم ؑ کا کردار و گفتار (قول و فعل) ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ اور واقع کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ امہ صدیقہ صدیق اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کی بات اور عقیدہ واقع کے مطابق ہو اور اپنی سچائی کو اپنے کردار سے ثابت کرے (یہ معنی راغب نے بعض اہل لغت سے نقل کیا ہے)۔

۱۱۔ حضرت مریم ؑ اپنے بیٹے عیسیٰ ؑ کی رسالت پر عقیدہ رکھتے ہوئے، نہ انہیں ابدی خیال کرتی تھیں نہ خدا کا بیٹا سمجھتی تھیں۔ امہ صدیقہ جوہری نے الصحاح میں لکھا ہے کہ "صدیق" اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بہت زیادہ تصدیق کرنے والا ہو اور صدر آیت کے قیہ کی بنا پر اس سے مراد حضرت عیسیٰ ؑ کی رسالت، ان کے فانی ہونے اور خدا کا بیٹا نہ ہونے کی تصدیق کرنا ہے۔

۱۲۔ ایک عورت معنوی اقدار اور کمال کے بلند ترین درجات پر فائز ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ و امہ صدیقہ

۱۳۔ صداقت اور سچائی بلند ترین اقدار میں سے ہے۔ و امہ صدیقہ

۱۴۔ کھانا پینا حضرت عیسیٰ ؑ اور ان کی والدہ حضرت مریم ؑ کی روزمرہ کی ضرورت تھی۔

کانا یا کلان الطعام فعل مضارع "یا کلان" استمرار پر دلالت کرتا ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ اور حضرت مریم ؑ کو ہمیشہ غذا کی ضرورت تھی۔

۱۵۔ بعض عیسائی حضرت مریم ؑ "حضرت عیسیٰ ؑ کی والدہ" کو خدا خیال کرتے تھے۔ کانا یا کلان الطعام صراحت کے ساتھ یہ بیان کرنا کہ حضرت مریم ؑ غذا کھانے کی محتاج ہیں یہ چیز خدائی کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض عیسائی یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ مقام الوہیت پر فائز ہیں۔

۱۶۔ حضرت عیسیٰ ؑ اور ان کی والدہ حضرت مریم ؑ کا غذا کھانے کا محتاج ہونا ان کے خدا نہ ہونے پر واضح و روشن دلیل ہے۔ کانا یا کلان الطعام جملہ "کانا یا کلان الطعام" ایسی ٹھوس دلیل ہے جو حضرت عیسیٰ ؑ اور ان کی والدہ حضرت مریم ؑ کی الوہیت کے عقیدہ کو رد کرتی ہے یعنی چونکہ انہیں بھوک لگتی ہے اور وہ غذا کھانے اور اس کے فضلات کو دفع کرنے کے محتاج ہیں لہذا وہ خدا نہیں ہو سکتے۔

۱۷۔ صرف وہ ذات اللہ اور خدا ہو سکتی ہے جو ازلی، ابدی اور ہر قسم کی احتیاج سے پاک و منزہ ہو۔

ما المسيح ابن مريم الا رسول قد خلت من قبله الرسل ... كانا يا كلان الطعام

۱۸۔ خدا کی وحدانیت اور تثلیث کے بطلان پر قرآن کریم کے پیش کردہ دلائل انتہائی واضح اور غور و فکر کے قابل ہیں
_ ما المسيح ... انظر كيف نبين لهم الآيات

"الآيات" کا الف لام عہدی ہے اور آیت میں مذکورہ دلائل کی جانب اشارہ ہے۔

۱۹۔ یہ غور و فکر کرنا لازمی ہے کہ قرآن کریم نے کس طرح دلائل دیے ہیں۔ انظر كيف نبين لهم الآيات

کلمہ "نظر" کا معنی گہرا غور و فکر کرنا ہے۔

۲۰۔ تثلیث اور حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کے بطلان پر قرآن کریم کے پیش کردہ واضح دلائل کے باوجود عیسائی

اپنے عقیدہ پر بضد رہے۔ انظر كيف نبين لهم الآيات ثم انظر اني يؤفكون

"یوفکون" کا مصدر "افک" ہے اور اس کا معنی لوٹانا ہے۔ "افی" کا مطلب کہاں اور کیسے ہے، بنا بریں جملہ "انظر انی یوفکون" کا معنی یہ ہوگا کہ غور کرو کہ تثلیث اور حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کے بطلان پر واضح و روشن دلائل بیان کرنے کے باوجود وہ کس طرح حق سے منحرف ہوئے اور کہاں جا کر اوندھے منہ گرے۔

۲۱۔ خداوند متعال نے مسلمانوں کو خبردار کیا کہ وہ انبیائے ﷺ اور اولیاء اللہ کو خدا خیال کر کے کہیں شرک کی طرف

رجحان کے خطرے سے دوچار نہ ہوں۔ ما المسيح ابن مريم الا رسول ... انظر اني يؤفكون

چونکہ ہر مسلمان کیلئے بنی اسرائیل کے برے اور شرک آلود انجام کو مد نظر رکھنا ضروری ہے لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بھی اسی طرح انبیائے ﷺ کو خدا سمجھ کر شرک کی طرف مائل ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں اور اس فرمان "انظر" کا مقصد یہ ہے کہ اس ناروا اور ابتر صورتحال سے دوچار ہونے سے بچنے کیلئے احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔

۲۲۔ حق سے منہ موڑ کر شرک آلود اور منحرف عقائد کی جانب مائل ہونے کے اصلی اسباب کو تلاش کرنا اور ان کا

صحیح تحلیل و تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ انظر كيف نبين لهم الآيات ثم انظر اني يؤفكون

بعض اوقات کلمہ "انی" بمعنی "من این" یعنی "کہاں سے" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لہذا یہ جملہ "ثم انظر..." بنی اسرائیل کے انحراف کے اصلی اسباب میں غور و فکر کرنے کا فرمان ہو سکتا ہے۔

۲۳۔ ادیان الہی کی تاریخ اور ان کے پیروکاروں میں

آنے والے عقائدی تغیر و تبدل کی تاریخ غور و فکر کے قابل ہے۔ لَقَدْ اخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآئِيلَ ... ثُمَّ انْظُرْ أَنِي يُؤْفِكُونَ

ادیان: ادیان کی تاریخ ۲۳

اقدار: ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ اور اولاد ۲; اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۲۱

الوہیت: الوہیت اور تولد ۸; الوہیت اور موت ۸; الوہیت کا معیار ۸، ۱۴

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کا بشر ہونا ۶; انبیاء ﷺ کی موت ۶; انبیاء ﷺ کی الوہیت کی نفی، ۲۱; انبیاء ﷺ کے قصے

۳; حضرت عیسیٰ ﷺ سے پہلے کے انبیاء ﷺ ۳

اولیائے خدا: اولیائے خدا کی الوہیت کی نفی ۲۱

بے نیاز: بے نیاز ہونے کی قدر و قیمت ۱۷

تاریخ: تاریخ میں غور و فکر ۲۳

تثلیث: تثلیث پر بضد رہنا ۲۰; تثلیث کا بطلان ۱۸

تحقیق: پسندیدہ تحقیق ۲۲

توحید: توحید کے دلائل ۱۸

جاویدانی: جاویدانی کی قدر و قیمت ۱۷

حق: حق سے بھٹک جانا ۲۲

شرک: شرک پر تحقیق کرنا ۲۲; شرک کی نفی ۲۱

صداقت: صداقت کی قدر و قیمت ۱۳

طعام: طعام کی ضرورت ۱۳

عقیدہ: باطل عقیدہ ۲۰

عورت:

عورت کا تکامل ۱۲؛ عورت کی صلاحیت ۱۲

عیسیٰ ؑ: حضرت عیسیٰ ؑ کا بشر ہونا ۱، ۲، ۳، ۶؛ حضرت عیسیٰ ؑ کی الوہیت پر اصرار ۲۰؛ حضرت عیسیٰ ؑ کی الوہیت کی نفی ۲، ۳، ۴، ۵، ۱۶؛ حضرت عیسیٰ ؑ کی رسالت ۵، ۱؛ حضرت عیسیٰ ؑ کی ضروریات ۱۱؛ حضرت عیسیٰ ؑ کی غذا ۱۳؛ ۱۶؛ حضرت عیسیٰ ؑ کی موت ۴؛ حضرت عیسیٰ ؑ کی ولادت ۳

عیسائی: عیسائیوں کا عقیدہ ۱۵، ۲۰

قرآن کریم: قرآن کریم کا استدلال ۱۸، ۱۹، ۲۰؛ قرآن کریم میں غور و فکر ۱۹

گمراہی: گمراہی میں غور و فکر اور تحقیق کرنا ۲۲

مریم ؑ: حضرت مریم ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ ۱۱؛ حضرت مریم ؑ عیسائیوں کی نظر میں ۱۵؛ حضرت مریم کا بیٹا ۱۱، ۱؛ حضرت مریم ؑ کا عقیدہ ۱۱؛ حضرت مریم ؑ کا فعل ۱۰؛ حضرت مریم ؑ کا قول ۱۰؛ حضرت مریم کا مقام و مرتبہ ۹؛ حضرت مریم ؑ کی الوہیت ۱۵؛ حضرت مریم ؑ کی الوہیت کی نفی ۱۶؛ حضرت مریم ؑ کی صداقت ۱۰، ۹؛ حضرت مریم ؑ کی ضروریات ۱۶، ۱۳؛ حضرت مریم ؑ کی غذا ۱۶، ۱۳

مسلمان: مسلمانوں کو خبردار کرنا ۲۱

مؤمنین: مؤمنین کے عقائدی تغیرات و تبدلات ۲۳

آیت ۷۶

﴿قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾

پیغمبر آپ ان سے کہتے کہ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر ان کی عبادت کرتے ہو جو تمہارے لئے نفع اور نقصان کے مالک بھی نہیں ہیں اور خدا سننے والا بھی ہے اور جاننے والا بھی ہے۔

۱۔ بعض عیسائی غیر اللہ کی عبادت اور پرستش جیسی برائی میں مبتلا تھے۔ اتعبدون من دون اللہ ما لا یملک

گذشتہ آیات کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ جملہ

"اتبعون" کے مخاطبین عیسائی ہیں۔

۲۔ غیر اللہ کی عبادت کرنے کی وجہ سے خدا نے عیسائیوں کی سخت مذمت کی ہے۔ قل اتبعون من دون اللہ

۳۔ بعض عیسائی حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ کی عبادت کرتے تھے۔ قالوا ان اللہ هو المسیح

... قل اتبعون من دون اللہ گذشتہ آیات کی روشنی میں "من دون اللہ" کے مورد نظر مصداق حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ ہیں۔

۴۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نفع یا نقصان پہنچانے پر قادر نہیں ہے۔ اتبعون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضراً و لا نفعاً

۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ لوگوں کے کسی بھی نفع یا نقصان کے مالک نہیں ہیں۔

اتبعون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضراً و لا نفعاً

۶۔ صرف وہی ذات عبادت کے لائق ہے جس کے ہاتھ میں لوگوں کے نفع و نقصان کی باگ ڈور ہو۔ اتبعون من دون

اللہ ما لا یملک لکم ضراً و لا نفعاً

۷۔ حضرت عیسیٰ ﷺ اور حضرت مریم ﷺ کو لوگوں کے نفع و نقصان پر قادر خیال کرنا ان عوامل میں سے ایک ہے

جس کی بنا پر عیسائی ان دو کی عبادت کرتے ہیں۔ قل اتبعون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضراً و لا نفعاً

حضرت عیسیٰ ﷺ اور حضرت مریم ﷺ کی عبادت کے ناجائز ہونے پر استدلال کرتے ہوئے یہ کہنا کہ وہ نہ تو نفع

پہنچانے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ نقصان، نصاریٰ کی جانب سے حضرت عیسیٰ ﷺ اور حضرت مریم ﷺ کی عبادت

کرنے کی بنیاد اور وجہ کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے۔

۸۔ شرک اور غیر اللہ کی پرستش کی اصل وجہ، نفع و نقصان کے حقیقی مالک اور کائنات میں سرچشمہ قدرت سے نا آگاہی

ہے۔ اتبعون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضراً و لا نفعاً

۹۔ عبادت کا اصلی محرک نقصان سے بچنا اور منفعت کا حصول ہے۔ اتبعون من دون اللہ ما لا یملک لکم ضراً و

لا نفعاً

۱۰۔ صرف خداوند متعال سمیع (سننے والا) اور علیم

(جاننے والا) ہے۔ واللہ هو السميع العليم

۱۱۔ صرف خداوند متعال انسانوں کی درخواستوں، کو سننے والا اور ان کے نفع و نقصان سے آگاہ ہے۔

ما لا يملك لكم ضرا ولا نفعا و الله هو السميع العليم

۱۲۔ بطور مطلق سمیع اور علیم ہونا عبادت کے لائق اور شائستہ معبود کی خصوصیت ہے۔ قل اتعبدون من دون الله

...والله هو السميع العليم

۱۳۔ بطور مطلق سمیع اور علیم ہونا لوگوں کو نفع یا نقصان پہنچانے پر قادر ہونے کی لازمی شرط ہے۔

ما لا يملك لكم ضرا ولا نفعا و الله هو السميع العليم بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ جملہ "واللہ..." آیت کے گذشتہ حصے

میں بیان ہونے والی ان دو حقیقتوں پر دلیل و برہان ہے: ایک یہ کہ خداوند متعال نفع و نقصان پہنچانے پر قادر ہے اور

دوسری یہ کہ غیر اللہ اس پر قادر نہیں ہے۔

اسماء و صفات: سمیع ۱۰؛ علیم ۱۰

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا سننا ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کا علم ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش ۲؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۳

تحریک: تحریک کے اسباب ۹

توحید: توحید افعالی ۳

جہالت: جہالت کے اثرات ۸

سمیع ہونا: سمیع ہونے کی قدر و قیمت ۱۲، ۱۳

شرک: شرک عبادی ۱، ۲، ۳، ۴؛ شرک عبادی کا پیش خیمہ ۸

عبادت: عبادت کا پیش خیمہ ۹؛ غیر اللہ کی عبادت ۱، ۲

عقیدہ: باطل عقیدہ ۷

علم: علم کی قدر و منزلت ۱۲، ۱۳

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ کو معبود قرار دینا ۳؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی عبادت کا پیش خیمہ ۷؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی

قدرت ۵، ۷

عیسائی: عیسائیوں کا شرک ۱، ۲، ۳؛ عیسائیوں کی سرزنش ۲

قدرت: قدرت کا سرچشمہ ۸؛ قدرت کے اثرات ۷

مریم ؑ: حضرت مریم ؑ کو معبود قرار دینا ۳؛ حضرت مریم ؑ کی پرستش کا پیش خیمہ ۷؛ حضرت مریم ؑ کی

قدرت ۵، ۷

مشرکین: مشرکین کی سرزنش ۲

معبود: معبود ہونے کا معیار ۶، ۱۲

منفعت طلبی: منفعت طلبی کے اثرات ۹

نفع: نفع کا سرچشمہ ۳، ۶، ۵، ۸، ۱۱، ۱۳

نقصان: نقصان سے بچنا ۹؛ نقصان کا سرچشمہ ۳، ۵، ۶، ۸، ۱۱، ۱۳

آیت ۷۷

﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ

سَوَاءِ السَّبِيلِ﴾

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب اپنے دین میں ناحق غلو سے کام نہ لو اور اس قوم کے خواہشات کا اتباع نہ کرو جو پہلے سے گمراہ ہو چکی ہے اور بہت سے لوگوں کو گمراہ بھی کر چکی ہے اور سیدھے راستہ سے بہک چکی ہے۔

۱۔ اہل کتاب کے دینی عقائد غلو، یا وہ گوئی اور باطل امور پر مشتمل تھے۔ قل یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم غیر

الحق "لا تغلوا" کا مصدر "غلو" ہے اور اس کا معنی اعتدال کی حد سے خارج ہو کر افراط کی جانب مائل ہونا ہے جسے یا وہ گوئی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۲۔ پیغمبر اکرم ﷺ کو حکم دیا گیا کہ اہل کتاب کو اپنے دین میں غلو کرنے اور فضول و بے سروپا باتیں کرنے سے منع کریں۔
_قل یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم

۳۔ دین میں غلو کرنا (معارف الہی کو باطل اور فضول امور کے ساتھ ملانا) قابل مذمت اور حرام فعل ہے۔
لا تغلوا فی دینکم

۴۔ ادیان الہی کے پیروکار اپنے دین میں غلو کرنے اور اس سے منحرف ہو جانے کے خطرے سے دوچار ہیں۔
یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم

۵۔ تثلیث اور حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ حضرت مریم ؑ کی الوہیت و خدائی کا عقیدہ عیسائیوں کے اپنے دین میں غلو اور یا وہ گوئی کا واضح و روشن مصداق ہے۔ یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم
گذشتہ آیات کی روشنی میں عیسائیوں کی بے سروپا و فضول باتوں کے مورد نظر مصداق میں سے ایک ان کا تثلیث اور حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ حضرت مریم ؑ کی الوہیت و خدائی کا عقیدہ ہے۔

۶۔ دین میں ہر قسم کا افراط اور غلو باطل اور حقیقت سے خارج ہونا ہے۔ لا تغلوا فی دینکم غیر الحق
"غیر الحق" محذوف کلمہ "غلو" کی صفت ہے اور بظاہر صفت توضیحی ہے یعنی حدود الہی مت پھلانگو کہ یہ ایک باطل فعل ہے۔

۷۔ دین میں غلو اور یا وہ گوئی کا سرچشمہ آسمانی کتب سے بے اعتنائی ہے۔ یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق
عیسائیوں کو اہل کتاب کے طور پر مخاطب کرنے کا مقصد اس حقیقت کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ دین میں غلو کرنا آسمانی کتب کی پیروی کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ بنا بریں پیروکاران ادیان الہی کے غلو سے کام لینے کی اصل وجہ ان کا اپنی آسمانی کتب کی جانب توجہ نہ کرنا ہے۔

۸۔ اہل کتاب کے دین میں غلو اور یا وہ گوئی سے کام لینے کا سرچشمہ ان کا اپنے گمراہ اور ہوس پرست اسلاف کی پیروی کرنا ہے۔

یا اهل الكتاب لا تغلوا ... و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل چونکہ "یا اهل الكتاب" کے مخاطب زمان پیغمبر اکرم ﷺ کے یہود و نصاریٰ ہیں، لہذا پتہ چلتا ہے "قوم قد ضلوا من قبل" سے مراد اہل کتاب کے اسلاف ہیں جبکہ اس قوم کی ضلالت اور گمراہی کا مورد نظر مصداق ان کا دینی مسائل بیان کرتے وقت غلو اور حد سے تجاوز کرنا ہے۔

۹۔ اہل کتاب کے ہوس پرست اور گمراہ غالیوں نے بہت سے لوگوں کو بھی گمراہ کیا۔ و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا كثيراً مذکورہ بالا مطلب میں "کثیراً" کو "اضلوا" کیلئے مفعول بہ قرار دیا گیا ہے یعنی "اضلوا کثیراً من الناس" ۱۰۔ اہل کتاب کے ناروا اور غلو آمیز عقائد کا سرچشمہ گذشتہ ادوار کے گمراہ اور مشرک افراد کے باطل افکار تھے۔

قل یا اهل الكتاب لا تغلوا فی دینکم ... ولا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا اس احتمال کی بنا پر کہ "یا اهل الكتاب" میں صرف پیغمبر ﷺ اکرم کے ہم عصر نہیں بلکہ تمام یہود و نصاریٰ کو مخاطب کیا گیا ہو۔ اس بنیاد پر "قوم قد ضلوا" سے مراد خود اہل کتاب کے اسلاف نہیں بلکہ مذاہب شرک کے پیروکار ہونگے۔

۱۱۔ انسان کو بہت سی اور مضبوط جڑوں والی گمراہیاں، گذشتہ ادوار کے ہوس پرستوں کے عقائد و افکار سے ورثہ میں ملی ہیں۔ و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا كثيراً

اس احتمال کی بنا پر کہ جب کثیراً محذوف مفعول مطلق کی صفت ہو یعنی "اضلوا اضلالاً کثیراً"

۱۲۔ ادیان الہی کے پیروکار اپنے اسلاف کے بے معنی و بیہودہ عقائد اور ہوس پرستی پر بنی رجحانات کی پیروی کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں۔ و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل

۱۳۔ غیر مدلل اور نفسانی میلانات پر بنی افکار اور عقائد کی پیروی مذموم فعل ہے اور خداوند عالم نے اس سے منع کیا ہے۔ و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا

۱۴۔ دین میں غلو اور افراط کا سرچشمہ غیر مدلل اور نفسانی میلانات ہیں۔ لا تغلوا فی دینکم غیر الحق و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا

۱۵۔ ہوس پرستی اور نفسانی میلانات کی بنیاد پر دینی عقائد استوار کرنا اپنی اور دوسروں کی گمراہی کا باعث بنتا ہے۔ و لا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا کثیراً

۱۶۔ دینی عقائد میں میلانات اور نفسانی خواہشات کی پیروی حد اعتدال اور میانہ روی سے خارج ہونے کا باعث بنتی ہے۔ و لا تتبعوا اهواء قوم ... و ضلوا عن سواء السبیل

۱۷۔ دین میں غلو کرنا گمراہی ہے اور حد اعتدال اور میانہ روی سے خارج ہونا ہے۔

لا تغلوا فی دینکم غیر الحق و لا تتبعوا اہواء قوم ... ضلوا عن سواء السبیل

۱۸۔ عہد پیغمبر ﷺ کے بعض یہودی اور عیسائی ہوس پرست اور گمراہ لوگ تھے اور اپنے ہم مذہب افراد کے درمیان افراط اور غلو پر بنی عقائد کی ترویج کرتے تھے۔ و لا تتبعوا اہواء قوم ... و اضلوا کثیراً و ضلوا عن سواء السبیل کلمہ "ضلوا" کا آیہ شریفہ میں دو مختلف جگہوں پر استعمال گمراہوں کے دو مختلف گروہوں کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے، ایک آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے کا گروہ، جس پر جملہ "قد ضلوا من قبل" دلالت کر رہا ہے اور دوسرا پیغمبر اکرم ﷺ کا ہم عصر گروہ کہ جس پر جملہ "ضلوا عن سواء السبیل" دلالت کر رہا ہے، واضح رہے کہ ایک حصہ میں "من قبل" کی قید لانا اور دوسرے میں نہ لانا اس تفسیر کی دلیل ہے۔

۱۹۔ معاشروں کو ضلالت سے دوچار کرنا گمراہی و ہوس پرستی کا اثر اور اس کا نتیجہ اسلام کی جانب ہدایت سے

محرومیت ہے۔ و لا تتبعوا اہواء قوم قد ضلوا ... و اضلوا کثیراً و ضلوا عن سواء السبیل

"ضلوا" کا دوبارہ استعمال ہوس پرست گمراہوں کی ضلالت کے مراحل کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ اس صورت میں تینوں افعال "قد ضلوا، اضلوا اور ضلوا" کا فاعل ایک ہی گروہ ہوگا، بنا بریں "لا تتبعوا..." کا معنی یہ ہوگا کہ ان ہوس پرست گمراہوں کی پیروی نہ کرو جنہوں نے دوسروں کو گمراہی سے دوچار کیا اور اس کے نتیجے میں "سواء السبیل" (اسلام) کی طرف ہدایت سے محروم رہے۔

آسمانی کتب: آسمانی کتب سے روگردانی ۷

ادیان کے پیروکار: ۱۲، ۳

اسلاف: اسلاف کا عقیدہ ۱۲

اطاعت: ناپسندیدہ اطاعت ۱۳

اعتدال: حد اعتدال سے خارج ہونا ۱۶، ۱۷

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کے نواہی ۱۳

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کی ذمہ داری ۲

انحراف: انحراف کا خطرہ ۳; انحراف کے موارد ۱۷

اہل کتاب: اہل کتاب کا عقیدہ ۱، ۲، ۱۰; اہل کتاب کا غلو ۱، ۲، ۸، ۹، ۱۰; گمراہ اہل کتاب ۹; ہوس پرست اہل کتاب ۹
دین: دین کو لاحق خطرات کی معرفت ۳، ۳، ۱۰، ۱۱; دین میں غلو ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۱۲; دین میں غلو کا بطلان ۶; دین میں
غلو کا سرچشمہ ۱۸; دین میں غلو کی حرمت ۳

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱، ۳، ۱۰، ۱۲; باطل عقیدہ کا سرچشمہ ۱۳، ۱۵; باطل عقیدہ کی پیروی ۱۳; باطل عقیدہ کی ترویج کے
عوامل ۱۸; عقیدہ میں ہوس پرستی ۱۵، ۱۶

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت ۵

عیسائی: صدر اسلام کے عیسائی ۱۸; عیسائیوں کا عقیدہ ۵; عیسائیوں کا غلو ۵; عیسائیوں کی ہوس پرستی ۱۸
غلو: غلو سے نہی ۲; غلو کا خطرہ ۳; غلو کا سرچشمہ ۴، ۸، ۱۰، ۱۳; غلو کے اثرات ۱۷، ۹; غلو کے موارد ۵; ناپسندیدہ غلو ۳، ۳
گمراہ: ۱۸ گمراہوں کا عقیدہ ۱۰; گمراہوں کی اطاعت ۸

گمراہی: گمراہی کا سرچشمہ ۱۱; گمراہی کے اثرات ۱۹; گمراہی کے اسباب ۹، ۱۵، ۱۹; گمراہی کے موارد ۱۷

محرمات: ۳

مریم ﷺ: حضرت مریم ﷺ کی الوہیت ۵

مشرکین: مشرکین کا عقیدہ ۱۰

ہدایت: ہدایت سے محرومیت کے عوامل ۱۹

ہوس پرست: ہوس پرستوں کا عقیدہ ۱۱; ہوس پرستوں کی پیروی ۸

ہوس پرستی: ہوس پرستی کے اثرات ۱۳، ۱۵، ۱۹

یہود: صدر اسلام کے یہود ۱۸; یہود کی ہوس پرستی ۱۸

آیت ۷۸

﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ﴾

بنی اسرائیل میں سے کفر اختیار کرنے والوں پر جناب داؤد اور جناب عیسیٰ کی زبان سے لعنت کی جا چکی ہے کہ ان لوگوں نے نافرمانی کی اور ہمیشہ حد سے تجاوز کیا کرتے تھے۔

۱۔ بنی اسرائیل کے کفار حضرت داؤد ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ کی نفرین کی وجہ سے لعنت خدا میں گرفتار اور اس کی رحمت سے دور ہو گئے۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داوود و عیسیٰ "لعن" کا محذوف فاعل حضرت داؤد ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ ہیں، بنا بریں جملہ "لعن... علی لسان داوود و عیسیٰ" کا معنی یہ ہوگا کہ بنی اسرائیل کے کفار حضرت داؤد ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ کی جانب سے مورد لعنت قرار پائے، واضح رہے کہ جب کسی انسان کی زبان سے کلمہ لعنت جاری ہوتا ہے تو اس کا معنی ملعون شخص سے رحمت خدا کے انقطاع کی درخواست ہوتی ہے۔

۲۔ حضرت داؤد ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ بنی اسرائیل کے کفار کیلئے خدا کی لعنت اور نفرین کا پیغام لے کر آئے۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داوود و عیسیٰ ابن مریم اس احتمال کی بنا پر کہ "لعن" کا محذوف فاعل اللہ ہو۔ واضح رہے کہ بنی اسرائیل کے کفار پر خداوند عالم کی لعنت کا حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ کی زبان سے ادا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خداوند متعال کی لعنت ان انبیاء ؑ کے توسط سے ان تک پہنچائی گئی۔

۳۔ انبیاء ؑ کی زبان، نطق خداوند متعال کی تجلی کا ایک مظہر ہے۔ لعن الذین کفروا... علی لسان داوود و عیسیٰ ابن مریم

۴۔ حضرت داؤد ؑ اور حضرت عیسیٰ ؑ اپنی قوم کے کفار کے ایمان لانے سے مایوس ہو چکے تھے۔

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داوود و عیسی ابن مریم حضرت داؤد ؑ اور حضرت عیسی ؑ کا کفار بنی اسرائیل پر لعنت کرنا اور انہیں دھتکارنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ان کے ہدایت پانے سے مایوس ہو چکے تھے۔

۵۔ کفار لعنت و نفرین کے مستحق اور رحمت خداوندی سے محروم ہیں۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل

۶۔ بعض بنی اسرائیل کا کفر، ان کے دین میں غلو کا نتیجہ تھا۔ لا تغلوا فی دینکم ... لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل اہل کتاب کی جانب سے دین میں غلو کی طرف اشارہ کرنے کے بعد بعض بنی اسرائیل کے کفر کی طرف میلان کو بیان کرنا اس بات کی دلیل ہو سکتا ہے کہ ان کا کفر ان کے غلو کا نتیجہ تھا۔

۷۔ دین میں غلو کفر کا باعث بنتا ہے۔ لا تغلوا فی دینکم ... لعن الذین کفروا

۸۔ حضرت داؤد ؑ اور حضرت عیسی ؑ انبیائے بنی اسرائیل میں سے ہیں۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داوود و عیسی ابن مریم

۹۔ حضرت داؤد ؑ اور حضرت عیسی ؑ سے پہلے مبعوث ہوئے تھے۔ علی لسان داوود و عیسی ابن مریم حضرت داؤد ؑ کو حضرت عیسی ؑ سے پہلے ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ زمانے کے لحاظ سے حضرت عیسی ؑ سے پہلے مبعوث ہوئے تھے۔

۱۰۔ حضرت داؤد ؑ اور حضرت عیسی ؑ کے زمانے کے بعض بنی اسرائیل نافرمان اور متجاوز تھے۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون

۱۱۔ کفار بنی اسرائیل کا حضرت داؤد ؑ اور حضرت عیسی ؑ کی لعنت میں گرفتار ہونے کا سبب ان کا عصیان اور تجاوز تھا۔ لعن الذین کفروا ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون مذکورہ بالا مطلب میں "ذلك" کو لعنت کیلئے اشارہ قرار دیا گیا ہے۔

۱۲۔ خداوند عالم اور انبیاء ؑ کی نافرمانی، حدود الہی سے مسلسل تجاوز اور لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا، کفر اور لعنت خداوندی میں گرفتار ہونے کا باعث بنتا ہے۔ لعن الذین کفروا ... ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون

۱۳۔ اہل ایلہ (بنی اسرائیل کا ایک گروہ) کی جانب سے ہفتے کے دن کے بارے میں آنے والے حکم خداوندی کی خلاف ورزی اور نافرمانی کی وجہ سے حضرت داؤد علیہ السلام نے ان پر لعنت کی۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے: (اما داؤد فلعن اهل ایلة لما اعتدوا فی سبتهم ...) (۱) اہل ایلہ کی جانب سے ہفتے کے دن کے بارے میں آنے والے حکم کی خلاف ورزی کی وجہ سے حضرت داؤد علیہ السلام نے ان پر لعنت کی۔

۱۴۔ آسمانی کھانا نازل ہونے کے بعد بعض بنی اسرائیل کے کفر اختیار کرنے کی وجہ سے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب سے مورد لعنت قرار پائے۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل ... عیسیٰ ابن مریم مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے: (... و اما عیسیٰ فلعن الذین انزلت علیہم المائدة ثم کفروا بعد ذلك) (۲) حضرت عیسیٰ نے ان لوگوں پر لعنت کی جنہوں نے اپنے اوپر آسمانی کھانا نازل ہونے کے باوجود کفر اختیار کر لیا۔

۱۵۔ بعض بنی اسرائیل حضرت داؤد علیہ السلام کی لعنت کے نتیجے میں خنزیر کی صورت میں جبکہ بعض حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی لعنت کے نتیجے میں بندر کی صورت میں مسخ ہو گئے۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسیٰ مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے: (الخنزیر علی لسان داؤد و القرۃ علی لسان عیسیٰ ابن مریم) (۳) حضرت داؤد نے لعنت کی تو وہ مسخ ہو کر خنزیر اور حضرت عیسیٰ نے لعنت کی تو وہ مسخ ہو کر بندر کی شکل اختیار کر گئے۔

اصحاب سبت: اصحاب سبت پر لعنت ۱۳؛ اصحاب سبت کا عصیان ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہونا ۱، ۵؛ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے اسباب ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کے کلام کے مظاہر ۳
انبیاء علیہ السلام: انبیاء علیہ السلام کی زبان ۳؛ انبیاء علیہ السلام کی نافرمانی کرنا ۱۲
بنی اسرائیل:

(۱) تفسیر تیان ج ۳ ص ۶۰۹؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۶۱ ح ۳۱۵۔

(۳) کافی ج ۸ ص ۲۰۰ ح ۲۴۰؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۶۰ ح ۳۱۱۔

انبیائے بنی اسرائیل ۸؛ بنی اسرائیل پر لعنت ۱۳، ۱۳؛ بنی اسرائیل کا عصیان ۱۳؛ بنی اسرائیل کا کفر ۶؛ بنی اسرائیل کی تاریخ ۱۰؛ بنی اسرائیل کے تجاوز کرنے والے لوگ ۱۰، ۱۱؛ بنی اسرائیل کے کفار ۱، ۲، ۱۱، ۱۳؛ بنی اسرائیل کے معصیت کار ۱۰، ۱۱؛ بنی اسرائیل میں مسیح ۱۵؛

زمانہ داؤد ﷺ کے بنی اسرائیل ۱۰؛ زمانہ عیسیٰ ﷺ کے بنی اسرائیل ۱۰

تجاوز: تجاوز کے اثرات ۱۱، ۱۲

داؤد ﷺ: حضرت داؤد ﷺ اور کفار ۳؛ حضرت داؤد ﷺ کا قصہ ۹؛ حضرت داؤد ﷺ کی بعثت ۹؛ حضرت داؤد ﷺ کی لعنت ۱، ۲، ۱۱، ۱۳، ۱۵؛ حضرت داؤد ﷺ کی مایوسی ۳؛ حضرت داؤد ﷺ کی نبوت ۸
دین: دین کو لاحق خطرات کی پہچان ۴؛ دین میں غلو کے اثرات ۶، ۷؛
روایت: ۱۳، ۱۳، ۱۵

عصیان: عصیان کے اثرات ۱۱، ۱۲، ۱۳

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ اور کفار ۳؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی بعثت ۹؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی لعنت ۱، ۲، ۱۱، ۱۳، ۱۵؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی مایوسی ۳؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی نبوت ۸

کفار: کفار پر لعنت ۵

کفر: کفر کے اسباب ۷، ۱۲

لعنت: لعنت کے اثرات ۱۵؛ لعنت کے اسباب ۱

لعنت کے حقدار: ۵

لعنتی لوگ: ۱

لوگ: لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا ۱۲

ماندہ: ماندہ کا نزول ۱۳

مسخ: بندر کی شکل میں مسخ ہونا ۱۵؛ خنزیر کی شکل میں مسخ ہونا ۱۵

﴿كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾

انہوں نے جو برائی بھی کی ہے اس سے باز نہیں آتے تھے اور بدترین کام کیا کرتے تھے

۱۔ بعض بنی اسرائیل کی نہی عن المنکر جیسے الہی فریضہ سے بے اعتنائی اور اپنے معاشرے میں پھیلے ہوئے گناہ اور فساد سے لا تعلقی۔ کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ "لا یتناہون" کا معنی ہے کہ وہ ایک دوسرے کو نہ روکتے تھے اور نہ ہی نہی عن المنکر کیا کرتے تھے۔

۲۔ بنی اسرائیل میں فسق و فجور اور بہت ساری برائیاں رائج تھیں۔ کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ جملہ "کانوا لا یتناہون" دلالت کرتا ہے کہ وہ مسلسل نہی عن المنکر ترک کرتے تھے، اور یہ دلیل ہے کہ ان میں بہت ساری برائیاں بری طرح رچ بس چکی تھیں۔

۳۔ نہی عن المنکر تمام لوگوں کا لازمی فریضہ ہے۔ کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ

۴۔ نہی عن المنکر کا ترک کرنا بنی اسرائیل کے تجاوز کا واضح و روشن نمونہ ہے۔ و کانوا یعتدون۔ کانوا لا یتناہون

جملہ "کانوا لا یتناہون" جملہ "کانوا یعتدون" کی تفسیر ہے یا اس کے واضح و روشن مصداق کا بیان ہے۔

۵۔ نہی عن المنکر کا ترک کرنا اور معاشرے میں پھیلنے والے گناہ اور فسق و فجور سے بے اعتنائی برتنا خداوند عالم اور اس کے انبیاء علیہ السلام کی لعنت میں گرفتار ہونے کا موجب بنتا ہے۔ لعن الذین کفروا ... ذلک بما عصوا و کانوا یعتدون۔ کانوا لا یتناہون

۶۔ کفر کی جانب معاشروں کے رخ کرنے کا سبب نہی عن المنکر کو ترک کرنا ہے۔ لعن الذین کفروا ... ذلک بما

عصوا و کانوا یعتدون۔ کانوا لا یتناہون گذشتہ آیہ شریفہ میں تجاوز اور تعدی کو کفر اور خداوند عالم کی لعنت میں گرفتار

ہونے کا سبب قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ مورد بحث آیہ شریفہ میں نہی عن المنکر ترک کرنے کو تجاوز و تعدی کا واضح مصداق

شمار کیا گیا ہے، بنا بریں نہی عن المنکر کا فریضہ انجام نہ دینا لوگوں کے کفر کی جانب رجحان اور لعنت خداوندی میں گرفتار ہونے کا سبب بنتا ہے۔

۷۔ بنی اسرائیل برائیوں میں گرفتار تھے اور دین کے نواہی اور محرمات کی بالکل پروا نہیں کرتے تھے۔ کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ اس احتمال کی بنا پر کہ "لا یتناہون" کا معنی "لا یتھون" ہو، یعنی بنی اسرائیل برے کاموں سے باز نہیں آتے تھے اور نواہی اور تنبیہات کی بھی پروا نہیں کرتے تھے۔

۸۔ نہی عن المنکر کا ترک کرنا بعض بنی اسرائیل کے انتہائی برے، اور ناپسندیدہ افعال میں سے ایک ہے۔
کانوا لا یتناہون ... لبئس ما کانوا یفعلون

۹۔ نہی عن المنکر ترک کرنا ایک برا اور ناپسندیدہ فعل ہے۔ کانوا لا یتناہون ... لبئس ما کانوا یفعلون

۱۰۔ بنی اسرائیل کے دو قسم کے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے: ایک وہ جو نہی عن المنکر کا اثر قبول نہیں کرتے تھے، دوسرے وہ جو خود تو نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے تھے لیکن گناہگاروں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے اور میل جول بھی رکھتے تھے۔ لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل ... کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ حضرت علیؑ سے روایت ہے (.... و لما وقع التقصیر فی بنی اسرائیل جعل الرجل منهم یری اخاه علی الذنب فینہاہ فلا یتھی فلا یمنعه ذلك من ان یکون اکیلہ و جلیسہ و شریبہ حتی ضرب اللہ عزوجل قلوب بعضهم ببعض و نزل فیہم القرآن حیث یقول عزوجل لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل ... کانوا لا یتناہون عن منکر فعلوہ ...) (۱) جب بنی اسرائیل سے کوتاہی ہوئی اور ان میں برائیاں رچ بس گئیں تو ایک شخص دیکھتا کہ میرا بھائی بھی ان برائیوں کا مرتکب ہوتا ہے، لہذا وہ اسے منع کرتا، لیکن وہ باز نہ آتا تھا تو یہ بھی اس کے ساتھ کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا اور میل جول ترک نہیں کرتا، یہاں تک کہ خداوند متعال نے ان کے دل آپس میں ملا دیئے، اور ان کے بارے میں قرآن کریم میں فرمایا: بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر لعنت کی گئی ہے جنہوں نے کفر اختیار کیا ... جن برائیوں کا ارتکاب کرتے تھے ان سے باز نہیں آتے تھے۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی لعنت کے اسباب ۵

انبیاء ؑ: انبیاء ؑ کی لعنت کے اسباب ۵

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور نہی عن المنکر: بنی اسرائیل پر لعنت ۱۰: بنی اسرائیل کا تجاوز ۳: بنی اسرائیل کا سکوت ۱: بنی اسرائیل کا ناپسندیدہ عمل ۸: بنی اسرائیل کی نافرمانی ۷: بنی اسرائیل میں برائیاں ۲، ۷: بنی اسرائیل میں گناہ و فساد ۱، ۲: بنی اسرائیل میں نہی عن المنکر

روایت: ۱۰

عمل: ناپسندیدہ عمل ۹

عمومی ذمہ داری: ۳

کفر: کفر کا پیش خیمہ ۶

گناہگار: گناہگاروں کی ہم نشینی ۱۰

گناہ و فساد: گناہ و فساد کی جانب توجہ نہ کرنا ۵

لعنت: لعنت کے اسباب ۱۰

نہی عن المنکر: نہی عن المنکر ترک کرنا ۳، ۸، ۹: نہی عن المنکر ترک کرنے کے اثرات ۵، ۶: نہی عن المنکر کی اہمیت

۱، ۳: نہی عن المنکر کی جانب توجہ نہ کرنا ۱۰

آیت ۸۰

﴿ تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ﴾

• ﴿

ان میں سے اکثر کو آپ دیکھیں گے کہ یہ کفار سے دوستی کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنے نفس کے لئے جو سامان پہلے سے فراہم کیا ہے وہ بہت برا سامان ہے جس پر خدا ان سے ناراض ہے وہ عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ۱۔ عہد پیغمبر ﷺ کے بہت سے بنی اسرائیل مشرکین مکہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے اور ان کی ولایت

قبول کرتے تھے۔ تری کثیرا منهم يتولون الذين كفروا

بعض مفسرین کا کہنا ہے کہ "الذین کفروا" سے مراد مشرکین مکہ ہیں۔

۲۔ بنی اسرائیل مسلسل اور آشکار طور پر مشرکین مکہ کے ساتھ دوستانہ اور والائی تعلقات رکھتے تھے۔

تری کثیرا منهم يتولون الذین کفروا کلمہ "قري" سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل علی الاعلان مشرکین مکہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرتے تھے، جبکہ فعل مضارع "يتولون" تعلقات کے استمرار اور دوام پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ بعض بنی اسرائیل احکام الہی کے پابند اور مشرک کفار سے محبت اور دوستانہ تعلقات سے خود کو دور رکھتے تھے۔ تری کثیرا منهم يتولون

۴۔ خداوند متعال اس بات کا خواہاں ہے کہ ادیان الہی کے پیروکار کفار کا تسلط اور غلبہ قبول نہ کرتے ہوئے آزاد اور مستقل رہیں۔ تری کثیرا منهم يتولون الذین کفروا

۵۔ کفار کے ساتھ دوستی اور ان کی ولایت قبول کرنا حرام ہے۔ تری کثیرا منهم يتولون الذین کفروا لبئس ما قدمت

۶۔ مشرکین کے ساتھ دوستی اور ان کی ولایت قبول کرنا ان ناپسندیدہ اعمال میں سے ایک ہے جو عہد پیغمبر ﷺ کے

بہت سے یہودیوں کے ہاں رائج تھے۔ لبئس ما كانوا يفعلون _ تری کثیرا منهم يتولون الذین کفروا

جملہ "يتولون الذین کفروا" جملہ "لبئس ما كانوا يفعلون" کا ایک مصداق ہے، اور آیت (۸۲) (و لتجدن اقرهم مودة

...) کہ جو عیسائیوں کو مسلمانوں کا دوست بتاتی ہے کے قرینے کی بنا پر ان آیات میں بنی اسرائیل سے مراد یہودی ہیں۔

۷۔ بنی اسرائیل اپنے ہم مسلک لوگوں کو کفار کی ولایت قبول کرنے اور ان کے ساتھ دوستی سے منع نہیں کرتے تھے۔

لا يتناھون عن منکر فعلوه ... تری کثیرا منهم يتولون الذین کفروا مورد بحث آیہ شریفہ "منکر" کا ایک مصداق بیان

کر رہی ہے جو گذشتہ آیت میں گزرا ہے۔

۸۔ ایمانین معاشرے کے تمام افراد کیلئے اغیار کے ساتھ تعلقات کے قائم کرنے پر نظر رکھنا اور مؤمنین کو کفار کی ولایت

قبول کرنے اور ان کے ساتھ محبت کے رشتے بڑھانے سے روکنا ضروری ہے۔ كانوا لا يتناھون عن منکر ... تری

کثیرا منهم يتولون الذین کفروا

۹۔ بنی اسرائیل کے کفر اور خدا و انبیاء کی لعنت میں گرفتار

ہونے کا سبب ان کا کفار کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار کرنا ہے۔ لعن الذین کفروا ... تري كثيرا منهم يتولون الذین کفروا مورد بحث آیت کا مضمون یعنی مشرکین کی ولایت قبول کرنا بنی اسرائیل کے عصیان و نافرمانی کے ایک اور مصداق کا بیان ہے لہذا مشرکین کی ولایت قبول کرنا بھی کفر اور لعنت خداوندی میں گرفتار ہونے کا ایک سبب ہے۔

۱۰۔ عصیان و نافرمانی، تجاوز و تعدی اور نہی عن المنکر ترک کرنا کفار کی ولایت قبول کرنے اور ان کے ساتھ دوستی قائم کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون _ كانوا لا يتناهون ... يتولون الذین کفروا

اس احتمال کی بنا پر کہ مورد بحث آیہ شریفہ کا مضمون یعنی ولایت مشرکین کو قبول کرنا ان ناپسندیدہ اعمال کا نتیجہ ہو جو گذشتہ آیات میں بنی اسرائیل کے متعلق بیان ہوئے ہیں۔

۱۱۔ بنی اسرائیل نے اپنے انحرافات کی بدولت اپنے ہاتھوں سے اپنے لئے ناگوار اور برا مستقبل تیار کیا۔ لبئس ما قدمت لهم انفسهم

۱۲۔ انسان خود اپنی عاقبت اور مقدر کو معین کرتا ہے۔ قدمت لهم انفسهم

۱۳۔ بنی اسرائیل کی بری عاقبت یہ ہے کہ وہ غضب الہی میں گرفتار ہونگے۔ لبئس ما قدمت لهم انفسهم ان سخط الله عليهم "ان سخط الله عليهم" اہل ادب کی اصطلاح میں مذمت کیلئے مخصوص ہے، یعنی بنی اسرائیل کا غضب الہی میں گرفتار ہونا وہ برا ما حاصل اور توشہ ہے جو انہوں نے آخرت کیلئے بھیجا ہے۔

۱۴۔ ولایت کفار کو قبول کرنا اور ان کے ساتھ دوستی کرنا بنی اسرائیل پر خداوند عالم کے غضب کا سبب بنا۔

تری كثيرا منهم يتولون ... لبئس ما قدمت لهم انفسهم ان سخط الله عليهم

۱۵۔ عصیان و نافرمانی، تعدی و تجاوز اور نہی عن المنکر ترک کرنا خداوند عالم کے غیض و غضب کا باعث بنتا ہے۔

ذلك بما عصوا و كانوا يعتدون _ كانوا لا يتناهون عن منكر ... سخط الله عليهم ممکن ہے "ما قدمت لهم

انفسهم" ان تمام ناروا اعمال کی جانب اشارہ ہو جو اس آیت اور گذشتہ آیات میں بیان ہوئے ہیں، قابل ذکر یہ ہے کہ

اس صورت میں "ان سخط الله" میں موجبات جیسا مضاف محذوف ہے یعنی "موجبات سخط الله"۔

۱۶۔ بنی اسرائیل: عصیان و نافرمانی، تعدی و تجاوز، نہی عن المنکر ترک کرنے اور کفار کی ولایت قبول کرنے کی وجہ سے

ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ ذلک بما عصوا و كانوا یعتدون۔ کانوا لا یتناہون ... و فی العذاب ہم خالدون

۱۷۔ خداوند عالم کا غضب اور دائمی عذاب ولایت کفار کے قبول کرنے اور ان سے دوستی کرنے کا نتیجہ ہے۔

یتولون الذین کفروا لبئس ... ان سخط اللہ علیہم و فی العذاب ہم خالدون

۱۸۔ ہمیشہ عذاب میں رہنا، خداوند عالم کے غیض و غضب کا مظہر ہے۔ ان سخط اللہ علیہم و فی العذاب ہم

خالدون جملہ "و فی العذاب..." گناہگاروں پر خداوند عالم کے غیض و غضب کا نمونہ (ان سخط اللہ) بیان کر رہا ہے۔

۱۹۔ انسان کا انبیاء علیہ السلام کی لعنت میں گرفتار ہونا، اس پر خداوند عالم کے غیض و غضب کی علامت ہے۔

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود ... ان سخط اللہ

۲۰۔ بہت سے بنی اسرائیل کا اپنے دنیاوی مفادات کے حصول کی خاطر ظالم و ستمگر بادشاہوں سے دوستی اور ان کی

ہوا و ہوس پر بنی خواہشات کو مختلف پیرایوں میں خوبصورت بنا کر پیش کرنے کا نتیجہ خداوند عالم کا غضب اور دائمی

عذاب ہے۔ تری کثیرا منهم یتولون الذین کفروا ... و فی العذاب ہم خالدون مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں حضرت

امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے: (یتولون الملوک الجبارین و یزینون لهم اھوائهم لیصیبوا من دنیاہم) ^(۱) وہ ظالم و جابر

بادشاہوں سے دوستی کرتے اور ان کی خواہشات نفسانی کو مزین کر کے پیش کرتے ہیں تاکہ اپنے دنیاوی مفادات حاصل

کر سکیں۔

ادیان کے پیروکار: ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا غضب ۱۹؛ اللہ تعالیٰ کی لعنت ۹؛ اللہ تعالیٰ کے غضب کے موجبات ۱۳، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۸، ۲۰

انبیاء علیہ السلام: انبیاء علیہ السلام کی لعنت ۹، ۱۹

انحراف: انحراف کے اثرات ۱۱

(۱) تفسیر تبیان، ج ۳، ص ۶۱۱، نور الثقلین، ج ۱، ص ۶۶۱، ح ۳۱۵۔

انسان: انسان کا انجام ۱۲; انسان کی عاقبت ۱۲

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور ظالم حکمران ۲۰; بنی اسرائیل اور کفار ۹; بنی اسرائیل اور مشرکین ۲، ۳; بنی اسرائیل اور مشرکین مکہ ۱; بنی اسرائیل اور نہی عن المنکر ۷; بنی اسرائیل کا انجام ۱۳; بنی اسرائیل کا انحراف ۱۱; بنی اسرائیل کا تجاوز ۱۶; بنی اسرائیل کا عذاب ۱۶; بنی اسرائیل کا عصیان ۱۶; بنی اسرائیل کا کفر ۹; بنی اسرائیل کا مستقبل ۱۱; بنی اسرائیل کا مورد غضب ہونا ۱۳، ۱۴; بنی اسرائیل کے مومنین ۳; صدر اسلام کے بنی اسرائیل ۱

تجاوز: تجاوز کی سزا ۱۶; تجاوز کے اثرات ۱۵، ۱۰

دنیا پرستی: دنیا پرستی کے اثرات ۲۰

دوستی: حرام دوستی ۵

روایت: ۲۰

ظالم: ظالموں سے دوستی ۲۰

عاقبت: عاقبت کی تعیین کے عوامل ۱۲

عذاب: دائمی عذاب ۱۷; عذاب کے موجبات ۲۰; عذاب میں ہمیشگی ۱۸

عصیان: عصیان کی سزا ۱۶; عصیان کے اثرات ۱۵، ۱۰

عمل: ناپسندیدہ عمل ۶

عمومی نظارت: ۸

کفار: کفار سے دوستی کرنا ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۵; کفار سے دوستی کے اثرات ۱۳; کفار کی ولایت ۵; کفار کی ولایت قبول کرنا ۷، ۸،

۱۰، ۱۶، ۱۷; کفار کی ولایت قبول کرنے کے اثرات ۱۳

کفر: کفر کے موجبات ۹، ۱۰

لعنت: لعنت کے موجبات ۹

محرمات: ۵

مشرکین: مشرکین سے دوستی ۱، ۶; مشرکین کی ولایت ۱، ۲; مشرکین کی ولایت کو قبول کرنا ۱، ۶

معاشرہ: اسلامی معاشرے کی ذمہ داری ۸

مغضوبین خدا: ۱۹

موحدین: موحدین اور کفار ۳; موحدین کا استقلال ۳

نہی عن المنکر: نہی عن المنکر ترک کرنا ۸، ۱۶; نہی عن المنکر ترک کرنے کے اثرات ۱۰، ۱۵

ولائی رابطہ: ۲، ۹

ولایت: حرام ولایت ۵

ہوس پرستی: ہوس پرستی کو مزین کرنا ۲۰

یہود: صدر اسلام کے یہود ۶

آیت ۸۱

﴿وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾

اگر یہ لوگ اللہ اور نبی پر اور جو کچھ ان پر نازل ہوا ہے سب پر ایمان رکھتے تو ہرگز کفار کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے بہت سے لوگ فاسق اور نافرمان ہیں

۱۔ بہت سے بنی اسرائیل پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان نہیں لائے تھے اور خداوند متعال پر راسخ عقیدہ نہیں رکھتے تھے۔ و لو كانوا يؤمنون بالله و النبي و ما انزل اليه مذکورہ بالا مطلب اس احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ "النبي" سے مراد پیغمبر اسلام ﷺ ہوں، اس صورت میں "ما انزل اليه" سے مراد قرآن کریم ہوگا، قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس بنیاد پر خداوند عالم پر عدم ایمان سے مراد ایمان واقعی اور پیغمبر ﷺ اکرم و قرآن کریم پر عدم ایمان سے مراد ایمان واقعی اور ظاہری ہے، کیونکہ بنی اسرائیل خداوند متعال پر ایمان کا اظہار کیا کرتے تھے۔

۲۔ عہد پیغمبر ﷺ کے بنی اسرائیل کفار کے ساتھ دوستانہ اور ولایتی تعلقات رکھتے تھے۔ ما اتخذوہم اولیاء

۳۔ بنی اسرائیل؛ خداوند عالم، پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لا کر اپنے آپ کو کفار کی ولایت اور دوستی سے بچا سکتے تھے۔ و لو کانوا یؤمنون باللہ والنبی و ما انزل الیہ ما اتخذوہم اولیاء

۴۔ خداوند عالم، پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانا اور کفار کو دوستی و ولایت کیلئے انتخاب کرنا آپس میں ہم آہنگ نہیں ہیں۔ لو کانوا یؤمنون باللہ والنبی و ما انزل الیہ ما اتخذوہم اولیاء

۵۔ خداوند متعال، پیغمبر اکرم ﷺ اور آسمانی کتب پر ایمان لانا استقلال و آزادی اور کفار کی غلامی کے طوق سے نجات پانے کا راستہ ہے۔ و لو کانوا یؤمنون ... ما اتخذوہم اولیاء مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ ولی بمعنی سرپرست ہو۔

۶۔ معاشروں کی سعادت اور امن و سلامتی، الہی قائدین کی پیروی اور دینی قوانین پر عمل سے وابستہ ہے۔ و لو کانوا یؤمنون باللہ والنبی و ما انزل الیہ ما اتخذوہم اولیاء گذشتہ آیات کہ جن میں بنی اسرائیل کے زوال پذیر معاشرے کی تصویر پیش کی گئی تھی، کو ملحوظ رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مورد بحث آیہ شریفہ ایسی ہدایات پر مشتمل ہے جن سے مختلف معاشرے زوال پذیر ہونے سے بچ سکتے ہیں، بنا بریں "ما اتخذوہم اولیاء" کا جملہ الہی قائدین کی پیروی اور دینی قوانین پر عمل نہ کرنے کا صرف ایک نتیجہ بیان کر رہا ہے اور دوسرے نتائج کہ جنہیں سلامت و سعادت سے تعبیر کیا گیا ہے، گذشتہ آیات کو ملحوظ رکھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

۷۔ کفار اور مشرکین کی دوستی سے اجتناب کرنا لازمی ہے۔ و لو کانوا یؤمنون باللہ والنبی و ما انزل الیہ ما اتخذوہم اولیاء مذکورہ مطلب اس بنا پر ہے کہ "النبی" سے مراد پیغمبر اسلام ﷺ نہیں، بلکہ پیغمبر بنی اسرائیل ہو، اور نتیجہ "ما انزل الیہ" سے مراد بنی اسرائیل کے دینی احکام ہوں گے۔

۸۔ ادیان الہی نے دوسری ملتوں کے ساتھ اجتماعی و معاشرتی روابط اور تعلقات برقرار کرنے کی حدود بیان کی ہیں۔ و لو کانوا یؤمنون ... ما اتخذوہم اولیاء

۹۔ زمان پیغمبر ﷺ میں بہت سے بنی اسرائیل فاسق اور اپنے دین کی حدود اور حریم کی خلاف ورزی کرتے تھے۔
و لکن کثیرا منهم فاسقون

۱۰۔ بنی اسرائیل کے خداوند عالم، پیغمبر اکرم ﷺ اور وحی الہی پر ایمان نہ لانے کا سبب ان کا فسق تھا۔
و لو کانوا یؤمنون ... و لکن کثیراً منهم فاسقون جملہ "و لکن..." بنی اسرائیل کے ایمان نہ لانے کی علت بیان کر رہا ہے۔

۱۱۔ کفار کی ولایت اور دوستی قبول کرنا فسق و فجور اور حدود الہی سے خارج ہونے کی علامت ہے۔
ما اتخذوہم اولیاء و لکن کثیرا منهم فاسقون

۱۲۔ عہد پیغمبر ﷺ کے بعض بنی اسرائیل خداوند عالم کی حدود اور دینی قوانین کے پابند تھے۔ و لکن کثیرا منهم فاسقون

ادیان: ادیان کی تعلیمات ۸

استقلال: استقلال کی اہمیت ۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز ۹، ۱۱

ایمان: آسمانی کتب پر ایمان ۵؛ آنحضرت ﷺ پر ایمان ۳، ۳، ۵؛ ایمان اور کفار سے دوستی ۳؛ ایمان اور کفار کی ولایت ۳؛ ایمان کا متعلق ۳، ۳، ۵؛ ایمان کے اثرات ۳، ۳، ۵؛ ایمان کے موانع ۱۰؛ خداوند عالم پر ایمان ۳، ۳، ۵؛ قرآن کریم پر ایمان ۳، ۳

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور آنحضرت ﷺ ۱؛ بنی اسرائیل اور قرآن کریم ۱؛ بنی اسرائیل اور کفار ۲، ۳؛ بنی اسرائیل کا فسق ۹، ۱۰؛ بنی اسرائیل کا کفر ۱؛ بنی اسرائیل کی اکثریت ۹، ۱؛ بنی اسرائیل کے متعہد افراد ۱۲؛ صدر اسلام کے بنی اسرائیل ۲، ۹، ۱۲

دوستی: ناپسندیدہ دوستی ۷

دین: دین اور عینیت ۸؛ دین پر عمل کرنا ۶

رہبر: دینی رہبر کی اطاعت ۶

سعادت: سعادت کے اسباب ۶

فسق: فسق کی علامات ۱۱

کفار: کفار سے دوستی ترک کرنا ۷؛ کفار سے دوستی کرنا ۲، ۱۱؛ کفار سے دوستی کے موانع ۳؛ کفار سے رابطہ ۲؛ کفار کی ولایت ۵؛ کفار کی ولایت قبول کرنا ۱۱

کفر: آنحضرت ﷺ کے بارے میں کفر ۱۰؛ خدا کے بارے میں کفر ۱۰؛ وحی کے بارے میں کفر ۱۰

مشرکین: مشرکین سے دوستی ترک کرنا ۷

معاشرتی روابط: ۸

معاشرہ: معاشرے کی ترقی کے اسباب ۶

ولائی رابطہ: ۲

آیت ۸۲

﴿لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِيَسِينَ وَزُهَّابًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ﴾

آپ دیکھیں گے کہ صاحبان ایمان سے سب سے زیادہ عداوت رکھنے والے یہودی اور مشرک ہیں اور ان کی محبت سے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نصرانی ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ان میں بہت سے قسیس اور راہب پائے جاتے ہیں اور یہ متکبر اور برائی کرنے والے نہیں ہیں

۱۔ یہود و مشرکین مسلمانوں کے سخت ترین دشمن ہیں۔ لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود و الذين اشركوا

۲۔ خداوند متعال نے پیغمبر اکرم ﷺ کو یہود اور مشرکین کی مسلمانوں کے ساتھ کینہ توزی کے بارے میں خبردار فرمایا۔

لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود و الذين اشركوا

۳۔ یہود مشرکین سے بڑھ کر مسلمانوں کے ساتھ دشمنی رکھتے ہیں۔ لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود و الذين اشركوا یہود کو مشرکین سے پہلے ذکر کرنا مذکورہ بالا مطلب کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے۔

۴۔ مسلمانوں کے خلاف متحدہ اور طاقتور محاذ کھولنے کیلئے یہود کا کفار کے ساتھ دوستانہ روابط استوار کرنا۔

تري كثيرا منهم يتولون الذين كفروا ... لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا يهود و مشرکین کی آپس میں دوستی کا تذکرہ کرنے کے بعد ان کی اہل ایمان کے ساتھ عداوت کی وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسلمانوں سے دشمنی کی بنا پر آپس میں دوستی کرتے تھے۔

۵۔ نصاریٰ کے مسلمانوں کے ساتھ بہت قریبی اور دوستانہ تعلقات و لتجدن اقربهم مودة للذين آمنوا الذين قالوا انا نصاريٰ

۶۔ عیسائیوں میں خدا ترس پادریوں اور راہبوں کی موجودگی مسلمانوں کے ساتھ ان کی دوستی اور قریبی تعلقات کا باعث ہے۔ اقربهم مودة للذين آمنوا الذين ... ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً

۷۔ لوگوں کی بہبود اور ان کی آراء و افکار کی اصلاح میں علمائے دین اور خدا ترس عبادت گزار بہت مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً عیسائیوں کی مذہبی سرپرستی کی ذمہ داری نبھانے والے علمائے دین کو قسيسين (پادری) کہا جاتا ہے، جبکہ رهبان، راہب کی جمع ہے اور یہ ان اشخاص کو کہا جاتا ہے جو خدا کے خوف سے بے انتہا عبادت کریں، اور اصطلاح میں عبادت گزار عیسائیوں پر اطلاق ہوتا ہے۔

۸۔ لوگوں کی ہدایت کیلئے پادری، راہبوں سے زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً

قسيسين کو رهباناً پر مقدم کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ قسيسين زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

۹۔ عیسائی اور ان کے علمائے دین، حق قبول کرنے والے اور صحیح و سالم نفس کے مالک لوگ ہیں۔

الذين قالوا انا نصاريٰ ... و انهم لا يستكبرون اس بنا پر کہ "لا يستكبرون" کا حذف شدہ متعلق "عن اتباع الحق

"جیسا کلمہ ہو، چنانچہ بعد والی آیہ شریفہ اس معنی کی تائید کر رہی ہے۔

۱۰۔ نصاریٰ کی مسلمانوں کے ساتھ محبت اور دوستی کی وجہ یہ ہے کہ ان میں تسلط و غلبہ کی فکر اور متکبرانہ سوچ نہیں پائی جاتی تھی۔ اقرہم مودة للذين آمنوا الذين قالوا انا نصاري ... و انهم لا يستكبرون اس احتمال کی بنا پر کہ فعل "لا يستكبرون" کا کوئی متعلق محذوف نہ ہو، اس صورت میں "لا يستكبرون" کا معنی یہ ہوگا کہ وہ تسلط پسند اور مغرور نہیں ہیں۔

۱۱۔ خداوند متعال نے پاک و پاکیزہ پادریوں، راہبوں اور حق قبول کرنے والے خاضع عیسائیوں کی تعریف و تجید کی ہے۔ ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً و انهم لا يستكبرون

۱۲۔ علم، عبادت اور اخلاق کے امتزاج کا نتیجہ حقیقت تک پہنچنا ہے۔ ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً و انهم لا يستكبرون

۱۳۔ یہود اور ان کے علماء استکباری سوچ کے حامل اور حق قبول نہ کرنے والے تھے۔ اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود ... و انهم لا يستكبرون

۱۴۔ یہود کا حق قبول نہ کرنے والی اور استکباری سوچ کا مالک ہونا ان کی مسلمانوں کے ساتھ عداوت و دشمنی کا اصلی سبب ہے۔ اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود ... و انهم لا يستكبرون

۱۵۔ جہالت، غرور و تکبر اور حق کو قبول نہ کرنا اسلام اور اہل ایمان کے ساتھ دشمنی اور مخالفت کی بنیاد ہے۔ اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود ... و انهم لا يستكبرون

۱۶۔ ایک با ایمان معاشرہ کے دشمنوں اور دوستوں کی پہچان ضروری ہے۔ لتجدن اشد الناس عداوة للذين آمنوا اليهود ... الذين قالوا انا نصاري

۱۷۔ اسلامی معاشرے کے مقابلے میں دوسرے معاشروں اور مختلف ادیان کے پیروکاروں کے موقف کے علل و اسباب تک رسائی اور ان کی چھان بین ضروری ہے۔ لتجدن اشد الناس ... ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً و انهم لا يستكبرون

۱۸۔ عیسائیوں میں آنحضرت ﷺ کی بعثت کے منتظر پادریوں اور راہبوں کی موجودگی ان کی مسلمانوں کے ساتھ محبت کا باعث بنی۔ و لتجدن اقرہم مودة للذين آمنوا ... ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً

امام جعفر صادق عليه السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ عليه السلام نے مذکورہ آیہ شریفہ کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا: (اولئك كانوا قوما بين عيسي عليه السلام و محمد عليه السلام ينتظرون مجيء محمد عليه السلام) ^(۱) یہ حضرت عیسیٰ عليه السلام اور آنحضرت عليه السلام کی درمیانی مدت میں رہنے والے لوگ تھے جو آپ عليه السلام کی بعثت کے منتظر تھے۔

اخلاق: اخلاق کے اثرات ۱۲

استکبار: استکبار کے اثرات ۱۵

اسلام: اسلام کے ساتھ دشمنی ۱۵ اصلاح: اصلاح کے عوامل ۷

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا تعریف کرنا ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۲

پادری: پادریوں کا کردار ۶، ۸، ۱۸؛ پسندیدہ پادری ۱۱

تواضع: تواضع کے اثرات ۱۰

جہالت: جہالت کے اثرات ۱۵

حق: حق تک پہنچنے کی روش ۱۲؛ حق قبول نہ کرنے کے اثرات ۱۵

خوف: خوف خدا ۷

دشمن: اسلامی معاشرہ کے دشمن ۱۷؛ مسلمانوں کے دشمن ۱، ۳، ۳، ۱۳؛ مؤمنین کے دشمن ۲

دشمن شناسی: دشمن شناسی کی اہمیت ۱۶، ۱۷

دشمنی: دشمنی کے عوامل ۱۳، ۱۵

دوست شناسی: دوست شناسی کی اہمیت ۱۶

دوستی: دوستی کا پیش خیمہ ۱۰؛ دوستی کے عوامل ۶

روایت: ۱۸

عبادت: عبادت کے اثرات ۱۲

علم: علم اور اخلاق ۱۲؛ علم اور عبادت ۱۲

(۱) تفسیر عیاشی، ج ۱، ص ۳۳۵، ح ۱۶۲، نور الثقلین، ج ۱، ص ۶۶۴، ح ۳۱۷۔

علماء: علمائے دین کا کردار ۷

عیسائی: حق قبول کرنے والے عیسائی ۱۱؛ عیسائی اور آنحضرت ﷺ ۱۸؛ عیسائی اور مسلمان ۵، ۶، ۱۰، ۱۸؛ عیسائیوں کا تواضع ۱۰؛ عیسائیوں کا حق قبول کرنا ۹

مسلمانوں کے دوست: ۵، ۶، ۱۰

مسیحیت: علمائے مسیحیت ۸؛ علمائے مسیحیت کا حق قبول کرنا ۹، ۱۱؛ علمائے مسیحیت کا کردار ۶، ۱۸

مشرکین: مشرکین اور مسلمان، ۳؛ مشرکین اور مؤمنین ۲؛ مشرکین کا بغض ۲؛ مشرکین کی دشمنی ۱، ۳

مؤمنین: مؤمنین کے ساتھ دشمنی ۱۵

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۸

یہود: علمائے یہود کا استکبار ۱۳؛ علمائے یہود کا حق قبول نہ کرنا ۱۳؛ یہود اور کفار ۳؛ یہود اور مسلمان ۱، ۳، ۱۳؛ یہود اور

مؤمنین ۲؛ یہود کا استکبار ۱۳، ۱۳؛ یہود کا بغض ۲؛ یہود کا حق قبول نہ کرنا ۱۳؛ یہود کی دشمنی ۱، ۳، ۱۳

آیت ۸۳

﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ

الشَّاهِدِينَ﴾.

اور جب اس کلام کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے بیساختہ آنسو جاری ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا ہے اور کہتے ہیں کہ پروردگار ہم ایمان لے آئے ہیں لہذا ہمارا نام بھی تصدیق کرنے والوں میں درج کر لے۔

۱۔ عہد پیغمبر ﷺ کے عیسائی قرآنی آیات سن کر بہت زیادہ اور علانیہ متاثر ہوتے تھے۔

و اذا سمعوا ما انزل الى الرسول تري اعينهم تفيض من الدمع

فیض کا معنی جاری ہونا ہے اور "من الدمع" میں "من" نشویہ ہے، جبکہ "دمع" مصدر اور اس کا معنی آنسو بہانا ہے، اور فیض کو آنکھ کے ساتھ نسبت دینے کا مقصد رونے اور متاثر ہونے میں مبالغہ ہے یعنی اتنے زیادہ متاثر ہوئے کہ گویا ان کی آنکھوں سے گریہ کے سبب آنسو جاری ہو گئے۔

۲۔ قرآنی آیات سن کر عہد پیغمبر ﷺ کے بعض عیسائیوں کی آنکھوں سے اشک شوق جاری ہو جاتے۔

و اذا سمعوا ما انزل الى الرسول تري اعينهم تفيض من الدمع کلمہ "دمع" کا معنی آنسو ہو سکتا ہے، اس صورت میں تفیض سے مراد لبریز ہونا ہوگا لہذا جملہ "تفیض من الدمع" کا مطلب ہوگا کہ ان کی آنکھیں، آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں۔

۳۔ عہد پیغمبر ﷺ کے بعض پادری اور راہب قرآن کریم سن کر گریہ کرتے تھے۔ منہم قسیسین و رهبانا ... ما انزل الى الرسول تري اعينهم تفيض من الدمع اس بنا پر کہ "سمعوا" کی ضمیر قسیسین اور رهبانا کی طرف لوٹائی جائے۔

۴۔ قرآن کریم حقیقت سے آشنا دلوں پر بہت گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ و اذا سمعوا ما انزل الى الرسول تري اعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق

۵۔ عہد پیغمبر اکرم ﷺ کے عیسائیوں کی حقائق سے سابقہ آشنائی نے ان کیلئے قرآن کریم سے متاثر ہونے کی راہ فراہم کی۔ تري اعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق اس احتمال کی بنا پر کہ "الحق" سے مراد قرآن کریم اور رسالت پیغمبر اکرم ﷺ کے علاوہ کچھ دوسرے حقائق ہوں، اس بنا کے مطابق "مما" میں "ما" مصدریہ ہے، جبکہ "من الحق" کا "من" بیانیہ نہیں بلکہ تبعیضیہ ہے یعنی چونکہ مومن عیسائی دین کے بعض حقائق سے آگاہ تھے لہذا انہوں نے آنحضرت ﷺ کی رسالت کا اقرار کر لیا۔ چنانچہ "عرفوا" کا فعل ماضی ہونا اس احتمال کی تائید کرتا ہے۔

۶۔ حقانیت قرآن سے آگاہ ہونے کی وجہ سے عہد بعثت کے عیسائیوں میں اسلام کی جانب رجحان پیدا ہوا۔

تري اعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من الحق مذکورہ مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "الحق" سے مراد قرآن کریم ہو۔

۷۔ عیسائیوں کا پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان لانا اور قرآن کریم سن کر شدید متاثر ہونا حق کے سامنے ان کے عجز و

انکسار اور خاضع ہونے کی علامت ہے۔ و انھم لا یستکبرون _ و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول ... مما عرفوا من الحق جملہ "و اذا سمعوا..." کہ جو ان کی جانب سے قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ کی حقانیت کے اقرار پر دلالت کر رہا ہے ہو سکتا ہے جملہ "انھم لا یستکبرون" کیلئے دلیل اور شاہد ہو۔

۸۔ یہود و مشرکین کا استکبار اور ان کے دلوں کا سخت ہونا ان کی جانب سے قرآن کریم کو تسلیم نہ کرنے کا باعث بنا۔
و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول تري اعينهم تفيض من الدمع گذشته آیہ شریفہ میں عیسائیوں کے عجز و انکساری کا تذکرہ کرنے کے بعد اس آیت میں ان کا قرآن کریم کے مقابلے میں خاضعانہ رد عمل اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دوسرے دو گروہوں، (یہودیوں اور مشرکین) نے حق کے سامنے غرور و تکبر کی وجہ سے قرآن کریم کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

۹۔ غرور و تکبر، سنگدلی کا باعث اور قرآن کریم سے متاثر ہونے کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے۔
و انھم لا یستکبرون _ و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول ... تفيض من الدمع

۱۰۔ عہد بعثت کے بعض عیسائیوں، پادریوں اور راہبوں نے قرآن کریم سننے کے بعد دین اسلام قبول کر لیا۔
و اذا سمعوا ما انزل الی الرسول ... یقولون ربنا آما

۱۱۔ اسلام قبول کرنے کے بعد عہد بعثت کے عیسائی بارگاہ خداوندی میں مناجات کرتے ہوئے حقانیت قرآن کریم کی گواہی اور شہادت دینے والوں کی صفوں میں شامل ہونے کی دعا کرتے تھے۔ ربنا آما فاکتبنا مع الشاہدین

۱۲۔ علم شہودی اور قرآن و رسالت پیغمبر ﷺ کی حقانیت کی گواہی کا مقام ایمان سے بلند ہے۔
ربنا آما فاکتبنا مع الشاہدین

۱۳۔ ایمان، شاہدین کے اعلیٰ و ارفع مقام و منزلت پر فائز ہونے کا پیش خیمہ ہے۔ آما فاکتبنا مع الشاہدین
"فاکتبنا" کی فاء سے مذکورہ بالا مطلب حاصل ہوتا ہے۔

۱۴۔ ربوبیت خداوند متعال کی طرف توجہ آداب دعائیں سے ہے۔ ربنا آما فاکتبنا

استکبار: استکبار کے اثرات ۸، ۹

اسلام: اسلام کی جانب رجحان ۶

ایمان: آنحضرت ﷺ پر ایمان ۷؛ ایمان کی قدر و منزلت ۱۲؛ ایمان کے اثرات ۱۳

پادری: پادری اور قرآن کریم ۳، ۱۰؛ پادریوں کا گریہ ۳؛ صدر اسلام کے پادری ۱۰

حق قبول کرنا: حق قبول کرنے کا پیش خیمہ ۵؛ حق قبول کرنے کے موانع ۸، ۹

دعا: دعا کے آداب ۱۳

علم: علم کے اثرات ۶

عیسائی: صدر اسلام کے عیسائی ۱، ۲، ۵، ۶، ۱۰، ۱۱؛ عیسائی اور آنحضرت ﷺ ۷؛ عیسائی اور قرآن کریم ۱، ۲، ۵، ۶،

۷؛ عیسائیوں کا ایمان ۶، ۷، ۱۰، ۱۱؛ عیسائیوں کا عجز و انکسار ۷؛ عیسائیوں کا گریہ ۲؛ عیسائیوں کی دعا ۱۱؛ عیسائیوں کے

فضائل ۲

قرآن کریم: قرآن کریم کا کردار ۳؛ قرآن کریم کو سننے کے اثرات ۲، ۳، ۷، ۱۰؛ قرآن کریم کی حقانیت ۶؛

قلب: قساوت قلب کا پیش خیمہ ۹؛ قساوت قلب کے اثرات ۸

گواہ: حقانیت قرآن کے گواہ ۱۱؛ گواہوں کا مرتبہ ۱۱، ۱۳

گواہی: آنحضرت ﷺ کی حقانیت کی گواہی ۱۲؛ حقانیت قرآن کی گواہی ۱۲؛ گواہی کی قدر و منزلت ۱۲

مسیحیت: علمائے مسیحیت اور قرآن کریم ۳، ۱۰؛ علمائے مسیحیت کا گریہ ۳

مشرکین: مشرکین اور قرآن کریم ۸؛ مشرکین کا غرور و تکبر ۸؛ مشرکین کی قساوت قلبی ۸

یاد کرنا: ربوبیت خدا کو یاد کرنا ۱۳

یہود: یہود اور قرآن کریم ۸؛ یہود کا غرور و تکبر ۸؛ یہود کی قساوت قلبی ۸

آیت ۸۳

﴿وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا جَاءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ أَنْ يُدْخِلَنَا رَبَّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصَّالِحِينَ﴾.

اور ہم اللہ پر اور اس حق پر کیوں نہ ایمان لائیں جو ہمارے پاس آئے ہے؟ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں نیک بندوں کی صف میں شامل کریگا

۱۔ قرآن کریم سے آگاہی کے بعد عہد بعثت کے عیسائیوں کی نگاہ میں تنہا منطقی اور صحیح راہ یہ تھی کہ خدائے یکتا اور حقانیت قرآن پر ایمان لے آئیں۔ یقولون ... و ما لنا لا نؤمن بالله و ما جاءنا من الحق

۲۔ قرآن کریم اور رسالت پیغمبر اکرم ﷺ کی حقانیت سے آگاہی کے باوجود ان کا انکار کرنا خداوند متعال کا انکار ہے۔ و ما لنا لا نؤمن بالله و ما جاءنا من الحق اگر خدا پر حقیقی ایمان قرآن و رسالت پیغمبر ﷺ پر ایمان لانے پر موقوف نہ ہو تو پھر اس کا کوئی معنی نہیں بنتا کہ عیسائی اور ان کے علماء خدا پر ایمان رکھنے کے باوجود اسلام اختیار کرنے کے بعد یہ کہیں کہ: (ما لنا لا نؤمن بالله)۔

۳۔ خداوند متعال، قرآن کریم اور رسالت پیغمبر اکرم (ص) کے بارے میں کفر اختیار کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ و ما لنا لا نؤمن بالله و ما جائنا من الحق جملہ "مالنا..." استفہام انکاری ہے، یعنی ہمارے پاس کوئی عذریہ یا دلیل موجود نہیں ہے جس کی بنا پر خدائے یکتا پر ایمان لانے اور اسلام قبول کرنے سے گریز کریں۔

۴۔ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان لانے والے عیسائی بہشت میں صالحین کے ہمراہ ہونے کی آرزو رکھتے تھے۔ و نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین یہ مطلب اس بنا پر ہے کہ قرینہ مقامیہ اور بعد والی آیت کی روشنی میں "یدخلنا" کا محذوف مفعول، "الجنة" ہو، یعنی "نطمع ان یدخلنا ربنا الجنة مع القوم الصالحین"

۵۔ صالحین کی ہم نشینی اور ہمراہی کی آرزو ایک مقدس اور قابل قدر آرزو ہے۔

و نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین

۶۔ صالحین بارگاہ خداوند عالم میں اعلیٰ و ارفع مقام و منزلت کے مالک ہیں۔ نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین

۷۔ خداوند متعال، قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان لانا صالحین کے درجہ تک پہنچنے کا پیش خیمہ ہے۔

و ما لنا لا نؤمن بالله و ما جاءنا من الحق ... یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین

جملہ "و نطمع..." سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائے واحد کا اعتراف و اقرار کرنے کے باوجود یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ

صالحین کی ہم نشینی اور ہمراہی نصیب ہوگی، بلکہ مذکورہ ایمان صرف صالحین کے درجہ تک پہنچنے کا پیش خیمہ ہے۔

۸۔ صرف خداوند عالم کی مشیت اور عنایت کے زیر سایہ ہی صالحین کے درجہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔

نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین

۹۔ مومنین کے معنوی درجات کا ارتقائی، ربوبیت الہی کا ایک جلوہ ہے۔ نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین

۱۰۔ صالحین، قرآن کریم اور رسالت پیغمبر اکرم ﷺ کی حقانیت کے چشم دید گواہ ہیں۔

فاکتبنا مع الشاہدین ... ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین جملہ "نطمع ان یدخلنا..." اس آرزو اور درخواست کی

طرف اشارہ ہو سکتا ہے جس کا عیسائیوں نے جملہ "فاکتبنا مع الشاہدین" کے ذریعے خدا سے تقاضا کیا ہے، لہذا شاہدین کی

ہمراہی کی درخواست وہی صالحین کی ہم نشینی کی آرزو ہی ہوگی، اور کہا جاسکتا ہے کہ شاہدین وہی صالحین ہی ہیں۔

۱۱۔ مؤمن عیسائیوں کی عاجزانہ گفتگو اور دعا ان کے تکبر و غرور سے دور ہونے کی گواہ ہے۔

انهم لا یستکبرون ... نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین ممکن ہے اس آیت اور گزشتہ آیت میں عیسائیوں کی

زبان سے بیان ہونے والے مطالب آیت ۸۲ میں موجود "انهم لا یستکبرون" کیلئے دلیل کی حیثیت رکھتے ہوں۔

آرزو: پسندیدہ آرزو ۵

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کو جھٹلانا ۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے مظاہر ۹؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت ۸

ایمان: آنحضرت ﷺ پر ایمان ۷؛ ایمان کا متعلق ۷، ۸؛ ایمان کے اثرات ۷؛ خداوند متعال پر ایمان ۷، ۸؛ قرآن کریم پر ایمان ۷، ۸

ترقی: ترقی کے عوامل ۷، ۸، ۹

صالحین: صالحین اور آنحضرت ﷺ ۱۰؛ صالحین اور قرآن کریم ۱۰؛ صالحین بہشت میں ۳؛ صالحین کا مقام و مرتبہ ۶، ۷؛ صالحین کی ہم نشینی ۵

عیسائی: صدر اسلام کے عیسائی ۱؛ عیسائی اور آنحضرت ﷺ ۳؛ عیسائی اور قرآن کریم ۱، ۳؛ عیسائیوں کا ایمان ۱؛ عیسائیوں کا عجز و انکسار ۱۱؛ مؤمن عیسائیوں کی آرزو ۳؛ مؤمن عیسائیوں کی دعا ۱۱

قرآن کریم: قرآن کریم کا انکار ۲؛ قرآن کریم کی حقانیت ۱

کفر: آنحضرت ﷺ کے بارے میں کفر ۳؛ خداوند متعال کے بارے میں کفر ۲، ۳؛ قرآن کریم کے بارے میں کفر ۳؛ کفر کا بے منطق ہونا ۳؛ کفر کے موارد ۲

گواہ: حقانیت آنحضرت ﷺ کے گواہ ۱۰؛ حقانیت قرآن کریم کے گواہ ۱۰

مقربین: ۶

مؤمنین: مؤمنین کی معنوی ترقی ۹

آیت ۸۵

﴿فَأَنذَرْتُكُمْ اللَّهَ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ الْمُحْسِنِينَ﴾ .

تو اس قول کی بنا پر پروردگار نے انہیں وہ باغات دے دیئے کہ نیچے نہریں بہہ رہی ہیں اور وہ انہیں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں کہ یہی نیک کردار لوگوں کی جزا ہے۔

۱۔ عیسائیوں کا خدا پر ایمان اور قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ کی حقانیت کا اعتراف ان کیلئے دائمی بہشت سے

بہرہ مند ہونے کا باعث ہے۔ فَأَنذَرْتُكُمْ اللَّهَ بِمَا قَالُوا جَنَّاتٍ

۲_ خداوند متعال، قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان دائمی بہشت میں داخل ہونے کا باعث ہے۔
فاثاہم اللہ بما قالوا جنات

۳_ مومنین اور محسنین کو پاداش، خود خداوند متعال عطا کرتا ہے۔ فاثاہم اللہ بما قالوا ... ذلك جزاء المحسنين
۴_ توحید، رسالت پیغمبر ﷺ اور حقانیت قرآن پر ایمان لانے کے بعد اس کا زبانی اقرار کرنا ضروری ہے۔
فاثاہم اللہ بما قالوا

۵_ بہشت دائمی مقام اور بے شمار درختوں اور رواں دواں نہروں پر مشتمل ہے۔ جنات تجری من تحتها الانهار
خالدین فیہا

۶_ بہشت میں کثرت کے ساتھ باغات اور فراوان رواں دواں نہریں ہیں۔ جنات تجری من تحتها الانهار
۷_ بہشت میں مومنین کی سکونت دائمی ہے۔ خالدین فیہا

۸_ صالحین جاوید و دائمی بہشت سے بہرہ مند ہوں گے۔ و نطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین _ فاثاہم اللہ بما
قالوا جنات

۹_ محسنین کی پاداش دائمی بہشت ہے۔ جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیہا و ذلك جزاء المحسنين
۱۰_ خداوند متعال، قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان لانے والے خاضع عیسائی، محسنین کے زمرے میں آتے
ہیں۔ و انهم لا يستکبرون ... و ذلك جزاء المحسنين

۱۱_ خداوند متعال، قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ پر ایمان، تکبر و غرور سے اجتناب اور نیک کام انجام دینا محسنین
کے مقام تک پہنچنے کا سبب ہے۔ و انهم لا يستکبرون ... و ذلك جزاء المحسنين

۱۲_ نجاشی اور اس کے ساتھی محسنین اور خداوند متعال، پیغمبر اکرم ﷺ اور قرآن کریم پر ایمان لانے والوں میں
شامل تھے۔ قالوا انا نصاري ذلك بان منهم قسيسين و رهباناً ... ذلك جزاء المحسنين

بہت سے مفسرین کے بقول ۸۲ سے ۸۵ تک کی آیات حبشہ کے بادشاہ نجاشی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں
نازل ہوئی ہیں۔

اقرار: توحید کا اقرار ۳

اسہ تعالیٰ: اسہ تعالیٰ کی طرف سے پاداش ۳

اہل بہشت: اہل بہشت کی جاودانی ۷

ایمان: آنحضرت ﷺ پر ایمان ۲، ۳، ۱۰، ۱۱؛ ایمان کا متعلق ۱، ۲، ۱۰، ۱۱؛ ایمان کے اثرات ۲، ۱۱؛ خدا تعالیٰ پر

ایمان ۱، ۲، ۱۰، ۱۱؛ قرآن کریم پر ایمان ۲، ۳، ۱۰، ۱۱

بہشت: بہشت کی جاودانی ۱، ۲، ۵، ۸، ۹، ۱۱؛ بہشت کی نعمتیں ۵؛ بہشت کی نہریں ۵، ۶؛ بہشت کے باغات ۶؛ بہشت کے

درخت ۵؛ بہشت کے موجبات ۱، ۲

صالحین: صالحین بہشت میں ۸

عیسائی: عیسائی اور آنحضرت ﷺ کی حقانیت ۱؛ عیسائی اور قرآن کریم کی حقانیت ۱؛ عیسائیوں کا ایمان ۱؛ متواضع

عیسائی ۱۰؛ مؤمن عیسائیوں کا مقام و

مرتبہ ۱۰؛ نیک کام انجام دینے والے عیسائی ۱۰

غرور و تکبر: غرور و تکبر سے اجتناب کے اثرات ۱۱

قرآن کریم: قرآن کریم کی حقانیت ۳

محسنین: ۱۰، ۱۲ محسنین کا مقام و مرتبہ ۱۱؛ محسنین کی پاداش ۳، ۹

مؤمنین: ۱۲ مؤمنین بہشت میں ۷؛ مؤمنین کی پاداش ۳

نجاشی: نجاشی اور آنحضرت ﷺ ۱۲؛ نجاشی اور قرآن کریم ۱۲؛ نجاشی کا ایمان ۱۲؛ نجاشی کا محسنین میں سے ہونا ۱۲؛

نجاشی کا مؤمنین میں سے ہونا ۱۲

نیکی: نیکی کے موارد ۱۱

آیت ۸۶

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ﴾

اور جن لوگوں نے کفر اختیار کر لیا اور ہماری آیات کو جھٹلادیا تو وہ لوگ جہنمی ہیں۔

۱۔ کفر اختیار کرنے والوں اور آیات الہی کو جھٹلانے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

والذين كفروا و كذبوا بآياتنا اولئك اصحاب الجحيم

۲۔ مشرکین اور یہود کفر اختیار کرنے اور آیات خداوندی کو جھٹلانے والے تھے۔ والذین کفروا و کذبوا بآیاتنا
گذشتہ آیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ "الذین کفروا و کذبوا..." کا واضح اور روشن مصداق قرآن و
رسالت پیغمبر ﷺ کا انکار کرنے والے مشرکین اور یہود ہیں۔

۳۔ غرور و تکبر میں مبتلا اور حق قبول نہ کرنے والے مشرکین اور یہود کا ٹھکانہ جہنم ہے۔
والذین کفروا و کذبوا بآیاتنا اولئک اصحاب الجحیم

۳۔ قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ آیات خداوندی کے دو بڑے مصداق ہیں۔ کفروا و کذبوا بآیاتنا
گذشتہ آیات کی روشنی میں "آیاتنا" کا مورد نظر مصداق قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ ہیں۔

۵۔ غرور و تکبر، کفر کی بنیاد اور آیات خداوندی کو جھٹلانے کا سبب ہے۔ و انهم لا يستکبرون ... والذین کفروا و
کذبوا بآیاتنا

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کا نقش ۳

آیات خدا: ۳ آیات خداوندی کو جھٹلانے کے عوامل ۵

تکبر: تکبر کا سرچشمہ ۵

جھٹلانے والے: آیات خداوندی کے جھٹلانے والے ۱، ۲؛ جھٹلانے والے جہنم میں ۱

قرآن کریم: قرآن کریم کا کردار ۳

کفار: ۲ کفار جہنم میں ۱

کفر: کفر کے اثرات ۵

مشرکین: مشرکین دوزخ میں ۳؛ مشرکین کا کفر ۲

یہود: حق کو قبول نہ کرنے والے یہود ۳؛ غرور و تکبر میں مبتلا یہود ۳؛ یہود جہنم میں ۳؛ یہود کا کفر ۲

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾.

ایمان والوں کو خدا نے تمہارے لئے حلال کیا ہے انہیں حرام نہ بناؤ اور حد سے تجاوز نہ کرو کہ خدا تجاوز کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ہے۔

۱۔ اہل ایمان کو خداوند عالم کی پاک و پاکیزہ اور حلال نعمات سے بہرہ مند ہونے سے خود کو نہیں روکنا چاہئے۔
یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ "لا تحرموا..." کی بیان کردہ تحریم، تحریم عملی ہو، یعنی خدا کی حلال اشیاء کو حرام سمجھے بغیر ان سے استفادہ نہ کرنا اور پرہیز کرنا۔

۲۔ دین میں بدعت اور خدا کے حلال و حرام میں تبدیلی کرنا حرام ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم و لا تعتدوا اس احتمال کی بنا پر کہ تحریم حلال کا مطلب خدا کی حلال کی ہوئی اشیاء کو حرام سمجھنا ہو۔

۳۔ صرف خداوند متعال قوانین و احکام کی تشریع اور وضع کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم
۴۔ مؤمنین کو خداوند عالم کے پاک و پاکیزہ اور حلال مواہب کو قسم یا کسی اور طریقے سے اپنے اوپر حرام نہیں کرنا چاہئے۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طیبات ما احل الله لکم آیات کے اس حصے اور آیت ۸۹ میں بیان کردہ قسم کے احکام کے ارتباط کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ "لا تحرموا..." سے مراد قسم یا اس جیسے کسی اور ذریعے سے طیبات (حلال اشیاء) کو حرام قرار دینے سے منع کرنا ہے، اور اس بنا پر تحریم سے مراد حقیقی اور واقعی تحریم (حرام کرنا) ہوگی۔

۵۔ خداوند متعال کے پاک و پاکیزہ مواہب سے بہرہ مند ہونے اور استفادہ کرنے کیلئے سب سے زیادہ موزوں انسان مؤمنین ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم تمام لوگوں کی بجائے صرف اہل ایمان کو مخاطب قرار دینا اور پھر انہیں حلال و پاکیزہ اشیاء سے استفادہ کرنے کی نصیحت و تاکید کرنا اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ مواہب خداوندی سے بہرہ مندی کے سب سے زیادہ موزوں افراد صرف مومنین ہیں۔

۶۔ رہبانیت اور دنیاوی نعمات کو افراط کی حد تک ترک کرنا دین اسلام کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔
لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم

۷۔ جو چیز خداوند متعال کی طرف سے حلال ہے وہ پاک و پاکیزہ اور اچھی ہے۔
لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم طيب اس چیز کو کہتے ہیں جو انسان کے دل کو بھائے، اور طيبات کا "ما احل الله" کی طرف اضافہ اضافہ بیانہ ہے، یعنی "ما احل..." طيبات کی تفسیر ہے، گویا سوال ہو رہا ہے کہ طيبات کس کو کہا جاتا ہے اور جواب دیا جا رہا ہے کہ جو کچھ خداوند متعال نے حلال قرار دیا ہے۔

۸۔ خداوند متعال کے احکام اور قوانین طبع انسانی کے ساتھ سازگار ہیں۔ لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم اگرچہ مقصود (نہی از تحریم حلال) سمجھانے کیلئے کلمہ طيبات ذکر کرنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن اس کے باوجود اسے ذکر کرنے کا مقصد اس حقیقت کی جانب اشارہ ہے کہ خداوند عالم کی حلال کردہ اشیاء انسانی طبع کے مطابق اور ان کی لذت کا موجب ہیں۔

۹۔ مادیات سے استفادہ کرنے کا جواز ان کے انسانی طبیعت کے ساتھ سازگار اور متناسب ہونے پر موقوف ہے۔
لا تحرموا طيبات ما احل الله لكم

۱۰۔ دین اسلام کے احکام و قوانین کی بنیاد انسانوں کی مصلحت ہے۔ طيبات ما احل الله لكم لفظ "طیب" کا معنی وہ چیز ہے جو انسان کے دل کو بھائے جبکہ "لکم" کی لام منفعت کیلئے ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند متعال نے مختلف چیزوں کو حلال کرتے وقت انسانوں کی مصلحت اور فائدے کو ملحوظ رکھا ہے۔

۱۱۔ مواہب اور طيبات سے استفادہ کرنے میں اعتدال و میانہ روی کی مراعات اور افراط و تفریط سے اجتناب کرنا لازمی ہے۔ لا تحرموا... و لا تعتدوا

اس احتمال کی بنا پر کہ جملہ "لا تعتدوا"، "لا تحرّموا طيبات ما احل الله" کیلئے تاکید یا تفسیر نہیں، بلکہ توضیح ہو، یعنی حلال اشیاء سے استفادہ کرو، لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔

۱۲۔ خداوند متعال کی جانب سے معین کردہ احکام اور قوانین کے دائرے میں حرکت کرنا لازمی ہے۔ لا تحرّموا ... و لا تعتدوا

۱۳۔ حلال کو حرام قرار دینا اور احکام خدا میں تبدیلی کرنا خداوند عالم کی حدود اور قوانین سے تجاوز ہے۔ لا تحرّموا ... و لا تعتدوا مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ جملہ "لا تعتدوا" جملہ "لا تحرّموا..." کیلئے تاکید اور تفسیر ہو۔

۱۴۔ انسان کا اپنے آپ کو خدا کے پاک اور حلال مواہب سے محروم کرنا خود اپنے آپ کو نقصان پہنچانا ہے۔ و لا تحرّموا طيبات ما احل الله لكم و لا تعتدوا اگر تحریم طيبات کا معنی اپنے آپ کو مواہب الہی سے محروم کرنا لیا جائے تو ممکن ہے جملہ "لا تعتدوا"، جملہ "لا تحرّموا..." کا فلسفہ بیان کر رہا ہو، یعنی مبادا طيبات سے دریغ کرو کیونکہ یہ کام اپنے اوپر ظلم و تعدی اور خود اپنے حقوق کو پامال کرنا ہے۔

۱۵۔ اہل ایمان کیلئے محرمات الہی سے اجتناب کرنا لازمی ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا ... لا تعتدوا کہا جاسکتا ہے کہ گزشتہ جملہ "لا تحرّموا طيبات ما احل الله" کے قرینہ کی بنا پر "لا تعتدوا" سے مراد محرمات کا ارتکاب ہے، اور چونکہ محرمات کا ارتکاب حلال اشیاء کو حرام قرار دینے سے زیادہ نقصان دہ ہے لہذا اسے تجاوز و تعدی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۶۔ احکام دین میں تغیر و تبدل کرنا اور خداوند عالم کی حدود و قوانین سے تجاوز کرنا ایمان کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تحرّموا ... و لا تعتدوا

۱۷۔ دنیا میں مواہب الہی سے استفادہ کرنے میں افراط و تفریط سے کام لینا ایمان کے ساتھ سازگار نہیں ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا لا تحرّموا ... و لا تعتدوا

۱۸۔ حد سے تجاوز کرنے والے محبت خداوندی سے محروم ہوتے ہیں۔ ان الله لا يحب المعتدین

۱۹۔ خدا کے پاک و حلال مواہب سے استفادہ کرنے میں افراط و تفریط سے کام لینا محبت خداوندی سے محرومیت کا سبب بنتا ہے۔

لا تحرموا ... و لا تعتدوا ان الله لا يحب المعتدين

۲۰۔ محرمات کا ارتکاب محبت خداوندی سے محروم ہونے کا سبب ہے۔ لا تعتدوا ان الله لا يحب المعتدين

مذکورہ مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "لا تعتدوا" سے مراد ارتکاب محرمات سے منع کرنا ہو، جیسا کہ پہلے بھی اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔

۲۱۔ انسان کا عمل و کردار، محبت خداوندی کے حصول یا اس سے محرومیت کی راہ ہموار کرتا ہے۔ ان الله لا يحب

المعتدين

احکام: ۱، ۲، ۳ احکام کا فلسفہ ۱۰؛ احکام کی تشریح کا سرچشمہ ۳

اسلام: اسلام اور دنیوی وسائل ۶؛ اسلام کا معتدل ہونا ۶؛ اسلام کی خصوصیت ۶

اعتدال: اعتدل کی اہمیت ۱۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی حدود ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز ۱۳، ۱۶؛ اللہ تعالیٰ کی حدود میں تبدیلی کرنا ۱۶؛ اللہ تعالیٰ کی

قانون سازی ۳؛ اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہونا ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱؛ اللہ تعالیٰ کی محبت کے موجبات ۲۱؛ اللہ تعالیٰ کی

نعمت ۱، ۳، ۵، ۱۳، ۱۴، ۱۹

انسان: انسان کی مصلحتیں ۱۰

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۶، ۱۷

بدعت: بدعت کی حرمت ۲

حلال: تحریم حلال ۳، ۱۳؛ تحریم حلال کی حرمت ۲؛ تحریم حلال کے احکام ۱؛ حلال چیزوں کی پاکیزگی ۷

خود:

خود کو نقصان پہنچانا ۱۳

دنیوی وسائل: دنیوی وسائل سے استفادہ ۹، ۱۴

دین: دین اور انسانی طبع ۸، ۹، ۱۰؛ دین اور عینیت ۸، ۱۰؛ دین میں بدعت ۲؛ دینی تعلیمات کی خصوصیات ۸

دینداری: دینداری کا دائرہ کار ۱۲

روایت: ۲۲

طیبات: طیبات سے استفادہ ۱، ۵، ۱۱، ۱۹؛ طیبات سے استفادہ ترک کرنا ۱۳؛ طیبات کی تحریم ۳

عمل: عمل کے اثرات ۲۱

قسم: ناپسندیدہ قسم ۳

متجاوزین: متجاوزین کی محرومیت ۱۸

محرمات: محرمات سے اجتناب ۱۵؛ محرمات کو حلال قرار دینے کی حرمت ۲؛ محرمات کی تحلیل ۱۳؛ محرمات کے ارتکاب

کے اثرات ۲۰

مصرف: مصرف کے آداب ۷؛ مصرف کے احکام ۱، ۳؛ مصرف میں افراط ۱۴؛ مصرف میں افراط کے اثرات ۱۹؛

مصرف میں تفریط ۱۴؛ مصرف میں تفریط کے اثرات ۱۹؛ مصرف میں میانه روی ۱۱، ۱۴

مؤمنین: مؤمنین کا مقام و مرتبہ ۵؛ مؤمنین کی ذمہ داری ۱، ۳، ۱۵

آیت ۸۸

﴿وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ﴾

اور جو اس نے رزق حلال و پاکیزہ دیا ہے اس کو کھاؤ اور اس خدا سے ڈرتے رہو جس پر ایمان رکھنے والے ہو۔

۱۔ خدا کی جانب سے لوگوں کو مادی وسائل سے استفادہ کرنے کی ترغیب۔ و کُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا

گذشتہ آیت کے قرینہ کی بنا پر "اکل" سے مراد صرف کھانا نہیں بلکہ مطلق تصرفات ہیں۔

۲۔ انسانوں کو روزی خداوند متعال دیتا ہے۔ و کُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ

۳۔ روزی اور دیگر مادی وسائل سے استفادہ کرنے کا جواز ان کے حلال اور طیب ہونے کے ساتھ مشروط ہے۔

و کُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ "مما رزقکم..."، "کُلُوا" کیلئے مفعول

اور "حلالاً طیباً"، "رزقکم اسہ" کیلئے حال ہو، یعنی خدا داد وسائل سے استفادہ کرو بشرطیکہ وہ حلال اور طیب ہوں۔

۳۔ خدا کے وسائل اور روزی سے حلال و پاکیزہ طریقے (خدا کے احکام و قوانین کے دائرے میں رہتے ہوئے) سے

استفادہ کرنا لازمی ہے۔ و کُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر ہے کہ جب "حلالاً طیباً" محذوف

مفعول مطلق "اکلاً" کی صفت ہو، اس بنا کے مطابق خدا کے عطا کردہ وسائل سے بہرہ مند ہونے اور استفادہ کرنے کی دو

قسمیں ہوں گی: ایک حلال اور دوسرے حرام طریقے سے استفادہ کرنا، اگرچہ خود وسائل حلال و طیب ہوں۔

۵۔ خداوند عالم کا رزق اور روزی انسان کیلئے پاک و پاکیزہ اور حلال ہے۔ و کُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا

ممکن ہے "حلالاً طیباً"، "کُلُوا" کیلئے مفعول ہو اور "مما رزقکم اسہ" کا "من" "حلالاً طیباً" کیلئے بیان ہو، اور یہ بھی ممکن ہے

کہ "ما رزقکم اسہ" کیلئے قید توضیحی ہو، دونوں

صورتوں میں مذکورہ بالا مطلب اخذ ہوتا ہے۔

۶۔ ہر وہ چیز جسے خداوند متعال نے حلال کیا ہے وہ پاک و پاکیزہ اور موافق طبع ہے۔ حلالاً طیباً اگر "طیباً"، "حلالاً" کیلئے صفت تو ضیحی ہو۔

۷۔ دینی احکام و قوانین میں انسان کی طبعی و فطری ضروریات کو پورا کرنے کی جانب توجہ دی گئی ہے اور اسے مد نظر رکھا گیا ہے۔ لا تحرموا طیبات ... و کلو مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً

۸۔ اہل ایمان تقویٰ کی مراعات کرنے کے پابند ہیں۔ واتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنون
۹۔ خداوند عالم کی عطا کردہ روزی اور وسائل سے استفادہ کرتے وقت تقویٰ کی مراعات لازمی ہے۔
و کلو مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً و اتقوا اللہ

۱۰۔ خداوند عالم کی عطا کردہ نعمات کو اپنے اوپر یا دوسروں پر حرام قرار دینا اور ان سے استفادہ نہ کرنا تقویٰ کے خلاف ہے۔ و کلو مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً و اتقوا اللہ خدا کی عطا کردہ نعمات کے مباح ہونے کی تصریح اور حلال چیزوں کو حرام قرار دینے سے منع کرنے کے بعد تقویٰ کا حکم دینا اس بات کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے کہ اگر انسان کا عقیدہ یا عمل ان احکام کے خلاف ہو تو یہ تقویٰ سے دوری ہے۔

۱۱۔ مادی وسائل سے استفادہ کو تقویٰ کے برخلاف سمجھنا ایک بے بنیاد اور غلط تصور ہے۔ و کلو مما رزقکم اللہ حلالاً طیباً و اتقوا اللہ

۱۲۔ تقویٰ اور خداوند متعال کے حلال و حرام کا پابند رہنا اللہ تعالیٰ پر ایمان کا لازمہ ہے۔ و کلو ... حلالاً طیباً و اتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنون

۱۳۔ اہل ایمان کیلئے میدان عمل میں اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور اس پر پابند رہنا ضروری ہے۔ و اتقوا اللہ الذی انتم بہ مؤمنون جملہ "انتم بہ مؤمنون"، "اتقوا اللہ" کیلئے شرط کی حیثیت رکھتا ہے، بنا بریں ایمان کی بقاء تقویٰ کی مراعات کے ساتھ احکام خداوندی پر عمل کرنے کی مرہون منت ہوگی۔

۱۴۔ احکام خداوندی پر عمل تقویٰ جبکہ حدود خداوندی سے تجاوز عدم تقویٰ کی علامت ہے۔
و لا تعتدوا ... و اتقوا اللہ الذین انتم بہ مؤمنون

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا تشویق کرنا ۱; اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز ۱۳; اللہ تعالیٰ کی حدود کی مراعات کرنا ۳، ۱۲، ۱۳; اللہ تعالیٰ کی رزاقیت ۲; اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ۹، ۱۰

انسان: انسان کی روزی ۵

ایمان: ایمان کی حفاظت ۱۳; ایمان کے اثرات ۱۲

تقویٰ: تقویٰ اور دنیوی وسائل ۱۱; تقویٰ کی اہمیت ۸، ۹; تقویٰ کی علامات ۱۳; تقویٰ کے اثرات ۱۰

حلال: حلال چیز کو حرام قرار دینا ۱۰

دنیوی وسائل: پاک و پاکیزہ وسائل ۶; حلال دنیوی وسائل ۶; دنیوی وسائل سے استفادہ کرنا ۱، ۳، ۹، ۱۱

دین: دین اور عینیت ۷; دین اور مادی ضروریات ۷

روزی: پاکیزہ روزی ۳، ۵; حلال روزی ۳، ۵; روزی کا سرچشمہ ۲

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کرنا ۱۳، ۱۳

طببات: طببات سے استفادہ کرنا ۳; طببات سے استفادہ نہ کرنا ۱۰

عدم تقویٰ: عدم تقویٰ کی علامات ۱۳

عقیدہ: باطل عقیدہ ۱۱

مصرف: مصرف کے آداب ۳، ۳; مصرف میں تقویٰ ۹

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۸، ۱۳

آیت ۸۹

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذَلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

خدا تم سے بے مقصد قسمیں کھانے پر مواخذہ نہیں کرتا ہے لیکن جن قسموں کی گرہ دل نے باندھ لی ہے ان کی مخالفت کا کفارہ دس مسکینوں کے لئے اوسط درجہ کا کھانا ہے جو اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کا کپڑا یا ایک غلام کی آزادی ہے پھر اگر یہ سب ناممکن ہو تو تین دن روزے رکھو کہ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب بھی تم قسم کھا کر اس کی مخالفت کرو لہذا اپنی قسموں کا تحفظ کرو کہ خدا اس طرح اپنی آیات کو واضح کر کے بیان کرتا ہے کہ شاید تم اس کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

۱۔ جو قسمیں بغیر کسی ہدف اور مقصد کے زبان سے جاری ہو جائیں خداوند متعال ان پر سزا نہیں دے گا۔
لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم "ایمان" یمین (قسم) کی جمع ہے اور "فی ایمانکم"، "اللغو" سے متعلق ہے۔ جبکہ لغو قسم اس قسم کو کہا جاتا ہے کہ جو عادت کی وجہ سے اور قسم کے مضمون کی طرف توجہ کیے بغیر زبان سے جاری ہو جائے۔

۲۔ خداوند متعال نے لغو اور بلا مقصد کھائی جانے والی

قسموں پر سزا نہ دینے اور باز پرس نہ کرنے کا فیصلہ کر کے اہل ایمان پر فضل و کرم کیا ہے۔

لا يؤاخذكم الله باللغو في ايمانكم جملہ "لایؤاخذکم" کے امتنان آمیز لب و لہجے سے معلوم ہوتا ہے کہ لغو اور بلا مقصد کھائی جانے والی قسموں پر سزا نہ دینے کی وجہ مومنین پر خدا کا فضل و کرم ہے۔

۳۔ اگر قسم توڑنے والوں کی قسمیں، قسم کی طرف توجہ کرتے ہوئے قسم کے قصد کے ساتھ ہوں تو خداوند متعال انہیں سزا سے دوچار کرے گا۔ و لکن يؤاخذکم بما عقدتم الايمان امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ صرف اس صورت میں قسم پر سزا دی جائیگی اور کفارہ واجب ہوگا جب قسم کھانے والا اس پر پابند نہ رہے (مجمع البیان)

۴۔ قصد اور نیت کے ساتھ کھائی جانے والی قسموں پر پابند رہنا لازمی ہے۔ و لکن يؤاخذکم بما عقدتم الايمان

۵۔ کردار و گفتار کے اعتبار کا معیار قصد اور نیت ہے۔ و لکن يؤاخذکم بما عقدتم الايمان

۶۔ قسم توڑنا گناہ اور کفارہ کی ادائیگی اس کی بخشش کا باعث بنتی ہے۔ و لکن يؤاخذکم بما عقدتم الايمان فکفارتہ ...

ذلك كفارة ايمانكم قسم توڑنے والوں کو سزا دینا ان کی معصیت کاری اور نافرمانی کی دلیل ہے۔ اور کلمہ کفارہ کہ جس کا معنی ڈھانپنے والا ہے، اس بات کی جانب اشارہ ہے کہ کفارہ کی ادائیگی سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

۷۔ قسم توڑنے کا کفارہ، دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کے لباس کا انتظام یا ایک غلام آزاد کرنا ہے۔

فکفارتہ اطعام عشرة مساکین ... اہلیکم او کسوتکم او تحریر رقبة

۸۔ قسم توڑنے والے کو کفارہ کی تین اقسام (مساکین کو کھانا کھلانا یا ان کیلئے لباس کا انتظام کرنا یا ایک غلام آزاد کرنا)

میں سے کسی ایک کے انتخاب کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ فکفارتہ اطعام عشرة مساکین ... او کسوتکم او تحریر رقبة جملہ "فمن لم یجد" کو گزشتہ جملات پر متفرع کرنا اس نکتہ کی تصریح ہے کہ مکلف ان تین اقسام میں سے ایک کو انتخاب کرنے کا اختیار رکھتا ہے، البتہ اگر میوں فرمایا ہوتا کہ "او صیام ثلاثة ايام" تو پھر ان موارد کے درمیان ترتیب کے لازمی ہونے کا احتمال موجود ہوتا۔

۹۔ کفارہ قسم کے طور پر دیا جانے والا کھانا کم از کم اس کھانے کے برابر ہونا چاہیئے جس طرح کا کھانا کفارہ دینے والے

اپنے گھر میں عام طور پر کھاتے

ہیں۔ فکفارتہ اطعام عشرة مساکین من اوسط ما تطعمون اہلیکم مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام باقر علیہ السلام کا یہ فرمان بھی تائید کرتا ہے کہ آپ نے مذکورہ آیت میں موجود "اوسط ما تطعمون" کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: (ما تقوتون بہ عیالکم من اوسط ذلک ...) ^(۱) یعنی وہی جو تم عام طور پر اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو۔

۱۰۔ قسم توڑنے والا کفارے کے طور پر وہی لباس دے جو وہ عام طور پر استعمال کرتا ہے۔
من اوسط ما تطعمون اہلیکم او کسوتم اطعام کے مورد میں کھانے کی نوعیت کی وضاحت لباس کی نوعیت کیلئے بھی قرینہ ہو سکتی ہے۔

۱۱۔ اسلامی قوانین اور احکام کی تشریح میں فقر و افلاس کا خاتمہ ہے۔ فکفارتہ اطعام عشرة مساکین ... او کسوتم

۱۲۔ دین اسلام نے غلاموں کو غلامی سے نجات دلانے کی جانب توجہ دی ہے۔ او تحریر رقبة

۱۳۔ اسلام کے انفرادی احکام و قوانین اور معاشرے کی مصلحتوں اور وسیع تر مفادات کے درمیان بہت قریبی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ فکفارتہ اطعام عشرة مساکین ... او تحریر رقبة

۱۴۔ دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا ان کیلئے لباس کا انتظام یا غلام آزاد کرنے سے عاجز ہونے کی صورت میں قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ تین دن روزے رکھے جائیں۔ فمن لم یجد فصیام ثلاثة ايام

۱۵۔ دینی احکام کی انجام دہی مکلف کی قدرت و استطاعت سے مشروط ہے۔ فمن لم یجد فصیام ثلاثة ايام

۱۶۔ انسان اپنی قدرت و توانائی کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی کوتاہیوں اور گناہوں کی تلافی کا ذمہ دار ہے۔ فکفارتہ اطعام ... فمن لم یجد فصیام ثلاثة ايام

۱۷۔ قسم کا کفارہ ادا کرنے کیلئے مادی وسائل کا حصول لازمی ہے۔ فمن لم یجد فصیام ثلاثة ايام

جملہ "فمن لم یجد" اس پر دلالت کرتا ہے کہ قسم توڑنے والے کو کفارہ کی ادائیگی کیلئے وسائل کے حصول کی کوشش کرنا چاہئے کیونکہ فعل "لم

(۱) کافی ج ۷ ص ۴۵۴، ح ۱۴؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۹۵، ح ۴۔

یجہ" یعنی اسے نہ ملے، ان موارد میں استعمال ہوتا ہے، جہاں ایک شخص سعی و کوشش کے باوجود کوئی چیز حاصل نہ کر سکے۔

۱۸۔ اپنی قسموں کی وفا اور پابندی لازمی ہے۔ و احفظوا ایمانکم

۱۹۔ قسم کیلئے کفارے کے تعین کو قسم توڑنے کیلئے سند نہیں بنا لینا چاہیئے۔ ذلک کفارة ایمانکم اذا حلفتم و احفظوا ایمانکم کفارہ قسم کی وضاحت کے بعد "واحفظوا ایمانکم" کے ذریعے قسم پر پابند رہنے کا حکم دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگرچہ کفارے کی ادائیگی بخشش گناہ کا باعث بنتی ہے لیکن مکلف کو اسے قسم توڑنے کیلئے جواز نہیں بنا لینا چاہیئے۔

۲۰۔ خداوند کریم نے اپنی آیات اور احکام وضاحت کے ساتھ اہل ایمان کیلئے بیان کیے ہیں۔

کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ

۲۱۔ خداوند متعال کے احکام اور قوانین اس کی آیات کے زمرے میں آتے ہیں۔ کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ

پچھلی آیات کے قرینہ سے یہاں "آیات" سے مراد الہی احکام و قوانین ہے۔

۲۲۔ احکام خداوندی اور ان کی تبیین خدا کی نعمات میں سے ہیں، اور لوگ اس پر شکر و سپاس کے ذمہ دار ہیں۔

لا تحرموا ... و احفظوا ایمانکم کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تشکرون احکام کی وضاحت کے بعد شکر و سپاس کا حکم دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند متعال کے احکام اور ان کا بیان اس کی نعمتوں کے زمرے میں آتے ہیں، کیونکہ شکر ہمیشہ نعمت کے بدلے میں ادا کیا جاتا ہے۔

۲۳۔ قسم کے احکام اور اس کے کفارے خدا کی نعمتوں کے زمرے میں آتے ہیں اور ان پر شکر و سپاس ادا کرنا ضروری ہے۔ ذلک کفارة ایمانکم ... کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تشکرون

۲۴۔ کوتاہیوں کی تلافی اور گناہوں پر پردہ ڈالنے کی راہ کا کھلا ہونا خداوند متعال کی نعمت ہے اور اس پر شکر و سپاس لازمی ہے۔ ذلک کفارة ایمانکم ... کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تشکرون کلمہ "آیات" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک مصداق قسم توڑنے کا گناہ ختم کرنے کیلئے کفارہ کا لازمی ہونا ہے۔

۲۵۔ خدا کے عطا کردہ رزق، ان سے استفادہ کا جواز اور لغو و بلا مقصد کھائی جانے والی قسموں سے درگزر

خداوند عالم کی نعمتیں ہیں اور ان پر شکر و سپاس لازمی ہے۔ و کلو اعمار زقکم اللہ حلالاً طیباً... کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تشکرون گذشتہ آیات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ جملہ "کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک وہ مسائل ہیں جو ان آیات میں بیان ہوئے ہیں، من جملہ رزق و روزی کا خدا دادی ہونا و...

۲۶۔ احکام خداوندی پر عمل کرنا اس کے شکر و سپاس کے زمرے میں آتا ہے۔ کذلک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تشکرون جملہ "کذلک..." یعنی خداوند متعال کا اس طرح وضاحت و صراحت کے ساتھ اپنے احکام بیان کرنے کا تقاضا یہ تھا کہ اس کے بعد "لعلکم تعملون" لایا جاتا، لیکن اس جگہ "لعلکم تشکرون" ذکر کرنا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ احکام الہی پر عمل کرنا اس کی جانب سے نازل شدہ احکام کے مقابلے میں شکر ادا کرنے کے مترادف ہے۔

۲۷۔ بلا مقصد و ہدف اور غیر سنجیدہ طور پر اس کی قسم کھانے پر خداوند متعال سزا نہیں دے گا۔ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم حضرت امام جعفر صادق (علیہ السلام) نے مذکورہ بالا آیت میں موجود "لغو" کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: "اللغو قول الرجل"، "لا واللہ" و "بلی واللہ" ولا یعقد علی شیء^(۱) یعنی لغو سے مراد "لا واللہ" اور "بلی واللہ" جیسی قسم کھانا ہے جب کہ یہ بلا مقصد ہو۔

۲۸۔ طیبات اور لذائذ کو اپنے اوپر حرام قرار دینے کی قسم لغو ہے اور اسے توڑنے پر خداوند عالم کی طرف سے مواخذہ نہیں ہوگا۔ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روایت ہوئی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد اپنے اصحاب سے فرمایا: (فما بال اقوام یحرمون علی انفسہم الطیبات... فقاموا هولاء فقالوا: یا رسول اللہ فقد حلفنا علی ذلک۔ فانزل اللہ تعالیٰ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم...) (۲) یعنی بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ اپنے لئے طیبات (پاک و حلال اشیاء) کو حرام قرار دیتے ہیں... یہ لوگ کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم تو اس کی قسم کھا چکے ہیں، تب خداوند متعال نے یہ آیہ شریفہ نازل فرمائی: خداوند متعال تمہاری لغو اور بے مقصد قسموں پر سزا نہیں دے گا...

۲۹۔ قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے اور ہر ایک کی مقدار ایک مد (چودہ چھٹانک) کے برابر ہو۔

(۱) کافی ج ۷ ص ۴۴۳ ح ۱ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۶۵ ح ۲۲۳ (۲) تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۸۰؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۶۵ ح ۲۲۰۔

فكفارتہ اطعام عشرة مساکین من اوسط ما تطعمون اہلیکم حضرت امام صادق ؑ مذکورہ آیت شریفہ میں موجود "اوسط ما تطعمون" کی توضیح میں فرماتے ہیں: (هو كما يكون انه يكون في البيت من ياكل اكثر من المد و منهم من ياكل اقل من المد فبين ذلك ...) ^(۱) یعنی اسے اپنے گھر کے ان افراد میں سے ایک فرد سمجھو جن میں سے بعض ایک مد (چودہ چھٹانک) سے زیادہ اور بعض اس سے کم کھاتے ہیں پس مد ان کے درمیان ہوگا۔۔۔

۳۰۔ کفارہ قسم کے طور پر دیئے جانے والے لباس میں اس بات کا دھیان رکھنا ضروری ہے کہ وہ لباس سال کے مختلف موسموں گرمی و سردی، اسی طرح فقیر کے مرد یا عورت ہونے کے ساتھ مناسبت رکھتا ہو۔

فكفارتہ ... او كسوتم حضرت امام باقر ؑ یا حضرت امام صادق ؑ سے مذکورہ آیت کی توضیح میں روایت ہوئی ہے: (... و اما كسوتم فان وافقت به الشتاء فكسوته و ان وافقت به الصيف فكسوته، لكل مسكين ازار و رداء و للمرأة ما يوارى ما يحرم منها ازار و خمار و درع...) ^(۲) یعنی کفارے کے طور پر لباس دینے کی صورت میں اگر گرمیوں کا موسم ہو تو گرمیوں کا لباس اور اگر سردیوں کا موسم ہو تو سردیوں کا لباس دینا چاہیئے، اسی طرح اگر وہ فقیر مرد ہو تو اسے لنگی اور چادر (شلوار قمیص) پر مشتمل مردانہ لباس اور اگر عورت ہو تو اسے لنگی، اوڑھنی یا چلن اور قمیص پر مشتمل ایسا زنانہ لباس دینا چاہیئے جو اس کے پورے بدن کو ڈھانپ لے۔

۳۱۔ اگر کفارہ قسم کے طور پر لباس دیا جائے تو وہ مرد کیلئے شلوار و قمیص جبکہ عورت کیلئے شلوار و قمیص اور دوپٹے پر مشتمل ایسا لباس ہونا چاہیئے جو اس کے پورے بدن کو ڈھانپ لے۔ فكفارتہ ... او كسوتم

مذکورہ آیہ شریفہ کی توضیح میں حضرت امام باقر ؑ یا امام صادق ؑ سے روایت ہوئی: (... و اما كسوتم ... لكل مسكين ازار و رداء و للمرأة ما يوارى ما يحرم منها ازار و خمار و درع...) ^(۳)

۳۲۔ کفارہ قسم کے طور پر دیا جانے والا کھانا کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہیئے جو ان مسکینوں میں سے ہر ایک کا ایک وقت کیلئے پیٹ بھر سکے، یا اگر لباس دیا جائے تو اتنا ضرور ہونا چاہیئے کہ ان میں سے ہر ایک کا بدن ڈھانپ سکے۔ فكفارتہ اطعام عشرة مساکین من اوسط ما تطعمون اہلیکم او كسوتم

(۱) کافی ج ۷ ص ۴۵۳ ح ۷ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۶۷ ح ۳۳۳ (۲) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۳۷ ح ۱۶۷ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۹۶ ح ۱۲ (۳) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۳۷ ح ۱۶۷ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۹۶ ح ۱۲۔

حضرت امام باقر علیہ السلام مذکورہ آیت میں موجود کلمہ "اوسط" کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (...تشبعهم به مرة واحدة ، قلت: کسوتهم، قال: ثوب واحد) ^(۱) یعنی... اتنا دو کہ ان کا ایک وقت کیلئے پیٹ بھر سکے: راوی کہتا ہے میں نے پوچھا: انہیں دیا جانے والا لباس کتنا ہونا چاہیئے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک لباس۔

۳۳۔ جس شخص کے پاس اپنے اہل و عیال کے خرچے کے علاوہ کچھ بھی نہ ہو اس کا کفارہ قسم یہ ہے کہ تین دن روزے رکھے۔ فمن لم یجد فصیام ثلاثة ایام حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مذکورہ آیت کی توضیح میں فرماتے ہیں: (اذا لم یکن عنده فضل عن قوت عیاله فهو ممن لا یجد) ^(۲) یعنی جس شخص کے پاس اپنے اہل و عیال کے خرچے کے علاوہ کچھ نہ ہو وہ "ممن لا یجد" کا مصداق ہے۔

آیات خداوندی: ۲۱ آیات خداوندی کی تبیین ۲۰

احکام: ۳، ۴، ۵، ۱۷، ۲۸، ۲۹، ۳۲ احکام پر عمل کرنا ۲۶؛ احکام کو وضع کرنا ۱۱

اسلام: اسلام اور غلامی ۱۲؛ اسلام اور فقر ۱۱؛ اسلام اور معاشرہ ۱۳؛ اسلام کی خصوصیت ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا رزق ۲۵؛ اللہ تعالیٰ کا فضل ۲؛ اللہ تعالیٰ کی حدود ۲۲؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵

دنوی و وسائل: دنیوی وسائل سے استفادہ ۲۵

دین: دین اور عینیت ۱۱، ۱۳

روایت: ۹، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۱، ۳۰، ۳۲، ۳۳

سزا کا نظام: ۳، ۲۷

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ کی شرائط ۱۵؛ شرعی فریضہ میں قدرت ۱۵، ۱۶، ۱۷

شکر: نعمت پر شکر ادا کرنا ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶

طببات: طببات کی تحریم ۲۸

عرفی معیار: ۹

عورت: عورت کا لباس ۳۱؛ مسکین عورت ۳۰

(۱) کافی ج ۷ ص ۴۵۴ ح ۱۴ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۶۷ ح ۳۳۴ (۲) کافی ج ۷ ص ۴۵۲ ح ۲ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۶۷ ح ۲۳۶۔

غلام: غلام کو آزاد کرنا ۷، ۸، ۱۲، ۱۳

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا: قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا معیار ۵

قسم: قسم پر پابند رہنا ۳، ۱۸، ۱۹؛ قسم توڑنا ۲۸؛ قسم توڑنے کا گناہ ۶؛ توڑنے کی سزا ۳۱؛ قسم کے احکام ۳، ۷، ۸، ۹، ۲۳، ۲۸، ۲۹؛ لغو قسم ۱، ۲، ۲۷، ۲۸؛ لغو قسم سے اجتناب ۲۵

کفارہ: قسم توڑنے کا کفارہ ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۴، ۱۹، ۲۳، ۲۹، ۳۱، ۳۲، ۳۳؛ کفارہ کے احکام ۹، ۱۰، ۱۴، ۲۹، ۳۱، ۳۲، ۳۳؛ کفارہ کے روزے رکھنا ۱۳، ۳۳؛ کفارہ میں کھانا کھلانا ۷، ۸، ۱۳، ۳۲؛ کفارہ میں لباس دینا ۷، ۸، ۱۰، ۱۳، ۳۰، ۳۱، ۳۲؛ گناہ کا کفارہ ۲۳

گناہ: گناہ کی بخشش کے اسباب ۶؛ گناہ کے موارد ۶

لذتیں: لذتوں کو حرام قرار دینا ۲۸

مرد: مرد کا لباس ۳۱؛ مسکین مرد ۳۰

مسکین: مسکینوں کا لباس ۸؛ مسکینوں کو کھانا کھلانا ۷، ۸، ۲۹، ۳۲؛ مسکینوں کے کپڑے ۷، ۳۰، ۳۱

مؤمنین: مؤمنین کا مقام و مرتبہ ۲

نیت: نیت کے اثرات ۱، ۳، ۴، ۵

آیت ۹۰

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

ایمان والو شراب، جوا، بت، پانسہ یہ سب گندے شیطانی اعمال ہیں لہذا ان سے پرہیز کرو تاکہ کامیابی حاصل کر سکو۔

۱۔ شراب، جوا، بت اور جوئے میں ہارجیت کیلئے مخصوص لکڑی کے تیر سب کے سب پلید اور ناپاک ہیں۔

انما الخمر و الميسر والانصاب والازلام رجس "انصاب" کلمہ نصب کی جمع ہے، اور بعض کے نزدیک اس کا معنی بت ہے، جبکہ بعض دوسروں کے نزدیک انصاب ان پتھروں کو کہا جاتا تھا جو بتوں کی چوکھٹ پر نصب کیے جاتے تھے اور ان پر بتوں کیلئے قربانی ذبح کی جاتی تھی، اسی وجہ سے مشرکین انہیں تبرک کا باعث سمجھتے ہوئے قابل احترام شمار کرتے تھے، اور "ازلام" زلم (جوئے کیلئے مخصوص تیر) کی جمع ہے، یہ بھی جوئے اور قسمت آزمائی کے وسائل میں سے شمار ہوتے تھے۔

۲۔ شراب پینا، جوا کھیلنا، مظاہر شرک کی طرف جھکاؤ اور زمانہ جاہلیت میں رائج فال لینے کے طریقے سب شیطانی عمل ہیں۔ انما الخمر ... من عمل الشيطان

۳۔ شراب پینا اور جوا کھیلنا کبیرہ گناہوں کے زمرے میں آتے ہیں۔ انما الخمر و الميسر ... رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه چونکہ خداوند متعال نے شراب اور جوئے کو پلید اور شیطانی عمل قرار دیتے ہوئے فلاح و نجات کو ان کے ترک کرنے پر موقوف کیا ہے، نیز بعد والی آیہ شریفہ میں اسے دشمنی اور کینہ کا سبب اور یاد خداوندی اور نماز کو بھلا دینے کا باعث شمار کیا گیا ہے، لہذا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب پینے اور جوا کھیلنے کو صغیرہ گناہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

۴۔ مظاہر شرک کی جانب جھکاؤ کبیرہ گناہوں کے زمرے میں آتا ہے۔ والانصاب و الازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلکم تفلحون

۵۔ اہل ایمان شراب، جوا اور مظاہر شرک سے اجتناب کرنے کے پابند ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والميسر ... فاجتنبوه

۶۔ زمانہ جاہلیت میں رائج ہونے والے فال لینے کے طریقوں (قسمت آزمائی) اور استخاروں سے اجتناب کرنا لازمی ہے۔ والازلام رجس ... فاجتنبوه

ازلام سے مراد لکڑی کے وہ تیر ہیں جو قرعہ کیلئے استعمال ہوتے تھے، یعنی ان تین لکڑیوں کو کہا جاتا، جن میں سے ایک پر "افعل"، یعنی انجام دو، دوسری پر "لا تفعل"، یعنی انجام نہ دو لکھا ہوا ہوتا، جبکہ تیسرے پر کچھ بھی نہیں لکھا ہوتا تھا، زمانہ جاہلیت میں سفر پر روانہ ہونے یا کوئی بھی اہم کام انجام دینے سے پہلے ان تینوں لکڑیوں کو ایک تھیلے میں ڈال دیا جاتا اور پھر ایک لکڑی نکالی جاتی اور اس کے مطابق عمل کیا جاتا تھا۔

۷۔ اہل ایمان پلید اور شیطانی کاموں سے دوری اختیار کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ

۸۔ شیطان ایک ایسا موجود ہے جو پلید اور ناپاک اعمال کا مالک ہے۔ رجس من عمل الشیطان

۹۔ اویان الہی میں اعمال کو حرام قرار دینے کا معیار ان کی پلیدی اور ناپاکی ہے۔ رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ

۱۰۔ عہد بعثت میں شراب پینے اور جوا کھیلنے کی لت اور مظاہر شرک کی جانب جھکاؤ رکھنے کا رواج تھا۔ یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر ... رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ

۱۱۔ شراب، جوا اور مظاہر شرک سے اجتناب فلاح و نجات تک پہنچنے کا پیش خیمہ ہے۔ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام ... فاجتنبوہ لعلکم تفلحون

۱۲۔ پلیدیوں اور شیطانی اعمال سے دوری اختیار کرنا فلاح و نجات کا پیش خیمہ ہے۔ رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون

۱۳۔ دینی احکام وضع کرنے کا ایک مقصد لوگوں کی فلاح و نجات ہے۔ انما الخمر ... فاجتنبوہ لعلکم تفلحون

۱۴۔ ہر نشہ آور مانع شراب ہے اور حرام۔ انما الخمر ... من عمل الشیطان فاجتنبوہ

مذکورہ آیہ شریفہ میں "الخمر" کے بارے میں حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں: (فکل مسکر من الشراب خمر اذا اخمر فهو حرام ...) ^(۱) یعنی ہر نشہ آور مانع خمر ہے اور جب اس سے نشہ ہوتا ہے تو وہ حرام ہے۔

۱۵۔ شرط لگا کر جیتنے اور ہارنے والا کھیل (یہاں تک کہ اخروٹ یا ہڈیوں کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو) جوے کے زمرے

میں آتا ہے اور حرام ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر ... رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ آیت میں کلمہ "یسر" کے بارے میں کیے گئے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: (کلما تقوم بہ

حتى الکعب والجوز ...) ^(۲) یعنی اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعے جوا کھیلا جائے حتی ہڈیاں اور اخروٹ وغیرہ۔

۱۶۔ بتوں کیلئے قربان کیے گئے حیوانات سے اجتناب لازمی ہے۔

(۱) تفسیر قمی ج ۱ ص ۱۸۰ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۶۸ ح ۳۴۲۔

(۲) کافی ج ۵ ص ۱۲۳ ح ۲، نور الثقلین ج ۱ ص ۶۶۸ ح ۳۴۰۔

والانصاب ... رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه رسول خدا ﷺ نے "انصاب" کے معنی کے بارے میں کیے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: (ما ذبحوه لآلھتھم...) ^(۱) اس سے مراد وہ جانور ہیں جنہیں وہ اپنے خداؤں کیلئے قربان کیا کرتے تھے۔

۱۷۔ جوئے کے تیروں کے ذریعے اشیاء تقسیم کرنا جو زناہجائیت میں رائج ایک قسم کی قرعہ اندازی تھی، حرام ہے۔
والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه مذکورہ آیہ شریفہ میں کلمہ "ازلام" کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں جناب رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں: (قد اھم التی یتقسمون بها) ^(۲) یعنی یہ ان تیروں کو کہا جاتا ہے جن کے ذریعے وہ اشیاء کو تقسیم کیا کرتے تھے۔

۱۸۔ شطرنج اور چوسر کا کھیل جوئے کے زمرے میں آتا ہے اور صرام ہے۔ والمیسر رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه حضرت امام باقر علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے: الشطرنج والنردیسر ^(۳) یعنی شطرنج اور چوسر میسر کے زمرے میں آتے ہیں۔

احکام: ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸ احکام کی تشریح کا معیار ۹

ازلام: ازلام کی پلیدی ۱

بت: بتوں کی پلیدی ۱؛ بتوں کیلئے قربانی سے اجتناب کرنا ۱۶

پلیدی: پلیدی سے اجتناب کرنا ۷، ۱۲؛ پلیدی کی حرمت ۹

ترقی: ترقی و تکامل کے اسباب ۱۳

جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسوم ۲، ۶؛ زمانہ جاہلیت میں ازلام ۱۷؛ زمانہ جاہلیت میں استخارہ ۶

جوا: جوئے سے اجتناب ۱۱، ۱۵؛ جوئے کا گناہ ۲؛ جوئے کا ناپسندیدہ ہونا ۲؛ جوئے کی پلیدی ۱؛ جوئے کی حرمت

۱۵، ۱۸؛ جوئے کے احکام ۱۸، ۱۷، ۱۵؛ جوئے کے موارد ۱۷، ۱۵، ۱۸؛ صدر اسلام میں جوا ۱۰۱

(۱) کافی ج ۵ ص ۱۲۳ ح ۲؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۶۸ ح ۳۴۰۔

(۳) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۴۱ ح ۱۸۶ تفسیر بہان ج ۱ ص ۴۹۸ ح ۹، ۱۰۔

دین: فلسفہ دین ۱۳

روایت: ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸

شراب: شراب پینے کا گناہ ۳؛ شراب پینے کا ناپسندیدہ ہونا ۲؛ شراب پینے کے موارد ۱۳؛ شراب سے اجتناب ۵، ۱۱؛ شراب کی پلیدی ۱؛ شراب کی حرمت ۱۳؛ شراب کے احکام ۱۳؛ صدر اسلام میں شراب ۱۰؛ شرک: شرک سے اجتناب ۵، ۱۱؛ شرک کا گناہ ۳؛ صدر اسلام میں شرک ۱۰؛ مظاہر شرک کا ناپسندیدہ ہونا ۲

شطنج: شطنج کی حرمت ۱۸

شیطان: شیطان کا عمل ۸؛ شیطان کی پلیدی ۸

عمل: شیطانی عمل ۲؛ شیطانی عمل سے اجتناب ۷، ۱۲

ناپسندیدہ عمل ۲

فال لینا: زمانہ جاہلیت میں فال لینا ۶؛ ناپسندیدہ فال لینا ۲

قرعہ اندازی: زمانہ جاہلیت میں قرعہ اندازی ۱۷

کامیابی: کامیابی کا پیش خیمہ ۱۱، ۱۲؛ کامیابی کے اسباب ۱۳؛ گناہ: گناہ کبیرہ ۳، ۳

محرمات: ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸

محرمات کی پلیدی ۹؛ محرمات کی تحریم کا معیار ۹

مشروبات: حرام مشروبات ۲، ۳، ۵، ۱۱، ۱۳؛ نشہ آور مشروبات ۱۳

موجودات: پلید موجودات ۸

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۵، ۷

آیت ۹۱

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقَعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾.

شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے بارے میں تمہارے درمیان بغض اور عداوت پیدا کر دے اور تمہیں یاد خدا اور نماز سے روک دے تو کیا تم واقعا رک جاؤ گے۔

۱۔ شیطان ہمیشہ اہل ایمان کے درمیان دشمنی اور کینہ ایجاد کرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء

۲۔ شراب اور جوہا شیطان کے بغض اور دشمنی ایجاد کرنے کا ذریعہ ہیں۔ انما یرید الشیطان ... فی الخمر والمیسر

۳۔ دشمنی اور کینہ سے آلودہ معاشرہ شیطان زدہ اور بارگاہ خداوندی سے دھتکارا ہوا معاشرہ ہے۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء

۴۔ شراب خوری اور جو کھیلنے کو حرام قرار دینے کا فلسفہ یہ ہے کہ باایمان معاشرے کی وحدت کو محفوظ اور اسے کینہ و دشمنی سے دور رکھا جائے۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء

۵۔ خداوند عالم کا مقصود اور مورد عنایت یہ ہے کہ مومنین ایک دوسرے کے ساتھ محبت و الفت اور مہربانی سے پیش آئیں اور دشمنی سے اجتناب کریں۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء خداوند متعال کا تاکید کے ساتھ شراب اور جوئے سے منع کرنا اور شراب و جوئے کو تفرقہ و دشمنی کے اسباب میں سے قرار دینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اہل ایمان کے درمیان محبت و الفت اور مہربانی خداوند عالم کی مورد عنایت ہے۔

۶۔ دینی احکام کی تشریح کا معیار انسانی معاشروں کی مصلحتیں اور مفاسد ہیں۔

انما الخمر ... فاجتنبوه لعلکم تفلحون انما يريد الشيطان ان يوقع بينکم العداوة

۷۔ شیطان ہمیشہ مؤمنین کو ذکر خداوندی اور نماز ادا کرنے سے روکنے کی کوشش میں رہتا ہے۔

انما يريد الشيطان ... في الخمر والميسر و يصدکم عن ذکر الله و عن الصلاة

۸۔ مظاہر شرک کی طرف جھکاؤ ذکر خدا سے غفلت برتنے اور نماز ترک کرنے کا پیش خیمہ ہے۔

انما الخمر والميسر والانصاب ... و يصدکم عن ذکر الله و عن الصلاة

جملہ "ان یوقع..." کے برخلاف جملہ "یصدکم..." میں "فی الخمر والمیسر" کی قید نہ لانے کا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ ذکر خدا سے

غفلت برتنے اور نماز ادا نہ کرنے کا سرچشمہ صرف شراب اور جوا نہیں، بلکہ انصاب و ازلام (مظاہر شرک) بھی ہیں۔

۹۔ جوا اور شراب شیطان کیلئے لوگوں کو ذکر خدا اور نماز کی ادائیگی سے روکنے کے وسائل و ذرائع ہیں۔

انما يريد الشيطان ... في الخمر والميسر و يصدکم عن ذکر الله و عن الصلوة

۱۰۔ شراب خوری اور قمار بازی کو حرام قرار دینے کی حکمت اور فلسفہ یہ ہے کہ لوگوں کو نماز کی ادائیگی میں کوتاہی اور

ذکر خدا سے غفلت برتنے سے روکا جاسکے۔ انما يريد الشيطان ... في الخمر والميسر و يصدکم عن ذکر الله و عن الصلاة

۱۱۔ با ایمان معاشرے کا نماز اور ذکر خدا سے غفلت برتنا دراصل ان کے درمیان پیدا ہونے والی دشمنی اور کینہ کا

نتیجہ ہے۔ ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء ... و يصدکم عن ذکر الله و عن الصلوة "یصدکم عن..." میں کلمہ "ان" کا نہ

لانا اس نکتہ کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے کہ اس جملہ کا مضمون، معطوف علیہ "یوقع بینکم..." کے مضمون کے متحقق ہونے

کا نتیجہ ہے۔

۱۲۔ با ایمان معاشرے میں اتحاد اور اچھے تعلقات، ذکر خدا اور نماز کی ادائیگی کا پیش خیمہ ہیں۔

انما يريد الشيطان ان يوقع بینکم العداوة ... و يصدکم عن ذکر الله و عن الصلاة

۱۳۔ نماز کو اذکار الہی کے درمیان ایک خاص اور ممتاز مقام حاصل ہے۔ و يصدکم عن ذکر الله و عن الصلاة

چونکہ نماز من جملہ اذکار الہی ہے، لہذا "عن الصلاة" کا "عن ذکر اللہ" پر عطف، خاص کا عام پر عطف ہوگا اور یہ اس

بات کی علامت ہے کہ دیگر اذکار الہی کی نسبت نماز کو زیادہ اہمیت حاصل ہے۔

۱۳۔ ذکر خدا، نماز کی ادائیگی اور معاشرے کے افراد کے درمیان محبت اور مہربانی ایک کامیاب معاشرے کی علامات میں سے ہیں۔ لعلکم تفلحون۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة و ... و عن الصلاة

۱۵۔ مؤمن معاشرے کے درمیان دشمنی اور کینہ اور اس کا ذکر خدا سے غفلت برتنا اس معاشرے کی فلاح و کامیابی تک رسائی حاصل کرنے کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے۔ لعلکم تفلحون۔ انما یرید الشیطان ... و یصدکم عن ذکر اللہ

۱۶۔ دینی احکام کے وضع کیے جانے کا معیار اور فلسفہ یہ تھا کہ اہل ایمان آپس میں موجود محبت آمیز تعلقات کی حفاظت نیز خداوند متعال کے ساتھ موجود عبادی روابط کا تحفظ کریں۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة ... و یصدکم عن ذکر اللہ و عن الصلاة

۱۷۔ صدر اسلام کے بعض مسلمان شراب خوری اور قمار بازی کے حرام قرار دیئے جانے کے باوجود یہ عمل انجام دیتے تھے۔ فہل انتم منتہون مورد بحث آیہ شریفہ کی شراب و قمار کی حرمت کے بارے میں بقدرے کافی وضاحت اور اس کے ذیل میں مذمت آمیز اور مسلمانوں کے اس سے اجتناب کے بارے میں شک و تردید پر مبنی جملہ "کیا تم قمار بازی اور شراب خوری سے باز رہو گے"؟ ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قمار و شراب کی حرمت کا پہلے ہی اعلان کر دیا گیا تھا، لیکن بعض مسلمانوں نے شاید اس توہم کی بنا پر یہ عمل جاری رکھا کہ مذکورہ آیات صراحت کے ساتھ حرمت کو بیان نہیں کر رہیں۔ واضح رہے کہ ان آیات کے بارے میں بیان کیے گئے متعدد شان نزول مذکورہ مطلب کی تائید کرتے ہیں۔

۱۸۔ شراب و قمار کے احکام و نقصانات اور ان کی حرمت کا بیان بہت واضح ہے۔ یہ بیان ان سے اجتناب کے ضروری ہونے کے بارے میں ہر قسم کے شک و شبہ کو برطرف کر دیتا ہے۔ انما الخمر و المیسر ... و یصدکم عن ذکر اللہ و عن الصلاة فہل انتم منتہون

۱۹۔ فلسفہ احکام بیان کرنا قرآن کریم کی ان روشوں میں سے ایک ہے جو اس نے شک و تردید ختم کرنے اور احکام پر عمل کرنے کا محرک پیدا کرنے کیلئے اختیار کی ہیں۔ رجس من عمل الشیطان ... فہل انتم منتہون

اتحاد:

اتحاد کی اہمیت ۳، ۵؛ اتحاد کے اثرات ۱۲

احکام: ۱۸ احکام کا فلسفہ ۱۰، ۱۹؛ احکام کا معیار ۶؛ احکام کی تبیین ۱۸؛ احکام کی تشریح کا معیار ۱۶

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا لطف ۵

انسان: انسان کی مصلحتیں ۶

بغض: بغض سے اجتناب ۳؛ بغض کے اثرات ۳، ۱۱، ۱۵؛ بغض کے اسباب ۱، ۲

تحریک: تحریک کے اسباب ۱۹

تربیت: تربیت کی روش ۱۹

ترقی: ترقی کے موانع ۱۵

جوا: جوئے سے پرہیز ۱۸؛ جوئے کی تحریم ۱۸؛ جوئے کی تحریم کا فلسفہ ۳، ۱۰؛ جوئے کے اثرات ۲، ۹؛ جوئے کے احکام

۱۸؛ جوئے کے مفاسد ۱۸؛ صدر اسلام میں جوا ۱۴

خدا کے مبغوضین: ۳

دشمنی: دشمنی سے اجتناب ۳، ۵؛ دشمنی کے اثرات ۳، ۱۱، ۱۵؛ دشمنی کے اسباب ۱، ۲

دین: دین اور عینیت ۶

ذکر: خدا کا ذکر ۱۳، ۱۳؛ ذکر ترک کرنے کے اسباب ۸؛ ذکر کا پیش خیمہ ۱۲؛ ذکر کی اہمیت ۱۰؛ ذکر کے اثرات ۱۳؛

شراب: شراب سے پرہیز ۱۸؛ شراب کی تحریم ۱۸؛ شراب کی تحریم کا فلسفہ ۳، ۱۰؛ شراب کے اثرات ۲، ۹؛ شراب کے

احکام ۱۸؛ شراب کے مفاسد ۱۸

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ۱۹

شرک: شرک کے اثرات ۸

شیطان: شیطان اور مومنین ۱، ۴؛ شیطان کا نقش و کردار ۱، ۲، ۳، ۴؛ شیطان کے وسائل ۲، ۹

عبادت:

عبادت کی اہمیت ۱۶؛ عبادت کی حفاظت ۱۶
 غفلت: ذکر سے غفلت ۱۵؛ غفلت کا پیش خیمہ ۸؛ غفلت کے اثرات ۱۵؛
 فلاح و نجات: فلاح و نجات کی علامات ۱۲؛ فلاح و نجات کے موانع ۱۵
 مسلمان: مسلمانوں میں جو ۱۷؛ مسلمانوں میں شراب خوری ۱۷
 معاشرہ: دینی معاشرے کی وحدت ۳؛ مبعوض معاشرہ ۳
 مؤمنین: مؤمنین کی آپس میں مہربانی کی اہمیت ۱۶
 مہربانی: مہربانی کی اہمیت ۵؛ مہربانی کے اثرات ۱۲، ۱۳
 نماز: نماز ترک کرنے کے اسباب ۸؛ نماز قائم کرنے کا پیش خیمہ ۱۲؛ نماز قائم کرنے کے اثرات ۱۳؛ نماز کی اہمیت
 ۱۰، ۱۳؛ نماز کے موانع ۱۱، ۹، ۷

آیت ۹۲

﴿وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ﴾.

اور دیکھو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور نافرمانی سے بچتے رہو ورنہ اگر تم نے روگردانی کی تو جان لو کہ رسول کی ذمہ داری صرف واضح پیغام کا پہنچا دینا ہے۔

۱۔ اہل ایمان خداوند عالم اور اس کے رسول کی اطاعت کے ذمہ دار ہیں۔ و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول

۲۔ خداوند متعال اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اور ان کی نافرمانی سے اجتناب ایمان کا لازمہ ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا ... و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول مسلمانوں کو "الذین آمنوا" کے عنوان سے مخاطب قرار دینے کا

مقصد یہ بتانا ہے کہ خدا اور رسول ﷺ پر ایمان کا لازمہ یہ ہے کہ ان کی اطاعت اور پیروی کی جائے۔

۳_ خدا و رسول ﷺ کی نافرمانی کے برے نتائج سے ڈرنا چاہیئے۔ و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اٰخذروا

صدر آیت کے قرینہ کی بنا پر "واخذروا" کا متعلق خدا و رسول ﷺ کی مخالفت ہو سکتی ہے۔

۴_ رسول خدا ﷺ کے فرامین خداوند عالم کے فرامین کے ساتھ ہم آہنگ و سازگار ہیں۔ و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول

۵_ شیطان سے گریز اور شیطانی اعمال سے اجتناب اہل ایمان کا فریضہ ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب والا زلام ... و اٰخذروا مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ گذشتہ آیت کے قرینہ کی بنا پر "واخذروا" کا متعلق شیطان کی پیروی اور شیطانی اعمال کی انجام دہی ہو۔

۶_ پلیدیوں (شراب، قمار، مظاہر شرک) سے دوری اختیار کرنا خدا و رسول ﷺ کی اطاعت اور پیروی کی علامت ہے۔ انما الخمر و المیسر و الانصاب والازلام ... و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول

۷_ فلاح و نجات خداوند عالم اور رسول ﷺ اکرم کی اطاعت کا نتیجہ ہے۔ فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ... و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول

۸_ لوگوں کو خداوند متعال کی اطاعت اور پیروی پر مجبور کرنا پیغمبر اکرم ﷺ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ فان تولیتہم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ المبین واضح اور بدیہی ہے کہ جملہ "فاعلموا..." جواب شرط نہیں ہو سکتا، کیونکہ ابلاغ کا ضروری ہونا لوگوں کی روگردانی پر موقوف نہیں ہے، لہذا جواب شرط محذوف ہے اور جملہ "فاعلموا..." اس کا جانشین اور قرینہ ہے، یعنی اپنی معصیت اور روگردانی کے برے نتائج کے ذمہ دار تم خود ہو، کیونکہ تمہیں اطاعت پر مجبور کرنا ہمارے رسول ﷺ کی ذمہ داری نہیں ہے۔

۹_ بعض مسلمان یہ خیال کرتے تھے کہ لوگوں کو خدا و رسول ﷺ کی اطاعت اور پیروی پر مجبور کرنا انبیاء علیہ السلام کا فریضہ ہے۔ فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ المبین

۱۰_ خدا و رسول ﷺ کی نافرمانی برے اور شیطانی نتائج (دشمنی، کینہ اور نماز و یاد خدا سے دور ہونا) کی حامل ہے۔ انما یرید الشیطان ... فان تولیتہم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ المبین گذشتہ آیات کے قرینہ کی بنا پر جملہ "فان تولیتہم" میں روگردانی سے مراد شراب اور قمار کی حرمت کو پس پشت ڈالنا ہے اور اس کا معنی یہ ہوگا کہ اگر تم نے شراب اور جوئے کی حرمت کو پس

پشت ڈالا اور شیطان نے تمہارے درمیان بغض و عداوت ایجاد کر دی تو اپنے علاوہ کسی اور کو ملامت نہ کرنا، کیونکہ ان برے نتائج کا سبب تمہاری اپنی نافرمانی ہوگی، پیغمبر اکرم ﷺ نے اپنے فریضہ کی انجام دہی میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔
۱۱۔ پیغامات خداوندی کو واضح و روشن صورت میں پہنچانا رسول خدا ﷺ کا فریضہ تھا۔ انما علی رسولنا البلاغ المبین

۱۲۔ احکام خداوندی کو روشن اور واضح طور پر لوگوں تک پہنچانا دینی مبلغین کا فریضہ ہے۔ انما علی رسولنا البلاغ المبین

۱۳۔ پیغمبر اکرم ﷺ کی طرف سے بیان کیے جانے والے احکام الہی لوگوں کے قبول کرنے یا نہ کرنے سے وابستہ نہیں ہیں۔ فان تولیتہم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ المبین مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب جملہ "فان تولیتہم..." ان لوگوں کے بارے میں ہو جو احکام خداوندی سے بے اعتنائی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کر کے رسول خدا ﷺ کو افسردہ کرنے اور انہیں لوگوں تک پہنچانے سے روکنے کے خواہاں ہوں، اس صورت میں "فلا یہملکم" وہ تمہیں نہیں چھوڑے گا جیسا ایک محذوف جملہ جواب ہوگا۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کی اطاعت ۱، ۲، ۴؛ آنحضرت ﷺ کی اطاعت کے اثرات ۶؛ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری ۱۱؛ آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری کا دائرہ ۸؛ آنحضرت ﷺ کی رسالت ۱۳؛ آنحضرت ﷺ کی نافرمانی کے اثرات ۳، ۱۰؛ آنحضرت ﷺ کے اوامر ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی اطاعت ۱، ۲، ۴، ۸، ۹؛ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے اثرات ۶؛ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کا پہنچانا ۱۱، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کی تبیین ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے نتائج ۳، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر ۳

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کی اطاعت ۹؛ انبیاء ﷺ کی ذمہ داری کا دائرہ ۹

ایمان: ایمان کے اثرات ۲

بغض: بغض کا پیش خیمہ ۱۰ پلیدی: پلیدی سے اجتناب ۶

ترقی و تکامل: ترقی و تکامل کے اسباب ۷

جوا: جوے سے اجتناب ۶

خوف: خوف کا پیش خیمہ ۳

- دشمنی: دشمنی کا پیش خیمہ ۱۰
 ذکر: ذکر ترک کرنے کا پیش خیمہ ۱۰
 شراب: شراب سے اجتناب ۶
 شرک: شرک سے اجتناب ۶
 شیطان: شیطان سے اجتناب ۵
 عقیدہ: باطل عقیدہ ۹
 عمل: شیطانی عمل سے اجتناب ۵
 فلاح و نجات: فلاح و نجات کے اسباب ۷
 لوگ: لوگ اور دینی تعلیمات ۱۳
 مبلغین: مبلغین کی ذمہ داری ۱۲
 مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۱، ۵
 نماز: نماز ترک کرنے کا پیش خیمہ ۱۰

آیت ۹۳

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے جو کچھ کھاپی چکے ہیں جب کہ وہ متقی بن گئے اور ایمان لے آئے اور نیک اعمال کئے اور پرہیز کیا اور ایمان لے آئے اور پھر پرہیز کیا اور نیک عمل کیا اور اسہ نیک اعمال کرنے والوں ہی کو دوست رکھتا ہے۔

۱۔ عہد بعثت کے بعض مسلمان آیت "انما الخمر..." کے نزول سے پہلے تک شراب خوری اور قمار

بازی میں مبتلا تھے۔ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا فعل ماضی "طعموا" اس پر دلالت کرتا ہے کہ بعض مسلمان ان آیات کے نزول سے پہلے تک شراب خوری اور قمار بازی سے اجتناب نہیں کرتے تھے۔

۲۔ شراب اور جوئے کی حرمت کے حکم خداوندی سے پہلے نیک کردار مؤمنین نے جو شراب پی یا جو اکیلا وہ قابل سرزنش اور گناہ نہیں ہے۔ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا "ما طعموا" میں "ما" سے مراد شراب اور جوئے کے ذریعے حاصل کی گئی کمائی ہے، لہذا کلمہ طعام کہ جو صرف کھانے کی اشیاء کے بارے میں استعمال ہوتا ہے، اس سے شراب خوری اور جوئے کی کمائی خرچ کرنا مراد لینا ممکن ہے از باب تغلیب ہو۔

۳۔ مؤمنین کے شراب خوری اور قمار بازی کے گناہ کی معافی بشرطیکہ خداوند متعال کے منع کرنے کے بعد انہوں نے اس سے ہاتھ کھینچ لیا ہو۔ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا

۴۔ قانونی طور پر منع کیے جانے سے پہلے انجام پانے والے جرائم پر مذمت یا سزا نہیں دی جائیگی، بشرطیکہ مجرمین قانونی طور پر منع کیے جانے کے بعد ان جرائم کے مرتکب نہ ہوں۔ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب گذشتہ آیت کی روشنی میں "اذا ما اتقوا..." کا متعلق شراب اور جوئے ہوں، اس بنا کے مطابق جملہ شرطیہ "لا جناح ... اذا ما اتقوا" کا مفہوم یہ ہوگا کہ جو لوگ شراب و قمار کی تحریم کے بعد بھی ان سے اجتناب نہ کریں، انہیں ان کی گذشتہ شراب خوری اور قمار بازی پر بھی سزا ملے گی۔

۵۔ نیک عمل کے مالک وہ مؤمنین جو شراب پیتے اور جوئے کی کمائی سے استفادہ کرتے رہے اور انہیں زمانہ تحریم کا پتہ نہ چل سکا تو وہ بعض مسلمانوں کے خیال کے برعکس اہل فلاح و نجات ہیں۔ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا بعض شان فزول میں آیا ہے کہ آیت "لیس علی الذین..." ان مسلمانوں کے رد میں نازل ہوئی کہ جو شراب اور جوئے کی حرمت کی تصریح اور انہیں پلید حساب کرنے کے بعد یہ خیال کرتے تھے کہ وہ نیک مؤمنین، حتیٰ راہ خدا میں جام شہادت نوش کرنے والے افراد فلاح و نجات پانے والوں کے زمرے میں نہیں آتے جنہوں نے شراب پی یا جوئے کی کمائی سے

استفادہ کیا۔

۶۔ یہ گمان کہ مومنین کیلئے انواع و اقسام کی کھانے پینے کی چیزیں حرام ہیں اور یہ تقویٰ و ایمان کے مراحل کے ساتھ ہم آہنگی نہیں رکھتیں، ایک بے جا اور غلط قسم کا توہم ہے۔ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب مورد بحث آیہ شریفہ اسی سورہ کی آیت ۸۷ کی تکمیل اور وضاحت کر رہی ہو۔

۷۔ اہل ایمان کیلئے عملی، اعتقادی اور اخلاقی تینوں پہلوؤں سے تقویٰ اختیار کرنا لازمی ہے۔

اذا ما اتقوا و آمنوا و عملوا الصالحات ثم اتقوا و آمنوا ثم اتقوا و احسنوا چونکہ ان تمام جملات "عملوا الصالحات" یعنی عملی پہلو "آمنوا" یعنی اعتقادی پہلو اور "احسنوا" یعنی اخلاقی پہلو کے ساتھ "اتقوا" کو ذکر کیا گیا ہے لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر جملہ میں "اتقوا" سے مراد اس کے ساتھ مناسبت رکھنے والا تقویٰ اختیار کرنے کا حکم ہے۔

۸۔ ایمان، تقویٰ اور نیک عمل مختلف درجات اور مراحل کے حامل ہیں۔ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات ... ثم اتقوا و آمنوا ثم اتقوا "اتقوا"، "آمنوا" اور "عملوا الصالحات" کا تکرار ہو سکتا ہے کہ تقویٰ، ایمان اور نیک عمل کے مختلف مراحل کی حکایت کر رہا ہو۔

۹۔ ایمان، تقویٰ اور نیک عمل پر ثابت و استوار رہنا لازمی ہے۔ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات ... اذا ما اتقوا ... ثم اتقوا و احسنوا تقویٰ، ایمان اور نیک عمل کا تکرار اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ ان خصوصیات پر ثابت قدم رہنا لازمی ہے۔

۱۰۔ ایمان، نیک عمل، تقویٰ اور احسان گزشتہ ناروا اعمال کی سزا سے بچنے کا سبب بنتے ہیں۔ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات ... و آمنوا ثم اتقوا و احسنوا

۱۱۔ انسان کی ترقی و تکامل کیلئے ایمان کے ساتھ ساتھ نیک عمل کی انجام دہی لازمی ہے۔

لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات ... آمنوا و عملوا الصالحات

۱۲۔ نیک کردار مومنین کے گناہوں کی بخشش تقویٰ سے مشروط ہے۔

لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا

۱۳۔ تقویٰ، انسان کے ایمان کی ترقی اور اس کیلئے اپنے ایمان سے استفادہ کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات ... ثم اتقوا و آمنوا

۱۴۔ انسانوں کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے اور ان کے مقام و منزلت اور شخصیت پر تنقید کا معیار ان کا ایمان، نیک عمل، تقویٰ اور بطور احسن نیک کاموں کی انجام دہی ہے۔ لیس علی الذین آمنوا ... ثم اتقوا و احسنوا

۱۵۔ احسان؛ ایمان اور تقویٰ سے بڑھ کر ایک مقام ہے۔ آمنوا ثم اتقوا و احسنوا

۱۶۔ مقام محسنین تک پہنچنا ایمان و تقویٰ کے مراحل طے کرنے پر موقوف ہے۔ اذا ما اتقوا ... ثم اتقوا و آمنوا ثم اتقوا و احسنوا واللہ یحب المحسنین

۱۷۔ انسان کا صفت احسان سے متصف ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہے۔
ثم اتقوا و احسنوا اگر "اتقوا" کا تکرار تقویٰ کے مراحل کی جانب اشارہ ہو تو اس کے آخری درجہ کے بعد احسان کا تذکرہ اس بات کی علامت ہے کہ تقویٰ کے آخری درجہ کے حامل افراد مقام محسنین پر فائز ہوتے ہیں۔

۱۸۔ خداوند متعال محسنین اور نیک کام انجام دینے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ واللہ یحب المحسنین
۱۹۔ بارگاہ خداوندی میں انسان کی محبوبیت؛ تقویٰ کی پابندی، ایمان اور احسن طریقے سے نیک اعمال کی انجام دہی پر موقوف ہے۔ اذا ما اتقوا و آمنوا و عملوا الصالحات ... و احسنوا واللہ یحب المحسنین

۲۰۔ خداوند متعال نے احسان اور نیک کام کی انجام دہی کی تشویق اور ترغیب دلائی ہے۔
واللہ یحب المحسنین

۲۱۔ خداوند متعال کا محبوب بننا نجات و فلاح ہے۔ لعلکم تفلحون ... واللہ یحب المحسنین

چونکہ آیت ۹۰ میں فلاح و نجات کے حصول کو شراب و قمار سے اجتناب پر موقوف کیا گیا ہے، اور پھر مورد بحث آیہ شریفہ میں شراب و قمار سے اجتناب کو حب الہی تک پہنچنے کا ایک مرحلہ قرار دیا گیا ہے، لہذا اس سے نتیجہ لیا جاسکتا ہے کہ حب الہی فلاح و نجات ہے۔

۲۲_ انسان کی نجات و فلاح: ایمان، نیک عمل، تقویٰ اور احسان کے زیر سایہ ہی ممکن ہے۔

لیس علی الذین آمنوا ... و احسنوا واللہ یحب المحسنین

احسان: احسان کی اہمیت ۱۵، ۲۰؛ احسان کی رغبت ۲۰۱؛ احسان کے اثرات ۱۰، ۱۴، ۲۲

اخلاق: اخلاق میں تقویٰ کی رعایت ۷

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا رغبت دلانا ۲۰

اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگ ۱۸: اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگوں کا مقام و مرتبہ ۲۱

انسان: انسان کی شخصیت ۱۳

ایمان: ایمان اور نیک عمل ۱۱؛ ایمان کا پیش خیمہ ۱۳؛ ایمان کی اہمیت ۱۵؛ ایمان کے اثرات ۱۰، ۱۳، ۱۹، ۲۰، ۲۲

۲۲؛ ایمان کے مراتب ۱۴، ۱۸، ۲۰؛ ایمان میں ثابت قدم رہنا ۹

پینے کی اشیاء: پینے کی اشیاء سے استفادہ ۶

ترقی و تکامل: ترقی و تکامل کے اسباب ۱۱، ۱۶، ۱۷، ۲۲

تقویٰ: تقویٰ کی اہمیت ۱۵، ۷؛ تقویٰ کی علامات ۱۷؛ تقویٰ کے اثرات ۱۹، ۱۳، ۱۲، ۱۰؛ تقویٰ کے درجات

۱۷، ۱۸، ۲۰؛ تقویٰ میں ثابت قدم رہنا ۹

جرم: جرم تحریم سے پہلے ۳؛ جرم ترک کرنے کے اثرات ۳

جوا: جوا تحریم سے پہلے ۲، ۵؛ جوا سے اجتناب ۳؛ جوا کا گناہ ۳؛ صدر اسلام میں جوا ۱۱

دنیوی وسائل: دنیوی وسائل سے استفادہ ۶

سزا: سزا سے نجات پانے کے اسباب ۱۰

شراب: شراب پینے کا گناہ ۳؛ شراب تحریم سے پہلے ۲، ۵؛ شراب سے اجتناب ۳؛ صدر اسلام میں شراب خوری ۱

عقیدہ: باطل عقیدہ ۶؛ عقیدہ میں تقویٰ کی رعایت ۷

عمل: نیک عمل کے اثرات ۲، ۵، ۱۰، ۱۳، ۱۹، ۲۲؛ عمل

کے مراتب ۸؛ نیک عمل میں استقامت ۹؛ نیک عمل میں تقویٰ کی مراعات ۷
 فلاح پانے والے: ۵ فلاح و نجات: فلاح و نجات کے اسباب ۲۲؛ فلاح و نجات کے موارد ۲۱
 قانون: قانون کی تاثیر کا دائرہ ۳
 قدر و قیمت کی تعیین: قدر و قیمت کی تعیین کا معیار ۱۳
 کھانے کی اشیاء: کھانے کی اشیاء سے استفادہ ۶
 گناہ: مغفرت گناہ کے اسباب ۱۲
 محبوبیت: محبوبیت کے اسباب ۱۹
 محسنین: محسنین کا مقام و مرتبہ ۱۶، ۱۸؛ محسنین کی محبوبیت ۱۸؛
 مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۱؛ مسلمانوں میں جو ۱، ۲؛ مسلمانوں میں شراب نوشی ۱، ۲
 مؤمنین: صالح مؤمنین ۵؛ صالح مؤمنین کا تقویٰ ۱۲؛ مؤمنین کی ذمہ داری ۷؛ مؤمنین کی مغفرت ۳؛ مؤمنین کی نجات ۵
 نیکی: نیکی کی اہمیت ۲۰؛ نیکی کی رغبت ۲۰

آیت ۹۳

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهُ أَيْدِيكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَخَافُهُ بِالْغَيْبِ فَمَن
 اَعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

ایمان والو! ان شکاروں کے ذریعہ تمہارا امتحان ضرور لے گا جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ جاتے ہیں تاکہ وہ
 یہ دیکھے کہ اس سے لوگوں کے غائبانہ میں بھی کون کون ڈرتا ہے پھر جو اس کے بعد بھی زیادتی کرے گا اس کے لئے
 دردناک عذاب ہے۔

۱۔ حج و عمرہ کیلئے روانہ ہونے والے مؤمنین کو آزمائش میں ڈالنے کے بارے میں خداوند متعال نے خبردار کیا ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا لیبلونکم اللہ بعد والی آیات کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ آزمائش ان لوگوں کیلئے ہوگی جو حج یا عمرہ کیلئے احرام باندھتے ہیں۔

۲۔ خداوند متعال خود ہی مؤمنین کو آزمائش میں ڈالتا ہے اور اس کیلئے مناسب ذرائع اور طریقہ کار کا انتخاب بھی خود ہی کرتا ہے۔ لیبلونکم اللہ بشیء من الصيد

۳۔ مؤمنین کی آزمائش کی اہمیت اور خداوند متعال کا اسکے بارے میں اہتمام۔ لیبلونکم اللہ "لیبلونکم" میں لام تاکید و قسم اور نون تاکید ثقیلہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ خداوند متعال نے مؤمنین کی آزمائش پر تاکید کی ہے اور کسی چیز کی تاکید، اس کی اہمیت پر دلالت کرتی ہے۔

۴۔ انواع و اقسام کے شکار خواہ وہ کسی ہتھیار کے بغیر ہاتھ لگ سکتے ہوں مثلاً پرندوں وغیرہ کے بچے خواہ وہ نیزے اور اس جیسے ہتھیار کے بغیر شکار نہ کیے جاسکتے ہوں، حج و عمرہ کے راہیوں کی آزمائش کا وسیلہ ہیں۔ لیبلونکم اللہ بشیء من الصيد تنالہ ایدیکم و رماحکم

۵۔ دنیوی جذبات اور ان کی جانب کشش امتحان خداوندی کا وسیلہ ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا لیبلونکم اللہ بشیء من الصيد

۶۔ عہد بعثت کے بعض مسلمان، خدا ترس جبکہ بعض دیگر خداوند متعال کے سامنے بے باک اور لاپرواہ قسم کے لوگ تھے۔ یا ایہا الذین آمنوا لیبلونکم ... لیعلم اللہ من یخافہ بالغیب

۷۔ خداوند متعال کی آزمائشوں کا مقصد خدا ترس مؤمنین کو گستاخ اور لاپرواہ لوگوں سے جدا اور علیحدہ کرنا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا ... لیعلم اللہ من یخافہ بالغیب خداوند متعال کا انسانوں کے ڈر و خوف سے آگاہ ہونے سے مراد اسے مستحق و ایجاد کرنا ہے، لہذا "لیعلم من یخافہ" کا معنی یہ ہوگا کہ مسلمانوں کی آزمائش کا مقصد یہ ہے کہ ان کی خدا ترسی واقع میں مستحق ہو جائے۔

۸۔ آزمائش الہی کا ایک مقصد حقیقی مؤمنین کو ایمان کے نام نہاد و عویداروں سے جدا کرنا ہے۔ یا ایہا الذین آمنوا لیبلونکم اللہ ... لیعلم اللہ من یخافہ بالغیب

۹۔ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ خداوند متعال سے ڈرنا حقیقی ایمان کی علامت ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا ... لیعلم الله من یخافه بالغیب صدر آیت میں تمام مؤمنین کو خطاب کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند عالم کے خوف سے محروم مسلمانوں پر بھی مؤمن کا اطلاق ہوتا ہے، لہذا صرف خدا ترس افراد ہی حقیقی ایمان سے بہرہ مند ہیں۔

۱۰۔ خلوت میں اور لوگوں کی نگاہوں سے دور رہ کر احکام خداوندی پر عمل کرنا خداوند عالم سے ڈرنے کی علامت ہے۔ لیعلم الله من یخافه بالغیب مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر استوار ہے کہ بالغیب کی "باء"، "فی" کے معنی میں ہو، کہ اس صورت میں غیب کا معنی لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہونا ہوگا۔

۱۱۔ قیامت اور اس کے دردناک عذاب پر ایمان و یقین خداوند متعال سے ڈرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کا باعث بنتا ہے۔ لیعلم الله من یخافه بالغیب بالغیب کی "بائی" سببیت کیلئے ہو سکتی ہے، اس بنا کے مطابق غیب سے مراد ایسے امور ہیں جو خوف خدا میں مبتلا شخص کی نگاہوں اور حواس سے پنہاں ہوں اور ان غیب اور پنہاں امور کے واضح ترین مصادیق میں سے قیامت اور عذاب آخرت ہے جو انسان میں خوف خداوندی پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

۱۲۔ مؤمنین کی آزمائش کا مقصد غیب (قیامت اور عذاب) پر ایمان و یقین رکھنے والوں کو ان لوگوں سے جدا اور مشخص کرنا ہے جو ایسا ایمان نہیں رکھتے۔ لیلونکم الله ... لیعلم الله من یخافه بالغیب قیامت اور آخرت کا عذاب اس وقت خوف خدا پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے جب انسان ان پر ایمان و یقین رکھتا ہو، لہذا خدا ترس لوگوں کو علیحدہ کرنا درحقیقت قیامت پر ایمان رکھنے اور اس پر یقین نہ رکھنے والوں کو ایک دوسرے سے جدا اور علیحدہ کرنا ہے۔

۱۳۔ خداوند متعال کی جانب سے خبردار کرنے کے باوجود اس کی حدود سے تجاوز کرنا دردناک عذاب کا باعث بنتا ہے۔ فمن اعتدي بعد ذلك فله عذاب الیم

۱۴۔ خداوند متعال سے خوف و ڈر اس کی حدود اور احکام سے تجاوز کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ لیعلم الله من یخافه بالغیب فمن اعتدي بعد ذلك

۱۵۔ خداوند متعال کے منع کرنے کے باوجود حالت احرام میں شکار کرنا دردناک عذاب کا باعث بنے گا۔

بشيء من الصيد ... فمن اعتدي بعد ذلك فله عذاب اليم بعد والي آيه شريفہ کے قرینہ کی بنا پر ممنوعہ شکار سے مراد وہ شکار ہے جو حالت احرام میں کیا جائے۔

۱۶۔ قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والے صرف اس صورت میں عذاب الہی سے دوچار ہوں گے جب احکام بیان اور حجت تمام کی جا چکی ہو۔ فمن اعتدي بعد ذلك فله عذاب اليم

۱۷۔ عمرہ حديبہ میں پیغمبر اکرم ﷺ اور مومنین کو آزمانے کی خاطر شکار کے قابل جنگلی جانوروں کو ان کے نزدیک کیا گیا۔ ليلونكم الله بشيء من الصيد تناله ايدىكم و رماحكم حضرت امام صادق ؑ اس آيه شريفہ کی توضیح میں فرماتے ہیں: (حشرت لرسول الله ﷺ في عمرة الحديبية الوحوش حتي نالتها ايدىهم و رماحهم) (۱) عمرہ حديبہ میں پیغمبر اکرم ﷺ کو آزمانے کی خاطر شکاری وحشی جانوروں کو ان سے نزدیک کیا گیا کہ ان کا شکار ہاتھوں اور نیزوں سے ممکن ہو۔

۱۸۔ جانوروں کے انڈوں اور بچوں کا حاجی کی دسترس اور شکار کے قابل جنگلی حیوانات کا اس کے تیر وغیرہ کی زد میں ہونا اسے آزمائش خداوندی میں ڈالنے کا ایک ذریعہ ہے۔ يا ايها الذين آمنوا ليلونكم الله بشيء من الصيد تناله ايدىكم و رماحكم مذکورہ بالا مطلب اس حدیث سے اخذ کیا گیا ہے جو آيه شريفہ کی توضیح میں نقل ہوئی ہے کہ: (ما تناله الا يدي البيض و الفراخ و ما تناله الرماح فهو ما لا تصل اليه الا يدي) (۲) یعنی ہاتھ میں آجانے والی چیزوں سے مراد جانور کے انڈے اور بچے ہیں اور وہ چیز جو ہاتھ میں نہ آئے اس سے مراد وہ جانور ہیں جو انسان کے تیر کی زد میں ہو۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ اور شکار کے جنگلی جانور ۱۷؛ آنحضرت ﷺ کا امتحان ۱۷

اتمام حجت: ۱۶

احرام: حالت احرام میں شکار کرنا ۱۵

اسلام: صدر اسلام کی تاریخ ۱۷

(۱) کافی ج ۴ ص ۳۹۶، ح ۱؛ نور الثقلين ج ۱ ص ۶۷۱ ح ۳۵۷۔

(۲) کافی ج ۴ ص ۳۹۷ ح ۴؛ تفسیر بہان ج ۱ ص ۵۰۲ ح ۳۔

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا خبردار کرنا ۱، ۱۳، ۱۵; اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرنا ۱۳، ۱۳; اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ۲، ۳;
اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش کا فلسفہ ۴، ۸

امتحان: امتحان کا فلسفہ ۱۲; امتحان کے ذرائع ۲، ۳، ۵، ۱۴، ۱۸; شکار کے ذریعے امتحان ۳; مادی وسائل کے ذریعے
امتحان ۵

ایمان: اغروی عذاب پر ایمان ۱۱، ۱۲; ایمان کی علامات ۹; غیب پر ایمان ۱۲; قیامت پر ایمان ۱۱، ۱۲
حاجی: حاجیوں کا امتحان ۱، ۳، ۱۸

حج: حج کے دوران جنگلی جانوروں کا شکار ۱۸; حج کے دوران شکار کرنا ۳، ۱۸
خلاف ورزی کرنے والے: خلاف ورزی کرنے والوں کی سزا ۱۶
خوف: خوف خدا ۶، ۷، ۹، ۱۳; خوف خدا کا پیش خیمہ ۱۱; خوف خدا کی علامات ۱۰
روایت: ۱۴، ۱۸

سزا: سزا کی شرائط ۱۶

شرعی فرضیہ: شرعی فرضیہ پر عمل ۱۰; شرعی فرضیہ پر عمل کا پیش خیمہ ۱۱
عذاب: عذاب کے اسباب ۱۳، ۱۵; عذاب کے درجات ۱۱، ۱۳، ۱۵
عمرہ: عمرہ حدیبیہ ۱۴

مسلمان: صدر اسلام کے مسلمان ۶

مؤمنین: مؤمنین کا امتحان ۲، ۱۲، ۱۴; مؤمنین کو تشخیص دینے کی روش ۷، ۸، ۱۲; مؤمنین کی اقسام ۴; مؤمنین کے
امتحان کی اہمیت ۳

آیت ۹۵

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلٌ ذَلِكُمْ صِيَامًا لِّيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴾.

ایمان والو حالت احرام میں شکار کو نہ مارو اور جو تم میں قصداً ایسا کرے گا اس کی سزا انہیں جانوروں کے برابر ہے جنہیں قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو عادل افراد کریں اور اس قربانی کو کعبہ تک جانا چاہئے یا مساکین کے کھانے کی شکل میں کفارہ دیا جائے یا اس کے برابر روزے رکھے جائیں تاکہ اپنے کام کے انجام کا مزہ چکھیں۔ اللہ نے گذشتہ معاملات کو معاف کر دیا ہے لیکن اب جو دوبارہ شکار کرے گا تو اس سے انتقام لے گا اور وہ سب پر غالب آنے والا اور بدلہ لینے والا ہے۔

- ۱۔ حالت احرام میں شکار کرنا حرام ہے۔ لا تقتلوا الصيد و انتم حرم
- "حرم"، حرام کی جمع ہے اور ان لوگوں کو کہا جاتا ہے، جو حج یا عمرہ کیلئے احرام باندھیں۔
- ۲۔ حرم (حرم مکہ) میں شکار کرنا حرام ہے۔ لا تقتلوا الصيد و انتم حرم بعض کا کہنا ہے کہ حرم، حرام کی جمع ہے، اور ان لوگوں کو کہا جاتا ہے، جو حرم (مکہ) میں داخل ہو چکے ہوں (لسان العرب)
- ۳۔ حرم (مکہ) میں نیز حالت احرام میں جان بوجھ کر شکار کرنا سزا اور جرمانہ (کفارہ) کا باعث بنتا ہے۔

و من قتله منكم متعمدا فجزاء مثل ما قتل من النعم ... او كفارة

۳۔ شکار کرنے کی سزا اور جرمانہ (کفارہ) یہ ہے کہ اس شکار کے مساوی ایک پالتو جانور (اونٹ، گائے اور بھیڑ) کی قربانی دی جائے۔ و من قتله ... فجزاء مثل ما قتل من النعم "نعم"، انعام کا مفرد ہے اور یہ اونٹ، گائے اور بھیڑ کو کہا جاتا ہے۔ "جزائی" ایسا بتداء ہے کہ جسکی خبر محذوف ہے یعنی "علیہ جزائی" اور کلمہ "مثل" "جزائی" کیلئے صفت ہے اور اس سے مراد یہ ہو سکتا ہے کہ قربانی کا جانور شکار کیے جانے والے جانور کے ساتھ جنس اور وزن یا قیمت کے لحاظ سے مساوی ہو اور "من النعم" جزاء کیلئے صفت یا حال ہے۔ حضرت امام صادق علیہ السلام مذکورہ آیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: فی النعامة بدنة و فی حمار وحش بقرة و فی الظبی شاة و فی البقرة بقرة ^(۱) یعنی شتر مرغ کا شکار کرنے پر اونٹ کی، جنگلی گدھے کا شکار کرنے پر گائے کی، ہرن کا شکار کرنے پر بھیڑ کی اور گائے کا شکار کرنے پر گائے کی قربانی دینا چاہیئے۔

۵۔ یہ تشخیص دینے کیلئے کیا جرمانہ اور کفارہ کے طور پر قربانی کیے جانے والا جانور شکار کیے جانے والے جانور کے ہم پلہ و مساوی ہے یا نہیں؟ دو عادل مسلمان مردوں کی گواہی اور رائے کی ضرورت ہے۔ یحکم به ذوا عدل منکم "بہ" کی ضمیر مثل کی طرف لوٹ رہی ہے اور کلمہ "ذوا" کہ جو ذو کا تثنیہ ہے، سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ گواہ دو مرد اور "منکم" سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہونے چاہیں۔

۶۔ موضوعات کی تعیین کیلئے دو مسلمان اور عادل مردوں کی رائے اور گواہی معتبر ہے۔ یحکم به ذوا عدل منکم ۷۔ غیر مسلم افراد میں عدالت کا ہونا ممکن ہے۔ ذوا عدل منکم مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے جب قید "منکم" قید احترازی ہو۔

۸۔ حالت احرام یا حرم (مکہ) میں شکار کرنے کی سزا اور جرمانہ (کفارہ) کے طور پر دیئے جانے والے جانور (اونٹ، گائے یا بھیڑ) کو درگاہ کعبہ میں پیش کیا جانا چاہیئے۔ فجزاء مثل ما قتل ... هديا بالغ الكعبة

۹۔ کفارہ کے طور پر دیئے جانے والے جانور کو صرف کعبہ کے ارد گرد ہی قربانی کرنا چاہیئے۔ هديا بالغ الكعبة مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ایک روایت سے بھی تائید ہوتی ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا: (من وجب عليه هدى في احرامه فله ان ينحره حيث شاء الافداء الصيد فان الله يقول هديا بالغ الكعبة)^(۱) یعنی جس پر حالت احرام میں کوئی قربانی واجب ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ جسے چاہے قربانی کمرے سوائے شکار کرنے کی بنا پر واجب ہونے والی قربانی کے، کیونکہ خداوند متعال نے فرمایا ہے کہ اس قربانی کو کعبہ کے نزدیک ہی ادا کرو۔

۱۰۔ قربانی دینا، مسکینوں کو کھانا کھلانا اور روزے رکھنا صرم میں یا حالت احرام میں شکار کی وجہ سے واجب ہونے والے ایسے کفارے ہیں، جن میں سے کوئی ایک اختیار کیا جاسکتا ہے۔ فجزاء مثل ما قتل من النعم ... او كفارة طعام مساكين او عدل ذلك صياماً مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق ﷺ سے منقول اس روایت سے بھی تائید ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (... و كل شيء من القرآن "او" فصاحبه بالخيار يختار ما يشاء...) ^(۲) یعنی قرآن کریم میں جہاں بھی کلمہ "او" استعمال ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو اختیار حاصل ہے کہ وہ جسے چاہے یہ فریضہ انجام دے، البتہ مطلب نمبر ۱۰ اور ۲۷ کے ذیل میں نقل ہونے والی "روایات آپس میں تعارض رکھتی ہیں اور اس کے حل کیلئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

۱۱۔ مسکینوں کیلئے تیار کیے جانے والے کھانے کی قیمت شکار کیے جانے والے جانور کے برابر ہونا چاہیئے۔
او كفارة طعام مساكين مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے جب "کفارة" ایک محذوف بتداء "ہی" کیلئے خبر ہو: لہذا اس بنا کے مطابق جملہ "ہی کفارة"، "من النعم" کے محل پر عطف ہے اور یہ درحقیقت "جزاء مثل ما قتل" کیلئے ایک اور صفت اور توضیح ہے، یعنی شکار کرنے والے کے کاندھوں پر شکار کے مساوی وہم پلہ سزا ہے کہ جو کفارہ کے عنوان سے مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔

۱۲۔ شکار کے کفارے کے طور پر رکھے جانے والے روزوں کی تعداد اتنی ہونا چاہیئے جتنی تعداد میں مساکین کو کھانا کھلانا چاہیئے۔ او كفارة طعام مساكين او عدل ذلك صياماً گزشتہ مطلب میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ شکار کی قیمت مساکین کو کھانا کھلا کر ادا کی جائے گی، لہذا اس بنا کی روشنی میں "او عدل ذلك صياماً" کا معنی یہ ہوگا کہ اگر مکلف کفارے کے طور پر روزے اختیار کرے تو اسے یہ دیکھنا چاہیئے کہ عام طور پر شکار کی قیمت کے ساتھ کتنے مسکینوں کو کھانا کھلایا جاسکتا ہے اور پھر اتنی تعداد میں اسے روزے رکھنے چاہئیں۔

حضرت امام باقر (ؑ) مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں فرماتے ہیں: (فان لم یکن عنده فلیصم بقدر ما بلغ لكل مسکین یوماً) (۱) یعنی اگر اس کے پاس کفارہ دینے کیلئے کچھ بھی نہ ہو تو اسے ہر مسکین کے طعام کے بدلے روزہ رکھنا پڑے گا۔

۱۳۔ شکار کے کفارے کے طور پر مسکینوں کو کھانا کھلانے سے قربانی کرنا زیادہ بہتر اور روزے رکھنے کی بجائے مسکینوں کو کھانا کھلانا زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔ فجزاء مثل ما قتل من النعم ... او كفارة طعام مساکین او عدل ذلك صیاماً مذکورہ بالا مطلب کا استفادہ قربانی کو اطعام سے پہلے اور اطعام کو روزے سے پہلے ذکر کرنے سے ہوتا ہے۔
۱۴۔ خداوند متعال کی جانب سے شکار کے کفاروں کی تشریع کا مقصد یہ ہے کہ مکلف آزار و اذیت کا مزہ چکھے۔
کفارة طعام مساکین ... لیذوق و بال امرہ

۱۵۔ خداوند متعال کی جانب سے معین شدہ سزاؤں کی مقدار گناہ کی مقدار سے کم ہے نہ زیادہ، بلکہ اس کے مساوی ہے۔ فجزاء مثل ما قتل ... لیذوق و بال امرہ

۱۶۔ خداوند متعال، حکم تحریم سے پہلے کیے جانے والے شکار کا گناہ معاف کر دے گا۔ لا تقتلوا الصيد و انتم حرم ... عفا الله عما سلف مورد بحث آیہ شریفہ میں حالت احرام میں کیے جانے والے شکار کیلئے دو حکم بیان ہوئے ہیں: ایک یہ کہ شکار کرنا حرام ہے جو شکاری کے گناہگار ہونے پر دلالت کرتا ہے اور دوسرا یہ کہ اس پر کفارہ لازمی ہے۔ اور جملہ "عفا الله عما سلف" ہر دو جہت کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے اور مذکورہ بالا مطلب پہلی جہت کی جانب اشارہ ہے۔
۱۷۔ کفارہ شکار کی تشریع سے پہلے کئے جانے والے شکار پر کوئی جرمانہ (کفارہ) نہیں ہے۔ فجزاء مثل ما قتل ... عفا الله عما سلف

۱۸۔ نیا بننے والا قانون پہلے کے اعمال پر نہیں بلکہ بننے کے بعد لاگو ہوتا ہے۔ عفا الله عما سلف
۱۹۔ حالت احرام میں کئی بار شکار کرنے سے کفارے کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوتا۔ و من عاد فینتقم الله منه کفارہ شکار کا حکم بیان کرنے کے بعد دوبارہ شکار کی صورت میں انتقام خداوندی کا تذکرہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ دوبارہ شکار کی سزا خداوند عالم کے غیض و غضب اور انتقام کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتی۔

۲۰۔ حالت احرام میں ایک سے زیادہ مرتبہ شکار کرنا خداوند متعال کے عذاب اور انتقام کا باعث بنتا ہے۔
و من عاد فينتقم الله منه مذکورہ بالا مطلب کی امام صادق عليه السلام سے منقول یہ روایت بھی تائید کرتی ہے کہ آپ عليه السلام نے فرمایا: (... اذا اصاب آخر فليس عليه كفارة و هو ممن قال الله عزوجل و من عاد فينتقم الله منه) ^(۱) یعنی اگر وہ دوبارہ شکار کرے تو پھر اس پر کوئی کفارہ نہیں ہوگا، بلکہ وہ خداوند متعال کی اس آیت کے زمرے میں آتا ہے، جس میں اس نے فرمایا ہے: جو دوبارہ شکار کرے، خدا اس سے انتقام لے گا۔

۲۱۔ گناہ پر بضد اور ڈٹے رہنا خداوند عالم کے عذاب اور انتقام کا باعث بنتا ہے۔ و من عاد فينتقم الله منه

۲۲۔ خداوند عزیز (ناقابل شکست فاتح) اور سخت انتقام لینے والا ہے۔ واللہ عزیز ذو انتقام

خداوند متعال نے اس لحاظ سے اپنے آپ کو انتقام کا مالک قرار دیا ہے کہ خداوند متعال کے عذاب اور انتقام کے علاوہ دوسروں کی سزائیں سخت ہونے پر بھی عقوبت نہیں کہلاتیں، اور یہ خدا کے شدید عذاب پر دلالت کرتا ہے۔

۲۳۔ خدا کی عزت اور انتقام لینے کو مد نظر رکھنا محرمات کو ترک کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ واللہ عزیز ذو انتقام

۲۴۔ حالت احرام میں کیئے جانے والے شکار کے کفارہ کے طور پر قربانی دیئے جانے والے حیوان کی قیمت سے روزوں کی تعداد معین کی جاتی ہے اور وہ یوں کہ پہلے یہ دیکھا جائے کہ اس حیوان کی قیمت سے کتنا کھانا دیا جاسکتا ہے اور پھر ہر چودہ چھٹانک کھانے کے مقابلے میں ایک روزہ رکھا جائے۔ كفارة طعام مساكين او عدل ذلك صياماً

مذکورہ آیہ شریفہ کی وضاحت میں حضرت امام صادق عليه السلام فرماتے ہیں: (يُثْمَن قِيَمَةَ الْهَدْيِ طَعَاماً ثُمَّ يَصُومُ كُلَّ يَوْمٍ ...) ^(۲) یعنی پہلے قربانی کیے جانے والے جانور کی قیمت لگائے اور پھر دیکھے کہ اس سے کتنا کھانا دیا جاسکتا ہے اور پھر ہر مد (چودہ چھٹانک) کھانے کے بدلے ایک روزہ رکھے۔

۲۵۔ حالت احرام میں شکار کے کفارے کے طور پر ساٹھ سے زیادہ روزے نہیں رکھے جائینگے، اگرچہ اس کے بدلے میں دیئے جانے والے کھانے کی مقدار کے مقابلہ میں روزوں کی تعداد اس سے زیادہ بنتی ہو۔ او عدل ذلك صياماً

مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں حضرت امام صادق عليه السلام سے روایت ہوئی ہے: (... ثُمَّ يَصُومُ

(۱) کافی ج ۴ ص ۳۹۴ ح ۲ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۷۸ ح ۳۸۸۔

(۲) کافی ج ۴ ص ۳۸۶ ح ۳؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۷۷ ح ۳۸۱۔

لکل مد یوماً، فاذا زادت الامداد علی شہرین فلیس علیہ اکثر منہ^(۱) یعنی وہ ہر مد (چودہ چھٹانک) کھانے کے بدلے میں ایک دن روزہ رکھے گا، اور جب کھانے کے بدلے میں روزوں کی تعداد ساٹھ (دوماہ) سے زیادہ ہو جائے تو پھر اسے ساٹھ سے زیادہ روزے رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

۲۶۔ حالت احرام میں شتر مرغ شکار کرنے کا کفارہ ایک اونٹ، جنگلی گدھا شکار کرنے کا کفارہ ایک گائے، ہرن کا کفارہ ایک بھیڑ، جبکہ جنگلی گائے کا کفارہ ایک گائے ہے۔ فجزاء مثل ما قتل من النعم مذکورہ آیہ شریفہ کی توضیح میں امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: (فی النعماء بدنة و فی حمار وحش بقرة و فی الظبی شاة و فی البقرة بقرة)^(۲) یعنی شتر مرغ شکار کرنے کا کفارہ ایک اونٹ، جنگلی گدھے کا کفارہ ایک گائے، ہرن کا کفارہ ایک بھیڑ اور جنگلی گائے کا کفارہ ایک گائے ہے۔

۲۷۔ حالت احرام میں شکار کا کفارہ قربانی ہے اور قربانی نہ کر سکنے کی صورت میں اس کی قیمت ادا کرنا چاہیئے۔ اور اگر اس کی قیمت بھی ادا کرنے سے عاجز ہو تو روزے رکھنے چاہئیں۔ فجزاء مثل ما قتل من النعم ... او كفارة طعام مساکین او عدل ذلك صیماً مذکورہ آیہ شریفہ کی توضیح میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ: (من اصاب صیداً و هو محرم فاصاب جزاء مثله من النعم اهداه و ان لم یجد هدیاً کان علیہ ان یتصدق بثلثه و اما قوله او عدل ذلك صیماً یعنی عدل الکفارة اذا لم یجد الفدية و لم یجد الثمن)^(۳) یعنی جب کوئی حالت احرام میں شکار کرے تو اسے اس کے مساوی ایک جانور قربانی کرنا چاہیئے، اگر وہ قربانی نہ دے سکے تو پھر اسے اس کی قیمت ادا کرنا چاہیئے اور جہاں تک اس ارشاد باری تعالیٰ کا تعلق ہے کہ اس کے بدلے روزے رکھے تو اس کا معنی یہ ہے کہ جب اس کے پاس قربانی کرنے کیلئے یا قیمت ادا کرنے کیلئے پیسے نہ ہوں تو اس کے بدلے کفارے کے طور پر روزے رکھنے چاہئیں۔ اخذ شدہ مطلب نمبر ۱۰، اور ۲۷ کے ذیل میں نقل ہونے والی دو روایات آپس میں تعارض رکھتی ہیں اور اس کے حل کیلئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔

احرام: احرام کے احکام ۱؛ احرام کے محرمات ۱؛ حالت احرام میں شکار کرنا ۱، ۳، ۱۹، ۲۰

احکام: ۱، ۲، ۳، ۵، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۹، ۲۶

(۱) کافی ج ۴ ص ۳۸۶ ح نور الثقلین ج ۱ ص ۶۷۷ ح ۲۳۸۱ تہذیب شیخ طوسی ج ۵ ص ۳۴۱ ح ۹۴ ب ۲۵؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۷۳ ح ۳۶۷۔

(۳) دعائم الاسلام ج ۱ ص ۳۰۷ بحار الانوار ج ۹۹، ص ۱۶۱، ح ۶۸۔

احکام کی تشریح کا فلسفہ ۱۳

اذیت: مطلوب اذیت ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا انتقام ۲۰، ۲۲، ۲۳; اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر ۱۶; اللہ تعالیٰ کی جانب سے سزائیں ۱۵; اللہ تعالیٰ کی عزت ۲۲، ۲۳; اللہ تعالیٰ کے انتقام کے اسباب ۲۱

جانور: پالتو جانور ۳

جزا و سزا کا نظام: ۱۵

حج: حج کی قربانی کی جگہ ۹; حج کے احکام ۳، ۱۹، ۲۳

حرم: حرم کے احکام ۲، ۳، ۱۲; حرم میں شکار کرنا ۲، ۳، ۱۴; حرم میں شکار کرنے کا گناہ ۱۶

روایت: ۹، ۱۰، ۱۲، ۲۰، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۷

شکار: حرام شکار ۱، ۲، ۱۶

عادل ہونا: غیر مسلم کا عادل ہونا ۷

عذاب: عذاب کے اسباب ۲۰، ۲۱

علم: علم کے اثرات ۲۳

قانون: قانون کی تاثیر کا دائرہ کار ۱۸

کعبہ: کعبہ کی قربانی ۸

کفارہ: تخری کفارہ ۱۰; جنگلی گائے کے شکار کا کفارہ ۲۶; جنگلی گدھے کے شکار کا کفارہ ۲۶; حالت احرام میں شکار

کمرنے کا کفارہ ۸، ۱۰، ۲۳، ۲۵، ۲۶، ۲۷; حرم میں شکار ۳، ۵، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴; شتر مرغ کے شکار کا کفارہ ۲۶;

کفارہ تشخیص دینے کا مرجع ۵; کفارہ کا اونٹ ۳، ۸، ۲۶; کفارہ کا روزہ ۱۰، ۱۲، ۲۳، ۲۵، ۲۷; کفارہ کا فلسفہ ۱۳; کفارہ کی بھیڑ ۳،

۸، ۲۶; کفارہ کی قربانی ۹، ۲۷; کفارہ کی قربانی کی قدر و قیمت ۳; کفارہ کے احکام ۵، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۹، ۲۵، ۲۶،

۲۷; کفارہ کے روزے کی قدر و قیمت ۱۳; کفارہ میں گائے ۳، ۸، ۲۶; بہرن شکار کرنے کا کفارہ ۲۶

گناہ: گناہ پر بضد رہنا ۲۱; گناہ کی بخشش ۱۶; گناہ کی سزا ۱۵

گواہی: گواہی میں اسلام کی شرط ۵، ۶؛ گواہی میں عادل ہونے کی شرط ۵، ۶

محرمات: ۲ محرمات ترک کرنے کا پیش خیمہ ۲۳

مسکین: مسکینوں کو کھانا کھلانا ۱۰، ۱۱؛ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی قدر و قیمت ۱۳

موضوعات: موضوعات کی تشخیص کا مرجع ۶

آیت ۹۶

﴿أَحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعاً لَّكُمْ وَلِلْسَيَّارَةِ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾

تمہارے لئے دریائی جانور کا شکار کرنا اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے کہ تمہارے لئے اور قافلوں کے لئے فائدہ کا ذریعہ ہے اور تمہارے لئے خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا ہے جب تک حالت احرام میں رہو اور اس خدا سے ڈرتے رہو جس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔

۱۔ حالت احرام میں سمندری جانوروں کا شکار جائز ہے۔ احل لکم صید البحر اس آیت شریفہ میں صید اسم مفعول (مصيد) کے معنی میں ہے، لہذا صید البحر کا مطلب سمندری جانور ہے اور ان پر صید کے اطلاق سے مراد ان جانوروں کا شکار ہے، واضح رہے کہ بحر سے مراد صرف سمندر نہیں، بلکہ دریا اور نہریں وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔

۲۔ شکار شدہ سمندری جانوروں کا گوشت کھانا محرم اور غیر محرم دونوں کیلئے جائز ہے۔ احل لکم صید البحر و طعامہ متاعاً لکم و للسیرۃ مذکورہ بالا مطلب میں "طعامہ" کی ضمیر "صید البحر" یعنی سمندری شکار کی جانب لوٹائی گئی ہے، لہذا اس بنا کے مطابق طعام سے مراد اس کا مصدری معنی ہے۔

۳۔ غیر محرم مسافروں کیلئے سمندری حیوانات کا شکار اور ان کا گوشت کھانا جائز ہے۔

احل لکم صید البحر و طعامه متاعاً لکم و للسیارة کلمہ "السیارة" کا معنی ایسا گروہ ہے جو چل رہا ہو کہ انہیں مسافروں سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۴۔ محرم اور غیر محرم دونوں کیلئے سمندری جانوروں پر مشتمل غذا استعمال کرنا جائز ہے۔

احل لکم صید البحر و طعامه متاعاً لکم و للسیارة مذکورہ بالا مطلب میں "طعامہ" کی ضمیر "البحر" کی جانب لوٹائی گئی ہے، اس بنا کے مطابق طعام کا معنی "مایوکل" ہے یعنی کھانے کیلئے استعمال ہونے والی چیزیں خواہ وہ شکار کے زمرے میں آتی ہوں یا نہ آتی ہوں۔

۵۔ سمندری جانوروں کا شکار اس صورت میں جائز ہے جب وہ تفریح و غیرہ کیلئے نہیں، بلکہ کسی استفادے کیلئے شکار کیے جائیں۔ احل لکم صید البحر و طعامه متاعاً لکم و للسیارة اگر "متاعاً" مفعول نہ ہو تو وہ شکار اور طعام کے جائز قرار دیئے جانے کی علت ہوگا اور نتیجتاً حکم حلیت کا دار و مدار اس پر ہوگا؟ لہذا سمندری شکار کو صرف استفادہ کیلئے جائز قرار دیا گیا ہے۔

۶۔ سمندروں میں بہت سے ایسے وسائل موجود ہیں، جن سے انسان استفادہ کر سکتے ہیں۔ متاعاً لکم و للسیارة

۷۔ محرم پر زینی جانوروں کا شکار حرام ہے۔ و حرم علیکم صید البر ما دتم حرمًا

مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "صيد" اپنے مصدری معنی میں استعمال ہوا ہو اس صورت میں "صيد البر" سے مراد "صيد حیوان البر" ہوگا، یعنی خشکی کے جانوروں کا شکار۔

۸۔ حالت احرام میں شکار کیے گئے صحرائی جانور کا گوشت کھانا حرام ہے اگرچہ محرم نے اسے شکار نہ کیا ہو۔

احل لکم صید البحر و طعامه ... و حرم علیکم صید البر مذکورہ بالا مطلب میں کلمہ "صيد" کو اسم مفعول (شکار کیے گئے حیوان) کے معنی میں لیا گیا ہے۔ اور یہ معنی اعم ہے یعنی خواہ خود محرم نے شکار کیا ہو یا کسی اور نے۔

۹۔ تقویٰ کی پابندی اور محرمات سے اجتناب لازمی ہے۔ واتقوا الله

مورد بحث آیہ شریفہ نیز گذشتہ آیات کہ جو بعض محرمات الہی کی وضاحت کر رہی ہیں، کو ملحوظ رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر "اتقوا الله" سے مراد محرمات سے اجتناب کرنا ہے۔

۱۰۔ حالت احرام میں صحرائی جانوروں کا شکار اور ان کا گوشت کھانا عدم تقویٰ پر دلالت کرتا ہے۔
و حرم علیکم صید البر ما دمت حرمًا و اتقوا الله "حرم علیکم... کے قرینہ کی بنا پر" اتقوا" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک مصداق حالت احرام میں شکار سے اجتناب کرنا ہے۔

۱۱۔ احکام خداوندی پر عمل (حلال و حرام کی مراعات کرنا) تقویٰ کے زمرے میں آتا ہے۔
احل لکم صید البحر ... حرم علیکم صید البر ما دمت حرمًا و اتقوا الله

۱۲۔ قیامت کے دن یقیناً لوگوں کو ان کے ٹھکانوں سے نکال کر بارگاہ خداوندی میں اکٹھا کیا جائے گا۔
الذی الیہ تحشرون "حشر" کا معنی کسی گروہ کو ان کے ٹھکانے سے اٹھا کر نکال باہر کرنا ہے (مفردات راغب)
۱۳۔ میدان حشر میں یہ مشخص کیا جائے گا کہ لوگوں نے کس حد تک احکام خداوندی کی پابندی کی ہے۔
احل لکم ... حرم علیکم صید البحر ما دمت حرمًا و اتقوا الله الذی الیہ تحشرون

۱۴۔ خداوند متعال نے دینی احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو متنبہ کیا ہے۔
واتقوا الله الذی الیہ تحشرون جملہ "الیہ تحشرون" کا مقصد ان لوگوں کو دھمکی دینا ہے جو تقویٰ کی پابندی نہ کرتے ہوئے احکام خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

۱۵۔ وہ صحرائی پرندے جو سمندر میں انڈے دیتے ہیں، لیکن خشکی میں تولید نسل کرتے ہیں، خشکی کے جانوروں میں شمار ہوتے ہیں اور محرم پران کا شکار حرام ہے۔ و حرم علیکم صید البحر ما دمت حرمًا
مذکورہ آیہ شریفہ کی توضیح میں حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے: (...وما كان من طير يكون في البر و بیض في البحر و يفرخ في البر فهو من صید البر ...) ^(۱) یعنی ان صحرائی پرندوں کا شمار بھی خشکی کے حیوانات میں ہوتا ہے جو انڈے تو سمندر میں دیتے ہیں لیکن نسل خشکی پر بڑھاتے ہیں...

۱۶۔ خشکی و دریا دونوں پر باہم زندگی بسر کرنے والے کا شکار محرم پر حرام اور کفارے کا باعث بنتا ہے۔ حرم علیکم صید البر ما دمت حرمًا حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: (كل شيء يكون اصله في البحر و يكون في البر و البحر فلا ينبغی للمحرم ان يقتله فان قتله فعليه الجزاء كما قال الله عزوجل) ^(۲) یعنی ہر وہ حیوان جو کبھی دریا اور کبھی خشکی میں زندگی بسر کرتا ہے لیکن اس کا اصلی ٹھکانہ دریا ہو تو

(۱) بحار الانوار ج ۹۹ ص ۱۵۹ ح ۵۷ (۲) کافی ج ۴ ص ۳۹۳ ح ۲ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۷۹ ح ۳۹۲

محرم کیلئے اسے شکار کرنا جائز نہیں ہے اگر وہ اسے شکار کرے گا تو فرمان خداوندی کے مطابق اس پر کفارہ ہے۔
احرام: احرام کے محرمات ۱۵، ۱۶؛ حالت احرام میں سمندری جانور کا شکار کرنا ۱، ۲؛ حالت احرام میں شکار کرنا ۷،

۸، ۱۰، ۱۵، ۱۶

احکام: ۱، ۲، ۳، ۳، ۵، ۷، ۸، ۱۰، ۱۶

اقتصاد: اقتصادی منابع ۶

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی دھمکی ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کے حضور ۱۲

انسان: انسان کا محسور ہونا ۱۲

تقویٰ: تقویٰ کی اہمیت ۹؛ تقویٰ کے موارد ۱۱

حج: حج کے احکام ۱، ۲، ۷

حرم: حرم میں شکار کرنا ۳

روایت: ۱۵، ۱۶

سمندر: سمندر کے فوائد ۶

شرعی فرضیہ: شرعی فرضیہ پر عمل ۱۱، ۱۳

شکار: پرندے کا شکار ۱۵؛ تفریح کیلئے شکار ۵؛ جائز شکار ۱، ۲، ۳؛ حرام شکار ۷، ۱۵، ۱۶؛ خشکی کے شکار ۷، ۸، ۱۰، ۱۵
زمین اور سمندر دونوں پر زندگی گزارنے والے کا شکار ۱۶؛ سمندری شکار ۳، ۵؛ شکار کے احکام ۷

عدم تقویٰ: عدم تقویٰ کے موارد ۱۰

قیامت: قیامت کے دن حساب کتاب ۱۳؛ قیامت کے دن حقائق کا ظاہر ہونا ۱۳

کھانے کی اشیاء: کھانے کی اشیاء کے احکام ۱، ۲، ۳، ۳، ۵، ۸، ۱۰؛ کھانے کی حرام اشیاء ۸؛ کھانے کی حلال اشیاء ۵

مباحات: ۱، ۲، ۳، ۳، ۵

محرمات: محرمات ۷، ۸؛ محرمات سے اجتناب ۹

مخالفین: مخالفین کو دھمکی ۱۳

آیت ۹۷

﴿جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَاماً لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ ذَلِكَ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾

اللہ نے کعبہ کو جو بیت الحرام ہے اور محترم مہینے کو اور قربانی کے عام جانوروں کو اور جن جانوروں کے گلے میں پٹہ ڈال دیا گیا ہے سب کو لوگوں کے قیام و صلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے تاکہ تمہیں یہ معلوم رہے کہ اللہ زمین و آسمان کی ہر شے سے باخبر ہے اور وہ کائنات کی ہر شے کا جاننے والا ہے۔

۱۔ انسانی زندگی کے قیام اور استحکام میں کعبہ کا بڑا اہم کردار ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس مذکورہ بالا مطلب کی حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول اس روایت سے بھی تائید ہوتی ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: (جعلها الله لدينهم و معيشتهم) ^(۱) یعنی خدا نے کعبہ کو انسانوں کی دین اور دنیوی زندگی کیلئے بنایا ہے۔

۲۔ کعبہ کو بارگاہ خداوندی میں خاص احترام اور بلند مقام و منزلت حاصل ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام
۳۔ کعبہ اور حرام مہینوں کی حرمت محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس و الشهر الحرام

۴۔ لوگوں کے قوام کیلئے کعبہ کو مرکز قرار دینا، ان پر خداوند متعال کا لطف ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس آیہ شریفہ کا لب و لہجہ بندوں پر خداوند متعال کے لطف و کرم کی حکایت کرتا ہے۔

۵۔ معاشروں کے قوام اور پائیداری میں کعبہ اور حرام

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱، ص ۳۴۶، ح ۲۱۱؛ تفسیر بہان، ج ۱، ص ۵۰۵، ح ۱۔

مہینوں کا کردار انسانوں کی جانب سے ان کی حرمت محفوظ رکھنے پر موقوف ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس

۶۔ کعبہ کسی خاص صنف یا قبیلہ کے لوگوں کے ساتھ مختص نہیں بلکہ تمام لوگوں کیلئے ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس

۷۔ معاشروں کے قوام اور استواری میں حرام مہینوں اور حج کی نشانی اور بغیر نشانی والی قربانیوں کا خاص کردار ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ ... قیاماً للناس و الشهر الحرام والهدی والقلائد "الشهر الحرام" اور اس کے بعد والے کلمات "الکعبۃ" پر عطف ہیں اور درحقیقت یہ بھی "جعل" کیلئے مفعول اول ہیں، جبکہ اس کا مفعول دوم یعنی "قیاماً للناس" ماقبل قرینہ کی بنا پر حذف ہو گیا ہے۔

۸۔ معاشروں کے قوام و ثبات میں حج بہت زیادہ تاثیر رکھتا ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ ... قیاماً للناس و الشهر الحرام والهدی والقلائد کعبہ، ہدی اور قلائد کے قرینہ کی بنا پر حرام مہینے کو اس لئے معاشرے کیلئے قوام کا سبب قرار دیا گیا کیونکہ مناسک حج اس مہینے میں انجام دیئے جاتے ہیں لہذا "قیاماً للناس" درحقیقت مناسک حج کا نتیجہ ہے۔

۹۔ جو حج معاشروں کے قوام اور استوار ہونے کا سبب نہ بنے وہ حقیقی حج نہیں ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس

۱۰۔ معاشرے کے قوام و استحکام میں حرام مہینوں اور حج کی قربانی کی نسبت کعبہ کا کردار زیادہ مؤثر اور بنیادی ہے۔ جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاماً للناس و الشهر الحرام والهدی والقلائد کعبہ کو پہلے ذکر کرنا نیز "الشهر الحرام" کی نسبت "قیاماً للناس" کو حذف کر دینا اس پر دلالت کرتا ہے کہ حرام مہینے اور قربانی حج وغیرہ، کعبہ کے ذریعے معاشروں کے استحکام کیلئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۱۱۔ معاشرے کے استحکام و استوار ہونے میں کعبہ، حرام مہینے اور قربانی کے کردار اور تاثیر کو بیان کرنے کا ایک مقصد یہ ہے کہ انسان خداوند متعال کے وسیع علم سے آگاہ ہو جائیں۔ جعل اللہ ... ذلک لتعلموا ان اللہ یعلم ما فی السموات و ما فی الارض ممکن ہے "ذلک" ذکر شدہ مطالب کے بیان کی جانب اشارہ ہو، یعنی خداوند متعال نے کعبہ کے ایجاد کرنے اور اس سے مربوط احکام کا فلسفہ بیان کیا ہے تاکہ انسان جان لیں کہ خداوند متعال کے افعال اور احکام عالمانہ اور بلند اہداف کے حامل ہیں اور اسے وہ خدا کے وسیع علم کی علامت سمجھیں۔

۱۲۔ اہل ایمان کا حرمت کعبہ کے تحفظ اور مناسک حج کی انجام دہی کے سائے میں ایک مستحکم و استوار معاشرہ تک دسترسی حاصل کرنا ان کے لئے خداوند عالم کے وسیع علم سے آگاہ ہونے کا باعث بنتا ہے۔ جعل الله ... ذلك لتعلموا ان الله يعلم ما في السموات و ما في الارض مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "ذلک" مذکورہ حقائق کے بیان کی جانب نہیں بلکہ خود حقائق کی جانب اشارہ ہو، یعنی جب انسان کعبہ اور حرام مہینوں کے احترام، اور ان کے مناسک کی انجام دہی کے سائے میں ایک مستحکم و استوار معاشرے تک رسائی حاصل کر لیں، تو ان کیلئے یہ حقیقت واضح و روشن ہو جائیگی کہ خداوند متعال وسیع علم کا مالک ہے۔

۱۳۔ خداوند متعال آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز سے آگاہ ہے۔ ان الله يعلم ما في السموات و ما في الارض ۱۳۔ مناسک حج کی انجام دہی کیلئے زمین کے تمام نقاط میں سے صرف کعبہ کا انتخاب اس بات کی علامت ہے کہ خداوند متعال آسمانوں اور زمین کے نظام سے آگاہ ہے۔ جعل الله الكعبة ... ذلك لتعلموا ان الله يعلم ما في السموات و ما في الارض کعبہ کا وجود اور اس کی خصوصیات کا آسمانوں اور زمین کے بارے میں خداوند عالم کی آگاہی کے ساتھ گہرا تعلق ہے، اور اس سے ذہن میں یہ احتمال پیدا ہوتا ہے کہ مذکورہ آیہ شریفہ کعبہ کی علاقائی اور جغرافیائی خصوصیات کی جانب اشارہ کر رہی ہے۔

۱۵۔ محکم و استوار معاشرے تک رسائی کیلئے مناسک حج کی انجام دہی اور کعبہ کو قابل احترام شمار کرنے کے فرمان کا سرچشمہ خداوند متعال کا وسیع علم ہے۔ جعل الله الكعبة ... ذلك لتعلموا ان الله يعلم ما في السموات و ما في الارض چونکہ معاشرے کے استحکام و استوار ہونے میں کعبہ، حرام مہینوں اور قربانی کے مؤثر کردار کی جانب توجہ انسان کو علم خداوندی کی طرف راہنمائی کرتی ہے، لہذا یہ بات یقینی ہے کہ اس ہدف و مقصد کیلئے انہیں وضع کرنا عالمانہ فعل ہے۔

۱۶۔ آسمان متعدد ہیں۔ يعلم ما في السموات

۱۷۔ خداوند متعال اپنے بندوں کیلئے مستحکم اور استوار معاشرے کا خواہاں ہے۔ جعل الله الكعبة البيت الحرام قياماً للناس

۱۸۔ دینی تعلیمات کے زیر سایہ استحکام پانے اور استوار ہونے والا معاشرہ خداوند متعال اور اس کی صفات سے آشنائی اور شناخت کیلئے آمادہ ہوتا ہے۔

قیاماً للناس ... يعلم ما فی السموات و ما فی الارض و ان الله بكل شیء علیم مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "ذلک"، "قیاماً للناس" کی طرف اشارہ ہو، یعنی یہ جو خداوند متعال ثابت و استوار معاشرہ دیکھنا چاہتا ہے، اس کا ہدف و مقصد یہ ہے کہ انسانوں کیلئے خدا کی معرفت اور اس کے اسماء و صفات سے آگاہی کے اسباب فراہم ہو جائیں۔

۱۹۔ صرف وہی احکام کی تشریح کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جو عالم ہستی کے اسرار سے بخوبی آگاہ ہو۔
جعل الله الکعبة البیت الحرام قیاماً للناس ... و ان الله بكل شیء علیم کعبہ کی تشریحی خصوصیات، حرام مہینوں، قربانی، دوسرے مناسک حج اور ان کی بیان شدہ حکمتوں کو خداوند متعال کے وسیع علم کے بارے میں آگاہی کا سبب قرار دیا گیا ہے اور یہ معنی اس صورت میں متحقق ہو سکتا ہے جب اس طرح کے قوانین کی تشریح اس کے علاوہ کسی اور کے بس کی بات نہ ہو۔

۲۰۔ کوئی چیز خداوند متعال کے وسیع علم کے دائرے سے باہر نہیں ہے۔ و ان الله بكل شیء علیم
۲۱۔ خانہ خدا کو بیت اللہ الحرام قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں مشرکین کا داخلہ ممنوع ہے۔ جعل الله الکعبة البیت الحرام حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ آپ علیہ السلام نے کعبہ کو بیت اللہ الحرام کا نام دینے کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں فرمایا: (لانه حرم علی المشرکین ان یدخلوه) ^(۱) یعنی اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین کا اس میں داخل ہونا حرام ہے۔

آسمان: آسمان کا نظام ۱۳؛ آسمانوں کا متعدد ہونا ۱۶

احکام: احکام کی تشریح ۱۹

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا علم ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵، ۲۰؛ اللہ تعالیٰ کا لطف ۳؛ اللہ تعالیٰ کی مشیت ۱۷؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر ۱۵

بیت اللہ الحرام: ۲۱

حج: حج کی قربانی کے فوائد ۷، ۱۰، ۱۱؛ حج کے اثرات ۸، ۹، ۱۲

حرام مہینے: حرام مہینوں کا تقدس ۵، ۳؛ حرام مہینوں کے فوائد ۷، ۵، ۱۱، ۱۰

(۱) علل الشرائع ص ۳۹۸ ح ۱ ب ۱۳۹ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۸۰ ح ۴۰۱۔

حرم: حرم کے احکام، ۲۱

دین: دین اور عینیت ۱۸

روایت: ۲۱، ۱

زمین: زمین کا نظام ۱۳

زندگی: قوام زندگی کے اسباب ۳، ۱

علم: علم کا پیش خیمہ ۱۲؛ علم کی اہمیت ۱۹؛ علم کے اثرات ۱۱

عمومی گھر: ۶

قانون سازی: قانون سازی کی شرائط ۱۹

کعبہ: کعبہ کا تقدس ۲، ۳، ۵، ۱۲، ۱۳، ۱۵؛ کعبہ کا کردار ۱، ۳، ۵، ۱۰، ۱۱، ۱۲؛ کعبہ کا مقام ۶؛ کعبہ کی اسم گذاری ۲۱

محرمات: ۲۱

مشرکین: مشرکین اور کعبہ ۲۱

معاشرہ: پسندیدہ معاشرہ ۱۸؛ معاشرے کا استحکام ۱۵، ۱۶؛ معاشرے کے استحکام کا پیش خیمہ ۱۲؛ معاشرے کے استحکام

کے اسباب ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱؛

معرفت خدا: معرفت خدا کا پیش خیمہ ۱۸

مقدس مقامات: ۵، ۲

مؤمنین: مؤمنین اور معاشرہ ۱۲

آیت ۹۸

﴿اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَأَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾

یاد رکھو خدا سخت عذاب کرنے والا بھی ہے اور غفور و رحیم بھی ہے۔

۱۔ خداوند متعال کی سزا اور اس کا عذاب بہت شدید اور سخت ہوگا۔ ان الله شديد العقاب

۲۔ کعبہ اور حرام مہینوں کی ہتک حرمت خداوند متعال کے شدید اور سخت عذاب کا باعث بنتی ہے۔

جعل الله الكعبة البيت الحرام ... اعلمو ان الله شديد العقاب گذشتہ آیہ شریفہ کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو سخت عذاب کی دھمکی دی گئی ہے ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو گذشتہ آیات میں بیان ہونے والے مطالب اور احکام کی مخالفت کریں، مذکورہ بالا مطلب میں انہیں لوگوں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے اور بعد والے مطالب میں دوسرے موارد بھی ذکر کیے جائیں گے۔

۳۔ حج کی قربانی اور اس کے احکام کی خلاف ورزی خداوند متعال کے سخت عذاب کا باعث بنتی ہے۔
والشهر الحرام، والهدى والقلائد ... اعلمو ان الله شديد العقاب

۴۔ مناسک حج اور خدا کے احکام و قوانین کو بے مقصد خیال کرنا خداوند عالم کے سخت عذاب کا باعث بنتا ہے۔
جعل الله الكعبة البيت الحرام قياماً للناس ... اعلمو ان الله شديد العقاب

۵۔ خداوند عالم غفور (بہت زیادہ بخشنے والا) اور رحیم (نہایت مہربان) ہے۔ و ان الله غفور رحيم

۶۔ خداوند متعال کے سخت عذاب سے چھٹکارا صرف مغفرت و رحمت الہی کے زیر سایہ ہی ممکن ہے۔
اعلموا ان الله شديد العقاب و ان الله غفور رحيم

۷۔ لوگوں کو احکام خداوندی کے نفاذ پر آمادہ کرنے کیلئے قرآن کریم نے جو روشیں اختیار کی ہیں، ان میں سے ایک انذار اور تبشیر (ڈرانے اور خوشخبری دینے) کی روش ہے۔ اعلمو ان الله شديد العقاب و ان الله غفور رحيم

۸۔ کعبہ اور حرام مہینوں کی حرمت محفوظ رکھنا خداوند عالم کی رحمت و مغفرت سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتا ہے۔
جعل الله الكعبة البيت الحرام قياماً للناس ... و ان الله غفور رحيم گذشتہ آیت ایسے مصادیق کی نشان دہی کر رہی ہے جو خداوند متعال کی مغفرت اور رحمت سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ اور ان میں من جملہ وہ لوگ بھی شامل ہیں جو کعبہ اور حرام مہینوں کی حرمت محفوظ رکھتے ہیں۔ بعد والے مطالب میں دوسرے موارد بیان کیے جائیں گے۔

۹۔ قربانی کرنا اور اس کے احکام پر عمل کرنا خداوند متعال

کی مغفرت اور رحمت سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتا ہے۔ والہدی والقلائد ... و ان الله غفور رحيم

۱۰۔ حج کی تمام خصوصیات کے ساتھ ادائیگی خداوند متعال کی مغفرت اور رحمت سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتی

ہے۔ جعل الله الكعبة البيت الحرام قياماً للناس ... و ان الله غفور رحيم

۱۱۔ انسان کو ہمیشہ اپنے گناہوں پر خوفزدہ اور خداوند عالم کی رحمت و مغفرت کا امیدوار رہنا چاہیئے۔

اعلموا ان الله شديد العقاب و ان الله غفور رحيم

۱۲۔ کعبہ اور صرام مہینوں کی ہتک حرمت اور حکم قربانی سے روگردانی کرنے والوں کو خداوند عالم کی مغفرت و

رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ جعل الله الكعبة البيت الحرام ... ان الله شديد العقاب و ان الله غفور رحيم

۱۳۔ خداوند متعال کے عذاب اور رحمت و مغفرت کو مد نظر رکھنا دینی احکام پر عمل پیرا ہونے اور ناپسندیدہ و ناروا

اعمال سے اجتناب کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ و اعلموا ان الله شديد العقاب و ان الله غفور رحيم

احکام کی بخوبی وضاحت کے بعد خداوند متعال کے سخت عذاب اور اس کی رحمت و مغفرت کا تذکرہ کرنے کا مقصد یہ

ہے کہ مخاطبین میں اوامر خدا پر عمل پیرا ہونے اور اس کی نافرمانی سے اجتناب کرنے کی راہ ہموار ہو۔

احکام: احکام کا فلسفہ ۳

اسماء و صفات: رحيم ۵؛ غفور ۵

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی بخشش ۶، ۸، ۱۱، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے اسباب ۹، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی جانب سے سزائیں

۱؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت ۶، ۸، ۱۱، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اسباب ۹، ۱۰

انذار: انذار کے اثرات ۷

بخشش: بخشش کے اسباب ۸

بشارت: بشارت کے اثرات ۷

تربیت: تربیت میں انذار ۷؛ تربیت میں بشارت ۷

حج: حج کا فلسفہ ۳: حج کی قربانی ۳، ۱۲: حج کے اثرات ۱۰

حرام مہینے: حرام مہینوں کا تقدس ۲، ۱۲: حرام مہینوں کی بے حرمتی ۲، ۱۲: حرام مہینوں کے تقدس کو محفوظ رکھنا ۸

خوف: خوف اور امید ۱۱: گناہ سے خوف ۱۱

ذکر: خدا کی بخشش کا ذکر ۱۳: ذکر کے اثرات ۱۳: رحمت خداوندی کا ذکر ۱۳: عذاب خداوندی کا ذکر ۱۳

شرعی فریضہ: شرعی فرضیہ پر عمل کا پیش خیمہ ۴، ۱۳

عذاب: عذاب سے نجات کے اسباب ۶: عذاب کے اسباب ۲، ۳، ۴: عذاب کے مراتب ۲، ۳، ۴

عمل: ناپسندیدہ عمل سے اجتناب ۱۳

قربانی: قربانی کے فوائد ۹

کعبہ: کعبہ کا تقدس ۲، ۱۲: کعبہ کی بے حرمتی ۲، ۱۲: کعبہ کے تقدس کو محفوظ رکھنا ۸

آیت ۹۹

﴿مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ﴾

اور رسول پر تبلیغ کے علاوہ کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور اللہ جن باتوں کا تم اظہار کرتے ہو یا چھپاتے ہو سب سے باخبر ہے۔

۱۔ پیغمبر اکرم ﷺ کا فرضہ لوگوں کو اپنی رسالت قبول کرنے پر مجبور کرنا نہیں بلکہ صرف اپنا پیغام ان تک پہنچانا

ہے۔ ما علی الرسول الا البلاغ

۲۔ خداوند متعال انسانوں کے اعمال و کردار اور ان کی نیتوں اور اسرار سے بخوبی آگاہ ہے۔

واللہ یعلم ما تبدون و ما تکتمون مذکورہ بالا مطلب میں "ما تبدون" کی انسان کے اعمال و کردار سے تفسیر کی گئی ہے،

کہ جو بیرونی پہلو پر دلالت کرتا ہے اور "ما تکتمون" کی انسان کی نیتوں اور اسرار سے تفسیر کی گئی ہے کہ جو اس کے اندرونی پہلو پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ خداوند متعال انسان کے آشکار اور پنہاں سب اعمال سے آگاہی رکھتا ہے۔

واللہ یعلم ما تبدون و ما تکتُمون مذکورہ بالا مطلب میں "ما تبدون" کی انسان کے آشکار اعمال و کمردار سے جبکہ "ما تکتُمون" کی ان اعمال اور کردار سے تفسیر کی گئی ہے جو وہ خلوت میں اور لوگوں کی آنکھوں سے دور انجام دیتا ہے۔

۴۔ انسان کے پنہاں و آشکار اعمال اور نیتوں کا حساب کتاب ہوگا اور اسے خداوند متعال کی جانب سے جزا و پاداش دی جائے گی۔ واللہ یعلم ما تبدون و ما تکتُمون خداوند متعال انسان کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہے، اور اس کی وضاحت کا مقصد بندوں کو خبردار کرنا ہے کہ ان کے اعمال و کمردار اور نیتوں اور اسرار کا حساب و کتاب ہوگا، اور ان کے مطابق انہیں لازمی پاداش یا سزا دی جائیگی۔

۵۔ خلوت میں شکار کے احکام اور اس کے کفارے سے بے اعتنائی برتنا اور لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو کر کعبہ اور حرام مہینوں کی بے حرمتی کرنا بارگاہ خداوندی میں واضح و آشکار ہے۔ واللہ یعلم ما تبدون و تکتُمون گذشتہ آیات کی روشنی میں "ما تکتُمون" کے مورد نظر مصادیق میں سے ایک مصداق وہ افعال اور اعمال ہیں جن کی جانب مذکورہ بالا مطلب میں اشارہ ہوا ہے۔

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کی ذمہ داری کا دائرہ کار ۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا علم ۵؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ۲، ۳؛ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حساب لینا ۴؛ اللہ تعالیٰ کے حضور ۵

انسان: انسان کا عمل ۳

حرام مہینے: حرام مہینوں کی بے حرمتی ۵

حرم: حرم میں شکار ۵

عمل: عمل کی جزا ۳؛ عمل کی سزا ۴

کعبہ: کعبہ کی ہتک حرمت ۵

کفارہ: شکار کا کفارہ ۵

نیت: نیت کا علم ۲؛ نیت کی جزا ۳؛ نیت کی سزا ۴

ہدایت: ہدایت پانے میں اختیار ۱

آیت ۱۰۰

﴿قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

پیغمبر آپ کہہ دیجئے کہ خبیث اور پاکیزہ برابر نہیں ہو سکتے چاہے خبیث کی کثرت اچھی ہی کیوں نہ لگے لہذا صاحبان عقل اللہ سے ڈرتے رہو شاید کہ تم اس طرح کامیاب ہو جاؤ۔

۱۔ برے اور ناپاک افراد کبھی بھی اچھے اور پاک لوگوں کے ہم پلہ نہیں ہو سکتے۔ قل لا يستوی الخبیث والطیب

۲۔ حلال اور حرام چیزوں کی قدر و قیمت کا آپس میں موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ لا يستوی الخبیث و الطیب

گذشتہ آیات کی روشنی میں بعض علماء نے حرام چیزوں کو خبیث کا جبکہ حلال چیزوں کو طیب کا مورد نظر مصداق قرار دیا ہے۔

۳۔ اشیاء کی حرمت اور حلیت کا ایک معیار ان کا ناپاک اور پاک ہونا ہے۔ لا يستوی الخبیث والطیب

۴۔ پلید اور ناپاک اشیاء کے بہت زیادہ تعجب آور ہونے کی وجہ سے ان سے لگاؤ اور ان پر فریفتہ ہونے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ لا يستوی ... و لو اعجبك كثرة الخبیث

۵۔ مختلف اشیاء کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا ایک معیار ان کا پاک و ناپاک ہونا ہے۔ قل لا يستوی الخبیث والطیب و لو اعجبك كثرة الخبیث

۶۔ اکثریت نہ تو کسی چیز کی حقانیت کا معیار ہے اور نہ اس کی برتری اور اہمیت کا۔ لا يستوی الخبیث و الطیب و لو اعجبك كثرة الخبیث

۷۔ ناپاک اشیاء سے اجتناب اور پاک اشیاء کی جانب میلان کے ذریعے تقویٰ کی پابندی لازمی ہے۔

لا يستوى الخبيث والطيب و ... فاتقوا الله

۸۔ صرف اہل خرد پاک اور ناپاک اشیاء کے برابر و مساوی نہ ہونے سے آگاہ اور پاک اشیاء کی قدر و قیمت اور برتری سے آشنا ہیں، اگرچہ وہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔ لا يستوى الخبيث والطيب ... فاتقوا الله يا اولي الالباب

اگرچہ پاک چیزوں کی جانب رجحان اور ناپاک اشیاء سے اجتناب کے ذریعے تقویٰ کی پابندی کرنا تمام لوگوں کا فریضہ ہے، لیکن اس کے باوجود صرف اہل خرد کو مخاطب کرنا اس بات کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے کہ صرف صاحبان عقل و خرد ہی پاک و ناپاک اشیاء کی پہچان اور پاک چیزوں کی قدر و قیمت اور برتری اگرچہ وہ بہت کم ہی ہو اس کے ادراک پر قادر ہیں۔

۹۔ عقل و خرد پاک و ناپاک اشیاء کی پہچان اور پاک چیزوں کی برتری اور قدر و قیمت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔

لا يستوى الخبيث والطيب ... فاتقوا الله يا اولي الالباب

۱۰۔ صرف اہل خرد ہی میں ناپاک اشیاء سے دوری اختیار کرنے اور پاک چیزوں کی جانب رجحان کا پیش خیمہ ہے۔

لا يستوى الخبيث والطيب ... فاتقوا الله يا اولي الالباب

۱۱۔ صرف صاحبان عقل و خرد میں ہی تقویٰ کی پابندی کا امکان پایا جاتا ہے۔ فاتقوا الله يا اولي الالباب

اگرچہ تقویٰ پر کاربند رہنا تمام لوگوں کا فریضہ ہے لیکن خداوند متعال نے صرف صاحبان عقل و خرد کو مخاطب قرار دے کر اس نکتہ کی جانب اشارہ کیا ہے کہ صرف اہل خرد و فکر میں ہی تقویٰ کی پابندی ناپاک اشیاء سے اجتناب اور پاک چیزوں کی جانب جھکاؤ کا امکان پایا جاتا ہے۔

۱۲۔ ناپاک اشیاء اور برائیوں کی جانب جھکاؤ کم عقلی اور نادانی کی علامت ہے۔ لا يستوى الخبيث والطيب ... فاتقوا

الله يا اولي الالباب

۱۳۔ تقویٰ اور پرہیزگاری، زیرکی اور عقلمندی کے مساوی اور اس سے ہم آہنگ ہے۔ فاتقوا الله يا اولي الالباب

۱۴۔ تقویٰ اختیار کرنا لازمی ہے خواہ معاشرے کی اکثریت اسے قبول کرتی ہو یا نہ۔ و لو اعجبك كثرة الخبيث فاتقوا الله

يا اولي الالباب کلمہ خبیث اور طیب، ناپاک اور پاک اشیاء کے علاوہ برے اور اچھے اشخاص کو بھی شامل

ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں قرینہ "فاتقوا اللہ" کی بنا پر طیب اور خبیث اشخاص سے مراد متقی اور بے تقویٰ لوگ ہوں گے۔

۱۵۔ خداوند عالم کے حرام و حلال کی مراعات کرنا تقویٰ ہے۔ لا یستوی الخبیث والطیب ... فاتقوا اللہ مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ گذشتہ آیات کے قرینہ کی بنا پر خبیث اور طیب کا مورد نظر مصداق خدا کے حرام و حلال ہوں۔

۱۶۔ تقویٰ فلاح و نجات کا پیش خیمہ ہے۔ فاتقوا اللہ ... لعلکم تفلحون

۱۷۔ پلید و ناپاک اشیاء سے اجتناب اور پاک چیزوں کی جانب جھکاؤ فلاح و نجات تک پہنچنے کا پیش خیمہ ہے۔ لا یستوی الخبیث والطیب ... لعلکم تفلحون

۱۸۔ صاحبان عقل و ضرر کی فلاح و نجات صرف تقویٰ کے زیر سایہ ممکن ہے۔ فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون

۱۹۔ خداوند متعال کی طرف سے تقویٰ اختیار کرنے کے حکم کا ایک ہدف و مقصد یہ ہے کہ انسان فلاح و نجات پائیں۔ فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون

احکام: احکام کا معیار ۳

اقلیت: اقلیت کی قدر و قیمت ۸

اکثریت: اکثریت کی قدر و قیمت ۶، ۱۳

اللہ تعالیٰ: اوامر اللہ تعالیٰ کا باہدف ہونا ۱۹؛ اوامر اللہ تعالیٰ کا فلسفہ ۱۹

تقویٰ: تقویٰ کا پیش خیمہ ۱۱، ۱۳؛ تقویٰ کا فلسفہ ۱۹؛ تقویٰ کی اہمیت ۴، ۱۳، ۱۹؛ تقویٰ کی قدر و قیمت ۱۵، ۱۷، ۱۸

تقویٰ کے اثرات ۱۶، ۱۸، ۱۹؛ تقویٰ کے موارد ۱۵

جہالت: جہالت کی علامات ۱۲

حق: حق تشخیص دینے کا معیار ۶

حلال: حلال کا معیار ۳؛ حلال چیزوں کی قدر و قیمت ۲؛ حلال چیزوں کی مراعات کی اہمیت ۱۵

خبائث: خبائث سے اجتناب کرنا ۳، ۴، ۱۰، ۱۴؛ خبائث کی تشخیص کے عوامل ۹؛ خبائث کی قدر و قیمت ۱، ۳، ۵، ۸؛ خبائث کی طرف میلان ۱۲

دین: دینی تعلیمات کا فلسفہ ۱۹

رجحانات: رجحانات کا معیار ۳؛ ناپسندیدہ رجحانات ۳

زیرکی: زیرکی اور تقویٰ ۱۳

طببات: طببات تشخیص دینے کے معیار ۹؛ طببات کی قدر و قیمت ۱، ۳، ۵، ۸، ۹؛ طببات کی طرف میلان ۴، ۱۰، ۱۴
عقل: عقل کا کردار ۹، ۱۱

عقلمند: عقلمندوں کی نجات ۱۸؛ عقلمندوں کے فضائل ۸، ۱۰، ۱۱

غور و فکر: غور و فکر اور تقویٰ ۱۳؛ غور و فکر کے اثرات ۸، ۱۳؛ غور و فکر نہ کرنے کی علامات ۱۲

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا: قدر و قیمت کا اندازہ لگانے کا معیار ۱

قدر و قیمت معلوم کرنا: قدر و قیمت معلوم کرنے کا معیار ۵، ۶

معرفت: معرفت کے وسائل ۹

موازنہ: موازنہ کا معیار ۳؛ موازنہ کی قدر و قیمت ۲؛ موازنہ کی مراعات کرنے کی اہمیت ۱۵

موجودات: موجودات کی قدر و قیمت ۳، ۵

نجات: نجات کا پیش خیمہ ۱۶، ۱۷؛ نجات کے اسباب ۱۸، ۱۹

نجات یافتہ لوگ: ۱۸

آیت ۱۰۱

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدَّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبَدَّ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ﴾

ایمان والو ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو تم پر ظاہر ہو جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر فرزول قرآن کے وقت دریافت کر لو گے تو ظاہر بھی کر دی جائیں گی اور اب تک کی باتوں کو اللہ نے معاف کر دیا ہے کہ وہ بڑا بخشنے والا اور برداشت کرنے والا ہے۔

۱۔ خداوند متعال نے بعض دینی احکام اور معارف کے بارے میں کچھ نہیں کہا، اور انہیں لوگوں کیلئے بیان نہیں کیا ہے۔ لا تسئلوا عن اشیاء ... عفا اللہ عنہا جملہ شرطیہ "ان تبد لکم تسؤلکم" اشیاء کیلئے صفت ہے اور جملہ "عفا اللہ عنہا" اس بات کی علامت ہے کہ بیان کی گئی یہ اشیاء ایسے احکام اور معارف نہیں ہیں جن کے بارے میں خدا نے کچھ نہ کہا ہو اور انہیں واضح کیے بغیر چھوڑ دیا ہو، بنا بریں "لا تسئلوا" کا معنی یہ ہوگا کہ ان دینی احکام، معارف اور مسائل کے بارے میں سوال نہ کرو جن کو خداوند عالم نے بیان نہیں فرمایا، کیونکہ ان سے آگاہی تمہارے لئے مشکل کا باعث بنے گی۔

۲۔ خداوند متعال نے اپنی جانب سے بیان نہ کیے

جانے والے معارف اور احکام کے بارے میں سوال کرنے سے منع کیا ہے۔ لا تسئلوا عن اشیاء ... عفا اللہ عنہا "عفو" کا لغوی معنی چھپانا ہے اور اشیاء کو چھپانے سے مراد انہیں بیان نہ کرنا ہے، اور "وان تسئلوا عنہا حین ینزل القرآن" کے قرینے کی بنا پر اشیاء سے مراد وہ مسائل ہیں جو ہدف قرآن (انسانیت کی ہدایت) کے زمرے میں آتے ہیں، یعنی احکام والہی معارف مراد ہیں، اور بعد والی آیہ شریفہ کہ جو ان اشیاء کے انکار کی وجہ سے بعض لوگوں کو کافر قرار دیتی ہے اس بات کی تائید کرتی ہے کہ اشیاء سے مراد معارف الہی ہیں۔

۳۔ بعض مجہول اشیاء کا علم اور معرفت نامطلوب اور

نقصان دہ اثرات کا حامل ہوتا ہے۔ لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم

۳۔ انسانی معاشرہ کی مصلحت کی وجہ سے خداوند متعال نے بعض حقائق کو بیان نہیں فرمایا۔

لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم

۵۔ انسان اپنی حس جستجو کو معتدل بنانے کا پابند ہے۔ لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم

۶۔ بعض احکام کی انجام دہی کا مشکل ہونا ان کی تشریح کی راہ میں مانع بنا ہے۔ لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم

... عفا اللہ عنہا اگر معاف کی جانے والی اشیاء سے مراد احکام الہی ہوں تو مکلفین کی پریشانی سے مراد یہ ہوگا کہ ان احکام کی انجام دہی بہت مشکل ہے۔

۷۔ خداوند متعال نے نزول قرآن کریم کے وقت لوگوں کی جانب سے اٹھائے جانے والے سوالات کے جواب دیئے ہیں، اگرچہ وہ انہیں ناگوار ہی گزرے ہوں۔ لا تسئلوا عن اشیاء ... و ان تسئلوا عنہا حین ینزل القرآن تبدلکم

چونکہ "عنها" کی ضمیر "ان تبدلکم تسؤکم" سے توصیف شدہ اشیاء کی جانب لوٹ رہی ہے۔ لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگرچہ وہ اشیاء اور احکام مکلفین پر مشکل اور سخت ہونے کی وجہ سے بیان نہیں ہوئے لیکن پھر بھی نزول قرآن کے وقت جب کوئی سوال ہو تو اس کا جواب دیا جائیگا۔

۸۔ نزول وحی کا وقت اور حالت ایک خاص خصوصیت کے حامل ہیں۔ و ان تسئلوا عنہا حین ینزل القرآن تبدلکم

۹۔ قرآن کریم تدریجی طور پر آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہے۔ ان تسئلوا عنہا حین ینزل القرآن تبدلکم

اگر قرآن کریم تدریجی نہیں بلکہ دفعی طور پر ایک ہی دفعہ نازل ہوا ہو تو پھر اس کے نزول کے وقت سوال جواب کا امکان نہیں رہتا۔

۱۰۔ اہل ایمان پر ان احکام کے بارے میں کوئی شرعی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی، جن کا قرآن و سنت میں جواب نہیں

آیا۔ لا تسئلوا عن اشیاء ... عفا اللہ عنہا

۱۱۔ بعض احکام بیان نہ کرنا اور لوگوں کو ان کا مکلف قرار نہ دینا خدا کے عفو و درگزر کا ایک جلوہ ہے۔

لا تسئلوا عن اشیاء ... عفا اللہ عنہا و اللہ غفور حلیم جب بھی فعل "عفا"، "عن" کے ذریعے متعدی ہو تو عن کیلئے

ایک محذوف متعلق فرض کیا جاتا ہے

یعنی "عفی صارفاً عنه" (مفردات راغب)۔ اور خدا کا شرعی ذمہ داری عائد کرنے سے صرف نظر کرنا اپنے بندوں پر فضل و کرم کرنے کے زمرے میں آتا ہے، چنانچہ آیت کے ذیل میں خداوند متعال کی غفور کے ساتھ توصیف کرنا اسی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔

۱۲۔ خداوند متعال غفور (بہت زیادہ بخشنے والا) اور حلیم (بردبار) ہے۔ واللہ غفور حلیم

۱۳۔ خداوند متعال بیجا سوالوں کی تحریم سے پہلے ان پر مترتب ہونے والے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔
لا تسئلوا عن اشیاء ... واللہ غفور حلیم بے جاقسم کے سوالات سے منع کرنے کے بعد خداوند متعال کی غفور کہہ کر توصیف کرنا اس مطلب کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جو نہی آنے سے پہلے اس طرح کے سوالات اٹھاتے رہے۔

۱۴۔ خداوند متعال اپنے بندوں کے ساتھ بردباری سے کام لیتا ہے اور انہیں اپنی خطاؤں سے باز آجانے کی مہلت دیتا ہے۔ واللہ غفور حلیم مذکورہ بالا مطلب غفور اور حلیم کے درمیان موجود ارتباط سے اخذ ہوتا ہے، یعنی خداوند متعال گناہگاروں کو جلدی سزا نہیں دیگا بلکہ انہیں اپنے لئے مغفرت خداوندی کے حصول کے اسباب فراہم کرنے کی مہلت دیگا۔

احکام: احکام کی تبیین ۱، ۱۱؛ احکام کی تشریح کا معیار ۶؛ احکام کی تشریح کے موانع ۶
اسماء و صفات: حلیم ۱۲؛ غفور ۱۲

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا حلم و بردباری ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی مہلت ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کے نواہی ۲

انسان: انسان کی ذمہ داری ۵؛ انسان کی مصلحت ۳

حقائق: حقائق کی تبیین ۳

حس جستجو: حس جستجو کو معتدل رکھنا ۵

دین: دین کی مہول اشیاء کے بارے میں سوال کرنا ۲؛ دینی تعلیمات کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان ۱

سختی: سختی کے اثرات ۶

سنت: سنت کا کردار ۱۰

سوال: بے جا سوال کا گناہ ۱۳; حرام سوال ۱۳; سوال اور جواب ۷; ممنوعہ سوال ۲

شرعی فرضیہ: شرعی فرضیہ کا آسان ہونا ۶; شرعی فرضیہ کا دائرہ کار ۱۰، ۱۱

قرآن کریم: قرآن کریم کا تدریجی نزول ۹; قرآن کریم کا نقش و کردار ۷; قرآن کریم کا نزول ۱۰

گناہ: گناہ سے پشیمانی ۱۲; گناہ کی بخشش ۱۳

لوگ: لوگوں کی ناراضگی و ناراحتی کی قدر و قیمت ۷

مجموعات: مجموعات کے علم کے اثرات ۳

مومنین: مومنین کی شرعی ذمہ داریاں ۱۰

نقصان: نقصان کے اسباب ۳

وحی: نزول وحی کا وقت ۸

آیت ۱۰۲

﴿قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّن قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ﴾

تم سے پہلے والی قوموں نے بھی ایسے ہی سوالات کئے اور اس کے بعد پھر کافر ہو گئے۔

۱۔ تمام ادیان میں خداوند متعال نے بیان نہ کیے جانے والے احکام کے بارے میں سوال اور جستجو کرنے سے منع

کیا ہے۔ لا تسئلوا عن اشیاء ... قد سألها قوم من قبلکم

۲۔ گذشتہ بعض افراد نے بھی خداوندی کو نظر انداز کرتے ہوئے دین میں بیان نہ ہونے والے احکام تک رسائی حاصل

کرنے کی کوشش کی۔ قد سألها قوم

۳۔ دین میں بیان نہ کیے جانے والے احکام کے متعلق

گذشتہ امتوں کے سوالات کی وجہ سے یہ احکام ان کیلئے وضع کیے گئے۔ قد سا لھا قوم من قبلکم ثم اصبحوا بھا کافرین
۳۔ گذشتہ امتوں کے بعض افراد نے بیان شدہ دینی احکام و تعلیمات سے آگاہ ہونے کے بعد انہیں تسلیم نہیں کیا اور
ان کے بارے میں کفر اختیار کیا۔ قد سا لھا قوم من قبلکم ثم اصبحوا بھا کافرین

۵۔ امتوں کی جانب سے بعض احکام کے قبول کرنے سے انکار اور انہیں انجام نہ دینے کی وجہ سے خداوند متعال نے
انہیں بیان نہیں کیا۔ لا تسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم ... ثم اصبحوا بھا کافرین

۶۔ قانون ساز افراد کیلئے ایسے قواعد و ضوابط اور قوانین بنانے سے گریز کرنا لازمی ہے جن پر معاشرہ پابند نہیں رہ سکتا۔
لا تسئلوا عن اشیاء ... قد سا لھا قوم من قبلکم ثم اصبحوا بھا کافرین

۷۔ انسان کیلئے ایسی ذمہ داریاں قبول کرنے سے اجتناب کرنا لازمی ہے جن پر میدان عمل میں پابند نہ رہ سکے۔
لا تسئلوا عن اشیاء ... ثم اصبحوا بھا کافرین

۸۔ گذشتہ افراد کے انجام سے عبرت لینا ضروری ہے۔ قد سا لھا قوم ... ثم اصبحوا بھا کافرین

۹۔ تعلیمات اور حقائق کی تبیین کیلئے قرآن کریم نے جن روشوں سے استفادہ کیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہر مسئلہ
کیلئے عینی نمونے پیش کیے ہیں۔ لا تسئلوا ... قد سا لھا قوم من قبلکم ثم اصبحوا بھا کافرین

احکام: احکام کو مجمل رکھنے کا فلسفہ ۵؛ احکام کی تشریح کے اسباب ۳

ادیان: ادیان کی تعلیمات ۱

اسلاف: اسلاف سے عبرت لینا ۸

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کے نواہی ۱، ۲

امت: امتوں کی نافرمانی ۵؛ گذشتہ امتوں کے کافر افراد ۳؛ گذشتہ امتیں اور دین ۲

انتظام و انصرام: انتظام و انصرام کی شرائط ۷

تاریخ: تاریخ کے فوائد ۸

تعلیم: تعلیم کی روش ۹; تعلیم کے دوران نمونہ پیش کرنا ۹

دین: دین کی بیان نہ ہونے والی اشیاء کے بارے میں سوال ۱، ۲، ۳; دینی تعلیمات سے روگردانی ۳، ۵; دینی تعلیمات کی

تبیین ۹

ذمہ داری: ذمہ داری قبول کرنے کی شرائط ۷

سوال: سوال کے اثرات ۳

قانون سازی: قانون سازی کی شرائط ۶

لوگ: لوگوں کی رائے کی قدر و قیمت ۶

آیت ۱۰۳

﴿ مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ وَلَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴾

اللہ نے بحیرہ، سائبہ، وصیلہ، اور حام کا کوئی قانون نہیں بنایا۔ یہ جو لوگ کافر ہو گئے ہیں وہ اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں اور ان میں اکثر بے عقل ہیں۔

۱۔ خداوند متعال نے بحیرہ (کان کئی اونٹنی) سائبہ (کھلی پھرنے والی اونٹنی) وصیلہ (وہ جڑواں بھیڑ جس کے ساتھ ایک مینڈھے نے جنم لیا ہو) اور حام (وہ اونٹ جس کے صلب سے دس اونٹ پیدا ہوتے ہوں) کے بارے میں کوئی مخصوص حکم صادر نہیں کیا۔ ما جعل الله من بحيرة و لا سائبة و لا وصيلة و لا حام

بعد والی آیت شریفہ میں موجود "قالوا حسبنما وجدنا..." کے قرینہ کی بنا پر "ما جعل الله من بحيرة..." سے مراد یہ ہے کہ خداوند متعال نے مذکورہ حیوانات کے بارے میں کوئی مخصوص احکام وضع نہیں کیے، کیونکہ عہد بعثت کے کفار اور ان کے آبا و اجداد میں معروف

تھا کہ بحیرہ وغیرہ کے مخصوص احکام ہیں۔

۲۔ زمانہ جاہلیت کے کفار بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کے بارے میں احکام کے وضع کئے جانے کو خداوند متعال کی جانب منسوب کرتے تھے۔ ما جعل الله ... و لكن الذين كفروا يفترون على الله الكذب

۳۔ خداوند متعال پر افتراء باندھنا کفر کی علامات میں سے ہے۔ و لكن الذين كفروا يفترون على الله الكذب
اگر "الذين كفروا" عنوان مشیر (اشارہ کرنے والا) نہ رکھتا ہو تو جملہ "لكن الذين كفروا" کفار کی ایک خصوصیت کی جانب اشارہ ہوگا۔

۴۔ بحیرہ (وہ اونٹنی جو اپنی ماں کی پانچویں اولاد ہو) کے مخصوص احکام، بدعت اور زمانہ جاہلیت کے کفار کی جانب سے خدا پر باندھے جانے والے افتراء کے زمرے میں آتے ہیں۔ ما جعل الله من بحيرة ... و لكن الذين كفروا يفترون

لسان العرب نے مذکورہ معنی بعض اہل لغت سے نقل کیا ہے، زمانہ جاہلیت میں اسی طرح کی اونٹنی کے کان چیر ڈالتے تھے تاکہ کوئی نہ تو اس پر سوار ہو اور نہ اسے پانی پینے یا چرنے سے روکے، نیز اسے ہلاک کرنے کی کوشش نہ کرے۔

۵۔ زمانہ جاہلیت میں رائج خرافاتی نظریات اور خدا پر باندھی جانے والی افتراء اور تہمتوں میں سے ایک یہ تھی کہ سائبہ (دس اونٹنیوں کو جنم دے چکنے والی اونٹنی) کو آزاد چھوڑ دینا لازمی ہے۔ ما جعل الله من بحيرة و لا سائبة ... و لكن

الذين كفروا يفترون "سائبہ" کا مذکورہ معنی قاموس المحيط میں بیان ہوا ہے، اور زمانہ جاہلیت کے لوگوں کے نزدیک اس کا حکم بھی وہی تھا جو بحیرہ کا تھا، حضرت امام صادق عليه السلام کے معنی کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (ان اهل

الجاهلية كانوا ... اذا ولدت (الناقة) عشرا جعلوها سائبة و لا يستحلون ظهرها و لا اكلها ...) ^(۱) یعنی زمانہ جاہلیت میں جب کوئی اونٹنی دس دفعہ بچہ جنم دیتی تو وہ اسے سائبہ قرار دے کر کھلا چھوڑ دیتے اور اس پر سوار ہونا یا اس کا گوشت

کھانا جائز نہیں سمجھتے تھے۔

۶۔ وصیلہ (وہ مادہ بھیڑ جس کے ساتھ ایک سینڈھے نے جنم لیا ہو) کے مخصوص احکام بدعت اور زمانہ جاہلیت کے کفار کی جانب سے خدا پر باندھی جانے والی افتراءوں کے زمرے میں آتے ہیں۔ ما جعل الله من ... و لا وصيلة و لكن

الذين كفروا يفترون زمانہ جاہلیت میں اگر ایک بھیڑ دو بچے ایک نر اور دوسرا مادہ جنم دیتی تو وہ نر سینڈھے کو فسخ کرنا حرام قرار دیتے ہوئے اس کے ساتھ پیدا ہونے

والے مادہ بچے کو وصیلہ کا نام دیتے تھے، یعنی وہ بھیڑ جس کی عاقبت اپنے ہمزاد کے ساتھ بندھی ہوئی ہے، اور اسی بنا پر اسے بتوں کیلئے قربانی نہیں کیا جاتا، حضرت امام صادق علیہ السلام وصیلہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (ان اهل الجاهلیۃ کانوا اذا ولدت الناقۃ ولدین فی بطن قالوا: وصلت، فلا یستحلون ذبحھا ولا اکلھا...) ^(۱) یعنی جب زمانہ جاہلیت میں کوئی اونٹنی دو جڑواں بچے جنم دیتی تو وہ کہتے کہ اس نے گرہ لگادی ہے، اور پھر اس کا ذبح کرنا اور گوشت کھانا حرام قرار دے دیتے...

۷۔ حام (یعنی وہ اونٹ جس کے صلب سے دس اونٹ پیدا ہوئے ہوں) کے خاص احکام زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی ایجاد کردہ بدعتوں اور خدا پر باندھی جانے والی افتراءوں کے زمرے میں آتے ہیں۔ ما جعل اللہ من ... و لا حام و لكن الذین کفروا یفترون زمانہ جاہلیت کے عرب بدو اس طرح کے اونٹ پر سوار ہونے سے گریز کرتے تھے اور اسے کہیں سے بھی پانی پینے اور چرنے سے نہیں روکتے تھے۔

۸۔ ایسے خرافاتی نظریات و افکار اور احکام کے خلاف مقابلہ کرنا لازمی ہے جن کی خدا کی جانب جھوٹی نسبت دی گئی ہو۔ ما جعل اللہ ... و لكن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب

۹۔ کسی قسم کی توجیہ بھی دین میں بدعت ایجاد کرنے کا جواز فراہم نہیں کر سکتی۔ ما جعل اللہ من بحیرۃ ... و لكن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب بحیرہ وغیرہ کی بیان کردہ خصوصیات کو مد نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بدعت گزار مختلف توجیہات کے ذریعے مختلف احکام وضع کر کے انہیں خدا کی جانب منسوب کر دیتے تھے، مثلاً یہ کہ ہم اس سے حیوانات کا تحفظ کرتے ہیں، یا یہ کہ چونکہ وہ شربخش اور مفید ہیں لہذا ایک طرح کے تقدس کے حامل ہیں۔ لیکن اس کے باوجود خداوند متعال نے انہیں باطل اور ناقابل قبول قرار دیا ہے، اور اس سے واضح ہوتا ہے کہ اگرچہ افتراء اور بدعتیں بہت خوبصورت قسم کی توجیہات سے مزین و آراستہ ہوں لیکن، وہ ناروا اور کفر آمیز احکام کے زمرے میں آتی ہیں۔

۱۰۔ صرف خداوند متعال پر اعتقاد اور ایمان انسان کو کفار کے زمرے سے نکالنے کیلئے کافی نہیں ہے۔

و لكن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب خدا پر افتراء باندھنے کا لازمہ یہ ہے کہ افتراء باندھنے والا خدا کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اور جملہ "لکن الذین کفروا..." سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ بدعت گزار خدا پر اعتقاد رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ کافر ہیں۔

۱۱۔ دین اور دینداری کے نام پر اپنے آپ کو یا دوسروں کو خدا کی حلال اشیاء سے محروم کرنا حرام اور ناپسندیدہ فعل ہے۔ ما جعل الله من بحيرة ... و لكن الذين كفروا يفترون على الله الكذب

۱۲۔ عہد بعثت کے اکثر کفار بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کے بارے میں رائج احکام کو خدا کے احکام خیال کرتے تھے۔ ما جعل الله من بحيرة ... يفترون على الله الكذب و اكثرهم لا يعقلون

۱۳۔ عہد بعثت کے بہت کم کفار بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حام کے بارے میں رائج احکام کی طرف داری کے باوجود اس بات سے آگاہ تھے کہ یہ احکام بدعت ہیں اور ادیان الہی میں ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔
و لكن الذين كفروا يفترون على الله الكذب و اكثرهم لا يعقلون

۱۴۔ لوگوں کی جہالت، کم عقلی اور کوتاہ فکری زمانہ جاہلیت کے کافر معاشرے میں افتراء اور بدعتوں کے رائج ہونے کا بڑا سبب تھی۔ و لكن الذين كفروا يفترون على الله الكذب و اكثرهم لا يعقلون

۱۵۔ زمانہ جاہلیت کے بدعت گزار معاشرے میں عقلمند لوگوں کی تعداد بہت ہی کم تھی۔ و اكثرهم لا يعقلون

۱۶۔ معاشرے میں اکثریت کا صاحب عقل و خرد اور اہل فکر و نظر ہونا اس معاشرے میں بدعتوں اور خرافات کے رواج پانے کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے۔

و لكن الذين كفروا يفترون على الله الكذب و اكثرهم لا يعقلون

افتراء: افتراء باندھنے کے اسباب ۱۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ پر افتراء ۲، ۳، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۱۲

اونٹ: اونٹ کے احکام ۱، ۲، ۳، ۷، ۵، ۱۲، ۱۳

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۰؛ ایمان کے متعلقات ۱۰؛ خدا پر ایمان ۱۰

بحیرہ: بحیرہ کے احکام ۱، ۲، ۳، ۱۲، ۱۳

بدعت:

بدعت کا حرام ہونا ۹؛ بدعت کے موانع ۱۶

بھیڑ: بھیڑ کے احکام ۱، ۲، ۶، ۱۲، ۱۳

جہالت: جہالت کے اثرات ۱۳

حامي: حامي کے احکام ۱، ۲، ۴، ۱۲، ۱۳

خرافات: خرافات کا مقابلہ کرنا ۸؛ خرافات کے موانع ۱۶

دنیوی وسائل: ۱۱

دین: دین میں بدعت ایجاد کرنا ۹

روایت: ۵، ۶

زمانہ جاہلیت: زمانہ جاہلیت کا معاشرہ ۱۳، ۱۵؛ زمانہ جاہلیت کے بدعت گزار ۱۵؛ زمانہ جاہلیت کے علماء کی اقلیت ۱۵؛

زمانہ جاہلیت کے کفار ۲، ۳، ۶، ۷؛ زمانہ جاہلیت میں رائج بدعتوں کے اسباب ۱۳

زہد: حرام زہد ۱۱

سائبہ: سائبہ کے احکام ۱، ۲، ۵، ۱۲، ۱۳

عمل: ناپسندیدہ عمل ۱۱

غور و فکر: غور و فکر کے اثرات ۱۶

کفار: ۱۰

صدر اسلام کے کفار ۱۲، ۱۳؛ کفار کی افتراء و تہمتیں ۲، ۳، ۵، ۶، ۷، ۱۲

کفر: کفر کی علامات ۳

محرمات: ۱۱

وصیلہ: وصیلہ کے احکام ۱، ۲، ۶، ۱۲، ۱۳

آیت ۱۰۳

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ قَالُوا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أُولَٰئِكَ كَانُوا لَآ يَعْلَمُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ﴾.

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے نازل کئے ہوئے احکام اور اس کے رسول کی طرف آؤ تو کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہی کافی ہے جس پر ہم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا ہے۔ چاہے ان کے آباء و اجداد نہ کچھ سمجھتے ہوں اور نہ کسی طرح کی ہدایت رکھتے ہوں۔

۱۔ خداوند متعال نے کفار کو قرآن کریم اور رسول خدا ﷺ کی اطاعت و پیروی کی دعوت دی ہے۔
و اذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله و الى الرسول

۲۔ انسان کی قدر و قیمت اور بلند مقام و منزلت کا حصول قرآن کریم اور رسول خدا ﷺ کی اطاعت و پیروی سے ممکن ہے۔ و اذا قيل لهم تعالوا کلمہ "تعالوا" کا مصدر "علو" ہے جس کا معنی بلند و بالا ہے، اور ممکن ہے کہ اس کلمہ کا استعمال اس مطلب کی جانب اشارہ ہو کہ انسان کا حقیقی بلند مقامات تک پہنچنا اور تکامل کی منازل طے کرنا خداوند متعال اور اس کے رسول ﷺ کے احکام کی جانب میلان اور جھکاؤ سے ممکن ہے۔

۳۔ انسانوں کی ہدایت اس وقت ممکن ہے جب وہ سنت رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ قرآن کریم پر بھی عمل کریں۔
تعالوا الى ما انزل الله و الى الرسول اگر "تعالوا ... الى الرسول" سے مراد ان تعلیمات کا قبول کرنا ہو جو آنحضرت ﷺ پر وحی کے ذریعے نازل ہوتی تھیں، تو پھر "الى الرسول" کا ضمیمہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی، لہذا یہ آیہ شریفہ اس مطلب کی جانب اشارہ کر رہی ہے کہ وحی کے ذریعے نازل ہونے والی تعلیمات کے علاوہ بھی آنحضرت ﷺ کئی احکام اور معارف لے کر آئے تھے کہ جنہیں اصطلاح میں سنت رسول ﷺ کہا جاتا ہے۔

۳۔ قرآن کریم اور رسول خدا ﷺ کی اطاعت و پیروی

خرافات پر بنی نظریات و افکار سے نجات کا سبب بنتی ہے۔ ما جعل الله من بحيرة ... تعالوا الى ما انزل الله و الى الرسول

۵۔ بدعت گذار کفار اپنے آباء و اجداد کی جاہلیت پر بنی رسوم کی آنکھیں بند کر کے پیروی کرتے اور ان کی اندھی تقلید میں گرفتار تھے۔ قالوا حسبنا ما وجدنا عليه آباءنا

۶۔ کفار اپنے آباؤ و اجداد کی آراء و افکار پر پابند رہنے کی وجہ سے قرآن کریم اور رسول خدا ﷺ کی تعلیمات قبول نہ کر سکے۔ و اذا قيل لهم تعالوا ... قالوا حسبنا ما وجدنا عليه آباءنا

۷۔ یہ تصور کہ رشد و ترقی اور سعادت و خوشبختی آباء و اجداد کی سنت پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے، قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ کی تعلیمات سے روگردانی کا سبب بنتا ہے۔ اذا قيل لهم تعالوا ... قالوا حسبنا ما وجدنا عليه آباءنا

۸۔ تعصب اور اندھی تقلید، غور و فکر ترک کرنے کا نتیجہ ہے۔ و اکثرهم لا يعقلون ... قالوا حسبنا ما وجدنا عليه آباءنا

۹۔ تعصب؛ اندھی تقلید اور پیروی کا پیش خیمہ ہے۔ حسبنا ما وجدنا عليه آباءنا جملہ "حسبنا..." سے معلوم ہوتا ہے کہ کفار کی اپنے درمیان رائج رسوم اور سنتوں پر عمل پیرا رہنے کی دلیل یہ ہے کہ ان کے آباء و اجداد ان کے پابند تھے، اور اسے تعصب سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۰۔ معاشروں کے خرافات کی جانب مائل ہونے کا ایک سبب اسلاف اور آباء و اجداد کی سنتوں اور رسوم کا احترام کرنا اور انہیں اہمیت دینا ہے۔ ما جعل الله من بحيرة ... قالوا حسبنا ما وجدنا عليه آباءنا

۱۱۔ معاشروں کا اپنے اسلاف کی باطل آراء و افکار پر عمل پیرا اور پابند رہنا ان کے درمیان جدید اور حق پر بنی افکار کے جنم لینے کی راہ بند کر دیتا ہے۔ و اذا قيل لهم تعالوا ... قالوا حسبنا ما وجدنا عليه آباءنا

۱۲۔ قدامت پسند اور رجعت پسند انسان علم و ہدایت سے فرار کرتے ہیں۔

تعالوا الى ما انزل الله ... قالوا حسبنا ما وجدنا عليه آباءنا او لو كان آباؤهم لا يعلمون

شیئا و لا یہتدون

۱۳۔ بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حامی کے خاص احکام دیرینہ بدعتیں اور نادان و گمراہ لوگوں کا چھوڑا ہوا ورثہ ہیں۔
ما جعل اللہ من بحیرۃ ... قالوا حسبنا ما وجدنا علیہ آبائنا

۱۴۔ گمراہ جاہلوں کی تقلید ایک ناپسندیدہ اور باطل فعل ہے۔ او لو کان آبائہم لا یعلمون شیئا و لا یہتدون
آیہ شریفہ کا مذمت آمیز لب و لہجہ جہلاء کی تقلید کے بطلان اور برائی پر دلالت کرتا ہے۔

۱۵۔ جہلاء اور گمراہ ہرگز پیروی کے لائق نہیں ہیں۔ او لو کان آبائہم لا یعلمون شیئا و لا یہتدون

۱۶۔ صرف علماء اور ہدایت یافتہ لوگ ہی پیروی و اطاعت کے لائق ہیں۔ او لو کان آبائہم لا یعلمون شیئا و لا یہتدون

۱۷۔ قیادت کیلئے قائدین کی لیاقت کا معیار علم و ہدایت ہے۔ او لو کان آبائہم لا یعلمون شیئا و لا یہتدون

۱۸۔ جہلاء اور گمراہ لوگوں کی تقلید و پیروی کا ناروا و ناپسندیدہ فعل ہونا ایک واضح اور روشن امر ہے۔

او لو کان آبائہم لا یعلمون شیئا و لا یہتدون "او لو کان..." میں استفہام، مطلب کو محکم انداز میں بیان کرنے کیلئے ہے اور اس پر دلالت کرتا ہے کہ جہلاء کی تقلید کا ناروا و ناپسندیدہ ہونا ایسا واضح امر ہے کہ ہر انسان کا ضمیر اس کا اعتراف کرتا ہے۔

۱۹۔ عہد بعثت کے کفار نادان اور گمراہ لوگوں کے وارث تھے۔ قالوا حسبنا ... او لو کان آبائہم لا یعلمون شیئا و لا یہتدون

آباء و اجداد: آباء و اجداد کی اطاعت ۷؛ آباء و اجداد کی تقلید ۵، ۶، ۱۱

آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کی اطاعت ۱، ۲، ۳؛ آنحضرت ﷺ کی تعلیمات سے روگردانی ۷

اسلاف: اسلاف کی ایجاد کردہ بدعتیں ۱۳؛ اسلاف کی رسوم ۱۰، ۱۱

اطاعت: ممنوعہ اطاعت ۱۵

انسان: انسان کی قدر و قیمت ۲; انسان کی ہدایت ۳

بحیرہ: بحیرہ کے احکام ۱۳

ترقی: ثقافتی ترقی کے موانع ۱۱

تعصب: تعصب کا پیش خیمہ ۸; تعصب کے اثرات ۹

تقلید: اندھی تقلید ۵; اندھی تقلید کا پیش خیمہ ۸، ۹; تقلید کے اثرات ۵، ۷، ۱۰; ناپسندیدہ تقلید ۵، ۱۸

جاہل: جاہل کی اطاعت ۱۵، ۱۸; جاہل کی تقلید ۱۳

جدت: جدت کے موانع ۱۱

حامي: حامی کے احکام ۱۳

خرافات: خرافات سے نجات کے اسباب ۳; خرافات کی جانب جھکاؤ کا پیش خیمہ ۱۰

دین: دین قبول کرنے کے موانع ۶

رجعت پسند: رجعت پسند اور علم ۱۲; رجعت پسند اور ہدایت ۱۲

زمانہ جاہلیت: زمانہ جاہلیت کی رسوم ۱۳

سائبہ: سائبہ کے احکام ۱۳

سنت: سنت کا کردار ۳

علم: علم کی قدر و قیمت ۱۷

علماء: علماء کی اطاعت ۱۶; علماء کے فضائل ۱۶

عمل: ناپسندیدہ عمل ۱۳

غور و فکر: غور و فکر نہ کرنے کے اثرات ۸

قدر و قیمت: قدر و قیمت کا معیار ۲

قرآن کریم: قرآن کریم اور سنت ۳; قرآن کریم کا کردار ۳; قرآن کریم کی اطاعت ۱، ۲، ۳; قرآنی تعلیمات

سے روگردانی ۷

قیامت: قیامت کی شرائط ۷

کفار: بدعت گزار کفار ۵؛ صدر اسلام کے کفار ۱۹؛ کفار اور سنت ۶؛ کفار اور قرآن ۶؛ کفار کو دعوت اسلام دینا ۱

گمراہ: گمراہوں کی پیروی ۱۸

وصیلہ: وصیلہ کے احکام ۱۳

ہدایت: ہدایت کی قدر و قیمت ۱۷؛ ہدایت کے اسباب ۳

ہدایت یافتہ: ہدایت یافتہ افراد کی فضیلتیں ۱۶

آیت ۱۰۵

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ

تَعْمَلُونَ﴾ .

ایمان والو اپنے نفس کی فکر کرو۔ اگر تم ہدایت یافتہ رہے تو گمراہوں کی گمراہی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ تم سب کی بازگشت خدا کی طرف ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال سے باخبر کرے گا۔

۱۔ اہل ایمان اپنے ایمان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم

"علیکم" اسم فعل اور اس کا معنی "الزموا" یعنی تم پر لازمی ہے، بنا برائیں جملہ "علیکم انفسکم" کا معنی یہ ہوگا کہ ہمیشہ

اپنے ایمان کی حفاظت کرو، اور چونکہ اپنے ایمان کی حفاظت کا حکم "علیکم انفسکم" اس خطاب "یا ایہا الذین آمنوا" کے بعد آیا ہے، لہذا حفاظت سے مراد ایمان اور اس کے لوازمات کی حفاظت کرنا ہے۔

۲۔ خداوند متعال نے مسلمانوں کو قرآنی تعلیمات اور پیغمبر اکرم ﷺ کے احکام کی پابندی کر کے ایمان کی حفاظت کا

حکم دیا اور تاکید کی ہے۔

تعالوا الی ما انزل اللہ و الی الرسول ... یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم گذشتہ آیہ شریفہ کے قرینہ کی بنا پر ایمان کی حفاظت کے حکم سے مراد وہی قرآن کریم اور پیغمبر اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا ہے۔

۳۔ منخرین ہمیشہ اہل ایمان کو گمراہ کرنے کی تاک میں رہتے ہیں۔ لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم

۴۔ احکام الہی سے بے اعتنائی کی صورت میں مسلمان گمراہی اور کفر آمیز رجحانات کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں۔ علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل

۵۔ انسان ہمیشہ ہدایت و گمراہی کے دورا ہے پر کھڑا رہتا ہے۔ علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم

۶۔ منخرین ان مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے عاجز رہتے ہیں جو قرآنی تعلیمات پر پابند اور پیغمبر اکرم ﷺ کے احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے جب "لا یضرکم" کا "لا" نافیہ ہو۔

۷۔ قرآنی تعلیمات کی پابندی اور پیغمبر اکرم ﷺ کے احکام کی پیروی انسان کی ہدایت کا سبب بنتی ہے۔

علیکم انفسکم ... اذا اہتدیتم گذشتہ آیہ شریفہ کے قرینہ کی بنا پر جملہ "اذا اہتدیتم" میں ہدایت پانے سے مراد وہی قرآنی تعلیمات اور پیغمبر اکرم ﷺ کے احکام کو قبول کرنا ہے۔

۸۔ با ایمان معاشرے کی سلامتی اور بقاء اس پر موقوف ہے کہ کافرانہ ثقافت کے مقابلے میں دینی اقدار کی حفاظت کی جائے۔ علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم ممکن ہے "لا یضرکم" میں "ضرر" سے مراد معنوی ضرر ہو اور ان خطرات کی طرف اشارہ ہو جو ایمان کیلئے نقصان دہ ہیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان نقصانات کی طرف اشارہ ہو کہ جن سے مؤمن معاشروں کی بنیاد اور قدرت کمزور یا نابود ہو سکتی ہے۔ مذکورہ بالا مطلب اس دوسرے احتمال کی جانب اشارہ ہے۔

۹۔ مومنین اپنے معاشرے کے ایمان کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم

"انفس" سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر شخص اپنے ایمان کی حفاظت کرے اور ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ ہر شخص دوسروں کے ایمان کی حفاظت کرے، جیسا کہ آیہ شریفہ "فسلموا علی انفسکم" (نور ۶۱) اس بنا کے مطابق "علیکم انفسکم" کا معنی یہ ہوگا کہ ایک

دوسرے کے ایمان کی حفاظت کرو۔

۱۰۔ ایماندار معاشرہ کفار کے گمراہ کنندہ موقف اور نظریات کے مقابلے میں ہوشیار رہنے کا ذمہ دار ہے۔
یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم ممکن ہے کہ "لا یضرکم" کا "لا" تافیہ ہو، اس بنا کے مطابق جملہ "لا یضرکم..." کا معنی یہ ہوگا کہ اگر اپنے ایمان کی حفاظت کرو گے تو گمراہوں کے چنگل سے بچ نکلو گے، اور یہ بھی ممکن کہ "لا ناہیہ" ہو، اس صورت میں اس کا معنی یہ ہوگا کہ اے مؤمنین، مبادا گمراہ لوگ تمہیں منحرف کر دیں اور تمہارا ایمان تم سے چھین لیں، مذکورہ بالا مطلب دوسرے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے، واضح رہے کہ "آمنوا" کے قرینے کی بنا پر "من ضل" سے مراد کفار ہیں۔

۱۱۔ گمراہوں کے ناروا اعمال و کردار اور باطل عقائد پر اہل ایمان کو سزا نہیں دی جائیگی۔
یا ایہا الذین آمنوا ... لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم الی اللہ مرجعکم جمیعاً مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب جملہ "لا یضرکم..." کا معنی یہ ہوگا کہ اپنے ایمان کی حفاظت کرو کفار کی بے ایمانی اور ان کے اعمال پر تمہیں سزا نہیں دی جائیگی اور یوں ان کی جانب سے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

۱۲۔ تمام انسانوں کا آغاز اور انجام خداوند متعال ہے۔ الی اللہ مرجعکم جمیعاً مرجع کا معنی واپس لوٹنا ہے اور اسے خدا کی جانب انسان کے سیر و سلوک میں استعمال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ انسانوں کا مبدا بھی ہے۔
۱۳۔ تمام انسان خواہ وہ ہدایت یافتہ ہوں یا اہل کفر صرف خداوند متعال کی جانب ہی لوٹیں گے۔
الی اللہ مرجعکم جمیعاً

۱۴۔ خداوند متعال کی جانب انسانوں کے لوٹنے اور ملاقات کی جگہ قیامت ہے۔ الی اللہ مرجعکم جمیعاً

۱۵۔ قیامت کے دن خداوند متعال انسانوں کو تمام دنیوی اعمال اور ان کے نتائج سے آگاہ کر دے گا۔
الی اللہ مرجعکم جمیعاً فینبئکم بما کنتم تعملون

۱۶۔ خداوند متعال تمام انسانوں کے کردار و اعمال سے آگاہ ہے۔ فینبئکم بما کنتم تعملون

۱۷۔ دنیا میں انسان کا کردار اور اس کے اعمال قیامت میں اس کے انجام کو معین و مشخص کرتے ہیں۔

فینبئکم بما کنتم تعملون

۱۸۔ ہر گمراہ یا ہدایت یافتہ شخص کے اعمال اور اس کا کردار قیامت میں مناسب رد عمل اور پاداش کا باعث بنتا ہے۔
فینبئکم بما کنتم تعملون جملہ "فینبئکم بما..." کا مقصد لوگوں کو ہدایت اور قرآنی تعلیمات قبول کرنے کی ترغیب دلانا اور کفار و منکرین کو عذاب سے متنبہ کرنا ہے اور چونکہ صرف کردار سے آگاہ کرنا ڈرانے دھمکانے اور ترغیب دلانے کیلئے کافی نہیں ہے لہذا جملہ "فینبئکم بما..." جزاء اور سزا کیلئے کنایہ ہوگا۔

۱۹۔ قیامت، خداوند متعال کی جانب لوٹنے اور اعمال کے حساب و کتاب پر یقین؛ اپنے ایمان کی حفاظت اور گمراہی کے علل و اسباب سے اجتناب کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ علیکم انفسکم ... فینبئکم بما کنتم تعملون
آنحضرت ﷺ: آنحضرت ﷺ کی اطاعت ۲؛ آنحضرت ﷺ کی اطاعت کے اثرات ۶، ۷؛ آنحضرت ﷺ کے اوامر پر عمل کرنا ۶

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا علم ۱۶؛ اللہ تعالیٰ کی نصیحتیں ۲؛ اللہ تعالیٰ کے اخروی افعال ۱۵؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر ۲
اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنا: ۱۹، ۱۳، ۱۳، ۱۲
انسان: انسان کا آغاز ۱۲؛ انسان کا اخروی انجام ۱۷؛ انسان کا انجام ۱۲، ۱۳؛ انسان کا عمل ۱۶، ۱۷؛ انسان کو خبردار کرنا ۵؛

ایمان: ایمان کی حفاظت ۱، ۲، ۱۹؛ ایمان کے اثرات ۱۹؛ حساب کتاب پر ایمان ۱۹؛ قیامت پر ایمان ۱۹

تحریک: تحریک کے اسباب ۱۹

ثقافتی یلغار: ثقافتی یلغار کا مقابلہ ۸، ۱۰

جزا و سزا کا نظام: ۱۸

دین: دین کی حفاظت کرنا ۸؛ دینی تعلیمات سے روگردانی ۳

زیر کی: اور ہوشیاری کی اہمیت ۱۰

عمل: عمل کا اضروی حساب کتاب ۱۵؛ عمل کی اضروی سزا ۱۸؛ عمل کے اثرات ۱۷؛ عمل کے اضروی اثرات ۱۸؛
نامہ اعمال پیش کرنا ۱۵

قرآن کریم: قرآن کریم کی پیروی ۲؛ قرآن کریم کی پیروی کے اثرات ۶، ۷؛ قرآنی تعلیمات پر عمل کرنا ۶
قیامت: قیامت کی اہمیت ۱۳

کفار: کفار کا انجام ۱۳؛ کفار کا دوسروں کو گمراہ کرنا ۱۰؛ کفار کا موقف ۱۰

گمراہ لوگ: گمراہوں کا عقیدہ ۱۱؛ گمراہوں کے عمل کے اثرات ۱۸

گمراہی: گمراہی سے بچنا ۱۹؛ گمراہی کا خطرہ ۳، ۵؛ گمراہی کے علل و اسباب ۳، ۳

معاشرہ: دینی معاشرے کی بقاء ۸؛ دینی معاشرے کی ذمہ داری ۱۰؛ معاشرے کے ایمان کی حفاظت ۹

منحرفین: منحرفین اور مؤمنین ۶؛ منحرفین کا دوسروں کو گمراہ کرنا ۳، ۶؛ منحرفین کی کمزوری ۶؛

مؤمنین: مؤمنین اور گمراہ ۱۱؛ مؤمنین کا انجام ۱۳؛ مؤمنین کا ایمان ۱؛ مؤمنین کو خبردار کرنا ۳، ۳؛ مؤمنین کو سزا دینا

۱۱؛ مؤمنین کی ذمہ داری ۱، ۲، ۹، ۱۱

ہدایت: ہدایت کے اسباب ۷

ہدایت یافتہ لوگ: ہدایت یافتہ لوگوں کے عمل کے اثرات ۱۸

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِّنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْسِبُوهُمَا مِّنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنْ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ﴾ .

ایمان والوجہ تم میں سے کسی کی موت سامنے آجائے تو گواہی کا خیال رکھنا کہ وصیت کے وقت دو عادل گواہ تم میں سے ہوں یا پھر تمہارے غیر میں سے ہوں اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور وہیں موت کی مصیبت نازل ہو جائے۔ ان دونوں کو نماز کے بعد روک کر رکھو پھر اگر تمہیں شک ہو تو یہ خدا کی قسم کھائیں کہ ہم اس گواہی سے کسی طرح کافائدہ نہیں چاہتے ہیں چاہے قرابتداری کا معاملہ کیوں نہ ہو اور نہ خدائی شہادت کو چھپاتے ہیں کہ اس طرح ہم یقیناً گناہگاروں میں شمار ہو جائیں گے۔

۱۔ وصیت (موت کے بعد مال وغیرہ میں تصرف کا تقاضا) ایک شرعی حکم، لازم الاجراء اور قانونی لحاظ سے معتبر امر ہے۔ شہادۃ بینکم ... حین الوصیۃ اثنان ذوا عدل منکم

۲۔ خداوند متعال نے ہر مسلمان کو تاکید کی ہے کہ وہ دو مسلمان اور عادل مردوں کی موجودگی میں وصیت کرے۔
یا ایہا الذین آمنوا شہادۃ بینکم ... حین الوصیۃ اثنان ذوا عدل منکم

۳۔ موت کے آثار کا مشاہدہ کرنے کے باوجود وصیت کرنے میں سہل انگاری اور سستی سے کام لینا اہل

ایمان کیلئے ایک ناروا اور ناپسندیدہ فعل ہے اگرچہ وہ حالت سفر اور دیار کفر میں ہی ہو۔

اذا حضر احدکم الموت حین الوصیة "حین الوصیة"، "اذا" کیلئے بدل ہے، یعنی موت کے آثار کا مشاہدہ کرتے ہی کوئی اور کام انجام دینے کی بجائے وصیت کرنی چاہئے، اور یہ اس بات کی ٹھوس دلیل ہے کہ خداوند متعال نے وصیت کرنے کی بہت زیادہ تاکید کی ہے۔

۳۔ وصیت اور اس کی حدود ثابت کرنے کیلئے دو مسلمان اور عادل مردوں کی گواہی ضروری ہے۔
شهادة بینکم ... حین الوصیة اثنان ذوا عدل منکم

۵۔ وصیت اور اس کی حدود ثابت کرنے کیلئے دو غیر مسلم مردوں کی گواہی کافی ہے، بشرطیکہ وصیت کرنے والے کو سفر میں موت آجائے اور وہ مرتے مرتے وصیت کرے۔ او آخران من غیرکم ان انتم ضربتم فی الارض فاصابتکم مصیبة الموت

۶۔ وصیت کے مسئلے میں غیر مسلم کی گواہی قبول کیے جانے کی ایک شرط یہ ہے کہ وہ خداوند متعال پر اعتقاد رکھتا ہو۔
فیقسمان باللہ ان ا رتبتم ... لانکم شهادة الله گواہوں کی شہادت اور گواہی قبول کرنے کیلئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کی قسم کھائیں، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "آخران من غیرکم" سے مراد وہ غیر مسلم ہیں جو خداوند متعال پر ایمان رکھتے ہوں۔

۷۔ موت ایک سخت اور ناگوار سانحہ اور مصیبت ہے۔ مصیبة الموت

۸۔ وصیت کئے گواہوں کو قانونی اور معتبر شہادت دینے تک روکے رکھنا جائز ہے۔ تحبسوئھما من بعد الصلاة
فیقسمان باللہ ممکن ہے جملہ "تحبسوئھما" سے آیہ شریفہ کے آخر تک گواہی کی ادائیگی کی طرف اشارہ ہو، یعنی آیت کے اس حصے میں بیان کی گئی شرائط، اثبات وصیت میں دخیل ہیں، اور یہ بھی ممکن ہے کہ شہادت کے بوجھ کی جانب اشارہ ہو، یعنی خداوند متعال نے وصیت کرنے والے کو ہدایت کی ہے کہ اگر اسے شک و تردید ہو کہ گواہ اس کی وصیت صحیح طور پر بیان کریں گے یا نہیں، تو اسے ان سے مطالبہ کرنا چاہئے کہ نماز پڑھ کر قسم کھائیں کہ صحیح اور برحق گواہی دیں گے، مذکورہ بالا مطلب پہلے احتمال کی بنا پر اخذ کیا گیا ہے۔

۹۔ اگر شک ہو جائے کہ غیر مسلم نے صحیح گواہی دی ہے یا نہیں؟ تو صرف اس کے قسم کھانے کی صورت میں اس کی گواہی قابل قبول اور قانونی لحاظ سے معتبر سمجھی جائیگی۔ او آخران من غیرکم ... تحبسوئھما من بعد

الصلاة فيقسمان بالله ان ارتبتم ممکن ہے جملہ "تجسؤنہما..." گواہوں کے ہر دو گروہوں "ذوا عدل منکم" اور "آخران من غیر کم" کی جانب اشارہ ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ صرف دوسرے گروہ یعنی "آخران من غیر کم" کی جانب اشارہ ہو، مذکورہ بالا مطلب اسی دوسرے احتمال کی بناء پر لیا گیا ہے۔

۱۰۔ جب وصیت کے گواہوں (خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم) کی گواہی کے بارے میں شک ہو جائے کہ صحیح ہے یا نہیں؟ تو اس وقت ان کی گواہی کا معتبر اور قابل قبول ہونا قسم کے ساتھ مشروط ہے۔

ذوا عدل منکم او آخران من غیرکم ... تجسؤنہما من بعد الصلاة فيقسمان بالله مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے، جب جملہ "تجسؤنہما" وصیت کی گواہی دینے والے ہر دو گروہوں کی جانب اشارہ کر رہا ہو، اور ہر شاہد (خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم) کی شہادت و گواہی کے معتبر ہونے کو قسم سے مقید و مشروط کرے۔

۱۱۔ وصیت کی گواہی دینے والے گواہوں کی قسم اس وقت معتبر ہوگی جب وہ نماز پڑھنے کے بعد قسم کھائیں۔

تجسؤنہما من بعد الصلاة فيقسمان بالله ان ارتبتم

۱۲۔ نماز انسانی نفس کو پاک و منزہ کرنے میں بہت مؤثر کمردار ادا کرتی ہے، جس سے وہ جھوٹی قسمیں کھانے اور

شہادت و گواہی میں خیانت کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔ تجسؤنہما من بعد الصلاة فيقسمان بالله

۱۳۔ وصیت کی گواہی دیتے وقت صرف اللہ کے نام کی قسم ہی قابل قبول اور قانونی لحاظ سے معتبر سمجھی جائے گی۔

فيقسمان بالله

۱۴۔ وصیت کے گواہوں کیلئے قسم کھاتے وقت اس بات کا تذکرہ کرنا ضروری ہے کہ وہ گواہی کو اپنے مالی مفادات

کے حصول یا رشتہ داروں کو فائدہ پہنچانے کا وسیلہ قرار نہیں دیں گے۔ فيقسمان بالله ان ارتبتم لا نشترى به ثمنا و لو

كان ذا قربي "بہ" کی ضمیر سیاق آیت سے حاصل ہونے والے کلمہ شہادت کی جانب اور "كان" کی ضمیر مشہود لہ یعنی جس

کے حق میں گواہی دی جا رہی ہے کی جانب لوٹ رہی ہے۔

۱۵۔ وصیت کے گواہوں کو اپنی قسم میں اس بات کی وضاحت کرنا چاہیئے کہ انہوں نے وصیت میں موجود کسی چیز کو

نہیں چھپایا، بلکہ تمام کی تمام وصیت بیان کر دی ہے۔

فیقسمان باللہ ... و لا نکتم شہادۃ اللہ

۱۶_ وصیت کے گواہوں کو اپنی قسم کے اختتام پر اس بات کی تاکید کرنا چاہیئے کہ اگر وہ شہادت کی ادائیگی میں خیانت کے مرتکب ہوئے ہوں تو ان کا شمار گناہگاروں میں ہو۔ فیقسمان باللہ ... انا اذا لمن الآثمین

۱۷_ گواہوں کو اپنے ذاتی یا رشتہ داروں کے مفادات کی خاطر گواہی میں خیانت نہیں کرنا چاہیئے۔

لا نشتری به ثمنًا و لو كان ذا قری ... انا اذا لمن الآثمین اگرچہ آیہ شریفہ وصیت کی گواہی کے بارے میں آئی ہے لیکن پھر بھی وصیت کی شہادت ہو یا کسی اور کی، ان میں خیانت سے اجتناب کرنا ضروری ہے اور اس لحاظ سے ان میں کوئی فرق نہیں، لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ شہادت میں خیانت کرنے والا ہر شخص گناہگار ہے۔

۱۸_ شہادت و گواہی میں لغزش اور خیانت کے اسباب میں سے ایک دولت پرستی اور رشتہ داری ہے۔

لا نشتری به ثمنًا و لو كان ذا قری

۱۹_ وصیت کی شہادت ایک عظیم کام ہے۔ و لا نکتم شہادۃ اللہ

"شہادۃ اللہ" سے مراد وصیت کی شہادت و گواہی ہے، یعنی وصیت کی شہادت دینے والے دراصل شہادت خداوندی کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں اور یہ وصیت کی شہادت کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔

۲۰_ صحیح اور سچی گواہی دینا درحقیقت گواہوں اور شاہدین کے کاندھوں پر خداوند متعال کی طرف سے ڈالی گئی شرعی ذمہ داری ہے۔ و لا نکتم شہادۃ اللہ شہادت کو اللہ کی جانب مضاف کرنے کا مقصد یہ حقیقت بیان کرنا ہے کہ شہادت اور گواہی حقوق اللہ میں سے ہے اور خداوند متعال کے بندے اسے ادا کرنے کے پابند ہیں۔

۲۱_ گواہوں کو یہ بات ملحوظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ جو بھی گواہی دیں گے خداوند متعال اس سے بخوبی آگاہ اور اس کا

مشاہدہ کر رہا ہے۔ و لا نکتم شہادۃ اللہ

۲۲_ مادی مفادات کی خاطر میت کی وصیت چھپانے یا اس میں تبدیلی ایجاد کرنے والے گواہ گناہگاروں کے زمرے

میں آتے ہیں۔ لا نشتری ... و لا نکتم شہادۃ اللہ انا اذا لمن الآثمین

۲۳_ گواہی میں خیانت کے ذریعے اپنے ذاتی مفادات کا حصول یا رشتہ داروں کو فائدہ پہنچانا گناہ ہے۔

لا نشتری به ثمنًا و لو كان ذا قری ... انا اذا

لمن الآثمین

۲۳۔ گواہی چھپانے کی صورت میں گواہ باقاعدہ گناہگاروں کے زمرے میں آتے ہیں۔

و لا نکتہم شہادۃ اللہ انا اذا لمن الآثمین

۲۵۔ لوگوں کے حقوق ضائع کرنا بلا شک و شبہ گناہ ہے۔ لا نشتری بہ ثمنًا و لو کان ذا قربی ... انا اذا لمن الآثمین

۲۶۔ مادی مفادات کا حصول یا رشتہ داروں کو فائدہ پہنچانا دوسروں کے حقوق پامال کرنے کا جواز فراہم نہیں کرتا۔

لا نشتری بہ ثمنًا و لو کان ذا قربی

۲۷۔ شہادت و گواہی میں خیانت کرنا گناہ ہے۔ لا نشتری بہ ثمنًا ... انا اذا لمن الآثمین

۲۸۔ تمام ادیان الہی میں گواہی کو چھپانا یا اس میں رد و بدل کرنا حرام اور ناروا فعل ہے۔

لا نشتری بہ ثمنًا و لو کان ذا قربی و لا نکتہم شہادۃ اللہ انا اذا لمن الآثمین جملہ "انا اذا..." وہ کلمات ہیں جو غیر مسلم گواہوں کو بھی اپنی قسم کے اختتام پر ادا کرنے چاہئیں، اور درحقیقت وہ یہ اعتراف کریں کہ شہادت و گواہی چھپانے کی صورت میں وہ گناہگار ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے ادیان الہی کے پیروکار بھی جھوٹی گواہی کو حرام اور ناروا سمجھتے ہیں۔

ادیان: ادیان میں حرام چیزیں ۲۸

اسہ تعالیٰ: اسہ تعالیٰ کی گواہی ۲۱؛ اسہ تعالیٰ کی نصیحتیں ۲

ایمان: خدا پر ایمان ۶

تزکیہ: تزکیہ کے اسباب ۱۲

حادثہ: سخت حادثہ ۷

عمل: ناپسندیدہ عمل ۳، ۲۸

قسم: جھوٹی قسم کھانے سے اجتناب ۱۲؛ خدا کی قسم کھانا ۱۳؛ قسم کا معتبر ہونا ۱۱، ۱۳؛ قسم کے اثرات ۹؛ قسم کے

احکام ۱۱، ۱۳؛ وصیت میں قسم کھانے کا طریقہ ۱۱

گناہ: گناہ کے موارد ۲۳، ۲۳، ۲۵، ۲۷

گناہگار افراد: ۱۶، ۲۲، ۲۳

گواہ: گواہوں کو خبردار کرنا ۲۱؛ گواہوں کو مجبوس کرنا ۸، ۲۰؛ گواہوں کی ذمہ داری ۱۷؛ وصیت کے گواہ ۸، ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۲۲؛ وصیت کے گواہوں کا قسم کھانا ۹، ۱۱، ۱۶

گواہی: غیر مسلموں کی گواہی ۵، ۶، ۹، ۱۰؛ گواہی چھپانے کا گناہ ۲۳؛ گواہی چھپانے کی حرمت ۲۸؛ گواہی دینا ۸، ۱۶، ۲۰؛ گواہی کا اعتبار ۹، ۱۰؛ گواہی کے آداب ۲؛ گواہی کے احکام ۸، ۹، ۱۰، ۱۷، ۲۰؛ گواہی کیلئے اسلام کی شرط ۱۲، ۳؛ گواہی کیلئے ایمان کی شرط ۶؛ گواہی کے معتبر ہونے کی شرائط ۶؛ گواہی میں انصاف سے کام لینا ۲، ۳؛ گواہی میں خیانت کا گناہ ۲۷؛ گواہی میں خیانت کرنا ۱۲، ۱۶، ۱۷؛ گواہی میں رد و بدل کی حرمت ۲۸؛ وصیت کی گواہی دینے کا طریقہ کار ۱۳، ۱۵، ۱۶

گھرانہ: گھریلو تعلقات ۱۸

لغزش: لغزش کے اسباب ۱۸

لوگ: لوگوں کے حقوق ضائع کرنا ۲۵، ۲۶

مال و دولت: مال و دولت سے محبت ۱۸

مجبوس کرنا: مجبوس کرنے کا جواز ۸

محرک: مادی محرک ۲۲

مفادات: مادی مفادات ۱۳، ۲۶

منفعت طلبی: منفعت طلبی کے اثرات ۲۶

موت: موت کی مصیبت ۷

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۳

نماز: نماز کے اثرات ۱۲

وصیت: اثبات و وصیت کا طریقہ کار ۳، ۵؛ حالت احتضار میں وصیت ۵؛ سفر کے دوران وصیت ۳، ۵؛ وصیت کا اعتبار ۱؛ وصیت کو چھپانا ۲۲؛ وصیت کی اہمیت ۳؛ وصیت کی گواہی دینا ۲، ۳، ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۰، ۱۳، ۱۹؛ وصیت کی مشروعیت ۱؛ وصیت کے احکام ۱، ۲، ۳، ۵، ۶، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۱۹؛ وصیت کے مطابق عمل کرنا ۱؛ وصیت میں رد و بدل کا گناہ ۲۲؛ وصیت میں قسم کھانا ۱۰، ۱۳، ۱۵، ۱۶

آیت ۱۰۷

﴿ فَإِنْ عُنِيَ عَلَى أَكْثَمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانُ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأُولَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴾

پھر اگر معلوم ہو جائے کہ وہ دونوں گناہ کے حقدار ہو گئے ہیں تو ان کی جگہ دو دوسرے آدمی کھڑے ہوں گے ان افراد میں سے جو میت سے قریب تر ہیں اور وہ قسم کھائیں گے کہ ہماری شہادت ان کی شہادت سے زیادہ صحیح ہے اور ہم نے کسی طرح کی زیادتی نہیں کی ہے کہ اس طرح ظالمین میں شمار ہو جائیں گے۔

۱۔ ناحق گواہیاں ناقابل اعتبار اور ان پر قائم ہوئے احکام لغو اور ناقابل قبول ہوتے ہیں۔ فان عثر علي انهما استحقا اثماً فآخران يقومان مقامهما "عثر ص" کا مصدر عثر اور عثور ہے اور اس کا معنی آگاہ اور مطلع ہونا ہے اور "استحقا" باب استفعال سے ہے اور اس کی اصل "حق" ہے اور باب استفعال کے من جملہ معانی میں سے، ایک چیز کو کچھ اور بنا کر مثلاً ناحق کو حق بنا کر پیش کرنا ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ استحقا سے یہی معنی مراد لیا گیا ہے، بنا بریں جملہ "فان عثر..." کا معنی یہ ہوگا کہ اگر معلوم ہو جائے کہ گواہوں نے ایک گناہ (ناحق شہادت و گواہی) کو حق بنا کر پیش کیا ہے...

۲۔ ناحق گواہی دینا اور جھوٹی قسم کھانا گناہ ہے۔ فان عثر علي انهما استحقا اثماً

"انا اذا لمن الآثمين" کے قرینے کی بنا پر "اثماً" سے مراد جھوٹی شہادت و گواہی ہے۔

۳۔ شاہدین وصیت کی گواہی غلط اور نادرست ثابت کرنے کیلئے چھان بین نہ کرنا ایک اچھا اور پسندیدہ اقدام ہے۔

فان عثر علي انهما استحقا اثماً اگرچہ عثار و عثور کا معنی ساقط ہونا ہے، لیکن مجازاً اس شخص کے بارے میں استعمال ہوتا ہے جو تحقیق و جستجو کے بغیر کسی چیز سے آگاہ ہو جائے (ماخوذ از

مفردات راغب) فعل "عثر" کا مجہول ہونا بھی مذکورہ بالا مطلب کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے۔

۴۔ جھوٹے شاہدین وصیت کی شہادت جن لوگوں کے نقصان میں ہو ان میں سے دو شخص ان شاہدین اور گواہوں کی جگہ شہادت دے سکتے ہیں۔ فاخران یقومان مقامہما من الذین استحق علیہم الاولین "استحق" کا مفعول کلمہ "اثما" ہے جو گذشتہ حصے کے قرینے کی بنا پر حذف ہو گیا ہے، جبکہ "اولیان" اس کا فاعل ہے، لہذا جو کچھ "استحقا اثما" کے بارے میں کہا گیا ہے اسے مد نظر رکھنے سے "من الذین استحق..." کا معنی یہ ہو گا کہ گواہی دینے والے نئے دو مرد ان افراد میں سے ہونے چاہئیں جنہیں سابقہ شاہدین اور گواہوں نے اپنی جھوٹی اور غلط گواہی سے نقصان پہنچایا ہو۔

۵۔ اگر گواہوں کے علاوہ کچھ اور لوگ اثبات وصیت کیلئے بعض ثبوت پیش کریں تو گواہوں کو ان پر اولیت اور ترجیح دینے کا معیار وصیت کے وقت گواہوں کا بنفس نفیس موجود ہونا ہے۔ من الذین استحق علیہم الاولیان

"اولیان" تفضیل کا صیغہ اور اس کا معنی "زیادہ موزوں افراد" ہے، جبکہ یہاں پر اس سے مراد وہی پہلے گواہ ہیں، اور ان کے اولی اور دوسروں سے زیادہ موزوں ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خود وصیت کرنے والے نے ان سے گواہی دینے کا تقاضا کیا ہے اور انہیں اس کام کیلئے چنا ہے، اگرچہ دوسروں نے بھی یہ وصیت سنی ہو، اور یا پھر انہیں ترجیح دینے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ یہ وصیت کے وقت بنفس نفیس موجود تھے، جبکہ دوسرے اس وقت موجود نہ تھے، بلکہ انہیں کسی اور طریقے سے وصیت میں درج مطالب کا علم ہو گیا تھا، مذکورہ بالا مطلب اسی دوسرے احتمال کی جانب اشارہ کر رہا ہے۔

۶۔ شاہدین وصیت کی جگہ کچھ اور لوگوں کی گواہی اس وقت معتبر اور قانونی سمجھی جائیگی، جب وہ اللہ کی قسم کھائیں۔
فیقسمان باللہ

۷۔ شاہدین وصیت کی جگہ گواہی دینے والوں کو قسم کھاتے وقت اس بات کی تصریح کرنا چاہئے کہ سابقہ شاہدین کی نہیں بلکہ ان کی گواہی صحیح و برحق ہے۔ فیقسمان باللہ لشہادتنا احق من شہادتہما

"احق" افعال تفضیل کا صیغہ ہے اس کا مقصد شاہدین وصیت کی حقانیت کی نفی اور ان کی جگہ گواہی دینے والے دوسروں کو ان کی حقانیت ثابت کرنا ہے، نہ کہ ان کے درمیان موازنہ کرنا کہ ان میں سے کون صحیح اور کون زیادہ صحیح ہے جملہ "فان عثر..." اس تفسیر پر دلالت کرتا ہے۔

۸۔ شاہدین وصیت کی جگہ گواہی دینے والوں کو قسم

کھاتے وقت اس بات کی تصریح کرنا چاہیئے کہ انہوں نے اپنی گواہی میں کسی پر ظلم نہیں کیا۔

فیقسمان باللہ ... مااعتدینا

۹۔ شاہدین وصیت کی جگہ گواہی دینے والوں کو اپنی قسم کے اختتام پر اس بات کی تاکید کرنا چاہیئے کہ اگر وہ شہادت اور گواہی میں خیانت کے مرتکب ہوئے ہوں، تو ستم کاروں میں شمار ہوں۔ فیقسمان باللہ ... انا اذا لمن الظالمین

۱۰۔ ناحق گواہی دینا اور جھوٹی قسم کھانا دوسروں کے حقوق پر تجاوز اور ان کے حق میں ظلم ہے۔

و ما اعتدینا انا اذا لمن الظالمین

جزا و سزا کا نظام: ۱

حقوق: حقوق کا اثبات ۳

ظالمین: ۹ ظلم: ظلم کے موارد ۱۰

عمل: پسندیدہ عمل ۳

قسم: جھوٹی قسم ۱۰؛ جھوٹی قسم کا گناہ ۲؛ خدا کی قسم ۶؛ قسم کا اعتبار ۶؛ وصیت پر قسم کا طریقہ کار ۹

گناہ: گناہ کے موارد ۲

گواہ: وصیت کے گواہ ۳، ۵، ۶، ۷؛ وصیت کے گواہوں کی گواہی ۳

گواہی: جھوٹی گواہی ۳؛ گواہی کے احکام ۱، ۳؛ گواہی میں انصاف ۸؛ گواہی میں قریبی یا اولویت ۵؛ گواہی میں خیانت ۹؛ لغو گواہی ۱؛ ناحق گواہی ۱، ۱۰؛ ناحق گواہی کا گناہ ۲؛ وصیت کی گواہی کا صحیح ہونا ۳؛ وصیت کی گواہی کا طریقہ کار ۶، ۷، ۸

۹، ۸

لوگ: لوگوں کے حقوق پر تجاوز ۱۰

وصیت: وصیت کا اثبات ۵؛ وصیت کے احکام ۳، ۳، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹؛ وصیت کے بارے میں قسم کھانا ۷، ۸

آیت ۱۰۸

﴿ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِالشَّهَادَةِ عَلَىٰ وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴾

یہ بہترین طریقہ ہے کہ شہادت کو صحیح طریقہ سے پیش کریں یا اس بات سے ڈریں کہ کہیں ہماری گواہی کے بعد گواہی رد نہ کر دی جائے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی سنو کہ وہ فاسق قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔

۱۔ وصیت کی گواہی کیلئے معین کی گئی شرائط اور قوانین مثلاً گواہوں کا عادل ہونا اور شک کے موارد میں قسم کھانا وغیرہ صحیح اور سچی گواہی کے تحقق اور حصول کیلئے بہترین اور موزوں ترین قوانین اور شرائط ہیں۔

ذلك ادني ان يا توا بالشهادة علي وجهها

۲۔ وصیت کی گواہی کے بارے میں وضع کیے گئے احکام اور قوانین (مثلاً جھوٹی گواہیوں کی نفی اور قسم کا حق دوسروں کی طرف پلٹانا وغیرہ) کو ملحوظ رکھنا، جھوٹی گواہی دینے سے گریز کرنے کا سبب اور سچی و صحیح گواہی دینے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ او يخافوا ان ترد ايمان بعد ايمانهم "یخافوا" اور "ایمانہم" کی ضمیر پہلے شاہدین

اور گواہوں کی جانب لوٹ رہی ہے، اور ردِ ایمان (تردِ ایمان) سے مراد قسم کا حق دوسروں کو لوٹا دینا ہے، بنا بریں "او یخافوا ان ترد..." کا معنی یہ ہوگا کہ تاکہ پہلے گواہوں کو یہ ڈر رہے کہ ان کی قسم کو پس پشت ڈال کر یہ حق دوسروں کے حوالے کر دیا جائیگا۔

۳۔ شاہدین وصیت پر خدا کی جانب سے شرعی ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ گواہی میں خیانت کرنے اور دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے سے گریز کریں اور یہ ان کے تقویٰ کی علامت ہے۔ ذلک ادنیٰ ان یأتوا بالشهادة علی وجهها ... و اتقوا اللہ و اسمعوا

۳۔ تقویٰ کی پابندی اور خوفِ خدا، صحیح اور سچی گواہی

دینے کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔ ان یأتوا بالشہادة علی وجہہا ... و اتقوا اللہ

۵۔ خداوند متعال کی جانب سے اہل ایمان پر یہ شرعی ذمہ داری عائد کی گئی ہے کہ وہ فرامین خدا کو غور سے سنیں اور ان کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ و اسمعوا

۶۔ فرامین خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا تقویٰ اور خوف خدا کی علامت ہے۔ و اتقوا اللہ و اسمعوا
۷۔ اگر شہادات (گواہیوں) کے احکام جاری کرنے والے، احکام خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کریں اور تقویٰ اختیار کریں تو یہ چیز ان کیلئے لوگوں کے حقوق کے اثبات اور ان کی صحیح طور پر ادائیگی میں مدد و معاون ثابت ہوتی ہے۔
و اتقوا اللہ و اسمعوا گذشتہ مطالب میں "اتقوا" اور "اسمعوا" کا مخاطب گواہوں کو قرار دیا گیا ہے لیکن ایک اور احتمال بھی پایا جاتا ہے کہ ان دو جملوں میں ان حکام اور قضاات کو مخاطب قرار دیا گیا ہو، جو احکام کے نفاذ پر مامور ہوتے ہیں۔
۸۔ احکام خداوندی کی پابندی سے ہمیشہ اجتماعی حقوق کے صحیح اثبات اور درست ادائیگی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔
و اتقوا اللہ و اسمعوا

۹۔ فاسق لوگ خدا کی خاص ہدایت سے محروم ہوتے ہیں۔ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین
۱۰۔ شہادت اور گواہی میں خیانت کرنا اور جھوٹی قسم کھانا فسق ہے اور خداوند عالم کی خاص ہدایت سے محرومیت کا باعث بنتا ہے۔ فان عثر علی اھما اسحقا ... واللہ لا یہدی القوم الفاسقین
۱۱۔ تقویٰ کی پابندی نہ کرنا اور احکام خداوندی سے بے اعتنائی برتننا فسق کا موجب اور خداوند متعال کی خاص ہدایت سے محرومیت کا باعث بنتا ہے۔ و اسمعوا واللہ لا یہدی القوم الفاسقین
۱۲۔ انسان ارادہ خداوندی سے ہی ہدایت پاتے ہیں، اور ان کی ہدایت اسی کے اختیار میں ہے۔ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین

۱۳۔ تقویٰ اختیار کرنا اور فرامین خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہدایت الہی سے بہرہ مند ہونے کا باعث بنتا ہے۔ و اتقوا اللہ و اسمعوا واللہ لا یہدی القوم الفاسقین

۱۳۔ گمراہ اور خداوند متعال کی خاص ہدایت سے محروم لوگ خود ہی ہدایت خداوندی تک رسائی کی لیاقت ختم کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا ارادہ ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی خاص ہدایت ۱۰، ۱۱، ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر پر عمل کرنا ۸؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر سے روگردانی ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر کی اطاعت ۵

تحریک: تحریک کے اسباب ۲

تقویٰ: تقویٰ کی علامات ۳، ۶؛ تقویٰ کے اثرات ۳، ۴، ۱۳

خوف: خوف خداوندی ۶؛ خوف خداوندی کے اثرات ۳

خیانت: ۲ خیانت سے اجتناب ۳

سر تسلیم خم کرنا: اوامر خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ۵، ۶، ۱۳؛ سر تسلیم خم کرنے کے اثرات ۱۳

شرعی فریضہ: شرعی فریضہ پر عمل کا پیش خیمہ ۲، ۳

عدم تقویٰ: عدم تقویٰ کے اثرات ۱۱

علم: علم کے اثرات ۲

فاسقین: فاسقین کی محرومیت ۹

فسق: فسق کے موارد ۱۰، ۱۱

قسم: جھوٹی قسم ۱۰

گمراہ: گمراہوں کی محرومیت ۱۳

گواہ: وصیت کے گواہوں کی ذمہ داری ۳

گواہی: برحق گواہی کا پیش خیمہ ۱، ۲، ۳؛ جھوٹی گواہی کے موانع ۲؛ گواہی پر عمل درآمد کرانے والے ۴؛ گواہی کے احکام

۴؛ گواہی کیلئے عادل ہونے کی شرط ۱؛ گواہی میں خیانت ۳، ۱۰؛ وصیت کی گواہی کی شرائط ۱

گواہی جاری کرنے والے: ۴

لوگ: لوگوں کے حقوق ادا کرنا ۷، ۸؛ لوگوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا ۳

محروم لوگ: خدا کی ہدایت سے محروم لوگ ۹، ۱۳

مؤمنین: مؤمنین کی ذمہ داری ۵؛ مؤمنین کے شرعی فرائض ۵

وصیت: وصیت کی گواہی ۲؛ وصیت کے احکام ۱، ۲؛ وصیت کے بارے میں قسم کھانا ۱، ۲

ہدایت: ہدایت کا پیش خیمہ ۱۳؛ ہدایت کی استعداد اور لیاقت کا زائل ہونا ۱۳؛ ہدایت کے اسباب ۱۲؛ ہدایت کے موانع

۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳

آیت ۱۰۹

﴿يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ﴾

جس دن خدا تمام مرسلین کو جمع کر کے سوال کرے گا کہ تمہیں قوم کی طرف سے تبلیغ کا کیا جواب ملا تو وہ کہیں گے کہ ہم کیا بتائیں تو خود ہی غیب کا جاننے والا ہے۔

۱۔ خداوند متعال قیامت کے دن تمام انبیاء ﷺ کو اکٹھا کریگا۔ یوم یجمع الله الرسل

۲۔ قیامت کے دن انبیاء ﷺ کو اکٹھا کیے جانے کا مقصد یہ ہے کہ امتوں کے دعوت انبیاء ﷺ کے حوالے سے

سلوک کے بارے میں سوال کیا جائے۔ یوم یجمع الله الرسل فيقول ماذا اجبتم

۳۔ قیامت، امتوں سے حساب کتاب لینے اور دعوت انبیاء ﷺ کے مقابلے میں ان کے رد عمل کے متعلق سوال

جواب کرنے کا دن ہے۔ یوم یجمع الله الرسل فيقول ماذا اجبتم

۴۔ قیامت، انسانوں کے اعمال کے متعلق سوال و جواب کا دن ہے۔ یوم یجمع الله الرسل فيقول ماذا اجبتم

۵۔ اہل ایمان کیلئے قیامت اور اس دن ہونے والے حساب و کتاب کے مناظر کو یاد کرنا لازمی اور ضروری ہے۔

یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم اس احتمال کی بنا پر کہ "یوم"، "اذکروا" جیسے محذوف فعل کیلئے مفعول بہ ہو۔
 ۶۔ قیامت اور اس دن ہونے والے اعمال کی چھان بین کو یاد رکھنے سے تقویٰ کی پابندی اور خوف خداوندی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ واتقوا اللہ ... یوم یجمع اللہ الرسل اگر "یوم"، "اذکروا" کیلئے مفعول ہو تو پھر "اتقوا اللہ" کے بعد جملہ "اذکروا یوم..." لانا تقویٰ اور خوف خداوندی کے لازمی ہونے کی علل و اسباب میں سے ایک علت کی جانب اشارہ ہو سکتا ہے۔

۷۔ قیامت اور اس دن ہونے والے حساب و کتاب سے ڈرنا ضروری ہے۔ یوم یجمع اللہ الرسل
 مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "یوم" گذشتہ آیت "اتقوا اللہ" میں موجود کلمہ "اللہ" کیلئے بدل اشتمال ہو، یا پھر "اتقوا" یا "احذروا" وغیرہ جیسے فعل کیلئے مفعول ہو، کہ جو "اتقوا اللہ" کے قرینہ کی بنا پر حذف کر دیا گیا ہو۔

۸۔ قیامت کے دن فاسقین گمراہ و سرگردان ہوں گے۔ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین۔ یوم یجمع اللہ الرسل
 مذکورہ بالا مطلب اس اساس پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب "یوم"، گذشتہ آیت میں موجود "لا یہدی..." کیلئے ظرف ہو۔
 ۹۔ رسالت انبیاء ﷺ کے سرفہرست اہداف اور اہم فرائض میں سے ایک امتوں کو فرامین خداوندی کی اطاعت و پیروی کی دعوت دینا ہے۔ یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ما ذا اجبتم

۱۰۔ امتیں انبیائے خدا کی دعوت قبول کرنے کی ذمہ دار ہیں۔ ماذا اجبتم

۱۱۔ قیامت کے دن انبیاء ﷺ اس چیز سے لاعلمی کا اظہار کریں گے کہ ان کی امتوں نے ان کی دعوت کا کیا کیا؟
 فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا حضرت امام باقر ﷺ مذکورہ آیہ شریفہ کے بارے میں فرماتے ہیں: ان لہذا تاویلہ
 یقول: (ماذا اجبتم فی اوصیائکم الذین خلفتموہم علی امکم؟ فیقولون لا علم لنا بما فعلوا بعدنا) (۱) یعنی اس آیہ شریفہ کی ایک تاویل ہے اور وہ یہ کہ جب ان سے پوچھا جائے گا کہ تمہارے پاس ان لوگوں کے بارے میں کیا جواب ہے، جنہیں تم اپنی امتوں میں اپنا وصی بنا کر آئے ہو؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہمیں کوئی علم نہیں کہ لوگوں نے ہمارے بعد کیا کیا؟

۱۲۔ دعوت انبیاء ﷺ کے متعلق امتوں کے حقیقی رد عمل سے آگاہی، علم غیب کے زمرے میں آتی ہے۔

فيقول ما ذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغيوب

۱۳۔ خداوند متعال انبياء ﷺ کی دعوت اور رسالت کے مقابلے میں امتوں کے رد عمل سے مکمل طور پر آگاہ ہے۔
فيقول ماذا اجبتم ... انك انت علام الغيوب

۱۴۔ صرف خداوند متعال غیبی اور پنہاں امور سے مکمل اور مطلق طور پر آگاہ ہے۔ انك انت علام الغيوب
"الغیوب" کی الف لام استغراق کیلئے ہے، جبکہ "علام" صیغہ مبالغہ ہے جو خداوند متعال کے کامل اور وسیع علم پر دلالت کرتا ہے۔

۱۵۔ غیب کے متعلق انبياء ﷺ کا علم اور آگاہی خداوند متعال کے وسیع علم کے مقابلے میں بہت ہی کم اور ناچیز ہے۔ قالوا لا علم لنا انك انت علام الغيوب
"لا علم لنا" کے بعد جملہ "انك ... اس بات کیلئے قرینہ ہو سکتا ہے کہ علم خداوندی کے مقابلے میں انبياء ﷺ کا علم کچھ بھی نہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۱۴؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب ۱۳، ۱۳، ۱۵؛ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ۹؛ اللہ تعالیٰ کے افعال
امت: امتوں کا حساب کتاب ۳؛ امتوں کی دعوت ۹؛ امتوں کی ذمہ داری ۱۰؛ امتیں اور دعوت انبياء ﷺ ۲، ۳، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳

انبياء: انبياء ﷺ قیامت میں ۱، ۲، ۱۱؛ انبياء ﷺ کا علم غیب ۱۵ انبياء ﷺ کی ذمہ داری ۹؛ انبياء ﷺ کی رسالت ۹
تقوي: تقوي کا پیش خیمہ ۶

خوف: خوف خدا کا پیش خیمہ ۷؛ قیامت سے خوف ۶
ذکر: قیامت کا ذکر ۶؛ قیامت کے ذکر کی اہمیت ۵

روایت: ۱۱

علم غیب: علم غیب کے موارد ۱۲

عمل: عمل کا اخروی حساب و کتاب ۶؛ عمل کا حساب کتاب ۳

فاسق: فاسق قیامت میں ۸؛ فاسقوں کی سرگردانی ۸؛ فاسقوں کی اخروی گمراہی ۸

قیامت: قیامت کے دن سرگردان ہونا ۸؛ قیامت کے دن ہونے والا حساب کتاب ۳، ۶، ۷؛ قیامت کے دن ہونے والے سوال ۲، ۳؛ قیامت میں ہونے والے حساب و کتاب کی اہمیت ۵

مومنین: مومنین اور قیامت ۵

آیت ۱۱۰

﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ادْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدْتُكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي وَتُبْرِئُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْكَ إِذْ جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ﴾

اس وقت کو یاد کرو جب خدا نے کہا کہ اے عیسیٰ بن مریم ہماری نعمتوں کو یاد کرو جو ہم نے تم پر اور تمہاری والدہ پر نازل کی ہیں کہ روح القدس کے ذریعہ تمہاری تائید کی ہے کہ تم لوگوں سے گہوارہ میں اور ادھیڑ عمر میں ایک انداز سے بات کرتے تھے اور ہم نے تم کو کتاب، حکمت، اور توریت و انجیل کی تعلیم دی ہے اور جب تم ہماری اجازت سے مٹی سے پرندہ کی شکل بناتے تھے اور اس میں پھونک دیتے تھے تو وہ ہماری اجازت سے پرندہ بن جاتا تھا اور تم مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو ہماری اجازت سے صحت یاب کر دیتے تھے اور ہماری اجازت سے مردوں کو زندہ کر لیا کرتے تھے۔ اور ہم نے تم سے بنی اسرائیل کے شر کو روک دیا اس وقت جب تم معجزات لے کر آئے اور انکے کافروں نے کہہ دیا کہ یہ سب کھلا ہوا جادو ہے۔

۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ خداوند متعال کی خاص نعمتوں سے بہرہ مند تھے۔

اذ قال الله يا عيسى ابن مريم اذكر نعمتي عليك و علي والدتك

۲۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کا فریضہ تھا کہ اپنے اور اپنی والدہ حضرت مریم ﷺ پر نازل ہونے والی نعمتوں کو یاد کریں۔

اذ قال الله يا عيسى ابن مريم اذكر نعمتي عليك و علي والدتك

۳۔ انسان کا فریضہ ہے کہ اپنے اوپر اور اپنے اقرباء پر نازل ہونے والی نعمتوں کو یاد کرے۔

اذ قال الله يا عيسى ابن مريم اذكر نعمتي عليك و علي والدتك

۴۔ خداوند متعال قیامت کے دن انبیاء ﷺ کے مجمع میں حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ کو عطا

کی جانے والی نعمتوں کی یاد دہانی کرائے گا۔ یوم یجمع الله الرسل فيقول ... يا عيسى ابن مريم اذكر نعمتي عليك و علي والدتك "اذ قال الله "میں کلمہ "اذ" "یوم..." کیلئے بدل اشتمال ہے۔

۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کو نعمتیں عطا کیا جانا ایسے ہی ہے جیسے ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ کو یہ نعمات خداوندی عطا کی گئی ہوں۔ اذكر نعمتي عليك و علي والدتك آیات قرآنی کے اس حصہ میں صرف حضرت عیسیٰ ﷺ کو عطا کی گئی نعمتوں کا ذکر آیا ہے، جبکہ حضرت مریم ﷺ کو خاص نعمات خداوندی عطا کیے جانے کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا، لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ کو نعمتیں عطا کرنا ایسے ہی ہے جیسے ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ کو عطا کی گئی ہوں۔

۶۔ حضرت عیسیٰ ﷺ خداوند متعال کے نہیں، بلکہ حضرت مریم ﷺ کے بیٹے ہیں۔ اذ قال الله يا عيسى ابن مريم

بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ کو صراحت کے ساتھ حضرت مریم ﷺ کا بیٹا قرار دینے کا مقصد عیسائیوں کے اس دعویٰ کو رد کرنا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ خداوند عالم کے بیٹے ہیں۔

۷۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کو اپنی زندگی کے دوران خداوند عالم کی پشت پناہی اور تائید حاصل رہی۔

اذكر نعمتي عليك ... اذ ايدتك بروح القدس جملہ "تکلم الناس..." اور "اید تک..." کو صرف عطف کے بغیر آپس میں متصل کرنا اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ جملہ "تکلم الناس..." دراصل جملہ "اید تک..." کیلئے تفسیر ہے، اور اس بات کو واضح کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ کو بچپن سے بڑھاپے تک خداوند متعال کی تائید حاصل رہی۔

۸۔ خداوند متعال کی جانب سے جبریل ﷺ نے حضرت

عیسیٰ ؑ کی پشت پناہی اور مدد کی۔ اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المهد و کھلا
جملہ "تکلم..." سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ نے اپنی زندگی کے دوران جو باتیں اور تعلیمات بیان کیں وہ
روح القدس کی مدد اور وساطت سے بیان کیں اور چونکہ تمام انبیاء ؑ پر حضرت جبریل ؑ کے ذریعے وحی خدا نازل
ہوتی تھی، لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ روح القدس سے مراد حضرت جبریل ؑ ہی ہیں۔

۹۔ حضرت عیسیٰ ؑ کا خداوند متعال کی تائید اور حمایت سے بہرہ مند ہونا ان خاص نعمات میں سے ایک ہے جو انہیں
عطا کی گئیں۔ اذکر نعمتی علیک ... اذ ایدتک بروح القدس

۱۰۔ حضرت عیسیٰ ؑ پیدائش کے وقت اور بچپن کی ابتدا ہی سے بولنے اور باتیں کرنے کی قدرت رکھتے تھے۔
تکلم الناس فی المهد

۱۱۔ حضرت عیسیٰ ؑ نے بچپن میں جو باتیں کیں وہ بہت حکیمانہ اور ان کی ادھیڑ عمر اور مکمل رشد و تکامل کے زمانے
میں کی جانے والی باتوں کی ہم پلہ تھیں۔ اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المهد و کھلا
یہ بات واضح و بدیہی ہے کہ حضرت عیسیٰ ؑ کا ادھیڑ عمری میں کلام کرنا ان کے لیے خاص نعمت شمار نہیں ہوتا،
لہذا "کھلا" کو "فی المهد" پر عطف کرنا اس مطلب کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ پیدائش کے وقت ان کی باتیں مکمل رشد و
تکامل کے زمانے میں کی جانے والی باتوں کے ہم پلہ تھیں۔

۱۲۔ حضرت عیسیٰ ؑ کو یہ قدرت روح القدس نے عطا کی جس سے وہ جھولے میں اور جوانی اور ادھیڑ عمری کے زمانے
میں لوگوں کے ساتھ کلام کر سکے۔ اذ ایدتک بروح القدس تکلم الناس فی المهد و کھلا
"کھل" اس شخص کو کہا جاتا ہے جو جوانی کا زمانہ گزار کر بڑھاپے میں قدم رکھ رہا ہو، اور جملہ "تکلم الناس..." جملہ "
ایدتک بروح القدس" کا ایک مصداق بیان کر رہا ہے۔

۱۳۔ حضرت عیسیٰ ؑ کا بچپن سے لے کر ادھیڑ عمری تک اپنی زندگی کے تمام مراحل میں لوگوں کے ساتھ کلام کرنے
پر قادر ہونا ان خاص نعمات میں سے ایک ہے جو آپ ﷺ کو خدا کی جانب سے عطا کی گئیں۔ اذکر نعمتی علیک ...
تکلم الناس فی المهد و کھلا

۱۴۔ حضرت عیسیٰ ؑ کا جھولے میں لوگوں سے کلام کرنا ان خاص نعمتوں کے زمرے میں آتا ہے جو ان کی والدہ
حضرت مریم ؑ کو خدا کی جانب سے عطا ہوئیں۔

اذكر نعمتي عليك و على والدتك ... تكلم الناس في المهد

۱۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی واضح و نمایاں خصوصیات حضرت مریم ﷺ کیلئے خدا کی نعمت تھیں۔

اذكر نعمتي عليك و على والدتك اذ ايدتك بروح القدس ... اذ جئتهم بالبينات بظاهر معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ "نعمتی عليك و على والدتك" کا تقاضا یہ تھا کہ حضرت مریم ﷺ کو عطا کی جانے والی نعمتوں کا بھی ذکر ہوتا لیکن ایسا نہ کرنا اس حقیقت کی جانب اشارہ ہے کہ خود حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی مذکورہ خصوصیات ہی وہ نعمتیں ہیں جو خدا نے حضرت مریم ﷺ کو عطا کیں۔

۱۶۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کتاب، حکمت، تورات اور انجیل کا علم رکھتے تھے۔ و اذ علمتك الكتاب و الحکمة و التوراة والانجيل

۱۷۔ خداوند متعال حضرت عیسیٰ کو علوم اور دینی تعلیمات اور آسمانی کتابوں کا سکھانے والا ہے۔

و اذ علمتك الكتاب و الحکمة و التورات و الانجيل

۱۸۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی کتاب، حکمت، تورات اور انجیل سے آگاہی، انہیں عطا ہونے والی خدا کی خاص نعمتوں

میں سے ایک ہے۔ و اذ علمتك الكتاب والحکمة والتوراة والانجيل

۱۹۔ تورات اور انجیل وہ عظیم الشان اور گرانہا کتب ہیں جن کی حضرت عیسیٰ کو تعلیم دی گئی۔ و اذ علمتك

الكتاب والحکمة والتوراة والانجيل ممکن ہے کہ "الكتاب" کے بعد تورات اور انجیل کو ذکر کرنے کے قرینہ کی بنا پر اس سے

مراد تورات اور انجیل کے علاوہ دوسری آسمانی کتب ہوں، اس صورت میں اگرچہ لفظ "الكتاب" تورات اور انجیل کو

بھی شامل ہو سکتا تھا، لیکن اس کے باوجود انہیں صراحت کے ساتھ بیان کرنا ان کی خاص اور زیادہ اہمیت پر دلالت کرتا

ہے۔

۲۰۔ حضرت عیسیٰ ﷺ مٹی سے پرندے کی شکل کا ایسا مجسمہ بنانے پر قادر تھے جو ان کے پھونک مارنے سے اڑنے

لگتا تھا۔ و اذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذني فتنفخ فيها فتكون طيرا باذني

۲۱۔ بے جان موجودات کو زندگی عطا کرنا حضرت عیسیٰ ﷺ کے معجزات میں سے ایک ہے۔

و اذ تخلق من الطين كهيئة الطير باذني فتنفخ فيها فتكون طيراً باذني

۲۲۔ بے جان مادی عناصر سے ذی روح اجسام کی خلقت کا جواز و امکان۔ و اذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی

۲۳۔ حیوانات کا مجسمہ بنانا جائز اور مباح فعل ہے۔ و اذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر

۲۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ پیدائشی اندھوں کی بینائی واپس لوٹانے اور جذام اور کوڑھ میں مبتلا افراد کو صحت یاب کرنے پر قادر تھے۔ و تبری الاکمه والابرص باذنی

۲۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ منوں مٹی تلے دفن مردوں کو زندہ کرنے پر قادر تھے۔ و اذ تخرج الموتی باذنی
مردوں کے اخراج، "تخرج الموتی" سے مراد انہیں زندہ کرنا ہے اور کلمہ اخراج استعمال کرنے کا مقصد یہ حقیقت بیان کرنا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ زمین میں مدفون مردوں کو بھی زندہ کرنے اور انہیں زمین سے نکالنے پر قادر تھے۔

۲۶۔ حضرت عیسیٰ ﷺ ولایت تکوینی سے بہرہ مند تھے۔ و اذ تخلق من الطین ... و تبری الاکمه والابرص باذنی و اذ تخرج الموتی

۲۷۔ حضرت عیسیٰ ﷺ نے بہت سارے موقعوں پر بے جان اجسام کو زندگی عطا کرنے، اندھوں کو بینائی دینے، جذام اور کوڑھ میں مبتلا افراد کو صحت یاب اور مردوں کو زندہ کرنے جیسے معجزات پیش کیے۔ اذ تخلق ... و تبری الاکمه و الابرص باذنی و اذ تخرج مذکورہ بالا مطلب فعل مضارع "تخلق"، "تبری" اور "تخرج" کو جو استمرار پر دلالت کرتے ہیں سے اخذ کیا گیا ہے۔

۲۸۔ انبیاء ﷺ صرف اذن خداوندی سے ہی معجزات دکھا سکتے ہیں۔ فتکون طیرا باذنی ... و اذ تخرج الموتی باذنی

۲۹۔ نظام ہستی (کائنات) پر اذن خدا حاکم ہے۔ و اذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی ... و اذ کففت بنی اسرائیل عنک کلمہ "اذنی" کو بار بار ذکر کرنا نیز بنی اسرائیل کی سازشوں کی ناکامی کو خداوند عالم کی جانب نسبت دینا مذکورہ بالا مطلب پر دلالت کرتا ہے۔

۳۰۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے معجزات کے اذن خدا سے مربوط ہونے پر توجہ سے، ان کی الوہیت کے گمان کی بنیاد باطل ہو جاتی ہے۔ اذ تخلق ... فتکون طیرا باذنی و تبری الاکمه والابرص باذنی

بے جان اجسام کو زندگی بخشنا اور مردوں کو زندہ کرنا ایسے معجزات ہیں جن سے معجزات دکھانے

والے کے بارے میں الوہیت اور خدا ہونے کا گمان پیدا ہوتا ہے، لہذا کلمہ "اذنی" کو بار بار ذکر کرنا اس طرح کے گمان اور شبہ کو برطرف کر دیتا ہے۔

۳۱۔ مجسموں میں روح پھونکنا، اندھے پن اور جزام و کوڑھ کا علاج اور مردوں کو زندہ کرنے اور اس جیسے دیگر معجزات کی انجام دہی پر حضرت عیسیٰ ﷺ کا قادر ہونا ان خاص نعمتوں میں سے ایک ہے جو انہیں خداوند متعال نے عطا فرمائیں۔
اذکر نعمتی ... و تبری الاکمه والابرص باذنی و اذ تخرج الموتی باذنی

۳۲۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے معجزات اور ان کی رسالت پر قائم روشن اور واضح دلائل کا مشاہدہ کرنے کے بعد بنی اسرائیل حضرت عیسیٰ ﷺ کو نقصان پہنچانے کی فکر میں تھے۔ و اذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتهم بالبینات
ذیل آیت (ان هذا الا سحر مبین) کے قرینہ کی بنا پر "بینات" سے مراد حضرت عیسیٰ ﷺ کے معجزات ہیں۔

۳۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی نبوت اور رسالت نے بنی اسرائیل کو ان کے ساتھ دشمنی پر اکسایا۔
و اذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتهم بالبینات "اذ جئتهم بالبینات" سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کی حضرت عیسیٰ ﷺ سے دشمنی کی وجہ ان کی بعثت و نبوت اور انہیں ایمان کی دعوت دینا تھا۔
۳۴۔ خداوند متعال نے حضرت عیسیٰ ﷺ کو بنی اسرائیل کے خطرے اور نقصان سے محفوظ رکھا۔ و اذ کففت بنی اسرائیل عنک

۳۵۔ بنی اسرائیل رسالت حضرت عیسیٰ ﷺ کے دائرہ کاریں آتے ہیں اور ان کا خطاب بنی اسرائیل کو بھی شامل ہے۔ و اذ کففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتهم بالبینات

۳۶۔ بنی اسرائیل کا حضرت عیسیٰ ﷺ کو نقصان پہنچانے میں ناکام رہنا ان خاص نعمتوں میں سے ایک ہے جو خدا کی جانب سے حضرت عیسیٰ ﷺ کو عطا ہوئیں۔ اذکر نعمتی علیک ... اذ کففت بنی اسرائیل عنک

۳۷۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے ہم عصر بعض بنی اسرائیل ان کی رسالت کے منکر اور کفار کے زمرے میں آتے ہیں۔
فقال الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر مبین

۳۸۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی رسالت کا انکار کفر ہے۔ فقال الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر مبین

۳۹۔ بنی اسرائیل کے کفار حضرت عیسیٰ ﷺ کے معجزات کو سحر اور کھلا جادو قرار دیتے تھے۔

فقال الذين كفروا منهم ان هذا الا سحر مبين

۳۰۔ کفار بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰ ﷺ کے معجزات کا مشاہدہ کرنے کے بعد انہیں انتہائی ماہر جادو گر قرار دیا۔

فقال الذين كفروا منهم ان هذا الا سحر مبين مذکورہ بالا مطلب میں "ہذا" کا مشار الیہ حضرت عیسیٰ ﷺ کو قرار دیا گیا ہے، اس بنی کے مطابق حضرت عیسیٰ ﷺ پر سحر و جادو کا اطلاق از باب مبالغہ ہے اور اس پر دلالت کرتا ہے کہ کفار انہیں اتنا ماہر جادو گر خیال کرتے تھے گویا وہ خود جادو ہیں۔

۳۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کا بیماروں کو شفا یاب اور مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ اس زمانے اور اس کے لوگوں کی ضرورت کے عین مطابق تھا کیونکہ اس وقت کوڑھ کی بیماری بہت پھیل چکی تھی اور لوگوں کو طب اور معالجے کی سخت ضرورت تھی۔ و تبری الاکمه و الابرص باذنہ و اذ تخرج الموتی باذنی حضرت امام رضا ﷺ فرماتے ہیں: (... ان الله تبارک و تعالیٰ بعث عیسیٰ فی وقت ظهرت فيه الزمانات و احتاج الناس الى الطب فاتاهم من عند الله تعالیٰ بما لم یکن عندهم مثله، و بما احیى لهم الموتی و ابرء الاکمه والابرص باذن الله ...) (۱) یعنی خداوند متعال نے حضرت عیسیٰ ﷺ کو اس زمانے میں مبعوث فرمایا جب مختلف قسم کی آفتیں اور بیماریاں بری طرح پھیل چکی تھیں اور لوگوں کو طب اور علاج معالجے کی سخت ضرورت تھی، لہذا انہیں خدا کی جانب سے ایسی نعمت عطا ہوئی، جس کی مثال اس سے پہلے ان میں موجود نہیں تھی، چنانچہ وہ خدا کے اذن سے ان کے مردوں کو زندہ، جذام و کوڑھ میں مبتلا افراد اور پیدائشی اندھوں کو شفا یاب کرتے تھے۔

۳۲۔ حضرت عیسیٰ ﷺ نے اذن خدا سے جو پرندہ مٹی سے خلق کیا وہ چمگادڑ تھا۔ و اذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی امیر المؤمنین ﷺ حضرت علی ﷺ ان پرندوں کے بارے میں جو کسی رحم سے پیدا نہیں ہوئے فرماتے ہیں: (... و الخفاش الذی عملہ عیسیٰ بن مریم فطار باذن الله عزوجل) (۲) یعنی ان میں سے ایک چمگادڑ ہے جسے حضرت عیسیٰ ﷺ نے بنایا اور وہ اذن خداوندی سے پرواز کرنے لگا۔

(۱) عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۸۰ ح ۱۲ ب ۳۲: نور الثقلین ج ۱ ص ۳۴۲ ح ۱۴۵۔

(۲) خصال صدوق ص ۳۲۲ ح ۸ باب الستہ: نور الثقلین ج ۱ ص ۳۴۳ ح ۱۴۷۔

آسمانی کتب: آسمانی کتب کی تعلیم ۱۷

احکام: ۲۲، ۲۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ اور اولاد ۶; اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ۳;

اللہ تعالیٰ کا اذن ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۲; اللہ تعالیٰ کی امداد ۷، ۸، ۹، ۳۳; اللہ تعالیٰ کی تائید ۷، ۹; اللہ تعالیٰ کی تعلیمات ۱۷; اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ۲۹; اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتیں ۱، ۱۳، ۱۳، ۱۸; اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۵، ۹، ۱۵، ۳۱، ۳۶; اللہ تعالیٰ کے افعال ۳۳

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ قیامت میں ۳; انبیاء ﷺ کا معجزہ ۲۸

انجیل: انجیل کی فضیلت ۱۹

اندھاپن: اندھے پن کا علاج کرنا ۲۳، ۲۴، ۳۱

انسان: انسان کی ذمہ داری ۳

بنی اسرائیل: بنی اسرائیل اور حضرت عیسیٰ ﷺ ۳۲، ۳۳، ۳۳، ۳۶; بنی اسرائیل اور حضرت عیسیٰ ﷺ کا معجزہ

۳۰، ۳۹; بنی اسرائیل اور حضرت عیسیٰ کی رسالت ۳۸; بنی اسرائیل کا کفر ۳۷; بنی اسرائیل کی دشمنی ۳۲، ۳۳; بنی اسرائیل کی شکست ۳۶; بنی اسرائیل کے کفار ۳۹، ۳۰

بیمار: بیمار کو صحت یاب کرنا ۳۱

تحریک: تحریک کے اسباب ۳۳

تورات: تورات کی فضیلت ۱۹

جبریل ﷺ: جبریل ﷺ اور حضرت عیسیٰ ﷺ ۸

جذامی: جذامی اور کوڑھی کو صحت یاب کرنا ۲۳، ۲۴، ۳۱

جمادات: جمادات کو زندگی دینا ۲۱، ۲۴، ۳۱; جمادات کو زندگی دینے کا امکان ۲۲

دین: دینی تعلیمات کا سکھانا ۱۷

ذکر: خدا کی نعمتوں کا ذکر ۲، ۳، ۳

روایت: ۳۱، ۳۲

روح القدس: ۱۲

عیسی ﷺ: حضرت عیسی ﷺ اور انجیل ۱۶، ۱۸، ۱۹; حضرت عیسی ﷺ اور پرندے کی خلقت ۲۰; حضرت عیسی ﷺ اور تورات ۱۶، ۱۸، ۱۹; حضرت عیسی ﷺ اور چمگاڈ ۳۲; حضرت عیسی ﷺ پر تہمت لگانا ۳۰; حضرت عیسی ﷺ قیامت میں ۳; حضرت عیسی ﷺ کا بچپن ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳; حضرت عیسی ﷺ کا پیدائش کے وقت کلام کرنا ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳; حضرت عیسی ﷺ کا جھولا ۱۲، ۱۳; حضرت عیسی ﷺ کا علم ۱۶، ۱۸; حضرت عیسی ﷺ کا قصہ ۴، ۱۱; حضرت عیسی ﷺ کا معجزہ ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۳۰، ۳۱، ۳۲; حضرت عیسی ﷺ کا معلم ۱۷; حضرت عیسی ﷺ کو تعلیم دینا ۱۹; حضرت عیسی ﷺ کو نقصان پہنچانا ۳۲، ۳۳، ۳۶; حضرت عیسی ﷺ کی الوہیت کی نفی ۶، ۳۰; حضرت عیسی ﷺ کی حفاظت ۳۳; حضرت عیسی ﷺ کی حکمت ۱۶، ۱۸; حضرت عیسی ﷺ کی ذمہ داری ۲; حضرت عیسی ﷺ کی رسالت ۳۳; حضرت عیسی ﷺ کی رسالت کا انکار ۳۷; حضرت عیسی ﷺ کی رسالت کا دائرہ کار ۳۵; حضرت عیسی ﷺ کی قدرت ۲۰، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۳۱، ۳۶; حضرت عیسی ﷺ کی مدد کرنا ۴، ۸، ۹; حضرت عیسی ﷺ کی نعمت ۱۵; حضرت عیسی ﷺ کی نعمتیں ۲، ۳، ۵، ۱۸; حضرت عیسی ﷺ کی ولایت تکوینی ۲۶; حضرت عیسی ﷺ کے پرندے کی نوع ۳۲; حضرت عیسی ﷺ کے فضائل ۱، ۵، ۴، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۶، ۱۸، ۳۱، ۳۶; حضرت عیسی ﷺ کے معجزہ کی خصوصیت ۳۱

کفار: ۳۷ کفر: کفر کے موارد ۳۸

مجسمہ بنانا: مجسمہ بنانے کا جواز ۲۳; مجسمہ بنانے کے احکام ۲۳

مردے: مردوں کو زندہ کرنا ۲۵، ۲۶، ۳۱، ۳۱

مریم ﷺ: حضرت مریم ﷺ قیامت میں ۳; حضرت مریم ﷺ کا بیٹا ۶; حضرت مریم ﷺ کی نعمتیں ۲، ۳، ۵، ۱۳، ۱۵;

حضرت مریم ﷺ کے فضائل ۱، ۵

معجزہ: معجزہ دکھانے کی شرائط ۲۸

نعمت جن کے شامل حال ہے: ۱، ۲، ۳، ۵، ۱۳، ۱۵، ۱۸

آیت ۱۱۱

﴿وَإِذْ أُوحِيتُ إِلَى الْخَوَارِجِ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾.

اور جب ہم نے حواریں کی طرف الہام کیا کہ ہم پر اور ہمارے رسولوں پر ایمان لے آؤ تو انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے اور تو گواہ رہنا کہ ہم مسلمان ہیں۔

۱۔ مائدہ کے واقعہ کے بعد خداوند متعال نے حواریوں کو الہام کے ذریعے اپنے اور اپنے رسول حضرت عیسیٰ ﷺ پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ و اذ اوحیت الی الخوارین ان آمنوا بی و برسولی

بظاہر بعد والی آیہ شریفہ میں "اذ قال..." کہ جس میں آسمانی کھانے کے فزول کا تذکرہ آیا ہے، اس "اوحیت..." کیلئے ظرف ہے، لہذا آیہ شریفہ کا مفہوم یہ ہوگا کہ خدا نے قصہ مائدہ (نزول طعام) کے بعد حواریوں کو الہام کیا تھا۔

۲۔ حواری خداوند متعال کی وحی اور الہام سے بہرہ مند تھے۔ و اذ اوحیت الی الخوارین مذکورہ بالا آیہ شریفہ میں موجود "اوحیت" کی تفسیر کرتے ہوئے اسے الہام قرار دیا گیا ہے اور حضرت امام باقر ﷺ سے منقول روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: **الھموا^(۱)** یعنی انہیں الہام ہوا۔

۳۔ خدا کے بھیجے ہوئے انبیاء و رسل پر ایمان خود خداوند متعال پر ایمان لانے پر موقوف ہے۔ ان آمنوا بی و برسولی "آمنوا بی" کو پہلے ذکر کرنا، نیز حضرت عیسیٰ ﷺ کیلئے "رسولی" کا عنوان استعمال کرنا اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ رسالت انبیاء ﷺ پر ایمان لانے کی اساس و بنیاد خود خداوند متعال پر ایمان لانا ہے۔ ۳۔ خداوند متعال کی خاص دعوت قبول کر کے حواری، تسلیم اور حقیقی ایمان کے مقام پر فائز ہو گئے۔ قالوا آمنا

(۱) تفسیر عیاشی ج ۱ ص ۳۵۰، ح ۲۲۱؛ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۸۹ ح ۳۲۹۔

۵۔ خداوند متعال کا الہام اور اس کی خاص راہنمائی مؤمنین کیلئے ایمان کے اعلیٰ درجات پر فائز ہونے کا سبب بنتی ہے۔ و اذ اوحیت الی الحوارین ان آمنوا بی و برسولی قالوا آمنا جیسا کہ پہلے بھی گذر چکا ہے کہ خداوند متعال نے قصہ ماندہ کے بعد حواریوں پر الہام کیا، اور اس قصے میں جملہ "واتقوا اللہ ان کنتم مؤمنین" اور کلمہ "حواریون" کہ جس کا معنی مخلص دوست اور ساتھی ہے، کا استعمال اس حقیقت کی علامت ہے کہ وہ الہام سے پہلے بھی حضرت عیسیٰ ﷺ پر ایمان رکھتے تھے، لہذا جملہ "آمنّا" سے مراد ایمان کے اعلیٰ درجات پر فائز ہونا ہے۔

۶۔ حواریوں کا خالص ایمان ان نعمتوں میں سے ایک ہے جو خداوند متعال نے حضرت عیسیٰ ﷺ کو عطا کیں۔

اذکر نعمتی ... اذ اوحیت الی الحوارین ان آمنوا بی و برسولی قالوا آمنا حواریوں کو اس نام سے پکارنے کی وجہ کے بارے میں حضرت امام رضا ﷺ فرماتے ہیں: (لأنهم كانوا مخلصين في انفسهم و مخلصين لغيرهم من اوساخ الذنوب بالوعظ والتذكير ...) (۱) یعنی اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے نفوس کو بھی پاک و منزہ کیا اور دوسروں کو بھی وعظ و تذکر اور نصیحت کے ذریعے گناہوں کی گندگی سے پاک کیا۔

۷۔ خدا اور اس کے رسول حضرت عیسیٰ ﷺ کے احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، حضرت عیسیٰ ﷺ کے حواریوں کی واضح خصوصیات میں سے ایک ہے۔ و اشهد باننا مسلمون جملہ "آمنوا بی و برسولی" اس پر دلالت کرتا ہے کہ "مسلمون" کا متعلق خدا اور اس کے رسول حضرت عیسیٰ ﷺ کے احکام و اوامر ہیں، یعنی ان کے اوامر کے سامنے سر تسلیم خم کیا جائے۔

۸۔ خالص ایمان کا اظہار کرنے کے بعد حواریوں نے خدا سے اس پر گواہ رہنے کی درخواست کی کہ ہم مقام تسلیم پر فائز ہیں۔ و اذ اوحیت ... قالوا آمنا و اشهد باننا مسلمون

۹۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے حواریوں نے ان سے تقاضا کیا کہ وہ اس پر گواہ رہیں کہ انہوں نے خدا اور رسول کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے۔ قالوا آمنا و اشهد باننا مسلمون مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ جب فعل "اشهد" میں حضرت عیسیٰ ﷺ کو مخاطب کیا گیا ہو۔ اور خدا سے درخواست کے مقام میں "ربنا" وغیرہ جیسے کلمات جو ہیں ان کا یہاں نہ لانا اس احتمال کیلئے تائید ہو سکتا ہے۔

۱۰۔ حضرت عیسیٰ ﷺ خدا کے فرامین اور تعلیمات کی نسبت

عوام کے رو عمل پر گواہ ہیں۔ و اشہد باننا مسلمون

۱۱۔ فراین خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ایمان کے اعلیٰ درجات تک پہنچنے پر موقوف ہے۔

و اذ اوحیت الی الحوارین ... قالوا آمنا و اشہد باننا مسلمون

مومن حواری صرف اپنے ایمان کی تقویت کے بعد الہام خداوندی کے نتیجے میں مقام تسلیم پر فائز ہوئے۔

۱۲۔ ادیان الہی کا ایک ہدف اور مقصد فراین خداوندی کے سامنے تسلیم ہے۔ و اشہد باننا مسلمون

۱۳۔ حضرت عیسیٰ کے حواری بارہ مرد تھے۔ و اذ اوحیت الی الحوارین

حضرت عیسیٰ کے حواریوں کی تعداد کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے

ہیں: (... اما الحواریون فکانوا اثنی عشر رجلا ...) ^(۱) حواریوں کی تعداد بارہ تھی اور وہ سارے مرد تھے۔

آسمانی کھانا (ماندہ): آسمانی کھانے کا قصہ ۱

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا الہام ۵؛ اللہ تعالیٰ کی دعوت ۳، ۵؛ اللہ تعالیٰ کی گواہی ۸؛ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ۶

ادیان: ادیان کے اہداف و مقاصد ۱۲

الہام: الہام کے اثرات، ۵

ایمان: انبیاء علیہم السلام پر ایمان ۳؛ ایمان کا متعلق ۱، ۳؛ ایمان کی دعوت ۱؛ ایمان کے اثرات ۱۱؛ ایمان کے درجات ۵،

۱۱؛ حضرت عیسیٰ پر ایمان ۱؛ خداوند متعال پر ایمان ۱، ۳

بارہ کا عدد: ۱۳

تکامل: تکامل کے اسباب ۵

تحریک: تحریک کے اسباب ۵

حواری: حواری اور حضرت عیسیٰ ۹، ۷؛ حواریوں کا اخلاص ۶؛ حواریوں کا ایمان ۲، ۶، ۸؛ حواریوں کا مطیع ہونا

۹، ۸، ۷، ۳؛ حواریوں کو الہام ہونا ۱، ۲؛ حواریوں کی تعداد ۱۳؛ حواریوں کی درخواست ۸، ۹؛ حواریوں کی فضیلتیں ۲، ۳، ۷

روایت: ۶، ۲، ۱۳

سر تسلیم خم کرنا: خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنا، ۱۲؛ سر تسلیم خم کرنے کا پیش خیمہ ۱۱؛ سر تسلیم خم کرنے کا مقام و مرتبہ ۸؛ سر تسلیم خم کرنے کی اہمیت ۹، ۱۲

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ اور عام لوگ ۱۰؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی

آیت ۱۱۲

﴿إِذْ قَالَ الْحَوَارِثُونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَنْ يُنْزِلَ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ قَالَ اتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾

اور جب حواریں نے کہا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تمہارے رب میں یہ طاقت بھی ہے کہ ہمارے اوپر آسمان سے دسترخوان نازل کر دے تو انہوں نے جواب دیا کہ تم اگر مومن ہو تو اللہ سے ڈرو۔

۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے حواریوں نے ان سے خدا کی جانب سے نازل شدہ کھانوں سے پُر آسمانی دسترخوان کی درخواست کی۔ اذ قال الحواریون ... هل يستطيع ربك ان ينزل علينا مائدة من السماء کلمہ "مائدہ" کا معنی طعام اور یا مختلف کھانوں سے پُر دسترخوان ہے۔

گواہی ۹، ۱۰؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کے فضائل ۶

لوگ: لوگ اور اوامر خداوندی ۱۰؛ لوگ اور دینی تعلیمات ۱۰

مؤمنین: مؤمنین کا تکامل ۵

۲۔ آسمانی کھانے کی درخواست کر کے حواری خداوند متعال کی قدرت کا اندازہ لگانا چاہتے تھے۔

هل يستطيع ربك ان ينزل علينا مائدة من السماء

۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے حواری اپنے ایمان کے ابتدائی ایام میں خداوند متعال اور اس کی قدرت کے

بارے میں غلط سوچ رکھتے تھے۔ اذ قال الحواریون ... هل يستطيع ربك ان ينزل علينا مائدة من السماء

چونکہ "اذ قال الحواریون..." گزشتہ آیہ شریفہ میں "او حیت" سے متعلق ہے لہذا یہ نتیجہ لیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ کی طرف میلان کے ابتدائی ایام میں اور خدا کے الہام سے پہلے یہ بات کہی تھی کہ "هل يستطيع..." کیا تمہارا پروردگار اس پر قادر ہے کہ ہمارے لئے آسمان سے کھانے نازل کرے۔

۴۔ حواری حضرت عیسیٰ ﷺ کے دوسرے معجزوں کے علاوہ اپنے لئے ایک خاص معجزے کے خواہاں تھے۔

ان ينزل علينا مائدة بعد والی آیہ شریفہ میں موجود کلمات "تاکل"، "قلوبنا"، "نعلم" اور "نکون"، کی روشنی میں کلمہ "علینا" اس پر دلالت کرتا ہے کہ حواری ایسے معجزے کے خواہاں تھے جس سے صرف وہی بہرہ مند ہوں۔

۵۔ حضرت عیسیٰ کے حواری ماندہ کی داستان سے پہلے بھی ان کی رسالت پر ایمان لانے کا دعویٰ کرنے والوں کے زمرے میں آتے تھے۔ قال اتقوا الله ان كنتم مؤمنين اگر "اتقوا الله" سے مراد خاص معجزہ کے مطالبے سے رکنے کا حکم ہو تو "ان كنتم مؤمنين" میں ایمان سے مراد حضرت عیسیٰ ﷺ کی رسالت پر ایمان ہوگا۔

۶۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے حواری ماندہ کے نزول سے پہلے ایمان کے انتہائی نچلے درجے پر فائز تھے، اور خدا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا جذبہ نہیں رکھتے تھے۔ اذ قال الحواریون يا عيسي ابن مريم ... قال اتقوا الله ان كنتم مؤمنين

۷۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے حواری ان کی رسالت پر ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود اپنے لئے خاص معجزے (آسمانی کھانے کے نزول) کے خواہاں تھے۔ هل يستطيع ربك ان ينزل علينا مائدة من السماء قال اتقوا الله ان كنتم مؤمنين

۸۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے حواری اس پر یقین نہیں رکھتے تھے کہ خداوند متعال آسمان سے کوئی کھانا نازل کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ هل يستطيع ربك ان ينزل علينا مائدة من السماء

۹۔ حضرت عیسیٰ ﷺ نے اپنے حواریوں پر واضح کیا کہ ان کی درخواست ایمان و تقویٰ کے ساتھ سازگار نہیں ہے، اور یوں انہیں آسمان سے کھانے کے نزول کی درخواست کرنے سے روکنے کی کوشش کی۔ قال اتقوا الله ان كنتم مؤمنين

۱۰۔ خدا کی قدرت کے بارے میں شک و شبہ کرنے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ ﷺ نے اپنے حواریوں کی سرزنش

کی۔ هل يستطيع ربك ... قال اتقوا الله ان كنتم مؤمنين جملہ "اتقوا الله..." دلالت کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ نے اپنے حواریوں پر تنقید اور اعتراض کیا اور یہ ان مطالب کی جانب اشارہ ہے، جو "هل يستطيع ربك..." سے حاصل ہوتے ہیں کہ ان میں سے ایک قدرت خدا کے بارے میں شک و تردید ہے۔

۱۱۔ قدرت خداوندی کے بارے میں شک و تردید تقویٰ اور ایمان کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔
هل يستطيع ربك ... اتقوا الله ان كنتم مؤمنين

۱۲۔ خداوند متعال پر ایمان کا لازمہ یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بارے میں غلط افکار سے گریز کیا جائے۔ اتقوا الله ان كنتم مؤمنين جملہ "هل يستطيع..." سے معلوم ہوتا ہے کہ حواری قدرت خداوندی کے بارے میں شک و تردید کا شکار تھے اور یہ اس کیلئے قرینہ ہے کہ "ان كنتم مؤمنين" میں ایمان سے مراد خدا پر ایمان رکھنا ہے۔
۱۳۔ خداوند متعال کا نام لیتے وقت آداب کو ملحوظ نہ رکھنے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ ﷺ نے اپنے حواریوں کی سرزنش اور مذمت کی۔ هل يستطيع ربك ... قال اتقوا الله اس آیت شریفہ میں ادب کا اقتضاء یہ تھا کہ حواری "ربك" تمہارے پروردگار کی بجائے "ربنا" کہتے۔

۱۴۔ کئی ایک معجزوں کا مشاہدہ کرنے کے باوجود خاص معجزہ دکھانے اور آسمانی کھانے کے فزول کا مطالبہ کرنے پر حضرت عیسیٰ ﷺ نے اپنے حواریوں کی مذمت کی۔ قال اتقوا الله ان كنتم مؤمنين گذشتہ آیات دلالت کرتی ہیں کہ حضرت عیسیٰ ﷺ حتیٰ بچپن میں ہی اور لوگوں کو ایمان کی دعوت سے پہلے معجزات دکھایا کرتے تھے، لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی تنقید اور اعتراض کی وجہ یہ تھی کہ وہ کئی ایک معجزوں کا مشاہدہ کرنے کے باوجود ایک مخصوص معجزے کی درخواست کیوں کرتے ہیں۔

۱۵۔ انبیائے خدا سے بے جاقسم کی درخواستیں اور مطالبے کرنا عدم تقویٰ کی علامت ہے۔
ان ينزل علينا مائدہ ... اتقوا الله ان كنتم مؤمنين

۱۶۔ معجزوں اور روشن دلائل کے ذریعے رسالت انبیاء ﷺ کے اثبات کے بعد ادیان الہی کے پیروکاروں کیلئے نئے معجزہ کا مطالبہ کرنے سے اجتناب کرنا ضروری

ہے۔ قال اتقوا الله ان كنتم مؤمنين

آسمانی کھانا: آسمانی کھانے کا خزانہ ۴، ۸، ۱۳؛ آسمانی کھانے کی داستان ۵؛ آسمانی کھانے کی درخواست ۱، ۲؛ آسمانی کھانے کے اثرات ۶

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی قدرت ۲؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں شک کرنا ۸، ۱۰، ۱۱
ایمان: ایمان کا متعلق ۵، ۷، ۱۲؛ ایمان کے اثرات ۹، ۱۱، ۱۲؛ ایمان کے مراحل ۶؛ ایمان کے موانع ۱۱ حضرت عیسیٰ ﷺ پر ایمان لانا ۵، ۷؛ خداوند متعال پر ایمان ۱۲

تقویٰ: تقویٰ کا پیش خیمہ ۱۲؛ تقویٰ کے اثرات ۹، ۱۱؛ تقویٰ کے موانع ۱۱
حواری: حواری اور حضرت عیسیٰ ﷺ ۱، ۳؛ حواریوں کا ایمان ۵، ۶، ۷، ۹؛ حواریوں کا تقویٰ ۹؛ حواریوں کا عقیدہ ۸، ۱۰؛ حواریوں کا غور و فکر ۳؛ حواریوں کا مطالبہ ۱، ۲، ۳، ۷، ۹، ۱۳؛ حواریوں کی اطاعت ۶؛ حواریوں کو سرزنش ۱۰، ۱۳، ۱۴

ذکر: ذکر خدا میں ادب کا خیال رکھنا ۱۳

عدم تقویٰ: عدم تقویٰ کی علامت ۱۵

عیسیٰ ﷺ: عیسیٰ ﷺ اور حواری ۹؛ عیسیٰ ﷺ کا مذمت کرنا ۱۰، ۱۳، ۱۴؛ عیسیٰ ﷺ کا معجزہ ۳
غور و فکر: ناپسندیدہ غور و فکر ۳؛ ناپسندیدہ غور و فکر سے اجتناب ۱۲

مطالبہ: بے جا مطالبہ ۱۵

معجزہ: معجزے کی اہمیت ۱۶؛ معجزے کی درخواست ۳، ۷، ۱۳؛ معجزے کے اثرات ۶

نبوت: نبوت کے دلائل ۱۶

آیت ۱۱۳

﴿قَالُوا نُزِيدُ أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَنَطْمِئِنَّ قُلُوبُنَا وَنَعْلَمَ أَنْ قَدْ صَدَّقْتَنَا وَنَكُونُ عَلَيْهَا مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾

ان لوگوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس میں سے کھائیں اور اطمینان قلب پیدا کریں اور یہ جان لیں کہ آپ نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم خود بھی اس کے گواہوں میں شامل ہو جائیں۔

۱۔ آسمانی کھانے کی درخواست سے حواریوں کا مقصد یہ تھا کہ اس سے کچھ تناول کریں اور قدرت خداوندی کے بارے میں اطمینان حاصل کریں۔ قالوا نريد ان ناكل منها و تطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا

۲۔ آسمانی کھانے کے بارے میں حواریوں کی درخواست کا مقصد یہ تھا کہ ایک تو رسالت حضرت عیسیٰ ﷺ پر یقین پیدا کر لیں اور دوسرا اس گواہی کے ساتھ ان کی رسالت کی تبلیغ کریں کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے آسمان سے کھانا نازل ہوتے دیکھا ہے۔ و نکون علیہا من الشاہدین

۳۔ حواری آسمان سے کھانے کے نزول کی بے جا درخواست کی توجیہ میں چار مقاصد (کھانا، اطمینان...) بیان کرتے تھے۔ قال اتقواللہ ان کنتم مؤمنین۔ قالوا نريد ان ناكل منها ... من الشاہدین

۴۔ آسمان سے نازل ہونے والے کھانے میں سے کچھ کھا کر حواری اس کھانے کے حقیقی ہونے کے بارے میں اطمینان حاصل کرنا چاہتے تھے۔ قالوا نريد ان ناكل منها و تطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا

"ان" کے بغیر "تطمئن" کا "ناکل" پر عطف، ہو سکتا ہے اس بات کا بیان ہو کہ حواری اس وجہ سے ماندہ میں سے کھانے کے خواہاں تھے تاکہ اس کے جادو اور شعبہ بازی سے جدا ہونے کی تشخیص کے ذریعہ اس کے واقعی ہونے کو درک کریں۔

۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے اصحاب کو تاریخ کے ایک دور میں کھانے پینے کی اشیاء کی کمی کا سامنا تھا۔ *

قالوا نريد ان نأكل منها غذا کے فزول کی درخواست کے بارے میں یہ توجیہ کہ وہ اس سے پیٹ بھرنا چاہتے تھے، اس وقت قابل قبول ہو سکتی ہے جب ان کیلئے عام طریقوں سے غذا کا حصول بہت مشکل ہو۔

۶۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے حواریوں کے معنوی پہلوؤں پر ان کے مادی رجحانات حاوی تھے۔ قالوا نريد ان نأكل منها و تطمئن قلوبنا چونکہ "ناکل" کہ جو مادی پہلو کی جانب اشارہ ہے، کو "تطمئن" اور "نعلم" کہ جو معنوی امور سے مربوط ہیں، سے پہلے ذکر کیا گیا ہے، لہذا اس سے مذکورہ بالا مطلب اخذ کیا گیا ہے۔

۷۔ عام لوگوں کا اپنے ایمان اور دینی عقائد پر ثابت قدم اور استوار رہنا ان کی مادی اور معنوی ضروریات پورا کرنے پر موقوف ہے۔ قالوا نريد ان نأكل منها و تطمئن قلوبنا

۸۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے حواری ان کی رسالت کے آغاز میں حقیقی ایمان سے محروم اور ان کی حقانیت کے بارے میں شک و تردید کا شکار تھے۔ قالوا ... و تطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا

۹۔ انبیائے الہی کے معجزے ان کی رسالت کی حقانیت کے بارے میں اطمینان اور یقین پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ ان ينزل علينا مائدة ... و تطمئن قلوبنا و نعلم ان قد صدقتنا

۱۰۔ قلبی اطمینان کا درجہ ایمان کے درجے سے بڑھ کر ہے۔ قال اتقوا الله ان كنتم مؤمنين۔ قالوا نريد ان ... تطمئن قلوبنا

۱۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے حواریوں نے ان سے عہد و پیمان باندھا کہ آسمانی کھانے کے فزول کے بعد وہ ان کی رسالت کی حقانیت کی تبلیغ کریں گے۔ قالوا ... و نكون عليها من الشاهدين

آسمانی کھانا: ۳ آسمانی کھانے کی درخواست ۱، ۲، ۳

اطمینان: اطمینان قلب ۱۰؛ اطمینان کی درخواست ۳؛ اطمینان کے اسباب ۹

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کا معجزہ ۹

ایمان: انبیاء ﷺ پر ایمان ۹؛ ایمان سے محروم ہونا ۸؛ ایمان

کے اسباب ۹؛ ایمان کے درجات ۱۰؛ حضرت عیسیٰ ﷺ پر ایمان ۲؛ قدرت خدا پر ایمان ۱

ثابت قدمی: ثابت قدمی کے اسباب ۷

حواری: حواری اور حضرت عیسیٰ ﷺ ۱۱؛ حواریوں کا زمانہ ۱۱؛ حواریوں کا عقیدہ ۶، ۸؛ حواریوں کا کھانا ۳؛ حواریوں کا محرک ۱، ۲، ۳، ۴؛ حواریوں کے مادی رجحانات ۶؛ حواریوں کے مطالبات ۱، ۲، ۳

دین: دین کی حفاظت کے اسباب ۷

طعام: آسمانی طعام ۱؛ طعام کی درخواست ۳

عقیدہ: عقیدے پر ثابت قدم رہنا ۷

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ سے عہد ۱۱؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی رسالت کی تبلیغ ۱۱؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی رسالت میں شک کرنا ۸؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کے حواری ۵؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کے زمانے میں قحط ۵

لوگ: لوگوں کے عقیدہ کی حفاظت ۷

مادی ضروریات: مادی ضروریات کو پورا کرنا ۷

معجزہ: معجزے کے اثرات ۹

معنوی ضروریات: معنوی ضروریات کو پورا کرنا ۷

آیت ۱۱۳

﴿ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيداً لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴾ .

عیسی بن مریم نے کہا خدایا۔ پروردگار ہمارے اوپر آسمان سے دسترخوان نازل کر دے کہ ہمارے اول و آخر کے لئے عید ہو جائے اور تیری قدرت کی نشانی بن جائے اور ہمیں رزق دے کہ تو بہترین رزق دینے والا ہے۔

۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ نے اپنے حواریوں کا تقاضا قبول کرتے ہوئے خداوند متعال سے آسمانی کھانوں سے بھرا ہوا دسترخوان نازل کرنے کی درخواست کی۔ قال عیسیٰ ابن مریم اللہم ربنا انزل علینا مائدة من السماء

۲۔ بارگاہ خداوندی میں دعا کے آداب میں سے ایک یہ ہے کہ خضوع کا اظہار اور موزوں کلمات استعمال کر کے ادب کی رعایت کی جائے۔ قال عیسیٰ ابن مریم اللہم ربنا ... و ارزقنا و انت خیر الرزاقین

۳۔ خداوند متعال کے مقربین کی دوسروں کے بارے میں دعا فوراً قبول ہوتی ہے۔

قال عیسیٰ ابن مریم اللہم ربنا انزل علینا مائدة من السماء

۴۔ خداوند متعال کے مقام الوہیت و ربوبیت سے درخواست کرنا دعا کے آداب میں سے ہے اور اس کی قبولیت

میں بھی مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ قال عیسیٰ ابن مریم اللہم ربنا

۵۔ معاشرے کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے بارگاہ خداوندی میں دعا کرنا ایک پسندیدہ اور قابل قدر فعل ہے۔

قال عیسیٰ ابن مریم اللہم ربنا انزل علینا مائدة من السماء ... و ارزقنا

۶۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کا آسمانی کھانے کی درخواست کرنے کا ایک مقصد یہ تھا کہ وہ عیسائی معاشرے میں ایک مسرت

بخش اور یادگار داستان چھوڑ جائیں۔ انزل علینا مائدة من السماء تكون لنا عیدا

لاولنا و آخرنا

۷۔ جس دن آسمانی کھانا نازل ہوا حضرت عیسیٰ ﷺ اسے مسیحی معاشرے کیلئے عید کا دن قرار دینے کے خواہاں تھے۔
انزل علینا مائدة من السماء تكون لنا عيدا لاولنا و آخرنا

۸۔ آسمانی کھانے کے نزول سے حضرت عیسیٰ کی حقانیت کے بارے میں پایا جانے والا شک و شبہ برطرف ہو گیا، نیز یہ معجزہ تمام عیسائیوں کیلئے کافی تھا۔ و نعلم ان قد صدقتنا ... انزل علینا مائدة من السماء

۹۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی آسمانی کھانے کے نزول سے متعلق درخواست کا ایک مقصد یہ تھا کہ عیسائی معاشرے میں خداوند متعال کی ایک نشانی اور آیت باقی رہے۔ انزل علینا مائدة من السماء تكون ... آية منك

۱۰۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کا آسمانی کھانے کا تقاضا کرنے کا ایک مقصد یہ تھا کہ وہ خداوند عالم کی روزی اور رزق سے بہرہ مند ہوں۔ و ارزقنا

۱۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی نظر میں آسمانی کھانے کے معنوی پہلوؤں کا مقام و منزلت اس کے مادی پہلوؤں پر حاوی تھا۔ تكون لنا عيدا لاولنا و آخرنا و آية منك و ارزقنا

۱۲۔ الہی قائدین کا فریضہ ہے کہ لوگوں کے مادی مطالبات اور تقاضوں کو معنوی جہت دینے کی کوشش کریں۔
نريد ان نأكل منها ... تكون لنا عيدا لاولنا و آخرنا و آية منك و ارزقنا حضرت عیسیٰ ﷺ نے مسئلہ غذا کو آخری ہدف اور مقصد کے طور پر بیان کیا ہے، نیز جملہ "و ارزقنا..." جو خود نیاز مندی اور بارگاہ خدا میں تذلل و خضوع پر دلالت کرتا ہے، یہ حواریوں کی درخواست کے غیر موجد اور ناقابل قبول ہونے کی طرف اشارہ ہے، کہ انہوں نے غذا کے مسئلے کو معنوی اہداف و مقاصد سے پہلے ذکر کیا ہے۔

۱۳۔ خداوند متعال بہترین روزی دینے والا ہے۔ و انت خير الرازقين
۱۴۔ خداوند متعال کی بے مثال رازقیت کی طرف توجہ انسان کو اپنی ضروریات کسی اور کی بارگاہ میں لے جانے سے روکتی ہے۔ و ارزقنا و انت خير الرازقين جملہ "و انت خير الرازقين" خدا سے رزق

مانگنے کی علت کی طرف اشارہ ہے، یعنی چونکہ میں جانتا ہوں کہ تو بندوں کیلئے بہترین رازق ہے لہذا تجھ سے اپنا رزق مانگتا ہوں۔

۱۵۔ معرفت، ایمان اور تقویٰ کے درجات بارگاہ خداوندی میں دعا اور درخواست کے محرک اور طریقے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ هل يستطيع ربك ... و آية منك و ارزقنا آسمانی دستور خوان کا تقاضا کرنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مؤدبانہ اور حواریوں کی ناشائستہ گفتگو کے درمیان موازنہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بارگاہ خداوندی میں دعا کے محرک اور طریقے پر ایمان و معرفت کے درجات اثر انداز ہوتے ہیں۔

آسمانی کھانا: آسمانی کھانے کا فلسفہ ۶؛ آسمانی کھانے کا معجزہ ۸؛ آسمانی کھانے کا نزول ۷؛ آسمانی کھانے کی درخواست ۱، ۶، ۹، ۱۰؛ آسمانی کھانے کی مادی قدر و قیمت ۱۱؛ آسمانی کھانے کی معنوی قدر و قیمت ۱۱؛ آسمانی کھانے کے فزول کے اثرات ۸

۱۰۔ اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی الوہیت ۳؛ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۳؛ اللہ تعالیٰ کی رزاقیت ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کے رزق سے استفادہ کرنا

انسان: انسان کی ضروریات ۱۳

ایمان: ایمان کے اثرات ۱۳؛ ایمان کے درجات ۱۵؛ خدا کی رازقیت پر ایمان ۱۳

تحریک: تحریک کے عوامل ۱۵

تقویٰ: تقویٰ کے درجات ۱۵

حواری: حواریوں کے تقاضے ۱

دعا: دعا کی قبولیت ۳؛ دعا کی قبولیت کا پیش خیمہ ۳؛ دعا کی قدر و منزلت ۵؛ دعا کے آداب ۳؛ دعا میں دنیا طلب کرنا ۵؛ دعا

میں موثر عوامل ۱۵

سرور: سرور کی اہمیت ۶

شک: شک کے موانع ۸

عیسیٰ علیہ السلام: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا محرک ۹؛ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نکتہ نظر ۱۱؛

حضرت عیسیٰ ﷺ کی حقانیت ۸؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی درخواست ۱، ۶، ۷؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کے اہداف ۱۰؛ ۹

عیسائیت: عیسائیت کی عید ۷؛ عیسائیت میں خداوند متعال کی نشانیاں ۹

قائد: قائد کی ذمہ داری ۱۲

معاشرہ: معاشرے کی ضروریات پوری کرنا ۵

معرفت: معرفت کے درجات ۱۵

مقربین: مقربین کی دعا ۳

مناجات: مناجات کے آداب ۲؛ مناجات میں خضوع و خشوع ۲

معنوی ضروریات: معنوی ضروریات کی اہمیت ۱۲

آیت ۱۱۵

﴿ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ ﴾

پروردگار نے کہا کہ ہم نازل تو کر رہے ہیں لیکن اس کے بعد جو تم میں سے انکار کمرے گا اس پر ایسا عذاب نازل کریں گے کہ عالمین میں کسی پر نہیں کیا ہے۔

۱۔ خداوند متعال نے تاکید کی کہ وہ حواریوں پر آسمانی کھانا نازل کر کے حضرت عیسیٰ ﷺ کی دعا قبول کر رہا ہے۔

قال الله اني منزلها عليكم اسم فاعل "منزل" سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آسمانی کھانے کے نزول کا وعدہ نہیں کیا بلکہ فوراً آسمانی کھانا نازل کرنا شروع کر دیا۔ یعنی جب خداوند متعال نے حضرت عیسیٰ کو ان کی دعا کے قبول ہونے کے بارے میں آگاہ کیا اسی وقت ان کے حواریوں پر آسمانی کھانا نازل ہو رہا تھا۔

۲۔ حواریوں نے جو کھانا مانگا وہ تدریجی طور پر ان پر نازل ہوا۔

قال الله انى منزلها عليكم كلمه "منزل" کا مصدر تنزیل ہے اور ممکن ہے یہ اس پر دلالت کرتا ہو کہ تمام کا تمام آسمانی کھانا ایک ہی دفعہ نازل نہیں ہوا۔

۳۔ خداوند متعال نے کئی بار آسمانی کھانا نازل کر کے ان پر فضل و کرم کیا۔ قال الله انى منزلها عليكم مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے کہ "منزل" کا استعمال آسمانی کھانے کے کئی بار نازل ہونے کی طرف اشارہ ہو۔

۴۔ خداوند عالم کا خوفناک اور بے مثال عذاب ان لوگوں کی سزا ہے جو آسمانی کھانے کا مشاہدہ کرنے کے باوجود خدا کی قدرت، حضرت عیسیٰ ﷺ کی رسالت اور اس کھانے کو معجزہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیں۔

فمن يكفر بعد منكم فانى اعذبه عذابا لا اعذبه احداً من العالمين ممکن ہے "يكفر" کا متعلق خدا کی قدرت، حضرت عیسیٰ ﷺ کی رسالت اور آسمانی کھانے کا معجزہ ہونا ہو "لا اعذبه" کی ضمیر مفعول مطلق نوعی ہے اور وہ کلمہ "عذاباً" کی طرف لوٹ رہی ہے، یعنی "لا اعذب قبل هذا العذاب احداً"۔

۵۔ طلب کیے گئے معجزوں کا مشاہدہ کرنے کے بعد رسالت انبیاء ﷺ کا انکار کرنے والے خوفناک عذاب کے حقدار ہیں۔ فمن يكفر بعد منكم فانى اعذبه عذابا لا اعذبه احداً

۶۔ خداوند متعال انواع و اقسام اور مختلف درجات کے عذاب نازل کرتا ہے۔ فانى اعذبه عذابا لا اعذبه احداً
۷۔ خداوند متعال گناہ کی نوعیت اور کیفیت کے مطابق عذاب نازل کرتا ہے۔ فمن يكفر بعد منكم فانى اعذبه عذابا
۸۔ معجزات دکھانا اور انکار کرنے والوں کو عذاب میں مبتلا کرنا صرف خدا کے اختیار میں ہے۔

قال الله انى منزلها عليكم ... فانى اعذبه عذابا لا اعذبه احداً

۹۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی درخواست کے بعد خداوند متعال نے ان کے حواریوں پر روٹی اور گوشت (آسمانی کھانا) نازل کیا۔ قال الله انى منزلها عليكم رسول خدا ﷺ حواریوں پر نازل ہونے والے کھانے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:
(نزلت المائدة خبزاً ولحماً...) (۱) یعنی نازل ہونے والا کھانا گوشت، روٹی... پر مشتمل تھا۔

(۱) مجمع البیان ج ۳ ص ۴۱۰ نور الثقلین ج ۱ ص ۶۹۱ ح ۴۳۷۔

آسمانی کھانا: آسمانی کھانے کا تدریجی نزول ۲؛ آسمانی کھانے کا نزول ۱، ۳، ۹

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۸؛ اللہ تعالیٰ کا عذاب ۶، ۷؛ اللہ تعالیٰ کا فضل ۳؛ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتیں ۹؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۸

جزا و سزا کا نظام: ۷

حواری: حواریوں کی درخواست ۲؛ حواریوں کی نعمتیں ۹؛ حواریوں کے فضائل ۳؛ حواریوں کیلئے نازل ہونے والا آسمانی کھانا ۱

روایت: ۹

روٹی: روٹی کا نزول ۹

عذاب: عذاب کی اقسام ۶؛ عذاب کی کیفیت ۷؛ عذاب کے اسباب ۳، ۵؛ عذاب کے درجات ۳، ۵، ۶

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ کی درخواست ۹؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی دعا کا مستجاب ہونا ۱

کفر: حضرت عیسیٰ ﷺ کی رسالت کے بارے میں کفر ۳؛ قدرت خدا کے بارے میں کفر ۳؛ معجزے کے بارے میں کفر ۳

گناہ: گناہ کی سزا ۷

گوشت: گوشت کا نزول ۹

معجزہ: معجزہ کا سرچشمہ ۸؛ معجزہ کو جھٹلانے کی سزا ۸

منکرین انبیاء ﷺ: منکرین انبیاء ﷺ کی سزا ۵

آیت ۱۱۶

﴿وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّي إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمَ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

۰۰

اور جب اللہ نے کہا کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے یہ کہہ دیا ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو خدا مان لو۔ تو عیسیٰ نے عرض کی کہ تیری ذات بے نیاز ہے میں ایسی بات کیسے کہوں گا جس کا مجھے کوئی حق نہیں ہے اور اگر میں نے کہا تھا تو تجھے تو معلوم ہی ہے کہ تو میرے دل کا حال جانتا ہے اور میں تیرے اسرار نہیں جانتا ہوں۔ تو تو غیب کا جاننے والا بھی ہے۔

۱۔ خداوند متعال قیامت کے دن انبیاء علیہ السلام کی موجودگی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھے گا کہ کیا انہوں نے لوگوں کو اپنی اور اپنی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کی عبادت کرنے کا کہا تھا؟ واذ قال الله يا عيسى ابن مريم انت قلت للناس اتخذوني و امي الهين اگر آیہ شریفہ ۱۱۹ یعنی 'قال الله هذا يوم...' کی طرف توجہ کریں نیز اس حقیقت کی جانب توجہ کریں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی امت کے درمیان موجود تھے، تو کوئی بھی ان کی اور حضرت مریم علیہا السلام کی الوہیت اور خدائی کا معتقد نہیں تھا، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ سوال و جواب قیامت کے دن ہوگا، واضح رہے کہ فعل مضارع اور مستقبل کی جگہ فعل ماضی استعمال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ خداوند متعال حتما اور یقیناً سوال کرے گا۔

۲۔ خداوند متعال قیامت کے دن اپنے انبیاء علیہ السلام سے یہ سوال کرے گا کہ ان کی امتیں کس طرح باطل کی طرف مائل ہو گئیں۔

و اذ قال الله يا عيسى ابن مريم انت قلت للناس

۳۔ بعض عیسائی خیال کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ خداوند عالم کے ہم پلہ اور مساوی دو خدا ہیں۔ ا انت قلت للناس اتخذوني و امی الهین من دون الله

۴۔ الوہیت اور عبادت میں شرک در حقیقت خداوند متعال کا انکار ہے۔ اتخذوني و امی الهین من دون الله

۵۔ عیسائی یہ باطل عقیدہ رکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ نے ان سے چاہا ہے کہ وہ لوگ انکی اور انکی والدہ حضرت مریم ﷺ کی عبادت کریں اور انہیں خدا تسلیم کریں۔ ا انت قلت للناس اتخذوني و امی الهین

۶۔ الوہیت اور خدائی کا مقام جہنم لینے اور جہنم دینے کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ اتخذوني و امی الهین

۷۔ خداوند متعال الوہیت و عبادت کے لائق ہر قسم کے شریک سے پاک و منزہ ہے۔ قال سبحانك

۸۔ حضرت عیسیٰ ﷺ اس بات کے معتقد اور معترف تھے کہ خداوند متعال الوہیت و عبادت کے لائق ہر قسم کے شریک سے پاک و منزہ ہے۔ قال سبحانك

۹۔ حضرت عیسیٰ ﷺ قیامت کے دن اپنے اور اپنی والدہ حضرت مریم ﷺ کے بارے میں الوہیت اور خدائی کے بیہودہ ادعا کا سختی سے انکار کریں گے۔ ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق

۱۰۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی شخصیت اس سے بہت بلند ہے کہ وہ اپنے اور اپنی والدہ حضرت مریم ﷺ کے بارے میں بے بنیاد قسم کے دعوے کریں۔ ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق

۱۱۔ انبیائے الہی اس سے پاک و منزہ ہیں کہ اپنی عبادت یا اپنے آپ کو خدا قرار دینے کی دعوت دیں۔ ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق

۱۲۔ کوئی بھی شخص حتیٰ حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ بھی خدا کا شریک بننے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق

۱۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کا واضح طور پر یہ اعتراف کرنا کہ وہ اور ان کی والدہ حضرت مریم ﷺ خدائی کی صلاحیت نہیں رکھتے، عیسائیوں کے اس عقیدہ کے لغو اور بے بنیاد ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ اور ان کی والدہ بھی خدا ہیں۔

ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق

۱۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ خداوند متعال کے ساتھ شریک بننے کی فکر سے پاک و منزہ ہیں۔

ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق ... تعلم ما فی نفسی جملہ "ما یکون لی ان اقول..." اس چیز کی وضاحت کر رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ نے کبھی ایسی چیز کا اظہار نہیں کیا جس کی وہ قابلیت نہیں رکھتے، اور جملہ "تعلم ما فی نفسی" اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انہوں نے کبھی اس طرح کی چیز کے بارے میں سوچا بھی نہیں، یعنی کبھی ان کے ذہن میں بھی نہیں آیا کہ وہ الوہیت و خدائی اور خدا کا شریک بننے کی صلاحیت یا قابلیت رکھتے ہیں۔

۱۵۔ خداوند متعال انسان کی گرفتار، کردار، افکار اور اس کی نفسانی صفات و حالات سے بخوبی آگاہ ہے۔ ان کنت قلته فقد علمته تعلم ما فی نفسی

۱۶۔ حضرت عیسیٰ ﷺ بخوبی جانتے اور اس بات کے معتقد تھے کہ خداوند متعال ان پر احاطہ علمی رکھتا ہے اور ان کے تمام افکار و نفسانی صفات سے آگاہ ہے۔ تعلم ما فی نفسی

۱۷۔ تمام انسان حتیٰ حضرت عیسیٰ جیسے انبیاء ﷺ ب ﷺ ہی اس سے لاعلم ہیں کہ خدا کی ذات میں کیا کچھ موجود ہے۔ تعلم ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسک

۱۸۔ اگر انسان اس چیز کو ملحوظ رکھیں کہ انبیاء ﷺ کا علم محدود ہے تو وہ کبھی ان کی الوہیت یا خدائی کے معتقد نہیں ہوں گے۔ و لا اعلم ما فی نفسک

۱۹۔ خداوند متعال حضرت عیسیٰ ﷺ کے باطن سے آگاہ ہے جبکہ حضرت عیسیٰ ﷺ خدا کی ذات سے لاعلم ہیں، اور یہ چیز اس پر ٹھوس دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ خدا نہیں ہو سکتے اور صرف اللہ تعالیٰ عبادت کے لائق ہے۔ سبحانک ... تعلم ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب

جملہ "سبحانک ما یکون لی..." وحدانیت خدا کو بیان اور الوہیت حضرت عیسیٰ ﷺ کی نفی کر رہا ہے اور جملہ "تعلم ما فی نفسی و لا اعلم..." اس پر دلیل کی حیثیت رکھتا ہے، نیز اس پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ کا علم محدود جبکہ خداوند عالم کا علم مطلق ہے۔

۲۰۔ صرف خداوند متعال غیب اور اسرار و رموز سے دقیق اور وسیع طور پر آگاہ ہے۔ انک انت علام الغیوب

۲۱۔ صرف خداوند متعال انسان کے باطن کا وسیع اور دقیق علم رکھتا ہے۔

تعلم ما فی نفسی ... انک انت علام الغیوب

۲۲_ انسان کا باطن اور ذات اور اس کی طرف سے ظاہر نہ ہونے والے افکار، غیبی امور کے زمرے میں آتے ہیں۔

تعلم ما فی نفسی ... انک انت علام الغیوب

۲۳_ کائنات کے تمام حقائق سے بطور مطلق آگاہ ہونا الوہیت کا معیار ہے۔

تعلم ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب

اسماء و صفات: صفات جلال ۷

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۱۹، ۲۱، ۲۰؛ اللہ تعالیٰ کا انکار ۳؛ اللہ تعالیٰ کا علم ۱۶، ۱۷؛ اللہ تعالیٰ کا علم غیب

۱۹، ۱۵، ۲۱، ۲۰؛ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ ۷، ۸؛ اللہ تعالیٰ کی ذات کا علم ۱۹؛ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ۱۲

الوہیت: الوہیت کا معیار ۶، ۲۳؛ الوہیت کا مقام ۶

امت: امتوں کے رجحانات کے بارے میں سوال و جواب ۲

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ سے سوال و جواب ۲؛ انبیاء ﷺ قیامت کے دن ۱؛ انبیاء ﷺ کا عقیدہ ۱۱؛ انبیاء ﷺ کا علم

۱۷؛ انبیاء ﷺ کی الوہیت کی نفی ۱۸؛ انبیاء ﷺ کی دعوت ۱۱؛ انبیاء ﷺ کے علم کا دائرہ ۱۷، ۱۹

انسان: انسان کی جہالت ۱۸؛ انسان کی نیت ۱۵؛ انسان کے اسرار ۲۱، ۲۲؛ انسان کے حالات و کیفیات ۱۵

توحید: توحید ذاتی ۷، ۸، ۱۲، ۱۳؛ توحید عبادی ۷، ۸

شرک: شرک ذاتی ۳؛ شرک عبادی ۳؛ شرک کی نفی ۸، ۱۱

عالم آفرینش: عالم آفرینش کا علم ۲۳

عقیدہ: باطل عقیدہ ۳، ۵، ۱۳؛ باطل عقیدہ کے موانع ۱۸

علم: علم کی اہمیت ۲۳

عیسیٰ ﷺ :

عیسیٰ ﷺ سے سوال و جواب ۱؛ عیسیٰ قیامت کے دن ۹، ۱؛ عیسیٰ ﷺ کا عقیدہ ۸، ۱۰، ۱۲، ۱۳، ۱۶؛ عیسیٰ ﷺ کا علم ۱۶؛ عیسیٰ ﷺ کی الوہیت ۳، ۵؛ عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کی نفی ۹، ۱۳، ۱۹؛ عیسیٰ ﷺ کی تنزیہ ۱۳؛ عیسیٰ ﷺ کی شخصیت ۱۰؛ عیسیٰ ﷺ کی لاعلمی ۱۹؛ عیسیٰ ﷺ کے حالات ۱۶

عیسائی: عیسائیوں کا عقیدہ ۳، ۵، ۱۳

غیب: غیب کے موارد ۲۲

قیامت: قیامت میں سوال و جواب ۱، ۲

مریم ﷺ: حضرت مریم ﷺ کی الوہیت ۳، ۵؛ حضرت مریم ﷺ کی الوہیت کی نفی ۹، ۱۳

آیت ۱۱۷

﴿ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ ﴾

میں نے ان سے صرف وہی کہا ہے جس کا تو نے حکم دیا تھا کہ میرے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور میں جب تک ان کے درمیان رہا ان کا گواہ اور نگران رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ان کا نگہبان ہے اور تو ہر شے کا گواہ اور نگران ہے۔

۱۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی تعلیمات اور اپنی امت کیلئے ان کے احکام تمام کے تمام فراین خداوندی سے ماخوذ تھے۔
ما قلت لهم الا ما امرتني به

۲۔ حضرت عیسیٰ ﷺ فراین خداوندی کے ابلاغ میں اپنی رسالت کی حدود کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔
ما قلت لهم الا ما امرتني به ان اعبدوا الله

۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ اور تمام لوگوں کا اختیار صرف خداوند متعال کے پاس ہے۔ ان اعبدوا الله ربی و ربکم

۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کے بنیادی ترین فرائض اور ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری یہ تھی کہ وہ لوگوں کو توحید اور خدائے واحد کی عبادت کی دعوت دیں۔ ما امرتني به ان اعبدوا الله ربي و ربكم اگرچہ حضرت عیسیٰ ﷺ کے کاندھوں پر عبادت خدا کے فرمان کے علاوہ کچھ اور پیغامات پہنچانے کی ذمہ داری بھی عائد ہوتی تھی، لیکن اس کے باوجود، "ما امرتني به" کی "ان اعبدوا الله" سے تفسیر کرنا اس پر واضح دلیل ہے کہ توحید کا فرمان حضرت عیسیٰ ﷺ کے بنیادی فرائض میں سے ایک تھا۔

۵۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کا اپنے سمیت تمام انسانوں پر خدا کی ربوبیت کی وضاحت کرنا ان کی واضح ترین تعلیمات میں سے ایک تھا۔ ما قلت لهم الا ما امرتني به ان اعبدوا الله ربي و ربكم

۶۔ انبیاء ﷺ کی رسالت کے بنیادی ترین اصول میں سے ایک یہ ہے کہ وہ لوگوں کو خداوند متعال کی بندگی اختیار کرنے کی دعوت دیں۔ ما امرتني به ان اعبدوا الله

۷۔ عبادت کی لیاقت کا معیار، ربوبیت ہے۔ ان اعبدوا الله ربي و ربكم "اللہ" کی "ربی و ربکم" کے ذریعے توصیف اس علت کی جانب اشارہ ہے جو عبادت خدا (اعبدوا) کو لازمی قرار دیتی ہے، یعنی چونکہ خداوند متعال پروردگار اور رب ہے لہذا صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔

۸۔ حضرت عیسیٰ کا علی الاعلان خدا کی بندگی کا اعتراف کرنا مشرک عیسائیوں کے اس دعویٰ کے بے بنیاد ہونے پر دلالت کرتا ہے کہ وہ خداوند عالم کے ہم پلہ اور شریک ہیں۔ انت قلت ... ما قلت لهم الا ما امرتني به ان اعبدوا الله ربي و ربكم

۹۔ حضرت عیسیٰ ﷺ جب تک اپنی امت کے درمیان موجود تھے ان کے عقائد اور اعمال پر شاہد اور ناظر رہے۔ و كنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم

۱۰۔ حضرت عیسیٰ ﷺ جب تک اپنی امت کے درمیان موجود تھے انہیں شرک کی جانب میلان سے روکتے رہے۔ و كنت عليهم شهيدا ما دمت فيها بعد والے جملے میں موجود کلمہ "رقيب" کے قرینہ کی بنا پر کلمہ "شھیداً" اس پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ﷺ اپنی امت پر گواہ اور شاہد ہونے کے علاوہ ان کی نگرانی کرتے رہے کہ کہیں وہ اپنے عقائد میں انحراف سے دوچار نہ ہو جائیں۔

۱۱۔ انبیاء ﷺ جب تک اپنی امتوں کے درمیان موجود رہے

ان کے اعمال اور عقائد کے گواہ اور ناظر رہے ہیں۔ و کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم

۱۲۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کی وفات اور انہیں امت سے اٹھالینا خدا کا ذمہ ہے۔ فلما توفیتی

۱۳۔ حضرت عیسیٰ ﷺ کو عیسائیوں سے اٹھالینے کے بعد صرف خداوند متعال ان کا نگہبان اور نگران ہے۔
فلما توفیتی کنت انت الرقیب علیہم

۱۴۔ خداوند متعال ہمیشہ لوگوں کا نگہبان اور نگران ہے۔ فلما توفیتی کنت انت الرقیب علیہم

جملہ "کنت انت الرقیب علیہم" کے حصر سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند متعال حضرت عیسیٰ ﷺ کی موجودگی میں بھی
ان کی امت کا نگہبان و نگران تھا، لیکن ان کی وفات کے بعد صرف خداوند متعال ان کا نگہبان اور نگران ہے۔

۱۵۔ خداوند متعال تمام واقعات اور اشیاء کا گواہ اور ان پر ناظر ہے۔ و انت علی کل شیء شہید

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۳، ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت ۳، ۵؛ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگرانی ۱۳، ۱۴؛ اللہ تعالیٰ
کے اختیارات ۳؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۳، ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کے اوامر ۱

انبیاء ﷺ: انبیاء ﷺ کا نقش و کردار ۱۱؛ انبیاء ﷺ کی ذمہ داری ۶؛ انبیاء ﷺ کی رسالت ۶؛ انبیاء ﷺ کی گواہی ۱۱
انسان: انسان کی نگرانی کرنا ۱۴

توحید: توحید ذاتی کی دعوت ۳؛ توحید عبادی کی دعوت ۳

شرک: شرک کی نفی ۱۰

عبودیت: عبودیت کی دعوت ۶

عقیدہ: باطل عقیدہ ۸

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ اور عیسائی ۹، ۱؛ حضرت عیسیٰ ﷺ اور عیسائیوں کا شرک ۱۰؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کا
پابند ہونا ۲؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کا عقیدہ ۸؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی الوہیت کی نفی ۸؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی تعلیمات ۵؛
حضرت عیسیٰ ﷺ کی تعلیمات کا سرچشمہ ۱؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی ذمہ داری ۵، ۳؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی رسالت ۱۰، ۳، ۲؛
حضرت عیسیٰ ﷺ کی عبودیت ۸؛

حضرت عیسیٰ ؑ کی فضیلت ۱، ۲؛ حضرت عیسیٰ ؑ کی گواہی ۹؛ حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات ۱۲، ۱۳
 عیسائی: عیسائیوں کا عقیدہ ۸؛ عیسائیوں کی نگرانی ۱۳
 گواہ: امتوں کے گواہ ۹، ۱۱؛ گواہوں کا عمل ۹، ۱۱
 معبود: معبود کی ربوبیت ۷؛ معبود ہونے کا معیار ۷

آیت ۱۱۸

﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾.

اگر تو ان پر عذاب کرے گا تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر معاف کر دے گا تو تو صاحب عزت بھی ہے اور صاحب حکمت بھی ہے۔

۱۔ حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ حضرت مریم ؑ کی الوہیت و خدائی پر عقیدہ رکھنے والے عذاب خداوندی کے مستحق ہیں۔ ان تعذبهم فانهم عبادك

۲۔ تمام انسان خداوند متعال کے بندے اور مملوک ہیں۔ ان تعذبهم فانهم عبادك

۳۔ چونکہ تمام انسان خدا کے بندے اور مملوک ہیں لہذا وہ ان میں سے مشرکوں کو عذاب دینے کا حق رکھتا ہے۔
 ان تعذبهم فانهم عبادك

۴۔ مشرکین عذاب خداوندی کے حقدار ہیں۔ ان تعذبهم فانهم عبادك

۵۔ خداوند متعال کو حضرت عیسیٰ ؑ اور ان کی والدہ حضرت مریم ؑ کی الوہیت و خدائی کے معتقد افراد کو عذاب دینے یا بخش دینے کا اختیار حاصل ہے۔ ان تعذبهم ... و ان تغفر لهم

۶۔ قیامت کے دن مشرکین کو عذاب سے دوچار کرنے یا انہیں بخش دینے کا اختیار خداوند متعال کے ہاتھ میں ہے۔
 ان تعذبهم ... و ان تغفر لهم

۷۔ حضرت عیسیٰ ؑ اپنی امت کے شرک آلود رجحانات

میں کسی بھی طرح سے شریک ہونے سے پاک و منزہ ہیں۔ ان تعذبہم ... و ان تغفر لہم
 حضرت عیسیٰ ﷺ نے جملہ "ان تعذبنا" کے ذریعے نہیں، بلکہ جملہ "ان تعذبہم..." کے ذریعے اپنی عاقبت کو مشرک
 عیسائیوں کی عاقبت سے جدا کیا ہے اور یہ اس حقیقت کی جانب اشارہ ہے کہ اپنی امت کے شرک کی جانب میلان میں
 ان کا کوئی کردار نہیں ہے۔

۸۔ حضرت عیسیٰ تمام لوگوں حتیٰ اپنی امت کے گمراہوں پر بھی مہربان و شفیع تھے۔
 ان تعذبہم فانہم عبادک و ان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم

۹۔ خداوند عالم کی جانب سے مشرکین کی بخشش کا امکان موجود ہے۔ و ان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم
 ۱۰۔ صرف خداوند متعال عزیز (ناقابل شکست قدرتمند) اور حکیم (بہت زیادہ دانا) ہے۔ فانک انت العزیز الحکیم
 ۱۱۔ خدا کی عزت و قدرت مشرکین کی بخشش و مغفرت کے امکان کی دلیل ہے۔ و ان تغفر لہم فانک انت العزیز
 الحکیم

۱۲۔ خداوند متعال کے تمام افعال حتیٰ مشرکوں کی مغفرت اور بخشش بھی حکمت کی اساس پر یعنی کسی مصلحت کے
 تحت انجام پاتی ہیں۔ و ان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم

۱۳۔ خدا کے عذابوں کا سرچشمہ اس کی عزت و حکمت ہے۔ و ان تعذبہم ... فانک انت العزیز الحکیم
 جملہ "فانک انت ... جس طرح" ان تغفر لکم ... میں محذوف جزا کی وضاحت کر رہا ہے اسی طرح ممکن ہے کہ
 ان "تعذبہم" میں محذوف جزا یا سزا کی جانب بھی اشارہ کر رہا ہو، اس صورت میں آیت کا مفہوم یہ ہوگا کہ خداوند متعال پر
 کسی قسم کا اعتراض نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ایک تو وہ عزیز ہے اور اس پر کوئی حکم لاگو نہیں کیا جاسکتا اور دوسرا وہ حکیم ہے
 اور اس کے تمام افعال من جملہ بندوں پر عذاب یا ان کی مغفرت و بخشش حکمت کی اساس پر یعنی کسی نہ کسی مصلحت
 کے تحت انجام پاتی ہیں۔

اسماء و صفات: حکیم ۱۰؛ عزیز ۱۰

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ سے مختص امور ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کا عذاب ۱، ۳، ۳؛ اللہ تعالیٰ کی حکمت ۱۲، ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی عزت
 ۱۱، ۱۳؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی

مالکیت ۲، ۳؛ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ۹؛ اللہ تعالیٰ کے اختیارات ۵، ۶؛ اللہ تعالیٰ کے افعال ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سرچشمہ

انسان: انسان کی عبودیت ۲؛ انسان کی مملوکی۳، ۲

بخشش: بخشش کا سرچشمہ ۵

عذاب: عذاب کا سرچشمہ ۵؛ عذاب کے اسباب ۱؛ عذاب کے مستحق افراد ۳

عقیدہ: باطل عقیدے کی سزا ۱۱

عِیْسٰی ﷺ: حضرت عِیْسٰی ﷺ اور عِیْسٰیٰ ۷۸، ۷۹; حضرت عِیْسٰی ﷺ اور گمراہ لوگ ۸۰; حضرت عِیْسٰی ﷺ کا مہربان ہونا

۸؛ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پاک و منزہ قرار دینا ۷؛ حضرت عیسیٰ کی الوہیت ۱، ۸

عیسائی: عیسائیوں کا شرک ۷

مریم علیہا السلام: حضرت مریم علیہا السلام کی الوہیت و خدائی ۱، ۵

مشرکین: مشرکین قیامت میں ۶؛ مشرکین کا عذاب ۶، ۲، ۳؛ مشرکین کی بخشش ۱۲، ۱۱، ۹، ۶

آیت ۱۱۹

﴿ قَالَ اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾ .

اللہ نے کہا کہ یہ قیامت کا دن ہے جب صادقین کو ان کا سچ فائدہ پہنچائے گا کہ ان کے لئے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ خدا ان سے راضی ہوگا اور وہ خدا سے اور یہی ایک عظیم کامیابی ہے۔

۱۔ سچ بولنے والے اور اچھے کردار کے مالک افراد قیامت کے دن اپنے سچ کے ثمرات سے بہرہ مند ہوں گے۔

قال الله هذا يوم ينفع الصادقين صدقهم

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ سچ بولنے والے اور اچھے کردار

کے مالک افراد کے زمرے میں آتے ہیں۔ ہذا یوم یافع الصادقین صدقہم

گذشتہ آیات کی روشنی میں "الصادقین" کے مورد نظر مصداق میں سے ایک مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۳۔ اس پر خداوند عالم بھی گواہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی الہی ذمہ داریوں کی انجام دہی اور ادعا الوہیت سے اظہار برائت میں سچ کا مظاہرہ کیا۔ قال اللہ ہذا یوم یافع الصادقین صدقہم "صدقہم" کے مورد نظر مصداق میں ایک مصداق گذشتہ آیات میں بیان ہونے والی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گفتگو ہے، جس میں انہوں نے توحید و یکتا پرستی کی دعوت دینے، اپنے اور اپنی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کیلئے خدائی کے دعویٰ کی نفی کرنے کے علاوہ صراحت کے ساتھ یہ بیان کیا کہ امت کے شرک کی طرف میلان میں ان کا کوئی کردار نہیں۔

۴۔ قیامت، انسان کے اپنے گفتار و کردار کے ثمرات سے بہرہ مند ہونے کا دن ہے۔ قال اللہ ہذا یوم یافع الصادقین صدقہم

۵۔ سچ بولنے والے اور اچھے کردار کے مالک افراد کی جزا بہشت ہے۔ ہذا یوم یافع الصادقین صدقہم لہم جنات

۶۔ جنت میں بے شمار باغات اور خوبصورت چمن ہونگے، نیز درختوں کے نیچے سے فراوان نہریں جاری ہونگی۔

لہم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیہا

۷۔ اہل بہشت ہمیشہ کیلئے دائمی جنت اور اس کی نعمتوں سے بہرہ مند ہونگے۔ خالدین فیہا ابدًا

۸۔ خداوند متعال سچ بولنے والے اور اچھے کردار کے مالک افراد سے خوش اور راضی جبکہ وہ خدا سے خوش و راضی

ہوں گے۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

۹۔ خداوند متعال ہمیشہ اہل بہشت سے خوش و راضی اور وہ بھی ہمیشہ خدا سے خوش و راضی ہوں گے۔ رضی اللہ

عنہم و رضوا عنہ

۱۰۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ خداوند متعال سے راضی و خوش اور خداوند متعال ان سے راضی و خوش ہے، نیز ان کا

شمار اہل بہشت کے زمرے میں ہوتا ہے۔ قال اللہ ہذا یوم یافع الصادقین ... رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

گذشتہ آیات کی روشنی میں اس آیت کے مورد نظر مصداق میں سے ایک مصداق حضرت عیسیٰ (ع)

ہیں۔

۱۱۔ جاویدان بہشت سے بہرہ مندی، خوشنودی خدا کا حصول اور اس سے راضی و خوش ہونا فلاح و نجات اور بہت بڑی کامیابی ہے۔ لہم جنات ... رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ذلك الفوز العظيم
مذکورہ بالا مطلب میں "ذلک" کو آیہ شریفہ میں مذکور تمام جزاؤں کیلئے اشارہ قرار دیا گیا ہے۔ اور "الفوز" کی الف لام استغراق مجازی کے لئے ہے، یعنی مذکورہ جزائیں بہت بڑی کامیابی اور عین فلاح و نجات ہیں۔

۱۲۔ رضائے خداوندی کا حصول اور انسان کا اس سے راضی و خوش ہونا جاویدان بہشت سے بہرہ مند ہونے سے زیادہ فضیلت کا حامل ہے۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ذلك الفوز العظيم مذکورہ بالا مطلب اس بنا پر اخذ کیا گیا ہے جب "ذلک" صرف جملہ "رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" کی جانب اشارہ ہو۔

۱۳۔ قیامت کے دن فلاح و نجات اور عظیم کامیابی صرف سچ بولنے والوں اور اچھے کردار کے مالک افراد کے ساتھ مختص ہے۔ هذا يوم ينفع الصادقين ... ذلك الفوز العظيم

۱۴۔ حضرت عیسیٰ ؑ فلاح و نجات اور انتہائی عظیم کامیابی پانے والے انسان ہیں۔ ذلك الفوز العظيم
اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کی رضا ۸، ۹، ۱۰؛ اللہ تعالیٰ کی رضا کی اہمیت ۱۱؛ اللہ تعالیٰ کی رضا کی قدر و قیمت ۱۲؛ اللہ تعالیٰ کی گواہی ۳

انسان: انسان کی رضایت کی قدر و قیمت ۱۲

اہل بہشت: اہل بہشت بہشت میں ۷؛ اہل بہشت کی جاودانی ۷؛ اہل بہشت کی رضایت ۹
بہشت: بہشت کا جزا ہونا ۵؛ بہشت کا نقشہ ۶؛ بہشت کی اہمیت ۱۱؛ بہشت کی قدر و قیمت ۱۲؛ بہشت کی نعمتیں ۷؛
بہشت کی نہریں ۶؛ بہشت کے باغات ۶؛ بہشت کے درخت ۶

صادقین: ۲ صادقین قیامت میں ۱، ۱۳؛ صادقین کی جزا ۵؛ صادقین کی رضایت ۸؛ صادقین کی فلاح و نجات ۱۳؛ صادقین کی کامیابی ۱۳؛ صادقین کے فضائل ۱۳

صالحین: صالحین قیامت میں ۱؛ صالحین کی جزا ۵؛ صالحین کی رضایت ۸

صداقت: صداقت کی اخروی جزا ۳؛ صداقت کے اخروی اثرات ۱

عمل: عمل کی اخروی جزا ۳

عیسیٰ ﷺ: حضرت عیسیٰ ﷺ کی رضایت ۱۰؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی صداقت ۲، ۳؛ حضرت عیسیٰ ﷺ کی فلاح و

نجات ۱۳

حضرت عیسیٰ ﷺ کے فضائل ۱۰

فلاح و نجات: فلاح و نجات کے موارد ۱۱

فلاح و نجات یافتہ لوگ: ۱۳، ۱۳

کامیابی: کامیابی کے موارد ۱۱

نیک لوگ: ۲ نیک لوگ قیامت میں ۱، ۱۳؛ نیک لوگوں کی فضیلتیں ۱۳؛ نیک لوگوں کی فلاح و نجات ۱۳؛ نیک لوگوں کی

کامیابی ۱۳

آیت ۱۲۰

﴿لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا فِيهِنَّ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

اس کے لئے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی کل حکومت ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

۱۔ آسمانوں اور زمین اور ان میں موجود ہر چیز کا مالک اور حاکم صرف خداوند متعال ہے۔

لله ملك السموات والارض و ما فيهن

۲۔ اگر یہ یقین کر لیا جائے کہ تمام ہستی کائنات کا مالک صرف اور صرف خدا ہے تو پھر غیر اس کی الوہیت یا خدائی کی

صلاحیت کا احتمال پیدا نہیں ہوتا۔ لله ملك السموات والارض و ما فيهن

جملہ "سہ ملک..." خداوند متعال کی وحدانیت، اس کے عبادت کے لائق و قابل ہونے اور الوہیت میں کوئی شریک نہ

رکھنے کی تعلیل ہو سکتا ہے۔

۳۔ آسمان متعدد ہیں۔ لله ملك السموات

۳_ خداوند متعال کی قدرت تمام کائنات پر محیط ہے۔ و هو علی کل شیء قدیر

۵_ الوہیت کا معیار تمام کائنات پر قدرت مطلقہ اور حاکمیت ہے۔ اللہ ملک السموات والارض و ما فیہن و هو علی کل شیء قدیر

۶_ اگر خدا کی قدرت مطلقہ کو مد نظر رکھا جائے تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ الوہیت میں اس کا کوئی بھی شریک نہیں ہو سکتا۔
و هو علی کل شیء قدیر ممکن ہے جملہ "و هو علی کل شیء..." بھی "جملہ نہ ملک..." کی مانند گزشتہ آیات میں بیان شدہ حقائق کیلئے تعلیل ہو۔

۷_ آسمانوں اور زمین پر خدا کی حاکمیت و مالکیت اور اس کی قدرت مطلقہ صادقین کو دائمی جنت عطا کیے جانے کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔ ینفع الصادقین صدقہم لهم جنات ... و ما فیہن و هو علی کل شیء قدیر
صادقین کو دائمی بہشت کا وعدہ دینے کے بعد تمام کائنات پر خدا کی حاکمیت و مالکیت اور اس کی قدرت مطلقہ کا ذکر اس حقیقت کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ اس وعدہ کو پورا کرنا خداوند متعال کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔

آسمان: آسمانوں کا مالک ۱، ۷؛ آسمانوں کا متعدد ہونا ۳

اللہ تعالیٰ: اللہ تعالیٰ کا محیط ہونا ۳؛ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ۱، ۲؛ اللہ تعالیٰ کی قدرت ۳، ۵، ۶، ۷؛ اللہ تعالیٰ کی مالکیت ۱، ۷

الوہیت: الوہیت کا معیار ۲، ۵

ایمان: ایمان کے اثرات ۲

بہشت: بہشت کے اسباب ۷؛ جاودانی بہشت ۷

توحید: توحید ذاتی ۶؛ توحید کے دلائل ۶

زمین: زمین کا مالک ۱، ۷

صادقین: صادقین بہشت میں ۷

عالم آفرینش: عالم آفرینش کا حاکم ۱، ۲، ۵

اشارے (۱)

آ

آبرو: حفظ_ کی اہمیت ۱۱۲/۳; ہتک_ ۳۲/۵; ہتک_ کی حرمت ۱۳۸/۳; ہتک_ کی سرزنش ۱۳۸/۳
آتش: ر_ ک جہنم، عذاب

آخرت: _ میں امداد ۱۳۵/۳ نیز ر_ ک دنیا، قیامت

آدم ﷺ: _ کا وصی ۲۴/۵; _ کی داستان ۲۴/۵; _ کے اوامر ۲۴/۵ نیز ر_ ک آدم ﷺ کی اولاد
آدم کشی: ر_ ک قتل

آدم ﷺ کی اولاد: _ کی داستان ۲۴/۵، ۲۹، ۳۰، ۳۱; _ کی قربانی ۲۴/۵ نیز ر_ ک آدم (ع)
آرام و سکون: ر_ ک اطمینان، گھرانہ

آرزو: _ کی قدر و قیمت ۱۲۳/۳; _ کے اثرات ۱۱۹/۳; باطل_ ۱۱۹/۳; پسندیدہ_ ۸۳/۵; شیطانی_ ۱۱۹/۳; ناپسندیدہ_

۱۱۹/۳، ۱۲۰، ۱۲۱، ۲۳/۵; ناپسندیدہ_ چر سرزنش ۱۱۹/۳; ناپسندیدہ_ کا پیش خیمہ ۱۲۰/۳; ناپسندیدہ_ کے اثرات

۱۲۳/۳ نیز ر_ ک اہل کتاب، جہنمی لوگ، عیسائی، مسلمان

آزادی: _ کی حدود ۱۳۹/۳

آزار: ر_ک اذیت

آزمائش: ر_ک امتحان

آسائش: ر_ک رفاه

آسمان: ر_ک مالک ۱۲۶/۳، ۱۳۱، ۱۴/۵، ۱۸، ۳۰، ۱۲۰؛ ر_ک نظام ۹۴/۵؛ ر_ک متعدد ہونا ۱۲۶/۳، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۸/۵، ۳۰، ۹۴، ۱۲۰؛ ر_ک موجودات کا مالک ۱۳۲/۳

آسمانی بجلی: ر_ک صاعقہ

آسمانی دسترخوان: ۱۱۳/۵۔ ر_ک تدریجی نزول ۱۱۵/۵؛ ر_ک فلسفہ ۱۱۳/۵؛ ر_ک قصہ ۱۱۱/۵، ۱۱۲؛ ر_ک معجزہ ۱۱۳/۵؛ ر_ک نزول ۴۸/۵، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵؛ ر_ک درخواست ۱۱۲/۵، ۱۱۳، ۱۱۴؛ ر_ک مادی قدر و قیمت ۱۱۳/۵؛ ر_ک معنوی قدر و قیمت ۱۱۳/۵؛ ر_ک آثار ۱۱۲/۵؛ ر_ک کے نزول کے آثار ۱۱۳/۵ نیز ر_ک حواری

آسمانی کتب: ر_ک پر عمل کرنا ۶۸، ۶۶/۵؛ ر_ک پر عمل کرنے کے موانع ۳۳/۵؛ ر_ک سے روگردانی ۶۸، ۶۶/۵؛ ر_ک سے روگردانی کے اثرات ۶۶/۵؛ ر_ک کا جھٹلانا ۱۳۶/۳؛ ر_ک کا کمروار ۱۴۰/۳، ۳۳/۵، ۳۶، ۴۴، ۶۶؛ ر_ک کا غزول ۱۳۶/۳، ۶۶/۵؛ ر_ک کی آپس میں ہم آہنگی ۳۶/۵، ۶۶، ۳۸، ۶۸؛ ر_ک کی تحریف ۱۳/۵؛ ر_ک کی تعلیم ۱۱۰/۵؛ ر_ک کی تعلیمات ۶۶/۵؛ ر_ک کی حفاظت ۳۳/۵؛ ر_ک کی حقانیت ۳۳/۵، ۳۸؛ ر_ک کی میانہ روی ۶۶/۵ نیز ر_ک آنحضرت، انجیل، اہل کتاب، ایمان، تورات، زبور، قرآن، کفر، گزشتہ لوگ

آسیب شناسی: ر_ک دین

آشتی: ر_ک کی اہمیت ۱۲۸/۳، ۱۲۹؛ ر_ک کے موانع ۱۲۸/۳ نیز ر_ک اصلاح، صلح، گھرانہ

آگاہی: ر_ک بصیرت، علم

آمیزش: ر_ک کے احکام ۵/۶ نیز ر_ک شادی کرنا

آنحضرت ﷺ :

_ انجیل میں ۱۳/۵؛ _ اور آسمانی کتب ۱۵/۵؛ _ اور آیہ تبلیغ ۶۴/۵؛ _ اور انجیل ۱۵/۵؛ _ اور اہل کتاب ۱۵۳/۳،
 ۵/۲۴، ۱۵، ۳۸، ۳۹، ۶۰، ۵۹، ۶۲، ۶۸؛ _ اور بنی اسرائیل ۱۳/۵؛ _ اور تقیہ ۶۴/۵؛ _ اور تورات ۱۵/۵؛ _ اور خائنین
 ۱۰۴/۳؛ _ اور خطا ۱۱۳/۳؛ _ اور قرآن کریم ۱۰۵/۳، ۱۶/۵؛ _ اور کفار ۶۸/۵؛ _ اور لوگوں کا کفر
 ۳۱/۵؛ _ اور وحشی جانوروں کا شکار ۹۳/۵؛ _ اور ولایت علیؑ ۵۵/۵؛ _ اور یہودی ۱۳/۵، ۳۲؛ _ پر افترا باندھنا
 ۳۱/۵؛ _ پر افترا باندھنے کے آثار ۳۱/۵؛ _ پر وحی ۱۰۵/۳، ۱۱۳، ۱۶۳؛ _ تورات میں ۱۳/۵؛ _ سے جنگ ۳۳/۵، ۳۳؛ _
 سے خیانت ۱۳/۵؛ _ سے دشمنی ۱۱۶/۳؛ _ سے سوال ۱۲۴/۳، ۱۴۶، ۳/۵؛ _ سے ہمدردی ۱۵۳/۳، ۱۶۶؛ _ کا
 استدلال ۱۴/۵؛ _ کا استغفار ۱۰۶/۳؛ _ کا اشتیاق ۳۱/۵؛ _ کا انشاء کرنا ۶۰/۵؛ _ کا امتحان ۹۳/۵؛ _ کا انتخاب ۱۶۳/۳؛
 _ کا خلیفہ ۳/۵؛ _ کا درگزر کرنا ۱۳/۵، ۱۵؛ _ کا دین ۳/۵؛ _ کا علم ۱۰۵/۳، ۱۵/۵، ۳۰؛ _ کا علم لدنی ۱۱۳/۳؛ _ کا عمل
 ۱۰۴/۳؛ _ کا غم و اندوہ ۱۶۶/۳، ۳۱/۵، ۶۴، ۶۸؛ _ کا مقام و مرتبہ ۱۵/۵؛ _ کا نقش و کردار ۱۲۴/۳، ۱۴۰، ۱۴۶، ۳/۵،
 ۱۵، ۱۶، ۳۳، ۳۹، ۸۶؛ _ کو الہام ۱۱۳/۳؛ _ کو خبردار کرنا ۱۰۴/۳، ۳۱/۵، ۳۹؛ _ کی آفاقی رسالت ۱۴۰/۳، ۳۸/۵، ۳۹،
 ۶۸؛ _ کی اطاعت ۱۱۵/۳، ۴/۵، ۵۶، ۹۲، ۱۰۳، ۱۰۵؛ _ کی اطاعت کے آثار ۱۶/۵، ۱۶، ۹۲، ۱۰۵؛ _ کی بعثت ۱۴۰/۳،
 ۱۴۳، ۱۹/۵؛ _ کی بعثت کا فلسفہ ۱۴۳/۳؛ _ کی پریشانی ۳۱/۵، ۳۲؛ _ کی تعلیمات ۶۳/۵؛ _ کی تعلیمات سے روگردانی ۵/۵،
 ۱۰۳؛ _ کی تعلیمات کی حقانیت ۱۴۰/۳؛ _ کی تکذیب ۱۳۴/۳، ۱۵۱، ۱۶۴، ۸۳/۵؛ _ کی حفاظت ۱۱۳/۳، ۳۲/۵، ۶۴؛ _
 کی حقانیت ۱۱۵/۳، ۱۶۶، ۱۵/۵؛ _ کی حقانیت کی گواہی ۸۳/۵؛ _ کی حقانیت کے گواہ ۱۳/۵؛ _ کی حکمت ۱۱۳/۳؛ _ کی
 ذمہ داری ۱۰۶/۳، ۱۰۵، ۱۲۴، ۱۳/۵، ۱۴، ۱۹، ۲۴، ۳۲، ۳۸، ۳۹، ۵۹، ۶۰، ۶۴، ۹۲؛ _ کی ذمہ داری کی حدود ۳۱/۵،
 ۹۲، ۹۹؛ _ کی رسالت ۱۵/۵، ۶۴، ۹۲؛ _ کی رسالت کی حدود ۳۱/۵، ۱۹؛ _ کی رسالت کے دلائل ۱۱۰/۵؛ _ کی سنت
 ۱۰۵/۳؛ _ کی شفاعت ۳۱/۵؛ _ کی عصمت ۱۱۳/۳؛ _ کی عظمت ۱۵/۵؛ _ کی قدرت ۳۱/۵؛ _ کی قدرت کی حدود ۳۱/۵؛
 _ کی قضاوت ۱۱۳/۳، ۱۰۵، ۳۱/۵، ۳۲، ۳۳، ۳۸، ۳۹، ۵۰؛ _ کی قضاوت سے اعراض ۳۹/۵؛ _ کی قضاوت سے
 محرومیت ۳۹/۵؛ _ کی قضاوت کا رد کرنا ۳۳/۵؛ _ کی قضاوت کا قبول کرنا ۱۱۵/۳، ۳۹/۵؛ _ کی کتاب ۱۵/۵، ۳۸؛ _ کی
 مخالفت ۱۱۵/۳؛ _ کی مخالفت کا حرام ہونا ۱۱۵/۳؛ _ کی مخالفت کے آثار ۱۱۵/۳؛ _ کی نافرمانی ۴/۵؛ _ کی نافرمانی کے
 آثار ۹۲/۵؛ _ کی نبوت ۱۶۳/۳، ۱۶۳، ۱۴۰، ۱۵/۵؛ _ کی نبوت کا فلسفہ ۱۰/۵؛ _ کی نبوت کی تکذیب ۱۵۰/۳، ۱۶۳،
 ۱۶۸، ۱۶۹؛ _ کی نبوت کی حقانیت ۱۶۶/۳، ۱۴۳؛ _ کی

ولایت ۵/۳۸، ۵۵، ۵۶؛ کی ہدایت ۵/۱۵، ۱۶، ۳۱؛ کے اختیارات ۵/۳۲؛ کے اوامر ۵/۹۲؛ کے اوامر پر عمل کرنا ۵/۱۰۵؛ کے اہداف ۵/۱۶؛ کے پیروکار ۳/۱۱۵؛ کے پیروکاروں کی پاداش ۳/۱۴۵؛ کے تکوینی اختیارات ۵/۶۴؛ کے جانشین ۳/۱۰۵؛ کے دشمن ۵/۳۱؛ کے دوست ۵/۵۶؛ کے ساتھ دشمنی کی سزا ۳/۱۱۵؛ کے ساتھ عہد ۵/۴؛ کے غم و اندوہ کے اسباب ۵/۶۸؛ کے فضائل ۳/۱۰۵، ۱۱۳، ۱۶۴، ۳۱/۵؛ کے مخالفین کی سزا ۳/۱۱۵؛ نیز ر_ک آیہ تبلیغ، اہل کتاب، ایمان، بنی اسرائیل، تمسک، خائن لوگ، صالحین، عیسائی، کفر، لوگ، مشرکین، منافقین، نجاشی، یہود

آنحضرت ﷺ کے اصحاب: ر_ک آنحضرت (ص)

آنحضرت کے پیروکار: ۳/۱۱۵_وں کا اجر ۳/۱۴۵

آنکھ: ر_ک قصاص

آئیڈیالوجی: ر_ک نظریہ کائنات

آیات الاحکام: ر_ک احکام آیات خدا: ۳/۱۵۳، ۵/۸۶، ۸۹_کا احترام و تقدس ۳/۱۳۰؛ کا تمسخر اڑانا ۳/۱۳۰؛ کو جھٹلانا ۳/۱۳۰، ۱۵۵، ۱۶۲، ۱۰/۵؛ کو جھٹلانے کے اسباب ۵/۸۶؛ کی قدر و قیمت ۵/۳۳؛ کی وضاحت ۵/۸۹ نیز ر_ک، عیسائیت، کفر، مکذبین، یہود

آیہ تبلیغ: ۵/۶۴_کا اعلان ۵/۶۴؛ کی اہمیت ۵/۶۴؛ کے مخالفین اور آنحضرت ﷺ ۵/۶۴؛ کے مخالفین کی شکست ۵/۶۴؛ کے منکرین ۵/۶۴ نیز ر_ک آنحضرت (ص)

ابدیت: ر_ک جاودانی

ابرار: ر_ک نیک لوگ

ابراہیم ؑ :

_ حنیف ۱۲۵/۳؛ _ خلیل ۱۲۵/۳؛ _ کا اعتدال ۱۲۵/۳؛ _ کا برگزیدہ ہونا ۱۲۵/۳؛ _ کا سجدہ ۱۲۵/۳؛ _ کا مقام و مرتبہ ۱۲۵/۳؛ _ کی عصمت ۱۲۵/۳؛ _ کی فضیلتیں ۱۲۵/۳؛ _ کی نبوت ۱۶۳/۳؛ _ کے دین کی اطاعت ۱۲۵/۳؛ _ کے دین کی اہمیت ۱۲۵/۳؛ _ کے دین کی خصوصیات ۱۲۵/۳

ابلیس: _ کا وسوسہ ۳۰/۵ نیز _ ک شیطان

اتحاد: _ کی اہمیت ۹۱/۵؛ _ کے اثرات ۵۶/۵، ۹۱؛ _ کے اسباب ۳۸/۵ نیز _ ک امم، کفار، معاشرہ، مؤمنین

اتمام حجت: ۱۳۳/۳، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۹/۵، ۳۲، ۹۳ نیز _ ک اہل کتاب، موسیٰ (ع)

اجتماعی نظام: ۱۰۵/۳، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱۳۳، ۳۸/۵، ۵۱ _ کی اہمیت ۱۰/۵ نیز _ ک معاشرہ

اجر: _ کا سرچشمہ ۱۴۳/۳؛ _ کا معیار و ملاک ۱۲۳/۳؛ _ کا وعدہ ۱۳۶/۳؛ _ کی امید رکھنا ۳۵/۵؛ _ کی خوشخبری ۹/۵؛ _ کی

ضمانت دینا ۳۲/۵؛ _ کے اسباب ۱۱۳/۳، ۱۲۳، ۱۶۲، ۱۴۳، ۹/۵؛ _ کے مراتب ۱۱۳/۳، ۱۳۶، ۱۶۲، ۱۴۳، ۹/۵، ۳۲

؛ _ میں انصاف ۱۲۳/۳

خاص موارد اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں۔

اجماع: حجیت _ کی شرائط ۱۱۵/۳ نیز _ ک مؤمنین

اجبار: _ ک یہود

احتضار: _ ک وصیت

اصرام: _ کی حالت میں دریائی جانوروں کا شکار ۹۶/۵؛ _ کی حالت میں شکار کرنا ۱/۵، ۹۳، ۹۵، ۹۶؛ _ کے احکام

۹۵/۵؛ _ کے محرمات ۱/۵، ۲، ۹۵، ۹۶ نیز _ ک حج، کفارہ

احساسات: _ ک جذبات

احساس برتری: _ ک تکبر، عیسائی، یہود

اخلاقی نظام: ۱۲۸/۳، ۱۳۸، ۱۳۹_ک، اخلاق

ادب: ر_ک گفتگو، قرآن کریم، ہائیل

ادیان: ۶۹/۵_ کا اختلاف ۳۸/۵_ کا متعدد ہونا ۳۸/۵_ کی اساس ۱۲۵/۳_ کی تاریخ ۱۶۳/۳، ۴۵/۵_ کی تعلیمات ۱۳/۳، ۶۹/۵، ۸۱، ۱۰۲_ کی حقیقت ۲۵/۳_ کی نظر میں زکوٰۃ ۱۲/۵_ کی نظر میں محرمات ۱۰۶/۵_ کی نظر میں نماز ۱۲/۵_ کے اہداف ۱۱۱/۵_ کے متعدد ہونے کا فلسفہ ۳۸/۵_ کے مسلمات ۶۹/۵_ کے مشترکہ نکات ۶۹/۵_ میں ہم آہنگی ۱۳۱/۳، ۱۵۲، ۳۸/۵_ نیز ر_ک ادیان کے پیروکار، ایمان، دین ادیان کے پیروکار: ۴۱/۳، ۶۹/۵، ۷۷، ۸۰_ وں سے دشمنی ۱۳/۵_ وں کے ساتھ انصاف ۳۲/۵

اذان: ر_ک تمسخر اڑانا ۵۸/۵_ کی اہمیت ۵۸/۵_ کے تمسخر اڑانے کا گناہ ۵۸/۵

اذیت: پسندیدہ ۹۵/۵

ارادہ: ر_ک اللہ تعالیٰ، انسان

ارتداد: ر_ک صدر اسلام میں ۵۳/۵_ کا غیر منطقی ہونا ۵۳/۵_ کے اثرات ۱۳۴/۳، ۱۳۸، ۵/۵_ کے موارد ۵۳/۵

نیز ر_ک مرتد، مسلمان، یہود

ارشاد: ر_ک تبلیغ

ازدواج: ر_ک شادی

ازلام: ر_ک پلیدی ۹۰/۵_ نیز ر_ک جاہلیت، قمار

اسباب طبعی: ر_ک طبعی عوامل

استخارہ: ر_ک زمانہ جاہلیت

استدلال: ر_ک کی روش ۱۴/۵

نیز ر_ک آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، عیسائی، قرآن کریم، موسیٰ (ع)

استعداد: ر_ک حیوانات، عورت، ہدایت

استغفار: کاپیش خیمہ ۱۱۱/۳؛ کی اہمیت ۴۳/۵؛ کی تشویق ۴۳/۵؛ کی دعوت دینا ۴۳/۵؛ کی قبولیت کاپیش خیمہ ۴۳/۵ کے اثرات ۱۰۶/۳، ۱۱۰، ۴۳/۵؛ شرک سے ۴۳/۵؛ ظلم سے ۱۱۰/۳

نیز ر_ک آنحضرت ﷺ، قاضی، کفار، مشرکین

استقامت: کی اہمیت ۱۰۳/۳؛ کے اسباب ۱۱۳/۵

نیز ر_ک انبیاء ﷺ، ایمان، بنی اسرائیل، تقویٰ، جنگ، رہبری، عقیدہ، عمل صالح، مشکلات

استقلال: کاپیش خیمہ ۲۰/۵؛ کی اہمیت ۲۰/۵، ۸۱؛ کے موانع ۱۳۹/۳ نیز ر_ک بنی اسرائیل، موحّدین

استکبار: سے اجتناب کے اثرات ۸۵/۵؛ کا سرچشمہ ۸۶/۵؛ کی سزا ۱۴۳/۳؛ کے اثرات ۸۲/۵، ۸۳؛ کے موانع ۱۴۲/۳ نیز ر_ک تکبر، مشرکین، یہود

اسحاق ﷺ: کی نبوت ۱۶۳/۳

اسرار: ر_ک راز

اسراف: کی مذمت ۳۲/۵؛ کے موارد ۳۲/۵؛ اسراف کرنے والے ۳۲/۵

اسلاف: سے عبرت حاصل کرنا ۱۵۳/۳، ۱۰۲/۵؛ کا عقیدہ ۴۴/۵؛ کی آسمانی کتب ۱۳۱/۳؛ کی اطاعت

۱۰۳/۵ کی تاریخ ۶۰/۵؛ کی تقلید ۱۰۳/۵؛ کی رسوم ۱۰۳/۵؛ میں رائج بدعت ۱۰۳/۵

اسلام: اور دنیوی وسائل ۸۴/۵؛ اور غلامی ۸۹/۵؛ اور فقر ۸۹/۵؛ اور مادیات ۵، ۳، ۲/۵؛ اور معاشرہ ۸۹/۵؛

اور معنویات ۵، ۲/۵؛ اور وقت کے تقاضے ۱۰۱/۳؛ ایک معتدل دین ۸۴/۵؛ سے خیانت ۱۳۱/۳؛ سے دشمنی

۸۲/۵؛ کا ظاہر ۶۱/۵؛ کا تقدس ۵۴/۵؛ کا تمسخر اڑانا ۵۸، ۵۷/۵؛ کا جاودانی ہونا ۵۳/۵؛ کا سہل ہونا ۳/۵؛ کا عالمگیر

ہونا

۱۲۳/۳، ۳۹، ۳۸/۵، ۳/۵؛ کا کامل ہونا ۳/۵؛ کی تدریجی تشریح ۳/۵، ۳؛ کی تعلیمات ۱۳۳/۳، ۵۴/۵؛ کی تکمیل ۳/۵؛ کی جانب جھکاؤ ۸۳/۵؛ کی حقانیت ۵۲/۵، ۵۸؛ کی خصوصیت ۱۰۲/۳، ۵۴/۵، ۸۴، ۸۵؛ کی دعوت ۱۵/۵؛ کی شکست ۵۲/۵؛ کی نعمت ۳/۵، ۴؛ کے پھیلنے کے موانع ۱۳۱/۳؛ کے دشمن ۳/۵، ۳۱، ۵۱؛ کے دشمنوں کی سازش ۱۱/۵؛ کے ساتھ مبارزت ۵۱/۵؛ دین ۳/۵؛ صدر کی تاریخ ۱۰۳/۳، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۲۴، ۲/۵، ۳، ۱۱، ۱۳، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۹، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۸، ۶۱، ۹۳؛ نیز ر ک اہل کتاب، حکومت، دشمن، عیسائی، کفار، گواہی، معاشرہ، منافقین، یہود

اسلحہ: ساتھ رکھنا ۱۰۲/۳

اسم اعظم: ۱۲۴/۵ اسماعیل علیہ السلام: کی نبوت ۱۶۳/۳

اسما و صفات: بصیر ۱۳۳/۳؛ حکیم ۱۰۳/۳، ۱۱۱، ۱۳۰، ۱۵۸، ۱۶۵، ۱۷۰، ۱۱۸/۵؛ حلیم ۱۰۱/۵؛ حمید ۱۳۱/۳، خیر ۸/۵؛ رحیم ۱۰۶/۳، ۱۱۰، ۱۲۹، ۱۵۲، ۳/۵، ۳۹، ۴۳، ۹۸؛ سریع الحساب ۳/۵؛ سمیع ۱۳۳/۳، ۱۳۸، ۴۶/۵؛ شاکر ۱۳۴/۳؛ شدید العقاب ۲/۵؛ صفات جلال ۱۶۱/۳، ۱۱۶/۵؛ عزیز ۱۵۸/۳، ۱۶۵، ۱۱۸/۵؛ عصفو ۱۳۹/۳؛ علیم ۱۰۳/۳، ۱۱۱، ۱۳۴، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۴۶، ۵۳/۵، ۴۶؛ غفور ۱۰۶/۳، ۱۱۰، ۱۲۹، ۱۵۲، ۳/۵، ۳۹، ۴۳، ۹۸، ۱۰۱؛ غنی ۱۳۱/۳؛ واسع ۱۳۰/۳، ۵۳/۵

اصحاب سبت: پر لعنت ۴۸/۵؛ کا عصیان ۴۸/۵

اصلاح: ذات البین ۱۱۳/۳؛ کا پیش خیمہ ۱۳۶/۳، ۴۱/۵؛ کا کردار ۳۹/۵؛ کی اہمیت ۳۹، ۳۲/۵؛ کی تشویق ۳۹/۵؛ کی دعوت دینا ۱۱۳/۳؛ کے اثرات ۱۳۶/۳، ۳۹/۵، ۳۰؛ کے اسباب ۸۲/۵؛ برائیوں کی ۶۳/۵

نیز ر ک آشتی، انحراف، بنی اسرائیل، چور، ظالمین، گناہ، گناہگار لوگ، معاشرہ

اضطرار: کی حدود ۳/۵؛ کی شرائط ۳/۵؛ کے اثرات ۳/۵؛ کے احکام ۳/۵؛ کے برطرف کرنے کے موارد ۳/۵

نیز ر ک قانون سازی، مضطر

اضلال:

ر_ک اللہ تعالیٰ، انسان، کفار، گمراہی، منکرین، یہود

اطاعت: _کے اسباب ۲۳/۵؛ خالص _۱۳۶/۳؛ ممنوعہ _۱۰۳/۵؛ ناپسندیدہ _۷۷/۵

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کیجئے۔

اطفال: ر_ک بچہ

اطمینان: _قلب ۱۱۳/۵؛ _کی درخواست ۱۱۳/۵؛ _کے اسباب ۷۹/۵، ۱۱۳

نیز ر_ک حزب اللہ

اعتدال: _کی اہمیت ۱۲/۵، ۶۶، ۸۷؛ _کی حد سے خارج ہونا ۷۷/۵ نیز ر_ک آسمانی کتب، ابراہیم ﷺ، اسلام،

زندگی، مصرف

اغیار: اغیار کے ساتھ ارتباط ۱۳۰/۳، ۵۳/۵؛ اغیار کے ساتھ ارتباط کے اصول ۵۷/۵، ۵۸؛ اغیار کے ساتھ وابستگی

کے عوامل ۱۳۹/۳

افتراء: _کی حرمت ۱۵۶/۳؛ _کی مذمت ۳۱/۵؛ _کے اسباب ۱۰۳/۵

نیز ر_ک آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، پاکدامن، تہمت، فحشا، کفار، یہود

افراط: _سے اجتناب ۱۲/۵ نیز ر_ک مصرف

افواہ: _پر کان دھرنے کی مذمت ۳۲/۵؛ _کو پسند کرنے والے ۳۱/۵

افواہ پھیلانا: ر_ک منافقین، یہود

اقتدار: ر_ک قدرت

اقتصاد: _ی ترقی کا پیش خیمہ ۶۶/۵؛ _ی ترقی کے علل و اسباب ۶۶/۵؛ _ی کمزوری کے اسباب ۶۶/۵؛ _ی منابع

۹۶/۵ نیز ر_ک اقتصادی نظام، امن و امان، دین، عورت، معاہدے

اقتصادی نظام: ۱۷۶/۳

کی اہمیت ۱/۵؛ ناپسندیدہ ۱۶۱/۳ نیز ر۔ ک اقتصاد، یہود

اقدار: منفی ۲۵/۵

خاص موارد کو اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کیا جائے۔

اقرار: کے اثرات ۱۳۵/۳؛ کے احکام ۱۳۵/۳؛ توحید کا ۱۵۱/۳، ۸۵/۵ نیز ر۔ ک خود

اقلیت: کی قدر و قیمت ۱۰۰/۵

نیز ر۔ ک اہل کتاب، بنی اسرائیل، زمانہ جاہلیت، یہود

اکثریت: کا آلودہ ہونا ۳۹/۵؛ کی قدر و قیمت ۶۶/۵، ۷۱، ۱۰۰

نیز ر۔ ک اہل کتاب، بنی اسرائیل، لوگ، عیسائی، یہود

القائات: شیطانی ۱۲۳/۳

اللہ تعالیٰ: اور آفرینش ۱۳۳/۳؛ اور اول ۱۵۲/۳، ۱۵۱، ۷۵، ۱۸/۵، ۱۱۰؛ اور ضعف ۱۳۳/۳؛ اور ظلم

۱۲۳/۳؛ اور عیسائی ۱۸/۵؛ اور مسلمان ۶۳/۵؛ اور مومنین ۶۳/۵؛ اور یہود ۱۸/۵؛ ۶۳؛ پر افترا باندھنا ۱۵۱/۳،

۱۰۳/۵؛ سے امداد کی درخواست ۲۳/۵؛ سے محبت ۱۸/۵، ۵۳؛ سے مختص امور ۱۱۴/۳، ۱۱۹، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۳۰،

۱۳۲، ۱۳۹، ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۷۱، ۵۱/۵، ۶۷، ۱۰۹، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸؛ قیامت کے دن ۱۱۰/۵؛ کا احاطہ ۱۰۸/۳،

۱۲۶، ۱۷۶، ۱۷۷؛ کا احسان ۵/۵، ۵۳؛ کا اذن ۱۶/۵، ۱۱۰؛ کا ارادہ ۱۲۳/۳، ۱۳۷، ۱۳۳، ۱۷۱، ۱/۵، ۱۷، ۳۱،

۳۰، ۳۱، ۳۹، ۵۳، ۱۰۸؛ کا استدلال ۱۶۵/۳؛ کا الہام ۱۱۳/۳، ۱۱۱/۵؛ کا امتحان ۷۱/۵، ۹۳؛ کا انتقام ۹۵/۵؛

کا انذار ۱۹/۵؛ کا انفاق ۶۳/۵؛ کا انکار ۱۱۶/۵؛ کا بنی اسرائیل کے ساتھ عہد ۷۰/۵؛ کا تعلیم دینا ۳۱/۵؛ کا حساب

لینا ۹۹، ۳/۵؛ کا حکم ۱/۵؛ کا حلم ۱۰۱/۵؛ کا خبردار کرنا ۱۰۴/۳، ۱۰۸، ۱۱۸، ۱۳۳، ۱۳۸، ۱۷۰، ۳/۵، ۵، ۸، ۷، ۱۲،

۱۳، ۱۳، ۳۳، ۳۳، ۳۹، ۶۱، ۷۰، ۷۱، ۷۵، ۸۲، ۹۳؛ کا دین ۳۸/۵؛ کا رزق ۸۹/۵؛ کا روح پھونکنا ۱۷۱/۳؛ کا سننا

۱۳۸/۳، ۷۶/۵؛ کا عذاب ۱۰۲/۳، ۱۱۵، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱۶۱، ۳۹/۵، ۸، ۵۲، ۷۱، ۱۱۵، ۱۱۸؛ کا عفو

۱۳۹/۳، ۱۵۳، ۹۵/۵، ۱۰۱؛ کا علم

۱۰۳/۳، ۱۰۸، ۱۱۱، ۱۰۹، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۳۳، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۶۶، ۱۷۰، ۱۷۶، ۸/۵، ۱۲، ۳۶، ۵۳، ۹۷، ۹۹، ۱۰۵،
 ۱۱۶: کا علم ازلی ۱۲۷/۳: کا علم غیب ۱۰۸/۳، ۱۲۷، ۱۳۵، ۷/۵، ۶۱، ۹۹، ۱۰۹، ۱۱۶: کا عہد ۱۵۳/۳، ۱/۵، ۷،
 ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۷۰: کا غضب ۱۵۳/۳، ۶۰/۵، ۸۰: کا فضل ۱۱۳/۳، ۱۳۰، ۱۷۳، ۱۷۵، ۲/۵، ۵۳، ۸۹، ۱۱۵: کا فیض
 ۵۳/۵: کا گروہ ۵۶/۵: کا لطف ۱۶۲/۳، ۳/۵، ۵۲، ۹۱، ۹۷: کا گراہی میں چھوڑنا ۱۳۳/۳، ۳۱/۵: کا منرہ ہونا
 ۱۱۶/۵: کا موسیٰ ﷺ کے ساتھ تکلم ۱۶۳/۳: کا مؤمنین کے ساتھ عہد ۱/۵: کا وعدہ ۱۲۷/۳، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۶،
 ۱۵۲، ۹/۵، ۱۲، ۶۵: کا ہمراہ ہونا ۱۰۸/۳: کا یہود کے ساتھ عہد ۱۹۳/۳: کو دوست رکھنے والوں کی پاکیزگی ۱۸/۵:
 کو دوست رکھنے والے ۱۸/۵: کو نقصان پہنچانا ۱۳۱/۳: کی اطاعت ۱۳۶/۳، ۷/۵، ۱۲، ۱۳، ۲۱، ۳۵، ۵۶، ۹۲،
 ۱۰۹: کی اطاعت کا پیش خیمہ ۲۱/۵: کی اطاعت کی پاداش ۱۲/۵: کی اطاعت کے اثرات ۹۲/۵: کی الوہیت
 ۱۳/۵: کی امداد ۱۰۳/۳، ۱۱/۵، ۱۲، ۳۱، ۵۳، ۱۱۰: کی امداد کا پیش خیمہ ۱۱/۵: کی امداد کا عمومی ہونا ۳۱/۵: کی
 امداد کی شرائط ۱۲/۵، ۲۳: کی بخشش جنکے شامل حال ہے ۷/۵، ۷۳: کی بخشش کی امید رکھنا ۱۱۶/۳: کی بخشش کے
 اثرات ۳۳/۵: کی بشارت ۱۲۷/۳، ۱۹/۵، ۳۲، ۵۲، ۵۳: کی بے نیازی ۱۲۶/۳، ۱۳۷، ۱۳۱، ۱۷۰، ۵۳/۵: کی پاداش
 ۱۰۳/۳، ۱۱۳، ۱۲۳، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۵۲، ۱۶۲، ۱۷۳، ۱۷۵، ۹/۵، ۲۷، ۸۵: کی پاداش کا فلسفہ
 ۳۲/۵: کی پاداش کے اسباب ۱۳۷/۳: کی تائیدات ۱۱۰/۵: کی تدبیر ۱۳۲/۳، ۱۷۱، ۳۱/۵، ۶۳، ۷۲: کی تشویق
 ۱۳۹/۳، ۸۸/۵، ۹۳: کی تعلیمات ۱۰۵/۳، ۱۱۰/۵، ۳: کی تعلیمات کا ابلاغ ۹۲/۵: کی تعلیمات کی تشریح ۹۲/۵: کی
 تفویض ۸۲/۵: کی تقدیرات ۱۵۵/۳، ۲۱/۵، ۲۶: کی تقدیر میں تبدیلی ۲۶/۵: کی تکذیب ۱۳۶/۳: کی توفیق ۳۱/۵، ۵۳:
 کی توہین کرنا ۱۷۱/۳، ۲۳: کی تہدید ۱۳۳/۳، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۵۳، ۵/۵، ۶۱، ۸، ۷۱، ۹۶: کی جانب سے استہزاء
 ۱۶۹، ۱۳۸/۳: کی حاکمیت ۱/۵، ۱۷، ۱۸، ۳۰، ۳۱، ۵۵، ۱۱۰، ۱۲۰: کی حجج ۱۳۳/۳: کی حدود ۲/۵، ۷۸، ۹۸: کی
 حدود سے اعراض ۵۰/۵: کی حدود سے تجاوز کرنا ۳۹/۵، ۷۸، ۸۱، ۸۸، ۹۳: کی حدود کو تبدیل کرنا ۸۷/۵: کی حدود کی
 قدر و قیمت ۵۰/۵: کی حدود کی مراعات ۸۸/۵: کی حدود میں تبدیلی ۵۰/۵: کی حکمت ۱۰۳/۳، ۱۱۱، ۱۳۰، ۱۵۸، ۱۶۵،
 ۱۷۰، ۳۸/۵، ۳۰، ۱۱۸: کی حکمت کے اثرات ۳۰/۵: کی حمایت ۱۳۲/۳: کی خاص رحمت ۶۳/۵: کی خاص نعمتیں
 ۱۱۰/۵: کی خاص ہدایت ۱۷۵/۳، ۵۲/۵، ۱۰۸: کی خالقیت ۱۷/۵: کی دعوت ۱۳۶/۳، ۱۳۹، ۱۵۲، ۱۵/۵، ۱۹،

۶۶، ۴۳، ۴۳، ۱۱۱؛ _کی ذات کا علم ۱۱۶/۵؛ _کی ربوبیت ۱۱۸/۳، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۳، ۲/۵، ۲۵، ۲۸، ۲۶، ۶۳، ۶۶، ۶۷،
 ۶۸، ۱۱۳، ۱۱۴؛ _کی ربوبیت کے مظاہر ۸۴/۵؛ _کی رحمت ۱۱۰/۳، ۱۱۳، ۱۱۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۵۲، ۱۵۵، ۳/۵، ۳۳،
 ۳۹، ۳۰، ۶۳، ۴۱، ۴۳، ۹۸؛ _کی رحمت جن کے شامل حال ہے ۱۴۵/۳، ۴۳/۵؛ _کی رحمت سے محرومیت ۱۱۹/۳،
 ۱۳/۵، ۳۹، ۶۳، ۴۸؛ _کی رحمت کا پیش خیمہ ۱۰۶/۳، ۱۱۰؛ _کی رحمت کے اثرات ۳۳/۵؛ _کی رحمت کے اسباب
 ۱۱۰/۳، ۱۲۹، ۱۵۲، ۹۸/۵؛ _کی رزاقیت ۱۱۳/۵، ۸۸؛ _کی رضا ۱۱۳/۳، ۱۳۵، ۱۳۹، ۲/۵، ۳، ۸، ۱۶، ۲۱، ۳۲، ۱۱۹؛
 _کی رضا کا حصول ۱۶/۵؛ _کی رضا کی اہمیت ۱۱۹/۵؛ _کی رضا کی قدر و قیمت ۱۱۹/۵؛ _کی رضا کے اثرات ۱۶/۵؛ _کی
 رضا کے اسباب ۲/۵، ۳؛ _کی رؤیت ۱۵۳/۳؛ _کی سنن ۱۳۴/۳، ۱۳۳، ۱۶۸؛ _کی صداقت ۱۲۲/۳؛ _کی طرف بازگشت
 ۱۰۵/۵؛ _کی طرف سے افشاء ۶۱/۵؛ _کی طرف سے سرزنش ۱۰۸/۳، ۱۰۹، ۱۲۴، ۵۲/۵، ۵۸، ۵۹، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۴۳،
 ۴۶؛ _کی طرف سے سزا ۱۲۳/۳، ۱۳۵، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۴۲، ۱۴۳، ۲/۵، ۳۲، ۶۰، ۹۵، ۹۸؛ _کی طرف سے نگہبانی
 ۱۱۴/۵؛ _کی عداوت ۱۰۴/۳؛ _کی عزت ۱۳۹/۳، ۱۵۸، ۱۶۵، ۳۸/۵، ۹۵، ۱۱۸؛ _کی عزت کے اثرات ۳۰/۵؛ _کی
 عطائیں ۱۳۱/۳، ۱۳۱، ۴۶/۵، ۴۷، ۴۸، ۵۳، ۸۲، ۸۸، ۱۱۵؛ _کی قانون سازی ۸۷/۵؛ _کی قدرت ۱۳۱/۳، ۱۳۳، ۱۳۹،
 ۱۳۹، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۶۵، ۱۲۱، ۱۲۳، ۳/۵، ۱۳، ۱۴، ۱۹، ۳۸، ۳۰، ۳۸، ۵۳، ۶۳، ۷۶، ۱۱۲، ۱۱۸، ۱۲۰؛ _کی قدرت کا
 انکار ۶۳/۵؛ _کی قدرت کی علامتیں ۱۷/۵؛ _کی قدرت میں شک کرنا ۱۱۲/۵؛ _کی قضاوت ۱۳۱/۳؛ _کی گواہی ۱۶۶/۳،
 ۱۰۶/۵، ۱۱۱، ۱۱۴، ۱۱۹؛ _کی لعنت ۱۱۸/۳، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۳/۵، ۶۰، ۶۳، ۸۰؛ _کی لعنت کے اثرات ۱۳/۵، ۶۳؛
 _کی لعنت کے اسباب ۱۵۷/۳، ۴۹، ۷۸، ۶۳/۵؛ _کی مالکیت ۱۱۸/۳، ۱۲۶، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۴/۵،
 ۱۸، ۳۰، ۱۱۸، ۱۲۰؛ _کی مالکیت کا سرچشمہ ۱۷/۵؛ _کی محبت ۱۰۶/۳، ۱۰۷، ۱۰۸؛ _کی محبت سے محرومیت ۵۳/۵، ۶۳،
 ۸۷؛ _کی محبت کا پیش خیمہ ۳۲/۵، ۶۳؛ _کی محبت کے اثرات ۱۳۹/۳؛ _کی محبت کے اسباب ۱۲۵/۳، ۱۳/۵، ۵۳، ۸۷؛
 _کی مدح ۸۲/۵؛ _کی مشیت ۱۱۶/۳، ۱۳۳، ۵، ۱۳۳/۵، ۱۴/۱۸، ۳۰، ۳۸، ۵۳، ۶۳، ۸۳۶۷، ۹۷؛ _کی مشیت کا حتمی ہونا
 ۱۳۳/۳، ۳۰/۵؛ _کی مغفرت ۱۰۶/۳، ۱۱۰، ۱۲۹، ۱۳۴، ۱۵۲، ۱۶۸، ۳/۵، ۹، ۱۸، ۳۳، ۳۹، ۴۰، ۴۵، ۶۵، ۷۵، ۹۸،
 ۱۰۱، ۱۱۸؛ _کی مغفرت سے محرومیت ۱۳۸/۳، ۱۶۸؛ _کی مغفرت کا باضابطہ ہونا ۱۳۴/۳؛ _کی مغفرت کی شرائط
 ۴۳/۵؛ _کی مغفرت کے اسباب ۱۲۹/۳، ۹۸/۵؛ _کی مہربانی ۱۰۶/۳، ۱۱۰، ۳/۵، ۳۳، ۳۹، ۴۳؛ _کی مہلت ۱۳۳/۳،
 ۱۳۲، ۱۰۱/۵؛ _کی

ناخوشنودی ۱۳۸/۳؛ کی ناخوشنودی کے اسباب ۱۳۸/۳؛ کی نافرمانی ۴/۱۶۰، ۵/۳، ۴۸، ۲۴، ۲۳؛ کی نافرمانی
 کے اثرات ۵/۹۲؛ کی نصرت ۳/۱۴۳؛ کی نصیحتیں ۳/۱۲۸، ۵/۶۸، ۱۰۵، ۱۰۶؛ کی نظارت ۳/۱۰۶، ۱۰۸،
 ۱۳۳؛ کی نعمتوں کا بیان ۵/۲۱؛ کی نعمتوں کو فراموش کرنا ۵/۴، ۱۱؛ کی نعمتوں کے درجات ۳/۱۱۳؛ کی
 نعمتیں ۳/۱۶۰، ۵/۳، ۶، ۴، ۱۱، ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۶۳، ۶۶، ۸۹، ۱۱۰، ۱۱۱؛ کی نفرین ۵/۶۳؛ کی وحدانیت ۵/۱۱۶؛
 کی ولایت ۳/۱۱۹، ۱۴۳، ۵۵/۵۶؛ کی ولایت سے محرومیت ۳/۱۱۵؛ کی ولایت کا قبول کرنا ۳/۱۱۹؛ کی
 ولایت کے اثرات ۳/۱۳۹، ۵۶/۵۶؛ کی ہدایت ۳/۱۳۳، ۱۶۸، ۱۴۵، ۱۶/۵، ۳۱، ۳۹، ۵۱، ۵۲، ۶۴، ۱۰۸؛ کی ہدایت
 سے محرومیت ۳/۱۳۴، ۱۳۸، ۱۶۸، ۵۱/۵۱، ۵۲، ۵۳؛ کی ہدایت کا باضابطہ ہونا ۳/۱۳۴؛ کی یاد دہانیوں کو بھلا دینا
 ۵/۱۳، ۱۳؛ کے احسان کا باضابطہ ہونا ۵/۵۳؛ کے اختیارات ۵/۱۱۸، ۱۱۴؛ کے اضروی افعال ۵/۱۰۵؛ کے
 ارادے کا انکار ۵/۶۳؛ کے ارادے کا حتمی ہونا ۵/۳۱؛ کے افعال ۳/۱۰۵، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۲۲، ۱۲۴، ۱۳۰، ۱۳۰،
 ۱۵۸، ۱۶۶، ۱۶۹، ۱۴۳، ۱۴۳، ۳/۳، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۳، ۱۶، ۲۴، ۳۱، ۳۹، ۴۳، ۵۳، ۵۵، ۶۳، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۵،
 ۱۱۸، ۱۱۴؛ کے امتحان سے بچنا ۵/۴۱؛ کے امتحان کا عمومی ہونا ۵/۴۱؛ کے امتحان کا فلسفہ ۵/۹۳؛ کے انتقام
 کے اسباب ۵/۹۵؛ کے اوامر ۳/۱۰۳، ۱۲۴، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۵۳، ۲/۲۶، ۳۳، ۵۲، ۵۵، ۶۴، ۹۲، ۹۴، ۱۰۵، ۱۱۴؛
 کے اوامر پر عمل کرنا ۵/۶۶، ۶۸، ۱۰۸؛ کے اوامر سے روگردانی ۵/۱۰۸؛ کے اوامر سے روگردانی کے اثرات ۵/۶۶؛
 کے اوامر کا با مقصد ہونا ۵/۱۰۰؛ کے اوامر کا فلسفہ ۵/۱۰۰؛ کے اوامر کو بھلا دینا ۵/۱۳؛ کے اوامر کی اطاعت
 ۵/۱۰۸؛ کے حضور ۳/۱۳۳، ۵/۹۶، ۹۹؛ کے دوست ۵/۱۸؛ کے دوستوں کی پاکی ۵/۱۸؛ کے رزق سے
 استفادہ ۵/۱۱۳؛ کے ساتھ جنگ ۵/۳۳، ۳۳؛ کے ساتھ دشمنی ۳/۱۱۳؛ کے ساتھ دوستی ۳/۱۲۶؛ کے ساتھ عہد
 ۳/۱۵۵، ۴/۱۴؛ کے ساتھ کئے گئے وعدے کو فراموش کرنا ۵/۱۳؛ کے ساتھ مکہ ۳/۱۳۲؛ کے ساتھ مکہ کے
 اثرات ۳/۱۳۳؛ کے عذاب سے محفوظ رہنا ۵/۴۱؛ کے عذاب کا حتمی ہونا ۵/۳۱؛ کے عذاب کا سرچشمہ
 ۵/۱۱۸؛ کے عذاب کے اثرات ۳/۱۵۱؛ کے عذاب کے اسباب ۳/۱۳۴؛ کے عفو و درگزر کے اسباب ۳/۱۳۹؛
 کے علم کی تجلی ۳/۱۶۶؛ کے غضب کے اسباب ۳/۱۳۰، ۱۵۵، ۸۰/۵؛ کے فضل سے محروم ہونا ۵/۵۳؛ کے
 فضل کا باضابطہ ہونا ۵/۵۳؛ کے فضل کا سرچشمہ ۵/۲؛ کے فضل کے درجات ۳/۱۱۳؛ کے کلام کا حدوث ۳/۱۶۳؛
 کے کلام کرنے کی کیفیت ۳/۱۶۳۔

کے کلام کے مظاہر ۴۸/۵؛ کے مبغوضین ۹۱/۵؛ کے مبغوضین کی حمایت کرنا ۱۰۴/۳؛ کے مخالفین کی شکست ۶۷/۵؛ کے نواہی ۱۱۳/۳، ۱۳۵، ۱۳۰، ۱۵۳، ۱۶۱، ۳۳/۵، ۳۸، ۳۹، ۴۴، ۱۰۱، ۱۰۲؛ کے وعدے کا حتمی ہونا ۱۲۲/۳؛ کے وعدے کی حقانیت ۱۲۲/۳، ۱۲/۵ نیز ک آیات خدا، اسم اعظم، اسماء و صفات، الوہیت، انفاق، ایمان، بنی اسرائیل، تقرب، تمسک، توحید، توکل، جنگ، جہاد، حمد، حیا، خدا شناسی، خدا کی رحمت جن کے شامل ہے، خدا کے خوف، ذکر، رضائے الہی کے طالب، سر تسلیم خم کرنا، شرک، شکر عبادت، غفلت، قرض، قسم، قیاس، کفر، مبارزت، ید اللہ، یہود

اللہ تعالیٰ کی سنتیں: ر_ک خدا

اللہ تعالیٰ کی سنتیں: ر_ک خدا

اللہ تعالیٰ کی طرف بازگشت: ۱۰۵/۵ اللہ تعالیٰ کے مبغوضین: ۹۱/۵ کی حمایت ۱۰۴/۳

الوہیت: اور پیدائش ۴۵/۵؛ اور موت ۴۵/۵؛ کا معیار ۱۴/۵، ۴۲، ۴۵، ۱۱۶، ۱۲۰؛ کا مقام ۱۱۶/۵؛ کی خصوصیت ۴۳/۵؛ میں تثلیث ۴۳/۵؛ غیر اللہ کی ۱۴/۵، ۴۲ نیز ک اللہ تعالیٰ، انبیاء ﷺ، اولیاء اللہ، عیسیٰ ﷺ، عیسائی، مریم (ع)

الہام: کے اثرات ۱۱۱/۵ نیز ک آنحضرت ﷺ، حواری

امامت: کی اہمیت ۳/۵، کی نعمت ۳/۵ نیز ک امیر المومنین ﷺ، رہبر، مومنین

امتحان: سے محفوظ رہنا ۴۱/۵؛ کا فلسفہ ۹۳/۵؛ کے ذرائع ۹۳/۵؛ دنیا طلبی کے ذریعہ ۹۳/۵؛ دین کے ذریعہ

۳۸/۵؛ شکار کے ذریعہ ۹۳/۵ نیز ک آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، امم، انسان، بنی اسرائیل، حُجاج، مومنین

امت واحدہ: ۳۸/۵

امتیازی سلوک: سے اجتناب ۱۲۳/۳ نیز ک سزا

امداد: کا وعدہ ۱۲/۵؛ غیبی ۵۲/۵

نیز ک آخرت، اللہ تعالیٰ، بنی اسرائیل، عیسیٰ ﷺ، عیسائی، قیامت، گناہگار، مسلمان، مومنین، یہود

امم: اور دعوت انبیاء ۵/۱۰۹؛ تشکیل دینے کی اہمیت ۵/۶۶؛ قیامت کے دن ۵/۱۳؛ کا اتحاد ۵/۳۸؛ کا اختلاف ۵/۳۸؛ کا امتحان ۵/۳۸؛ کا انجام ۵/۲۶؛ کا حساب کتاب ۵/۱۰۹؛ کا دین ۵/۳۸؛ کا عمل ۵/۱۳؛ کی تشکیل کے عوامل ۵/۳۸؛ کی دعوت ۵/۱۰۹؛ کی ذمہ داری ۵/۱۰۹؛ کی نافرمانی ۵/۱۰۲؛ کی ہلاکت ۳/۱۳۳؛ کے رجحانات کے بارے میں سوال ۵/۱۱۶؛ کے گواہ ۵/۱۱۴؛ کے نابود ہونے کا پیش خیمہ ۳/۱۳۳؛ گزشتہ اور دین ۵/۱۰۲؛ گزشتہ کے کفار ۵/۱۰۲

امن و امان: اجتماعی کی اہمیت ۵/۳۸، ۵/۲؛ اقتصادی ۵/۲؛ چھین لینے کے اسباب ۵/۳۲؛ کا تحفظ ۵/۳۳؛ کی اہمیت ۵/۱۶، ۳۲؛ کے اسباب ۵/۱۶ نیز ر ک حجاج، حج، گھرانہ، معاشرہ امور: کی تدبیر ۳/۱۴۳

امیدواری: کی اہمیت ۳/۱۰۳؛ کے اثرات ۳/۱۰۳ نیز ر ک، اللہ تعالیٰ، بخشش، پاداش، تربیت، خوف، کفار، گناہگار، مجاہدین، مغفرت، مومنین

امیر المؤمنین (ع): کا انتصاب ۵/۳، ۵۵، ۶۴؛ کا اتفاق ۵/۵۵؛ کا ایمان ۵/۵۵؛ کی امامت ۵/۳، ۶۴؛ کی امامت کا سرچشمہ ۵/۳، ۶۴؛ کی نماز ۵/۵۵؛ کی ولایت ۵/۳، ۵۵، ۶۴؛ کی ولایت کا اعلان ۵/۶۴؛ کی ولایت کا سرچشمہ ۵/۶۴؛ کی ولایت کی اہمیت ۵/۶۴؛ کی ولایت کی قدر و قیمت ۵/۶۴؛ کے فضائل ۵/۳، ۵۵

انبیاء ﷺ: پر وحی ۳/۱۶۳؛ سے رشتہ داری ۵/۲۴؛ قیامت میں ۳/۵۹، ۵/۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۶؛ کا احترام ۵/۱۲؛ کا بشر ہونا ۵/۴۵؛ کا دفاع کرنا ۵/۱۲؛ کا ڈرانا ۳/۱۶۵؛ کا عقیدہ ۵/۱۱۶؛ کا علم ۵/۱۱۶؛ کا علم غیب ۵/۱۰۹؛ کا قتل ۳/۱۵۵؛ کا معجزہ ۵/۱۱۰، ۱۱۳؛ کا مقام ۵/۱۲؛ کا نقش ۳/۱۶۵، ۵/۱۶۱، ۵/۱۶۵، ۵/۲۰، ۳۲، ۳۸، ۱۱۴؛ کا ہدایت کرنا ۳/۱۶۵، ۵/۱۶؛ کو جھٹلانا ۳/۱۳۶، ۵/۱۵۱، ۵/۱۵۵، ۵/۴۰، ۱۲، ۴۱؛ کو جھٹلانے کا پیش خیمہ ۵/۴۰؛ کو جھٹلانے کی سزا ۵/۴۱؛ کو جھٹلانے کے اثرات ۵/۴۱؛ کو نمونہ عمل بنانا ۵/۳۳؛ کی استقامت ۳/۱۵۵؛ کی اطاعت ۵/۲۱، ۲۳، ۳۳، ۴۰، ۹۲؛ کی الوہیت کی نفی ۵/۱۱۶، ۴۵؛ کی بشارت ۳/۱۶۵؛ کی بعثت ۳/۱۶۳، ۵/۱۹، ۲۰، ۴۰؛ کی بعثت کا دوام ۳/۱۶۳؛ کی بعثت کا فلسفہ ۳/۱۶۵، ۵/۱۴۰، ۳۲؛ کی پرستش ۵/۱۱۶؛ کی تبلیغ ۳/۱۶۵، ۵/۱۹؛ کی تعلیمات ۳/۱۵۵، ۵/۳۲، ۴۰؛ کی تعلیمات کا فہم ۳/۱۵۵؛ کی حقانیت ۳/۱۶۳؛ کی حمایت ۵/۱۲؛ کی حمایت ترک کرنا ۵/۱۲؛ کی دعوت ۳/۱۵۵، ۵/۱۱۶؛ کی ذمہ داری

۱۱۴، ۱۰۹، ۷۷، ۳۳/۵؛ کی ذمہ داری کا دائرہ کار ۱۳۳/۳، ۱۷۶، ۲۵/۵، ۹۲؛ کی رسالت ۱۵۵/۳، ۱۹/۵، ۱۰۹، ۱۱۴؛
 کی زبان ۷۸/۵؛ کی شجاعت ۳۳/۵؛ کی شہادت ۱۵۵/۳؛ کی طرف منسوب ہونا ۷۱/۵؛ کی قضاوت ۳۳/۵؛ کی
 گواہی ۱۵۹/۳، ۱۱۴، ۳۳/۵؛ کی لعنت ۸۰/۵؛ کی لعنت کے اسباب ۷۹/۵؛ کی مخالفت کرنا ۷۰/۵؛ کی مخفی
 رسالت ۱۶۳/۳؛ کی موت ۷۵/۵؛ کی نافرمانی ۷۸/۵؛ کی نبوت ۱۶۳/۳، ۱۶۵؛ کی نبوت کو جھٹلانا ۱۶۳/۳؛ کی
 نعمت ۲۰/۵؛ کی ہم آہنگی ۱۵۲/۳، ۱۶۳، ۱۶۳؛ کے اہداف ۱۷۳/۳، ۱۶/۵، ۳۲؛ کے علم کا دائرہ کار ۱۱۶/۵؛ کے
 علم کا محدود ہونا ۱۱۶/۵؛ کے قتل کی سزا ۷۱/۵؛ کے قتل کے اثرات ۱۵۵/۳، ۷۱/۵؛ کے قصے ۱۶۳/۳، ۱۶۳،
 ۷۵/۵؛ کے منکرین کی سزا ۱۱۵/۵؛ عیسیٰ ﷺ سے پہلے کے ۷۵/۵ نیز ک امم، انبیاء ﷺ کے نام، اہل کتاب،
 ایمان، بنی اسرائیل، کفر، لوگ، یہود

انتخاب :- کا معیار ۱۲۵/۳

انتظام و انصرام :- کی شرائط ۱۰۲/۵؛ میں مہارت ۱۳۰/۳ نیز ک عورت، گھرانہ

انتقام :- سے درگزر ۱۳۹/۳، ۳۵/۵؛ میں انصاف سے کام لینا ۲/۵ نیز ک اللہ تعالیٰ

انجیل :- اور تورات ۳۶/۵؛ ایک آسمانی کتاب ۳۶/۵؛ پر عمل کرنا ۶۸، ۶۶/۵؛ صدر اسلام میں ۶۸، ۶۶/۵؛ کا
 کمردار ۳۷/۵؛ کا خزل ۶۸/۵؛ کا ہدایت کرنا ۳۶/۵؛ کی تحریف ۶۸/۵؛ کی تعلیمات ۱۵/۵، ۳۶، ۳۷، ۶۶؛ کی
 تعلیمات کا خزل ۶۸/۵؛ کی حقانیت ۳۸/۵؛ کی خصوصیت ۳۶/۵؛ کی فضیلت ۱۱۰/۵؛ کی گواہی ۳۶/۵؛ کی
 نافرمانی ۳۷/۵؛ کی نصیحت ۳۶/۵؛ کے حقائق کو چھپانا ۱۵/۵؛ میں حکومت ۳۷/۵؛ میں قضاوت ۳۷/۵

نیز ک آنحضرت ﷺ، اہل کتاب، بنی اسرائیل، تورات، عیسیٰ ﷺ، عیسائی، قرآن کریم، یہود

انحراف : اجتماعی ۶۳/۵؛ اجتماعی کا مقابلہ ۶۳/۵؛ کا پیش خیمہ ۸، ۳۸/۵؛ کا خطرہ ۷۷/۵؛ کی اصلاح کا طریقہ
 ۵/۵؛ کی مذمت ۱۵۳/۳؛ کے اثرات ۸۰، ۲/۵؛ کے اسباب ۱۱۳/۳، ۱۱۹، ۱۳۵، ۱۶۰، ۳۹/۵، ۵۲؛ کے موارد
 ۱۱۹/۳؛ ۱۰۵/۳، ۱۱۶، ۱۲/۵، ۷۷؛ جلد کا شکار ہو جانا ۵۲/۵؛ فکری ۱۱۹/۳

نیز۔ ک اہل کتاب، ایمان، بنی اسرائیل، عدل و انصاف، عیسائی، گمراہی، یہود

اندھاپن: اندھے پن سے شفا ۱۱۰/۵ نیز۔ ک بنی اسرائیل

انذار: کی اہمیت ۱۶۵/۳؛ کی تاثیر ۱۴۳/۳، ۱۰/۵؛ کے اثرات ۹۸/۵ نیز۔ ک اللہ تعالیٰ، انبیاء ﷺ، تربیت،

گناہگار، ہدایت

انسان: ابتدائی انسانوں کا علم ۳۱/۵؛ اور ہدایت ۳۱/۵؛ کا احیاء ۳۲/۵؛ کا اختیار ۱۴۰/۳؛ کا اضروی ارادہ

۳۴/۵؛ کا اضروی انجام ۱۰۵/۵؛ کا اضروی مقام ۱۲۳/۳؛ کا امتحان ۳۸/۵؛ کا انجام ۸۰، ۱۰۵/۵؛ کا ایمان

۱۴۰/۳؛ کا بخل ۱۲۸/۳؛ کا توجیہ کرنا ۳۰/۵؛ کا دوسروں کو گمراہ کرنا ۳۲/۵؛ کا علم ۳/۵؛ کا عمل ۱۰۸، ۱۲۸/۳،

۱۳۵، ۱۲/۵، ۸، ۹۹، ۱۰۵؛ کا عمل صالح ۱۲۴/۳؛ کا قتل ۳۲/۵؛ کا کفر ۱۳۱/۳، ۱۴۰؛ کا مالک ۱۳۲/۳؛ کا مبداء

۱۰۵/۵؛ کا محشور ہونا ۹۶/۱۴۲، ۵/۳؛ کامل ۳۱/۵؛ کا مملوک ہونا ۱۱۸/۵؛ کا نقش ۱۶/۵؛ کو خبردار کرنا ۱۰۸/۳،

۱۰/۵؛ کی اضروی سعادت ۱۳۳/۳؛ کی پاکیزگی ۶/۵؛ کی تربیت ۱۴۰/۳؛ کی جبلت ۱۳۳/۳؛ کی جہالت

۱۱۶/۵؛ کی خلقت ۱۳۳/۳، ۱۴/۵؛ کی خیر طلبی ۱۴۰/۳؛ کی دنیوی سعادت ۱۳۳/۳؛ کی ذمہ داری ۱/۵، ۴، ۲۱،

۱۱۰، ۱۰۱؛ کی ذمہ داری کے حدود ۲۵/۵؛ کی رضامندی کی قدر و قیمت ۱۱۹/۵؛ کی روزی ۲/۵، ۸۸؛ کی زندگی

۳۲، ۱۴/۵؛ کی زندگی کی حفاظت ۳۲/۵؛ کی سعادت ۴۰/۵؛ کی شخصیت ۹۳/۵؛ کی ضروریات ۱۱۳/۵؛ کی

ضروریات کو پورا کرنا ۱۳۰، ۱۳۱؛ کی طبع ۵/۱۲۸، ۵/۳؛ کی طمع ۱۲۸/۳؛ کی عاقبت ۱۴۳/۳، ۱۶/۵، ۸۰؛ کی

عبودیت ۱۱۸/۵، ۱۴۲/۳؛ کی فضیلتیں ۳۲/۵؛ کی فطرت ۱۱۹/۳؛ کی قدرت ۳۰/۵؛ کی قدر و قیمت ۳۲/۵، ۱۰۳؛

کی کمال طلبی ۱۴۰/۳؛ کی لغزش ۱۱۹/۳؛ کی مادی ضروریات ۲/۵؛ کی مصلحتیں ۸۴، ۹۱، ۱۰۱؛ کی معنوی

ضروریات ۱۶۵/۳، ۲/۵، ۳۸؛ کی مغفرت ۱۶۸/۳؛ کی منفعت پرستی ۱۳۳، ۱۶۵/۳؛ کی موت ۱۴، ۱۳/۵؛ کی نگرانی

۱۱۴/۵؛ کی نیت ۱۱۶، ۴/۵؛ کی ہدایت ۱۶۸/۳، ۱۴۰، ۶۴/۵، ۱۰۳؛ کی ہلاکت ۱۳۳/۳؛ کے حالات ۱۱۶/۵؛

کے حقوق ۳۲/۵؛ کے راز ۱۱۶، ۶۱/۵؛ کے رجحانات ۲۴، ۳۰، ۳۱؛ کے رذائل ۱۲۸/۳؛ کے قلبی تغیرات

۱۳/۵؛ کے مختلف پہلو ۳۰/۵؛ کے میلانات ۱۰۴/۳؛ وں

کا اختلاف ۳۸/۵؛ وں کا ایک پیکر ہونا ۳۲/۵؛ تمام وں کا مساوی ہونا ۱۸/۵، ۳۲؛ ممتاز ۵۳/۵
 نیزر۔ ک دین انصاف پسند لوگ: وں کے فضائل ۳۲/۵؛ نیزر۔ ک انصاف پسندی، عدل و انصاف
 انصاف پسندی: کی اہمیت ۱۳۵/۳؛ کے اثرات ۱۳۵/۳ نیزر۔ ک انصاف پسند لوگ، عدل و انصاف
 انفاق: سے اجتناب کرنا ۶۳/۵؛ کی اہمیت ۱۲/۵، ۵۵؛ کی شرائط ۱۲/۵؛ کئے اثرات ۱۲/۵؛ میں تواضع
 ۵۵/۵؛ نہ کرنا ۱۲/۵؛ پسندیدہ چیزوں سے ۱۲/۵؛ حالت رکوع میں ۵۵/۵؛ راہ خدا میں ۱۲/۵
 نیزر۔ ک اللہ تعالیٰ، امیر المؤمنین ﷺ، بنی اسرائیل
 اولو الالباب: ر۔ ک عقلا
 اولیاء اللہ: کی الوہیت کی نفی ۷۵/۵
 اونٹ: کا گوشت ۱۶۰/۳؛ کے احکام ۱۰۳/۵؛ کے گوشت کی حلیت ۱/۵ نیزر۔ ک کفارہ
 اہانت: ر۔ ک اللہ تعالیٰ، بنی اسرائیل
 اہل عذاب: ر۔ ک عذاب
 اہل کتاب: اور آسمانی کتب ۶۸، ۶۶/۵؛ اور آنحضرت ﷺ ۱۵۳/۳، ۱۶۶، ۱۴۰، ۱۹/۵، ۳۹، ۶۱؛ اور اسلام
 ۱۹/۵، ۵۸، ۵۷، ۶۱؛ اور انبیاء ﷺ ۱۵۳/۳؛ اور انجیل ۵۹/۵، ۶۶، ۶۸؛ اور تورات ۵۹/۵، ۶۶، ۶۸؛ اور حق کا
 کتمان ۱۵/۵؛ اور دینی تعلیمات ۶۸، ۶۶/۵؛ اور عیسیٰ ﷺ ۱۵۹/۳؛ اور قرآن کریم ۶۸/۵؛ اور کفارہ ۵۷/۵؛ اور
 مسلمان ۱۳۷/۳، ۵۹/۵، ۶۱؛ اور موسیٰ ﷺ ۱۵۳/۳؛ اور مومنین ۶۱، ۶۰، ۵۹؛ پر اتمام حجت ۱۹/۵؛ پر لعنت
 ۶۰/۵؛ سے درگزر کرنا ۱۵/۵؛ کا انتقاد ۵۹/۵، ۶۰؛ کا انجام ۶۵/۵، ۶۸؛ کا بے تقویٰ ہونا ۶۵/۵؛ کا مظاہرہ ۶۱/۵؛
 کا تمسخر اڑایا جانا ۶۰/۵؛ کا ذبیحہ ۵/۵؛ کا راز ۶۱/۵؛ کا رویہ ۶۱/۵؛ کا سابقہ ۶۰/۵؛ کا طعام ۵/۵؛ کا طرز عمل
 ۶۰/۵؛ کا ظلم ۱۶۹/۳، ۶۲/۵؛ کا عذاب ۳۹/۵؛ کا عقیدہ ۱۲۳/۳،

۵/۶۸، ۴۴؛ کا عمل ۳/۱۵۹؛ کا موقف ۵/۵۹؛ کا غلو ۳/۱۵۱، ۵/۴۴؛ کا فسق ۵/۵۹، ۶۰، ۶۲؛ کا کفر ۳/۱۳۴،
 ۱۵۰، ۱۶۹، ۵/۶۱، ۶۸؛ کا گناہ ۵/۳۹، ۶۰، ۶۲، ۶۵؛ کا محرک ۵/۶۵، ۶۶؛ کا محروم ہونا ۵/۶۸؛ کا مسخ ہونا ۵/۶۰؛
 کا مقام ۵/۶۸؛ کا مکرم ۵/۳۹، ۶۱؛ کا مورد غضب ہونا ۵/۶۰؛ کا ناپسندیدہ عمل ۵/۶۶؛ کو افشاء کرنا ۵/۶۱؛ کو
 دعوت دینا ۵/۱۵، ۱۹؛ کو دھمکی دینا ۳/۱۵۱، ۵/۶۱؛ کو کھانا کھلانا ۵/۵؛ کی آرزو ۳/۱۲۳؛ کی آسمانی تعلیمات ۵/۶۸؛
 کی اقلیت ۵/۶۶؛ کی اکثریت ۵/۵۹، ۳۹، ۶۶، ۶۸؛ کی اکثریت کا کفر ۵/۶۸؛ کی بہانہ تراشی
 ۳/۱۵۳؛ کی بے انصافی ۵/۵۹؛ کی بے ایمانی ۵/۶۵؛ کی تاریخ ۵/۶۰؛ کی توقعات ۵/۱۹؛ کی جہالت ۵/۵۸؛ کی
 صرام خوری ۵/۶۲؛ کی خطائیں ۵/۱۵؛ کی خود غرضی ۵/۵۹؛ کی دشمنی ۳/۱۵۳، ۵/۱۶، ۵۴؛ کی دیندار اقلیت
 ۵/۵۹؛ کی دینداری ۳/۱۲۳؛ کی ذمہ داری ۳/۱۵۱، ۵/۱۹، ۶۶، ۶۸؛ کی سازش ۳/۱۳۴؛ کی سرزنش ۵/۵۸، ۵۹،
 ۶۱، ۶۲؛ کی سرکشی ۵/۶۸؛ کی سزا ۵/۶۰؛ کی طاغوت پرستی ۵/۶۰؛ کی طرف سے تمسخر اڑایا جانا ۵/۵۴، ۵۸، ۵۹؛
 کی طہارت ۵/۵؛ کی ظاہر پرستی ۳/۱۵۳؛ کی عبرت ۵/۳۱؛ کی عورتیں ۵/۵؛ کی گمراہی ۳/۱۶۴؛ کی مغفرت
 ۵/۶۵؛ کی منافقت ۵/۶۱؛ کی نافرمانی ۵/۳۹؛ کی ولایت قبول کرنا ۵/۵۴؛ کی ہٹ دھرمی ۳/۱۵۳؛ کی ہوس پرستی
 ۵/۳۹؛ کے آبا و اجداد کی گمراہی ۵/۶۰؛ کے احکام ۵/۵؛ کے تقاضے ۳/۱۵۳؛ کے دعوے ۵/۶۱، ۶۸؛ کے ذبیحہ
 کی حلیت ۵/۵؛ کے رجحانات ۵/۳۸؛ کے ساتھ دوستی ۵/۵۴؛ کے ساتھ رابطہ ۵/۵۴؛ کے ساتھ لین دین ۵/۵؛
 کے ساتھ مقابلہ ۵/۵۹؛ کے ساتھ میل جول ۵/۵؛ کے ظالم لوگ ۳/۱۶۸؛ کے علماء ۵/۶۳؛ کے علماء کا سکوت
 ۵/۶۳؛ کے علماء کی ذمہ داری ۵/۳۳، ۶۳؛ کے کفار ۳/۱۶۸؛ کے کھانے سے استفادہ کرنا ۵/۵؛ کے کھانے کی
 حلیت ۵/۵؛ کے گمراہ افراد ۵/۴۴؛ کے مختلف گروہ ۳/۱۶۸؛ کے مقابلہ کا طریقہ ۳/۱۵۳، ۵/۵۴؛ کے نیک لوگ
 ۵/۵۹، ۶۲، ۶۸؛ کے ہوس پرست لوگ ۵/۴۴؛ میں انحراف ۵/۶۰؛ میں بت پرستی ۵/۶۰؛ میں صرام خوری
 ۵/۶۲؛ میں رشوت ۵/۶۲؛ میں شرک ۵/۶۰؛ میں ظلم ۵/۶۲؛ میں گناہ ۵/۶۲؛ پابند ۵/۶۶، ۶۸؛ صدر اسلام کے
 ۵/۵۹، ۶۱، ۶۲، ۶۵، ۶۶ نیز ک آنحضرت ﷺ، شادی، عیسیٰ علیہ السلام، قرآن کریم، مسلمان، منافقین، مومنین، ہابیل
 اہل یقین؛ کا ایمان ۵/۵۰؛ کی خصوصیات ۵/۵۰؛ کے

فضائل ۵۰/۵

اہم و مهم: ۳/۱۰۱، ۱۳۰

ائمہ علیہ السلام: خاص موارد کی طرف رجوع کیجئے۔

ائمہ ضلال: رڪ قائين گمراهي

ائمہ کفر: ر_ک قائین کفر

ایمان: آسمانی کتب پر ۱۳۶/۳، ۱۶۲، ۵۹/۵، ۶۱، ۶۰، ۸۱، ۶۵؛ آنحضرت ﷺ پر ۱۳۶/۳، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۳، ۱۶۳، ۱۶۳،

۱۶۷، ۱۶۰، ۵/۱۵، ۱۶، ۱۹، ۶۵، ۸۱، ۸۳، ۸۳، ۸۵؛ اضروی عذاب پر ۵/۹۳؛ ادیان پر ۲/۱۶۲؛ انبیاء ﷺ پر ۱۶۷، ۱۶۰، ۵/۱۵، ۱۶، ۱۹، ۶۵، ۸۱، ۸۳، ۸۳، ۸۵؛ اضروی عذاب پر ۵/۹۳؛ ادیان پر ۲/۱۶۲؛ انبیاء ﷺ پر

۱۲۳، ۱۲۲/۳ اور عمل ۱۴۱/۳؛ اور شرک ۱۱۳، ۱۱۱، ۷۰، ۶۹، ۱۲، ۵/۵، ۱۴۱، ۱۶۳، ۱۵۲، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۳۶/۳

۱۶۲، ۹۳، ۹/۵، اور عمل صالح ۱۴۳/۳، ۶۹/۵، ۹۳؛ اور کفار کی ولایت ۸۱/۵؛ اور کفار کے ساتھ دوستی ۵/۸۱؛ پر

ثابت قدم رہنا ۳/۱۳۶، ۵/۱۳۳، ۵/۹۳؛ سے انحراف ۵/۵؛ سے محروم ہونا ۳/۱۳۳، ۵/۱۶۸، ۵/۳۶، ۱۱۳؛ کا پیش خیمہ

١٤٠، ١٦٤، ١٦٣، ١٦٣، ١٦٢، ١٥٩، ١٥٢، ١٥١، ١٥٠، ١٣٣، ١٣٤، ١٣٦/٣؛ ٩٣/٥، ١٤١، ١٦٢، ١٣٤/٣

1.3, 18, 13, 11, 20, 79, 77, 75, 71, 70, 59, 33, 19, 17, 15, 12, 11, 2, 1, 5/5, 125, 123, 122, 121

۱۱۱، ۱۱۲؛ کا مقام ۳۱/۵؛ کی اضروی پاداش ۱۷۳/۳؛ کی اہمیت ۱۲۳/۳، ۱۳۲، ۱۳۶، ۱۳۷/۵، ۹۳؛ کی تشخیص کا

طریقہ ۵/۴:۔ کی تشویق ۱۳۶/۳، ۹/۵:۔ کی جزا ۱۲۳/۳، ۱۶۲:۔ کی حفاظت ۱۰۵، ۸۸/۵:۔ کی حقیقت ۱۳۴/۳:۔ کی

دعوت ۵/۱۵، ۶۵، ۱۱۱؛ کی شرائط ۳/۱۳۶، ۱۳۶، ۱۵۰، ۱۷۵؛ کی علامات ۳/۱۱۵، ۵/۵۵، ۵۴، ۹۳؛ کی فضیلت

۳۵/۵: کی قدر و قیمت ۱۲۳/۳، ۱۳۳، ۵/۵، ۸۳، ۵۱: کی کمزوری کی علامات ۵/۵، ۵۲، ۵۳: کی کمزوری کے اثرات

۵۲/۵۔ کے اشعار ۱۲۳/۳، ۱۲۴، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۹، ۱۴۳، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۵۲، ۱۶۲، ۱۶۷، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۵،

1.0, 1.3, 93, 92, 82, 80, 83, 81, 79, 70, 52, 53, 52, 51, 37, 35, 28, 23, 17, 13, 12, 11, 4/5

۱۱۱، ۱۱۲، ۱۲۰؛ کئے اسباب ۱۱۳/۵؛ کئے درجات ۱۳۶/۳، ۱۳۷، ۹۳/۵، ۱۱۱، ۱۱۳؛ کئے مراحل ۱۱۲/۵،

۱۳۔ کے موارد ۵/۵؛ کے مواقع ۱۵۵/۳، ۸۱/۵، ۱۱۲؛ میں اختیار ۱۴۰/۳؛ میں سرگردانی ۱۳۱/۳؛ ہشت چہر۔

۲۹/۵؛ توحید پر_ ۱۴۳، ۱۴۱/۳؛ جہنم پر_ ۲۹/۵؛ حساب کتاب پر_ ۱۰۵/۵؛

حشر پر ۱۷۲/۳؛ خدا پر ۱۳۶/۳، ۱۳۳، ۱۳۷، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۶۲، ۱۷۱، ۱۷۵، ۵/۵، ۱۱، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۵، ۶۹، ۷۰، ۸۱، ۸۳، ۸۵، ۱۰۳، ۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۲؛ خدا کی رحمت پر ۳۳/۵؛ خدا کی قدرت پر ۱۱۳/۵؛ خدا کے رازق ہونے پر ۱۱۳/۵؛ دینی تعلیمات پر ۶۸، ۲۹/۵؛ علم خدا پر ۸، ۷/۵؛ عیسیٰ ﷺ پر ۵/۳، ۱۵۹، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، غیب پر ۹۳/۵؛ قرآن کریم پر ۱۳۶/۳، ۱۶۲، ۱۶۷، ۱۷۰، ۱۷۵، ۱۶، ۵۹، ۶۱، ۶۵، ۶۶، ۶۸، ۸۱، ۸۳، ۸۵؛ قلبی کی قدر و قیمت ۳۱/۵؛ قیامت پر ۱۳۶/۳، ۱۶۲، ۱۷۲، ۱۷۳، ۷۹/۵، ۷۰، ۹۳، ۱۰۵؛ کمزور ۵/۵، ۵۲؛ مغفرت خدا پر ۳۳/۵؛ ملائکہ پر ۱۳۶/۳؛ موسیٰ ﷺ پر ۱۶۳/۳؛ ناپسندیدہ ۳۱/۵؛ نبوت پر ۱۵۰/۳، ۵/۵؛ وحی پر ۵/۵؛ خاص موارد کو اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کیجئے۔

ایوب ﷺ: کی نبوت ۱۶۳/۳

اشاریے (۲)

ب

بارش:۔ برسنے کا پیش خیمہ ۶۶/۵

باطل:۔ پر فتح پانا ۲۳/۵; کی طرف رجحان ۵۲/۵; کی متعدد راہیں ۱۶/۵

باغ:۔ ک بہشت

بت:۔ وں کی پلیدی ۹۰/۵; وں کی قربانی ۳/۵; وں کے سامنے قربانی کرنے سے اجتناب کرنا ۹۰/۵

بت پرستی:۔ کاسر چشمہ ۱۱۴/۳; کالگناہ ۱۱۸/۳; کے خلاف جنگ ۳/۵ نیزر۔ ک اہل کتاب، مشرکین

بچہ:۔ بچے کے احکام ۱۲۴/۳; بچے کے حقوق ۱۲۴/۳

بچھڑے کی پوجا:۔ ک یہود

بحیرہ (اونٹ کی خاص قسم):۔ کے احکام ۱۰۳/۵، ۱۰۳

بخشش:۔ سے محروم ہونا ۱۶۸/۳; کا پیش خیمہ ۱۰۶/۳،

۱۱۰، ۱۲۹؛ کا سرچشمہ ۱۲۹/۳، ۱۳۴، ۳۰/۵، ۱۱۸؛ کا وعدہ ۱۲/۵؛ کی امید رکھنا ۳۰/۵؛ کی خوشخبری ۱۱۰/۳؛
کی درخواست ۴۳/۵؛ کی شرائط ۱۲۹/۳، ۶۵/۵؛ کے اثرات ۱۱۰/۳، ۱۳۴؛ کے اسباب ۱۱۰/۳، ۱۱۶، ۱۲۹، ۱۵۲، ۹/۵، ۹۸؛ خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں۔

بخل: کے اثرات ۱۲۸/۳ نیز ر۔ ک انسان، یہود

بخیل: ۶۳/۵

بداء: کا پیش خیمہ ۲۶/۵

بدعت: کی حرمت ۸۴/۵، ۱۰۳؛ کے موانع ۱۰۳/۵ نیز ر۔ ک دین، زمانہ جاہلیت، گذشتہ لوگ

بدعت گزار: ر۔ ک زمانہ جاہلیت

بدکار: کا انجام ۶۰/۵؛ کی مذمت ۶۶/۵

بدگوئی: کی مذمت ۱۳۸/۳ نیز ر۔ ک ظالم لوگ

برائت: ر۔ ک تبرا

برائی: ۱۳۹/۳ سے عفو و درگزر ۱۳۹/۳؛ کا افشاء ۱۳۹/۳ نیز ر۔ ک تجاوز، حرام خوری، گناہ

برص: سے شفا ۱۱۰/۵

برگزیدگی: کے عوائل ۱۲۵/۳ نیز ر۔ ک آنحضرت ﷺ، ابراہیم علیہ السلام، قرآن کریم، نوح علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام کی اولاد

برگزیدہ افراد: ۱۲۵/۳، ۱۶۳؛ چر تہمت لگانا ۱۲۶/۳؛ کا مقام ۱۲۶/۳؛ کی عبودیت ۱۲۶/۳؛ کے فضائل

۱۵۶/۳، ۱۲۵ نیز ر۔ ک بنی اسرائیل

برہان: کا کردار ۱۴۳/۳

بسملہ: ر۔ ک ذبح، شکار

بشارت :- کا کردار ۱۴۳/۳؛ کے اثرات ۹۸/۵

نیز۔ ک اللہ تعالیٰ، انبیاء ﷺ، بخشش، بنی اسرائیل، پاداش، تربیت، مجاہدین، مسلمان، مطیع افراد، مومنین، نیک لوگ

بشر:- ک انسان

بصیرت :- کاپیش خیمہ ۴۱/۵؛ دینی۔ کے موانع ۴۱/۵ نیز۔ ک بنی اسرائیل

بعثت :- ک انبیاء ﷺ، بنی اسرائیل

بغاوت :- ک تجاوز، شیطان

بغض :- ختم کرنے کے اسباب ۱۶/۵؛ سے اجتناب ۹۱/۵؛ کاپیش خیمہ ۶۳/۵، ۹۲؛ کا سرچشمہ ۶۳/۵؛ کے اثرات ۲/۵، ۶۳، ۹۱؛ کے اسباب ۹۱/۵ نیز۔ ک اللہ تعالیٰ کے مبعوضین، مشرکین، عیسائی، یہود

بلا:- ک فلسفہ ۱۲۳/۳

بندر:- ک مسخ ہونا

بندگی :- ک عبودیت

بنی اسرائیل:- اور آنحضرت ﷺ، ۸۱/۵؛ اور آنحضرت ﷺ کا قتل ۴۰/۵؛ اور انبیاء ﷺ ۴۰/۵؛ اور انبیاء ﷺ کا قتل ۴۰، ۴۱/۵؛ اور انبیاء ﷺ کو جھٹلانا ۴۰، ۴۱؛ اور انجیل ۴۰/۵؛ اور تورات ۴۰/۵؛ اور خدا کا عہد ۴۰/۵؛ اور ظالم حکمران ۸۰/۵؛ اور عیسیٰ ﷺ ۱۱۰/۵؛ اور عیسیٰ ﷺ کا معجزہ ۱۱۰/۵؛ اور عیسیٰ ﷺ کی رسالت ۱۱۰/۵؛ اور قرآن کریم ۸۱/۵؛ اور کفار ۸۰، ۸۱/۵؛ اور مشرکین ۸۰/۵؛ اور مشرکین مکہ ۸۰/۵؛ اور موسیٰ ﷺ ۲۵/۵؛ اور نہی عن المنکر ۸۰، ۴۹/۵؛ پر لعنت ۸۰، ۴۸، ۴۹/۵؛ پر نفرین ۱۲۵/۵؛ سے عفو و درگزر کرنا ۱۳/۵؛ سے مختص امور ۲۰/۵؛ کا استقلال ۲۰/۵؛ کا اسراف ۳۲/۵؛ کا امتحان ۴۱/۵؛ کا انجام ۸۰/۵؛ کا انحراف ۸۰/۵؛ کا اندھاپن ۴۱/۵؛ کا برتاؤ ۴۰/۵؛ کا بہرہ ہونا ۴۱/۵؛ کا تجاوز کرنا ۴۹، ۸۰/۵؛ کا تحریف کرنا ۱۳، ۳۲؛ کا تکبر ۴۱/۵؛ کا جہاؤ ۲۱/۵؛ کا جھکاؤ

۵/۴۱: کا خوف ۵/۲۲، ۲۳: کا در بدر ہونا ۵/۲۶: کا دین ۵/۴۰، ۴۱: کا سکوت ۵/۴۹: کا طرز عمل ۵/۴۱: کا ظلم
 ۳/۱۶۰: کا ظن و گمان ۵/۴۱: کا عذاب ۵/۸۰: کا عقیدہ ۵/۲۳، ۴۱: کا عمل ۵/۴۱: کا عہد ۵/۱۳: کا فسق
 ۵/۲۵، ۲۶، ۸۱: کا کفر ۵/۱۳، ۴۸، ۸۰، ۸۱، ۱۱۰: کا کفران نعمت ۵/۲۳: کا گناہ ۵/۲۵: کا مستقبل ۵/۸۰: کا
 مورد غضب قرار پانا ۵/۸۰: کا ناپسندیدہ عمل ۵/۴۰، ۴۱، ۴۹: کو بشارت دینا ۵/۳۲: کو خبردار کرنا ۵/۱۲، ۴۱، ۴۲:۔
 کی اصلاح ۵/۴۱: کی اقلیت ۵/۱۳، ۳۲: کی اکثریت ۵/۱۳، ۳۲، ۴۱، ۸۱: کی امداد کرنا ۵/۱۲: کی بصیرت ۵/۴۱:۔
 کی تاریخ ۵/۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۳۲، ۴۸: کی توبہ ۵/۲۱، ۴۱: کی توبہ شکنی ۵/۴۱: کی توہین ۵/۲۳: کی
 حکومت ۵/۲۰: کی خیانت ۵/۱۳: کی در بدری ۵/۲۱: کی دشمنی ۵/۱۱۰: کی دعوت ۵/۲۳: کی دھمکی ۵/۴۱: کی
 سنگدلی ۵/۱۳: کی سیرت ۵/۴۱: کی شرعی ذمہ داری ۵/۲۱، ۱۲: کی شکست ۵/۱۱۰: کی صفات ۵/۲۳، ۲۴، ۴۰:۔
 کی عہد شکنی ۵/۱۲، ۱۳، ۴۰، ۴۱: کی فراموشی ۵/۱۳: کی فضیلتیں ۵/۲۰: کی قانون شکنی ۵/۳۲: کی قوم پرستی
 ۵/۴۱: کی کامیابی ۵/۲۳: کی گستاخی ۵/۲۳، ۳۲: کی گمراہی ۵/۱۳: کی لام بندی ۵/۲۵: کی لغزش ۵/۴۰: کی
 محرومیت ۵/۱۳، ۲۶، ۴۱: کی نافرمانی ۵/۱۳، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۴۸، ۴۹، ۸۰: کی نظر میں خدا ۵/۲۳: کی نعمتیں
 ۵/۲۰: کی ہٹ دھرمی ۵/۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶: کی ہلاکت ۳/۱۵۳: کی ہوس پرستی ۵/۴۰: کے انبیاء ﷺ ۵/۱۲،
 ۲۰، ۳۲، ۴۰، ۴۲، ۴۸: کے انبیاء ﷺ کا معجزہ ۵/۳۲: کے انبیاء ﷺ کی بعثت ۵/۳۲: کے انبیاء ﷺ کی تعلیمات
 ۵/۳۶: کے انبیاء ﷺ کی ثابت قدمی ۵/۴۰: کے انبیاء ﷺ کی حقانیت ۵/۳۲: کے انبیاء ﷺ کی دعوت ۵/۳۲:۔
 کے انبیاء ﷺ کی گواہی ۵/۳۶: کے برگزیدہ افراد ۵/۱۲: کے پابند افراد ۵/۱۳، ۳۲، ۸۱: کے حقوق ۵/۲۱: کے
 دلوں پر مہر ۵/۱۳: کے رجحانات ۵/۴۰: کے ساتھ عہد ۵/۱۲: کے عہد شکن افراد ۵/۱۳: کے کفار ۵/۴۸، ۱۱۰:۔
 کے گناہ سے چشم پوشی ۵/۱۲: کے متجاوز افراد ۵/۴۸: کے محرمات ۳/۱۶۰، ۵/۳۲: کے مطالبات ۵/۲۲، ۲۳:۔
 کے مومنین ۵/۲۳، ۸۰: کے نافرمان افراد ۵/۴۸: کے نیک لوگ ۵/۴۱: مقدس سرزمین میں ۵/۲۱: میں اتفاق
 ۵/۱۲: میں زکات ۵/۱۲: میں فساد ۵/۴۹: میں قتل ۵/۳۲: میں قصاص ۵/۳۲: میں مسخ ۵/۴۸: میں منکرات
 ۵/۴۹: میں نماز ۵/۱۲: میں نہی عن المنکر ۵/۴۹: واؤد ﷺ کے دور کے ۵/۴۸: صدر اسلام کے ۵/۴۱، ۸۰، ۸۱: عیسیٰ
 ﷺ کے دور کے ۵/۴۸: نیزر کے آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، عیسیٰ ﷺ، موسیٰ ﷺ،

ہارون ؑ، یوشع بن نون ؑ،

بہانہ تراشی:۔ کے اثرات ۱۵۳/۳ نیز ر۔ ک اہل کتاب، یہود

بہر این: ر۔ ک بنی اسرائیل

بہشت:۔ سے محرومیت ۵/۳، ۱۲۳/۴۲؛ کا وعدہ ۵/۱۲؛ کی اہمیت ۵/۱۱۹؛ کی بناوٹ ۵/۱۱۹؛ کی پاداش ۵/۱۱۹؛ کی جاودانی ۵/۸۵، ۱۲۰؛ کی صفات ۵/۶۵؛ کی قدر و قیمت ۳/۱۴۵، ۵/۱۱۹؛ کی نعمتیں ۳/۱۲۲، ۱۴۳، ۱۴۵، ۱۲/۵، ۶۵، ۸۵، ۱۱۹؛ کی نہریں ۳/۱۲۲، ۵/۱۲، ۸۵، ۱۱۹؛ کے اسباب ۳/۱۲۲، ۱۲۳، ۱۴۵، ۱۲/۵، ۶۵، ۸۵، ۱۲۰؛ کے باغات ۳/۱۲۲، ۵/۱۲، ۶۵، ۸۵، ۱۱۹؛ کے درخت ۵/۸۵، ۱۱۹؛ میں داخل ہونا ۳/۱۲۳، ۱۴۵، ۱۲/۵؛ میں دائمی سکونت ۳/۱۲۲ نیز ر۔ ک ایمان، بہشتی افراد، صادقین، صالحین، مومنین
بہشتی افراد: ۳/۱۱۲، ۵/۱۱۹۔ بہشت میں ۵/۱۱۹؛ کی جاودانی ۵/۸۵، ۱۱۹؛ کی رضایت ۵/۱۱۹

بہن: ر۔ ک میت، میراث

بھائی:۔ کا قتل ۵/۲۹ نیز ر۔ ک میت، میراث

بھلائی:۔ کی اہمیت ۳/۱۲۸، ۵/۹۳؛ کی حوصلہ افزائی ۵/۹۳؛ کی دعوت دینا ۳/۱۲۸؛ کی قدر و قیمت ۳/۱۲۵؛ کے اثرات ۵/۹۳؛ کے موارد ۳/۱۲۸، ۵/۱۳ نیز ر۔ ک، اللہ تعالیٰ، شریک حیات، گھرانہ
بھیڑ:۔ کا گوشت ۳/۱۶۰؛ کے احکام ۵/۱۰۳؛ کے گوشت کی حلیت ۵/۱ نیز ر۔ ک کفارہ

بے باک ہونا: ر۔ ک شجاعت

بیت اللہ الحرام: ۵/۹۷ نیز ر۔ ک مکہ

بیت المقدس:

_ کا احترام ۱۵۳/۳؛ میں داخل ہونا ۱۵۳/۳؛ میں داخل ہونے کے آداب ۱۵۳/۳ نیز _ ک یہود
 بے تقویٰ افراد: کو خبردار کرنا ۳/۵؛ کو دھمکی ۱۳۳/۳
 بے تقوا ہونا: ہونے کا نقصان ۱۳۱/۳؛ ہونے کی علامات ۲/۵، ۱۱، ۸۸، ۱۱۲؛ ہونے کے اثرات ۱۳۱/۳،
 ۱۳۳، ۱۰۸/۵؛ ہونے کے موارد ۹۶/۵؛ ہونے کے موانع ۳۵/۵
 نیز _ ک انسان، اہل کتاب، بے تقویٰ افراد، قابیل
 بیٹی: _ ک یتیم
 بے گناہ لوگ: _ وں کی سزا ۲۶/۵
 بیمار: _ کی صحت یابی ۱۱۰/۵؛ _ کے احکام ۱۰۲/۳، ۶/۵
 بین الاقوامی: _ ک بین الاقوامی روابط
 بین الاقوامی روابط: ۱۳۹/۳، ۱۳۱ _ میں انصاف سے کام لینا ۸/۵
 بے نیازی: _ کی قدر و قیمت ۷۵/۵

پ

پابند لوگ: _ ک اہل کتاب، بنی اسرائیل، عیسائی، یہود
 پاداش: _ ک اجر
 پادری: _ اور قرآن کریم ۸۳/۵؛ _ کا نقش ۸۲/۵؛ _ وں کا گریہ ۸۳/۵؛ پسندیدہ _ ۸۲/۵؛ صدر اسلام کے _ ۸۳/۵
 پارٹی بازی: _ ک عیسائی
 پارسائی: _ ک تقویٰ
 پاک افراد: ۱۸/۵، ۳۱
 پاکدامن شخص:

۔ پر تہمت لگانا ۱۵۶/۳ نیزر۔ ک شادی، عورت

پاکدامنی:۔ ک عفت

پاکی:۔ ک اللہ تعالیٰ کے دوست، انسان، قلب، گناہ، مریم (ع)

پاکیزگی:۔ کی اہمیت ۵/۵ نیزر۔ ک حلال اشیاء، کھانے کی اشیاء

پانی پلانا: اس کی اہمیت ۳۲/۵

پاؤں:۔ کاٹنا ۳۳/۵

پائیداری:۔ ک استقامت

پردہ اٹھانا:۔ ک فاش کرنا

پرستش:۔ ک عبادت

پرندہ:۔ ک شکار، عیسی (ع)

پشیمانی:۔ کے اسباب ۵۲/۵:۔ کے موارد ۱۳۶/۳، ۵۲/۵ نیزر۔ ک قابیل، قاتل، گناہ، محارب، مسلمان

پلیدی:۔ سے اجتناب کرنا ۹۰/۵، ۹۲:۔ کمی حرمت ۹۰/۵ نیزر۔ ک ازلام، بت، شراب، شیطان، قمار، کفر،

محرمات، نفاق

پند:۔ ک عبرت

پودا: پودے کے اگنے کا پیش خیمہ ۶۶/۵

پیغمبر اسلام ﷺ:۔ ک آنحضرت (ع)

پیروی:۔ ک اطاعت

پیکار:۔ ک جنگ، جہاد

پیمانہ: ر۔ ک عہد پینے کی اشیاء: ر۔ ک مشروبات

ت

تاریخ:۔ سے عبرت لینا ۱۵۳/۳، ۲۰/۵، ۲۴، کی یاد کی اہمیت ۲۰/۵، کے صحیح ہونے کا معیار ۱۵۴/۳، کے فوائد ۱۰۲/۵، کے واقعات کو یاد کرنا ۲۴/۵، میں غور و فکر ۴۵/۵، نقل کرنے کے فوائد ۲۴/۵، تاریخ میں نقل ہونے والے تمام موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں۔

تبرا:۔ کی اہمیت ۵۱/۵، کے اثرات ۵۴/۵، کے موارد ۵۴/۵ نیز ر۔ ک ثروتمند افراد، دشمن تبلیغ:۔ کا طریقہ ۱۱۰/۳، ۱۶۵، ۱۹/۵، ۶۶ نیز ر۔ ک انبیاء ﷺ، دشمن، دین، کالب بن یافنا، یوشع بن نون (ع) تثلیث:۔ پر مصر رہنا ۴۵/۵، سے اجتناب کرنا ۱۴۱/۳، کا بطلان ۴۵/۵، کا عقیدہ ۱۴۱/۳، ۴۳/۵، ۴۳، کے عقیدہ کا شرک ہونا ۴۳/۵، کے عقیدہ کا کفر ہونا ۴۳/۵، کے عقیدہ کی سزا ۴۳/۵ نیز ر۔ ک الوہیت

تجارت:۔ کا نفع ۲/۵، کی تشویق ۲/۵ نیز ر۔ ک حج، عمرہ تجاوز:۔ سے اجتناب کرنا ۲/۵، ۶۲، ۶۵، کا آغاز کرنے والا ۲۹/۵، کا پیش خیمہ ۲/۵، کا گناہ ۶۲/۵، کی برائی ۶۲/۵، کی حرمت ۲/۵، کی سزا ۲۹/۵، ۸۰، کے اثرات ۴۸/۵، ۸۰، کے موارد ۲/۵، میں تعاون کرنا ۲/۵

نیز ر۔ ک اللہ تعالیٰ، بنی اسرائیل، دشمن، عورت، مرد، یتیم تجاوز کرنے والے: ان کی سزا ۲۸/۵، ان کی محرومیت ۸۴/۵ تجربہ:۔ کی اہمیت ۳۱/۵ نیز ر۔ ک قابیل

تجزی: کاپیش خیمہ ۲۸/۵

تحریف: قبول کرنا ۳۲/۵; کاپیش خیمہ ۱۳/۵; کے اثرات ۳۱/۵; کے موانع ۳۳/۵

نیزر ک آسمانی کتب، انجیل، بنی اسرائیل، تحریف کرنے والے، تورات، دین، قابیل، منافقیں، ہابیل، یہود
تحریف کرنے والے:

ان کی پیروی کرنا ۳۱/۵

تحریک: کاپیش خیمہ ۲۱/۵; کے اسباب ۱۰۴/۳، ۱۰۵، ۱۱۰، ۱۱۳، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۶۲، ۹/۵، ۱۲، ۲۳، ۳۰، ۳۲،

۶۳، ۷۳، ۷۶، ۹۱، ۱۰۵، ۱۰۸، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۳

تحقیر: ر ک کفار

تحقیق: پسندیدہ ۷۵/۵

تخیر: ر ک سرگردانی

تدبیر: ر ک اللہ تعالیٰ، امور، کائنات

تربیت: کا نمونہ ۱۲۵/۳; کی روش ۱۰۴/۳، ۱۱۰، ۱۳۳، ۱۶۲، ۱۶۵، ۹/۵، ۵، ۱۰، ۳۵، ۳۰، ۵۵، ۹۱; کے اسباب

۱۴۳/۳; میں امیدواری ۱۱۰/۳، ۳۰/۵; میں تشویق ۱۶۵/۳; میں خوشخبری ۱۶۵/۳، ۹۸/۵; میں ڈرانا ۱۶۵/۳،

۹۸/۵; میں ڈرنا ۱۱۰/۳ نیزر ک انسان

ترجیح دینا: ۵۳/۵

ترغیب: ر ک تشویق

ترقی: کے اسباب ۱۴۳/۳، ۱۴۵، ۱۶/۵، ۳۵، ۶۸، ۸۳، ۹۰، ۹۲، ۹۳; کے موانع ۹۱/۵; ثقافتی کے موانع

۱۰۴/۵ نیزر ک تکامل، معاشرہ

تزکیہ: کی تشویق کرنا ۳۹/۵; کے اثرات ۳۹/۵; کے اسباب ۱۰۶/۵ نیزر ک قاضی

تزویر:

۳۹/۵ کا خطرہ

تسلی دینا: ر_ک آنحضرت ﷺ، مومنین

تشویق: ر_کی اہمیت ۱۶۵/۳

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

تصرفات: حرام_ ۳/۵

تظاہر: جائز_ ۱۳۹/۳

تعاون: ر_ ترک کرنا ۲/۵؛ کاپیش خیمہ ۲/۵؛ کے اثرات ۲/۵؛ حرام_ ۲/۵ نیز ر_ ک تجاوز، تقویٰ، حج، گناہ، نیکی

تعدی: ر_ ک تجاوز، ظلم

تعصب: کاپیش خیمہ ۱۰۳/۵؛ کے اثرات ۸/۵، ۱۰۳؛ دینی_ ۲/۵؛ دینی_ پر قابو پانا ۱۴۱/۳

تعقل: ر_ اور تقویٰ ۱۰۰/۵؛ کے اثرات ۵۸/۵، ۴۱، ۱۰۰، ۱۰۳؛ نہ کمرنے کی علامات ۱۰۰/۵؛ نہ کمرنے کی مذمت

۸/۵؛ نہ کرنے کے اثرات ۵۰/۵، ۵۸، ۱۰۳؛ صحیح_ کاپیش خیمہ ۴۱/۵؛ صحیح_ کا سرچشمہ ۴۱/۵؛ ناپسندیدہ_ سے اجتناب

کرنا ۱۱۲/۵ نیز ر_ ک تاریخ، توبہ، حواری، دین

تعلیم: کی روش ۳۱/۵

تعلیم: ر_ کی روش ۱۰۲/۵؛ میں نمونہ ۱۰۲/۵ نیز ر_ ک آسمانی کتب، اللہ تعالیٰ، حیوانات، دین، سنت، عیسیٰ ﷺ،

قابیل، قاضی، کتا، کوا، وحشی جانور

تغذیہ: زمانہ جاہلیت میں ۳/۵؛ کی اہمیت ۱/۵؛ میں تقویٰ ۳/۵؛ میں حفظانِ صحت ۳/۵

تفاهم: ر_ ک گھرانہ

تفاوت: زمانہ جاہلیت میں ۹۰/۵؛ ناپسندیدہ_ ۹/۵

تفرقہ:

ر_ک اختلاف

تفریط:۔ سے اجتناب کرنا ۱۱۲/۵ نیز ر_ک مصرف

تفکر: ر_ک تعقل

تقرب: اللہ تعالیٰ کا۔ ۲۷/۵؛ کا پیش خیمہ ۲۷/۵، ۳۵؛ کا مقام ۳۵/۱۷۵، ۵/۳؛ کی اہمیت ۳۵/۵؛ کی روش ۳۵/۵، ۱۷۵/۳؛ کے اثرات ۳۶/۵؛ کے مقام کی قدر و قیمت ۱۷۵/۳؛ کے موانع ۱۸/۵

تقلید: اندھی۔ ۱۰۳/۵؛ اندھی۔ کا پیش خیمہ ۱۰۳/۵؛ کے اثرات ۱۰۳/۵؛ ناپسندیدہ۔ ۱۰۳/۵ نیز ر_ک اسلاف،

جاہل

تقویٰ:۔ اور دنیوی وسائل ۸۸/۵؛ سے محرومیت ۳۶/۵؛ کا پیش خیمہ ۱۰۸/۳، ۱۳۵، ۲/۵، ۳، ۷، ۸، ۱۱، ۳۵، ۳۶،

۱۰۰، ۱۱۲، ۱۰۹؛ کا فلسفہ ۱۰۰/۵؛ کی اہمیت ۱۲۸/۳، ۱۲۹، ۱۳۱، ۲/۵، ۳، ۷، ۸، ۱۱، ۳۵، ۳۳، ۶۵، ۸۸، ۹۳، ۹۶،

۱۰۰؛ کی تشویق ۱۲۹/۳؛ کی دعوت ۱۲۸/۳، ۲/۵، ۶۵؛ کی علامات ۵/۳، ۸، ۵۷، ۸۸، ۹۳، ۱۰۸؛ کی فضیلت ۳۵/۵؛

کی قدر و قیمت ۱۳۱/۳، ۱۳۳، ۸/۵، ۱۰۰؛ کے اثرات ۱۳۳/۳، ۲/۵، ۷، ۱۱، ۲۷، ۳۵، ۳۶، ۵۷، ۶۵، ۸۸، ۹۳،

۱۰۰، ۱۰۸، ۱۱۲؛ کے درجات ۹۳/۵، ۱۱۳؛ کے عوامل ۵۷/۵؛ کے موارد ۱۲۸/۳، ۱۲۹، ۹۶/۵، ۱۰۰؛ کے موانع

۱۱۲/۵؛ میں تعاون ۲/۵؛ میں ثابت قدم رہنا ۹۳/۵ نیز ر_ک اخلاق، تعقل، تغذیہ، حواری، شکار، عقیدہ، علمائی، عمل

، کفار، گھرانہ، مصرف، مومنین، ہائیل، ہوشیاری، یہود

تقیہ:۔ سے اجتناب کرنا ۶۷/۵ نیز ر_ک آنحضرت (ص)

تکامل:۔ کے اسباب ۵۳/۵، ۱۱۱ نیز ر_ک ترقی، قیامت، مومنین

تکبر:۔ کی سزا ۱۷۲/۳؛ کے اثرات ۱۵۱/۳ نیز ر_ک استکبار، بنی اسرائیل، کفار، متکبرین، مومنین

تکفیر:

ر_ک بنی اسرائیل، گناہ

تکوین: تکوین و تشریع ۳/۵

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

تمسخر اڑانا: ر_ک آیات خدا، احکام، اذان، اسلام، اللہ تعالیٰ، اہل کتاب، تمسخر اڑانے والے، دین، شعائر، طاغوت پرست لوگ، عیسیٰ ﷺ، کفار، مسخ شدہ لوگ، مشرکین، منافقین، نماز، یہود تمسخر اڑانے والے: ر_ک والوں کا کفر ۱۳۰/۳: ر_ک والوں کا مقابلہ ۱۳۰/۳: ر_ک والوں کے ساتھ دوستی ۵۸/۵ نیز ر_ک تمسخر اڑانا

تمسک: آنحضرت ﷺ سے ر_ک ۱۴۵/۳: خدا سے ر_ک ۱۳۶/۳، ۱۴۵: خدا سے ر_ک جزا ۱۴۵/۳: قرآن کریم سے ر_ک ۱۴۵/۳

تنزیہ: ر_ک اللہ تعالیٰ، عیسیٰ (ع)

تنقید: ناپسندیدہ ر_ک ۵۹/۵: ناپسندیدہ ر_ک پیش خیمہ ۵۹/۵ نیز ر_ک اہل کتاب

تواہن: ر_ک: توبہ کرنے والے

تواضع: ر_ک اہمیت ۵۳/۵: ر_ک قدر و قیمت ۵۵/۵: ر_ک اثرات ۵۳/۵، ۸۲ نیز ر_ک انفاق، عیسائی، کفار، مجاہدین،

مومنین

توانائی: ر_ک قدرت

توبہ: ر_ک سب کیلئے ۳۳/۵: ر_ک محرومیت ۱۶۸/۳: ر_ک قبول ہونے کا پیش خیمہ ۴۳/۵: ر_ک قبول ہونے کی شرائط ۱۳۶/۳،

۳۹، ۳۳/۵: ر_ک پیش خیمہ ۱۱۰/۳، ۱۱۱: ر_ک اہمیت ۴۳/۵: ر_ک تشویق ۳۹/۵، ۴۳: ر_ک دعوت دینا ۴۳/۵: ر_ک شرائط

۱۳۶/۳: ر_ک قبولیت ۱۳۶/۳، ۳۳/۵، ۴۱: ر_ک قدر و قیمت ۳۳/۵، ۴۱: ر_ک اثرات ۱۱۰/۳، ۱۳۶، ۳۳/۵، ۳۹، ۳۰،

۴۱: ر_ک موانع ۳۳/۵: ر_ک شرک سے ۴۳/۵: ر_ک ظلم سے ۱۱۰/۳، گناہ سے ۱۳۶/۳: ناپسندیدہ تعقل سے ۴۱/۵:

ناپسندیدہ عمل سے ۴۱/۵ نیز ر_ک بنی اسرائیل، توبہ کرنے والے، چور،

ظالمین، کفار، گناہگار لوگ، مجرم، محارب، مشرکین، مفسدین، منافقین

توبہ کرنے والے: والوں کی بخشش ۳۹/۵، ۳۰؛ والوں کی جزا ۱۳۶/۳؛ سچی ۱۳۷/۳ نیزر۔ ک توبہ

توحید: افعالی ۷۶/۵؛ ذاتی ۷۳/۵، ۱۱۶، ۱۲۰؛ ذاتی کی دعوت ۱۱۷/۵؛ ربوبی ۲۸/۵، ۷۲؛ عبادی ۱۷۱/۳، ۷۲/۵، ۷۳، ۱۱۶؛ عبادی کی دعوت دینا ۱۱۷/۵؛ عبادی کے اثرات ۱۷۱/۳، ۷۳/۵؛ کی اہمیت ۳۵/۵؛ کی دعوت دینا ۷۳/۵؛ کے اثرات ۱۷۱/۳، ۷۳/۵؛ کے دلائل ۱۵۳/۳، ۱۷۱، ۱۷۲، ۷۵/۵، ۱۲۰ نیزر۔ ک اقرار، ایمان

تورات: اور انجیل ۶۶/۵، ۶۸؛ ایک آسمانی کتاب ۳۳/۵؛ پر عمل ۶۶/۵، ۶۸؛ سے روگردانی ۳۳/۵، ۳۴؛ صدر اسلام میں ۶۶/۵، ۶۸؛ کا سمجھنا ۳۳/۵؛ کا کردار ۳۳/۵، ۳۴؛ کا نزول ۳۳/۵، ۶۸؛ کا ہدایت کرنا ۳۳/۵، ۳۶؛ کی تاریخ ۳۶/۵؛ کی تحریف کا محرک ۳۲/۵؛ کی تعلیمات ۱۵/۵، ۳۳، ۳۵، ۳۶، ۶۶؛ کی تعلیمات کا چھپانا ۳۳/۵؛ کی حفاظت ۳۳/۵؛ کی حقانیت ۳۳/۵، ۳۶، ۳۸؛ کی فضیلت ۱۱۰/۵؛ کی نظر میں حدود ۳۳/۵؛ کی نظر میں حکومت ۳۳/۵؛ کی نظر میں قصاص ۳۵/۵؛ کی نظر میں قضاوت ۳۳/۵، ۳۴؛ کے احکام ۳۳/۵، ۳۴؛ کے احکام سے گریز ۳۳/۵، ۳۴؛ کے حقائق کا چھپانا ۱۵/۵؛ کے وعظ و نصائح ۳۶/۵؛ میں تحریف کا سرچشمہ ۱۳/۵؛ میں تحریف کرنا ۱۳/۵، ۳۱، ۳۶، ۶۸؛ یہود کی نظر میں ۳۳/۵ نیزر۔ ک انجیل، اہل کتاب، بنی اسرائیل، عیسیٰ ﷺ، عیسائی، قرآن کریم، مریم ﷺ، یہود

توقعات: ناپسندیدہ ۱۵۳/۳، ۱۶۲، ۲۲/۵، ۲۳ نیزر۔ ک اہل کتاب

توکل: کا پیش خیمہ ۱۱، ۲۳/۵؛ کی اہمیت ۵/۳، ۲۳/۱۰۴؛ کے اثرات ۱۱/۵؛ خدا پر ۱۱/۵، ۲۳، ۲۳ نیزر۔ ک

مجاہدین

تہمت: کا گناہ ۱۱۲/۳؛ کا محرک ۳۱/۵؛ کی مذمت ۱۱۲/۳؛ کے اثرات ۱۱۲/۳ نیزر۔ ک افتراء، برگزیدہ افراد،

عیسیٰ ﷺ، مریم ﷺ، مسلمان

تیمم: ۶/۵ کا فلسفہ ۶/۵؛ کا وجوب ۶/۵؛ کی اہمیت ۶/۵؛ کی ترتیب ۶/۵؛ کی جگہ ۶/۵؛ کی شرائط ۶/۵؛ کے احکام ۶/۵؛ کے مبطلات ۶/۵؛ کے واجبات ۶/۵؛ میں مسح ۶/۵؛ زمین پر ۶/۵؛ مٹی پر ۶/۵؛
تیندوا: ر_ک شکار

ث

ثروت: کی اخروی قدر و قیمت ۳۶/۵
ثروتمند افراد: سے اظہار برائت ۱۳۵/۳؛ سے طمع رکھنا ۱۳۵/۳؛ کی مصلحتیں ۱۳۵/۳؛ کے حقوق ۱۳۵/۳؛ کافر_ ۳۶/۵

ثقافت: ر_ک ترقی

ثقافتی نظام: ۵۸/۵

ثقافتی یلغار: کا مقابلہ ۵۹/۵، ۱۰۵

ثواب و عقاب: ر_ک پاداش، سزا

ج

جاسوسی: کے اثرات ۳۱/۵ نیز ر_ک منافقین، یہود
جان: کی حفاظت ۳۲/۵؛ کی حفاظت کی اہمیت ۳۲/۵ نیز ر_ک، قاتل، قصاص، مفسدین
جاودانی: کی قدر و قیمت ۴۵/۵ نیز ر_ک اسلام، بہشت، بہشتی افراد، جہنم، عذاب
جاہل: ۵۸/۵_قاصر ۱۹/۵؛ کی اطاعت ۱۰۳/۵؛ کی تقلید ۱۰۳/۵؛ عذر رکھنے والا ۱۹/۵

نیز رک جہالت

جبرائیل علیہ السلام :- اور عیسیٰ علیہ السلام ۱۱۰/۵

جبر کی طرف رجحان: ر_ک یہود

جبر و اختیار: ۵/۱۶

تجھیم: ۱۰/۵ نیز رک جہنم

جدت: کے موانع ۵/۱۰۴

جذبات: برادرانہ ۳۰/۵_ پر قابو پانا ۲/۵، ۸؛ کو کمزور کرنے کا پیش خیمہ ۲۷/۵؛ کو کمزور کرنے کے اسباب ۳۰/۵

جراحت: کے اثرات ۳۵/۵ نیز رک قصاص

جرم :- تحریم سے پہلے ۹۳/۵ ؛ ترک کرنے کے اثرات ۹۳/۵ ؛ کاپیش خیمہ ۳۰/۵ ؛ کے ارتکاب کے موافق ۳۸/۵

جزا: رِک پاداش، سزا

جزا و سزا کا نظام: ۱۲۳/۳، ۱۲۳، ۱۲۶، ۱۳۳، ۱۳۷، ۱۳۳، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۷۳، ۲/۵، ۱۸، ۳۲، ۳۳، ۳۸، ۴۰، ۶۰، ۸۹،

۹۵، ۱۰۵، ۱۰۷، ۱۱۵ نیز ر.ک پاداش، سزا

جستجو: کاتعا دل ۱۰۱/۵

جلا وطنی: رِک محارب، مفسدین

جمادات: ۱۱۰/۵ کے احیاء کا امکان ۱۱۰/۵؛ ۱۱۰/۵ کے احیاء کا جواز ۱۱۰/۵

جنابت:- کے احکام ۵/۶ نیز رک غسل

جنایت: _ کے اسباب ۵/

جنب: کے احکام ۶/۵

جنسیت: کی تبدیلی ۱۱۹/۳; کی قدر و قیمت ۱۲۳/۳

جنسی تعلقات: حرام ۵/۵

جنسی ملاپ: ر_ک ہم بستری

جنگ: سے فرار کرنا ۲۱/۵، ۲۲، ۲۳; سے فرار کی ممانعت ۲۱/۵; کی دعوت دینا ۲۳/۵; کی سختی ۱۰۳/۳; کی
کمان ۱۰۲/۳; کی منصوبہ بندی ۱۰۲/۳، ۲۳/۵; میں ثابت قدم رہنا ۱۰۳/۳، ۲۱/۵; میں حفاظت کرنا ۱۰۲/۳; میں
حوصلہ بڑھانا ۱۰۳/۳; میں خیانت کئے اثرات ۱۳۳/۳; میں ذکر خدا ۱۰۳/۳; میں فتح ۱۳۱/۳; میں نظم و ضبط
۱۰۲/۳; میں نماز ادا کرنا ۱۰۲/۳; میں نماز جماعت ادا کرنا ۱۰۲/۳; میں ہوشیاری ۱۰۲/۳; غنیمت ۱۳۱/۳;
نفسیاتی ۱۳۴/۳ نیز ر_ک آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، جہاد، خوف، دشمن، ظالمین، فوجی تیاری، فوجی ساز و سامان،
منافقین

جنین: کی حلیت کی شرائط ۱/۵

جوا: ر_ک قمار

جواب: ر_ک سوال

جہاد: حرک کرنا ۲۳/۵، ۲۵، ۳۵; حرک کرنے کے اثرات ۲۶/۵; حرک کرنے کے اسباب ۵۳/۵; سے فرار
۵۳/۵; سے فرار کی ممانعت ۲۱/۵; سے محرومیت ۳۶/۵; کی اہمیت ۲۳/۵، ۳۵، ۵۳; کے آداب ۱۰۳/۳; کے
اثرات ۳۵/۵، ۳۶، ۵۳; دشمن کے ساتھ ۱۰۳/۳; راہ خدا میں ۵۳/۵، ۳۵، ۲۱; نیز ر_ک بنی اسرائیل، مومنین
جہالت: کی علامات ۱۰۰/۵; کے اثرات ۱۵۴/۳، ۱۶۲، ۵۰/۵، ۵۸، ۴۳، ۴۶، ۸۲، ۱۰۳
نیز ر_ک انسان، اہل کتاب، جاہل، دین، عیسیٰ ﷺ، قابیل، کفار، یہود
جہنم: سے نجات پانا ۱۲۳/۳، ۱۳۶، ۳۶/۵; سے

نجات کے موانع ۵/۴۲؛ کا ابھی سے موجود ہونا ۳/۱۵۱، ۱۶۱؛ کا برا ہونا ۳/۱۱۵؛ کا جاودانی ہونا ۳/۱۶۹؛ کا عذاب ۳/۱۱۵، ۱۱۶، ۱۳۵، ۳۲/۵، ۳۶، ۳۷؛ کسی آگ ۵/۲۹، ۴۲؛ کسی آگ کا احاطہ ۵/۳۷؛ کئے اسباب ۳/۱۲۱، ۱۶۹، ۱۰/۵، ۲۹، ۴۲؛ کئے درکات ۳/۱۳۵؛ کئے مختلف نام ۵/۱۰؛ کئے موانع ۵/۲۹؛ میں داخل ہونا ۳/۱۲۱؛ میں ہمیشہ رہنا ۳/۱۲۱، ۱۶۹ نیز ک ایمان، نجیم، طاغوت پرست لوگ، ظالمین، کفار، گمراہ افراد، مرتد، مسخ شدہ لوگ، مشرکین، مکذبین، منافقین، یہود جھٹلانے والے: ک مکذبین

جہنمی لوگ: ۳/۱۲۱، ۱۰/۵، ۳۲؛ وں کا عذاب ۵/۳۷؛ وں کی آرزو ۵/۳۷؛ وں کی جاودانی ۳/۵، ۱۶۹/۲۹؛ وں کی سزا ۵/۲۹

جھوٹ: جائز ۳/۱۱۳؛ کوکان لگا کر سننا ۵/۳۱؛ کوکان لگا کر سننے کی طرف رغبت ۵/۳۲؛ کوکان لگا کر سننے کی مذمت ۵/۳۱، ۳۲؛ کے اثرات ۵/۳۱؛ کے اسباب ۵/۳۲؛ کے موارد ۳/۱۱۲؛ می افواہ ۵/۳۱ نیز ک عیسائی، قسم، گواہی، منافقین، یہود

چ

چشم پوشی: ک عفو و درگزر چوپائے: سے استفادہ ۵/۱؛ کی تحریم ۳/۱۱۹؛ کی حلیت ۵/۲؛ کئے گوشت کی حرمت ۵/۱؛ کئے گوشت کی حلیت ۵/۱

چور: کا ہاتھ کاٹنا ۵/۳۸؛ کو معاف کرنا ۵/۳۹؛ کی اصلاح ۵/۳۹؛ کی بخشش ۵/۳۹، ۳۰؛ کی توبہ ۵/۳۹؛ کی سزا ۵/۳۰ نیز ک چوری، عورت

چوری: کا ظلم ہونا ۵/۳۹؛ کا گناہ ۵/۳۹؛ کا نقصان ۵/۳۹؛ کی حد ۵/۳۸، ۳۹؛ کی حد ساقط کرنا ۵/۳۹؛ کی حرمت ۵/۳۸؛ کی سزا ۵/۳۸، ۳۳؛ کے احکام ۵/۳۸ نیز ک چور، مسلمان

حاسد: ر_ک حسود

حاکم: ر_ک رہبر

حامی: (بڈھا سانڈھ) _کے احکام ۵/۱۰۳، ۱۰۳

حب: ر_ک محبت

حبس: جائز ۵/۱۰۶ نیز ر_ک گواہی دینے والے، محارب

جبط: ر_ک عمل

حج: ر_ک سے روکنا ۵/۲; کا فلسفہ ۵/۲، ۹۸; کی اہمیت ۵/۲; کی قربانی کی اہمیت ۵/۲; کی قربانی کی بے حرمتی ۵/۲;

_کی قربانی کی جگہ ۵/۹۵; کی قربانی کے فوائد ۵/۹۷; کے اثرات ۵/۲، ۹۷، ۹۸; کے احکام ۵/۲، ۹۵، ۹۶; کے

دوران تجارت ۵/۲; کے دوران جنگلی حیوانات کا شکار ۵/۹۳; کے دوران شکار ۵/۹۳; کے مادی فوائد ۵/۲; کے

معنوی فوائد ۵/۲; میں انیت ۵/۲; میں تعاون ۵/۲; میں قربانی ۵/۲، ۹۸; نیز ر_ک احرام

حجاج: کا امتحان ۵/۹۳; کی انیت ۵/۲; کی علامتیں ۵/۲; کی فضیلتیں ۵/۲; کی ہتک حرمت ۵/۲

حدود: کا ساقط کرنا ۵/۳۹، ۳۰; کا فلسفہ ۵/۳۸; کا نفاذ ۵/۳۰; کی تشریع ۵/۳۸; کے احکام ۵/۳۳، ۳۸;

کے نفاذ کا پیش خیمہ ۵/۳۸; کے نفاذ کا فلسفہ ۵/۳۳; کے نفاذ کی اہمیت ۵/۳۸; نیز ر_ک اللہ تعالیٰ، تورات، چوری، زنا

، محارب، مفسدین، ناامنی صرام تعلقات: ۵/۵۱

صرام خوری: سے اجتناب ۵/۶۲، ۶۵; کا جبراً ہونا ۵/۶۲; کا دنیوی عذاب ۳/۱۶۱; کا گناہ ۵/۶۲; کی سزا

۳/۱۶۱; کی مذمت ۵/۳۲; کے اثرات ۳/۱۶۱، ۳۲/۵; کے موارد ۵/۳۳; نیز ر_ک اہل کتاب، عیسائی، یہود

حرج: ر_ ک قائدہ لاجرج

حرکت: ر_ ک کائنات، موجودات

حرم: ر_ کے احکام ۹۵/۵، ۹۷؛ میں شکار کرنا ۹۵/۵، ۹۶، ۹۹؛ میں شکار کرنے کا گناہ ۹۵/۵ نیز ر_ ک کفارہ، مکہ
حرمت والے مہینے: مہینوں کا تقدس ۹۷/۵، ۹۸؛ مہینوں کی ہتک حرمت ۹۹/۵، ۲؛ مہینوں کے تقدس کی حفاظت
۹۷/۵؛ مہینوں کے فوائد ۹۷/۵

حزب اللہ: ۵۶/۵ کا اطمینان ۵۶/۵؛ کی شجاعت ۵۶/۵؛ کی کامیابی ۵۶/۵

حزن: ر_ ک غم و اندوہ

حساب کتاب: ر_ ک امم، ایمان، عمل، قیامت

حسد: ختم کرنے کی اہمیت ۲۸/۵؛ کا انجام ۳۱/۵؛ کمی برائی ۳۱/۵؛ کے اثرات ۲۷/۵، ۳۰؛ کے اسباب

۲۷/۵ نیز ر_ ک قابیل

حسود: ر_ کے ساتھ سلوک ۲۸/۵

حشر: ر_ ک انسان، ایمان، رہبر، قیامت، مستکبرین

حفظان صحت: ر_ ک پاکیزگی، تغذیہ

حق: ر_ تک پہنچنے کا طریقہ ۸۲/۵؛ سے بھٹک جانا ۷۵/۵؛ شناسی کے اثرات ۱۱۵/۳؛ قبول کرنے کا پیش خیمہ
۸۳/۵؛ قبول کرنے کے موانع ۱۳/۵؛ کا معیار ۷۱/۵؛ کو جھٹلانا ۱۳۰/۳؛ کو جھٹلانے کے موانع ۱۰/۵؛ کو چھپانے
کی سزا ۳۳/۵؛ کو چھپانے کے اسباب ۳۳/۵؛ کو سمجھنے کے موانع ۱۳/۵؛ کی اہمیت ۱۷۱/۳؛ کی تشخیص کا طریقہ
۶۶/۵؛ کی تشخیص کا معیار ۱۰۰/۵؛ کی تشخیص کے موانع ۷۱/۵؛ کی کامیابی ۲۳/۵؛ کے انکار کا پیش خیمہ ۶۸/۵

نیز ر_ ک اہل کتاب، حقائق، عیسائی، عیسائیت، گواہی، منافقین، ہم نشینی، یہود

حقائق: ر_ کی تبیین ۱۵/۵، ۱۰۱؛ معنوی کا ظہور ۱۵۹/۳ نیز ر_ ک انجیل، تورات، حق، قیامت

حق طلبی: ر۔ ک فطرت

حق مہر: ر۔ ک مہر

حقوق: ر۔ پر سمجھوتہ کرنا ۱۲۸/۳؛ ر۔ سے دستبردار ہونا ۱۲۸/۳؛ ر۔ کا اثبات ۱۰۴/۵؛ ر۔ کی مراعات کی اہمیت ۲/۵؛

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

حقوق انسانی: ر۔ ک انسان، لوگ

حقوق کا نظام: ۱۲۸/۳، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۶ نیز ر۔ ک حقوق

حکمت: ر۔ کا کردار ۵/۳، ۳۸/۱۴۰، ۳۸/۱۴۰ کا خزل ۱۱۳/۳؛ ر۔ کی اہمیت ۱۳۰/۳؛ ر۔ کی قدر و منزلت ۱۴۰/۳ نیز ر۔ ک

آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، علم، عمل، عیسیٰ (ع)

حکومت: اسلامی ۱۳۳/۳؛ ر۔ کی مشروعیت کا معیار ۳۴/۵؛ ر۔ کی نعمت ۲۰/۵؛ ر۔ کے شرائط ۵۵/۵؛ ر۔ کے مہمانی

۳۹/۵، ۵۰/۵؛ صلح کا قیام ۶۶/۵؛ ناجائز ۵۵/۵ نیز ر۔ ک انجیل، بنی اسرائیل، تورات، کفار، منافقین

حلال اشیاء: ر۔ کا معیار ۱۱۰/۵؛ ر۔ کی پاکیزگی ۸۴/۵؛ ر۔ کی تحریم ۱۱۹/۳، ۱۲۱، ۱۶۱، ۸۴/۵، ۸۸؛ ر۔ کی تحریم کا پیش خیمہ

۱۶۱/۳؛ ر۔ کی تحریم کی حرمت ۸۴/۵؛ ر۔ کی تحریم کے احکام ۸۴/۵؛ ر۔ کی قدر و قیمت ۱۰۰/۵؛ ر۔ کی مراعات کی اہمیت

۱۰۰/۵ نیز ر۔ ک پینے کی اشیاء، جنین، حلیت، حیوانات، روزی، شکار، طعام، وحشی جانور، وسائل

حلیت: ر۔ کا معیار ۵/۳، ۵؛

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں۔

حمد: خدا کی ۱۳۱/۳

حواری: ر۔ اور عیسیٰ ﷺ ۱۱۱/۵، ۱۱۲، ۱۱۳؛ ر۔ کا آسمانی کھانا ۱۱۵/۵، ر۔ کا اخلاص ۱۱۱/۵؛ ر۔ کا ایمان

۱۱۱/۵، ۱۱۲؛ ر۔ کا تعقل ۱۱۲/۵؛ ر۔ کا تقویٰ

۱۱۲/۵؛ وں کا عقیدہ ۱۱۲/۵، ۱۱۳؛ وں کا عہد ۱۱۳/۵؛ وں کا فرمانبردار ہونا ۱۱۱/۵، ۱۱۲؛ وں کا کھانا ۱۱۳/۵؛
 وں کا مطالبہ ۱۱۳/۵، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳؛ وں کا ہدف ۱۱۳/۵؛ وں کو الھام ہونا ۱۱۱/۵؛ وں کی تعداد ۱۱۱/۵؛
 وں کی فضیلتیں ۱۱۱/۵، ۱۱۵؛ وں کی مادہ پرستی ۱۱۳/۵، وں کی مذمت ۱۱۲/۵؛ وں کی نعمتیں ۱۱۵/۵ نیز۔ ک
 عیسیٰ (ع)

حواس: کا دائرہ کار ۱۵۳/۳؛ کا کردار ۳۱/۵

حوصلہ بڑھانا: بڑھانے کا پیش خیمہ ۱۰۳/۳؛ بڑھانے کے اسباب ۱۰۳/۳، ۲۸/۵ نیز۔ ک جنگ، مجاہدین

حیا: اللہ تعالیٰ سے ۱۰۸/۳؛ لوگوں سے ۱۰۸/۳

حیات: بر۔ ک انسان، عیسیٰ ﷺ، مجرم، مریم (ع)

حیاتیات: کی اہمیت ۳۱/۵

حیثیت: بر۔ ک آبرو

حیلہ: بر۔ ک مکر و فریب

حیوانات: پالتو ۹۵/۵؛ حرام ۳/۵؛ حلال ۳/۵؛ کا تذکیہ ۳/۵؛ کا علم ۳۱/۵؛ کا کردار ۳۱/۵؛ کی تعلیم ۳/۵؛

کی جبلت ۳۱/۵؛ کی صلاحیتیں ۳/۵؛ کے احکام ۳/۵؛ کے تذکیہ کی شرائط ۳/۵؛ شکاری ۳/۵

نیز۔ ک چوپائے، شکار

خ

خادم: کی نعمت ۲۰/۵

خائن لوگ: ۱۳۱/۳ اور آنحضرت ﷺ ۱۱۳/۳؛ اور قاضی ۱۰۴/۳؛ قیامت کے دن ۱۰۹/۳؛ وں کا اضروی

عذاب ۱۰۹/۳؛ وں کا عقیدہ ۱۰۸/۳؛ وں کا مواخذہ ۱۰۹/۳؛ وں کا ورغلانا ۱۱۳/۳؛ وں کی حمایت ۱۰۵/۳، ۱۰۴،

۱۰۹؛ وں کی سازش ۱۱۳/۳؛ کی سزا ۱۰۹/۳؛ وں کی مبعوضیت ۱۰۴/۳؛ وں کی مغفرت ۱۱۰/۳؛ وں کے

مفادات کا تحفظ؛ گناہگار ۱۰۸/۳؛ مکار ۱۰۴/۳

نیز ر_ک آنحضرت (ص)

خبائث: _ سے اجتناب ۱۰۰/۵؛ _ کی تشخیص کے اسباب ۱۰۰/۵؛ _ کی جانب جھکاؤ ۱۰۰/۵؛ _ کی حرمت ۳/۵؛ _ کی قدر و قیمت ۱۰۰/۵

خدا شناسی: _ کا پیش خیمہ ۹۷/۵؛ ناقص _ ۱۷/۵ نیز ر_ک آیات خدا، اللہ تعالیٰ، ہابیل

خرابی: اجتماعی _ کا مقابلہ ۳۳/۵؛ _ سے غفلت ۷۹/۵؛ _ سے ممانعت ۳۲/۵؛ نیز ر_ک بنی اسرائیل، فساد پھیلانا

خرافات: _ سے نجات کے اسباب ۱۰۳/۵؛ _ کا سرچشمہ ۱۱۹/۳؛ _ کا مقابلہ کرنا ۱۰۳/۵؛ _ کی جانب جھکاؤ کا پیش خیمہ

۱۰۳/۵؛ _ کے موانع ۱۰۳/۵

خرد: ر_ک عقل

خرید و فروخت: ر_ک معاملہ

خسارت: ر_ک نقصان

خشم: ر_ک غضب

خضوع و خشوع: _ کی قدر و قیمت ۵۵/۵ نیز ر_ک مناجات

خطا: _ سے معصوم ہونا ۱۱۳/۳ نیز ر_ک آنحضرت ﷺ، اہل کتاب

خلاف ورزی کرنے والے: _ سے سلوک ۳۸/۵؛ _ کی سزا ۹۳/۵

خلقت: ر_ک کائنات، انسان، عیسیٰ ﷺ، کوا

خواری: ر_ک ذلت

خود: _ پر ظلم کرنا ۱۱۰/۳؛ _ سے خیانت کرنا ۱۰۷/۳؛ _ کو نقصان پہنچانا ۸۷/۵؛ _ کے خلاف اقرار ۱۳۵/۳

خود پسندی: ر_ک عجب

خود خواہی: ر_ک اہل کتاب، عجب

خود سازی: ر_ک تزکیہ

خود محوری: ر_ک مذمت ۵۲/۵

خود نمائی: ر_ک ریا

خوراک: ر_ک تغذیہ

خوشخبری: ر_ک بشارت

خوف: پسندیدہ ۳/۵; جنگ سے ۲۳/۵; اور امید ۱۱۰/۳، ۹۸/۵; خدا ۸/۵، ۲۳، ۲۸، ۵۴، ۸۲، ۹۳، ۱۰۸; خدا
کاپیش خیمہ ۱۰۹/۵، ۹۳; خدا کی اہمیت ۳/۵، ۳۳; خدا کی نشانیاں ۹۳/۵; خدا کے اثرات ۵/۲۸، ۲۹، ۳۳، ۱۰۸;
سے نجات کے اسباب ۶۹/۵; کاپیش خیمہ ۹۲/۵; کے اثرات ۲۳/۵، ۳۳، ۵۲; کے موانع ۵/۲۳، ۶۹، ۲۸; کے
موجبات ۵۳/۵، ۶۹; دشمنوں سے ۱۰۱/۳، ۱۰۳، ۵۳، ۳/۵، ۲۳، ۵۲; شکست کا ۵۲/۵; ظالموں کا ۵/۶۳; قیامت کا
۱۰۹/۵; گناہ کا ۱۱۶/۳، ۹۸/۵; مشکلات کا ۵۲/۵; موت کے کے موانع ۵/۲۸; ناپسندیدہ ۳/۳۳، ۵

نیز ر_ک بنی اسرائیل، تربیت، قابیل، قضاوت، گناہگار، متقین، مومنین، یہود

خزیر: ر_ک گوشت سے استفادہ کرنا ۳/۵; کے گوشت کی حرمت ۳/۵ نیز ر_ک مسخ

خوشی: ر_ک سرور خون: ر_ک استفادہ ۳/۵; کی حرمت ۳/۵

خیانت: ر_ک ایک ناپسندیدہ فعل ۱۰۸/۳; سے گریز کرنا ۱۰۸/۵; کاپیش خیمہ ۱۳/۵; کا گناہ ۱۰۴/۳; کا نقصان

۱۱۱/۳; کے اثرات ۱۰۴/۳، ۱۱۱; کے موارد ۱۰۴/۳

نیز ر_ک آنحضرت ﷺ، اسلام، بنی اسرائیل، جنگ، خود، گفتگو، گواہی، مسلمان، منافقین، مومنین، یہود

خیانتکار: ر_ک خائن لوگ

خیر: ر_ک دعوت ۱۱۳/۳; کی دعوت کی جزا ۱۱۳/۳; کی طرف جھکاؤ ۲۴/۵; کے موارد ۱۲۴/۳

اشارے (۳)

د

دانت: رِک قصاص

داؤد ؑ: رِک اور کفار ۴۸/۵؛ رِک کا قصہ ۴۸/۵؛ رِک بعثت ۴۸/۵؛ رِک کتاب ۱۶۳/۳؛ رِک لعنت ۴۸/۵؛ رِک نا امیدی ۴۸/۵؛ رِک نبوت ۱۶۳/۳، ۴۸/۵؛ رِک بنی اسرائیل

در بدری: رِک بنی اسرائیل

درخت: رِک کلام کرنا ۱۶۳/۳ نیز رِک بہشت

دشمن: رِک اور اسلام ۳/۵؛ رِک ظلم کرنا ۸/۵؛ رِک فتح حاصل کرنا ۲۳/۵، ۳۰؛ رِک اظہار برائت ۵۱/۵، ۵۷؛ رِک سے سلوک ۵۹/۵؛ رِک نجات کی اہمیت ۱۰۱/۳؛ رِک پرویگنڈا ۵۹/۵؛ رِک تعاقب ۱۰۳/۳؛ رِک خطرہ ۱۰۲/۳؛ رِک عذاب ۵۲/۵؛ رِک مقابلہ ۲۳/۵؛ رِک کمزور فریب ۱۳۲/۳؛ رِک نقصان ۱۰۳/۳؛ رِک سازش ۱۰۱/۳، ۳۹/۵، ۵۲، ۵۳؛ رِک سازش کا ناکام بنانا ۱۱/۵؛ رِک شکست ۵۲/۵؛ رِک طاقت ۲۳/۵؛ رِک کوشش ۱۱/۵؛ رِک مذمت ۵۳/۵؛ رِک نفسیاتی جنگ ۵۳/۵؛ رِک حقوق ۱۰، ۸، ۲/۵؛ رِک حملے کا پیش خیمہ ۱۰۲/۳؛ رِک کے ساتھ تجاوز ۲/۵

نیز رِک آنحضرت ﷺ، اسلام، جہاد، خوف، دشمن کی پہچان، دشمنی، دین، رہبر، مجاہدین، مسلمان، مومنین

دشمن کی پہچان: رِک اہمیت ۸۲/۵ نیز رِک دشمن، دشمنی

دشمنی: رِک ختم کرنے کے اسباب ۱۶/۵؛ رِک سے اجتناب کرنا ۹۱/۵؛ رِک کا پیش خیمہ ۹۲/۵، ۶۳، ۱۳؛ رِک کا سرچشمہ ۶۳/۵؛

کے اثرات ۹۱، ۶۳، ۸، ۲/۵؛ رِک کے علل و اسباب ۹۱، ۸۲، ۲/۵

نیز رِک آنحضرت ﷺ، ادیان کے پیروکار، اللہ

تعالیٰ، اہل کتاب، دشمن، دشمن کی پہچان، عیسائی، کفار، مشرکین، مومنین، یہود

دشنام: جائزہ ۱۳۸/۳ کی حرمت ۱۳۸/۳ کی مذمت ۱۳۸/۳ کے احکام ۱۳۸/۳

دعا: کاپیش خیمہ ۲۵/۵ کی قبولیت ۱۱۳/۵ کی قبولیت کاپیش خیمہ ۱۱۳/۵ کے آداب ۸۳/۵، ۱۱۳/۵ کے

اثرات ۱۰۶/۳ میں دنیا طلب کرنا ۱۱۳/۵ میں مؤثر عوامل ۱۱۳/۵ قابل قدر ۱۱۳/۵ نیز ک عیسیٰ ﷺ، عیسائی،

مقربین، مناجات، موسیٰ ﷺ، نفرین۔

دعوت: ک استغفار، اسلام، اصلاح، امم، انبیاء ﷺ، اہل کتاب، ایمان، بنی اسرائیل، بھلائی، تقویٰ، توبہ،

توحید، جنگ، عبادت، عمل، عیسائی، قرض، قیامت، کفار، مشرکین، نیکی

دفاع: ک حق ۲۹/۵ نیز ک انبیاء (ع)

دل بستگی: ک معیار ۱۰۰/۵؛ ناپسندیدہ ۱۰۰/۵

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں۔

دمشق: ۳۰/۵

دنیا: اور آخرت ۱۳۳/۳ کی قدر و قیمت ۱۳۳/۳

دنیا پرست: وں کا عمل ۱۳۳/۳؛ وں کی دھمکی ۱۳۳/۳ نیز ک دنیا پرستی

دنیا پرستی: کی مذمت ۱۳۳/۳ کے اثرات ۳۲/۵، ۶۳، ۸۰ نیز ک امتحان، دعا، دنیا پرست، یہود

دور اندیشی: کے موانع ۳۰/۵

دوستان آنحضرت ﷺ: ۵۶/۵ دوستان خدا: ۵۶/۵، ۵۳ کی صلابت ۵۳/۵

دوست کی پہچان: کی اہمیت ۸۲/۵

نیزر ک دوستی

دوستی: صرام۔ ۵۱/۵، ۵۸، ۸۰؛ کا پیش خیمہ ۸۲/۵۔ کا معیار ۵۱/۵؛ کے اسباب ۸۲/۵؛ ناپسندیدہ۔ ۵۲/۵، ۵۳، ۸۱ نیزر ک اللہ تعالیٰ، اہل کتاب، تمسخر اڑانے والے، دوست کی پہچان، ظالمین، عیسائی، کفار، مشرکین، منافقین، مومنین، یہود،

دھمکی:۔ کا کردار ۱۰/۵؛ کے اثرات ۱۵۳/۳؛ خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں۔

دھوکہ:۔ ک مکر و فریب

دین: اکمال۔ کے اسباب ۳/۵؛ بہترین۔ ۱۲۵/۳؛ پسندیدہ۔ ۳/۵؛ پہلا۔ ۱۶۳/۳؛ اور اقتصاد ۶۶/۵؛ اور انسانی طبع ۸۴/۵؛ اور رفاه ۶۶/۵؛ اور علم ۵۰/۵؛ اور عینیت ۶۶/۵، ۶۸، ۸۱، ۸۲، ۸۸، ۹۱، ۹۲؛ اور سادی ضروریات ۸۸/۵؛ اور معاشرہ ۶۶/۵؛ اور وقت کے تقاضے ۳۸/۵؛ پر عمل کرنا ۸۱/۵؛ حنیف ۱۲۵/۳؛ شناسی کے موانع ۱۵۵/۳۔ کا احیاء ۳۳/۵؛ کا اعتلاء ۳۵/۵؛ کا پھیلاؤ ۵۳/۵؛ کا تظاہر ۴۲/۵؛ کا تمسخر اڑانے کا سرچشمہ ۵۸/۵، ۵۹؛ کا تمسخر اڑانے کا گناہ ۵۴/۵؛ کا فلسفہ ۱۴۰/۳، ۳۵/۵، ۹۰؛ کا کردار ۳۸/۵؛ کا مل ۳/۵؛ کا منع ۳۸/۵؛ کو جھٹلانا ۱۳۳/۳؛ کو قبول کرنا ۳۹/۵؛ کو قبول کرنے سے اعراض ۵۰/۵؛ کو قبول کرنے سے محرومیت ۳۹/۵؛ کو قبول کرنے کے موانع ۱۰۳، ۳۹/۵؛ کو نقصان پہنچانا ۵۳/۵؛ کی آسیب شناسی ۳، ۴۴، ۴۸/۵؛ کی اہمیت ۳۸/۵؛ کی بے حرمتی ۳۹/۵؛ کی تبلیغ ۶۴/۵؛ کی تحریف ۱۱۹/۳، ۳۱/۵؛ کی تکمیل ۶، ۳/۵؛ کی جانب جھکاؤ کے موانع ۱۳۱/۳؛ کی حفاظت ۱۰۵/۵؛ کی حفاظت کے عوامل؛ کی حقانیت ۵۸/۵؛ کی طرف نسبت دینا ۱۲۳/۳؛ کی مسکوت چیزوں کے متعلق سوال کرنا ۱۰۲/۵؛ کی نعمت ۶/۵؛ کے ارکان ۵۸/۵؛ کے اعتلاء کے موانع ۵۳/۵؛ کے حصول کا طریقہ ۳۸/۵؛ کے بعض حصوں کو جھٹلانا ۱۵۰/۳؛ کے بعض حصوں کو قبول کرنا ۱۵۰/۳؛ کے دشمن ۵۲/۵؛ کے دشمن اور مومنین ۶۳/۵؛ کے دشمنوں کی سازش ۱۱، ۶۳/۵؛ کے دشمنوں کی ناامیدی ۳/۵؛ کے مبانی ۱۰۵/۳، ۵۸/۵؛ کے مجہولات کے بارے میں سوال کرنا ۱۰۱/۵؛ میں بدعت ایجاد کرنا ۱۱۹/۳، ۸۴/۵، ۱۰۳؛ میں تحریف کا پیش خیمہ ۳۲/۵؛ میں غلو کا بطلان ۴۴/۵؛ میں غلو

کاسرچشمہ ۴۴/۵؛ میں غلو کرنا ۱۶۱/۳، ۴۴/۵؛ میں غلو کی حرمت ۱۶۱/۳، ۴۴/۵؛ میں غلو کے اثرات ۴۸/۵؛ میں غور و فکر ۵۸/۵؛ تعلیمات ۱۱۳/۳؛ تعلیمات پر عمل کرنا ۶۶/۵، ۶۸، ۴۰؛ تعلیمات سے استفادہ کرنا ۵۰/۵؛ تعلیمات سے جاہل ہونا ۱۵۵/۳، ۱۶۲؛ تعلیمات سے روگردانی ۳۹/۵، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۵؛ تعلیمات کا تمسخر اڑانا ۱۵۵/۳؛ تعلیمات کاسرچشمہ ۶۸/۵؛ تعلیمات کا علم ۶۳/۵؛ تعلیمات کافلسفہ ۵۰/۵، ۱۰۰؛ تعلیمات کوفراموش کرنا؛ تعلیمات کوقبول کرنا ۴۰/۵؛ تعلیمات کی تبیین ۱۹/۵، ۱۰۲؛ تعلیمات کی تشریح ۱۰۱/۵؛ تعلیمات کی تعلیم ۱۱۰/۵؛ تعلیمات کی حقانیت ۳۵/۵؛ تعلیمات کی خصوصیت ۸۴/۵؛ تعلیمات کی قدر و قیمت ۵۰/۵؛ تعلیمات میں انسجام ۶۴/۵؛ شعائر ۵۸/۵ نیز ک آنحضرت ﷺ، ابراہیم علیہ السلام، امتحان، امم، اہل کتاب، ایمان، بصیرت، بنی اسرائیل، دینداری، دین فروشی، دینی تعلیمات کا نظام، صابین، علما، عیسائی، عیسائیت، لوگ، مسلمان، معاشرہ، نوح علیہ السلام، وقت کے تقاضے، یہود

دینداری: کا تقاضہ ۱۳۳/۳؛ کی حدود ۵۴/۵؛ کے اثرات ۴۰/۵؛ کے موانع ۳۳/۵ نیز ک اہل کتاب، دین، دین فروشی

دین فروشی: کا خطرہ ۳۳/۵؛ کی حرمت ۳۳/۵؛ کی مذمت ۳۳/۵؛ کے موانع ۳۳/۵ نیز ک دین، دینداری، یہود دینی تعلیمات کا نظام: ۱۳۸/۳، ۱۳۹، ۳/۵، ۳۱ نیز ک دین دینی قائدین: کو خبردار کرنا ۱۱۳/۳ نیز ک دین

ذ

ذبح: کے احکام ۱/۵، ۳؛ کے وقت بسم اللہ پڑھنا ۳/۵؛ زمانہ جاہلیت میں ۳/۵ نیز ک ذبیحہ ذبیحہ: حرام ۳/۵

نیز ر ک اہل کتاب، ذبح

ذکر: آشکار ۱۳۲/۳; بے قدر و قیمت ۱۳۲/۳; تسلسل کے ساتھ ۱۰۳/۳; خدا کا ۱۳۲/۳، ۴۱/۵، ۹۱; خدا کی ربوبیت کا ۸۳/۵; خدا کی رحمت کا ۹۸/۵; خدا کی نعمتوں کا ۴/۵، ۱۱، ۱۱۰; ترک کرنے کا پیش خیمہ ۹۲/۵; ترک کرنے کے اسباب ۹۱/۵; خدا کی اہمیت ۱۰۳/۳; خدا کے اثرات ۱۰۳/۳; خدا کے اسباب ۱۳۲/۳، ۱۳۳; خدا میں ادب کا لحاظ ۱۱۲/۵; قیامت کی اہمیت ۱۰۹/۵; قیامت کے اثرات ۲۹/۵; کا پیش خیمہ ۹۱/۵; کی اہمیت ۱۰۶/۳، ۳۳/۵، ۹۱; کے اثرات ۱۰۸/۳، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۲۲، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۴۱، ۱۴۵، ۱۱، ۱۲، ۲۸، ۳۰، ۳۲، ۳۳، ۳۹، ۹۱، ۹۸; کے موانع ۹۱/۵; نعمت کی اہمیت ۲۰/۵; عذاب خدا کا ۹۸/۵; عہد خدا کا ۴/۵; قیامت کا ۱۰۹/۵; مغفرت خدا کا ۹۸/۵; نیز ر ک تاریخ، جنگ

ذلت: دنیوی ۳۱/۵; دنیوی کا پیش خیمہ ۱۰۲/۳; دنیوی کے اسباب ۳۱/۵، ۳۲; نیز ر ک زندگی، عیسائی، منافقین

، یہود

ذمہ داری: قبول کرنے کی شرائط ۱۰۲/۵; کا پیش خیمہ ۱۳/۵، ۲۳; عمومی ۴۹/۵
خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کیئے جائیں

راز: فاش کرنا ۶۱/۵; نیز ر ک انسان، اہل کتاب

راہب: ر ک عیسائیت

ربوبیت: غیر خدا کی ۷۲/۵; نیز ر ک اللہ تعالیٰ

رجس: ر ک پلیدی

رجحان: ناپسندیدہ ۱۱۹/۳، ۱۶۹; ناپسندیدہ کے موانع ۱۳۹/۳

رجحانات: ر ک رجحان

رجم: ر_ک زناکار

رحمت: خدا سے بہرہ مند افراد ۱۴۵/۳، ۷۳/۵ سے محروم ہونا ۱۴۵/۳؛ کے اسباب ۱۴۵/۳ نیز ر_ک اللہ تعالیٰ،

ایمان

رزق: ر_ک روزی

رسوم: ر_ک زمانہ جاہلیت

رشتہ دار: وں کو نقصان پہنچانا ۱۳۵/۳؛ وں کے خلاف گواہی ۱۳۵/۳؛ وں کے مفادات ۱۳۵/۳ نیز ر_ک رشتہ

داری

رشتہ داری: کا کردار ۷۴/۵ نیز ر_ک رشتہ دار

رشد: ر_ک ترقی

رشوت: سے اجتناب ۶۲/۵، ۶۵؛ کا گناہ ۶۲/۵؛ کی حرمت ۳۲/۵؛ کی مذمت ۳۲/۵؛ کے اثرات ۳۲/۵؛

کے احکام ۳۲/۵؛ نیز ر_ک اہل کتاب، یہود

رضا کار: ر_ک بنی اسرائیل، مجاہدین رضائے الہی کے طالب ۱۶/۵

رفاقت: ر_ک دوستی

رفاہ: کی قدر و قیمت ۶۶/۵؛ کے اسباب ۶۶/۵ نیز ر_ک رفاہ طلبی

رفاہ طلبی: کا پیش خیمہ ۳۳/۵ نیز ر_ک رفاہ

رکوع: ر_ک اتفاق

رمضان المبارک: اکیس ۱۵۸/۳

روایات: ۱۰۱/۳، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۹، ۱۲۵، ۱۲۷،

زکوٰۃ: ادا کرنے سے اجتناب کرنا ۱۳۴/۳؛ ترک

کرنا ۱۲/۵؛ کی ادائیگی ۱۶۲/۳، ۱۲/۵، ۵۵؛ کی ادائیگی کی اہمیت ۱۲/۵، ۵۵؛ کی ادائیگی کے آداب ۵۵/۵؛ کی اہمیت ۱۶۲/۳، ۵۵/۵؛ کے اثرات ۱۲/۵ نیز ک ادیان، بنی اسرائیل، یہود۔

زمانہ جاہلیت: سے محبت کا پیش خیمہ ۵۰/۵؛ کا معاشرہ ۱۰۳/۵؛ کی ثقافت ۵۰/۵؛ کی رسوم ۱۲۴/۳، ۵۰، ۳/۵، ۹۰، ۱۰۳؛ کی رسوم سے محبت ۵۰/۵؛ کی رسوم کے خلاف جہاد ۳/۵، ۵۰؛ کے علما کی قلیل تعداد ۱۰۳/۵؛ کے کفار ۱۰۳/۵؛ میں ازلام ۹۰/۵؛ میں استخارہ ۹۰/۵؛ میں بدعت کے اسباب ۱۰۳/۵؛ میں بدعت گزار ۱۰۳/۵ نیز ک قرعہ

زمین: کا گھومنا ۲۶/۵؛ کا مالک ۱۲۶/۳، ۱۳۱، ۱۴/۵، ۱۸، ۳۰، ۱۲۰؛ کا نظام ۹۴/۵؛ ی مخلوقات کا مالک ۱۳۲/۳

زنا: کا گناہ ۱۳۴/۳؛ نئے محسنہ کی حد ۳۳/۵ نیز ک زنا کار

زنا کار: شادی شدہ کو سنگسار کرنا ۳۳/۵ نیز ک زنا، شادی

زنا کی تہمت: کی حرمت ۱۵۶/۳

زندگی: ذلت کی ۱۳/۵؛ کے آداب ۳۵/۵؛ کے قوام کے اسباب ۹۴/۵؛ میں انصاف ۱۳۵/۳؛ میں میانہ روی

۶۶/۵ نیز ک فاسقین، یتیم

زہد: حرام ۱۰۳/۵ نیز ک یہود

زیارت: ک کعبہ

زیر کی: اور تقویٰ ۱۰۰/۵؛ کی اہمیت ۱۰۱/۳، ۱۰۲، ۱۳۱، ۶۱/۵، ۱۰۵؛ کے اثرات ۱۰۲/۳ نیز ک جنگ،

قاضی، قیادت، مومنین

س

سازش: ر_ک خیانتکار، دشمن، دین، عیسی ﷺ، منافقین، یہود

سابہ: (سانڈھ) _کے احکام ۱۰۳/۵، ۱۰۳، ۱۰۴

سائنسی علوم: _کا سرچشمہ ۳۱/۵

سب کا گھر: ۹۷/۵

سبل السلام: _کی قدر و قیمت ۱۶/۵

سب و شتم: ر_ک دشنام

سبیل اللہ: ۱۶۰/۳، ۱۶۲، ۱۶/۵، ۳۵، ۵۳ _سے روکنا ۱۶۰/۳، ۱۶۲، ۱۶۸; _سے روکنے کا ظلم ۱۶۱/۳، ۱۶۸; _سے روکنے کی سزا ۱۶۱/۳; _سے روکنے کے اثرات ۱۶۰/۳

سپاس گزاری: ر_ک شکر

ستائش: ر_ک حمد

ستم: ر_ک ظلم

سجدہ کرنا: خدا کو _۱۵۴/۳ نیز ر_ک ابراہیم (ع)

سچائی: ر_ک صداقت

سخت دل: _اور علم ۱۰۳/۵; _اور ہدایت ۱۰۳/۵

سختی: ر_ک مشکلات

سخن: ر_ک گفتگو

سر: ر_ک راز

سرپرستی: ر_ک انتظام و انصرام

سر تسلیم خم کرنا:

او امر خدا کے سامنے ۱۰۸/۵؛ جائز فیصلہ کے سامنے ۳۹/۵؛ خدا کے سامنے ۱۱۱، ۳۳، ۱/۵؛ خدا کے سامنے کی
اہمیت ۱۲۵/۳؛ خدا کے سامنے کی فضیلت ۱۲۵/۳؛ کاپیش خیمہ ۱۱۱/۵؛ کا مقام ۱۱۱/۵؛ کی اہمیت ۱۱۱/۵؛ کی
قدر و قیمت ۱۲۵/۳؛ کے اثرات ۱۰۸/۵

سرزمین شام: ۲۱/۵

سرزمین مصر: ۲۶/۵

سرزنش: برک خاص موارد

سرقت: برک چوری

سرکش لوگ: ۶۳/۵۔ وں کا غمزدہ ہونا ۶۸/۵ نیز برک سرکشی

سرکشی: کے اثرات ۶۸، ۶۳/۵؛ کے علل و اسباب ۶۸/۵؛ کے مراتب ۶۸، ۶۳/۵؛ میں اضافہ کا پیش

خیمہ ۶۸/۵؛ میں اضافہ کے اسباب ۶۸/۵ نیز برک اہل کتاب، سرکش لوگ، قابیل، قرآن کریم، یہود

سرگردانی: کے اسباب ۱۳۳، ۱۳۴/۳

نیز برک ایمان، بنی اسرائیل، عملی موقف فاسقین، قابیل، قیامت، کفر، منافقین

سرگوشی: سے منع کرنا ۱۱۳/۳؛ قابل قدر ۱۱۳/۳؛ نیکی کی ۱۱۳/۳ نیز برک مسلمان

سرور: کی اہمیت ۱۱۳/۵

سزا: آسمانی بجلی کے ذریعہ ۱۵۳/۳؛ اخروی۔ کے اسباب ۳۱/۵؛ بغیر بیان کے ۱۶۵/۳؛ دنیوی ۳۳/۵؛ دنیوی۔

کے اسباب ۱۵۳/۳، ۱۶۰؛ سے درگزر کرنا ۱۳۹/۳؛ سے نجات پانا ۱۲۳/۳؛ سے نجات پانے کے اسباب ۳۹/۵،

۹۳؛ کا معیار ۱۲۳/۳؛ کی اقسام ۱۴۳/۳؛ کی شرائط ۹۳/۵؛ کے اسباب ۲۶، ۲/۵، ۳۲؛ کے مراتب ۱۵۱/۳، ۵/

۲، ۳۲، ۳۳، ۴۱، ۶۰؛ معاف کرنا ۱۲۳/۳؛ میں امتیازی سلوک ۱۲۳/۳۔ میں انصاف ۱۲۳، ۱۲۳/۳؛ میں تفاوت

۶۰/۵؛ مکر کے ذریعہ ۱۳۲/۳

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں۔

سزائے موت دینا: رک محارب، مفسدین

سستی:۔ سے اجتناب ۱۰۴/۳؛۔ کے موانع ۱۰۴/۳

سطحی سوچ:۔ کے اثرات ۱۶۲/۳

سعادت: اضروی۔ ۱۳۳/۳؛ اضروی۔ کاپیش خیمہ ۱۳۳/۳؛ دنیوی۔ ۱۳۳/۳؛ کاپیش خیمہ ۱۳۳/۳؛۔ سے محروم

ہونا ۱۶۸/۳؛۔ کا انتخاب ۱۴۰/۳؛۔ کاپیش خیمہ ۱۳۳/۳، ۱۴۱؛۔ کا سرچشمہ ۱۳۳/۳؛۔ کی تبیین ۱۹/۵؛۔ کے اسباب

۱۴۰/۳، ۱۴۱، ۳۵/۵، ۶۹، ۷۰، ۸۱ نیز۔ ک انسان، عیسائی

سعی:۔ ک کوشش

سفر:۔ ک یہود

سقائی:۔ ک پانی پلانا

سکوت:۔ ک یہود

سلیمان ﷺ:۔ کی نبوت ۱۶۳/۳

سماعت:۔ کی قدر و قیمت ۷۶/۵؛۔ کے موانع ۷۱/۵ نیز۔ ک اللہ تعالیٰ

سمندر:۔ کے فوائد ۹۶/۵

سنت:۔ کا کردار ۱۰۵/۳، ۱۰۱/۵، ۱۰۳؛۔ کی پیروی ۱۱۵/۳؛۔ کی تعلیم ۱۰۵/۳؛۔ کی قدر و قیمت ۱۱۵/۳

نیز۔ ک، آنحضرت ﷺ، قرآن کریم، کفار

سنگسار کرنا:۔ ک زنا کار

سوال: بے جا۔ کا گناہ ۱۰۱/۵؛ حرام۔ ۱۰۱/۵؛ اور جواب ۱۲۴/۳، ۱۰۱/۵؛۔ کاپیش خیمہ ۱۲۴/۳؛۔

کے اثرات ۱۰۲/۵؛ ممنوع ۱۰۱/۵ نیز ر ک آنحضرت ﷺ، امم، انبیاء ﷺ، دین، عیسیٰ ﷺ، قیامت، میراث
 سود: کی حرمت ۱۶۱/۳؛ کے احکام ۱۶۱/۳ نیز ر ک سود خوری
 سود خوری: کے اثرات ۱۶۱/۳ نیز ر ک سود، یہود
 سیاست: ر ک سیاسی نظام
 سیاسی نظام: ۱۳۹/۳، ۱۳۱، ۱۳۳، ۵۰، ۵۱، ۵۵، ۵۷
 سیرت: ر ک بنی اسرائیل، مومنین
 سیر و سلوک: کا طریقہ ۳۵/۵

ش

شادی: اہل کتاب کے ساتھ ۵/۵؛ پاکدامن کے ساتھ ۵/۵؛ حرام ۵/۵؛ زنا کار سے ۵/۵؛ کا پیش خیمہ ۱۳۰/۳؛
 کی شرائط ۵/۵؛ کے احکام ۱۲۹/۳، ۵/۵؛ کنیز سے ۵/۵؛ یتیم کے ساتھ ۱۲۴/۳ نیز ر ک عورت، ہم بستری
 شاکرین: کی جزا ۱۳۷/۳
 شاہد: ر ک گواہ
 شبہ: کا پیش خیمہ ۱۷/۵
 شتر مرغ: ر ک کفارہ
 شجاعت: کا پیش خیمہ ۲۳/۵، ۳۳؛ کی اہمیت ۳/۵، ۳۳ نیز ر ک انبیاء ﷺ، حزب اللہ، مومنین، ہابیل، یہود
 شخصیت: محفوظ رکھنے کی اہمیت ۱۱۲/۳ نیز ر ک انسان، عیسیٰ ﷺ، ہابیل
 شر: کی جانب میلان ۲۷/۵

ر۔ ک شرور

شراب: پینا ایک ناپسندیدہ فعل ۹۰/۵؛ پینے کا گناہ ۱۳۴/۳، ۹۰/۵، ۹۳؛ تحریم سے پہلے ۹۳/۵؛ خوری صدر اسلام میں ۹۳، ۹۰/۵؛ سے اجتناب کرنا ۹۰/۵، ۹۱، ۹۲، ۹۳؛ کی پلیدی ۹۰/۵؛ کی تحریم ۹۱/۵؛ کی تحریم کا فلسفہ ۹۱/۵؛ کی حرمت ۹۰/۵؛ کے اثرات ۹۱/۵؛ کے احکام ۹۰/۵، ۹۱؛ کے مفسد ۹۱/۵؛ کے موارد ۹۰/۵؛ شرعی ذمہ داری: پر عمل کرنا ۵/۵، ۳۳، ۵۳، ۸۸، ۹۳، ۹۶؛ پر عمل کرنے کا پیش خیمہ ۱۳۱/۳، ۱۲/۵، ۳۳، ۹۱، ۹۳، ۱۰۸؛ پر عمل کرنے کے اثرات ۲۶، ۶/۵؛ پر عمل کرنے کے موانع ۳۳/۵؛ ترک کرنے کا پیش خیمہ ۳۹/۵؛ ترک کرنے کے اثرات ۵/۵؛ سے سوء استفادہ کرنا ۳/۵؛ کا آسان ہونا ۱۳۱/۳، ۶/۵، ۱۰۱؛ کا سرچشمہ ۱/۵؛ کا قلمرو ۱۰۲/۵؛ کی سہولت کا سرچشمہ ۳/۵؛ کی شرائط ۱۲۹/۳، ۸۹/۵؛ کے رفع ہونے کے موارد ۳/۵؛ میں قدرت ۱۲۹/۳، ۶/۵، ۸۹ نیز ر۔ ک بنی اسرائیل، کفار، مومنین

شرعی مسافت: ۱۰۱/۳

شرک: خدا کے ساتھ ۴۲/۵؛ ذاتی ۱۱۶/۵؛ سے اجتناب کرنا ۱۴۱/۳، ۹۰/۵، ۹۲؛ صدر اسلام میں ۹۰/۵؛ عبادی ۱۱۴/۳، ۱۱۶، ۴۶/۵؛ عبادی کا پیش خیمہ ۴۶/۵؛ کا انجام ۴۲/۵؛ کا ظلم ۴۲/۵؛ کا گناہ ۱۱۶/۳، ۱۱۸، ۱۱۶/۵، ۴۲/۵؛ کا مقابلہ ۳/۵؛ کی بخشش ۱۱۰/۳؛ کی سزا ۱۱۶/۳؛ کی طرف رجحان ۴۲/۵؛ کی نفی ۴۵/۵، ۱۱۶، ۱۱۴؛ کے اثرات ۹۱/۵؛ کے مظاہر کا ناپسندیدہ ہونا ۹۰/۵؛ کے موارد ۱۱۶/۳، ۱۴۱، ۴۳/۵؛ کے موانع ۴۳/۵، ۱۱۴؛ میں تحقیق ۴۵/۵ نیز ر۔ ک استغفار، اہل کتاب، ایمان، تثلیث، توبہ، عیسیٰ ﷺ، عیسائی

شریعت: ر۔ ک دین

شریک حیات: سے محبت ۱۲۹/۳؛ کا متعدد ہونا ۱۲۹/۳؛ کی نعمت ۲۰/۵؛ کے انتخاب کا معیار ۵/۵؛ کے حقوق ۱۲۹، ۱۲۸/۳؛ کے درمیان انصاف کرنا ۱۲۹/۳؛ کے ساتھ بھلائی کرنا ۱۲۸/۳؛ شطرنج: کی حرمت ۹۰/۵

شعائر:

۲/۵ کا احترام ۲/۵ کا تمسخر اڑانا ۵۸/۵، ۵۹ کی بے حرمتی ۲/۵ کے تمسخر اڑانے کا سرچشمہ ۵۸/۵، ۵۹ کے تمسخر اڑانے کا گناہ ۵۸/۵ کے موارد ۲/۵ نیز ۲/۵ ک دین

شفا: برک بیمار

شفاعت: سے محروم ہونا ۱۴۳/۳، ۳۱/۵ کے اثرات ۳۱/۵ نیز ۳۱/۵ ک آنحضرت ﷺ، شفاعت کرنے والے، عیسیٰ ﷺ، قیامت، مشرکین، مومنین

شفاعت کرنے والے: قیامت میں ۱۴۳/۳، ۴۲/۵ نیز ۴۲/۵ ک شفاعت

شقاوت: کا انتخاب ۱۴۰/۳ کا پیش خیمہ ۱۳۴/۳ کی تبیین ۱۹/۵ کے اسباب ۲۱/۳ نیز ۲۱/۳ ک کفار

شک: کے موانع ۱۱۳/۵ نیز ۱۱۳/۵ ک اللہ تعالیٰ، عیسیٰ (ع)

شکار: بحری جانوروں کا، بری جانوروں کا ۹۶/۵، ۹۶/۵ پرندوں کا ۹۶/۵، ۹۶/۵ تفریح کے طور پر ۹۶/۵، ۹۶/۵ جائز ۲/۵

۳، ۹۶، ۹۶، ۹۵، ۳، ۳، ۲، ۱/۵، ۱۵۳/۳ حرام ۱۵۳/۳ سے استفادہ ۳/۵، ۳/۵ حلال ۳/۵، ۳/۵ خشکی اور سمندر دونوں میں زندگی

کرنے والے جانوروں کا ۹۶/۵، ۹۶/۵ ترک کرنے کی اہمیت ۳/۵، ۳/۵ کا محرک ۳/۵، ۳/۵ کی تقسیم ۳/۵، ۳/۵ کی حلیت کی شرائط

۳/۵، ۳/۵ کی شرائط ۳/۵، ۳/۵ کے احکام ۱/۵، ۲، ۳، ۹۶، ۹۶ کے وقت بسم اللہ پڑھنا ۳/۵، ۳/۵ کے وقت تقویٰ کی مراعات ۳/۵، ۳/۵

شکاری باز کا ۳/۵، ۳/۵ شکاری تیندوئے کا ۳/۵، ۳/۵ شکاری حیوانات کا ۳/۵، ۳/۵ شکاری شیر کا ۳/۵، ۳/۵ شکاری کتے کا ۳/۵، ۳/۵

مچھلی کا ۱۵۳/۳ ممنوعہ ۳/۵ نیز ۳/۵ ک احرام، امتحان، حج، حرم، کفارہ، مکہ مکرمہ

شکاری باز: برک شکار

شکاری شیر: برک شکار

شکایت: برک موسیٰ (ع)

شکر: خدا کا ۱۳۴/۳؛ خدا کے ۶/۵؛ کاپیش خیمہ ۶/۵؛ کی نعمت ۱۱/۵، ۲۱، ۸۹؛ کی نعمت کی اہمیت ۶/۵؛ کے اثرات ۱۳۴/۳ نیز ۱۳۴/۳ ک شاکرین، مومنین

شکست: کاپیش خیمہ ۵۶/۵؛ کے اسباب ۱۰۲/۳ نیز ۱۰۲/۳ ک آیہ تبلیغ، اسلام، بنی اسرائیل، خوف، دشمن، عیسائی، کفار، یہود

شناخت: کے درجات ۱۱۳/۵؛ کے ذرائع ۱۵۵/۳، ۳۱/۵، ۱۰۰؛ کے موانع ۱۵۵/۳
شوہر: کا حقوق ادا نہ کرنا ۱۲۸/۳، ۱۲۹؛ کی ذمہ داری ۱۲۹/۳؛ کے حقوق ادا نہ کرنے پر مذمت ۱۲۸/۳
شوہر کی نافرمانی کرنا: شوہر کی نافرمانی ترک کرنے کاپیش خیمہ ۱۲۸/۳ نیز ۱۲۸/۳ ک شوہر
شہادت: ر ۱۲۸/۳ ک گواہی
شیر: ر ۱۲۸/۳ ک شکار

شیطان: اور مومنین ۹۱/۵؛ پر لعنت ۱۱۸/۳؛ سے اجتناب کرنا ۹۲/۵؛ کا ایمان ۱۱۸/۳؛ کا تسلط ۱۱۹/۳؛
کا عمل ۹۰/۵؛ کا فساد پھیلانا ۱۱۹/۳؛ کا مکھڑ و فریب ۱۲۰/۳؛ کا نقش ۱۱۹/۳، ۹۱/۵؛ کا ورغلانا ۱۱۸/۳، ۱۱۹،
۱۲۰، ۱۲۱، ۳۰/۵؛ کا وعدہ ۱۲۰/۳؛ کی پلیدی ۹۰/۵؛ کی پیروی ۱۱۴/۳، ۱۱۸، ۱۱۹؛ کی سرکشی ۱۱۴/۳؛ کی
صفات ۱۱۴/۳؛ کی قسم ۱۱۹/۳؛ کی محرومیت ۱۱۸/۳، ۱۱۹؛ کی مذمت ۱۱۴/۳؛ کی ناامیدی ۱۱۸/۳؛ کی ولایت
۱۱۹/۳، ۱۲۲؛ کی ولایت کا قبول کرنا ۱۱۸/۳، ۱۱۹، ۱۲۱؛ کے اہداف ۱۱۸/۳، ۱۱۹؛ کے جال ۹۱/۵؛ کے
ورغلانے کا طریقہ ۱۲۰/۳؛ کے ورغلانے کے اسباب ۱۱۹/۳ نیز ۱۱۹/۳ ک ابلیس، شیطان کے پیروکار، عبادت، عمل،
مومنین

شیطان کے پیروکار: ۱۱۹/۳، ۱۲۱-وں کا انجام ۱۲۱/۳

ص

صابین: کا ایمان ۶۹/۵; کا دین ۶۹/۵; کا عقیدہ ۶۹/۵; کی ذمہ داری ۶۹/۵
 صادقین: ۱۱۹/۵۔ بہشت میں ۱۲۰/۵; قیامت کے دن ۱۱۹/۵; کی جزا ۱۱۹/۵; کی رضایت ۱۱۹/۵; کی فتح
 ۱۱۹/۵; کی کامیابی ۱۱۹/۵; کے فضائل ۱۱۹/۵
 صاعقہ: کے ذریعے عذاب ۱۵۳/۳; کے ذریعے ہلاکت ۱۵۳/۳ نیز ر۔ ک سزا
 صالحین: ۲۵/۵۔ اور آنحضرت ﷺ ۸۳/۵; اور قرآن کریم ۸۳/۵; بہشت میں ۸۳/۵، ۸۵; قیامت کے دن
 ۱۱۹/۵; کا ذکر خیر ۶۶/۵; کا مقام و مرتبہ ۸۳/۵; کی جزا ۱۱۹/۵; کی رضامندی ۱۱۹/۵; کی ہم نشینی ۸۳/۵
 نیز ر۔ ک اہل کتاب، بنی اسرائیل
 صداقت: کی اخروی جزا ۱۱۹/۵; کی قدر و قیمت ۷۵/۵; کے اخروی اثرات ۱۱۹/۵ نیز ر۔ ک اللہ تعالیٰ۔ عیسیٰ
 ﷺ، مریم (ع)

صدقہ: کی تشویق دلانا ۱۱۳/۳; کے موارد ۳۵/۵ صراط مستقیم: ۱۶۵/۳، ۱۲/۵، ۱۶; کی قدر و قیمت ۱۶/۵
 صفائی: ر۔ ک پاکیزگی، خوراک
 صلابت: ر۔ ک مجاہدین، مومنین
 صلاحیتیں: ان کا کردار ۵۳/۵
 صلح: کی اہمیت ۱۶، ۲/۵; کے علل و اسباب ۱۶/۵ نیز ر۔ ک آتش، اصلاح

ض

ضرورت مند افراد: کی حاجت روائی ۵/۳، ۱۲۵، ۱۱۳/۵۵

ط

طاغوت:۔ کی اطاعت ۶۰/۵؛ کی ولایت ۱۱۵/۳

طاغوت پرست لوگ:۔ جہنم میں ۶۰/۵؛ وں کا ٹھکانا ۶۰/۵؛ وں کی جانب سے تمسخر اڑانا ۶۰/۵؛ وں کی گمراہی

۶۰/۵

طبیعی اسباب:۔ رک طبیعی عوامل

طبیعی عوامل: ۱۴۳/۳، ۱۵۳

طعام:۔ رک کھانا

طفل:۔ رک بچہ

طلاق: پسندیدہ ۱۳۰/۳؛ سے منع کرنا ۱۳۰/۳؛ کا پیش خیمہ ۳۰/۳؛ کی تشریع ۱۳۰/۳؛ کی تشویق کرنا ۱۳۰/۳؛

کے اثرات ۱۳۰/۳، ۱۳۱؛ کے موانع ۱۲۸/۳

طمع:۔ کے اثرات ۱۲۸/۳، ۳۲/۵، ۳۳ نیزر۔ ک انسان، ثروتمند افراد، منافقین، یہود

طہارت:۔ کی قدر و منزلت ۶/۵؛ کے احکام ۵/۵، ۶؛ کے مبطلات ۶/۵ نیزر۔ ک اہل کتاب، پاکیزگی، مومنین

طبّیات:۔ سے استفادہ کرنا ۵/۵، ۸۴، ۸۸؛ سے استفادہ نہ کرنا ۵/۵، ۸۴، ۸۸؛ سے محرومیت ۱۶۱/۳؛ کی تحریم

۱۶۰/۳، ۸۹، ۸۴، ۵؛ کی تشخیص کئے اسباب ۱۰۰/۵؛ کی جانب جھکاؤ ۱۰۰/۵؛ کی حلیت ۳/۵؛ کی قدر و قیمت

۱۰۰/۵؛ کے موارد ۳/۵

ظ

ظالمین:۔ پر فتح ۲۳/۵؛ جہنم میں ۴۲/۵؛ کا بے پناہ ہونا ۴۲/۵؛ کو افشا کرنا ۱۳۸/۳؛ کی اصلاح ۳۹/۵؛ کی بدگوئی

۱۳۸/۳؛ کی توبہ ۳۹/۵؛ کی توبہ کی قبولیت ۳۹/۵؛ کی سزا ۲۹/۵؛ کی

محرومیت ۵۱/۵؛ کے ساتھ جنگ ۲۱/۵، ۲۲، ۲۳؛ کے ساتھ دوستی ۸۰/۵؛ کے ساتھ مقابلہ ۲۳/۵، ۲۴، ۲۵؛
 کے ساتھ مقابلہ کی روش ۱۳۸/۳ نیز۔ ک اہل کتاب، خوف، مقدس سرزمین
 ظلم: ترک کرنے کا پیش خیمہ ۵۲/۵؛ کا پیش خیمہ ۲/۵؛ کا دنیوی عذاب ۱۶۱/۳؛ کا سرچشمہ ۳۵/۳؛ کی اضروی
 سزا ۱۶۱/۳؛ کی حرمت ۸/۵؛ کی سزا ۳۳/۵؛ کے اثرات ۱۵۳/۳، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۸، ۱۶۹؛ کے اسباب ۳۵/۵؛
 کے موارد ۱۲۳/۳، ۱۳۸، ۱۵۳، ۱۶۸، ۲۹/۵، ۳۵، ۵۱، ۷۲، ۱۰۴؛ کے موانع ۲۸/۵، ۲۹
 نیز۔ ک استغفار، اللہ تعالیٰ، اہل کتاب، بنی اسرائیل، توبہ، چوری، خود، دشمن، سبیل اللہ، شرک، عیسائی، قابیل،
 قتل، کفر، گناہ، لوگ، معاشرہ، یہود
 ظاہر پرستی: کے اثرات ۱۵۳/۳ نیز۔ ک یہود
 ظلمت: سے نکلنا ۱۶/۵ نیز۔ ک نور
 ظن و گمان: سے اجتناب ۱۵۷/۳؛ کا غیر معتبر ہونا ۱۵۷/۳ نیز۔ ک بنی اسرائیل

ع

عابدین: قیامت کے دن ۱۷۲/۳
 عاقبت: کی تعیین کے عوامل ۸۰/۵
 خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں
 عالم: ک کائنات
 عبادت: خدا کی ۱۱۷/۳، ۱۲۵، ۱۵۳؛ خدا کی ۷۲/۵؛ شیطان کی ۱۱۸/۳؛ ترک کرنے کے آثار
 ۱۷۳/۳؛ کا پیش خیمہ ۷۶/۵؛ کی اہمیت ۵۵/۵، ۹۱؛ کی تشویق ۱۷۲/۳؛ کی حفاظت کرنا ۹۱/۵؛ کی قدر و قیمت
 ۱۷۲/۳؛ کی نافرمانی ۱۷۳/۳؛ کے آداب ۱۳۲/۳؛ کے اثرات ۸۲/۵؛ میں خلوص ۱۳۲/۳؛ میں ریا ۱۳۲/۳؛ میں
 سستی کے اثرات ۱۳۳/۳؛ میں نشاط ۱۳۳/۳؛ میں نظم و ضبط ۱۰۲/۳؛ غیر خدا کی۔

۵/۶۶ نیزر_ک علم

عبد:ر_ک غلام

عبرت:ر_ک عوامل ۵/۳۱; کے موانع ۵/۳۰; کے موجبات ۵/۳۸ نیزر_ک اسلاف: اہل کتاب، تاریخ
عبودیت:ر_ک سے اجتناب کرنا ۳/۱۴۲; کا پیش خیمہ ۳/۱۴۲; کو ترک کرنا ۳/۱۴۳; کی تشویق کرنا ۳/۱۴۳; کی
دعوت دینا ۵/۱۱۴; کی علامات ۳/۱۴۳; کی قدر و قیمت ۳/۱۴۲; کے موانع ۳/۱۴۲ نیزر_ک انسان، برگزیدہ لوگ
، عیسیٰ ﷺ، مقربین، ملائکہ

عتق:ر_ک غلام

عُجب:ر_ک کے اثرات ۲/۱۳۵، ۵/۲۴ نیزر_ک یہود

عدالتی نظام: ۳/۱۰۵، ۱۳۵، ۵/۳۵، ۳۹، ۵۰ نیزر_ک قضاوت

عداوت:ر_ک دشمنی

عدد: ایک لاکھ چوبیس ہزار کا ۳/۱۶۳; بارہ کا ۵/۱۲، ۱۱۱; بہتر کا ۵/۶۶; چار کا ۵/۲۶; چالیس کا ۵/۲۱، ۲۶
عدل و انصاف:ر_ک سے انحراف ۵/۸; کا پیش خیمہ ۳/۱۳۵; کا دائرہ کار ۳/۱۳۵; کا قیام ۳/۲۴، ۵/۸، ۹، ۱۰; کا
نفاذ ۳/۱۳۵; کی اہمیت ۳/۱۲۹، ۵/۸، ۲، ۳۲; کی خلاف ورزی کے موارد ۳/۱۳۵; کے اثرات ۵/۸; کے
اسباب ۳/۱۳۶; کے موانع ۳/۱۳۵، ۵/۸; کے نفاذ سے اجتناب ۳/۱۳۵; کے نفاذ کی اہمیت ۵/۸; غیر مسلموں کا
_ ۵/۹۵; معاشرتی ۳/۱۳۵; معاشرتی کے موانع ۳/۱۳۵

نیزر_ک ادیان، ادیان کے پیروکار، انتقام، انصاف پسند لوگ، انصاف پسندی، بین الاقوامی تعلقات، جزا، زندگی،
سزا، شریک حیات، عورت، قدر و قیمت کا اندازہ لگانا، قضاوت، گواہی، مستضعفین، معاشرہ

عذاب: آگ کا۔ ۳۴/۵؛ اضروی۔ ۳۱/۵؛ اضروی۔ ۳۲/۵؛ اسباب ۳۲/۵؛ اضروی۔ ۳۴/۵؛ ذرائع ۳۴/۵؛ اضروی۔ ۳۴/۵؛
 مراتب ۱۶۱/۳؛ اہل۔ ۱۳۴/۳، ۱۱۸/۵؛ دائمی۔ ۸۰/۵؛ دنیوی۔ ۳۱/۵؛ دنیوی۔ ۳۹/۵؛ دنیوی۔ ۳۹/۵؛ اسباب
 ۱۵۳/۳، ۱۶۰؛ بلایا بیان ۱۱۵/۳، ۱۳۳؛ سے عفو و درگزر ۳۳/۵؛ سے محفوظ رہنا ۴۱/۵؛ سے نجات ۱۲۳/۳،
 ۳۳/۵، ۳۶، ۴۱، ۴۳؛ سے نجات کی شرائط ۱۱۵/۳؛ سے نجات کے اسباب ۱۳۴/۳، ۳۶/۵، ۳۱، ۴۳، ۹۸؛ کا
 سرچشمہ ۳۰/۵، ۱۱۸؛ کی اقسام ۱۵۱/۳، ۱۱۵/۵؛ کی کیفیت ۱۱۵/۵؛ کے اسباب ۱۱۵/۳، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۵۱،
 ۱۵۳، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۳، ۱۸/۵، ۳۱، ۳۹، ۴۲، ۴۳، ۸۰، ۹۳، ۹۵، ۹۸، ۱۱۵، ۱۱۸؛ کے مراتب ۱۳۸/۳، ۱۳۹، ۱۴۵،
 ۱۵۱، ۱۶۱، ۱۶۳، ۳۲/۵، ۳۳، ۳۶، ۳۷، ۳۱، ۴۲، ۴۳، ۹۳، ۹۸، ۱۱۵؛ میں ہمیشہ رہنا ۸۰/۵؛ عمومی۔ ۸۰/۵؛ کا پیش خیمہ
 ۱۶۱/۳

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

عذر: ناقابل قبول۔ ۱۳/۵، ۱۵۵/۳

عذر خواہی: ر۔ ک موسیٰ (ع)

عرف: ر۔ ک عرفی معیار

عرفی معیار: ۸۹/۵

عزت: کی اہمیت ۱۳۹/۳؛ کے اسباب ۱۳۹/۳؛ کے موانع ۱۳۹/۳ نیز ر۔ ک اللہ تعالیٰ، مسلمان، منافقین،

مومنین

عصمت: ر۔ ک آنحضرت ﷺ، ابراہیم علیہ السلام، خطا، گناہ

عصیان: ترک کرنے کا پیش خیمہ ۵۲/۵؛ کا پیش خیمہ ۲۳/۵، ۵۲؛ کی اضروی سزا ۱۴۳/۳؛ کی سزا ۱۴۲/۳،

۸۰، ۲۶/۵؛ کے اثرات ۱۶۰/۳، ۵/۵، ۲۶، ۲۵، ۴۲، ۴۸، ۸۰؛ کے موانع ۳۰/۵

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

عفت: کی اہمیت ۵/۵؛ کی قدر و قیمت ۵/۵

نیز۔ ک مرد، مریم ﷺ، معاشرہ

عفو و درگزر:۔ کی اہمیت ۱۳، ۳۵/۵؛ کی ترغیب ۱۳۹/۳، ۳۵/۵؛ کی شرائط ۳۹/۵؛ کے اثرات ۱۲۸/۳، ۱۳۹، ۱۳/۵؛ کے اسباب ۱۳/۵؛ قابل قدر ۱۳۹/۳

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں۔

عقاب:۔ ک سزا، عذاب

عقل:۔ کا کردار ۵۸/۵، ۱۰۰ نیز۔ ک قرآن کریم

عقلاء:۔ کی کامیابی ۱۰۰/۵؛ کے فضائل ۱۰۰/۵

عقود:۔ کی وفا ۱/۵؛ کے احکام ۱/۵

عقیدہ: باطل۔ ۱۱۹/۳، ۱۲۳، ۱۳۳، ۱۴۱، ۱۴۵/۵، ۱۸، ۲۳، ۵۲، ۶۳، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۸۸، ۹۲، ۹۳، ۱۱۶،

۱۱۷؛ باطل۔ کا سرچشمہ ۱۱۹/۳، ۷۷/۵؛ باطل۔ کی پیروی ۷۷/۵؛ باطل۔ کی قروج کے عوامل ۷۷/۵؛ باطل۔ کی سزا

۷۲/۵، ۱۱۸؛ باطل۔ کے اثرات ۶۳/۵؛ باطل۔ کے موانع ۱۱۶/۵؛ پسندیدہ ۱۴۱/۳؛ صحیح۔ کا سرچشمہ ۷۱/۵؛ صحیح۔

کا معیار ۱۴۱/۳؛ پر ثابت قدم رہنا ۱۱۳/۵؛ کی اہمیت ۳۸/۵؛ کی تشخیص کا طریقہ ۷۳/۵؛ کی تضعیف کی روش

۱۳۴/۳؛ کے اثرات ۱۳۴/۳؛ میں تقویٰ کی مراعات ۹۳/۵؛ میں متزلزل ہونا ۱۳۸/۳؛ میں منافقت ۱۳۹/۳؛

میں ہوس پرستی ۷۷/۵

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

علم:۔ اور اخلاق ۸۲/۵؛ اور ایمان ۱۶۲/۳؛ اور حکمت ۱۴۰/۳؛ اور ذمہ داری ۱۱۵/۳؛ اور عبادت ۸۲/۵؛

اور عمل ۵/۳، ۱۰۳، ۷۱/۵، ۷۳؛ غیب کے موارد ۱۰۹/۵؛ کا پیش خیمہ ۹۷/۵؛ کا کردار ۱۶۲/۳، ۱۴۰؛ کی اہمیت

۱۱۱/۳، ۹۷/۵، ۱۱۶؛ کی قدر و قیمت ۱۴۰/۳، ۷۶/۵، ۱۰۳؛ کے اثرات ۱۱۳/۳، ۱۳۴، ۱۶۷، ۱۷۲، ۲/۵، ۳۹، ۸۳،

۹۵، ۹۷، ۱۰۸؛ کے حصول کا پیش خیمہ ۳۱۶۲/۳

نیز۔ ک، آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، انبیاء ﷺ، انسان،

ایمان، حیوانات، دین، رہبر، عیسیٰ ﷺ، قدامت پسند لوگ، قرآن کریم، کائنات، کوا، گواہی، مجہولات، ملائکہ، نیست، ہائیل، یہود

علم غیب: کے موارد ۱۰۹/۵

علمائ: اور قرآن ۱۶۲/۳: کا نقش ۶۳/۵: کی اطاعت ۱۰۳/۵: کی جزا ۱۶۲/۳: کی خاموشی ۶۳/۵: کے خوف کے اثرات ۳۳/۵: نے دین کا کردار ۳۳/۵، ۶۳، ۸۲: نے دین کی ذمہ داری ۳۳/۵، ۶۳: نے دین کی فضیلتیں ۳۳/۵: نے ربانی کا تقویٰ ۳۳/۵: نے ربانی کا زہد ۳۳/۵: نے ربانی کی فضیلتیں ۳۳/۵ نیز ر۔ ک اہل کتاب، زمانہ جاہلیت، عیسائیت، یہود

علیؑ: ر۔ ک امیر المؤمنین (ع)

عمرہ: حبیبہ ۹۳/۵: کے دوران تجارت ۲/۵: مفردہ ۲/۵

عمل: پسندیدہ ۱۱۳/۳، ۲/۵، ۳۵، ۱۰۴: پسندیدہ کسی شرائط ۱۱۱/۳: حکیمانہ ۱۱۱/۳: شیطانی ۱۱۹/۳، ۹۰/۵: شیطانی سے اجتناب ۹۲، ۹۰/۵: کا اضروی حساب کتاب ۱۰۵/۵، ۱۰۹: کا انجام ۱۲۲/۳: کا ثبت ہونا ۲۹/۵: کا جبط ہونا ۵۳/۵: کا حساب کتاب ۱۴۲/۳، ۱۰۹/۵: کی اضروی جزا ۱۱۹/۵: کی اضروی سزا ۱۰۵/۵: کی جزا ۱۲۶/۳، ۱۳۷، ۱۳۹، ۱۲/۵، ۲۹، ۹۹: کی حقیقت ۱۱۳/۳: کی سزا ۱۲۶/۳، ۱۳/۵، ۲۹، ۹۹: کی قبولیت کا معیار ۲۷/۵: کی قبولیت کی شرائط ۲۷/۵: کی قدر و قیمت ۱۲۳/۳: کی قدر و قیمت کا معیار ۱۰۴/۳: کے اثرات ۱۲۲/۳، ۱۲۳، ۱۳۳، ۱۳۷، ۱۶۰، ۱۷۳، ۲۶/۵، ۳۵، ۶۳، ۷۱، ۸۷، ۱۰۵: کے اضروی اثرات ۱۰۵/۵: کے جبط ہونے کے اثرات ۵/۵: کے جبط ہونے کے اسباب ۵۳، ۵/۵: کے رو کئے جانے کا معیار ۲۷/۵: کے صحیح ہونے کا معیار ۱۰۴/۳: کے گواہ ۱۵۹/۳، ۱۱۷/۵: میں تقویٰ ۲۷/۵، ۹۳: میں خلوص ۸/۵: قابل قدر ۱۱۳/۳: ناپسندیدہ ۱۰۸/۳، ۱۰۹، ۱۱۹، ۱۲۸، ۱۳۶، ۱۶۲، ۱۶۹، ۳۲/۵، ۵۰، ۶۲، ۷۹، ۶۳، ۸۰، ۹۰، ۱۰۳، ۱۰۶: ناپسندیدہ سے اجتناب ۷۱/۵، ۹۸: ناپسندیدہ کا جبط ہونا ۱۲۳/۳: ناپسندیدہ کا ذمہ دار ۲۹/۵: ناپسندیدہ کی دعوت ۱۱۹/۳: ناپسندیدہ کی سزا ۱۲۳/۳، ۶۰/۵: ناپسندیدہ کے اثرات ۷۰/۵: ناپسندیدہ کے اسباب

۳۰/۵؛ ناپسندیدہ۔ کے موانع ۱۰۸/۳؛ نامہ۔ پیش کرنا ۱۰۵/۵

نیز۔ ک آسمانی کتب، آنحضرت ﷺ، احکام، اللہ تعالیٰ، امم، انجیل، انسان، اہل کتاب، ایمان، بنی اسرائیل، توبہ، تورات، دنیا پرست، دین، شرعی ذمہ داری، شیطان، علم، عمل صالح، عیسائی، قرآن کریم، گمراہ افراد، مریم علیہا السلام، منافقین، وصیت، ہدایت یافتہ افراد

عمل صالح: ۱۴۳/۳۔ ترک کرنا ۹۹/۵؛ کا پیش خیمہ ۱۲۴/۳، ۱۶۲، ۹/۵؛ کی اہمیت ۱۲۲/۳، ۱۲۵، ۱۲۳، ۶۹/۵، ۴۰؛ کی تشویق ۱۲۴/۳، ۹/۵؛ کی جزا ۱۲۲/۳، ۱۲۳، ۱۶۲، ۱۴۳؛ کی دعوت ۱۱۳/۳؛ کی قبولیت ۲۴/۵؛ کی قدر و قیمت ۱۲۳، ۱۱۳/۳؛ کے اثرات ۱۱۳/۳، ۱۲۳، ۶۹/۵، ۹۳؛ کے درجات ۹۳/۵؛ کے موارد ۹/۵؛ میں استقامت ۹۳/۵ نیز۔ ک انسان، عورت، کفار، متقین، مومنین

عورت:۔ اور مرد کی برابری ۱۲۳/۳؛ پاکدامن ۱۵۶/۳، ۵/۵؛ چور ۳۸/۵، صدر اسلام میں ۱۲۴/۳؛ طلاق یافتہ۔ ۱۳۰/۳؛ سے نیکی کرنا ۱۲۴/۳؛ کا انتظام و انصراف ۱۲۸/۳؛ کا حق مہر ۵/۵؛ کا کمال ۴۵/۵؛ کا لباس ۸۹/۵؛ کا نقش ۱۲۸/۳؛ کا نیک عمل ۱۲۳/۳؛ کی استعداد ۴۵/۵؛ کی ذمہ داری ۱۲۸/۳؛ کی شادی ۱۲۴/۳؛ کی ضروریات ۱۳۰/۳؛ کی ضروریات پوری کرنا ۱۳۰/۳؛ کی مالکیت ۱۴۶/۳؛ کے احکام ۱۲۴/۳؛ کے اقتصادی حقوق ۵/۵؛ کے حقوق ۱۲۴/۳، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۴۶، ۵/۵؛ کے حقوق پر تجاوز ۱۲۴/۳؛ کے حقوق کے بارے میں انصاف ۱۲۴/۳؛ مسکین ۸۹/۵ نیز۔ ک اہل کتاب، میراث

عمومی املاک:۔ غصب کرنا ۱۶۱/۳

عمومی نظارت: ۸/۵، ۸۰

عہد: ایفائے ۱۳۱/۳، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱/۵، ۱۲، ۱۳، ایفائے کا پیش خیمہ ۴/۵؛ ایفائے کی اہمیت ۱/۵، ۱۲؛ ایفائے کی جزا ۱۲/۵؛ ایفائے کی قدر و قیمت ۱/۵؛ شکنی ترک کرنا ۴/۵؛ شکنی کا پیش خیمہ ۱۵۳/۳، ۴۰/۵؛ شکنی کی سزا ۱۳/۵، ۱۳، ۴۱؛ شکنی کی نیست ۴/۵؛ شکنی کے اثرات ۱۵۳/۳، ۱۵۵، ۱۲/۵، ۱۳، ۴۰؛ شکنی کے اسباب ۱۳/۵؛ شکنی کے موارد ۱۴/۵، ۴۲؛ شکنی کے موانع ۴/۵؛ کی اہمیت ۱/۵؛ کے احکام ۱/۵؛ فطری ۴/۵

نیز۔ ک آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، بنی اسرائیل،

حواری، عہد شکن افراد، عیسیٰ ﷺ، عیسائی، مومنین، یہود

عہد شکن افراد: ۵/۷۰۔ کا محروم ہونا ۵/۱۳؛ کو خبردار کرنا ۵/۷، ۱۳ نیز۔ ک بنی اسرائیل، عہد، عیسائیت، یہود
عہد عتیق:۔ ک تورات

عیب:۔ فاش کرنا ۳/۱۳۸؛ فاش کرنے کی حرمت ۳/۱۳۸ نیز۔ ک عیب فاش کرنے والے

عیب فاش کرنے والے:۔ والوں کو خبردار کرنا ۳/۱۳۸؛ والوں کو دھمکی ۳/۱۳۸ عید غدیر: ۵/۶۷

عیسیٰ ﷺ:۔ اور انجیل ۵/۱۱۰؛ اور اہل کتاب ۳/۱۵۹؛ اور بنی اسرائیل ۵/۷۲؛ اور پرندے کی خلقت

۵/۱۱۰؛ اور تسورات ۵/۳۶، ۱۱۰؛ اور چمگادڑ ۵/۱۱۰؛ اور حواری ۵/۱۱۲؛ اور عیسائی ۵/۱۱۷، ۱۱۸؛ اور

عیسائیوں کا شرک ۵/۱۱۷؛ اور کفار ۵/۷۸؛ اور گمراہ افراد ۵/۱۱۸؛ اور لوگ ۵/۱۱۱؛ بنی اسرائیل کے درمیان

۵/۷۲؛ پر تہمت لگانا ۵/۱۱۰؛ سے سوال ۵/۱۱۶؛ قیامت کے دن ۳/۱۵۹، ۵/۱۱۰، ۱۱۶؛ کا آسمان کی جانب

عروج ۳/۱۵۸؛ کا اٹھایا جانا ۳/۱۵۸؛ کا احترام ۳/۱۶۳؛ کا اعتراف ۳/۱۷۲؛ کا ایمان ۳/۱۷۲؛ کا بشر ہونا

۵/۷۲، ۷۵؛ کا تقاضا ۵/۱۱۳، ۱۱۵؛ کا تقرب ۳/۱۵۸؛ کا تمسخر اڑایا جانا ۳/۱۵۷؛ کا خبردار کرنا ۵/۷۲؛ کا ظہور

۳/۱۵۹؛ کا عقیدہ ۳/۱۷۲، ۵/۱۱۶، ۱۱۷؛ کا علم ۳/۱۷۲، ۵/۱۱۰، ۱۱۶؛ کا قتل ۳/۱۵۷؛ کا قصہ ۳/۱۵۸، ۱۵۹،

۵/۱۱۰؛ کا کھانا ۵/۷۵؛ کا گہوارہ ۵/۱۱۰؛ کا لقب ۳/۱۷۱؛ کا محرک ۵/۱۱۳؛ کا مذمت کرنا ۵/۱۱۲؛ کا معجزہ

۵/۱۱۰، ۱۱۲؛ کا معلم ۵/۱۱۰؛ کا مقام و مرتبہ ۳/۱۷۱، ۵/۳۶؛ کا نام ۳/۱۷۱؛ کا نکتہ نظر ۵/۱۱۳؛ کا نومولود

ہونے کے زمانہ میں کلام کرنا ۵/۱۱۰؛ کا ہدایت کرنا ۳/۱۷۱؛ کو اٹھانا ۵/۱۱۷؛ کو جھٹلانا ۳/۱۳۷، ۱۵۶؛ کو نقصان

پہنچانا ۵/۱۱۰؛ کی الوہیت ۳/۱۷۱، ۵/۱۷۲، ۷۲، ۷۳، ۷۷، ۱۱۶، ۱۱۸؛ کی الوہیت پر اصرار ۵/۷۵؛ کی الوہیت کا

بطلان ۵/۷۷؛ کی الوہیت کی نفی ۳/۱۷۲، ۵/۳۶، ۷۲، ۷۵، ۱۱۰، ۱۱۶، ۱۱۷؛ کی ادا ۵/۱۱۰؛ کی بعثت ۵/۳۶،

۷۸؛ کی پرستش کا پیش خیمہ ۵/۷۶؛ کی تعلیم ۵/۱۱۰؛ کی تعلیمات ۵/۳۶، ۷۲، ۱۱۷؛ کی تعلیمات کا سرچشمہ

۱۱۴/۵: کی تنزیہ ۱۲۲/۵، ۱۱۶، ۱۱۸: کی جسمانی زندگی ۱۵۹/۳: کی حفاظت ۱۱۰/۵: کی حقانیت ۱۱۳/۵: کی حکمت ۱۱۰/۵: کی خلقت ۱۴۱/۳، ۱۴/۵: کی خلقت کی خصوصیت ۱۴۱/۳: کی دعا کی قبولیت ۱۱۵/۵: کی دعوت ۱۲/۵: کی ذمہ داری ۱۱۰/۵، ۱۱۴: کی رسالت ۱۲/۵، ۴۵، ۱۱۰، ۱۱۴: کی رسالت کا انکار ۱۱۰/۵: کی رسالت کا دائرہ کار ۱۱۰/۵: کی رسالت کی تبلیغ ۱۱۳/۵: کی رسالت میں شک کرنا ۱۱۳/۵: کی رضامندی ۱۱۹/۵: کی زندگی ۱۴/۵: کی شخصیت ۱۴۱/۳، ۱۲۲، ۱۱۶/۵: کی شفاعت ۱۲/۵: کی شفقت ۱۱۸/۵: کی صداقت ۱۱۹/۵: کی صلیب ۱۵۴/۳: کی ضروریات ۴۵/۵: کی عبودیت ۱۴۲/۳، ۱۱۴/۵: کی عظمت ۶۳/۳، ۱۴۱: کی قدرت ۴۶/۵، ۱۱۰: کی کامیابی ۱۱۹/۵: کی کتاب ۳۶/۵: کی کمزوری ۱۴/۵: کی گواہی ۱۵۹/۳، ۳۶/۵، ۱۱۱، ۱۱۴: کی لعنت ۴۸/۵: کی ماں ۱۵۴/۳، ۱۴/۵، ۴۲، ۱۱۰: کی معبودیت ۴۶/۵: کی موت ۱۵۴/۳، ۱۵۹، ۱۴/۵، ۴۵: کی ناامیدی ۴۸/۵: کی نبوت ۱۵۴/۳، ۱۶۳، ۱۴۱، ۴۶/۵، ۴۸: کی نجات ۱۵۸/۳: کی نعمت ۱۱۰/۵: کی وفاداری ۱۱۴/۵: کی ولادت ۱۵۶/۳، ۱۵۴، ۱۲/۵، ۴۵: کسی ولایت تکوینی ۱۱۰/۵: کے اہداف ۱۱۳/۵: کے پرندے کسی نوع ۱۱۰/۵: کے حالات ۱۱۶/۵: کے حواری ۱۱۳/۵: کے زمانے کی تاریخ ۳۶/۵: کے زمانے میں قحط ۱۱۳/۵: کے ساتھ عہد ۱۱۳/۵: کے علم کا دائرہ ۱۱۶/۵: کے فضائل ۱۵۸/۳، ۱۶۳، ۱۴۱، ۱۱۰/۵، ۱۱۱، ۱۱۴، ۱۱۹: کے قتل کی سازش ۱۵۸/۳: کے معجزہ کی خصوصیت ۱۱۰/۵: مسیح ۱۴۱/۳: نومولود ہونے کے زمانہ میں ۱۱۰/۵

نیز۔ ک اہل کتاب، ایمان، بنی اسرائیل، جبرائیل علیہ السلام، حواری، عیسائی، کفر، مریم علیہا السلام، یہود عیسائی: حق قبول کرنے والے ۸۲/۵: صدر اسلام کے ۳۹/۵، ۵۲، ۵۳، ۶۰، ۷۷، ۸۳، ۸۴: عہد شکن ۱۳/۵: اور آسمانی تعلیمات ۶۶/۵: اور آنحضرت ﷺ ۱۳/۵، ۱۹، ۸۲، ۸۳، ۸۴: اور آنحضرت ﷺ کی حقانیت ۸۵/۵: اور اسلام ۵۱/۵: اور انجیل ۳۴/۵، ۶۶: اور تورات ۶۶/۵: اور حق کا چھپانا ۱۵/۵، ۱۹: اور عیسیٰ علیہ السلام ۱۴۱/۳، ۱۴۲، ۱۴/۵: اور قرآن کریم ۸۳/۵، ۸۴: اور قرآن کریم کی حقانیت ۸۵/۵: اور مسلمان ۵۱/۵، ۵۳، ۸۲: وں سے دوستی ترک کرنا ۵۱/۵: وں سے دوستی کے اثرات ۵۳/۵، ۵۴: وں کا احساس برتری ۱۸/۵: وں کا انحراف ۴۲/۵، وں کا ایمان ۶۹/۵، ۸۳، ۸۴، ۸۵: وں کا جھوٹ ۱۳/۵: وں کا حق کو قبول کرنا ۸۲/۵: وں کا خطرہ ۵۱/۵: وں کا

عذاب ۱۸/۵؛ وں کا دین ۳۸/۵؛ وں کا رجحان ۴۲/۵؛ وں کا شرک ۱۱۸، ۴۶/۵، ۱۴۱/۳؛ وں کا ظلم ۵۱/۵؛
 وں کا عجز و انکسار ۸۲، ۸۳، ۸۴؛ وں کا عذاب ۱۳، ۵۲؛ وں کا عقیدہ ۱۴۱/۳، ۱۴۲، ۱۴/۵، ۱۸، ۴۲، ۴۳، ۴۴،
 ۴۵، ۱۱۶، ۱۱۷؛ وں کا عمل ۱۳/۵؛ وں کا عہد ۴۲/۵؛ وں کا غلو ۱۴۱/۳، ۱۴۲، ۴۴/۵؛ وں کا کمزور نظریہ
 کائنات ۱۴/۵؛ وں کا گریہ ۸۳/۵؛ وں کا گناہ ۳۹/۵؛ وں کا نکتہ نظر ۱۴/۵؛ وں کو خبردار کرنا ۱۳/۵؛ کو دعوت
 ۴۳/۵؛ وں کی آسمانی تعلیمات ۶۸/۵؛ وں کی اکثریت ۳۹، ۵۰، ۶۳؛ وں کی اکثریت کا انحراف ۵۹/۵؛ وں کی
 پارٹی بازی ۵۱/۵؛ وں کی توقعات ۱۹/۵؛ وں کی جانب جھکاؤ ۵۲/۵؛ وں کی دعا ۸۳/۵؛ وں کی دوستی ۵۱/۵؛ وں
 کی ذلت ۵۳/۵؛ وں کی ذمہ داری ۴۴، ۶۹؛ وں کی روزی ۶۶/۵؛ وں کی سازش ۵۰/۵؛ وں کی سزا ۱۳، ۳۹؛
 وں کی سعادت ۱۴۱/۳؛ وں کی شکست ۵۳/۵؛ وں کی طرف میلان کا پیش خیمہ ۵۲/۵؛ وں کی عہد شکنی ۱۳/۵،
 ۱۴، ۵۱، ۴۲؛ وں کی فراموشی ۱۳/۵؛ وں کی قسم ۵۳/۵؛ وں کی قضاوت ۴۴/۵؛ وں کی کمزوری ۵۳/۵؛ وں کی
 گمراہی ۵۱/۵؛ وں کی مدد کرنا ۵۳/۵؛ وں کی مذمت ۵۳، ۴۳، ۴۶؛ وں کی ناروا باتیں ۶۳/۵؛ وں کی نسل ۱۸/۵؛
 وں کی نسل پرستی ۱۸، ۵۱؛ وں کی نظریں الوہیت ۴۳/۵؛ وں کی نگرانی ۱۱۴/۵؛ وں کی ولایت ۵۵/۵؛ وں کی
 ولایت سے روگردانی ۵۱/۵؛ وں کی ولایت قبول کرنا ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۶؛ وں کی ہوس پرستی ۴۴/۵؛ وں کے
 آباء و اجداد ۶۰/۵؛ وں کے پابند افراد ۶۶/۵؛ وں کے دعوے ۱۳/۵؛ وں کے ساتھ دوستی ۵۱، ۵۲، ۵۳،
 ۵۴؛ وں کے ساتھ دوستی کا پیش خیمہ ۵۲/۵؛ وں کے ساتھ معاہدہ ۵۳/۵؛ وں کے ساتھ یشاق ۱۳/۵؛ وں کے
 سامنے استدلال کرنا ۱۴/۵؛ وں کے فرقے ۶۶/۵؛ وں کے فضائل ۸۳/۵؛ وں میں اختلاف ۴۳، ۱۳؛ وں میں
 بغض ۱۳/۵؛ وں میں صرام خوری ۶۳/۵؛ وں میں دشمنی ۱۳/۵؛ کافر ۴۲/۵؛ گناہگار ۱۸/۵؛ متواضع ۴۵/۵؛
 مشرک ۴۲/۵؛ مومن وں کی آرزو ۸۳/۵؛ مومن وں کی دعا ۸۳/۵؛ مومن وں کے درجات ۸۵/۵؛ نیکی کرنے والے
 ۸۵/۵ نیز ر_ک عیسیٰ ﷺ، قرآن کریم، مریم ﷺ، مسلمان، یہود

عیسائیت: دین ۶۹/۵؛ دین قبول کرنا ۵۲/۵؛ کا دوام ۱۳/۵؛ کی تاریخ ۱۳/۵؛ کی عید ۱۱۳/۵؛ کے علماء ۵/۵
 ۸۲؛ کے علماء اور قرآن کریم ۸۳/۵؛ کے علماء کا حق قبول کرنا ۸۲/۵؛ کے علماء کا

سکوت ۶۳/۵؛ کے علماء کا گریہ ۸۳/۵؛ کے علماء کا نقش ۸۲/۵؛ کے علماء کی ذمہ داری ۶۳/۵؛ کے علماء کی مذمت
۶۳/۵؛ میں خدا کی نشانیاں ۱۱۳/۵؛ میں قصاص ۳۶/۵؛ میں متقین ۳۶/۵ نیز ر۔ ک عیسائی
عینیت: ر۔ ک دین

اشارے (۴)

غ

غارت گری: کی سزا ۳۳/۵

غذا: ر۔ ک طعام

غرور: کے اثرات ۱۵۱/۳ نیز ر۔ ک تکبر، عجب، یہود

غزوہ احد: کا قصہ ۱۰۳/۳

غسل: جنابت ۶/۵؛ کا فلسفہ ۶/۵؛ کا وجوب ۶/۵؛ کی اہمیت ۶/۵؛ کے احکام ۶/۵؛ کے مبطلات ۶/۵؛ کے موجبات ۶/۵؛ کے واجبات ۶/۵؛ میں ترتیب ۶/۵؛ واجب ۶/۵

غصب: کی حرمت ۱۶۱/۳؛ کے اثرات ۱۶۱/۳؛ کے احکام ۱۶۱/۳ نیز ر۔ ک عمومی املاک، مال، یہود

غضب: ختم کرنے کی اہمیت ۲۸/۵ نیز ر۔ ک اللہ تعالیٰ، مغضوبین خدا

غفلت: اللہ تعالیٰ سے ۲۸/۱۳۲، ۵/۳؛ ذکر سے ۹۱/۵؛ کا پیش خیمہ ۹۱/۵؛ کے اثرات ۱۰۲/۳، ۹۱/۵

نیز ر۔ ک قابیل

غلام: کی آزادی ۵/۲۰، ۸۹

غلامی: ر۔ ک اسلام

غلو: سے منع کرنا ۴۴/۵؛ کا پیش خیمہ ۱۴۱/۳؛ کا خطرہ ۱۴۱/۳، ۴۴/۵؛ کا سرچشمہ ۴۴/۵؛ کے اثرات ۴۴/۵؛

کے موارد ۴۴/۵؛

ناپسندیدہ_ ۵/۷۷ نیز_ ک اہل کتاب، دین، عیسائی، یہود

غم و اندوہ:_ دور کرنے کے اسباب ۱۳۰/۳، ۱۳۱:_ سے نجات کے اسباب ۶۹/۵:_ کے اسباب ۶۹/۵؛ ناپسندیدہ

_ ۵/۶۸ نیز_ ک آنحضرت ﷺ، سرکش لوگ، کفار، گمراہ، گناہگار لوگ

غنیمت:ر_ ک جنگ

غور و فکر کرنا:ر_ ک تعقل

غیب:_ کے موارد ۵/۱۱۶ نیز_ ک انبیاء ﷺ، ایمان، علم غیب

غیبت:جائز_ ۳/۱۳۸

ف

فاسقین: ۵/۲۵، ۳۴، ۳۹_ قیامت میں ۵/۱۰۹:_ کا عصیان ۵/۳۹:_ کی اضروی سرگردانی ۵/۱۰۹:_ کی اضروی گمراہی

۵/۱۰۹:_ کی محرومیت ۵/۱۰۸:_ کے ساتھ زندگی گزارنا ۵/۲۵ نیز_ ک رہبر، فسق، یہود

فاش کرنا:_ کرنے کا جواز ۳/۱۳۸، ۱۳۹، ۵/۳۳:_ کرنے کی مذمت ۳/۱۳۸ نیز_ ک آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، راز،

ظالمین

فال لینا:_ زمانہ جاہلیت میں ۵/۹۰؛ ناپسندیدہ_ ۵/۹۰

فال نکالنا:ر_ ک تفاؤل

فتح:_ کا پیش خیمہ ۳/۱۰۳:_ کا سرچشمہ ۳/۱۳۱:_ کا معیار ۵/۳۰:_ کی شرائط ۵/۲۲، ۲۳، ۲۴، ۵۶:_ کے اسباب

۵/۵۲، ۵۶:_ کے موارد ۵/۱۱۹:_ کے موانع ۵/۳۹، ۶۳

نیز_ ک باطل، بنی اسرائیل، جنگ، حزب اللہ، حق، دشمن، صادقین، ظالمین، کفار، مخالفین، مسلمان، مومنین،

نیک لوگ

فترت: ر_ ک نبوت

فجور: ر_ ک فسق

فحشا_ پھیلانے کی مذمت ۱۳۸/۳؛ کی تہمت لگانا ۱۵۶/۳

فرا موشی: کاپیش خیمہ ۱۳/۵؛ کے اسباب ۱۳/۵

نیز ر_ ک اللہ تعالیٰ، بنی اسرائیل، دین، عیسائی، یہود

فرشتے: ر_ ک ملائکہ

فرمانبرداری: ر_ ک اطاعت، حواری، سر تسلیم خم کرنا، ہارون ﷺ، یہود

فریب: ر_ ک مکر

فساد پھیلانا: اس کا انجام ۳۳/۵؛ اس کا گناہ ۳۳/۵؛ اس کی سزا ۳۲/۵ نیز ر_ ک خرابی، شیطان، محارب، معاشرہ، یہود

فساد پھیلانے والے: ر_ ک مفسدین

فسق: کافہوم ۵۹/۵؛ کی سزا ۲۶/۵؛ کی علامات ۲۶/۵، ۸۱؛ کئے اثرات ۲۶/۵، ۳۹، ۵۰، ۵۹؛ کئے اسباب

۳/۵، ۳۴؛ کے موارد ۳/۵، ۳۴، ۱۰۸ نیز ر_ ک اہل کتاب، بنی اسرائیل، فاسقین، گناہگار لوگ

فضیلت: ر_ کا سرچشمہ ۵۳/۵

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

فطانت: ر_ ک زیرکی

فطرت: حق طلبی کی ۱۱۹/۳؛ خدا جوئی کی ۱۱۹/۳؛ سے انحراف کے اسباب ۱۱۹/۳ نیز ر_ ک انسان، عہد

فقر: ر_ ک اسلام، فقراء

فقرا: پر ترس کھانا ۱۳۵/۳؛ کی حمایت کرنا ۱۳۵/۳؛ کی مصلحتیں ۱۳۵/۳؛ کے حقوق ۱۳۵/۳
 فقہی قواعد: ۱۱۵/۳، ۱۳۵، ۱۶۵، ۱/۵، ۶ فلاح پانے والے ۵/۹۳، ۱۰۰، ۱۱۹ نیزر۔ ک فلاح و نجات
 فلاح و نجات: کاپیش خیمہ ۵/۹۰، ۱۰۰؛ کی علامات ۵/۹۱؛ کے اسباب ۵/۳۵، ۶۹، ۹۰، ۹۲، ۹۳، ۱۰۰؛ کے
 موارد ۵/۳۶، ۹۳، ۱۱۹؛ کے موانع ۵/۳۶، ۹۱

نیزر۔ ک فلاح پانے الے، صادقین، عقلاء، عیسیٰ ﷺ، مومنین، نیک لوگ
 فلسفہ احکام: ر۔ ک احکام

فوجی تیاری: ۱۰۲/۳ کی اہمیت ۱۰۲/۳؛ کے اثرات ۱۰۲/۳
 نیزر۔ ک جنگ فوجی ساز و سامان: کا کردار ۱۰۲/۳

ق

قابل: اور ہابیل ۵/۳۱؛ کا بے تقویٰ ہونا ۵/۲۴؛ کا تجربہ ۵/۳۱؛ کا حسد ۵/۲۴؛ کا خبردار کرنا ۵/۲۸؛ کا
 خوف ۵/۲۸؛ کا ظلم ۵/۳۲؛ کا قصہ ۵/۲۴، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱؛ کا نافرمانی کرنا ۵/۲۴، ۳۰؛ کا نقصان اٹھانا ۵/۳۰؛ کا
 ہدیہ ۵/۲۴؛ کو خبردار کرنا ۵/۲۹، ۳۰؛ کی پشیمانی ۵/۳۱؛ کی تعلیم ۵/۳۱؛ کی جہالت ۵/۲۴، ۳۱؛ کی خواہش
 ۵/۳۰؛ کی ذمہ داری ۵/۲۴؛ کی سرکشی ۵/۲۸؛ کی سرگردانی ۵/۳۱؛ کی غفلت ۵/۲۸؛ کی قربانی ۵/۲۴؛ کی قربانی
 کا رد ہونا ۵/۲۴؛ کی کمزوری ۵/۳۱؛ کی مذمت ۵/۳۱؛ کی نفسانی خواہش ۵/۳۰؛ کے اہداف ۵/۳۰؛ کے قصے کی
 تحریف ۵/۲۴ نیزر۔ ک ہابیل

قاتل: کا انجام ۵/۳۲؛ کا گناہ ۵/۲۹؛ کو خبردار کرنا ۵/۲۹؛ کی پشیمانی ۵/۳۱؛ کی سزا ۵/۳۲؛ کی زندگی کی قدر
 و قیمت ۵/۳۲

قاضی:

عیسائی_ کا فیصلہ ۳۷/۵؛ کا استغفار ۱۰۶/۳؛ کا تزکیہ ۱۰۶/۳؛ کا فیصلہ ۳۷/۵؛ کو خبردار کرنا ۱۰۴/۳، ۱۱۳؛ کی تعلیم ۱۰۵/۳؛ کی ذمہ داری ۱۰۵/۳، ۱۰۴، ۱۰۶، ۳۳/۵؛ کی زیر کی ۱۰۴/۳؛ کی زیر کی کی اہمیت ۳۹/۵؛ کی شرائط ۳۹/۵، ۱۰۵/۳؛ کی قضاوت ۱۰۹/۳؛ کی لغزش ۳۸/۵؛ کی لغزش کے اسباب ۳۹/۵؛ کی ہوس پرستی ۳۹/۵

نیز_ ک خائن لوگ، قضاوت

قاعدہ لا حرج: ۶/۵ نیز_ ک فقہی قواعد

قانون: بہترین_ ۵۰/۵؛ کی تاثیر کا دائرہ کار ۹۳/۵، ۹۵؛ کئے نفاذ کا پیش خیمہ ۱۲۷/۳ نیز_ ک قانون سازی، قانون شکن لوگ، قانون شکنی

قانون سازی: حرام_ ۳۳/۵؛ شرعی_ کا معیار ۳۸/۵؛ اور اضطرار ۳/۵؛ کا معیار ۱۶۱/۳؛ کی شرائط ۳/۵، ۳۳، ۹۷، ۱۰۲؛ کے مبانی ۳۳/۵، ۳۵، ۳۷، ۳۸ نیز_ ک اللہ تعالیٰ، قانون

قانون شکن لوگ: ۳۲/۵ نیز_ ک قانون، قانون شکنی

قانون شکنی: کی مذمت ۳۲/۵ نیز_ ک بنی اسرائیل، قانون، قانون شکن لوگ

قائدین کفر: کی اطاعت ۶۰/۵ نیز_ ک کفر

قائدین گمراہی: کی اطاعت ۶۰/۵ نیز_ ک گمراہی

قتل: تاریخ میں_ ۲۷/۵؛ سے اجتناب کرنا ۲۹/۵؛ سے منع کرنا ۳۲/۵؛ کا پیش خیمہ ۲۷/۵؛ کا سرچشمہ ۲۷/۵؛ کا ظلم ۲۹/۵؛ کا گناہ ۲۹/۵، ۳۲؛ کی اضروی سزا ۲۹/۵؛ کی سزا ۳۲/۵، ۳۳؛ کی سزا کا فلسفہ ۳۲/۵؛ کی نحوست ۳۱/۵؛ کے اثرات ۲۸/۵، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۵؛ کے اسباب ۳۰/۵؛ کے موانع ۲۸/۵، ۳۲؛ ناحق_ ۲۹/۵، ۳۲؛ ناحق_ کی حرمت ۳۲/۵؛ ناحق_ کی سزا ۳۲/۵ نیز_ ک انبیاء ﷺ، انسان، بنی اسرائیل، بھائی، عیسیٰ ﷺ، مومنین، ہابیل، یہود

قحط: _ ک عیسیٰ (ع)

قدامت پسند لوگ:۔ اور علم ۱۰۳/۵؛۔ اور ہدایت ۱۰۳/۵

قدرت: غیر اللہ کی۔ کی نفی ۱۴/۵؛۔ کا سرچشمہ ۴۶/۵؛۔ کی اہمیت ۱۳۹/۳؛۔ کی تاثیر ۳۸/۵؛۔ کے اثرات ۴۶/۵

نیز۔ ک آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، انسان، شرعی ذمہ داری، عیسیٰ ﷺ، کفار، کوا، مریم ﷺ، موسیٰ، ہابیل

قدر و قیمت:۔ کا معیار ۱۱۳/۳؛۔ ۱۲۳، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۴۰، ۸/۵، ۱۲، ۳۵، ۵۰، ۵۳، ۶۳، ۶۸، ۱۰۳؛۔ کی تشخیص کا

معیار ۵۰/۵

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

قدر و قیمت کا اندازہ لگانا:۔ ہونے کا معیار ۱۲۳/۳، ۱۳/۵، ۶۰، ۶۳، ۶۶، ۷۳، ۸۹، ۱۰۰؛۔ نے میں انصاف ۱۳/۵

نیز۔ ک عمل

قذف:۔ ک زنا کی تہمت

قرآن کریم:۔ اور آسمانی کتب ۴۸/۵؛۔ اور انجیل ۴۸/۵؛۔ اور اہل کتاب ۶۸/۵؛۔ اور تورات ۴۸، ۴۳/۵؛۔

اور سرکشی میں اضافہ ۶۸/۵؛۔ اور سنت ۱۰۳/۵؛۔ اور عقل ۵۰/۵؛۔ اور علم ۵۰/۵؛۔ اور عیسائی ۱۴/۵؛۔ اور کفر میں

اضافہ ۶۸/۵؛۔ اور گمراہی ۶۸/۵؛۔ اور یہود ۶۳/۵؛۔ ایک آسمانی کتاب ۳۸/۵؛۔ پر عمل کرنا ۶۶/۵؛۔ سیکھنا ۱۰۵/۳؛۔

سے محرومیت ۶۳/۵؛۔ صدر اسلام میں ۱۰۵/۳، ۱۲۴، ۱۳۶، ۱۳۰، ۱۵/۵، ۳۸؛۔ کا ادب ۶/۵؛۔ کا استدلال ۴۵/۵؛۔ کا

انکار ۸۳/۵؛۔ کا تدریجی فزول ۱۳۶/۳، ۱۰۱/۵؛۔ کا روشن کرنا ۱۴۳/۳؛۔ کا سمجھنا ۱۴۳/۳؛۔ کا عالمی ہونا ۱۴۳/۳؛۔ کا

کمرور ۱۰۵/۳، ۱۲۴، ۱۶۶، ۱۵/۵، ۱۶، ۳۸، ۳۹، ۸۳، ۸۶، ۱۰۱، ۱۰۳؛۔ کا محفوظ ہونا ۱۰۵/۳، ۱۶۶، ۳۸/۵؛۔ کا

فزول ۱۰۵/۳، ۱۱۳، ۱۶۶، ۱۴۰، ۱۴۳، ۳۸/۵، ۶۳، ۱۰۱؛۔ کا ہدایت کرنا ۱۴۳/۳، ۱۵/۵، ۱۶؛۔ کو دھیان سے سننے کے

اثرات ۸۳/۵؛۔ کی برگزیدگی ۳۸/۵؛۔ کی پیروی کرنا ۱۰۳/۵، ۱۰۵؛۔ کی پیروی کے اثرات ۱۰۵/۵؛۔ کی تاریخ ۱۲۴/۳،

۱۳۶، ۱۳۰، ۱۵/۵، ۳۸؛۔ کی تشبیہات ۱۳۵/۳، ۳۲/۵؛۔ کی تعلیمات ۱۰۵/۳، ۱۴۶، ۳۸/۵، ۵۰؛۔ کی تعلیمات پر عمل

کرنا ۱۰۵/۵؛۔ کی تعلیمات سے روگردانی ۱۰۳/۵؛۔ کی تعلیمات کو ترک کرنا ۳۹/۵؛۔ کی تعلیمات کو قبول کرنا ۶۳/۵؛۔ کی

تعلیمات کی قدر و قیمت ۵۰/۵؛۔ کی جذابت ۱۶۲/۳؛۔ کی جمع آوری ۱۲۴/۳، ۱۳۶، ۱۳۰،

۳۸/۵: کی حقانیت ۱۰۵/۳، ۱۶۶، ۱۷۰، ۳۸/۵، ۸۳، ۸۳، ۸۵: کی حقانیت کی گواہی ۸۳/۵: کی حقانیت کے گواہ
 ۸۳/۵: کی خصوصیت ۱۰۵/۳: کی دعوت ۱۷۱/۳: کی عظمت ۳۸، ۱۵/۵: کی فضیلت ۱۶۶/۳، ۵۹/۵: کی
 کتابت ۳۸/۵، ۱۲۴/۳، ۱۳۶: کی کتابت کی تاریخ ۱۰۵/۳: کی گواہی ۳۸/۵: کے انکار کے اثرات ۶۸/۵: کے
 اہداف و مقاصد ۱۶/۵: کے قصے ۱۶۳/۳: کے نزول کے اہداف ۱۰۵/۳: میں غور و فکر کرنا ۷۵/۵

نیز۔ ک آنحضرت ﷺ، اہل کتاب، ایمان، بنی اسرائیل، پادری، تمسک، صالحین، علماء، عیسائی، عیسائیت،
 قرآن کریم کے پیروکار، کفار، کفر، مشرکین، نجاشی، یہود
 قرآن کریم کے پیروکار: وں کی پاداش ۱۷۵/۳

قربانی: کا قبول ہونا ۲۷/۵: کے فوائد ۹۸/۵: کے قبول ہونے کا پیش خیمہ ۲۷/۵

نیز۔ ک آدم ﷺ کی اولاد، بت، حج، قابیل، کعبہ، کفارہ، ہابیل

قرض: اللہ تعالیٰ کو دیا جانے والا ۱۲/۵: حسنہ کی دعوت دینا ۱۱۳/۳: کے آداب ۱۲/۵

قرعہ: زمانہ جاہلیت میں ۹۰/۵

قسم: اللہ تعالیٰ کی ۵۳/۵، ۱۰۷، ۱۰۷، ۱۰۷: جھوٹی ۱۰۷، ۱۰۷، ۱۰۷: جھوٹی سے اجتناب ۱۰۶/۵: جھوٹی کا گناہ ۱۰۷/۵:
 پوری کرنا ۸۹/۵: توڑنا ۵۳/۵، ۸۹: توڑنے کا گناہ ۸۹/۵: توڑنے کی سزا ۸۹/۵: کا معتبر ہونا ۱۰۷، ۱۰۷: کے
 اثرات ۵۳/۵، ۱۰۷: کے احکام ۸۹/۵، ۱۰۷: لغو ۸۹/۵: لغو سے اجتناب ۸۹/۵: ناپسندیدہ ۸۷/۵: وصیت میں
 کی کیفیت ۱۰۷، ۱۰۷: نیز۔ ک شیطان، عیسائی، کفارہ، مسلمان، وصیت، یہود

قصص: آنکھ کا ۳۵/۵: جان کا ۳۵/۵: حق کا ساقط ہونا ۳۵/۵: دانت کا ۳۵/۵: زخم کا ۳۵/۵: صاحب کے
 حقوق ۳۵/۵: سے درگزر کرنا ۳۵/۵: سے درگزر کرنے کے اثرات ۳۵/۵: کا ترک کرنا ۳۵/۵: کے احکام ۳۵/۵:
 میں برابری ۳۵/۵: کان کا ۳۵/۵، ناک کا ۳۵/۵

نیز۔ ک بنی اسرائیل، تورات، عیسائیت، فساد پھیلانے والے، مجرم، یہود

قصے: برک خاص تاریخی موارد

قضاوت: جائز ۳۳۴/۵; جائز ترک کرنا ۳۴/۵; جائز کا معیار ۳۸، ۳۵/۵; ظالمانہ ۳۵، ۳۳/۵; عادلانہ ۳۲/۵; عادلانہ
کے اثرات ۳۲/۵; عادلانہ کے موانع ۳۳/۵; ترک کرنا ۳۵، ۳۳/۵; کا فلسفہ ۳۵/۵; کی اہمیت ۱۰۵/۳، ۱۰۶،
۳۳/۵; کی شرائط ۳۹، ۳۸، ۳۵، ۳۳/۵; کے اثرات ۱۰۹/۳; کے احکام ۳۳/۵; کے مبانی ۱۰۵/۳، ۳۵، ۳۳/۵،
۳۴، ۳۸، ۳۹، ۵۰; میں انصاف ۱۰۵/۳; میں انصاف کی اہمیت ۳۲/۳۵; میں خوف ۳۳/۵; میں علم ۱۰۹/۳;
ناپسندیدہ ۱۰۵/۳; ناحق ۳۴/۵; نیزرک آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، انبیاء علیہ السلام، انجیل، تورات، سر تسلیم خم کرنا،
عدالتی نظام، عیسائی، قاضی، قیامت، یہود

قضا و قدر: برک عاقبت

قلب: بیمار ۵۲/۵; بیمار کی پریشانی ۵۲/۵; بیمار کی سازش ۵۲/۵; بیمار کی سرزنش ۵۲/۵; بیمار کی صفات
۵۳/۵; بیمار کی عہد شکنی ۵۳/۵; بیمار کی محرومیت ۵۳/۵; قساوت ۱۳/۵; قساوت کا پیش خیمہ ۸۳/۵; قساوت
کے اثرات ۱۳/۵، ۸۳; قساوت کے اسباب ۱۳/۵; قساوت کے موانع ۳۲/۵; پر مہر لگنے کے اسباب ۱۵۵/۳; کا
کردار ۱۵۵/۳، ۳۱/۵; کی بیماری کی علامات ۵۲، ۵۳/۵; کی بیماری کے اثرات ۵۲/۵; کی سلامتی کے اثرات ۵۲/۵;
کی طہارت کی شرائط ۳۱/۵; کی طہارت کے اثرات ۳۱/۵; کی طہارت کے موانع ۳۱/۵; کی ناپاکی کے اثرات
۳۱/۵; نیزرک اطمینان، بنی اسرائیل، مشرکین، یہود

قمار: ازلام کے ذریعہ ۳/۵; تحریم سے پہلے ۹۳/۵; سے اجتناب ۹۰، ۹۱، ۹۲; صدر اسلام میں ۹۰، ۹۱،
۹۳; کا ترک کرنا ۹۳/۵; کا گناہ ۹۰، ۹۳; کا ناپسند ہونا ۹۰/۵; کی پلیدی ۹۰/۵; کی تحریم ۹۱/۵; کی تحریم کا
فلسفہ ۹۱/۵; کی حرمت ۹۰، ۳/۵; کے اثرات ۹۱/۵; کے احکام ۹۰، ۳/۵; کے مفاسد ۹۱/۵; کے موارد
۹۰، ۳/۵; نیزرک مسلمان

قیاس: سے استفادہ ۵۰/۵; ناقابل قبول ۱۰۰/۵

قیام: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ۹، ۸/۵

قیامت: کا آغاز ۱۳/۵؛ کا کردار ۱۰۵/۵؛ کو جھٹلانا ۱۳۶/۳؛ کے دن امداد ۱۴۳/۳؛ کے دن تکامل ۱۴۳/۳؛ کے دن حساب کتاب ۱۰۹/۵؛ کے دن حساب کتاب کی اہمیت ۱۰۹/۵؛ کے دن حقائق کا ظہور ۱۳/۵، ۳۶، ۹۶؛ کے دن سرگردانی ۱۰۹/۵؛ کے دن سوال و جواب ۱۱۶، ۱۰۹/۵؛ کے دن شفاعت ۱۳۵/۳، ۱۴۳، ۴۲/۵؛ کے دن قضاوت ۱۳۱، ۱۰۹/۳؛ کے دن گواہی ۱۵۹/۳؛ کے دن محصور ہونا ۱۱۵/۳؛ کے دن نصرت ۱۴۳/۳؛ کے دن وکالت ۱۰۹/۳؛ کے دن ولایت ۱۴۳/۳؛ کے گواہ ۱۰۹/۳ نیز ک اللہ تعالیٰ، امم، انبیاء ﷺ، خوف، خیانتکار، ذکر، شفاعت کرنے والے، صادقین، صالحین، عابدین، عیسیٰ ﷺ، فاسقین، کفار، کفر، مریم ﷺ، مستکبرین، مشرکین، منافقین، مومنین، نیک لوگ

قید: جائز ۱۰۶/۵۔ ک گواہ، محارب
قیمت لگانا: اس کا معیار ۹۳/۵، ۱۰۰

ک

کالب بن یافنا: ۲۳/۵۔ کی تبلیغ ۲۳/۵؛ کی دعوت ۲۳/۵، ۲۳؛ کے فضائل ۲۳/۵

کام: کی اجرت ۱۲۳/۳؛ کی تشویق ۲/۵؛ کے آداب ۲۳/۵، ۳۵

کان: ر۔ ک قصاص

کائنات: کا تحت ضابطہ ہونا ۱۴۱/۳؛ کا تکامل ۲۸/۵؛ کا حاکم ۱۴۱/۳، ۳۰/۵، ۱۲۰؛ کا علم ۱۱۶/۵؛ کا مالک

۱۳۱/۳، ۱۳۲، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴/۵، ۱۸، ۳۰؛ کی تدبیر ۱۳۲/۳، ۱۴۱، ۱۴/۵، ۲۸، ۶۳؛ کی حرکت ۲۸/۵؛ کی خلقت

۱۴/۵؛ کے متعدد عالم ۲۸/۵؛ کے موجودات ۱۲۶/۳ نیز ک اللہ تعالیٰ، یہود

کتا: شکاری ۳/۵؛ کتے کو سکھانا ۳/۵؛ کتے کے احکام ۳/۵

نیز رک شکار

کتمان حق: برک اہل کتاب، حق

کذب: برک جھوٹ

کرامت: برک مومنین

کردار: کی بنیادیں ۱۶۷/۳، ۲۳/۵، ۲۷، ۳۰، ۷۳؛ ناپسندیدہ کے موانع ۶۰/۵ نیز برک اہل کتاب، بنی اسرائیل
کعبہ: کا احترام ۲/۵؛ کا تقدس ۹۸، ۹۷، ۲/۵؛ کا کردار ۹۷/۵؛ کا مقام ۹۷/۵؛ کا نام رکھنا ۹۷/۵؛ کی بے
حرمتی ۹۸/۵؛ کی زیات ۲/۵؛ کی قربانی ۹۵/۵؛ کی ہتک حرمت ۹۹/۵؛ کے تقدس کی پاسداری ۹۸/۵ نیز برک
مشرکین

کفار: ۱۳۰/۳، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۳۳، ۱۷/۵، ۳۱، ۳۳، ۵۱، ۶۳، ۷۲، ۷۳، ۸۶، ۱۰۳، ۱۱۰

بدعت گزار: ۱۰۳/۵؛ صدر اسلام کے ۱۰۳، ۱۰۳/۵؛ ظالم ۱۶۸/۳، ۱۶۹؛ ظالم کی محرومیت ۱۶۸/۳؛ اور
اسلام ۵۸، ۵۷، ۳/۵؛ اور ایمان ۱۳۳/۳؛ اور تقویٰ ۱۳۳/۳؛ اور سنت ۱۰۳/۵؛ اور قرآن کریم ۱۰۳/۵؛
اور مسلمان ۱۰۲، ۱۰۱/۳؛ اور مومنین ۱۳۱/۳؛ پر لعنت ۷۸/۵؛ جہنم میں ۱۳۰/۳، ۱۶۹، ۳۷/۵، ۸۶؛ سے درگزر
کرنا ۱۳/۵؛ قیامت میں ۱۳۱/۳، ۱۶۹؛ کا اتحاد ۱۰۱/۳؛ کا اختلاف ۳۱/۵؛ کا اخروی عذاب ۱۶۱/۳، ۳۷/۵، ۳۷؛
کا استغفار ۷۳/۵؛ کا افترا ۱۰۳/۵؛ کا انجام ۱۳۰/۳، ۷۳، ۶۸/۵، ۱۰۵؛ کا تسلط ۱۳۱/۳؛ کا تسلط قبول کرنا ۱۳۳/۳؛
کا تکبر ۱۰۲/۳؛ کا تمسخر اڑایا جانا ۱۶۹/۳؛ کا خطرہ ۱۰۲/۳؛ کا عذاب ۱۰۲/۳، ۷۳، ۳۷/۵؛ کا عقیدہ ۱۳۳/۳؛ کا
کفر ۱۳۱/۳، ۱۵۵؛ کا گمراہ کرنا ۱۰۵/۵؛ کا موقع پرست ہونا ۱۰۲، ۱۰۱/۳؛ کا نقصان ۱۰۳/۳؛ کا نیک عمل ۱۲۳/۳؛
کو خبردار کرنا ۱۷۰/۳؛ کو دعوت دینا ۱۰۳/۵؛ کو مہلت دینا ۱۳۳/۳؛ کی امیدواری ۳/۵؛ کی تحقیر ۵۳/۵؛ کی توبہ
۷۳/۵؛ کی جانب سے تمسخر اڑایا جانا ۵۸/۵؛ کی جہالت ۵۸/۵؛ کی حکومت کا حرام ہونا ۱۳۱/۳؛ کی دشمنی ۱۰۱/۳،
۱۰۲، ۵۷/۵؛ کی دوستی ترک کرنا ۸۱/۵؛ کی دھمکی ۱۳۳/۳؛ کی ذمہ داری ۱۲۳/۳؛ کی سازش ۱۰۱/۳، ۱۰۲؛ کی
سزا ۱۳۰/۳، ۱۵۱، ۱۶۹، ۱۰/۵؛ کی شرعی ذمہ داری ۱۲۳/۲؛ کی شقاوت ۱۶۸/۳؛ کی شکست ۱۳۱/۳؛ کی شکست
کے اسباب ۱۰۲/۳؛ کی طاقت ۱۳۹/۳؛ کی فتح ۱۳۱/۳؛ کی گمراہی

۱۳۶/۳، ۱۶۷، ۶۷/۵؛ کی محرومیت ۱۲۳/۳، ۱۶۸، ۱۷۵؛ کی ناپاکی ۳۱/۵؛ کی ولایت ۱۳۹/۳، ۱۳۰، ۱۳۳، ۵۵/۵، ۸۰، ۸۱؛ کی ولایت سے اجتناب کرنا ۵۷/۵؛ کی ولایت قبول کرنا ۱۳۳/۳، ۱۳۵، ۵۳/۵، ۵۳، ۵۷، ۸۰، ۸۱؛ کی ولایت قبول کرنے کے اثرات ۸۰/۵؛ کی ولایت کی حرمت ۱۳۱/۳، ۱۳۳؛ کی ولایت کی سرزنش ۱۳۹/۳؛ کی ولایت کے اثرات ۱۳۹/۳، ۱۳۳، ۵۱/۵، ۵۶؛ کی ہٹ دھرمی ۱۵۵/۳؛ کی ہلاکت ۱۳۳/۳؛ کی ہم نشینی ۱۰۳/۳؛ کے پیروکار ۱۳۱/۳؛ کے تمسخر اڑانے کا سرچشمہ ۵۸/۵؛ کے دوست ۵۳/۵؛ کے ساتھ دوستی ۱۳۹/۳، ۱۳۰، ۱۳۳، ۵۳/۵، ۵۳، ۵۷، ۸۰، ۸۱؛ کے ساتھ دوستی سے اجتناب کرنا ۵۷/۵؛ کے ساتھ دوستی کا نقصان ۵۳/۵؛ کے ساتھ دوستی کی حرمت ۱۳۳، ۱۳۹/۳؛ کے ساتھ دوستی کی سزا ۱۳۳/۳؛ کے ساتھ دوستی کے اثرات ۱۳۹/۳، ۱۳۳، ۵۳/۵، ۵۳، ۸۰؛ کے ساتھ دوستی کے موانع ۸۱/۵؛ کے ساتھ رابطہ رکھنا ۵۳/۵، ۸۱؛ کے ساتھ سلوک ۵۳/۵؛ کے ساتھ مشابہت ۱۳۰/۳؛ کے ساتھ معاہدہ ۱۳۱/۳؛ کے ساتھ مقابلہ ۱۳۰/۳؛ کے ساتھ میل جول ۱۳۰/۳؛ کے سامنے عجز کا اظہار ۵۳/۵؛ کیلئے غمگین ہونا ۶۸/۵؛ کے مقابلے میں احساس حقارت ۵۳/۵؛ کے مقابلے میں غرور کرنا ۵۳/۵؛ کے موقف ۱۰۵/۵ نیز ر ک آنحضرت ﷺ، امم، اہل کتاب، ایمان، بنی اسرائیل، داود علیہ السلام؛ زمانہ جاہلیت، عیسیٰ علیہ السلام، مجاہدین، مسلمان، منافقین، موحدین، مومنین، یہود

کفارہ: تخییری ۹۵/۵؛ حالت احرام میں شکار کرنے کا ۹۵/۵؛ حرم میں شکار کرنے کا ۹۵/۵؛ شتر مرغ کے شکار کا ۹۵/۵؛ شکار کرنے کا ۹۹/۵؛ قربانی کے کی قدر و قیمت ۹۵/۵؛ قسم توڑنے کا ۸۹/۵؛ تشخیص دینے کا معیار ۹۵/۵؛ کا روزہ ۸۹/۵، ۹۵؛ کا فلسفہ ۹۵/۵؛ کی قربانی ۹۵/۵؛ کے احکام ۸۹/۵، ۹۵؛ کے روزے کی قدر و قیمت ۹۵/۵؛ میں اونٹ دینا ۹۵/۵؛ میں بھیڑ بکری دینا ۹۵/۵؛ میں کھانا کھانا ۸۹/۵؛ میں گائے دینا ۹۵/۵؛ میں لباس دینا ۸۹/۵؛ گناہ کا ۱۲۳/۳، ۸۹/۵؛ وحشی گائے کے شکار کا ۹۵/۵؛ وحشی گدھے کے شکار کا ۹۵/۵؛ ہرن کے شکار کا ۹۵/۵ کفر: آسمانی کتب کے بارے میں ۱۳۶/۳، ۱۶۲؛ آنحضرت ﷺ کے بارے میں ۱۵۰، ۱۵۵، ۱۷۰، ۱۷۵، ۸۱/۵، ۸۲؛ آیات خدا کے بارے میں ۱۳۰/۳، ۱۰/۵؛ احکام کے بارے میں ۵/۵؛ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ۱۳۶/۳، ۱۳۷، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۷۵، ۶۹/۵، ۸۱، ۸۳؛ انبیاء علیہم السلام کے

بارے میں۔ ۱۳۶/۳، ۱۵۰، ۱۵۱؛ عیسیٰ ﷺ کی رسالت کے بارے میں۔ ۱۱۵/۵؛ قدرت خدا کے بارے میں۔ ۱۱۵/۵؛ قرآن کریم کے بارے میں۔ ۱۶۲/۳، ۱۶۴، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۵، ۱۷۸/۵، ۸۳؛ قیامت کے بارے میں۔ ۱۳۶/۳، ۱۶۹/۵؛ پراصرار کرنا۔ ۱۳۴/۳، ۶۱/۵؛ سے اجتناب۔ ۱۳۶/۳؛ کا پیش خیمہ۔ ۱۳۱/۳، ۱۶۱، ۱۶۸/۵، ۷۹؛ کا ظلم ہونا۔ ۷۲/۵؛ کا غیر منطقی ہونا۔ ۸۳/۵؛ کا نقصان۔ ۱۳۱/۳، ۱۷۰؛ کو مخفی رکھنا۔ ۱۳۳/۳؛ کی پلیدی۔ ۳۱/۵؛ کی تشخیص کا طریقہ۔ ۷۳/۵؛ کی جانب جھکاؤ۔ ۷۲/۵؛ کی سزا۔ ۱۳۴/۳، ۱۶۱، ۱۰/۵؛ کی علامات۔ ۱۶۷/۳، ۱۰۳/۵؛ کے اثرات۔ ۱۰۲/۳، ۱۳۱، ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۶۱، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۵/۵، ۱۳۲/۵، ۳۱، ۳۳، ۶۳، ۶۸، ۸۶؛ کے علل و اسباب۔ ۱۶۲/۳، ۳۳/۵، ۷۸، ۸۰؛ کے مراتب۔ ۱۳۴/۳، ۳۱/۵، ۶۳، ۶۸؛ کے موارد۔ ۱۳۱/۳، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۵۰، ۱۵۱، ۵/۵، ۱۰، ۱۲، ۱۷، ۳۳، ۷۲، ۸۳، ۱۱۰؛ کے موانع۔ ۱۰/۵، ۷۳؛ میں اختیار۔ ۱۷۰/۳؛ میں اضافہ۔ ۱۳۸/۳، ۳۱/۵؛ میں اضافہ کا پیش خیمہ۔ ۶۳/۵؛ میں اضافہ کے اسباب۔ ۳۱/۵، ۶۸؛ میں جلد بازی کرنا۔ ۳۱/۵؛ میں سرگردانی۔ ۱۳۳/۳؛ معجزے کے بارے میں۔ ۱۱۵/۵؛ ملائکہ کے بارے میں۔ ۱۳۶/۳؛ وحی کے بارے میں۔ ۸۱/۵۔

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

کفران نعمت:- کی سزا۔ ۱۳۴/۳؛ کے اثرات۔ ۱۳۴/۳ نیز۔ ک بنی اسرائیل، منافقین

کلالہ:- ک میراث

کمائی: حرام۔ ۱۶۱/۳ نیز۔ ک مال

کمک:- ک امداد، تعاون

کم ہمتی:- کے اثرات۔ ۵۲/۵

کنیز:- ک شادی

کوا: کوے کا شعور۔ ۳۱/۵؛ کوے کا علم۔ ۳۱/۵؛ کوے کی تاریخ خلقت۔ ۳۱/۵؛ کوے کی قدرت۔ ۳۱/۵؛ کوے کے ذریعہ

سکھانا۔ ۳۱/۵

کوشش: پسندیدہ ۳۵/۵_ نیزر_ ک مسلمان، مومنین

کوه سینا: ۱۶۳/۳

کوه طور: ک یہود

کوه قاسیون: ۳۰/۵

کھانا: آسمانی ۱۱۳/۵; حلال ۵/۵; کھانے کی درخواست ۱۱۳/۵; کھانے کی ضرورت ۵۵/۵_ نیزر_ ک اہل کتاب،

حواری، عیسیٰ ﷺ، مریم ﷺ، مسلمان

کھانا کھلانا: اس کے اثرات ۱۲۵/۳_ نیزر_ ک اہل کتاب، کفارہ، مساکین، مومنین

کھانے کی اشیاء: سے استفادہ کرنا ۹۳/۵; کی پاکیزگی ۳/۵; کے احکام ۱/۵، ۳، ۳، ۵، ۹۶; کھانے کی حرام اشیاء ۵

۱، ۶۹/۵; کھانے کی حلال اشیاء ۳، ۹۶/۵

کینہ: ر_ ک بغض

گ

گالی: ر_ ک دشنام

گائے: کا گوشت ۱۶۰/۳; کے گوشت کی حلیت ۱/۵_ نیزر_ ک کفارہ

گذشتہ لوگ: ر_ ک اسلاف

گریہ: ر_ ک پادری، عیسائی، عیسائیت

گستاخی: ر_ ک بنی اسرائیل

گفتگو: باطل_ سے اجتناب ۱۵۱/۳; حرام_ کا سننا ۱۳۰/۳; غیر عالمانہ ۱۵۴/۳; کا معیار ۱۵۱/۳; کے اثرات

۴۳/۵; کے دوران آداب ۶/۵; میں خیانت کرنا ۱۰۸/۳; میں مکر ۱۰۸/۳; ناپسندیدہ_ سے اجتناب ۱۵۱/۳

نیزر_ ک مریم (ع)

گمان:

ر_ک ظن

گمراہ افراد: ۱۱۹/۳، ۱۶۷، ۵۱/۵، ۶۰، ۷۷، ۳۹/۵، جہنم میں ۱۲۱/۳، کا انجام ۱۲۱/۳، کا عقیدہ ۱۰۵، ۷۷/۵، کا عمل ۱۰۵/۵، کی اطاعت ۷۷/۵، ۱۰۳، کی گمراہی ۱۱۳/۳، کی محرومیت ۱۰۸/۵، کی ہدایت ۱۳۳/۳، ۳۲/۵، ۳۱، کے عمل کے اثرات ۱۰۵/۵، نیز ر_ک اہل کتاب، عیسیٰ ﷺ، گمراہی

گمراہی: سے اجتناب ۱۰۵/۵، سے نجات ۱۶/۵، کا پیش خیمہ ۱۱۹/۳، کا خطرہ ۱۰۵/۵، کا سرچشمہ ۷۷/۵، کی سزا ۶۰/۵، کی متعدد راہیں ۱۶/۵، کے اثرات ۱۳/۵، ۷۷، کے اسباب ۱۱۳/۳، ۱۱۵، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۳۳، ۱۷۶، ۳۱/۵، ۵۵، ۷۷/۵، ۱۰۵، کے بارے میں تحقیق ۷۵/۵، کے مراتب ۱۱۶/۳، ۱۳۶، ۱۶۷، کے موارد ۱۳۳/۳، ۱۶۷، ۱۲/۵، ۷۷، کے موانع ۱۱۳/۳، ۱۷۶، ۱۶/۵

نیز ر_ک اہل کتاب، بنی اسرائیل، حق، طاغوت پرست، عیسائی، فاسقین، قانڈین گمراہی، قرآن کریم، کفار، گمراہ افراد، لعنتی لوگ، مسخ شدہ لوگ، مشرکین، مغضوبین خدا، منافقین، یہود

گناہ: جان بوجھ کر کرنا ۱۵۳/۳، پر اصرار کرنا ۹۵/۵، پر پشیمانی ۱۰۱/۵، پر راضی ہونا ۶۰/۵، ترک کرنے کی روش ۳۰/۵، سے آلودہ ہونا ۶۳/۵، سے اجتناب کرنا ۱۲۹/۳، ۶۵، ۶۲/۵، سے پاک ہونا ۱۲/۵، ۱۸، سے چشم پوشی ۱۲/۵، سے چشم پوشی کے اسباب ۱۲/۵، سے محفوظ ہونا ۱۱۳/۳، صغیرہ کی بخشش ۱۱۰/۳، کا ارتکاب ۱۳۰، کا پھیلنا ۶۳/۵، کا ظلم ۱۱۰/۳، کا منتقل ہونا ۲۹/۵، کا نقصان ۱۱۱/۳، کبیرہ ۱۰۷/۳، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۵۶، ۲/۵، ۲۹، ۳۲، ۵۷، ۵۸، ۶۲، ۷۲، ۹۰، کبیرہ کی بخشش ۱۱۰/۳، کی اصلاح ۱۳۶/۳، کی بخشش کے اسباب ۲۵/۵، ۶۵، ۸۹، ۹۳، کی برائی ۶۲/۵، کی حقیقت ۱۱۳/۳، کی سزا ۱۶۱/۳، ۱۳/۵، ۱۸، ۶۰، ۹۵، ۱۱۵، کی محفل ۱۳۰/۳، کی محفل میں شرکت ۱۳۰/۳، کی مذمت ۱۵۳/۳، کی مغفرت ۱۱۰/۳، ۱۱۶، ۱۳۷، ۳/۵، ۳۹، ۳۵، ۶۵، ۹۵، ۱۰۱، کی مغفرت کے اثرات ۱۶۸/۳، ۶۵/۵، کے اثرات ۱۱۰/۳، ۱۱۱، ۱۵۳، ۱۶۰، ۱۶۱، ۳/۵، ۱۳، ۱۸، ۲۵، ۲۸، ۲۹، ۳۳، ۳۹، ۳۹، کے اسباب ۳۰/۵، کے پھیلنے کا پیش خیمہ ۶۳/۵، کے مراتب ۶۰/۵، کے موارد ۱۱۲/۳، ۱۲۹، ۲/۵، ۲۵، ۶۳، ۸۹، ۱۰۶، ۱۰۷، کے موانع ۱۰۸/۳، ۱۱۳، ۱۲۲، ۲۸/۵، ۲۹، میں تعاون ۲/۵، میں تعاون کے موانع ۲/۵،

میں مسابقت ۶۲/۵، معاشرتی کے اثرات

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

گناہگار لوگ: ۱۰۶، ۳۹/۵۔ وں پر افسوس ۲۶/۵؛ وں سے درگزر ۳۰/۵؛ کا حوصلہ ۱۰۸/۳؛ وں کا خوف ۳۰/۵؛
 وں کا عذاب ۳۹، ۱۸/۵؛ وں کا عقیدہ ۱۰۸/۳؛ وں کا فسق ۳۹/۵؛ وں کا مبعوض ہونا ۱۰۴/۳؛ وں کا محروم ہونا
 ۱۲۳/۳؛ وں کا نقصان ۱۱۱/۳؛ وں کو ڈرانا ۱۹/۵؛ وں کی اصلاح ۳۹/۵؛ وں کی امید ۳۰/۵؛ وں کی بخشش
 ۱۱۰، ۱۱۶/۳؛ وں کی توبہ ۳۹/۵؛ وں کی دنیوی سزا ۲۶/۵؛ وں کی سزا ۱۱۶، ۱۲۳، ۳۰/۵؛ وں کی مدد کرنا ۳۱/۵؛
 وں کی ہلاکت ۱۳۳/۳؛ وں کی ہم نشینی ۷۹/۵ نیز۔ ک عیسائی، گناہ، یہود

گواہ: ۱۱۴/۵۔ کو خبردار کرنا ۱۰۶/۵؛ کو مجبوس کرنا ۱۰۶/۵؛ کی ذمہ داری ۱۰۶/۵

نیز۔ ک آنحضرت ﷺ، امم، عمل، قرآن کریم، قیامت، گواہی، وصیت

گواہی: برحق۔ ۱۳۵/۳، ۸/۵ برحق۔ کاپیش خیمہ ۱۰۸/۵؛ برحق۔ کی اہمیت ۱۳۵/۳؛ برحق۔ کے اثرات ۱۳۵/۳؛
 برحق۔ کے اسباب ۱۳۵/۳؛ جھوٹی۔ ۱۳۵/۳، ۱۰۴/۵؛ جھوٹی۔ کی سزا ۱۳۵/۳؛ جھوٹی۔ کے موانع ۱۰۸/۵؛ غیر مسلم
 کی۔ ۱۰۶/۵؛ چھپانا ۱۳۵/۳؛ چھپانے کا گناہ ۱۳۵/۳، ۱۰۶/۵؛ چھپانے کی حرمت ۱۰۶/۵؛ چھپانے کے اثرات
 ۱۳۵/۳؛ چھپانے کے موانع ۱۳۵/۳؛ دینا ۱۰۶/۵؛ کا اعتبار ۱۰۶/۵؛ کو اجبر کرنے والے ۱۰۸/۵؛ کی شرائط
 ۱۳۵/۳، ۸/۵، ۱۶۶، ۱۳۵/۳؛ کی قدر و قیمت ۸۳/۵؛ کے آداب ۱۳۵/۳، ۱۰۶/۵؛ کے اثرات ۱۳۵/۳؛ کے احکام
 ۱۳۵/۳، ۸/۵، ۱۰۶، ۱۰۴، ۱۰۸؛ کے معتبر ہونے کی شرائط ۱۰۶/۵؛ میں اسلام ۹۵/۵، ۱۰۶؛ میں انصاف ۸/۵، ۹،
 ۹۵، ۱۰۶، ۱۰۴، ۱۰۸؛ میں اولویت ۱۰۴/۵؛ میں ایمان ۱۰۶/۵؛ میں تبدیلی کی حرمت ۱۰۶/۵؛ میں تقرب
 ۱۳۵/۳؛ میں خلوص ۱۳۵/۳؛ میں خیانت ۱۰۶/۵، ۱۰۴، ۱۰۸؛ میں خیانت کا گناہ ۱۰۶/۵؛ میں علم ۱۶۶/۳؛ لغو۔
 ۱۰۴/۵؛ ناحق۔ ۱۳۵/۳، ۸/۵، ۱۰۴؛ ناحق۔ کا گناہ ۱۰۴/۵؛ وصیت چر۔ کا صحیح ہونا ۱۰۴/۵؛ وصیت چر۔ کی شرائط
 ۱۰۸/۵؛ وصیت پر۔ کی کیفیت ۱۰۶/۵، ۱۰۴

نیز۔ ک آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، انبیاء ﷺ، انجیل، بنی اسرائیل، رشتہ دار، عیسیٰ ﷺ، قرآن کریم، قیامت،
 گواہ، ملائکہ، مومنین، والدین، وصیت، یہود

گوشت: حرام۔ ۱/۵، ۳؛ کا نزول ۱۱۵/۵

نیزر۔ ک اونٹ، بھیڑ، چوپائے، خنزیر، گائے

گھرانہ:۔ کا اختلاف ۱۲۸/۳؛ کا افہام و تفہیم ۱۲۹/۳، ۱۳۰؛ کا امن ۱۲۸/۳؛ کا تقویٰ ۱۲۸/۳، ۱۲۹، ۱۳۰؛ کا نفسیاتی لحاظ سے صحیح و سالم ہونا ۵/۵؛ کی اہمیت ۵/۵؛ کی تشکیل ۵/۵؛ کی حفاظت ۱۳۰/۳؛ کی حفاظت کی اہمیت ۱۲۸/۳؛ کی صلح و صفائی ۱۲۹/۳؛ کی محبت ۱۰۶/۵؛ کے اختلافات کا حل ۱۲۸/۳، ۱۳۰؛ کے تعلقات کی اہمیت ۱۲۸/۳؛ میں اطمینان و سکون ۱۲۸/۳؛ میں نظم و انصرام ۱۲۸/۳؛ میں نیکی ۱۲۸/۳

گہوارہ:

ر۔ ک عیسیٰ (ع)

ل

لباس: ر۔ ک عورت، کفارہ، مرد، مساکین

لذائذ: کو حرام قرار دینا ۸۹/۵

لعنت:۔ کے اثرات ۴۸/۵؛ کے اسباب ۱۵۵/۳، ۱۵۶، ۱۳/۵، ۴۸، ۴۹، ۸۰

نیزر۔ ک اصحاب سبت، اللہ تعالیٰ، انبیاء ﷺ، اہل کتاب، بنی اسرائیل، داؤد ﷺ، شیطان، عیسیٰ ﷺ، کفار، لعنتی لوگ، یہود

لعنتی لوگ: ۱۵۵/۳، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۳/۵، ۶۰، ۶۳، ۴۸۔ وں کی گمراہی ۶۰/۵ نیزر۔ ک لعنت

لغزش:۔ سے درگزر کرنا ۳۵/۵؛ کے اسباب ۴۸/۵، ۱۰۶ نیزر۔ ک انسان، بنی اسرائیل، رہبر، قاضی، مسلمان
لوگ: صدر اسلام کے۔ وں کی خواہشات ۵۰/۵؛ اور آنحضرت ﷺ ۵۰/۵؛ اور اواسر الہی ۱۱۱/۵؛ اور
تعلیمات انبیاء ﷺ ۱۱۵/۳؛ اور تعلیمات دین ۹۲/۵، ۱۱۱؛ وں پر ظلم ۳۳/۵؛ وں کا گناہ ۳۹/۵؛ وں کو اذیت
پہنچانا ۳۳/۵؛ وں کو خبردار کرنا ۵۵/۵؛ وں کی اکثریت ۳۹/۵؛ وں کی خواہشات ۶۷/۵؛ وں کی قدر و قیمت
۱۰۱/۵؛ وں کی ناخوشگواہی۔ وں کے حقوق ۲/۵؛ وں کے حقوق پر تجاوز کرنا ۴۸/۵، ۱۰۴، ۱۰۸؛ وں کے حقوق کو
ضائع کرنا ۱۰۶/۵؛ وں

کے حقوق کی ادائیگی ۱۰۸/۵؛ وں کے عقائد کی پاسداری ۱۱۳/۵؛ وں کے نظریات کی اہمیت ۱۰۲/۵
نیز۔ ک آنحضرت ﷺ، حیا، عیسیٰ (ع)

م

ماحول بنانا: ر۔ ک خائن لوگ

مادہ پرستی: ر۔ ک حواری

مادیات: ر۔ ک اسلام، وسائل

مادی ضروریات: کی تائین ۱۱۳/۵ نیز ر۔ ک انسان، دین، معاشرہ

مال: پرستی کے اثرات ۳۳/۵؛ سے لگاؤ ۱۰۶/۵؛ کا غضب کرنا ۱۶۱/۳، ۳۳/۵؛ کا کسب کرنا ۲/۵

نیز ر۔ ک عمومی املاک

مالکیت: خصوصی ۱۶۱/۳؛ کی قدر و قیمت ۱۴۰/۳؛ کے اسباب ۱۴۶/۳ نیز ر۔ ک اللہ تعالیٰ، عورت

مباحات: ۲/۵، ۳، ۵، ۹۶

مبارزت: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ۱۲/۵، ۳۵؛ کا طریقہ ۱۰۲/۳، ۲۳/۵؛ کی اقسام ۱۳۰/۳؛ منفی ۱۳۰/۳

نیز ر۔ ک اسلام، انحراف، اہل کتاب، بت پرستی، تمسخر اڑانے والے، خرابی، خرافات، دشمن، زمانہ جاہلیت

، شرک، ظالمین، فساد پھیلانے والے، کفار مبغوضین خدا: ۹۱/۵ کی حمایت ۱۰۴/۳

مبلغین: کی ذمہ داری ۶۴/۵، ۹۲

متخلفین: ر۔ ک خلاف ورزی کرنے والے

متدین افراد: ۱۲۵/۳

متقین: ۲۴/۵ کا خوف ۲۸/۵؛ کا مقام و مرتبہ ۳۶/۵؛ کا نیک

عمل ۲۷/۵؛ کی جزا ۱۲۸/۳؛ کی ہدایت ۳۶/۵ نیز ر۔ ک عیسائیت

متکبرین: ۱۰۲/۳، ۵، ۷۱

مجاہدین: رضا کار ۵۳/۵؛ اور دشمن ۱۰۳/۳، ۵۳/۵؛ اور کفار ۵۳/۵؛ اور مومنین ۵۳/۵؛ کا توکل ۱۰۳/۳؛ کا
حوصلہ بڑھانا ۱۰۳/۳؛ کا نقصان ۱۰۳/۳؛ کو بشارت ۵۳/۵؛ کی امید ۱۰۳/۳؛ کی تشویق ۱۰۳/۳؛ کی ثابت قدمی
۵۳/۳؛ کی جزا ۱۰۳/۳؛ کی ذمہ داری ۱۰۳/۳، ۱۰۳؛ کی محبوبیت ۵۳/۵؛ کی مشکلات ۱۰۳/۳

مجرم: سے درگذر ۳۵/۵؛ سے سلوک ۳۸/۵؛ سے قصاص لینا ۳۵/۵؛ کی بخشش ۳۵/۵؛ کی توبہ ۳۳/۵؛ کی
زندگی ۳۵/۵؛ کی سزا ۳۸/۵، ۳۰

مجسمہ سازی: کا جواز ۱۱۰/۵؛ کے احکام ۱۱۰/۵

مجهولات: کے علم کے اثرات ۱۰۱/۵ نیز ر۔ ک دین

مچھلی: ر۔ ک شکار

محارب: کا انجام ۳۳/۵؛ کا فساد پھیلانا ۳۳/۵؛ کا گناہ ۳۳/۵؛ کو افشاء کرنا ۳۳/۵؛ کو رسوا کرنا ۳۳/۳؛ کو سزائے
موت دینا ۳۳/۵؛ کو قید کرنا ۳۳/۵؛ کی اضروی سزا ۳۳/۵؛ کی پشیمانی ۳۳/۵؛ کی توبہ ۳۳/۵؛ کی قبولیت
۳۳/۵؛ کی جلا وطنی ۳۳، ۳۳/۵؛ کی حد ۳۳/۵؛ کی حد کی اقسام ۳۳/۵؛ کی دنیوی سزا ۳۳/۵؛ کی ذمہ داری ۳۳/۵؛
کی سزا ۳۳، ۳۳/۵؛ کے احکام ۳۳/۵، ۳۳ نیز ر۔ ک محاربہ

محاربہ: کے موارد ۳۳/۵

نیز ر۔ ک محارب

محبت: جن کے شامل حال ہے ۳۲/۵؛ کے اثرات ۵۵/۵ نیز ر۔ ک اللہ تعالیٰ

محبوبان خدا: ۱۲۵/۳، ۱۳/۵، ۱۸، ۳۲، ۵۳، ۶۳، ۹۳؛ کا مقام و مرتبہ ۹۳/۵؛ کے فضائل ۵۳/۵

محبوبیت:

۹۳/۵ کے اسباب

محرمک: ناد۱۰۶/۵ نیزر۔ ک اہل کتاب، تورات، تہمت، حواری، شکار، عیسیٰ ﷺ، ہابیل

محرمات: ۱۰۴/۵، ۱۰۵، ۱۱۵، ۱۱۹، ۱۲۳، ۱۲۹، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۴۳، ۱۴۸، ۱۵۶، ۱۶۱، ۱۷۱، ۱/۵، ۲، ۳، ۳، ۵،

۸، ۳۲، ۳۸، ۳۲، ۳۳، ۳۹، ۵۱، ۵۴، ۵۸، ۷۷، ۸۰، ۹۰، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۱۰۳،

۸۷ سے اجتناب ۸۷/۵، ۹۶/۵ سے استفادہ کرنا ۳/۵؛ کا ارتکاب ۳/۵؛ کا معیار ۱۰۰/۵؛ کو حلال قرار دینا ۳/۵، ۳۲،

۸۷؛ کو حلال قرار دینے کی حرمت ۸۷/۵؛ کی اہمیت ۱۰۰/۵؛ کی پلیدی ۹۰/۵؛ کی تحریم کا معیار ۹۰/۵؛ کی رعایت کی اہمیت ۱۰۰/۵؛ کے ارتکاب کا گناہ ۳/۵؛ کے ارتکاب کے اثرات ۸۷/۵؛ کے ترک کا پیش خیمہ ۹۵/۵

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

محفل: حرام۔ ۱۳۰/۳ نیزر۔ ک گناہ

محروم افراد: اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے ۵۲/۵، ۱۰۸؛ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۳/۵

مخالفین: پر فتح ۳۰/۵؛ کو دھمکی دینا ۹۶/۵

مذہب: ر۔ ک دین

مرتد: جہنم میں ۱۱۵/۳؛ کا انجام ۱۱۵/۳؛ کی بخشش ۱۳۷/۳؛ کی ہدایت ۱۳۷/۳ نیزر۔ ک ارتداد

مرد: کا ضعف ۱۲۹/۳؛ کا لباس ۸۹/۵؛ کا نقش و کمردار ۱۲۸/۳؛ کی ذمہ داری ۱۲۸/۳؛ کی ضرورت ۱۳۰/۳؛

کی ضرورت کا پورا ہونا ۱۳۰/۳؛ کی عفت ۵/۵؛ کے حقوق ۱۲۸/۳؛ مسکین۔ ۸۹/۵ نیزر۔ ک عورت

مردار: سے استفادہ کرنا ۳/۵؛ کی اقسام ۳/۵؛ کی حرمت ۳/۵

مروے:

مردوں کا زندہ کرنا ۱۱۰/۵ نیز ر_ ک میت

مریض: ر_ ک بیمار

مریم ؑ: ر_ اور عیسیٰ ؑ ۴۵/۵; پر تہمت ۱۵۶/۳، ۱۴۱; عیسائیوں کے ہاں ۴۵/۵; قیامت میں ۱۱۰/۵; کا
بشر ہونا ۱۴/۵; کا بیٹا ۱۵۴/۳، ۱۴۱، ۱۴/۵، ۳۶، ۴۲، ۴۵، ۱۱۰; کا ضعف ۱۴/۵; کا عقیدہ ۴۵/۵; کا عمل ۴۵/۵;
_ کا قصہ ۱۵۶/۳; کا کلام ۴۵/۵; کا کھانا ۴۵/۵; کی الوہیت ۴۴، ۱۱۶، ۱۱۸; کی الوہیت کی نفی ۴۵/۵، ۱۱۶;
_ کی پاکیزگی ۱۴۱/۳; کی زندگی ۱۴/۵; کی صداقت ۴۵/۵; کی ضروریات ۴۵/۵; کی عبادت کا پیش خیمہ ۴۶/۵; کی
عظمت ۱۴۱/۳; کی عفت ۱۵۶/۳; کی قدرت ۴۶/۵; کی معبودیت ۴۶/۵; کی نعمتیں ۱۱۰/۵; کے درجات
۴۵/۵; کے فضائل ۱۵۶/۵، ۱۴۱، ۱۱۰/۵ نیز ر_ ک یہود

مدہ: ر_ ک بشارت

مسابقت: ر_ ک گناہ

مسافت شرعی: ر_ ک شرعی مسافت

مسافر: کے احکام ۶/۵

مساکین: کو کھانا کھانا ۸۹/۵، ۹۵; کو کھانا کھلانے کی قدر و قیمت ۹۵/۵; کو لباس پہنانا ۸۹/۵ نیز ر_ ک عورت، مرد

مسالمت: ر_ ک صلح

مساوات: ر_ ک قصاص

مستضعفین: کی حمایت ۱۲۴/۳; کے حقوق ۱۲۴/۳; کے حقوق میں انصاف ۱۲۴/۳; کے ساتھ نیکی کرنا

۱۲۴/۳

مستقبل پر نظر: ر_ ک دور اندیشی

مستکبرین:

قیامت کے دن ۱۴۳/۳، ۱۴۲؛ کا بے پناہ ہونا ۱۴۳/۳؛ کا محسوس ہونا ۱۴۲/۳؛ کو خبردار کرنا ۱۴۲/۳؛ کی سزا

۱۴۲/۳، ۱۴۳؛ کی محرومیت ۱۴۳/۳؛ نافرمان ۱۴۳/۳

مسجد الحرام: سے روکنا ۲/۵؛ کی اہمیت ۲/۵

مسح: رک وضو

مسح شدہ لوگ: جہنم میں ۶۰/۵؛ وں کا استہزا ۶۰/۵؛ وں کا ٹھکانا ۶۰/۵؛ وں کی گمراہی ۶۰/۵ نیز ک مسخ

ہونا

مسح ہونا: بندر کی شکل میں ۶۰/۵، ۷۸؛ خزیم کی شکل میں ۶۰/۵، ۷۸ نیز ک اہل کتاب، بنی اسرائیل، مسخ شدہ

لوگ

مسکن: کی نعمت ۲۰/۵

مسلمان: صدر اسلام کے ۱۰۱/۳، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۳، ۱۲۳، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۳۰، ۲/۵، ۳، ۴، ۵۲، ۵۳، ۵۵، ۵۷، ۹۳،

۹۳؛ صدر اسلام کے وں کا عقیدہ ۱۰۱/۳؛ صدر اسلام کے وں کی پریشانی ۵۲/۵؛ ظالم ۵۱/۵؛ کمزور ایمان ۵۲/۵،

۵۳؛ گمراہ ۵۱/۵؛ اور اہل کتاب ۵۷/۵؛ اور تہمت ۱۰۸/۳؛ اور دشمن ۱۰۱/۳، ۱۰۳؛ اور عیسائی ۵۲/۵، ۵۳؛

اور کفار ۱۰۲/۳، ۱۳۰، ۵۷/۵؛ اور مشرکین ۲/۵؛ اور منافقین ۱۳۱/۳؛ اور یہود ۵۲/۵، ۵۳؛ وں کا ارتداد ۵۳/۵؛

وں کا ایمان ۵۹/۵؛ وں کا پچھتاوا ۵۲/۵؛ وں کا دین ۳۸/۵؛ وں کا عقیدہ ۱۲۳/۳، ۵۹/۵؛ وں کا کھانا ۵/۵؛

وں کو خبردار کرنا ۴/۵، ۱۳، ۵۱، ۷۰، ۷۵؛ وں کو خوشخبری دینا ۵۲/۵؛ وں کی آرزو ۱۲۳/۳؛ وں کی حمایت کرنا

۵۲/۵؛ وں کی ذمہ داری ۱۰۲/۳، ۳/۵، ۶۹، ۵۱؛ وں کی سرگوشی ۱۱۳/۳؛ وں کی عزت ۵۲/۵؛ وں کی غفلت

۱۰۲/۳؛ وں کی فتح ۵۲/۵؛ وں کی قسم ۵۷/۵؛ وں کی کوشش ۵۳/۵؛ وں کی لغزش ۷۰/۵؛ وں کی مدد کرنا ۵۲/۵؛

وں کی مذمت ۵۲/۵، ۵۳؛ وں کی مصلحتیں ۱۰۳/۳؛ وں کی نعمتیں ۳/۵؛ وں کے دشمن ۱۰۱/۳، ۲/۵؛ وں کے

دوست ۸۲/۵؛ وں کے رجحانات ۵۲/۵؛ وں میں خیانت ۱۰۸/۳؛ وں میں شراب نوشی ۹۱/۵، ۹۳؛ وں میں قمار

باری ۹۱/۵، ۹۳ نیز ک اللہ تعالیٰ، اہل کتاب، کفار، مشرکین، منافقین، یہود

مشرکین: ۵/۲۲ صدر اسلام کے۔ ۵/۲۲؛ صدر اسلام کے۔ کی رسومات ۵/۲؛ اور آنحضرت ﷺ ۳/۱۱۳؛ اور
 بت پرستی ۳/۱۱۳؛ اور قرآن کریم ۵/۸۳؛ اور کعبہ ۵/۹۴؛ اور مسلمان ۵/۸۲؛ اور مومنین ۵/۸۲؛ جہنم میں
 ۵/۴۲، ۵/۸۶؛ قیامت کے دن ۵/۱۱۸؛ کا استغفار ۵/۴۳؛ کا استکبار ۵/۸۳؛ کا انجام ۵/۴۳؛ کا بغض ۵/۸۲؛ کا
 عذاب ۵/۵۲، ۵/۴۳، ۵/۱۱۸؛ کا عقیدہ ۵/۴۴؛ کا کفر ۵/۸۶؛ کو دعوت دینا ۵/۴۳؛ کی بت پرستی ۳/۱۱۴؛ کی توبہ
 ۵/۴۳؛ کی جانب سے تمسخر اڑایا جانا ۳/۱۳۰؛ کی دشمنی ۵/۸۲؛ کی سزا ۳/۱۱۶؛ کی شفاعت ۵/۴۲؛ کی عبادات
 ۵/۲؛ کی قساوت قلبی ۵/۸۳؛ کی گمراہی ۳/۱۱۶؛ کی محرومیت ۵/۴۲؛ کی مذمت ۵/۴۶؛ کی مغفرت ۵/۱۱۸؛ کی
 ولایت ۵/۸۰؛ کی ولایت قبول کرنا ۵/۸۰؛ کے ساتھ دشمنی ۵/۲؛ کے ساتھ دوستی ۵/۸۰؛ کے ساتھ دوستی نہ کرنا
 ۵/۸۱ نیز۔ ک بنی اسرائیل، مسلمان، منافقین

مشروبات: حرام۔ ۵/۹۰؛ سے استفادہ ۵/۹۳؛ نشہ آور۔ ۵/۹۰
 مشکلات: کا فلسفہ ۳/۱۰۳، ۳/۱۲۳؛ کو آسان بنانے کے اسباب ۳/۱۳۱؛ کی اقسام ۳/۱۲۳؛ کے اثرات ۳/۱۰۳،
 ۵/۱۰۱؛ کے اسباب ۵/۳۹؛ میں ثابت قدم رہنا ۳/۱۰۳ نیز۔ ک، جنگ، خوف
 مصلح: ذاتی۔ ۳/۱۳۵؛ کی مراعات کرنا ۳/۱۰۲؛ کی مراعات کی اہمیت ۳/۱۰۱
 نیز۔ ک احکام، انسان، ثروتمند افراد، رشتہ دار، فقرا، مسلمان، مصلحت اندیشی، والدین
 مصرف:۔ کے آداب ۵/۸۸، ۵/۸۷؛ کے احکام ۵/۸۷؛ میں افراط ۵/۸۷؛ میں افراط کے اثرات ۵/۸۷؛ میں
 تفریط ۵/۸۷؛ میں تفریط کے اثرات ۵/۸۷؛ میں تقویٰ ۵/۸۸؛ میں میانہ روی ۵/۸۷
 مصلحت اندیشی: ناپسندیدہ۔ ۵/۵۲ نیز۔ ک مصلح
 مصمم ارادہ:۔ کے مواعظ ۳/۱۳۳
 مصیبت:۔ ک موت

مضطر:- کے احکام ۳/۵، نیزر- ک اضطرار

مطالبہ: بے جا- ۱۱۲/۵؛ شیطانی- ۱۱۹/۳

مطیع افراد:- کو بشارت دینا ۱۹/۵ نیزر- ک اطاعت

مظلوم:- کا مدد طلب کرنا ۱۳۸/۳؛ کی تشویق ۱۳۹/۳؛ کی حمایت کرنا ۱۳۸/۳؛ کے حقوق ۱۳۸/۳

معاش:- ی ضروریات پوری کرنے کی اہمیت ۲/۵

معاشرتی تعلقات: ۱۳۵/۳، ۱۳۰، ۱۳۱، ۸۱/۵ نیزر- ک معاشرہ

معاشرہ: اسلامی- پر ظلم ۱۱/۵؛ اسلامی- کی ذمہ داری ۸۰/۵؛ اسلامی- کے دشمن ۸۲/۵؛ پست- ۷۱/۵؛ پسندیدہ-

۹۴/۵؛ دینی- ۳۳/۵؛ دینی- تشکیل دینے کے اسباب ۶۳/۵؛ دینی- کا اتحاد ۹۱/۵؛ دینی- کا دوام ۱۰۵/۵؛ دینی- کی ذمہ

داری ۱۳۶/۳، ۱۰۵/۵؛ مبعوض- ۹۱/۵؛ کا قوام ۹۴/۵؛ کی اصلاح ۱۲۹/۳؛ کی اصلاح کی اہمیت ۱۱۳/۳؛ کی

پاکدامنی ۵/۵؛ کی پستی کا پیش خیمہ ۶۳/۵؛ کی پستی کے اسباب ۲۶/۵؛ کی ترقی کے اسباب ۳۳/۵، ۸۱؛ کی حقیقت

۱۰۴/۳؛ کی خدمت کی قدر و قیمت ۱۱۳/۳؛ کی ذمہ داری ۱۲۴/۳؛ کی ضروریات پوری کرنا ۱۱۳/۵؛ کی سادی

ضروریات ۶۶/۵؛ کی معنوی ضروریات ۵۱/۵؛ کی ہدایت کے اسباب ۳۳/۵؛ کے امن و سکون کی اہمیت ۳۳/۵؛

کے ایمان کی حفاظت ۱۰۵/۵؛ کے قوام کا پیش خیمہ ۹۴/۵؛ کے قوام کے اسباب ۹۴/۵؛ میں عدل و انصاف ۸/۵؛

- میں فساد پھیلانا ۳۳/۵؛ معاشرتی تعلقات ۸۱/۵؛ معاشرتی تعلقات کے اصول ۵۸/۵ نیزر- ک اجتماعی نظام، اسلام

، دین، زمانہ جاہلیت، مومنین

معاملہ:- کے احکام ۵/۵ نیزر- ک اہل کتاب

معاہدہ: اجتماعی- ۱/۵؛ اقتصادی- ۱۳۱/۳؛ بین الاقوامی- ۱/۵؛ ثقافتی- ۱۳۱/۳؛ سیاسی- ۱۳۱/۳؛ فوجی- ۱۳۱/۳

نیزر- ک عیسائی، کفار، یہود

معبود: باطل۔ وں کی کمزوری ۱۱۴/۳؛ پسندیدہ ۱۱۳/۳؛ حقیقی ۱۴۱/۳؛ کا معیار ۱۱۴، ۱۱۶/۵؛ کی ربوبیت ۱۱۴/۵؛
کی شرائط ۱۱۴/۳ نیز ر۔ ک عیسیٰ ﷺ، مریم (ع)

معجزہ: کا سرچشمہ ۱۱۵/۵؛ کو جھٹلانا ۱۵۵/۳؛ کو جھٹلانے کی سزا ۱۱۵/۵؛ کی اہمیت ۱۱۲/۵؛ کی درخواست
۱۱۳/۳، ۱۵۳/۵، ۲۳/۵، ۱۱۲؛ کے اثرات ۱۱۲/۵، ۱۱۳؛ کے وقوع پذیر ہونے کی شرائط ۱۱۰/۵
نیز ر۔ ک آسمانی دسترخوان، انبیاء ﷺ، بنی اسرائیل، کفر

معرفت: ر۔ ک شناخت

معصیت: ر۔ ک گناہ

معلم: ر۔ ک عیسیٰ (ع)

معنویات: ر۔ ک اسلام

معنوی ضروریات: کا پورا کرنا ۱۱۳/۵؛ کی اہمیت ۱۱۳/۵ نیز ر۔ ک انسان، معاشرہ

مغضوبین خدا: ۱۵۵/۳، ۱۵۷، ۶۰/۵، ۸۰۔ کی گمراہی ۶۰/۵

مغفرت: ر۔ ک بخشش

مفسدین: ۶۳/۵

فی الارض ۳۳/۵؛ کا افشاء ۳۳/۵؛ کا قصاص ۳۲/۵؛ کی اضروی سزا ۳۳/۵؛ کی توبہ ۳۳/۵؛ کی قبولیت
۳۳/۵؛ کی جان کی قدر و قیمت ۳۲/۵؛ کی جلا وطنی ۳۳، ۳۳/۵؛ کی حد ۳۳/۵؛ کی دنیوی سزا ۳۳/۵؛ کی ذمہ داری
۳۳/۵؛ کی سزا ۳۳، ۳۳/۵؛ کی سزائے موت ۳۳، ۳۲/۵؛ کی محرومیت ۶۳/۵؛ کے احکام ۳۳/۵؛ کے ساتھ جنگ
۳۳/۵

مقابلہ بالمثل: ۱۳۲/۳

مقاومت: ر۔ ک استقامت

مقتول: کا گناہ ۲۹/۵

مقدرات:

مشروط۔ ۲۶/۵

مقدسات:۔ سے سوء استفادہ ۱۳۸/۳؛ کی اہانت ۳۰/۳؛ کی ہتک حرمت ۵۴/۵ مقدس سرزمین: ۲۱/۵، ۲۲، ۲۳، ۲۶، ۲۳ کا فتح کرنا ۲۳/۵، ۲۳، ۲۵، ۲۶؛ کے ظالم باشندے ۲۳، ۲۲/۵

نیز۔ ک بنی اسرائیل مقدس مقامات: ۱۵۳/۳، ۲/۵، ۲۱، ۲۵، ۲۶۰، ۹۴

مقربین: ۱۲۵/۳، ۱۵۸، ۱۶۳، ۱۶۳، ۱۴۱، ۱۲/۵، ۱۸، ۳۱، ۳۶، ۸۳۔ کی دعا ۱۱۳/۵، کی عبودیت ۱۴۲/۳

مکار افراد:۔ کی سازش ۱۰۸/۳ نیز۔ ک مکرو فریب

مکذبین: آیات خدا کے۔ ۸۶/۵؛ جہنم میں ۸۶/۵ نیز۔ ک آیات خدا

مکرو فریب: جائز۔ ۱۳۲/۳؛ کا گناہ ۱۰۴/۳؛ کی ناپسندیدگی ۱۰۸/۳؛ کے اثرات ۱۰۴/۳

نیز۔ ک اللہ تعالیٰ، اہل کتاب، دشمن، سزا، شیطان، گفتگو، مکار افراد، منافقین، مومنین، یہود۔

مکہ مکرمہ: حرم۔ کے احکام ۱/۵؛ حرم۔ میں شکار کرنا ۱/۵ نیز۔ ک بیت اللہ الحرام، حرم

ملا مت کرنے والے: ان کی سرزنش ۵۳/۵

ملائکہ: مقرب۔ ۱۴۲/۳؛ کا ایمان ۱۴۲/۳؛ کا علم ۱۴۲/۳؛ کا مقام و مرتبہ ۱۴۲/۳؛ کی عبودیت ۱۴۲/۳؛ کی

گواہی ۱۶۶/۳؛ کے درجات ۱۴۲/۳ نیز۔ ک ایمان، کفر

ملتیں:۔ ک امم

مناجات:۔ کے آداب ۱۱۳/۵؛ میں خضوع و خشوع ۱۱۳/۵ نیز۔ ک دعا

منافع: مادی۔ ۱۰۶/۵

مناقت: ر_ک نفاق

مناقین: ۱۳۸/۳، ۱۳۹، ۱۳۳ جنگ میں۔ کئے اہداف ۱۳۱/۲؛ صدر اسلام کئے۔ ۳۱/۵؛ صدر اسلام کئے۔ کی سزا ۳۱/۵؛ اور آنحضرت ﷺ ۳۱/۵؛ اور اسلام ۳۱/۵؛ اور اہل کتاب ۶۱/۵؛ اور عزت ۱۳۹/۳؛ اور علمائے یہود ۳۱/۵؛ اور کفار ۱۳۹/۳، ۱۳۱؛ اور مسلمان ۱۳۱/۳؛ اور مشرکین ۱۳۰/۳؛ اور یہود ۱۳۰/۳؛ جہنم میں ۱۳۰/۳، ۱۳۵؛ قیامت میں ۱۳۱/۳؛ کا اضروی عذاب ۱۳۵/۵؛ کا انجام ۱۳۰/۳؛ کا بے پناہ ہونا ۱۳۵/۳؛ کا تحریف کرنا ۳۱/۵؛ کا تمسخر اڑانا ۱۳۸/۳؛ کا جھوٹ بولنا ۳۱/۵؛ کا حق کو قبول نہ کرنا ۳۱/۵؛ کا طرز عمل ۱۳۱/۳، ۱۳۲؛ کا عذاب ۱۳۸/۳؛ کا کفر ۱۳۳/۳، ۱۳۴، ۳۱/۵؛ کا کفران نعمت ۱۳۴/۳؛ کا مکرو فریب ۱۳۱/۳، ۱۳۲، ۱۳۳؛ کا موقف ۳۱/۵؛ کا نقش و کردار ۱۳۱/۳؛ کو مہلت دینا ۱۳۲/۳؛ کی اضروی سزا ۳۱/۵؛ کی افواہیں ۳۱/۵؛ کی توبہ ۱۳۶/۳؛ کی جاسوسی ۱/۵؛ کی حکومت کی حرمت ۱۳۳/۳؛ کی خیانت ۱۳۱/۳؛ کی دنیوی ذلت ۳۱/۵؛ کی دوستی ۱۳۱/۳؛ کی راہ و روش ۱۳۱/۳؛ کی سازش ۱۳۱/۳؛ کی سرگردانی ۱۳۳/۳؛ کی سزا ۱۳۰/۳، ۱۳۲؛ کی سزا کا حتمی ہونا ۳۱/۵؛ کی صفات ۱۳۱/۳، ۱۳۲، ۱۳۳؛ کی طمع ۱۳۱/۳؛ کی گمراہی ۱۳۳/۳؛ کی محرومیت ۱۳۳/۳، ۳۱/۵؛ کی منفعت طلبی ۱۳۱/۳؛ کی موقع پرستی ۱۳۱/۳؛ کی موقعیت ۱۳۳/۳؛ کی ناپاکی ۳۱/۵؛ کی ولایت کی حرمت ۱۳۳/۳؛ کئے اہداف ۱۳۹/۳؛ کئے رجحانات ۳۱/۵؛ کئے ساتھ دوستی کی حرمت ۱۳۳/۳۔ کئے ساتھ مشابہت ۱۳۰/۳؛ کئے ساتھ مکرو فریب ۱۳۲/۳؛ کئے عمل کی سزا ۱۳۳/۳

نیز ر_ک نفاق نخرین: ۱۶۰/۳، ۱۶۷، ۵۹/۵

اور مومنین ۱۰۵/۵؛ کا ضعف ۱۰۵/۵؛ کا گمراہ کرنا ۱۰۵/۵؛ کی اطاعت ۳۸/۵؛ کے رجحانات ۳۸/۵

منصوبہ بندی: ر_ک جنگ

منظم کرنا: منظم کرنے کی اہمیت ۵۶/۵

منفعت: ر_ک سرچشمہ ۷۶/۵ نیز ر_ک تجارت

منفعت طلبی: ر_ک اثرات ۳۳/۵، ۷۶، ۱۰۶

نیز۔ ک انسان، منافع، منافقین

منفی اقدار: ۲۵/۵

منکرات:۔ ک اصلاح، بنی اسرائیل

مواعظ:۔ کے قبول کرنے کا پیش خیمہ ۳۶/۵ نیز۔ ک انجیل

موت:۔ کی مصیبت ۱۰۶/۵؛ کے اثرات ۱۵۹/۳ نیز۔ ک الوہیت، انبیاء ﷺ، انسان، خوف، عیسیٰ (ع)

موجودات: پلید۔ ۹۰/۵؛ غیر آسمانی۔ ۱۴/۵؛ غیر زمینی۔ ۱۴/۵؛ کا انجام ۱۸/۵؛ کا ضعف ۳/۵؛ کا مالک ۱۳۱/۳،

۳۰/۵؛ کی حرکت ۱۸/۵؛ کی روزی ۶۳/۵؛ کی صفات ۱۱۴/۳؛ کی قدر و قیمت ۱۰۰/۵؛ میں تبدیلی ۱۱۹/۳، ۱۲۱

نیز۔ ک آسمان، زمین، کائنات

موحدین:۔ اور کفار ۸۰/۵؛ کا استقلال ۸۰/۵

موسیٰ ﷺ:۔ اور اتمام حجت ۱۵۳/۳؛ اور بنی اسرائیل ۲۰/۵، ۲۱، ۲۵، ۲۶؛ اور ہارون ﷺ ۲۵/۵؛ کا

استدلال ۱۵۳/۳؛ کا خبردار کرنا ۲۱/۵؛ کا قصہ ۱۵۳/۳، ۱۶۳، ۲۰/۵، ۲۱، ۲۳، ۲۵؛ کا معجزہ ۱۵۳/۳؛ کا مقام و مرتبہ

۱۶۳/۳؛ کی دعا ۲۵/۵؛ کی دعوت ۲۰/۵؛ کی ذمہ داری ۲۵/۵؛ کی شکایت ۲۵/۵؛ کی عظمت ۱۶۳/۳؛ کی قدرت

۱۵۳/۳؛ کی معذرت ۲۵/۵؛ کی مہربانی ۲۵/۵؛ کی ناامیدی ۲۵/۵؛ کی نافرمانی کرنا ۲۳/۵، ۲۵، ۲۶؛ کی نفرین ۲۵/۵؛

۔ کے اوامر ۲۱/۵، ۲۲، ۲۳؛ کے دور کی تاریخ ۲۱/۵، ۲۲؛ کے رفقاء ۲۳/۵، ۲۵

نیز۔ ک اللہ تعالیٰ، اہل کتاب، ایمان، بنی اسرائیل، یہود

موضوعات:۔ کی تشخیص کا معیار ۹۵/۵

موعظہ:۔ ک مواعظ

موقع پرستی:۔ ک کفار، منافقین، موقع پرست لوگ

موقع پرست لوگ: ۱۳۱/۳

موقف:

عقیدتی۔ کے اثرات ۲۶/۵؛ کے اثرات ۱۴۳/۳؛ میں تحیر ۱۳۳/۳

موقنین۔ ر۔ ک اہل یقین

مومنین: ۵۵، ۲۸/۵؛ شکر گزار۔ ۱۳۴/۳؛ صلح۔ ۱۴۳/۳، ۹۳/۵؛ کمزور ایمان۔ ۵۳/۵؛ اور اہل کتاب ۶۱/۵؛
اور دشمن ۵۳/۵؛ اور شیطان ۱۲۲/۳؛ اور قیامت ۱۰۹/۵؛ اور کفار ۱۳۱/۳، ۱۳۳، ۵۳/۵، ۵۳؛ اور گمراہ افراد
۱۰۵/۵؛ اور معاشرہ ۹۴/۵؛ بہشت میں ۱۲۲/۳، ۱۴۵، ۸۵/۵؛ پر امام ۳/۵؛ پر ولایت ۱۳۳/۳، ۵۵/۵؛ سے بے
توجہی ۵۳/۵؛ سے خیانت ۱۳۱/۳؛ قیامت میں ۱۳۱/۳؛ اتحاد ۵۶/۵؛ کا احترام ۵۳/۵؛ کا اضروی رشد و تکامل
۱۴۵/۳؛ کا امتحان ۹۳/۵؛ کا انجام ۱۰۵/۵؛ کا ایمان ۱۰۵/۵؛ کا تکامل ۱۴۵/۳، ۱۱۱/۵؛ کا جہاد ۵۳/۵؛ کا
خوف ۳۵/۵؛ کا شکر ۱۳۴/۳؛ کا عمل صلح ۱۲۳/۳، ۱۴۳، ۹/۵؛ کا عہد ۴/۵؛ کا قتل ۳۲/۵؛ کا معنوی رشد و
تکامل ۸۳/۵؛ کا مقام و مرتبہ ۵۲/۳، ۸۹، ۸۷، ۳۵/۵؛ کا مواخذہ ۱۰۵/۵؛ کو بشارت دینا ۵۳/۵؛ کو ترغیب دلانا
۱۳۹/۳؛ کو تسلی دینا ۵۳/۵؛ کو خبردار کرنا ۵/۵، ۸، ۱۰۵؛ کو زندہ کرنا ۳۲/۵؛ کو کھانا کھلانا ۳۲/۵؛ کی اجتماعی ذمہ
داری ۳۸/۵؛ کی اضروی پاداش ۱۴۳/۳؛ کی اطاعت کرنا ۵۶/۵؛ کی اقسام ۹۳/۵؛ کی امیدواری ۳۵/۵؛ کی
انکساری ۵۳/۵؛ کی بخشش ۱۵۲/۳، ۹۳، ۹/۵؛ کی پاداش ۱۲۲/۳، ۱۳۶، ۱۳۴، ۱۵۲، ۱۶۲، ۱۴۳، ۱۴۵، ۹/۵، ۸۵؛
کی حمایت کرنا ۱۳۲/۳، ۶۳/۵؛ کی خصوصیت ۵۳/۵؛ کی ذمہ داری ۱۰۳/۳، ۱۲۳، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۹، ۱۴۳، ۲، ۴/۵،
۸، ۱۱، ۲۳، ۳۵، ۳۸، ۵۱، ۵۹، ۶۱، ۸۷، ۸۸، ۹۰، ۹۲، ۹۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۸؛ کی رفتار و کردار ۱۰۴/۳؛ کی روش
تشخیص ۹۳/۵؛ کی زیرکی ۶۱/۵؛ کی سیرت کی حیثیت ۱۱۵/۳؛ کی شجاعت ۵۳/۵؛ کی شرعی ذمہ داریاں ۱۰۱/۵،
۱۰۸؛ کی شفاعت ۱۴۳/۳؛ کی صفات ۱۳۶/۳، ۵۳/۵؛ کی صلابت ۵۳/۵؛ کی طہارت ۶/۵؛ کی عزت ۱۳۹/۳؛
کی فتح ۱۳۱/۳، ۵۶/۵؛ کی فتح کے موانع ۱۳۱/۳؛ کی کامیابی ۹۳/۳؛ کی کرامت ۱۵۲/۳، ۳۵/۵؛ کی کوشش
۵۳/۵؛ کی گواہی ۸/۵؛ کی مدد کرنا ۵۳/۵؛ کی مشکلات ۱۰۳/۳؛ کی مہربانی کی اہمیت ۹۱/۵؛ کی نظریاتی تبدیلیاں
۴۵/۵؛ کی ولایت ۱۳۹/۳، ۵۶، ۵۵/۵؛ کی ولایت کا رد کرنا ۱۳۹/۳؛ کی ہدایت ۱۴۵/۳؛ کے امتحان کی اہمیت
۹۳/۵؛ کے دوست ۵۶/۵؛ کے ساتھ تکبر کرنا ۵۳/۵؛ کے ساتھ تواضع ۵۳/۵؛ کے ساتھ دشمنی ۸۲/۵؛ کے ساتھ
دوستی ۱۱۵/۳، ۱۳۹، ۱۳۳؛ کے ساتھ عہد ۴/۵؛ کے

ساتھ مکرو فریب ۱۳۲/۳؛ کے فضائل ۱۱۵/۳، ۱۲۲، ۱۳۹، ۱۶۲، ۱۷۵، ۱۱/۵؛ نماز گزار ۱۶۲/۳؛ نیک کا تقویٰ ۹۳/۵ نیز ۱۱/۵؛ ک اللہ تعالیٰ، اہل کتاب، بنی اسرائیل، دین، شیطان، کفار، مجاہدین، مشرکین، منخر فین، یہود
 مہر: کی حقیقت ۵/۵؛ کے احکام ۵/۵؛ کے ادا کرنے کا وجوب ۵/۵ نیز ۵/۵ عورت
 مہربانی: کی اہمیت ۹۱/۵؛ کی قدر و قیمت ۶۳/۵؛ کے اثرات ۹۱/۵ نیز ۱۱/۵ عورت، موسیٰ (ع)
 مہمان: کی خاطر مدارت ۱۳۸/۳

میانہ روی: ک اعتدال

میت: کا بھائی ۱۷۶/۳؛ کی بہن ۱۷۶/۳؛ کے دفن کی اہمیت ۳۱/۵؛ کے دفن کی تاریخ ۳۱/۵ نیز ۳۱/۵ ک مردے
 میثاق: ک عہد

میراث: بھائی کی ۱۷۶/۳؛ بہن کی ۱۷۶/۳؛ زمانہ جاہلیت میں عورت کی ۱۲۷/۳؛ عورت کی ۱۷۶/۳؛ کلالہ
 کی ۱۷۶/۳؛ سے بھائی کا حصہ ۱۷۶/۳؛ سے بہن کا حصہ ۱۷۶/۳؛ کا کمروار ۱۷۶/۳؛ کے احکام ۱۷۶/۳؛ کے احکام
 کی تبیین ۱۷۶/۳؛ کے بارے میں سوال ۱۲۷/۳؛ کے طبقات ۱۷۶/۳
 میل جول: کے آداب ۵۱/۵، ۵۸؛ ناپسندیدہ ۲۵/۵، ۵۱ نیز ۱۱/۵ عورت، کفار

ن

نامنی: کی حدود ۳۳/۵؛ کی سزا ۳۳/۵

نامیدی: ک داود علیہ السلام، دین، شیطان، عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ (ع)

ناپاک لوگ: ۳۱/۵

ناپاکی: ر_ک کفار

نادانی: ر_ک جہل

ناروا گفتگو: ر_سے اجتناب ۵/۶۵، ۴۳

نافرمانی: ر_ک عصیان

ناک: ر_ک قصاص

نامہ عمل: ر_ک عمل

نبوت: ر_ک فلسفہ ۵/۱۹؛ ر_کی اہمیت ۳/۱۶۵؛ ر_ک دلائل ۳/۱۷۳، ۵/۱۱۲؛ ر_میں فترت ۵/۱۹

نیز: ر_ک آنحضرت ﷺ، ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، انبیاء علیہم السلام، ایمان، سلیمان علیہ السلام، عیسیٰ

علیہ السلام، نوح علیہ السلام، ہارون علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام کی اولاد، یونس (ع)

نجاشی: ر_ک اور آنحضرت ﷺ ۵/۸۵؛ ر_ک اور قرآن کریم ۵/۸۵؛ ر_ک ایمان ۵/۸۵؛ ر_ک محسنین میں سے ۵/۸۵؛ ر_ک مومنین

میں سے ۵/۸۵

ندامت: ر_ک پشیمانی

نسلی امتیاز: ر_ک اثرات ۳/۱۳۵

نسیان: ر_ک فراموشی

نشوز: ر_ک ترک کا پیش خیمہ ۳

نشہ آور: ر_ک مشروبات

نصرت: ر_ک امداد

نصیحت: ر_ک مواعظ

نظارت عمومی: ۵/۸، ۸۰

نظم و ضبط: ر_ک جنگ، عبادت

نظریہ کائنات: ر_ک اور آئیڈیالوجی ۳/۱۳۰، ۱۵۵، ۱۶۷، ۵/۲۳ نیز ر_ک عیسائی

نعمت :- جن کے شامل حال ہے ۱۱/۵، ۱۱۰، ۲۳ :- سے محرومیت کے اسباب ۱۶۰/۳ :- کا اتمام ۳/۵، ۶ :- کے اتمام کے اسباب ۳/۵ :- کے اسباب ۱۴۵/۳، ۶۶/۵ نیز ر_ ک اسلام، اللہ تعالیٰ، بنی اسرائیل، بہشت، حکومت، حواری، خادم، ذکر، شریک حیات، شکر، عیسیٰ ﷺ، کفران نعمت، مریم ﷺ، مسکن، مسلمان

نفاق: سیاسی_ ۱۳۹/۳ :- سے اجتناب ۱۳۶/۳ :- کی پلیدی ۳۱/۵ :- کی علامات ۱۳۲/۳ :- کے آثار ۱۳۳/۳، ۱۳۹ :- کے اسباب ۱۳۵/۳ نیز ر_ ک اہل کتاب، عقیدہ، منافقین

نفرین :- کے اسباب ۲۵/۵ نیز ر_ ک اللہ تعالیٰ، بنی اسرائیل، دعا، موسیٰ ﷺ، یہود

نفس :- امارہ ۳۰/۵ :- کا نافرمانی کرنا ۳۰/۵ :- کا وسوسہ ۳۰/۵ :- کے وسوسہ کے اثرات ۳۰/۵ :- لواہ ۳۰/۵ :- ہوائے _ کا کردار ۳۰/۵ :- ہوائے _ کی اطاعت ۳۰/۵ :- ہوائے _ کی قدرت ۳۰/۵ :- ہوائے _ کے اثرات ۳۰/۵ نیز ر_ ک ہوا پرستی

نقصان: اخروی_ کے اسباب ۵/۵، ۲۱ :- کا تدارک کرنا ۳۹/۵ :- کا روکنا ۴۶/۵ :- کا سرچشمہ ۴۶/۵ :- کے اسباب ۱۱۱/۳، ۱۱۹، ۱۲۰، ۳۰/۵، ۵۳، ۱۰۱ :- کے موارد ۱۱۹/۳، ۱۲۱، ۲۱/۵، ۵۳

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

نقصان اٹھانے والے: ۳۰/۵

نکاح: ر_ ک، شادی، ہم بستری

نماز: ترک کرنا ۱۲/۵ :- ترک کرنے کا پیش خیمہ ۹۲/۵ :- ترک کرنے کے اثرات ۱۲/۵ :- ترک کرنے کے اسباب ۹۱/۵ :- تہجد کے اثرات ۱۲۵/۳ :- جماعت ۱۰۲/۳ :- جماعت کی اہمیت ۱۰۲/۳ :- جماعت کی شرائط ۱۰۲/۳ :- جماعت کے احکام ۱۰۲/۳ :- خوف ۱۰۱/۳، ۱۰۲، ۱۰۳ :- خوف باجماعت ۱۰۲/۳ :- خوف کے احکام ۱۰۱/۳، ۱۰۲، ۱۰۳ :- سفر میں ۱۰۱/۳ :- قائم کرنا ۵۵، ۱۲/۵ :- قائم کرنے کا پیش خیمہ ۹۱/۵ :- قائم کرنے کی اہمیت ۵۵، ۱۲/۵ :- قائم کرنے کے اثرات ۹۱/۵ :- قصر ۱۰۱/۳ :- کا تمسخر اڑانا ۵۸، ۵۹ :- کا وجوب ۱۰۳/۳ :- کا وقت ۱۰۳/۳ :- کی اہمیت ۱۰۱/۳، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۶۲، ۵۵/۵، ۵۸، ۹۱ :- کی

شرائط ۱۰۳/۳؛ ۶/۵؛ کی قدر و قیمت ۶/۵؛ کے آداب ۱۳۲/۳؛ کے اثرات ۱۳۲/۳، ۱۲/۵، ۱۰۶؛ کے احکام ۱۰۱/۳، ۱۰۳، ۶/۵؛ کے تمسخر کا گناہ ۵۸/۵؛ کے موانع ۹۱/۵؛ مسافر ۱۰۳/۳؛ مسافر کے احکام ۱۰۱/۳؛ میں ریاکاری ۱۳۲/۳؛ میں سستی ۱۳۲/۳؛ میں نشاط ۱۳۲/۳

نیز۔ ک ادیان، امیر المؤمنین علیہ السلام، بنی اسرائیل، جنگ، نماز قائم کرنے والے
نماز قائم کرنے والے: ان کے فضائل ۱۶۲/۳ نیز۔ ک نماز، یہود
نمونہ:۔ ک انبیائی، تربیت، تعلیم

نوح علیہ السلام:۔ پر وحی ۱۶۳/۳؛ کا انتخاب ۱۶۳/۳؛ کا دین ۱۶۳/۳؛ کی کتاب ۱۶۳/۳؛ کی نبوت ۱۶۳/۳
نور:۔ اور ظلمت ۱۶/۵ نیز۔ ک ہدایت
نوید:۔ ک بشارت

نہی از منکر: ترک کرنے کا پیش خیمہ ۶۳/۵؛ ترک کرنے کے اثرات ۴۹/۵، ۸۰؛ سے بے توجہی ۴۹/۵؛ کا ترک
کرنا ۶۳/۵، ۴۹، ۸۰؛ کا وجوب ۶۳/۵؛ کی اہمیت ۶۳/۵، ۴۹؛ کی شرائط ۶۳/۵ نیز۔ ک بنی اسرائیل
نیت:۔ کا علم ۹۹/۵؛ کی پاداش ۹۹/۵؛ کی سزا ۹۹/۵؛ کے اثرات ۸۹/۵ نیز۔ ک انسان، عہد
نیک لوگ ۱۱۹/۵؛ قیامت میں ۱۱۹/۵؛ وں کو بشارت ۱۲۴/۳؛ وں کی جزا ۱۲۴/۳؛ وں کی فتح ۱۱۹/۵؛ کی
کامیابی ۱۱۹/۵؛ وں کے فضائل ۱۱۹/۵ نیز۔ ک نیکی

نیکی:۔ کا اظہار ۱۳۹/۳؛ کی اہمیت ۱۳۹/۳، ۹۳/۵؛ کی ترغیب دلانا ۱۲۴/۳، ۱۲۲، ۱۳۹، ۹۳/۵؛ کی قدر و قیمت
۱۲۵/۳؛ کے اثرات ۱۳۹/۳، ۱۲/۵؛ کے موارد ۱۲۴/۳، ۸۵/۵؛ میں تعاون ۲/۵
نیز۔ ک سرگوشی، مستضعفین، نیک لوگ، یتیم

نیکی کرنے والے: ۸۵/۵ ان کا مقام و مرتبہ ۸۵/۵، ۹۳؛ ان کی جزا ۱۲۸/۳، ۸۵/۵؛ ان کی محبوبیت ۱۳/۵، ۹۳؛ ان کے فضائل ۱۳/۵

و

واجبات: ۱۰۱/۳، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱/۵، ۳، ۵، ۶، ۳۱، ۳۸ آخری واجب ۳/۵؛ واجب غیری ۶/۵

خاص موارد اپنے اپنے موضوعات میں تلاش کئے جائیں

وارث: ۱۷۶/۳

واقعہ: سخت ۱۰۶/۵

والدین: کو نقصان پہنچانا ۱۳۵/۳؛ کے خلاف گواہی دینا ۱۳۵/۳؛ کے مصلح ۱۳۵/۳

وحدت: ر_ک اتحاد

وحشی جانور: حلال ۳/۵؛ کو سدھانا ۳/۵ نیز ر_ک حج

وحی: کا ابلاغ ۶۷/۵؛ کا دوام ۱۶۳/۳؛ کا کردار ۵/۲، ۵۰/۱۶۳؛ کا وقت نزول ۱۰۱/۵؛ کی اقسام ۱۶۳/۳؛ کی

تاریخ ۱۶۳/۳؛ کی تکذیب ۱۶۳/۳؛ کے مخاطبین ۱۶۳/۳ نیز ر_ک انبیاء ﷺ، ایمان، کفر

وراثت: ر_ک میراث

ورع: ر_ک تقوی

ورغلانا: ر_ک خیانتکار، شیطان، یہود

ورغلانے والے: ۱۶۰/۳

وسائل: پاکیزہ دنیوی ۸۸/۵؛ حلال دنیوی ۸۸/۵؛ دنیوی ۱۰۳/۵؛ دنیوی سے اجتناب ۸۷/۵؛ دنیوی سے

استفادہ کرنا ۸۷/۵، ۸۸، ۸۹، ۹۳؛ مادی کی قدر و قیمت ۳۶/۵؛ سے استفادہ کرنے کی شرائط ۱۳۰/۳

نیز ر_ک اسلام، تقوی

وسوسہ: ر_ک ابلیس

وصیت: حالت احتضار میں _ ۱۰۶/۵؛ پر عمل _ ۱۰۶/۵؛ پر گواہی _ ۱۰۸، ۱۰۶/۵؛ سفر میں _ ۱۰۶/۵؛ کا اثبات _ ۱۰۴/۵؛ کا چھپانا _ ۱۰۶/۵؛ کا معتبر ہونا _ ۱۰۶/۵؛ کی اہمیت _ ۱۰۶/۵؛ کی مشروعیت _ ۱۰۶/۵؛ کے اثبات کا طریقہ _ ۱۰۶/۵؛ کے احکام _ ۱۰۸، ۱۰۴، ۱۰۶/۵؛ کے گواہ _ ۱۰۴، ۱۰۶/۵؛ کے گواہوں کی ذمہ داری _ ۱۰۸/۵؛ کے گواہوں کی قسم _ ۱۰۶/۵؛ کے گواہوں کی گواہی _ ۱۰۴/۵؛ میں تبدیلی کا گناہ _ ۱۰۶/۵؛ میں قسم _ ۱۰۸، ۱۰۴، ۱۰۶/۵؛ نیز _ ک قسم و صیلہ: (جرّواں بچہ) _ کے احکام _ ۱۰۳، ۱۰۳/۵

وضو: کا فلسفہ _ ۶/۵؛ کا وجوب _ ۶/۵؛ کی اہمیت _ ۶/۵؛ کے احکام _ ۶/۵؛ کے مبطلات _ ۶/۵؛ کے موجبات _ ۶/۵؛ کے واجبات _ ۶/۵؛ میں پاؤں کا مسح _ ۶/۵؛ میں پاؤں کے مسح کی حد _ ۶/۵؛ میں ترتیب _ ۶/۵؛ میں چہرے کا دھونا _ ۶/۵؛ میں سر کا مسح _ ۶/۵؛ میں سر کے مسح کی حد _ ۶/۵؛ میں ہاتھوں کا دھونا _ ۶/۵

وعدہ: کی وفا _ ۱۲/۵ نیز _ ک اللہ تعالیٰ، ادا، بخشش، بہشت، پاداش، شیطان

وقت کے تقاضے: ر_ک دین

وکالت: ر_ک قیامت

ولادت: ر_ک الوہیت، عیسیٰ (ع)

ولائی ارتباط: ۵۷/۵، ۸۰، ۸۱

ولایت: اغیار کی _ کا قبول کرنا _ ۱۱۹/۳؛ پسندیدہ _ ۱۱۹/۳؛ صرام _ ۸۰/۵؛ کا سرچشمہ _ ۵۵/۵؛ کا کردار _ ۵۵/۵؛ کی

اہمیت _ ۱۴۰/۳، ۳/۵، ۶۶؛ کی شرائط _ ۵۵/۵

نیز _ ر_ک آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، امیر المومنین ﷺ، اہل کتاب، شیطان، طاغوت، عیسیٰ ﷺ، عیسائی، قیامت، کفار، مشرکین، مومنین، یہود

ہابیل: اور قابیل ۲۸، ۲۹، ۳۱؛ اہل کتاب کے نزدیک ۲۴/۵؛ کا ادب ۲۴/۵؛ کا ایمان ۲۸/۵؛ کا تقویٰ ۲۸، ۲۴/۵؛ کا خبردار کرنا ۲۹، ۳۰؛ کا دفن ۳۱/۵؛ کا عفو ۲۸/۵؛ کا عقیدہ ۲۹/۵؛ کا علم ۲۴/۵؛ کا قتل ۲۴/۵، ۳۰، ۳۱؛ کا قصہ ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱؛ کا منصوب ہونا ۲۴/۵؛ کا ہدیہ ۲۴/۵؛ کی اصلاح طلبی ۲۸/۵؛ کی جزا ۲۴/۵؛ کی دھمکی ۲۸، ۲۴/۵؛ کی ذمہ داری ۲۴/۵؛ کی شجاعت ۲۸/۵؛ کی شخصیت ۲۸/۵؛ کی قدرت ۲۸/۵؛ کی قربانی ۲۴/۵؛ کی قربانی کا قبول ہونا ۲۴/۵؛ کی معرفت الہی ۲۴/۵؛ کی منطق ۲۴/۵؛ کے فضائل ۲۸، ۳۱؛ کے قتل کا محرک ۳۰/۵؛ کے قتل کی جگہ ۳۰/۵؛ کے قتل کے اثرات ۳۰/۵؛ کے قصہ میں تحریف ۲۴/۵ نیز ک قابیل

ہاتھ: کاٹنا ۳۳/۵ نیز ک چور

ہارون ؑ: اور بنی اسرائیل ۲۵/۵؛ کا مطیع ہونا ۲۵/۵؛ کی ذمہ داری ۲۵/۵؛ کی نبوت ۱۶۳/۳ نیز ک موسیٰ ہٹ دھرمی: کے اثرات ۱۵۵/۳ نیز ک اہل کتاب، بنی اسرائیل، کفار، یہود

ہدایت: خاص ۱۶/۵؛ نور کی طرف ۱۶/۵؛ سے محرومیت ۱۶۳/۳، ۱۶۸، ۱۷۵، ۱۷۶/۵؛ سے محرومیت کے اثرات ۵۲/۵؛ سے محرومیت کے اسباب ۱۳۳/۳، ۱۷۵/۵؛ کا پیش خیمہ ۱۳۴/۳، ۱۶۸، ۱۷۵، ۱۷۶، ۳۱/۵، ۵۲، ۱۰۸؛ کا سرچشمہ ۱۳۴/۳، ۵۱/۵، ۶۷؛ کا طریقہ ۱۳۶/۳، ۱۶۵، ۱۷۳، ۵۵/۵، ۶۰؛ کی استعداد کا زائل ہونا ۱۰۸/۵؛ کی جانب ترغیب دلانا ۱۷۳/۳؛ کی شرائط ۳۱، ۳۶؛ کی قدر و قیمت ۱۷۵/۳، ۱۰۳/۵؛ کے اثرات ۱۱۵/۳، ۱۳۳؛ کے ارکان ۱۳۶/۳؛ کے اسباب ۱۷۵/۳، ۱۷۴، ۱۶/۵، ۳۲، ۸۲، ۵۵، ۳۶، ۳۵، ۳۳، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۸؛ کے موانع ۱۵۵/۳، ۱۶۰، ۳۹/۵، ۵۱، ۵۲، ۱۰۸؛ میں اختیار ۹۹/۵؛ میں بشارت ۱۶۵/۳؛ میں ڈرانا ۱۶۵/۳

نیز ک آنحضرت ﷺ، اللہ تعالیٰ، انبیاء ؑ، انجیل، انسان، تورات، عیسیٰ ؑ، قدامت پسند لوگ، قرآن کریم، متقین، مرتد، معاشرہ، مومنین ہدایت یافتہ افراد:

۔ کے عمل کے اثرات ۱۰۵/۵؛ کے فضائل ۱۰۴/۵

ہدف: مقدس ۳۵/۵؛ اور وسیلہ ۳۵/۵

ہدیہ: ر۔ ک قایل

ہرن: ر۔ ک کفارہ

ہفتے کا دن: اس دن کی چھٹی ۱۵۳/۳ نیز ر۔ ک یہود

ہلاکت: کا پیش خیمہ ۱۳۳/۳

نیز ر۔ ک امم، انسان، بنی اسرائیل، صاعقہ، کفار، گناہگار

ہم بستری: کے احکام ۶/۵ نیز ر۔ ک شادی کرنا

ہم بستگی: ر۔ ک اتحاد

ہم زیستی: پسندیدہ ۱۱۴/۳

ہم نشینی: حرام ۱۳۰/۳؛ منکران حق کی ۱۳۰/۳؛ ناپسندیدہ ۱۳۰/۳ نیز ر۔ ک کفار، گناہگار

ہوا پرست افراد: ۴۴، ۴۰/۵؛ کا عقیدہ ۴۴/۵؛ کی اطاعت ۳۹/۵، ۴۴ نیز ر۔ ک اہل کتاب، ہوا پرستی

ہوا پرستی: سے اجتناب کرنا ۴۸، ۴۰/۵؛ کا ترک کرنا ۳۸/۵؛ کا خطرہ ۳۹/۵؛ کی تہذیب ۸۰/۵؛ کی حرمت

۳۹/۵؛ کی ممانعت ۱۳۵/۳، ۳۹/۵؛ کے اثرات ۱۳۵/۳، ۳۸/۵، ۳۹، ۵۰، ۴۰، ۴۴؛ کے موارد ۱۳۵/۳

نیز ر۔ ک اہل کتاب، بنی اسرائیل، عقیدہ، عیسائی، قاضی، نفس، ہوا پرست افراد، یہود

ہوا و ہوس: ر۔ ک نفس، ہوا پرستی

ہوائے نفس: ر۔ ک نفس، ہوا پرستی

ہوشیاری:

رک زیر کی

ی

یتیم:۔ بچیاں ۱۲۴/۳؛ بچیوں کی زندگی ۱۲۴/۳؛ بچیوں کے حقوق ۱۲۴/۳؛ صدر اسلام میں ۱۲۴/۳؛ کے حقوق ۱۲۴/۳؛ کے حقوق پر تجاوز کرنا ۱۲۴/۳؛ کے حقوق کی اہمیت ۱۲۴/۳؛ کے حقوق میں انصاف ۱۲۴/۳؛ کے ساتھ نیکی کرنا ۱۲۴/۳ نیز رک شادی

ید اللہ: ۶۳/۵

یعقوب ؑ:۔ کی نبوت ۱۶۳/۳ نیز رک یعقوب ؑ کی اولاد

یعقوب ؑ کی اولاد:۔ کا انتخاب ۱۶۳/۳؛ کی نبوت ۱۶۳/۳ نیز رک یعقوب (ع)

یوسف نجار: ۱۵۶/۳ یوشع بن نون ؑ: ۲۳/۵۔ اور بنی اسرائیل ۲۳/۵؛ کی تبلیغ ۲۳/۵؛ کی دعوت ۲۳/۵، ۲۳؛

کے فضائل ۲۳/۵

یونس ؑ:۔ کی نبوت ۱۶۳/۳

یہود: جاسوس۔ ۳۱/۵؛ حق قبول نہ کرنے والے۔ ۸۶/۵؛ صدر اسلام کے۔ ۱۵۵/۳، ۱۳/۵، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵،

۳۹، ۵۲، ۵۳، ۶۰، ۶۳، ۷۷، ۸۰؛ صدر اسلام کے۔ کافر ۳۱/۵؛ علمائے۔ ۱۶۲/۳، ۳۳/۵؛ علمائے۔ اور آنحضرت ﷺ

۱۶۲/۳، ۳۱/۵؛ علمائے۔ اور انبیاء ؑ ۳۳/۵؛ علمائے۔ اور تورات ۳۱/۵؛ علمائے۔ اور حق کا چھپانا ۳۳/۵؛ علمائے

۔ کا استکبار ۸۲/۵؛ علمائے۔ کا تحریف کرنا ۳۱/۵، ۳۲؛ علمائے۔ کا تقویٰ ۳۳/۵؛ علمائے۔ کا جھوٹ بولنا ۳۱/۵؛ علمائے

۔ کا حق کو قبول نہ کرنا ۸۲/۵؛ علمائے۔ کا خوف ۳۱/۵، ۳۳؛ علمائے۔ کا زہد ۳۳/۵؛ علمائے۔ کا سکوت ۶۳/۵؛ علمائے۔

کا ظلم ۳۵/۵؛ علمائے۔ کا عصیان ۳۱/۵؛ علمائے۔ کافر ۳۲، ۳۳؛ علمائے۔ کا لگاؤ ۳۲/۵؛ علمائے۔ کا نقش و کردار

۳۳/۵؛ علمائے۔ کو خبردار کرنا ۳۳/۵؛ علمائے۔ کی اطاعت ۳۱/۵؛ علمائے۔ کی صرام خوری ۳۲/۵؛ علمائے۔ کی دنیا طلبی

۳۲/۵؛ علمائے۔ کی دین فروشی ۳۳/۵؛ علمائے۔ کی ذمہ داری ۳۳، ۶۳؛ علمائے۔ کی رشوت خواری ۳۲/۵؛ علمائے۔

کی سازش ۳۱/۵؛ علمائے

_ کی سرزنش ۶۳/۵؛ علمائے کی شجاعت ۳۳/۵؛ علمائے کی طمع ۳۲/۵؛ علمائے کی قضاوت ۳۳/۵؛ علمائے کی
 گواہی ۳۳/۵؛ علمائے کے اہداف ۳۱/۵؛ علمائے کے تقاضے ۱۶۲/۳؛ عہد شکن ۱۲/۵؛ کافر ۳۳/۵؛ مستکبر ۸۶/۵؛
 اور آسمانی تعلیمات ۶۶/۵؛ اور آفرینش ۶۳/۵؛ اور آنحضرت ﷺ ۱۵۳/۳، ۱۵۵، ۱۹/۵، ۳۳، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۹؛
 اور آیات خدا ۱۵۵/۳؛ اور اسلام ۱۵۵/۳، ۵۱، ۳۲، ۳۱/۵؛ اور اللہ تعالیٰ ۶۳/۵؛ اور انبیاء ﷺ ۱۵۵/۳؛ اور
 انبیاء ﷺ کا قتل ۱۵۵/۳؛ اور انجیل ۶۶/۵؛ اور تورات ۳۳/۵، ۶۶؛ اور زکات ۱۶۲/۳؛ اور عیسیٰ ﷺ ۱۵۶/۳،
 ۱۵۸، ۱۵۷؛ اور عیسائی ۵۱، ۱۳/۵؛ اور قرآن کریم ۸۳/۵؛ اور کتمان حق ۱۹، ۱۵/۵؛ اور کفار ۸۲/۵؛ اور کوہ طور
 ۱۵۳/۳؛ اور سریم ﷺ ۱۵۶/۳، ۱۴۱؛ اور مسلمان ۳۲/۵، ۵۱، ۵۳، ۶۳، ۸۲؛ اور منافقین ۳۱/۵؛ اور موسیٰ ﷺ
 ۱۵۳/۳؛ اور مومنین ۸۲، ۶۳/۵؛ بیت المقدس ﷺ میں ۱۵۳/۳؛ پر لعنت ۱۵۵/۳، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۶۳/۵؛ پر نفرین
 ۶۳/۵؛ جہنم میں ۸۶/۵؛ سے عفو ۱۵۳/۳؛ کا احساس برتری ۱۸/۵؛ کا اختلاف ۱۵۷/۳؛ کا ارتداد ۱۳۷/۳، ۱۵۳؛
 _ کا استکبار ۸۲، ۸۳؛ کا افشاء ۳۱/۵؛ کا افواہیں پھیلانا ۳۱/۵؛ کا اقتصادی نظام ۱۶۱/۳؛ کا انجام ۶۳/۵؛ کا
 انحراف ۱۶۰/۳؛ کا ایمان ۶۹/۵؛ کا بخل ۶۳/۵؛ کا بغض ۱۳، ۸۲، ۶۳؛ کا تحریف کرنا ۱۳، ۳۱؛ کا تمسخر
 اڑانا ۱۳۰/۳، ۱۵۷؛ کا تقاضا ۱۵۳/۳؛ کا جہل ۱۵۵/۳، ۱۶۲؛ کا حق کو قبول نہ کرنا ۳۱، ۸۲؛ کا خطرہ ۵۱/۵؛ کا
 دنیوی عذاب ۱۸/۵؛ کا دوام ۱۳/۵؛ کا دین ۶۹، ۶۳، ۳۸/۵؛ کا ضعف ۵۳، ۶۳/۵؛ کا ظلم ۱۶۰/۳، ۵۱/۵؛ کا عجب
 ۱۵۵/۳؛ کا عذاب ۵۲/۵؛ کا عصیان ۳۳، ۳۵؛ کا عقیدہ ۱۵۷/۳، ۱۸/۵، ۶۳؛ کا علم ۱۵۵/۳؛ کا علمی غرور
 ۱۵۵/۳؛ کا غلو ۱۴۱/۳؛ کا فساد پھیلانا ۳۳، ۶۳؛ کا قلب ۱۵۵/۳؛ کا کفر ۱۳۷/۳، ۱۵۳، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۶۲،
 ۳۱/۵، ۶۳، ۸۶؛ کا گمراہ کرنا ۱۶۰/۳؛ کا گناہ ۱۶۱/۳، ۳۹/۵؛ کا لگاؤ ۳۱، ۳۲؛ کا مکرو فریب ۳۹/۵؛ کا موقف
 ۳۱/۵؛ کا نظریہ جبر ۱۵۵/۳؛ کو خبردار کرنا ۳۳، ۱۳/۵؛ کی آسمانی تعلیمات ۶۸/۵؛ کی اضروی سزا ۳۱/۵؛ کی افترا
 پردازی ۱۴۱/۳؛ کی اقلیت ۱۵۵/۳؛ کی اکثریت ۱۶۲، ۱۵۵/۳، ۳۹/۵، ۵۰، ۶۳، ۶۳؛ کی اکثریت کا انحراف ۵۹/۵؛
 _ کی اکثریت کی خیانت ۱۳/۵؛ کی ادا ۵۳/۵؛ کی بہانہ جوئی ۱۵۵/۳؛ کی تاریخ ۱۵۳/۳، ۱۳/۵؛ کی توقعات ۱۹/۵؛
 کی جاسوسی ۳۱/۵؛ کی جانب رجحان ۵۲/۵؛ کی جانب رجحان کا پیش خیمہ ۵۲/۵؛ کی حرام خوری ۱۶۱/۳، ۳۲/۵؛ کی
 خیانت ۱۳/۵؛ کی دروغ گوئی ۳۱/۵؛ کی دشمنی ۱۳، ۱۳، ۸۲؛ کی دنیوی ذلت ۳۱/۵؛ کی

دنیوی سزا ۶۳/۵؛ کی دوستی ۵۱/۵؛ کی دوستی کا پیش خیمہ ۵۲/۵؛ کی دھمکی ۱۵۳/۳؛ کی دھوکہ دہی ۱۶۰/۳؛ کی
 ذلت ۵۳/۵؛ کی ذمہ داری ۳۵/۵؛ کی رشوت خوری ۳۲/۵؛ کی روزی ۶۶/۵؛ کی سازش ۱۶۰/۳، ۳۹، ۳۲/۵،
 ۵۰، ۶۳؛ کی سرزنش ۵۳/۵؛ کی سرکشی ۱۵۳/۳، ۱۵۴، ۶۳/۵؛ کی سرکشی کا پیش خیمہ ۶۳/۵؛ کی سرکشی کے اثرات
 ۶۳/۵؛ کی سود خواری ۱۶۱/۳؛ کی سزا ۱۵۳/۳، ۱۲/۵، ۳۹؛ کی سزا کا حتمی ہونا ۳۱/۵؛ کی شکست ۵۳/۵، ۶۳؛ کی
 ظاہر پرستی ۱۵۳/۳؛ کی عہد شکنی ۱۵۳/۳، ۱۵۵، ۱۶۲، ۱۳/۵، ۵۱؛ کی فراموشی ۱۳/۵؛ کی قساوت قلبی ۸۳/۵؛ کی
 قسم ۵۳/۵؛ کی گمروہ بندی ۵۱/۵؛ کی گمراہی ۵۱/۵؛ کی گوسالہ پرستی ۱۵۳/۳؛ کی محرومیت ۳۱/۵، ۶۳؛ کی ناپاکی
 ۳۱/۵؛ کی ناروا گفتگو ۶۳/۵؛ کی نسل ۱۸/۵؛ کی نسل پرستی ۱۸/۵، ۵۱؛ کی ولایت ۵۵/۵؛ کی ولایت سے اعراض
 ۵۱/۵؛ کی ولایت کا قبول کرنا ۵۱/۵، ۵۲، ۵۳، ۵۶؛ کی ہٹ دھرمی ۱۵۵/۳؛ کی ہوا پرستی ۷۷/۵؛ کے آبا و
 اجداد ۶۰/۵؛ کے انبیاء ﷺ ۳۳/۵؛ کے انبیاء ﷺ کی اطاعت ۳۳/۵؛ کے انبیاء ﷺ کی تعلیمات

۳۶/۵؛ کے پابند افراد ۶۶/۵؛ کے حق پسند افراد ۱۵/۳؛ کے دعوے ۱۵۵/۳، ۱۵۷، ۶۳/۵؛

کے دل پر مہر لگنا ۱۵۵/۳؛ کے دین کا قبول کرنا ۵۲/۵؛ کے دین کی تعلیمات ۱۶۱/۳؛ کے رذائل ۱۶۱/۳، ۱۶۲؛
 کے رہبر ۳۳/۵؛ کے رہبروں کی حرام خوری ۳۲/۵؛ کے ساتھ دوستی ۵۱/۵، ۵۲، ۵۳؛ کے ساتھ دوستی کے
 اثرات ۵۳/۵؛ کے ساتھ دوستی کا ترک کرنا ۵۱/۵؛ کے ساتھ معاہدہ ۵۳/۵؛ کے فاسق افراد ۲۶/۵؛ کے کفار
 ۶۱/۳؛ کے کفار کا عذاب ۱۶۱/۳؛ کے فرقے ۶۶/۵؛ کے کفر کا پیش خیمہ ۶۳/۵؛ کے کفر کے اثرات ۶۳/۵؛ کے
 گناہگار افراد ۱۸/۵؛ کے محرمات ۱۵۳/۳، ۱۶۱؛ کے مقلدین ۳۲/۵؛ کے مؤمن افراد ۱۶۱/۳، ۱۶۲؛ کے نمازی
 افراد ۱۶۲/۳؛ موسیٰ کے زمانے میں ۱۵۳، ۱۵۳/۳؛ میں بغض کا پیش خیمہ ۶۳/۵؛ میں بغض کا فلسفہ ۶۳/۵؛ میں
 صرام خوری ۶۳/۵؛ میں دشمنی ۶۳/۵؛ میں دشمنی کا پیش خیمہ ۶۳/۵؛ میں دشمنی کا فلسفہ ۶۳/۵؛ میں غصب
 ۱۶۱/۳؛ میں قصاص ۳۵، ۳۶/۵؛ میں قضاوت ۳۳، ۳۲/۵؛ میں ہفتے کا دن ۱۵۳/۳؛ نیز ک آنحضرت ﷺ، اللہ

تعالیٰ، تورات، قرآن کریم، مسلمان، منافقین

فہرست

آیت ۱۰۱.....	۳
آیت ۱۰۲.....	۸
آیت ۱۰۳.....	۱۳
آیت ۱۰۴.....	۱۶
آیت ۱۰۵.....	۲۰
آیت ۱۰۶.....	۲۳
آیت ۱۰۷.....	۲۶
آیت ۱۰۸.....	۲۹
آیت ۱۰۹.....	۳۲
آیت ۱۱۰.....	۳۳
آیت ۱۱۱.....	۳۷
آیت ۱۱۲.....	۳۹
آیت ۱۱۳.....	۴۰
آیت ۱۱۴.....	۴۴
آیت ۱۱۵.....	۴۸
آیت ۱۱۶.....	۵۲
آیت ۱۱۷.....	۵۵
آیت ۱۱۸.....	۵۶
آیت ۱۱۹.....	۵۸

آیت ۱۲۰	۶۳
آیت ۱۲۱	۶۳
آیت ۱۲۲	۶۶
آیت ۱۲۳	۶۸
آیت ۱۲۴	۷۲
آیت ۱۲۵	۷۴
آیت ۱۲۶	۷۸
آیت ۱۲۷	۸۰
آیت ۱۲۸	۸۶
آیت ۱۲۹	۹۱
آیت ۱۳۰	۹۵
آیت ۱۳۱	۹۸
آیت ۱۳۲	۱۰۲
آیت ۱۳۳	۱۰۳
آیت ۱۳۴	۱۰۵
آیت ۱۳۵	۱۰۸
آیت ۱۳۶	۱۱۵
آیت ۱۳۷	۱۱۸
آیت ۱۳۸	۱۲۱
آیت ۱۳۹	۱۲۲

آیت ۱۳۰	۱۲۵
آیت ۱۳۱	۱۳۰
آیت ۱۳۲	۱۳۵
آیت ۱۳۳	۱۳۹
آیت ۱۳۴	۱۴۲
آیت ۱۳۵	۱۴۵
آیت ۱۳۶	۱۴۶
آیت ۱۳۷	۱۴۹
آیت ۱۳۸	۱۵۲
آیت ۱۳۹	۱۵۶
آیت ۱۴۰	۱۵۹
آیت ۱۴۱	۱۶۱
آیت ۱۴۲	۱۶۳
آیت ۱۴۳	۱۶۵
آیت ۱۴۴	۱۶۹
آیت ۱۴۵	۱۷۳
آیت ۱۴۶	۱۷۷
آیت ۱۴۷	۱۸۰
آیت ۱۴۸	۱۸۳
آیت ۱۴۹	۱۸۵

آیت ۱۶۰	۱۸۷
آیت ۱۶۱	۱۹۱
آیت ۱۶۲	۱۹۵
آیت ۱۶۳	۲۰۰
آیت ۱۶۴	۲۰۳
آیت ۱۶۵	۲۰۸
آیت ۱۶۶	۲۱۰
آیت ۱۶۷	۲۱۳
آیت ۱۶۸	۲۱۵
آیت ۱۶۹	۲۱۷
آیت ۱۷۰	۲۱۹
آیت ۱۷۱	۲۲۳
آیت ۱۷۲	۲۳۱
آیت ۱۷۳	۲۳۵
آیت ۱۷۴	۲۳۹
آیت ۱۷۵	۲۴۱
آیت ۱۷۶	۲۴۵
سوره مائده	۲۵۱
آیت ۱ تا ۱۲۰	۲۵۱
آیت ۱	۲۵۲

آیت ۲	۲۵۷
آیت ۳	۲۶۷
آیت ۴	۲۷۹
آیت ۵	۲۸۸
آیت ۶	۲۹۷
آیت ۷	۳۰۸
آیت ۸	۳۱۱
آیت ۹	۳۱۵
آیت ۱۰	۳۱۷
آیت ۱۱	۳۱۸
آیت ۱۲	۳۲۱
آیت ۱۳	۳۲۹
آیت ۱۴	۳۳۶
آیت ۱۵	۳۴۱
آیت ۱۶	۳۴۴
آیت ۱۷	۳۴۸
آیت ۱۸	۳۵۳
آیت ۲۳	۳۵۸
آیت ۲۴	۳۶۳
آیت ۲۵	۳۶۶

آیت ۱۹	۳۶۹
آیت ۲۰	۳۷۲
آیت ۲۱	۳۷۵
آیت ۲۲	۳۷۸
آیت ۲۶	۳۸۰
آیت ۲۷	۳۸۳
آیت ۲۸	۳۹۱
آیت ۲۹	۳۹۵
آیت ۳۰	۳۹۸
آیت ۳۱	۴۰۳
آیت ۳۲	۴۰۹
آیت ۳۳	۴۱۷
آیت ۳۴	۴۲۳
آیت ۳۵	۴۲۷
آیت ۳۶	۴۳۱
آیت ۳۷	۴۳۳
آیت ۳۸	۴۳۳
آیت ۳۹	۴۳۷
آیت ۴۰	۴۴۰
آیت ۴۱	۴۴۳

آیت ۳۲	۳۵۳
آیت ۳۳	۳۵۸
آیت ۳۴	۳۶۱
آیت ۳۵	۳۷۱
آیت ۳۶	۳۷۶
آیت ۳۷	۳۸۰
آیت ۳۸	۳۸۲
آیت ۳۹	۳۹۰
آیت ۵۰	۳۹۷
آیت ۵۱	۵۰۰
آیت ۵۲	۵۰۳
آیت ۵۳	۵۱۰
آیت ۵۴	۵۱۳
آیت ۵۵	۵۲۱
آیت ۵۶	۵۲۶
آیت ۵۷	۵۲۸
آیت ۵۸	۵۳۲
آیت ۵۹	۵۳۵
آیت ۶۰	۵۳۹
آیت ۶۱	۵۴۳

آیت ۶۲	۵۳۶
آیت ۶۳	۵۳۹
آیت ۶۳	۵۵۲
آیت ۶۵	۵۶۰
آیت ۶۶	۵۶۲
آیت ۶۷	۵۶۸
آیت ۶۸	۵۷۳
آیت ۶۹	۵۷۸
آیت ۷۰	۵۸۱
آیت ۷۱	۵۸۵
آیت ۷۲	۵۹۰
آیت ۷۳	۵۹۵
آیت ۷۳	۵۹۸
آیت ۷۵	۶۰۰
آیت ۷۶	۶۰۵
آیت ۷۷	۶۰۸
آیت ۷۸	۶۱۳
آیت ۷۹	۶۱۷
آیت ۸۰	۶۱۹
آیت ۸۱	۶۲۳

٦٢٤	آیت ٨٢
٦٣١	آیت ٨٣
٦٣٥	آیت ٨٣
٦٣٤	آیت ٨٥
٦٣٩	آیت ٨٦
٦٣١	آیت ٨٤
٦٣٦	آیت ٨٨
٦٣٩	آیت ٨٩
٦٥٦	آیت ٩٠
٦٦١	آیت ٩١
٦٦٥	آیت ٩٢
٦٦٨	آیت ٩٣
٦٤٣	آیت ٩٣
٦٤٨	آیت ٩٥
٦٨٥	آیت ٩٦
٦٨٩	آیت ٩٤
٦٩٣	آیت ٩٨
٦٩٦	آیت ٩٩
٦٩٨	آیت ١٠٠
٤٠٢	آیت ١٠١

آیت ۱۰۲	۷۰۵
آیت ۱۰۳	۷۰۷
آیت ۱۰۴	۷۱۲
آیت ۱۰۵	۷۱۶
آیت ۱۰۶	۷۲۱
آیت ۱۰۷	۷۲۷
آیت ۱۰۸	۷۳۰
آیت ۱۰۹	۷۳۳
آیت ۱۱۰	۷۳۶
آیت ۱۱۱	۷۳۵
آیت ۱۱۲	۷۳۸
آیت ۱۱۳	۷۵۲
آیت ۱۱۴	۷۵۵
آیت ۱۱۵	۷۵۸
آیت ۱۱۶	۷۶۱
آیت ۱۱۷	۷۶۵
آیت ۱۱۸	۷۶۸
آیت ۱۱۹	۷۷۰
آیت ۱۲۰	۷۷۳
اشارے (۱)	۷۷۵

آ	۷۷۵
ا	۷۷۸
اشارے (۲)	۷۹۷
ب	۷۹۷
پ	۸۰۲
ت	۸۰۳
ث	۸۱۰
ج	۸۱۰
چ	۸۱۳
ح	۸۱۳
خ	۸۱۷
اشارے (۳)	۸۲۰
د	۸۲۰
ذ	۸۲۳
ر	۸۲۳
ز	۸۲۶
س	۸۲۸
ش	۸۳۱
ص	۸۳۵
ض	۸۳۵

ط ۸۳۶

ظ ۸۳۶

ع ۸۳۷

اشاریے^(۴) ۸۳۷

غ ۸۳۷

ف ۸۳۸

ق ۸۵۰

ک ۸۵۵

گ ۸۵۹

ل ۸۶۲

م ۸۶۳

ن ۸۷۵

و ۸۷۹

ہ ۸۸۱

ی ۸۸۳